

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

4



صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی



ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

اَدامَ اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat



الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

4

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ



شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر



نام کتاب ———— صحیح ابن حبان

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— مارچ 2014ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006



ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

فصل: کفن دینے کا بیان

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

کتاب: روزوں کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

کتاب: حج کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا مُقَدَّمًا اَوْ مُؤَخَّرًا

جنائز کے بارے میں روایات

اور جو کچھ بھی اس سے متعلق پہلے ہوتا ہے اور جو کچھ بعد میں ہوتا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ وَثَوَابِ الْاَمْرَاضِ وَالْاَعْرَاضِ

باب: صبر کرنے بیماریوں اور تکالیف (کا سامنا کرنے) کے ثواب کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تقدیر کے فیصلے پر راضی رہے

2892 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ

2892- إسناده حسن. عبيد سنوطا: كنيته أبو الوليد المدني من الموالي، روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال العجلي: مدني تابعي ثقة. وباقي السند ثقات من رجال الصحيح. وخولة: هي خولة بنت قيس بن قهد بن ثعلبة الأنصارية، ويقال لها: خويلة أم محمد، وهي امرأة حمزة بن عبد المطلب، وقيل: إن امرأة حمزة خولة بنت ثامر الخولانية، وقيل: إن "ثامر" لقب لقيس بن قهد، قال علي بن المديني: خولة بنت قيس هي خولة بنت ثامر. قلت: وهذا الحديث جاء عن خولة بنت قيس، وعن خولة بنت ثامر. وقال الحافظ في "الفتح" "6/219": تعليقًا على قوله "عن خولة الأنصارية": في رواية الإسماعيلي "بنت ثامر الأنصارية" ثم ذكر حديث الترمذي الذي جاء فيه التصريح بأنها خولة بنت قيس وقال: فرق غير واحد بين خولة بنت ثامر، وبين خولة بنت قيس، وقيل: إن قيس بن قهد بالقاف لقبه ثامر، وبذلك جزم علي بن المديني، فعلى هذا فهي واحدة. قلت: وهذا الحديث جاء عن خولة بنت قيس وعن خولة بنت ثامر، كما ستقف عليه في التخريج. وأخرجه الحميدي "353"، وعبد الرزاق "6962"، وأحمد "6/364" و"410" وقد جاء خطأ زيادة "سعيد" بين عمر وكثير في أحد سندية، والطبراى "24/580" و"581" و"582" و"584" و"585" و"587" طرق عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه الترمذي "2374" في الزهد: باب ما جاء في أخذ المال، والطبراني "24/577" و"578" و"579"، وأحمد "6/378" من طريق سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن عبيد سنوطا، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد مختصرًا "6/410"، والطبراني "589" من طريق يحيى بن سعيد، عن محمد بن يحيى بن حبان وقد تصحف في الطبراني إلى حيان عن خولة وأخرجه أحمد "6/410" من طريق يحيى بن سعيد، عن يحنس، عن خولة. وأخرجه الطبراني "24/588" من طريق معاذ بن رفاعة بن رافع بن خديج، عن خولة بلفظ: "دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت له خريزة فقدمتها إليه، فوضع يده فيها، فوجد حرها، فقبضهان فقال: "يا خولة لا نصبر على حر ولا برد، يا خولة، الله أعطاني الكوثر وهو نهر في الجنة، وما خلق أحب إلي من يرده من قومك، يا خولة، رب متخوض في مل الله ومال رسوله فيما اشتهت نفسه له النار يوم القيامة." وأخرجه أحمد "6/410"، والبخاري "3118" في الخمس، باب قول الله تعالى: (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ) الأنفال: من الآية "41"، والطبراني "24/617"، والبغوي "2730" من طريق النعمان بن أبي عياش وقد تصحفت في الطبراني إلى عباس الزرقي، عن خولة بنت ثامر الأنصارية قالت: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: "إن الدنيا حلوة خضرة وإن رجلا سيخوضون في مال الله ورسوله بغير حق لهم النار يوم القيامة." ولفظ البخاري مختصر.

سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوطَا، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ طَعَامًا، فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ، فَوَجَدَهُ حَارًّا، فَقَالَ: حَسِّ،

وَقَالَ ابْنُ آدَمَ اِنَّ اَصَابَهُ بَرْدٌ قَالَ: حَسِّ، وَاِنَّ اَصَابَهُ حَرٌّ قَالَ: حَسِّ

ثُمَّ تَذَاكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُوْرِكَ لَهُ فِيهَا، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَائَتْ نَفْسُهُ فِي مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✿✿ سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا آپ کو وہ گرم محسوس ہوا تو فرمایا: حس (یعنی ''اوئی'') آپ نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کو سردی لگتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے: حس (یعنی ''اوئی'') اگر اسے گرمی لگتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے۔ حس (یعنی ''اوئی'')

✿✿ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب دنیا کا تذکرہ کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا۔ اس کے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی اور کئی لوگ ایسے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان کو قیامت کے دن جہنم ملے گی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّسَخُّطِ عِنْدَ وُرُودِ ضِدِ الْمُرَادِ فِي الْحَالِ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی مطلوبہ صورت حال کے برعکس صورت حال کے پیش آنے پر ناراضگی کو ترک کردے

2893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ آدَمَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اَبِى عَامِرٍ الْخَزَّازِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: لَمْ فَعَلْتَ كَذَا وَلَمْ تَفْعَلْ كَذَا

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ آپ نے کبھی ''اف''

2893- إسناده على شرط مسلم إلا أن أبا عامر الخزاز وهو صالح بن رستم المزني، كثير الخطأ، لكنه قد توبع، وانظر الحديث الآتي.

نہیں کہا اور کبھی یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں کیا ہے یہ کیوں نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

2894 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ: اُفٍّ قَطُّ، وَلَا قَالَ لِيْ: اَلَا صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا، وَلَمْ تَصْنَعْ كَذَا وَكَذَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی آپ نے کبھی مجھے اف نہیں کہا اور کبھی یہ نہیں فرمایا: تم نے یہ نہیں کیا؟ یہ کیوں نہیں کیا ہے؟

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ لِمَنْ اُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ فِي الدُّنْيَا

جس شخص کو دنیا میں کوئی مصیبت لاحق ہو اس کو صبر کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2895 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ،

2894- إسناده صحيح، وشيبان: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2309" في الفضائل: باب كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أحسن الناس خلقًا، من طريق شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/255"، والبخاري "6038" في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، من طريقين عن سلام بن مسكين، به. وأخرجه مسلم "2309"ن والدارمي "1/31" وقد تحرف فيه "حماد بن زيد" إلى "حماد بن يزيد"، والبخاري في "الأدب المفرد" "277"، وأحمد "3/174"، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص"32 من طريق حماد بن زيد، وعبد الرزاق "17946" من طريق معمر، وأحمد "3/195"، وأبو داوٗد "4774" في الأدب: باب في الحلم وأخلاق النبي صلى الله عليه وسلم، والبغوي "3665"، وابن المبارك في "الزهد" "616"، والبخاري في "الأدب المفرد" "277" من طريق سليمان بن المغيرة، والترمذي "201" في البر والصلة: باب ما جاء في خلق النبي صلى الله عليه وسلم، وفي "الشمائل" "338"، والبغوي "3664" من طريق جعفر بن سليمان الضبعي، وأحمد "3/265" "3/265" من طريق عمارة، خمستهم عن ثابت، به. وأخرجه أحمد "3/101"، والبخاري "2768" في الوصايا: باب استخدام اليتيم في السفر والحضر، و"6911" في الديات: باب من استعان عبدًا أو صبيًا، ومسلم "2309"، من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه مسلم "2309"، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص"22 من طريق سعيد بن أبي بردة، عن أنس بلفظ: خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع سنين ..." وأخرجه أحمد "3/265" من طريق عبد العزيز بن صهيب، و"3/231" من طريق عمران البصري، و "3/124" و"256"، والطبراني في "المعجم الصغير" "1100" من طريق حميد، وأبو داوٗد "4773" من طريق إسحاق بن عبد الله أبي طلحة عن أنس. وأخرجه مختصرًا من طرق أخرى: الطبراني "705" و"706" و"707" و"708" و"709".

قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ تَبْكِي، فَقَالَ: يَا هٰذِهِ، اصْبِرِي، فَقَالَتْ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا مُصَابِي فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ: هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْهُ، فَقَالَتْ: لَمْ اَعْرِفْكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورت! صبر سے کام لو۔ اس نے کہا آپ نہیں جانتے مجھے کیا مصیبت لاحق ہوئی ہے بعد میں اس خاتون کو بتایا گیا وہ اللہ کے نبی تھے۔ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: میں آپ کو پہچانی نہیں تھی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ لِلْمُسْلِمِ الصَّابِرِ عِنْدَ الضَّرَّاءِ، وَالشَّاكِرِ عِنْدَ السَّرَّاءِ

مصیبت پر صبر کرنے والے مسلمان اور خوشحالی پر شکر کرنے والے مسلمان کے لیے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ

2896 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، وَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ

2895- إسناده حسن. وأخرجه أحمد "3/143"، والبخاری مختصرًا"1252" فی الجنائز: باب قول الرجل للمرأة عند القبر: اصبری، و"1283" باب زيارة القبور، و "7154" فی الأحكام: باب ما ذكر أن النبی صلی الله عليه وسلم لم يكن له بواب، ومسلم "926" فی الجنائز: باب فی الصبر علی المصيبة عند الصدمة الأولی، وأبو داؤد"3124" فی الجنائز: باب الصبر عند الصدمة، والنسائی فی "عمل اليوم والليلة""1068"، والبيهقی 3/65"ن والبغوی "1539" من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/130"، والبخاری "1302" فی الجنائز: باب الصبر عند الصدمة الأولی، ومسلم"926"، والنسائی "4/22"، والترمذی"988" فی الجنائز: باب ما جاء فی أن الصبر فی الصدمة الأولی، والبيهقی "3/65" من طريق غندر، وأحمد "3/217" من طريق أبی قطن، كلاهما عن شعبة، بلفظ: "الصبر عند الصدمة الأولی." وأخرجه كذلك مختصرًا الترمذی "987 من طريق سعد بن سنان، عن أنس.

2896- إسناده صحيح علی شرط مسلم. وهو فی صحيحه "2999" فی الزهد: باب المؤمن أمره كله خير، وسنن البيهقی "3/375" من طريق شيبان بن فروخ، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/332"و"333"، و"6/15"و"16"، ومسلم"2999"، والطبرانی "8/7316"، من طرق عن سليمان بن المغيرة, به. وأخرجه أحمد "6/16"، والدارمی "2/318"، والطبرانی"8/8316" من طريق حماد بن سلمة، والطبرانی "8/8317" من طريق يونس بن عبيد، كلاهما عن ثابت، به. وفی الباب عن أنس تقدم برقم "728" وعن سعد بن أبی وقاص ذكر فی التعليق علی حديث أنس المتقدم.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بندہ مومن کے بارے میں حیرت ہوتی ہیں' اس کا معاملہ ہر حالت میں بہتر ہوتا ہے اگر اسے خوشخبری ملتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے۔ اگر اسے پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتی ہے یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ التَّصَبُّرَ عِنْدَ كُلِّ مِحْنَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمِحْنَةُ شَيْئًا يَسِيْرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ہر پیش آنے والی آزمائش پر صبر سے کام لے اگرچہ وہ آزمائش معمولی سی ہو

2897 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا، فَجَلَسَ مُغْضَبًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ، فَقَالَ: اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيُسْاَلُ الْكَلِمَةَ فَمَا يُعْطِيْهَا، فَيُوْضَعُ عَلَيْهِ الْمِنْشَارُ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، مَا يَصْرِفُهُ ذَاكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيُمْشَطُ مَا دُوْنَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ، وَمَا يَصْرِفُهُ ذَاكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَعْجَلُوْنَ، وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں مشرکین کی طرف سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ میں نے عرض کی کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا نہیں کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غضب کی حالت میں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

2897- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار هو الرمادي: حافظ، حديثه عن الثقات مستقيم، وهو من أهل الصدق، ومن فوقه من رجال الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري "3852" في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة، من طريق الحميدي، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" "3/117" من طريق عبدة كلاهما، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/109" و"110" و"111" و"6/395"، والبخاري "3612" في المناقب: باب علامات النبوة، و"3852"، و"6943" في الإكراه: باب ما اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر، وأبو داؤد "2649"، والطبراني "4/3638" و"3639" و"3639/2" و"3640" والبيهقي "6/5"، والنسائي مختصرًا "8/204" في الزينة، باب: لبس البرود، من طريق عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس، به.

آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں سے کلمے کا مطالبہ کیا جاتا تھا اگر وہ اسے پورا نہیں کرتا تھا تو آرے کو اس پر رکھ کر اسے دو حصوں میں چیر دیا جاتا تھا لیکن یہ چیز بھی انہیں ان کے دین سے نہیں پھیر سکی اور بعض اوقات کسی شخص پر (لوہے کی بنی ہوئی) کنگھی پھیری جاتی تھی جو اس کے گوشت اور پٹھوں میں سے گزر کر اس کی ہڈیوں تک پہنچ جاتی تھی لیکن یہ چیز بھی انہیں ان کے دین سے نہیں پھیر سکی۔ البتہ تم لوگ جلد بازی کا اظہار کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک ایک سوار صنعاء سے چل کر حضر موت تک جائے گا اور اسے صرف اللہ کا خوف ہوگا یا اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیے کا خوف ہوگا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى مَنِ امْتُحِنَ بِمِحْنَةٍ فِي الدُّنْيَا فَيَلْقَاهَا بِالصَّبْرِ وَالشُّكْرِ يُرْجٰى لَهُ زَوَالُهَا عَنْهُ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس شخص کو دنیا میں کسی آزمائش پر مبتلا کیا جاتا ہے

اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور شکر کرتا ہے تو اس شخص کے حق میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ آزمائش دنیا میں ہی اس سے زائل ہو جائے گی اور اس کے ہمراہ اس شخص کو آخرت میں اجر و ثواب بھی ملے گا

2898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَيُّوبَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ فِي بَلَائِهِ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَفَضَهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اِخْوَانِهِ كَانَا مِنْ اَخَصِّ اِخْوَانِهِ، كَانَا يَغْدُوَانِ اِلَيْهِ وَيَرُوحَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: تَعْلَمُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَذْنَبَ اَيُّوبُ ذَنْبًا مَا اَذْنَبَهُ اَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: مُنْذُ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً لَمْ يَرْحَمْهُ اللّٰهُ، فَيَكْشِفُ مَا بِهِ، فَلَمَّا رَاحَ اِلَيْهِ لَمْ يَصْبِرِ الرَّجُلُ حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ اَيُّوبُ: لَا اَدْرِي مَا تَقُولُ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّي كُنْتُ اَمُرُّ عَلَى الرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ فَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ، فَاَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِي فَاُكَفِّرُ عَنْهُمَا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُذْكَرَ اللّٰهُ اِلَّا فِي حَقٍّ قَالَ: وَكَانَ يَخْرُجُ اِلٰى حَاجَتِهِ، فَاِذَا قَضٰى حَاجَتَهُ اَمْسَكَتِ امْرَاَتُهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، اَبْطَاَ عَلَيْهَا، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اَيُّوبَ فِي مَكَانِهِ (ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ) فَاسْتَبْطَاَتْهُ فَبَلَغَتْهُ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ مَا بِهِ مِنَ

2898- إسناده على شرط مسلم . عقيل: هو عقيل بن خالد بن عقيل الأيلي. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" "23/167" من طريق يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وذكره ابن كثير في "البداية والنهاية" "1/208" عن ابن جرير، وابن أبي حاتم وابن حبان، وقال: وهذا غريب رفعه جدًا، والأشبه أن يكون موقوفًا . وأخرجه أبو يعلى، والبزار "2357"، والحاكم "5/181"-"582"، وأبو نعيم في "الحلية" "3/374"-"375" من طرق عن سعيد بن أبي مريم، عن نافع بن يزيد، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال أبو نعيم: غريب من حديث الزهري، لم يروه عنه إلا عقيل، ورواته متفق على عدالتهم، تفرد به نافع. وذكره الهيثمي في "المجمع" "8/208" وقال: رواه أبو يعلى والبزار ورجال البزار رجال الصحيح . وأورده السيوطي في "الدر المنثور" "5/659"-"660"، وزاد نسبته إلى ابن أبي الدنيا وابن مردويه.

الْبَلَاءِ فَهُوَ اَحْسَنُ مَا كَانَ، فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ: اَىْ بَارَكَ اللّٰهُ، فِيكَ هَلْ رَاَيْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا الْمُبْتَلٰى، وَاللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ بِهِ مِنْكَ اِذْ كَانَ صَحِيحًا قَالَ: فَاِنِّىْ اَنَا هُوَ، وَكَانَ لَهُ اَنْدَرَانِ: اَنْدَرُ الْقَمْحِ، وَاَنْدَرُ الشَّعِيرِ، فَبَعَثَ اللّٰهُ سَحَابَتَيْنِ، فَلَمَّا كَانَتْ اِحْدَاهُمَا عَلٰى اَنْدَرِ الْقَمْحِ، اَفْرَغَتْ فِيهِ الذَّهَبَ حَتّٰى فَاضَتْ، وَاَفْرَغَتِ الْاُخْرٰى عَلٰى اَنْدَرِ الشَّعِيرِ الْوَرِقَ حَتّٰى فَاضَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ سال تک بیماری میں مبتلا رہے ہر قریبی اور دور کے شخص نے ان سے لاتعلقی اختیار کر لی۔ سوائے دو آدمیوں کے جوان کے انتہائی قریبی دوست تھے۔ وہ صبح شام ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہتا تھا تم یہ بات جانتے ہو۔ اللہ کی قسم! ایوب نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہے' جو تمام جہانوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے ساتھی نے اس سے کہا: وہ کیا ہے وہ بولا: اٹھارہ سال ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس پر رحم نہیں آیا ورنہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو ختم کر دیتا جب وہ شخص حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس گیا تو اس سے صبر نہیں ہوا۔ اس نے حضرت ایوب علیہ السلام کے سامنے اس بات کا تذکرہ کر دیا' تو حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو' البتہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے' میں دو آدمیوں کے پاس سے گزرا جو آپس میں جھگڑ رہے تھے اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے۔ میں اپنے گھر واپس آ گیا میں نے ان دونوں کی طرف سے کفارہ دیا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کا ذکر ناحق طور پر کیا جائے۔

راوی کہتے ہیں پھر وہ قضائے حاجت کے لئے گئے' جب انہوں نے اپنی حاجت مکمل کر لی' تو ان کی بیوی نے ان کے ہاتھ کو پکڑا پھر ایک دن وہ اس عورت کے پاس نہیں آئے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام پر اس جگہ وحی نازل کی:

''تم اپنا پاؤں مارو تو یہاں سے غسل کرنے اور پینے کے لئے ٹھنڈا (پانی پھوٹ پڑے گا)''

وہ عورت کچھ تاخیر سے ان کے پاس آئی' جب حضرت ایوب علیہ السلام نے اس کی طرف رخ کیا' تو ان کی بیماری ختم ہو چکی تھی اور وہ پہلے کی طرح خوبصورت (اور تندرست تھے) جب اس عورت نے انہیں دیکھا تو بولی: اے (صاحب!) اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے' کیا آپ نے بیماری میں مبتلا اللہ تعالیٰ کے نبی (حضرت ایوب علیہ السلام) کو دیکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے آپ سے زیادہ ان سے مشابہت رکھنے والا شخص نہیں دیکھا' یعنی جب وہ تندرست تھے' حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا: وہ میں ہی ہوں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے دو گودام تھے' ایک گودام گندم کا تھا اور دوسرا گودام جَو کا تھا' اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے' ان میں سے گندم والے گودام پر آیا اور اس نے اس پر سونے کی بارش کی یہاں تک کہ وہ (گودام سونے سے) بھر گیا اور دوسرے بادل نے جَو کے گودام پر چاندی کی بارش کی یہاں تک کہ وہ (گودام چاندی سے) بھر گیا (یعنی حضرت ایوب علیہ السلام پھر سے خوب مالدار ہو گئے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَوْطِينِ النَّفْسِ عَلَى تَحَمُّلِ الْمِحَنِ وَالْبَلَايَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ مصیبتوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنے کے لیے وہ اپنے آپ کو تیار رکھے

2899 - (سندحدیث): اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ رَبٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا میں اب صرف آزمائش اور فتنہ ہی باقی رہ گئے ہیں۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَوْطِينِ النَّفْسِ عَلَى تَحَمُّلِ مَا يَسْتَقْبِلُهَا مِنَ الْمِحَنِ وَالْمَصَائِبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ آگے پیش آنے والی مصیبتوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنے کے لیے خود کو تیار رکھے

2900 - (سندحدیث): عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، وَيُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَدَعَهُ يَمْشِي عَلَى الْاَرْضِ، وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سب سے زیادہ آزمائش کا سامنا کن لوگوں کو کرنا پڑتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو' پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) بندے کو اس کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور آزمائش مسلسل بندے کے ساتھ رہتی ہے' یہاں تک کہ اسے ایسی حالت میں کر دیتی ہے' وہ زمین پر چلتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

2899- إسناده قوي. أبو عبد رب: هو مولى ابن غيلان الثقفي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: كان من أيسر أهل دمشق، فخرج من ماله كله، وباقي السند، رجاله رجال الصحيح. وأورده المؤلف برقم "690" في الرقائق: باب الفقر والزهد والقناعة، من طريق الوليد بن مزيد، عن ابن جابر، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

2900- إسناده حسن. وأخرجه الحاكم "1/41" من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2901" و"2920" و"2921"

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2901 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ، فَالْاَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ، فَاِنْ كَانَ دِيْنُهٗ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ، وَاِنْ كَانَ فِیْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِیَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِیْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کا شکار کون لوگ ہوتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء پھر درجہ بدرجہ (مذہبی لوگ) آدمی کو اس کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس کا دین مضبوط ہو تو اس کی آزمائش شدید ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اس کے دین کے حساب سے ہی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور آدمی مسلسل آزمائش کا شکار ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ آزمائش انسان کو ایسی حالت میں کر دیتی ہے کہ وہ زمین پر چل رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا (یعنی اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ عِنْدَمَا امْتُحِنَ بِالْمَصَائِبِ عَلَيْهِ زَجْرُ النَّفْسِ عَنِ الْخُرُوْجِ اِلٰى مَا لَا يُرْضِی اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، دُوْنَ دَمْعِ الْعَيْنِ وَحُزْنِ الْقَلْبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب آدمی مصیبت کی آزمائش میں مبتلا ہو تو

اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کو اس چیز کی طرف جانے سے روکے جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی ہے اس سے مراد آنکھ کے آنسو روکنا یا دل کے غم کو روکنا نہیں ہے

2902 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِیُّ، قَالَ:

2901– إسناده حسن كالذى قبله. وأخرجه الترمذى "2398" فى الزهد: باب ما جاء فى الصبر على البلاء، عن عتبة بن سعيد، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد "1/185"، وابن ماجه "4023" فى الفتن: باب الصبر على البلاء، والبغوى "1434"، والحاكم "1/41" من طرق عن حماد بن زيد، به. وأخرجه الدارمى "2/320"، والحاكم "1/41"، وأحمد "1/172" و"173"–"174" و"180"، والبيهقى "3/372" من طريق عاصم، به. وفى الباب عن أبى هريرة وسيأتى برقم "2913". وعن أبى سعيد الخدرى عند أحمد "2/335"، والحاكم "4/307"، وابن ماجه "4024"، وصححه الحاكم. وعن فاطمة أخت حذيفة عند أحمد "6/369"، والحاكم "4/404".

2902– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى "صحيحه" "2315" فى الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، من طريق هدبة من خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/194"، ومسلم "2315"، وأبو داوٗد "03126" فى الجنائز: باب فى البكاء على الميت، والبيهقى "4" / "69 من طرق عن سليمان بن المغيرة، به.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاَبِيْ اِبْرَاهِيمَ، ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَى امْرَاَةِ قَيْنٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاَتْبَعَهُ، فَانْتَهٰى اِلٰى اَبِيْ سَيْفٍ وَّهُوَ يَنْفُخُ فِيْ كِيْرِهٖ، وَالْبَيْتُ مُمْتَلِئٌ دُخَانًا، فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَيْفٍ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاَمْسَكَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالصَّبِيِّ، فَضَمَّهُ اِلَيْهِ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَيْنَاهُ تَدْمَعُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبَّنَا وَاِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ہاں گزشتہ رات بچے کی پیدائش ہوئی ہے میں نے اپنے جدامجد کے نام پر اس کا نام ابراہیم رکھا ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ منورہ کے ایک سنار کی بیوی کے سپرد کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے جس وقت آپ ابوسیف کے گھر پہنچے وہ اس وقت اپنی بھٹی میں آگ لگا رہا تھا۔ پورا گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تیزی سے چلتا ہوا گیا اور میں نے بتایا: اے ابوسیف! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں، تو وہ رک گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو بلوایا اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ آپ نے کہا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ بچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آخری سانس لے رہا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، دل غمگین ہے اور ہم وہی کہتے ہیں، جس سے ہمارا پروردگار راضی ہے، اور اے ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔''

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الثَّبَاتِ عَلَى الدِّيْنِ عِنْدَ تَوَاتُرِ الْبَلَايَا عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ مسلسل آزمائشوں کا سامنا کرنے پر دین پر ثابت قدم رہے

2903 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صُلَيْحٍ، بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانَ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ؟ قَالَ: هٰذِهٖ رِيْحُ مَاشِطَةِ بِنْتِ فِرْعَوْنَ وَاَوْلَادِهَا، بَيْنَمَا هِيَ تَمْشُطُ بِنْتَ فِرْعَوْنَ، اِذْ سَقَطَ الْمِدْرٰى مِنْ يَّدَهَا، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَقَالَتْ بِنْتُ فِرْعَوْنَ: اَبِيْ، قَالَتْ: بَلْ، رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، قَالَتْ: وَاِنَّ لَكِ رَبًّا غَيْرَ اَبِيْ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اللّٰهُ، قَالَتْ: فَاُخْبِرُ بِذٰلِكَ اَبِيْ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْبَرَتْهُ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَالَ: اَلَكِ رَبٌّ غَيْرِيْ؟

2903- إسناده قوي. فقد سمع حماد بن سلمة من عطاء بن السائب قبل الاختلاط عند جمع من الأئمة، وانظر ما بعده.

قَالَتْ: نَعَمْ، رَبِّی وَرَبُّكَ اللّٰهُ، فَاَمَرَ بِنُقْرَةٍ مِنْ نُحَاسٍ، فَاُحْمِيَتْ، فَقَالَتْ لَهُ: اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَعَلَ يُلْقِي وَلَدَهَا وَاحِدًا وَاحِدًا، حَتّٰى انْتَهَوْا اِلٰى وَلَدٍ لَهَا رَضِيعٍ، فَقَالَ: يَا اُمَّتَاهُ اثْبُتِي فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک پاکیزہ خوشبو کے پاس سے ہوا' تو آپ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کس چیز کی خوشبو ہے' تو انہوں نے بتایا: یہ فرعون کی بیٹی کو کنگھی کرنے والی عورت اور اس کی اولاد کی خوشبو ہے۔ ایک مرتبہ وہ فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی اسی دوران اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی' تو اس نے (کنگھی کو اٹھاتے ہوئے) بسم اللہ کہا فرعون کی بیٹی نے دریافت کیا: کیا میرے والد؟ اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ فرعون کی بیٹی نے دریافت کیا: کیا میرے باپ کے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں اللہ تعالیٰ ہے۔ فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا میں یہ بات اپنے والد کو بتا دوں۔ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں' تو فرعون کی بیٹی نے فرعون کو یہ بات بتا دی فرعون نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا: کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' تو فرعون نے سیسہ پگھلانے کا حکم دیا اسے پگھلا دیا گیا اس عورت نے اس سے کہا: مجھے تم سے ایک کام ہے اس نے جواب دیا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے (آگ میں) ڈالتا رہا یہاں تک کہ اس کے دودھ پیتے بچے کی باری آئی' تو اس بچے نے کہا: اے امی جان! آپ ثابت قدم رہیے گا آپ حق پر ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2904 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي بِرَائِحَةٍ طَيِّبَةٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟، فَقَالَ: هٰذِهِ مَاشِطَةُ بِنْتِ فِرْعَوْنَ، كَانَتْ تَمْشُطُهَا فَوَقَعَ الْمُشْطُ مِنْ يَدِهَا فَقَالَتْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَقَالَتْ بِنْتُ فِرْعَوْنَ: اَبِي؟ قَالَتْ: رَبِّي وَرَبُّكِ وَرَبُّ اَبِيكِ، قَالَتْ: اَقُولُ لَهُ، قَالَتْ: قُولِي، فَقَالَتْ: فَقَالَ لَهَا: اَلَكِ مِنْ رَبٍّ غَيْرِي؟ قَالَتْ: رَبِّي وَرَبُّكَ

2904– إسناده قوی وهو مكرر ما قبله .وأخرجه أحمد "1/310"، والبيهقی فی "دلائل النبوة" "2" ⁄ "389 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه البزار "54"، والبيهقی "2/389"، وأحمد "1/310" من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، به.وأورده ابن كثير فی تفسيره "5/27" من رواية البيهقی، وقال: إسناده لا بأس به.وأخرجه أحمد "1/309"–"310، ومن طريقه الطبرانی فی "الكبير" "11/12280" من طريق أبی عمر الضرير، وأحمد "1/310" من طريق حسن، والطبرانی "11/12279" من طريق أبی نثر التمار، ثلاثتهم عن حماد، به.وزادا الرابع الذی نسی وهو شاهد يوسف وذكره الهيثمی فی "المجمع" "1/65" وقال: رواه أحمد والبزار والطبرانی فی "الكبير" و"الأوسط"، وفيه عطاء بن السائب وهو ثقة ولكنه اختلفط .وذكره السيوطی فی "الدر المنثور" "4/150"، وزاد نسبته إلى النسائی وابن مردويه.

الَّذِي فِي السَّمَاءِ، قَالَتْ: فَاحْمَى لَهَا نُقْرَةً مِنْ نُحَاسٍ، وَقَالَتْ لَهُ: اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً، قَالَ: وَمَا حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: حَاجَتِي اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ عِظَامِي وَبَيْنَ عِظَامِ وَلَدِي قَالَ: ذٰلِكَ لَكِ لَمَّا لَكِ عَلَيْنَا مِنَ الْحَقِّ، فَاَلْقَى وَلَدَهَا فِي النُّقْرَةِ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، وَكَانَ اٰخِرَهُمْ صَبِيٌّ فَقَالَ: يَا اُمَّتَاهُ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَرْبَعَةٌ تَكَلَّمُوا وَهُمْ صِغَارٌ: ابْنُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ، وَصَبِيُّ جُرَيْجٍ، وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَالرَّابِعُ لَا اَحْفَظُهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس رات مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر ایک پاکیزہ خوشبو کے پاس سے ہوا میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کس چیز کی ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ فرعون کی بیٹی کے بال سنوارنے والی عورت کی خوشبو ہے' ایک مرتبہ بال سنوار رہی تھی اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی' تو اس نے کہا: اللہ کے نام سے (برکت حاصل کرتے ہوئے میں اسے اٹھاتی ہوں) فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا میرے والد؟ اس نے جواب دیا: نہیں وہ جو میرا' تمہارا اور تمہارے باپ کا پروردگار ہے۔ فرعون کی لڑکی نے کہا: میں ان سے (یعنی اپنے باپ سے) یہ کہوں گی اس عورت نے کہا: تم کہہ دینا اس لڑکی نے (فرعون کو بتا دیا)' تو فرعون نے اس عورت سے دریافت کیا: کیا تمہارا میرے علاوہ کوئی اور پروردگار ہے اس عورت نے جواب دیا: میرا اور تمہارا پروردگار وہ ہے' جو آسمان میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اس عورت کے لیے پگھلا ہوا سیسہ گرم کیا گیا اس عورت نے فرعون سے کہا: مجھے تم سے ایک کام ہے فرعون نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اس عورت نے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ تم میری اور میری اولاد کی ہڈیوں کو اکٹھا کر دینا۔ فرعون نے کہا: ایسا ہی ہوگا' کیونکہ تمہارا ہم پر کچھ حق بھی ہے۔ پھر فرعون نے اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے اس سیسے میں ڈالنا شروع کیا ان کے آخر میں ایک چھوٹا بچہ آیا' تو اس بچے نے کہا: اے امی جان آپ حق پر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: چار بچوں نے کم سنی میں کلام کیا تھا۔ فرعون کی بیٹی کے بال سنوارنے والی عورت کے بیٹے نے' وہ بچہ جس کے ساتھ جریج کا واقعہ ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نے (راوی کہتے ہیں) چوتھے بچے کے بارے میں مجھے یاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ تَكْفِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْهُمُومِ وَالْاَحْزَانِ ذُنُوبَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ تَفَضُّلًا مِنْهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کا غموں اور دکھوں کی وجہ سے مسلمان شخص کے گناہوں کو ختم کر دینے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے

2905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُصِيْبُ الْمَرْءَ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حُزْنٍ، وَلَا غَمٍّ، وَلَا اَذًى حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا، اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطَايَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن بندے کو جو بھی تکلیف' پریشانی' غم تکلیف' غم اور اذیت لاحق ہوتی ہے' یہاں تک کہ اسے جو کانٹا چبھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے بھی اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِ بِحَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْاَحْزَانِ، وَاِنْ كَانَتْ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا

اللہ تعالیٰ کا مسلمان پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ وہ غموں کی وجہ سے آدمی کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے اگرچہ وہ کانٹا (لگنے) یا اس سے بھی اوپر کی کوئی چیز ہو

2906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيْئَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بات بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمان کو جو بھی کانٹا لگے یا اس سے اوپر (جو بھی تکلیف لاحق ہو)' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے درجے کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔''

2905– إسناده صحيح على شرطهما. أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدي البصري، وزهير بن محمد: هو التميمي الخراساني. وأخرجه أحمد "2/335" و"3/18"–"19"، والبخاري "5641" و"5642" في المرضى: باب ما جاء في كفارة المرض، والبغوي في "شرح السنة" "1421" من طريق أبي عامر، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد "2/303" و"3/48" من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، عن زهير، به. وأخرجه أحمد "3/4" و"61" و"81" من طريق محمد بن إسحاق، و"3/24"، والترمذي "966" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب المريض من طريق أسامة بن زيد، ومسلم "2573"، والبيهقي "3/373" من طريق الوليد بن كثير، ثلاثتهم عن محمد بن عمرو بن عطاء، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد الخدري، وزاد مسلم والبيهقي: "وأبي هريرة." وأخرجه أحمد "2/402"

2906– إسناده صحيح على شرط الشيخين. غندر. لقب محمد بن جعفر الهذلي، وعمرو بن مرة: هو ابن عبد الله الجملي، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الكوفي. وأخرجه أحمد "6/175" من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وروايته: "أو حط بها ..." وانظر الحديث رقم "2919" و "2925".

ذِكْرُ اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَيْرَ بِمَنْ تَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ وَالْاَحْزَانُ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے بھلائی کرنے کا ارادہ کرنے کا تذکرہ جس پر مسلسل مصیبتیں اور غم آتے ہیں

2907 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ابْنُ اَبِي صَعْصَعَةَ هٰذَا: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ابوصعصعہ نامی راوی محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ ہے۔ جو اہل مدینہ کے سرداروں میں سے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَبْدَ قَدْ يَكُوْنُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَنَازِلُ فِي الْجِنَانِ فَلَا يَبْلُغُهَا اِلَّا بِالْمِحَنِ وَالْبَلَايَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی بندے کے جنت میں مخصوص منازل ہوتے ہیں جن تک وہ شخص صرف دنیا میں آزمائش اور پریشانیوں کا سامنا کر کے ہی پہنچ سکتا ہے

2908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ هُوَ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَنْزِلَةُ، فَمَا يَبْلُغُهَا بِعَمَلٍ، فَلَا يَزَالُ اللّٰهُ يَبْتَلِيهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ اِيَّاهَا.

2907– إسناده صحيح على شرط البخاري، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبي .وهو في "الموطأ" "2/941" في العين: باب ما جاء في أجر المريض، ومن طريقه أخرجه البخاري "5645" في المرضى: باب ما جاء في كفارة المرضى، والقضاعي في "مسند الشهاب" "344"، وأحمد "2" / "237"، والبغوي "1420"،

2908– إسناده حسن، يحيى بن أيوب البجلي ليس به بأس، وباقي السند رجاله رجال الصحيح .وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي .وأخرجه الحاكم "1/344" من طريق أحمد بن عبد الجبار، عن يونس، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/292" وقال: روه أبو يعلى، ورجاله ثقات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک خاص مرتبہ ہوتا ہے جہاں تک وہ کسی عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا' تو اللہ تعالیٰ اسے مسلسل ناپسندیدہ صورت حال میں مبتلا رکھتا ہے' یہاں تک کہ اس شخص کو اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے۔''

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَلٰى مَنِ امْتَحَنَهُ بِاللَّمَمِ فِي الدُّنْيَا بِرَفْعِ الْحِسَابِ عَنْهُ فِي الْعُقْبَى اِذَا صَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ جسے وہ دنیا میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے آخرت میں اس سے حساب نہیں لے گا' جب وہ بندہ اس آزمائش پر صبر کرے

2909 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِهَا لَمَمٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّشْفِيَنِي، قَالَ: اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكِ فَشَفَاكِ، وَاِنْ شِئْتِ فَاصْبِرِي وَلَا حِسَابَ عَلَيْكِ فَقَالَتْ: بَلْ اَصْبِرُ وَلَا حِسَابَ عَلَيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اسے مرگی کی شکایت تھی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے شفا عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں وہ تمہیں شفا نصیب کر دے گا اور اگر تم چاہو' تو صبر سے کام لو' تو تم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اس نے عرض کی: میں صبر سے کام لیتی ہوں' تا کہ مجھ سے حساب نہ لیا جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ يُجَازِي مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ عَلٰى سَيِّئَاتِهِ فِي الدُّنْيَا لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ تَطْهِيْرًا عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے

جس کے بارے میں چاہتا ہے اس کے گناہوں کے بدلے میں اسے دنیا میں سزا دے دیتا ہے تا کہ وہ شخص گناہوں

2900– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. وعبد الله بن محمد: هو الأزدي، وعبدة: هو ابن سليمان الكلابي، ومحمد بن عبيد: هو ابن أبي أمية الطنافسي .وأخرجه أحمد "2/441"، والبغوي "1424" من طريق محمد بن عبيد، بهذا الإسناد.وأخرجه البزار "772" من طريق عمرو بن خليفة، والحاكم "4/218" من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن محمد بن عمرو، به، وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/307" وقال: رواه البزار وإسناده حسن.

سے پاک ہوجائے

2910 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَا اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) (النساء: 123) وَكُلُّ شَيْءٍ عَمِلْنَا جُزِينَا بِهٖ؟ فَقَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلَسْتَ تَمْرَضُ؟ اَلَسْتَ تَحْزَنُ؟ اَلَسْتَ تُصِيْبُكَ اللَّاْوَاءُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: هُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهٖ

❁❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے عرض کی: اس آیت کے بعد بہتری کیسے ہو سکتی ہے؟

''نہ وہ تمہاری آرزوؤں کے مطابق ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہے' جو شخص برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ مل جائے گا۔''

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:) تو کیا ہم جو بھی عمل کریں گے ہمیں اس کا بدلہ ملے گا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے' کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے ہو؟ کیا

2910- إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن أباب بكر بن أبي زهير الثقفي من صغار التابعين لم يسمع من أبي بكر، ثم هو مستور لم يذكر بجرح ولا تعديل، لكن الحديث صحيح بطرقه وشواهده . خالد: هو ابن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان .وأخرجه أحمد "1/11"، والطبرى "10523" و"10524" و"10525" و"10526" و"10527"، والمروزى فى "مسند أبى بكر" "111" و"112"، وأبو يعلى "98" و"99" و"100" و"101" والحاكم 3/74"-"75"، والبيهقى "3/373" من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى .وأخرجه أبو يعلى "99" أيضًا من طريق وكيع عن إسماعيل بن أبى خالد عن أبى بكر الصديق .وذكره السيوطى فى "الدر المنثور " "2/226" وزاد نسبته إلى هناد، وعبد بن حميد، والحكيم الترمذين وابن المنذر، والبيهقى فى "شعب الإيمان"، والضياء فى "المختارة."وأخرجه الطبرى "10521" من طريق زيد بن حبان، عن عبد الملك بن الحسن الحارثى، عن محمد بن زيد بن قنعذ، عن عائشة، عن أبى بكر بنحوه.وأخرجه الطبرى "10529" من طريق أبى معاوية، عن الأعمش، عن مسلم بن صبيح قال: قال أبو بكر . وأورده ابن كثير فى "تفسيره" عن ابن مردويه من طريق فضيل بن عياض، عن سليمان مهران، عن مسلم بن صبيح، عن مسروق قال: قال أبو بكر . وذكره السيوطى فى "الدر المنثور " "2/226"-"227" ونسبه لابن جرير، وأبى نعيم فى "الحلية" وهناد وسعيد بن منصور .وأخرجه المروزى "22"، وأبو يعلى "18"، والطبرى "10522"، والحاكم 3/552"-"553" من طريق عبد الوهاب بن عطاء ، عن زياد الجصاص، عن على بن زيد، عن مجاهد، عن ابن عمر، عن أبى بكر. وزياد وعلى بن زيدضعيفان .وأخرجه الترمذى "3039" فى التفسير : باب ومن سورة النساء ، من طريق يحيى بن موسى وعبد بن حميد، عن روح بن عبادة، عن موسى بن عبيدة، عن مولى ابن سباع، عن ابن عمر يحدث عن أبى بكر . وقال: هذا حديث غريب، وفى إسناده مقال موسى بن عبيدة يضعف فى الحديث، ضعفه يحيى بن سعيد وأحمد بن حنبل، ومولى بن سباع: مجهول، وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه عن أبى بكر، وليس له إسناد صحيح .وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" "2/226" وزاد نسبته إلى عبد بن حميد وابن المنذر .وأخرجه الطبرى "10533" من طريق ابن علية، عن الربيع بن صبيح، عن عطاء بن أبى رباح، عن أبى بكر، وهو مرسل.وأخرجه أيضًا "15034" من طريق ابن جريج، عن عطاء ، عن أبى بكر.

تمہیں پریشانیاں لاحق نہیں ہوتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے، جس کی تم لوگوں کو جزا دی جائے گی۔

ذِكْرُ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا خَيْرًا بِالْمُسْلِمِ بِتَعْجِيلِ عُقُوبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا

اگر اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو دنیا میں سزا دیدے تو اس کے ذریعے اس مسلمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے بھلائی کے ارادے پر استدلال کرنے کا تذکرہ

2911 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا لَقِيَ امْرَاَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَجَعَلَ يُلَاعِبُهَا حَتّٰى بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَهْ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ بِالشِّرْكِ وَجَاءَ بِالْاِسْلَامِ، فَتَرَكَهَا وَوَلّٰى فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ خَلْفَهُ وَيَنْظُرُ اِلَيْهَا حَتّٰى اَصَابَ وَجْهُهُ حَائِطًا، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالدَّمُ يَسِيلُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَاَخْبَرَهُ بِالْاَمْرِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ عَبْدٌ اَرَادَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا، عَجَّلَ عُقُوبَةَ ذَنْبِهٖ، وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَكَ عَلَيْهِ ذَنْبَهُ، حَتّٰى يُوَافِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ عَائِرٌ

✿✿ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کی ایک فاحشہ عورت کے ساتھ ملاقات ہوئی اس نے اس کے ساتھ خوش فعلیاں شروع کیں، یہاں تک کہ اپنا ہاتھ اس عورت کی طرف بڑھایا، تو اس عورت نے کہا: رک جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرک کو رخصت کردیا ہے اور اسلام آگیا ہے اس شخص نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور منہ پھیر کر چلا گیا وہ مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتا رہا وہ عورت بھی اس کی طرف دیکھتی رہی، یہاں تک کہ اس شخص کا چہرہ ایک دیوار پر لگ گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا اس نے سارے واقعہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک ایسے بندے ہو، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے، تو اس کے گناہ کی سزا اسے جلدی (یعنی دنیا میں ہی) دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے بارے میں برا ارادہ کرے، تو اسے گناہ کرنے دیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا پورا بدلہ اسے

2911- إسناده صحيح لولا عنعنة الحسن، فإن رجاله ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. عفان: هو ابن مسلم، ويونس بن عبيد: هو ابن دينار العبيد. وأخرجه الحاكم "1/349" و"4/376"-"377"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص153-"154" من طريق عن عفان، بهذا الإسناد. وقد تحرف في الأسماء والصفات "الحسن عن عبد الله" إلى "الحسن بن عبد الله." وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "4/87" من طريق أسود بن عامر، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أبو نعيم في "تاريخ أصبهان" "2/74" من طريق زياد الجصاص، عن الحسن، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "10/191" وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجال أحد رجال الصحيح وكذلك أحد إسنادي الطبراني. وللحديث شاهد يتقوى به عند الترمذي "2396" والبيهقي في "الأسماء والصفات" "2154" من حديث أنس، رفعه. وقال الترمذي: حديث حسن غريب.

دے گا یوں جیسے وہ عائز (یعنی گناہ سے پاک) ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ اللّٰهَ قَدْ يُعَذِّبُ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ فِي الدُّنْيَا بِاَنْوَاعِ الْمِحَنِ وَالْمَصَائِبِ لِتَكُوْنَ تَكْفِيرًا لِلْحَوْبَةِ الَّتِي تَقَدَّمَتْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے

کسی کو دنیا میں مختلف طرح کی تکالیف اور آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ یہ چیز اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جائے

2912 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَرَجَ يُرِيْدُ الشَّامَ، فَلَمَّا دَنَا، بَلَغَهُ اَنَّ بِهَا الطَّاعُوْنَ، فَحَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهٖ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ لَسْتُمْ بِهَا، فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهِ، وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ، فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ ذٰلِكَ الْعَامَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاُمَمِ السَّالِفَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَضْرُبٍ: ضَرْبٌ قَصَدَ بِهِ الْمَدْحَ لِاَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةٍ اَرَادَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اسْتِعْمَالَ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ، وَالضَّرْبُ الثَّانِيْ قَصَدَ بِهِ الذَّمَّ، اَرَادَ بِهِ انْزِجَارُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَنِ ارْتِكَابِ مِثْلِهَا، وَالضَّرْبُ الثَّالِثُ قَصَدَ بِهِ الْوَصْفَ، اَرَادَ بِهِ اعْتِبَارَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِتِلْكَ الْاَوْصَافِ

✿✿ عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام جانے کے لیے روانہ ہوئے جب وہ شام کے قریب پہنچے تو انہیں اطلاع ملی کہ وہاں طاعون کی وباء پھیل چکی ہے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2912– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد "1/193" من طريق يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/193" من طريق حجاج، عن ابن أبى ذئب، به. وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/896"–"897 فى الجامع: باب ما جاء فى الطاعون، ومن طريقه البخارى "5730" فى الطب: باب ما يذكر فى الطاعون، و "6973" فى الحيل: باب ما يكره من الاحتيال فى الفرار من الطاعون، ومسلم "2219" فى السلام: باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، وأحمد "1/194"، والبيهقى "3/376" عن الزهرى، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة أن عمر بن الخطاب ... ، وقال مسلم بإثر هذه الرواية: وعن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله، أن عمر إنما انصرف بالناس عن حديث عبد الرحمٰن بن عوف. وهى فى "الموطأ" "2/897" عن ابن شهاب به، وانظر "الفتح "10/186". وأخرجه أحمد "1/194" من طريق حميد بن عبد الرحمٰن بن عوف، وأبو يعلى "848" من طريق أبى سلمة بن عبد الرحمٰن بن عوف، كلاهما عن عبد الرحمٰن. وانظر الحديث رقم 2."2953" فى "الإحسان": "أن تجار"، والمثبت من "التقاسيم" "3/320".

"بے شک یہ تکلیف ایک عذاب ہے' جس کے ذریعے تم سے پہلے لوگوں کو عذاب دیا گیا جب یہ کسی ایسی سرزمین پر واقع ہو جہاں تم موجود نہیں ہو' تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب یہ ایسی سرزمین پر واقع ہو جہاں تم موجود ہو' تو تم وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے نہ نکلو۔"

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سال لوگوں کو لے کر واپس آ گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انبیاء کرام اور سابقہ اُمتوں کے بارے میں اطلاع دینا تین نوعیت کا ہے۔ پہلی قسم یہ ہے: آپ نے کچھ متعین چیزوں کی تعریف کی ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ یہ اُمت ان چیزوں پر عمل کرے۔ دوسری قسم یہ ہے: آپ نے کچھ چیزوں کی مذمت بیان کی ہو اور آپ کی مراد یہ ہو کہ یہ اُمت اس نوعیت کے کاموں کے ارتکاب سے بچ جائے اور تیسری قسم یہ ہے: آپ نے کوئی صفت بیان کی ہو اور آپ کا ارادہ یہ ہو کہ یہ اُمت اس صفت سے عبرت حاصل کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَوَاتُرَ الْبَلَايَا عَلَى الْمُسْلِمِ قَدْ لَا تُبْقِي عَلَيْهِ سَيِّئَةً يُنَاقَشُ عَلَيْهَا فِي الْعُقْبٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسلمان پر مسلسل آزمائشیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اس کا کوئی ایسا گناہ نہیں باقی رہنے دیتی ہیں جس کی وجہ سے اس سے آخرت میں حساب لیا جائے

2913 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي جَسَدِهِ، وَمَالِهِ، وَنَفْسِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مومن مرد اور مومن عورت کے جسم' مال اور جان کے حوالے سے آزمائش درپیش رہتی ہے' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے' تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَلْفَاظَ الْوَعْدِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لِمَنْ بِهِ الْمِحَنُ وَالْبَلَايَا اِنَّمَا هِيَ لِمَنْ حَمِدَ اللهَ فِيهَا دُونَ مَنْ سَخِطَ حُكْمَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ وعدے کے الفاظ ہیں

جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ اس شخص کیلئے ہیں جو پریشانیوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ اس شخص کیلئے ہیں 2913– إسناده حسن. وأخرجه أحمد "2/450"، والحاكم "1/346"، والبغوي "1436" من طريق يزيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "2/287" من طريق محمد بن بشر، والبيهقي "3/374" من طريق سعيد بن عامر، كلاهما عن محمد بن عمرو، به. وقال الترمذي "2399": حديث حسن صحيح. وأخرجه مالك "1/236" في الجنائز: باب الحسبة في المصيبة، بلاغًا عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "2924".

جوایسی صورتحال میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے یہ اس کیلئے نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے ناراض ہوتا ہے

2914 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يُكْثِرُ اَنْ يُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ، فَاَخَذَهَا فَجَعَلَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ احْتَضَنَهَا وَهِيَ تُنْزَعُ حَتّٰى خَرَجَ نَفْسُهَا وَهُوَ يَبْكِي، فَوَضَعَهَا فَصَاحَتْ اُمُّ اَيْمَنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْكِي فَقَالَتْ: اَلَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْكِي؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْكِ فَاِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ، الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ خَيْرٍ تَخْرُجُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بکثرت یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا آخری وقت قریب آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لیا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں رکھ لیا پھر آپ نے انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اس وقت ان پر نزع کا عالم طاری تھا' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رو رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صاحبزادی کو رکھا' تو سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے بلند آواز میں چیخ ماری۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہ روؤ۔ انہوں نے عرض کی: کیا میں اللہ کے رسول کو روتے ہوئے نہیں دیکھ رہی ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا رونا رحمت ہے مومن کی ہر صورت بہتر ہوتی ہے اس کے دونوں پہلوؤں سے جان نکلتی ہے' تو وہ اس وقت اللہ کی حمد بیان کر رہا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْمُؤْمِنَ بِالزَّرْعِ فِيْ كَثْرَةِ مَيَلَانِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مومن کو کھیت سے تشبیہ دینا کہ وہ ادھر ادھر ڈولتا رہتا ہے

2915 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُفِيْئُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ

2914– رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أن أبا عوانة سمع من عطاء بن السائب في الصحة والاختلاط، لكن رواه عنه سفيان عند أحمد، وسماعه منه قديم قُبل اختلاطه، فالحديث صحيح. أبو كامل: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري .وأخرجه أحمد "1/268" من طريق أبي إسحاق، و "1/273" من طريق سفيان و "1/297" من طريق إسرائيل، والنسائي "4/12" في الجنائز: باب في البكاء على الميت، من طريق أبي الأحوص، والبزار "808"

2915– إسناده صحيح على شرط الشيخين.وأخرجه أحمد 2/283"–"284، ومسلم "2809" في صفات المنافقين وأحكامهم: باب مثل المؤمن كالزرع ومثل الكافر كشجر الأرز، والترمذي "2866" في الأمثال: باب ما جاء في مثل المؤمن القارء للقرآن وغير القارء، والبغوي "1437" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "2/234"، ومسلم "2809" من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به.وأخرجه أحمد "2/523"، والبخاري "5644" في المرضى: باب ما جاء في كفارة المرضى، و "7466" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، من طريق فليح، عن هلال بن علي، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة بنحوه.

كَالشَّجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی مثال کھیت کی طرح ہے جسے مسلسل ہوا ادھر اُدھر جھکاتی رہتی ہے اسی طرح مومن کو بھی ہمیشہ آزمائش لاحق رہتی ہے اور منافق کی مثال اخروٹ کے درخت کی طرح ہے جو لہراتا نہیں ہے یہاں تک کہ (ایک ہی مرتبہ) اسے جڑ سے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ تَعْتَرِيَهُ الْعِلَلُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ بعض حالتوں میں اسے علتیں (بیماری یا پریشانی) لاحق رہیں

2916 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَتْكَ اُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: وَمَا اُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: حَرٌّ يَكُوْنُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ قَالَ: وَمَا وَجَدْتُ هٰذَا قَطُّ.

قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ هٰذَا الصُّدَاعَ؟ قَالَ: وَمَا الصُّدَاعُ؟ قَالَ: عِرْقٌ يَضْرِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ فِيْ رَاْسِهِ قَالَ: وَمَا وَجَدْتُ هٰذَا قَطُّ.

فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.*

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَيْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ الرُّكُوْنِ اِلٰى ذٰلِكَ الشَّيْءِ، وَقِلَّةِ الصَّبْرِ عَلٰى ضِدِّهِ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الْعِلَلَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَالْغُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ سَبَبَ تَكْفِيْرِ الْخَطَايَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِعْلَامَ اُمَّتِهِ اَنَّ الْمَرْءَ لَا يَكَادُ يَتَعَرّٰى عَنْ مُقَارَفَةِ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَيَّامِهِ وَلَيَالِيْهِ وَاِيْجَابِ النَّارِ لَهُ بِذٰلِكَ اِنْ لَمْ يُتَفَضَّلْ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ، فَكَاَنَّ كُلَّ اِنْسَانٍ مُرْتَهَنٌ بِمَا كَسَبَتْ يَدَاهُ، وَالْعِلَلُ تُكَفِّرُ بَعْضَهَا عَنْهُ

2916– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو –وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي– فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرط الصحيحين غير هناد بن السري فإنه من رجال مسلم.وأخرجه أحمد "2/332" من طريق محمد بن بشر، والبزار "778" من طريق عمرو بن خليفة، والحاكم "1/347" من طريق سعيد بن عامر، والبخاري في "الأدب المفرد" "495" من طريق أبي بكر، أربعتهم عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي.وأخرجه أحمد "2/266" من طريق خلف بن الوليد، عن أبي معشر نجيح بن عبد الرحمٰن السندي وهو ضعيف عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" "2/294" وقال: رواه أحمد والبزار، وقال أحمد في رواية ... وإسناده حسن.

فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَا اَنَّ مَنْ عُوفِیَ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا يَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں اُمّ ملدم نے جکڑ لیا ہے اس نے دریافت کیا: اُمّ ملدم کیا ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک تپش ہے' جو جلد اور گوشت کے درمیان ہوتی ہے اس نے کہا: مجھے' تو یہ صورت حال کبھی لاحق نہیں ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں صداع کی شکایت ہے اس نے دریافت کیا: صداع کیا ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے' جو آدمی کے سر میں آدمی پر ضرب لگاتی ہے اس نے کہا: مجھے یہ صورت حال کبھی درپیش نہیں آئی جب وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جو شخص اہل جہنم سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کی طرف دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے''۔ اس میں لفظی طور پر ایک چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے: اس چیز کی طرف مائل ہونے سے منع کیا جائے اور اس کی متضاد چیز پر صبر کی کمی (سے منع کیا جائے) اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں غم اور پریشانیاں رکھی ہیں تاکہ یہ مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو یہ اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ آدمی دن اور رات میں بعض اوقات ان چیزوں سے اجتناب نہیں کرتا جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور اس وجہ سے اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے وہ اس کے بعد معافی نہیں مانگتا تو ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں رہن ہوتا ہے اور یہ علتیں اس دنیا میں اس کے بعض گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: جس شخص کو اس دنیا میں عافیت نصیب ہو جائے وہ جہنمی ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَنْبَاءِ الصَّالِحِينَ، قَصْدُهُ تَسْهِيلُ الشَّدَائِدِ عَلَى النَّفْسِ

نیک لوگوں کے واقعات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کا مقصد یہ ہے کہ نفس کے لئے شدت کا سامنا کرنا آسان ہو

2917 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِشَيْءٍ قَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَدَلَ فِیْ هٰذَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى، قَدْ كَانَ يُصِيبُهُ اَشَدُّ مِنْ هٰذَا، ثُمَّ يَصْبِرُ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی' تو ایک شخص نے کسی چیز کے بارے میں یہ کہا کہ اس میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے رسول کو اس بارے میں ضرور بتاؤں گا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس

سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی، لیکن پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصَّالِحِينَ قَدْ شُدِّدَ عَلَيْهِمِ الْاَوْجَاعُ تَكْفِيرًا لِخَطَايَاهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نیک لوگوں پر تکالیف شدت سے آتی ہیں تاکہ ان کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں

2918 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَاَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابووائل بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے میں نے کسی کو (بیماری کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تکلیف کا شکار نہیں دیکھا۔

2917– إسناده قوي، عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي روى عن جمع، وذكره المؤلف في "الثقات "8/380"، وسئل عنه أبو زرعة فقال: شيخ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. شقيق: هو ابن سلمة الأسدي أبو وائل الكوفي. وأخرجه أحمد "1/411" و"441"، والبخاري "3405" في الأنبياء: ما بعد باب حديث الخضر، و "6336" في الدعوات: باب قول الله تبارك وتعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) التوبة: من الآية "103 من طريق شعبة، "6100" في الأدب: باب الصبر في الأذى، ومسلم "1062" "141" في الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم في الإسلام وتصبر من قوي إيمانه، من طريق حفص بن غياث، وأحمد "1/235" من طريق أبي معاوية، والبخاري "4335" في المغازي: باب غزوة الطائف، و "6059" في الأدب: باب من أخبر صاحبه بما يقال فيه، والبغوي "3671" من طريق سفيان: أربعتهم عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3150" في فرض الخمس: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطي المؤلف قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، و "4336"، ومسلم "1062" "140" من طريق منصور عن شقيق عن ابن مسعود قال: "لما كان يوم حنين آثر النبي صلى الله عليه وسلم أناسًا في القسمة فأعطى الأقرع بن حابس مئة من الإبل، وأعطى عيينة مثل ذلك، وأعطى أناسًا من أشراف العرب، فآثرهم يومئذ في القسمة، قال رجل ... ." وأخرجه أحمد "1/395"-"396" من طريق زيد بن أبي زائدة وتحرفت فيه إلى زائد عن ابن مسعود بنحوه. وفيه: "دعنا منك فقد أوذي موسى أكثر من ذلك ثم صبر."

2918– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدي، وسليمان: هو الأعمش، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة وأخرجه أبو داؤد الطيالسي "1536"، ومن طريقه الترمذي "2397" في الزهد: باب ما جاء في الصبر على البلاء، عن شعبة، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حسن صحيح. وأخرجه أحمد "6/172"، والبخاري "5646" في الرضى: باب شدة المرض، ومسلم "2570" في البر والصلة: باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، من طرق عن شعبة، عن الأعمش، عن أبي وائل، عن مسروق عن عائشة. وأخرجه أحمد "6/181"، والبخاري "5646"، وابن ماجه "1622" في الجنائز: باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طريق سفيان، ومسلم "2670" من طريق جرير، كلاهما عن الأعمش، به

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّالِحِينَ قَدْ تُشَدَّدُ عَلَيْهِمِ الْبَلَايَا لَمْ يُفْعَلْ ذٰلِكَ بِغَيْرِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نیک لوگوں پر مصیبتیں شدت سے آتی ہیں جتنی دوسروں پر نہیں آتی ہیں

2919 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو قِلَابَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ نَسِيبٍ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَرَقَهُ وَجَعٌ فَجَعَلَ يَشْتَكِي وَيَتَقَلَّبُ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَوْ صَنَعَ هٰذَا بَعْضُنَا لَوَجَدْتَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الصَّالِحِينَ قَدْ يُشَدَّدُ عَلَيْهِمْ، وَاِنَّهُ لَا يُصِيبُ مُؤْمِنًا نَكْبَةٌ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ وَاهِمٌ فِي قَوْلِهِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَسِيبٍ، اِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ نَسِيبُ بْنُ سِيرِينَ، فَسَقَطَ عَلَيْهِ الْحَارِثُ فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَسِيبٍ*

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف لاحق ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے چین ہوتے تھے اور اپنے بستر پر پہلو بدلتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی اگر یہ ہم میں سے کسی نے کیا ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں پر شدت لاحق ہوتی ہے مومن شخص کو جو کانٹا بھی لگتا ہے یا اس کے علاوہ جو تکلیف ہوتی ہے' تو اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کیا جاتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عیسیٰ بن ابوکثیر نے راوی کا نام عبداللہ بن نسیب نقل کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ اصل نام عبداللہ بن حارث ہے اور یہ ابن سیرین کے بھانجے ہیں تو لفظ حارث وہ نقل نہیں کر سکے اور انہوں نے لفظ عبداللہ بن نسیب ذکر کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسْلِمَ كُلَّمَا ثَخُنَ دِينُهُ كَثُرَ بَلَاؤُهُ، وَمَنْ رَقَّ دِينُهُ خُفِّفَ ذٰلِكَ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس بھی مسلمان کا دین جتنا مضبوط ہوگا اس کی آزمائش اتنی ہی زیادہ ہوگی اور جس شخص کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش ہلکی ہوگی

2919- محمد بن خلف الداری روی عن جمع، وروی عنه جمع، وهو من رجال أبی داؤد، ومعمر بن يعمر روی عنه جمع، وذكره المؤلف فی "الثقات" "9/192" وقال: يغرب، ومن فوقهما من رجال الشيخين. أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمی. وأخرجه أحمد 6/159"-"160 عن هشام بن سعيد، أخبرنا معاوية بن سلام قال: سمعت يحيی بن أبی كثير قال: أخبرنی أبو قلابة أن عبد الرحمٰن بن شيبة أخبره أن عائشة أخبرته أن رسول الله ... وهٰذا سند صحيح. وصححه الحاكم "4/319" ووافقه الذهبی، وقال الهيثمی فی "المجمع" "2/192": رواه أحمد ورجاله ثقات. وأخرجه أحمد "6/215"، والحاكم 1/345"-"346 من طريقين عن يحيی بن أبی كثير، به. وقال الحاكم: هٰذا حديث صحيح علی شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی.

2920 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، يُبْتَلَى النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ دِينِهِمْ، فَمَنْ ثَخُنَ دِينُهُ، اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَمَنْ ضَعُفَ دِينُهُ ضَعُفَ بَلَاؤُهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُصِيبُهُ الْبَلَاءُ حَتّٰى يَمْشِيَ فِي النَّاسِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: سب سے زیادہ آزمائش کس کو لاحق ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) لوگوں کو ان کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، جس کا دین مضبوط ہوتا ہے اس کی آزمائش شدید ہوتی ہے، جس کا دین کمزور ہوتا ہے اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے آدمی آزمائش میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا (یعنی آزمائش کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَلَايَا تَكُونُ بِالْاَنْبِيَاءِ اَكْثَرُ، ثُمَّ الْاَمْثَلِ فَالْاَمْثَلِ فِي الدِّينِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آزمائشیں سب سے زیادہ انبیاء کو پیش آتی ہیں پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ دینی لوگوں کو پیش آتی ہیں

2921 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث):اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلٰى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے زیادہ شدید آزمائش کسے لاحق ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) بندے کو اس کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور وہ آزمائش مسلسل بندے کے ساتھ رہتی ہے، یہاں تک کہ وہ زمین پر ایسی حالت میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

2920– رجال ثقات إلا أنه منقطع المسيب –وهو ابن رافع– لم يسمع من سعد. وأخرجه الحاكم 1/40 "41"– من طريق محمد بن غالب، حدثنا عمرو بن عون، حدثنا خالد بن عبد الله، عن العلاء بن المسيب، عن مصعب بن سعد، عن أبيه. وقال: هذا حديث على شرط الشيخين. انظر الحديث رقم "2900" و"2901" و."2921"

2921– إسناده حسن من أجل عاصم بن بهدلة. وهو مكرر الحديث رقم "2900"، وانظر "2901" و."2920"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَلَايَا تَكُوْنُ اَسْرَعَ اِلٰى مُحِبِّى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الشَّىْءِ الْمُدَلّٰى اِلٰى مُنْتَهَاهُ، اَوِ الْجَارِى اِلٰى نِهَايَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آزمائشیں اس شخص کی طرف زیادہ تیزی سے جاتی ہیں

جو نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے زیادہ تیزی سے جاتی ہیں جتنی تیزی سے (کنوئیں میں لٹکایا جانے والا ڈول) اپنی منزل کی طرف جاتا ہے یا سیلاب اپنی منزل کی طرف جاتا ہے

2922 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِى الْوَازِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَتٰى رَجُلٌ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبَلَايَا اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِىْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے آزمائشیں اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتی ہیں جتنی تیزی سے سیلابی پانی اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يُجَازِى الْمُسْلِمَ عَلٰى سَيِّئَاتِهٖ فِى الدُّنْيَا بِالْمَصَائِبِ فِىْ بَدَنِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو دنیا میں جسمانی آزمائش میں مبتلا کر کے اس کے گناہوں کا بدلہ دے دیتا ہے

2923 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2922– إسناده ضعيف. أبو معشر البراء –واسمه يوسف بن يزيد البصري–: مختلف فيه، ضعفه ابن معين، وقال أبو داوٗد: ليس بذاك، وقال ابوحاتم: يكتب حديثه، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال على بن الجنيد عن مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا اَبُوْمعشر البراء وكان ثقة. وشداد بن سعيد: وثقه أحمد وابن معين وأبو خيثمة والنسائي، وقال البخاري: ضعفه عبد الصمد بن عبد الوارث، وقال العقيلي: له غير حديث لا يتابع عليه، وقال الدارقطني: بصرى يعتبر به، وقال أبو أحمد الحاكم: ليس بالقوى عندهم. وأبو الوازع: اختلف قول ابن معين فيه، فقد نقل الدوري عنه: ليس بشيء، ونقل إسحاق بن منصور عنه: ثقة، وقال النسائي: منكر الحديث، وقال ابن عدى: أرجو أنه لا بأس به، ووثقه المؤلف والذهبي في "الكاشف" وقال الحافظ في "التقريب" صدوق يهم. وأخرجه الترمذي "2350" في الزهد: باب ما جاء في فضل الفقر، من طريق روح بن أسلم وعلى بن نصر بن علي، عن شداد أبي طلحة الراسبي، بهذا الإسناد.

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي يَزِيدَ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) (النساء: 123) فَقَالَ: اِنَّا لَنُجْزٰى بِكُلِّ مَا عَمِلْنَا، هَلَكْنَا اِذًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ يُجْزٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا مِنْ مُّصِيبَةٍ فِيْ جَسَدِهٖ مِمَّا يُؤْذِيهِ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے یہ آیت تلاوت کی۔

''جو شخص برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ مل جائے گا۔''

اس شخص نے کہا: ہم جو بھی عمل کریں گے ہمیں ان سب کا بدلہ ملے گا؟ اس صورت میں' تو ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! آدمی کو دنیا میں آزمائش کی شکل میں اس کا بدلہ مل جائے گا وہ آزمائش جو اس کے جسم کو لاحق ہوتی ہے اور اسے تکلیف پہنچاتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَلَايَا بِالْمَرْءِ قَدْ تَحُطُّ خَطَايَاهُ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو لاحق ہونے والی آزمائشیں اس کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں

2924 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ جَسَدِهٖ، وَفِيْ مَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن مرد اور مومن عورت کے جسم کے حوالے سے اور مال اور اولاد کے حوالے سے انہیں مسلسل آزمائشیں پیش آتی رہتی ہیں' یہاں تک کہ جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے' تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

2923– رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد بن أبي يزيد، فقد روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" "7/631"، وله ترجمة في "الجرح والتعديل" "9/298"، و"تعجيل المنفعة" ص"454"، وذكره البخاري في "تاريخه" ."8/371" ابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم، وعمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري المصري. وأخرجه أحمد 6/65"–"66 من طريق هارون بن معروف، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وقال الهيثمي في "المجمع"، "7/12": رواه أحمد وأبو يعلى ورجالهما رجال الصحيح. وانظر الحديث رقم ."2910"

2924–وأخرجه الترمذي "2399" في الزهد: باب ما جاء في الصبر على البلاء، من طريق محمد بن عبد الأعلى، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن صحيح. وانظر الحديث رقم ."2913"

ذِكْرُ تَكْفِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ الْمُسْلِمِ فِي الدُّنْيَا بِالْاَسْقَامِ وَالْاَوْجَاعِ

اللہ تعالیٰ کا بیماریوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمان کے گناہ دنیا میں ختم کر دینے کا تذکرہ

2925 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَا مِنْ سَقَمٍ وَّلَا وَجَعٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِذَنْبِهِ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةُ يُنْكَبُهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی بیماری یا تکلیف مومن کو لاحق ہوتی ہے تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے یہاں تک جو کانٹا اسے لگتا ہے یا جو نوکیلی چیز اسے لگتی ہے (تو یہ کفارہ بن جاتے ہیں)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يُجَازِى الْمُسْلِمَ عَلٰى سَيِّئَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا بِالْاَمْرَاضِ وَالْاَحْزَانِ، لِتَكُونَ كَفَّارَةً لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ بیماریوں اور تکلیفوں کی صورت میں کسی مسلمان کو دنیا میں ہی اس کے گناہوں کا بدلہ دے دیتا ہے تاکہ (یہ بیماریاں اور تکلیفیں) اس کیلئے کفارہ بن جائیں

2926 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى اَبُو بَكْرِ بْنِ اَبِى زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) (النساء: 123)

2925– إسناده صحيح . ابن أبى السرى متابع ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد "6/167"، والبغوى "1422" من طريق عبد الرزاق، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد "6/88"، والبخار "5640" فى المرضى، باب ما جاء فى كفارة المرض، والبيهقى "3/373" من طريق أبى اليمان الحكم بن نافع، عن شعيب، وأحمد "6/120"، ومسلم "2572" "49" فى البر والصلة: باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، والبيهقى "3/373" من طريق عبد الله بن وهب، عن يونس، وأحمد "6/113"–"114" من طريق أبى أويس، ثلاثتهم عن الزهرى، به.وأخرجه أحمد "6/279"، ومسلم "2572" "48" من طريق هشام بن عروة، ومالك "2/941" فى العين: باب ما جاء فى أجر المريض، ومن طريقه مسلم "2572" "50" عن يزيد بن خصيفة، كلاهما عن عروة، به .وأخرجه أحمد "6/42" و"43" و"171" و"255" و"278"، ومسلم "2572" "46" و"47"، والبيهقى "3/373" و"374"، والترمذى "965" فى الجنائز: باب ما جاء فى ثواب المريض، من طريق إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة .وأخرجه مسلم "4572" "51" من طريق عمرة، عن عائشة .وأخرجه أحمد "6/39" و"261" من طريق عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة.وأخرجه أحمد "6/257" من طريق ابن أبى مليكة، عن القاسم بن محمد، عن عائشة. وأخرجه أيضًا "6/203" عن يحيى، عن ابن جريج، عن ابن أبى مليكة عن عائشة. وابن أبى ملكية سمع من عائشة.وأخرجه أحمد "6/48" و"185" من طريق عبد الواحد بن حمزة بن عبد الله بن الزبير، عن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن عائشة.وأخرجه أحمد "6/248"

فَقَالَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلَسْتَ تَمْرَضُ؟ اَلَسْتَ تَنْصَبُ؟ اَلَسْتَ يُصِيبُكَ اللَّاْوَاءُ؟ فَذَاكَ مَا تُجْزَوْنَ بِهٖ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ هٰذَا اَبُوْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس آیت کے بعد بہتری کیسے ہوسکتی ہے؟ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"جو شخص برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دے دیا جائے گا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تمہیں تکلیف لاحق نہیں ہوتی ہے؟ کیا تمہیں پریشانیاں لاحق نہیں ہوتی ہیں؟ یہ وہ چیز ہے جس کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوبکر بن ابوزہیر نامی راوی کے والد صحابی ہیں۔

ذِكْرُ حَطِّ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَطَايَا عَنِ الْمُسْلِمِ بِالْاَمْرَاضِ كَالْوَرَقِ عَنِ الْاَشْجَارِ اِذَا حُطَّتْ

اللہ تعالیٰ کا بیماریوں کی وجہ سے مسلمان کے گناہوں کو یوں ختم کر دینا جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں

2927 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا يَمْرَضُ مُؤْمِنٌ وَلَا مُؤْمِنَةٌ، وَلَا مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمَةٌ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِذٰلِكَ خَطَايَاهُ كَمَا تَنْحَطُّ الْوَرَقَةُ عَنِ الشَّجَرَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو بھی مومن مرد یا عورت بیمار ہوتے ہیں یا (راوی کا شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) مسلمان مرد یا عورت بیمار ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے یوں جس طرح درخت اپنے پتے گراتا ہے۔"

2926- إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن أبا بكر بن أبي زهير من صغار التابعين، ثم هو مستور لا يعرف بجرح ولا تعديل. لكن الحديث صحيح بطرقه وشواهده، وقد تقدم برقم "2910" وهو في "مسند أبي يعلى" "100" وأخرجه المروزي في "مسند أبي بكر" "111"، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "394" من طريق أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري "10528".

2927- محمد بن وهب بن أبي كريمة: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح، وأبو الزبير -وإن رواه بالعنعنة- تابعه أبو سفيان عليه، فالحديث صحيح. وأخرجه أحمد "3/346" من طريق ابن لهيعة، والبزار "768" من طريق ابن جريج، كلاهما عن أبي الزبير، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نحفظ له طريقًا عن جابر أحسن من هذا. وأخرجه أحمد "3/386" و"400"، والبخاري في "الأدب المفرد" "508"، والخطيب في "تاريخه" "5/39"-"40"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَاضَ وَالْاَسْقَامَ تُكَفِّرُ خَطَايَا الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ وَاِنْ قَلَّتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بیماریاں اور تکلیفیں مسلمان شخص کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اگرچہ وہ (بیماری یا تکلیف) تھوڑی ہو

2928 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِيْ تُصِيْبُنَا مَاذَا لَنَا مِنْهَا؟ فَقَالَ: كَفَّارَاتٌ فَقَالَ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنْ قَلَّتْ: قَالَ: وَاِنْ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا قَالَ: فَدَعَا عَلٰى نَفْسِهِ اَنْ لَّا يُفَارِقَهُ الْوَعْكُ حَتّٰى يَمُوْتَ، وَاَنْ لَّا يَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا عَنْ عُمْرَةٍ وَّلَا جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فِيْ جَمَاعَةٍ، قَالَ: فَمَا مَسَّ اِنْسَانٌ جَسَدَهُ اِلَّا وَجَدَ حَرَّهَا حَتّٰى مَاتَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: زَيْنَبُ هٰذِهِ هِيَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، وَالَّذِيْ دَعَا عَلٰى نَفْسِهِ هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے یہ بیماریاں جو ہمیں لاحق ہوتی ہیں ہمیں اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کفارہ بن جاتی ہیں اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر یہ تھوڑی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ کانٹا لگے یا اس سے بھی کم ہو۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اپنے لیے یہ دعا کی کہ اسے مرتے دم تک بخار رہے' لیکن وہ بخار اس کے لیے حج یا عمرے یا اللہ کی راہ میں جہاد یا باجماعت نماز میں رکاوٹ نہ بنے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص اس کے جسم کو ہاتھ لگاتا تھا اسے اس کی تپش محسوس ہوتی تھی' یہاں تک کہ اس شخص کا انتقال ہوگیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زینب نامی راوی خاتون زینب بنت کعب بن مالک ہیں اور جن صاحب نے اپنے بارے میں دعا کی تھی وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ لِلْمَرِيْضِ وَالْمُسَافِرِ مَا كَانَا يَعْمَلَانِ فِيْ صِحَّتِهِمَا وَحَضَرِهِمَا مِنَ الطَّاعَاتِ

اللہ تعالیٰ کا بیمار اور مسافر شخص کیلئے ان تمام نیکیوں کو نوٹ کرنے کا تذکرہ جو وہ

2928- إسناده صحيح. زينب بنت كعب بن عجرة ذكرها لمؤلف في "الثقات" وروت عن زوجها أبي سعيد الخدري، وأختـه الفريعة بنت مالك، وروى عنها ابنا أخويها سعد بن إسحاق وسليمان بن محمد ابنا كعب بن عجرة، وذكرها ابن الأثير وابن فتحون في الصحابة، وباقي السند رجاله ثقات. وهو في "مسند أبي يعلى ." "995"وأخرجه أحمد "3/23" عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وفيه التصريح بأن أبيًا هو القائل.

اپنی تندرستی یا مقیم رہنے کی حالت میں سرانجام دیتا تھا

2929 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ اِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ، وَعَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيَّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوسٰى، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا سَافَرَ ابْنُ آدَمَ اَوْ مَرِضَ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ مُقِيمٌ صَحِيحٌ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب انسان سفر کرتا ہے یا بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے وہی اجر نوٹ کر لیتا ہے' جو وہ مقیم ہونے یا تندرستی کے عالم میں عمل کیا کرتا تھا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُثِيبُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ ذَهَبَتْ كَرِيمَتَاهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جس شخص کی بینائی رخصت ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے کیا ثواب عطا کرتا ہے؟

2930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مَاهَانَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَبُوْ بِشْرٍ:

2929- إسناده حسن. إبراهيم السكسكي - وهو ابن عبد الرحمٰن بن إسماعيل -: مختلف فيه، ضعفه أحمد، وقال النسائي: يكتب حديثه وليس بالقوى، وقال ابن عدى: لم أجد له حديثًا منكر المتن، وهو إلى الصدق أقرب منه إلى غيره، واحتج به البخاري، وباقي رجاله ثقات . أحمد بن أبي الحواري: هو أحمد بن عبد الله بن ميمون، ومسعر: هو ابن كدام. وأخرجه أحمد "4/410" و"418"، والبخاري "2996" في الجهاد: باب يكتب للمسافر مثل ما كان يعمل في الإقامة، والبيهقي "3/374" من طريق يزيد بن هارون، وأحمد "4/418" من طريق محمد بن يزيد، وأبو داوٗد "3091" في الجنائز: باب إذا كان الرجل يعمل عملًا صالحًا فشغله عنه مرض أو سفر، والحاكم "1/341" من طريق هشيم، ثلاثتهم عن العوام بن حوشب، بهذا الإسناد . وسقط من "المستدرك": العوام بن حوشب. وفي الباب: عن أنس عند أحمد "3/148" و"258"

2930- إسناد صحيح. يعقوب بن ماهان: روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه على شرط الشيخين. أبو بشر: هو جعفر بن إياس اليشكرى الواسطي. وهو في "مسند أبي يعلى" ."2365"وأخرجه الطبراني "12/13465" من طريق علي بن سعيد الرازي، حدثنا يعقوب بن ماهان، بهذا الإسناد . وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/308" وقال: رواه أبو يعلى والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" ورجال أبي يعلى ثقات. وفي الباب: عن العرباض بن سارية كما سيأتي برقم ."2931" وعن أبي هريرة وسيأتي برقم ."2932"وعن أنس عند البخاري "5653"، والترمذي "2400"، وأحمد "3/283"، والبيهقي ."3/375"وعن أبي أمامة عند أحمد "5/257" وقال الهيثمي: رواه أحمد والطبراني في "الكبير"، وفيه إسماعيل بن عياش وفيه كلام. وعن عائشة بنت قدامة عند أحمد "6/365" وقال الهيثمي: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" وفيه عبد الرحمٰن بن عثمان الحاطبي، ضعفه أبو حاتم، وذكره ابن حبان في "الثقات." وعن أبي سعيد الخدري عند الطبراني في "الأوسط" وقا الهيثمي: وفيه مسلمة بن الصلت، وهو متروك وقد وثقه ابن حبان، وقد روى عنه أحمد بن حنبل.

اَخْبَرَنِی، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اِذَا اَخَذْتُ كَرِيمَتَيْ عَبْدِي، فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ، لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزوں (یعنی بینائی) کو قبض کر لیتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے' تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُولِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلَى سَلَبِ كَرِيمَتَيْهِ، اِذَا كَانَ بِهِمَا ضَنِينًا

ایسے شخص کے لیے جنت میں داخل ہونے کی امید کا تذکرہ جو بینائی رخصت ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اگرچہ وہ اس بینائی کا شدید خواہش مند ہو

2931 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي عَنْ رَبِّهِ - قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَلَبْتُ مِنْ عَبْدِي كَرِيمَتَيْهِ وَهُوَ بِهِمَا ضَنِينٌ، لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ اِذَا حَمِدَنِي عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب میں اپنے بندے کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں کی بینائی) کو سلب کر لیتا ہوں اور وہ ان دونوں کا خواہش مند ہوتا ہے' تو جب وہ اس پر میری حمد بیان کرتا ہے' تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُونُ لِمَنْ صَبَرَ عَلَيْهِمَا مُحْتَسِبًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت ایسے شخص کے لیے ہوتی ہے جو (بینائی کی رخصتی پر) صبر سے کام لے یا ثواب کی امید رکھے

2932 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ فَرُّوخٍ الْبَغْدَادِيُّ، بِالرَّافِقَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ

2931– إسناده حسن. عمرو بن الحارث: هو ابن الضحاك الزبيدي الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد عن عامر الحمصي. وأخرجه البزار "771" من طريق عبد القدوس بن الحجاج، عن أبي بكر بن أبي مريم، عن حبيب بن عبيد، عن العرباض، وقال: لا نعلمه عن العرباض بأحسن من هذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 20/208"–"209، وقال: رواه البزار، والطبراني في "الكبير"، وفيه أبو بكر بن أبي مريم، وهو ضعيف.

اَبِیْ صَالِحٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يَذْهَبُ اللّٰهُ بِحَبِيبَتَيْ عَبْدٍ فَيَصْبِرُ وَيَحْتَسِبُ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دو محبوب چیزوں (یعنی بینائی) کو رخصت کر دیتا ہے اور وہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔''

ذِكْرُ نَفْيِ عَذَابِ الْقَبْرِ عَمَّنْ مَاتَ مِنَ الْاِطْلَاقِ

ایسے شخص سے قبر کے عذاب کی نفی کا تذکرہ جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوتا ہے

2933 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَالْحَوْضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَسَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، اَنَّهُمَا بَلَغَهُمَا

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا مَاتَ بِبَطْنٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَلَمْ يَبْلُغْكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ.

قَالَ الْاٰخَرُ: صَدَقْتَ، وَقَالَ الْحَوْضِيُّ: بَلٰى

❀❀ سلیمان صرد اور خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پتہ چلی ہے کہ ایک شخص کا پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال ہو گیا' تو ان دونوں میں سے ایک شخص نے کہا: آپ لوگوں تک یہ بات نہیں پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے انتقال کر جائے اسے قبر میں عذاب نہیں ہوتا۔''

تو دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے' تو حوضی نامی راوی نے کہا: جی ہاں۔

2932- إسناده صحيح وسهيل توبع عليه .وأخرجه أحمد "2/265"، والترمذي "2401" في الزهد: باب ما جاء في ذهاب البصر، من طريق سفيان، والدارمي "2/323" من طريق جرير، كلاهما عن الأعمش، بهٰذا الإسناد . وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن صحيح .وله طريق آخر عند الطبراني في "الأوسط" أورده الهيثمي في "المجمع" 2/309"-"310 وقال: فيه عبيد الله بن زهر، وهو ضعيف.

2933- إسناده صحيح . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك أبو الوليد الطيالسي، والحوضي: هو حفص بن عمر عمر بن الحارث أبو عمر الحوضي .وأخرجه الطيالسي "1288"، وأحمد "4/262"، و"5/292"، والنسائي "4/98" في الجنائز: باب من قتله بطنه، والطبراني "4/4101" من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطبراني "4/4102" و"4103" من طريقين عن جامع بن شداد، به .وأخرجه الطبراني "4/4104" و"4105" و"4106" و"4107" و"4108" من طرق عن عبد الله بن يسار، به .وأخرجه الترمذي "1064" في الجنائز: باب ما جاء في الشهداء من هم، وأحمد "4/262"، والطبراني "4/4109" من طريق أبي سنان الشيباني، عن أبي إسحاق السبيعي، عن سليمان بن صرد وخالد. وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب في هٰذا الباب، وقد روى من غير هٰذا الوجه

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ الْمُتَوَفّٰى فِىْ غُرْبَتِهٖ مِثْلَ مَا بَيْنَ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کا غریب الوطنی کے عالم میں فوت ہونے والے شخص کو جنت میں اتنی جگہ دینے کا تذکرہ جو اس کی جائے پیدائش سے لے کر اس کے انتقال کی جگہ جتنی ہو

2934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حُيَىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِىُّ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

تُوُفِّىَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا لَيْتَهٗ مَاتَ فِىْ غَيْرِ مَوْلِدِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ فِىْ غَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِى الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کاش اس کا انتقال اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ پر ہوا ہوتا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کا انتقال اپنی جائے پیدائش کی بجائے کسی اور جگہ پر ہوتا ہے، تو اس کے لیے اس کی جائے پیدائش سے لے کر (انتقال کی جگہ تک) زمین کی پیمائش کر دی جاتی ہے اور اسے جنت میں اتنی جگہ دی جاتی ہے۔

ذِكْرُ تَطْهِيرِ اللّٰهِ الْمُسْلِمَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِالْحُمّٰى اِذَا اعْتَرَتْهُ فِىْ دَارِ الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے گناہوں کو بخار کی وجہ سے ختم کر دینے کا تذکرہ جب وہ بخار دنیا میں آدمی کو لاحق ہوتا ہے

2935 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ

2934– إسناده حسن. حيي بن عبد الله المعافري: وثقه المؤلف، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به إذا روى عنه ثقة، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. وباقي رجاله على شرط مسلم. أبو عبد الرحمٰن الحُبُلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري. وأخرجه ابن ماجه "1614" في الجنائز: باب ما جاء فيمن مات غريبًا، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/7"–"8 في الجنائز: باب الموت بغير مولده، من طريق يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به وقد تصحف فيه

2935– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي، وجرير: هو ابن عبد الحميد بن قرط. وأخرجه الحاكم "1/346" من طريق يحيى بن المغيرة، عن جرير، بهذا الإسناد وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "3/316" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/305"–"306" وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجال أحمد رجال الصحيح.

الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَتِ الْحُمَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا اُمُّ مِلْدَمٍ قَالَ: انْهَدِىْ اِلٰى قُبَاءَ، فَاْتِيهِمْ قَالَ: فَاَتَتْهُمْ، فَحُمُّوا - اَوْ لَقُوا مِنْهَا شِدَّةً - فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى مَا لَقِيْنَا مِنَ الْحُمّٰى، قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللّٰهَ، فَكَشَفَهَا عَنْكُمْ، وَاِنْ شِئْتُمْ كَانَتْ طَهُوْرًا قَالُوْا: بَلْ تَكُوْنُ طَهُوْرًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بخار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اُمّ ملدم ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قباء کی طرف جاؤ اور وہاں چلے جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ وہاں چلا گیا ان لوگوں کو بخار رہنے لگ پڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان لوگوں کو اس کی وجہ سے شدت کا سامنا کرنا پڑا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ کی ہے کہ ہمیں کتنا بخار رہنے لگا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں وہ اسے تم سے دور کر دے گا اور اگر تم چاہو تو یہ تمہارے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ بن جائے گا' تو ان لوگوں نے عرض کی: اسے طہارت کے حصول کا ذریعہ رہنے دیں۔

ذِكْرُ خُرُوْجِ الْمُؤْمِنِ مِنْ خَطَايَاهُ بِالْحُمّٰى وَالْاَوْجَاعِ كَالْحَدِيْدَةِ اِذَا اُخْرِجَتْ مِنَ الْكِيْرِ

بیماری اور تکالیف کی وجہ سے مومن کا گناہوں سے یوں باہر آ جانے کا تذکرہ

جس طرح وہ لوہا ہوتا ہے جسے بھٹی سے نکالا گیا ہو

2936 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ اَخْلَصَهُ ذٰلِكَ كَمَا يُخْلِصُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو کوئی مومن بیمار ہوتا ہے (تو وہ بیماری) اسے یوں نکھار دیتی ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو نکھار دیتی ہے۔''

2936– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فإنه من رجال البخاري . ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، وابن أبي ذئب، \هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة.وأخرجه الرامهرمزي في "أمثال الحديث" ص130–"131" من طريق عبدان، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم دحيم، بهذا الإسناد .وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" "1406" و"1407" من طريق عبد الله بن نافع وأبي عذبة، عن ابن أبي ذئب، به .وأخرجه الخطيب في "تلخيص المتشابه في الرسم" "1/44" من طريق مالك بن أنس عن الزهري، به .وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "497" من طريق عيسى بن المغيرة، عن ابن أبي ذئب، عن جبير بن أبي صالح، عن الزهري، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَخْصُوصِينَ يُضَاعَفُ عَلَيْهِمُ اَلَمُ الْحُمّٰى لِيَسْتَوفُوا عَلَيْهَا الثَّوَابَ فِي الْعُقْبٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مخصوص افراد (یعنی انبیاء کرام) کو بخار کی تکلیف دوگنی ہوتی ہے تاکہ انہیں آخرت میں اس حساب سے پورا (یعنی دوگنا) اجر وثواب عطا کیا جائے

2937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ ابْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسِسْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ: اَجَلْ اِنِّيْ اُوعَكُ مَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ: اِنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يُصِيبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ، اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو چھوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کو تو انتہائی تیز بخار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے جس طرح تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: اس کی وجہ سے آپ کو دو اجر ملتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے روئے زمین پر موجود جس بھی مسلمان کو بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے گراتا ہے۔

ذِكْرُ كَرَاهِيَةِ سَبِّ اَلَمِ الْحُمّٰى لِذَهَابِ خَطَايَاهُ بِهَا

بخار کی تکلیف کو برا کہنے کے مکروہ ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس کی وجہ سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں

2938 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2937– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو معاوية: هو محمد بن خازم التيمي، وإبراهيم التيمي: هو إبراهيم بن يزيد بن شريك.وأخرجه أحمد "1/381"، ومسلم "2571" في البر والصلة: باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، والبيهقي "3/372" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "1/441" و"455"، والبخاري "5647" في المرضى: باب شدة المرض، و "5648" باب أشد الناس بلاء الأنبياء، و "5660" باب وضع اليد على المريض، و "5661" باب ما يقال للمريض وما يجيب، و "5667" باب ما رخص للمريض أن يقول إني وجع، ومسلم "2571" والدارمي"2/316"، والبيهقي "3/372"،

الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ - اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ - وَهِيَ تُرَفْرِفُ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ - اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ - تَرَفْرِفِينَ؟ قَالَتِ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُمّ سائب (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اُمّ میتب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ کپکپا رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اُمّ سائب (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اے اُمّ میتب تمہیں کیا ہوا ہے تم کیوں کپکپا رہی ہو؟ اس نے عرض کی: بخار ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو کیوں کہ یہ انسان کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِتَارِ مِنَ النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا لِلْمُسْلِمِ، اِذَا ابْتُلِيَ بِالْبَنَاتِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ

مسلمان کے جہنم سے بچنے کا تذکرہ، ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جب وہ (مسلمان) بیٹیوں (کی پرورش) کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے

2939 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَيْهَا امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْتَطْعِمُ قَالَتْ: فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي اِلَّا تَمْرَةً وَاحِدَةً، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَاَخَذَتْهَا فَشَقَّتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَتْ: ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرَهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ

2938– إسناده صحيح علي شرط الشيخين. والقواريرى: هو عبيد الله بن عمر بن ميسرة، والحجاج الصواف: هو حجاج بن أبى عثمان، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس. وهو فى "مسند أبى يعلى" "2083" وأخرجه مسلم "2575" فى البر والصلة: باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن، من طريق القواريرى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "2173".

2939– إسناده صحيح علي شرط مسلم. يونس: هو ابن زيد الأيلى. وأخرجه أحمد "6/33" و "166" من طريق عبد الرزاق وعبد الأعلى والترمذى "1913" فى البر والصلة: باب ما جاء فى النفقة على البنات والأخوات، من طريق عبد المجيد بن عبد العزيز، ثلاثتهم عن معمر، عن الزهرى، بهذا الإسناد. قال عبد الرزاق: وكان يذكره عن عبد الله بن أبى بكر، وكذا كان فى كتابه، يعنى الزهرى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عروة، أن عائشة. وأخرجه البخارى "1418" فى الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، ومسلم "2629" فى البر والصلة: باب فضل الإحسان إلى البنات، والترمذى "1915" فى البر والصلة: باب ما جاء فى النفقة على البنات والأخوات، من طريق مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ حزم، عن عروة، به. وأخرجه أحمد "6/87"، والبخارى "5995" فى الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ومسلم "2629"، والبيهقى "7/478"، والبغوى "1618" من طريق شعيب، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد "6/243" من طريق محمد بن أبى حفصة، عن الزهرى، به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ، فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون ان کے ہاں آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس عورت نے کھانے کے لیے کچھ مانگا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے پاس اسے صرف ایک کھجور ملی وہ میں نے اسے دے دی اس نے اس کھجور کو لیا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی بیٹیوں کو دے دیا اس نے خود کچھ نہیں کھایا پھر وہ اٹھی اور چلی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کو اس عورت کے بارے میں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو ان بیٹیوں کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ شخص ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جس کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں

2940 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَمُّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ، بِالرَّبَذَةِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا مَالُكَ؟ فَقَالَ: مَالِي عَمَلِي، قُلْتُ: حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ

صعصعہ بن معاویہ بیان کرتے ہیں: میں ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آپ کا مال کیا ہے انہوں نے جواب دیا: میرا مال میرا عمل ہے میں نے کہا: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”جس بھی مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں (یعنی بچے کے ماں باپ) کو ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔“

2940- إسناده صحيح . الحسن وهو ابن أبي الحسن يسار البصري -: قد صرح بالسماع في "مسند أ، مد "5/159" و "164"وأخرجه أحمد "5/151" و "153" و "159" و 164"ن والنسائي 4/24"-"25 في الجنائز: باب من يتوفى له ثلاثة، والبخاري في "الأدب المفرد" "150"، والطبراني في "الصغير" "875"، والبيهقي "9/171" من طرق عن الحسن، بهذا الإسناد . وله شاهد من حديث أنس، وسيأتي برقم ."2943"وآخر من حديث أبي هريرة، وسيأتي برقم ."2942"وثالث من حديث أبي سعيد الخدري، وسيأتي برقم ."2944"ورابع من حديث أبي النضر السلمي عند مالك فقي "الموطأ" ."1/235"وخامس من حديث عتبة بن عبد السلمي عند ابن ماجه ."1604"وسادس من حديث ابن مسعود عن الترمذي "1061"، وابن ماجه ."1606"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ وَصَفْنَا اِذَا احْتَسَبَ فِيْ تِلْكَ الْمُصِيْبَةِ دُوْنَ الْمُتَسَخِّطِ فِيْمَا قَضَى اللّٰهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے جبکہ وہ اس مصیبت پر ثواب کی امید رکھے یہ اس کے لیے نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرے

2941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ نِسْوَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قُلْنَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَأْتِيَكَ مَعَ الرِّجَالِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوْعِدُكُنَّ بَيْتُ فُلَانَةَ فَجَاءَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَمُوْتُ لِاِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: وَاثْنَتَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاثْنَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصاری خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی ہم مردوں کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتی ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں واعظ و نصیحت کیا کیجئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں خاتون کے گھر میں تم سے ملاقات ہوگی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کے ساتھ بات چیت کرتے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: جس کے دو ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دو (بچے فوت) ہوں؟ (اسے بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا)

ذِكْرُ تَحْرِيْمِ النَّارِ فِي الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

قیامت کے دن ایسے شخص کیلئے جہنم کے حرام ہونے کا تذکرہ جس کے تین بچے فوت ہو چکے ہوں

2942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

2941– إسناده صحيح على شرط مسلم. أحمد بن عبدة: هو ابن موسى الضبي، والدراوردي: هو عبد العزيز بن محمد. وأخرجه أحمد "2/378"، ومسلم "2632" "151" في البر والصلة: باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، والبيهقي "4/67" من طريق قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي "4/67" من طريق عبد الله بن عمر، عن سهيل، به وانظر الحديث الآتي.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں، تو آگ اسے قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا يُحَرِّمُ النَّارَ عَلٰى مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَاحْتَسَبَ فِيْ ذٰلِكَ وَرَضِيَ دُوْنَ مَنْ يَّسْخَطُ حُكْمَ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیا ہے

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے اور وہ اس سے راضی رہے یہ اس کے لیے نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرے

2943 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنی اولاد میں سے تین بچوں (کے انتقال پر) ثواب کی امید رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

2942– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى "1542" والبيهقى "7/78" من طريق أحمد بن أبى بكر أبى مصعب الزهرى، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" "1/235" فى الجنائز: باب الحسبة فى المصيبة، وأخرجه من طريقه البخارى "6656" فى الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ) الأنعام: من الآية "109"، ومسلم "2632" "150" فى البر والصلة: باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، والترمذى "1060" فى الجنائز: باب ما جاء فى ثواب من قدم ولدًا، والبيهقى "4/67" و "7/78" و "10/64"، والنسائى "4/25" فى الجنائز: باب من يتوفى له ثلاثة. وأخرجه أ؛ مد "2/239"، والبخارى "1251" فى الجنائز: باب فضل من مات له ولد فاحتسب، ومسلم "2632" "150"، وابن ماجه "1603" فى الجنائز: باب ما جاء فى ثواب من أصيب بولده، والبغوى "1543" من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهرى، به. وأخرجه مسلم "2632" "150"، والبيهقى "4/67" من طريق معمر عن الزهرى، به. وأخرجه البيهقى "4/68" من طريق محمد بن سيرين، عن أبى هريرة.

2943– إسناده صحيح. عمران بن نافع: ذكره المؤلف فى "الثقات" وروى له النسائى ووثقه. وباقى السند رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه المزى فى "تهذيب بالكمال" ورقة "1060" من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى "4/23"–"24 فى الجنائز: باب ثواب من احتسب ثلاثة من صلبه، والبخارى فى "التاريخ الكبير" تعليقًا "6/421" من طريق ابن وهب، به. وأخرجه البخارى "1248" فى الجنائز: باب فضل من مات له ولد فاحتسب، و "1381" باب ما قيل فى أولاد المسلمين، والنسائى "4/24" باب من يتوفى له ثلاثة، وابن ماجه "1605" فى الجنائز: باب ما جاء فى ثواب من أصيب بولده، والبيهقى "4/67"، والبغوى "1545" من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس بنحوه. وأخرجه أحمد "3/152" من طريق ثابت عن أنس.

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ مَاتَ لَهُ ابْنَتَانِ فَاحْتَسَبَ فِیْ ذٰلِكَ

اس شخص کے لیے جنت واجب ہو جانے کا تذکرہ جس کی دو بیٹیاں فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے

2944 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النِّسَاءُ : غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا، فَجِئْنَ، فَوَعَظَهُنَّ، فَقَالَ لَهُنَّ فِيمَا قَالَ: مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا اِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَاَةٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاثْنَيْنِ؟ وَقَدْ مَاتَ لَهَا اثْنَانِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاثْنَانِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مرد ہم سے آگے نکل گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک دن کا وعدہ کرلیا وہ خواتین حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وعظ و نصیحت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جو بات ارشاد فرمائی اس میں یہ بات بھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بھی عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں' تو وہ اس عورت کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر دو ہوں (راوی کہتے ہیں) اس عورت کے دو بچے فوت ہو چکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ مَاتَ لَهُ ابْنَتَانِ وَقَدْ اَحْسَنَ صُحْبَتَهُمَا فِیْ حَيَاتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے جس کی دو بیٹیاں فوت ہو جائیں جن کے ساتھ وہ اپنی زندگی میں اچھا سلوک کرتا رہا ہو

2945 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ

2944– إسناده صحيح على شرط الشيخين. شبابة: هو ابن سَوَّار، وعبد الرحمٰن: هو ابن عبد الله الأصبهاني. وأخرجه أحمد "3/34"، والبخاری "102" فی العلم: باب هل يجعل للنساء يوم على حده فی العلم، ومسلم "2634" فی البر والصّلة: باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/72"، والبخاری "101" فی العلم، و "1249" فی الجنائز: باب فضل من مات له ولد فاحتسب، ومسلم "2634"، والبغوی فی "شرح السنة" "1546" من طرق عن شعبة، به. وأخرجه البخاری "7310" فی الاعتصام: باب تعليم النبی صلى الله عليه وسلم أمته من الرجال والنساء، ومسلم "2633"، والبيهقی "4/67" من طرق عن أبی عوانة عن عبد الرحمٰن بن الأصبهانی، به. وأخرجه البخاری "102"، ومسلم "2634" من طريق شعبة، عن عبد الرحمٰن بن الأصبهانی، قال: سمعت أبا حازم، عن أبی هريرة. وعلقه البخاری "1250" من طريق شريك، عن ابن الأصبهانی، عن أبی صالح، عن أبی سعيد وأبی هريرة.

شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ، أَوْ صَحِبَهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو وہ دونوں بیٹیاں اسے جنت میں داخل کر دیں گی۔''

ذِكْرُ إِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمُسْلِمِ إِذَا مَاتَ لَهُ ابْنَانِ فَاحْتَسَبَهُمَا

ایسے مسلمان کے لیے جنت کے واجب ہونے کا تذکرہ جس کے دو بیٹے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے

2946 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث):مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَابْنَانِ؟، قَالَ: وَابْنَانِ.

قَالَ مَحْمُودٌ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، إِنِّي لَأُرَاكُمْ لَوْ قُلْتُمْ وَاحِدًا، لَقَالَ وَاحِدًا قَالَ: وَاللّٰهِ أَظُنُّ ذٰلِكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر دو بچے ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

محمود نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میرا خیال ہے آپ لوگوں کو یہ بھی پوچھنا چاہیے تھا اگر ایک ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرما دیتے 'اگر ایک ہو (تو بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا)' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا بھی یہی خیال ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْجِنَانِ لِمَنْ قَدَّمَ ابْنًا وَاحِدًا مُحْتَسِبًا فِيهِ

ایسے شخص کے جنت تک پہنچنے کی امید کا تذکرہ جس کا ایک بیٹا فوت ہو جائے

2945- إسناده ضعيف، وهو حديث حسن بشواهده شرحبيل بن سعد ضعفه غير واحد من الأئمة، لكن يعتبر بحديثه كما قال الدارقطني. وجرير. هو ابن عبد الحميد، وفطر: هو ابن خليفة المخزومي .وهو مسند أبي يعلى برقم ."2571"وأخرجه ابن أبي شيبة "8/551"، وأحمد 1/235"-"236"، والبخاري في "الأدب المفرد " "77"، وابن ماجه "3670" في الأدب: باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، والحاكم "4/178" من طرق عن فطر.

اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے

2947 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ يَخْتَلِفُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ بُنَيٍّ لَهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: مَاتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيهِ: اَمَا يَسُرُّكَ اَلَّا تَاْتِيَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ

❁❁ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اسے غیر موجود پا کر اس کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: اس (بچے) کا انتقال ہو چکا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے والد سے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم جنت کے جس بھی دروازے پر آؤ گے' تو اسے اپنا انتظار کرتے ہوئے پاؤ گے۔

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بَيْتَ الْحَمْدِ فِي الْجَنَّةِ، لِمَنِ اسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عِنْدَ فَقْدِ وَلَدِهِ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے جنت میں ''بیت الحمد'' بنانے کا تذکرہ جو اپنے بچے کے انتقال کے وقت انا للہ انا الیہ راجعون پڑھتا ہے اور اللہ کی حمد بیان کرتا ہے

2948 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَفَنْتُ ابْنِي وَمَعِي اَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اَخَذَ بِيَدِي فَاَخْرَجَنِي، وَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ؟ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَالَ اللّٰهُ

2947– إسناده صحيح . نوح بن حبيب روى له أبو داؤد والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد "3/436" و"5/34"–"35 من طريق وكيع بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1075"، وأحمد "5/35"، والنسائي "4/22"–"23 في الجنائز: باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة. والطبراني في "الكبير" "19/54"، والحاكم "1/284"، من طريق شعبة، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.وأخرجه النسائي "4/118" في الجنائز:

2948– إسناده ضعيف، أبو سنان– واسمه عيسى بن سنان القسملي– ضعفه أحمد وابن معين وأبو زرعة وأبو حاتم والنسائي. وأبو طلحة الخولاني لم يوثقه غير المؤلف، وقال الحافظ في "التقريب": مقبول يعني: حيث يُتابع، وإلا فهو لين الحديث. وباقي رجاله ثقات . أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري.وأخرجه الطيالسي "508"، وأحمد "4/415"، الترمذي "1021" في الجنائز: باب فضل المصيبة إذا احتسب، ونعيم بن حماد في زوائد على "الزهد" "108"

لِلْمَلَائِكَةِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ قَالُوْا: نَعَمْ.

قَالَ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ.

قَالَ: فَمَا قَالَ؟ قَالُوْا: اسْتَرْجَعَ وَحَمِدَكَ.

قَالَ: ابْنُوْا لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ هٰذَا اسْمُهُ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الشَّامِ، رَوٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَاَهْلُ بَلَدِهِ، وَاَبُوْ سِنَانٍ هٰذَا هُوَ الشَّيْبَانِيُّ قَدِمَ الْبَصْرَةَ، فَكَتَبَ عَنْهُ الْبَصْرِيُّوْنَ، اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَّاَبُوْ سِنَانٍ الْكُوْفِيُّ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ

ابوسنان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے کو دفن کیا میرے ساتھ ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے پر موجود تھے جب میں قبر سے باہر آنے لگا' تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے باہر نکالا اور بولے کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''جب کسی مومن بندے کے بیٹے کا انتقال ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یہ فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی جان قبض کر لی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم نے اس کے دل کے پھل (یعنی جگر کے ٹکڑے) کو قبضے میں لے لیا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے پھر اس بندے نے کیا کہا فرشتے کہتے ہیں: اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور تیری حمد بیان کی' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوطلحہ خولانی نامی راوی کا نام نعیم بن زیاد ہے اور یہ اہل شام کے سرداروں میں سے ہیں۔ ان سے معاویہ بن صالح اور ان کے شہر کے دیگر افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوسنان نامی راوی شیبانی ہیں۔ یہ بصرہ تشریف لائے تھے۔ اہل بصرہ نے ان کے حوالے سے احادیث نوٹ کی تھیں۔ ان کا نام سعید بن سنان ہے جبکہ ابوسنان کوفی نامی راوی کا نام ضرار بن مرہ ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِرْجَاعِ لِمَنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ وَسُؤَالِهِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يُبَدِّلَهُ خَيْرًا مِنْهَا

جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہوا سے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اور اس کو یہ حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل عطا کرے

2949 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، وَاَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: يَزِيْدُ: اَخْبَرَنَا، وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي، فَاْجُرْنِي فِيهَا، وَاَبْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ قُلْتُهَا، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا بَلَغْتُ: اَبْدِلْنِي خَيْرًا مِنْهَا، قُلْتُ فِي نَفْسِي: وَمَنْ خَيْرٌ مِنْ اَبِي سَلَمَةَ؟ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، بَعَثَ اِلَيْهَا اَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُهَا، فَلَمْ تَزَوَّجْهُ، ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْهَا عُمَرُ يَخْطُبُهَا، فَلَمْ تَزَوَّجْهُ، فَبَعَثَ اِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ قَالَتْ: اَخْبِرْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنِّي امْرَاَةٌ غَيْرَى، وَاَنِّي امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ، وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِي شَاهِدًا، فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهَا، فَقُلْ لَهَا: اَمَّا قَوْلُكِ: اِنِّي امْرَاَةٌ غَيْرَى، فَاَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يُذْهِبَ غَيْرَتَكِ، وَاَمَّا قَوْلُكِ: اِنِّي امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ، فَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ، وَاَمَّا قَوْلُكِ: اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِكِ شَاهِدًا، فَلَيْسَ مِنْ اَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ لِابْنِهَا: يَا عُمَرُ، قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَوَّجَهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْتِيهَا لِيَدْخُلَ بِهَا، فَاِذَا رَآهُ اَخَذَتِ ابْنَتَهَا زَيْنَبَ، فَجَعَلَتْهَا فِي حِجْرِهَا، فَيَنْقَلِبُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمَ بِذٰلِكَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَكَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَجَاءَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: اَيْنَ هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةُ الَّتِي قَدْ آذَيْتِ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِبَصَرِهِ فِي جَوَانِبِ الْبَيْتِ، وَقَالَ: مَا فَعَلَتْ زَيْنَبُ؟ قَالَتْ: جَاءَ عَمَّارٌ فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا، فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنِّي لَا اَنْقُصُكِ مِمَّا اَعْطَيْتُ فُلَانَةَ رَحَائَيْنِ، وَجَرَّتَيْنِ، وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيفٌ، وَقَالَ: اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي.

2949– ابن عمر بن أبي سلمة: قيل: اسمه محمد، لم يوثقه غير المؤلف "5/363"، وفي "التقريب": مقبول. وهو في "مسند أبي يعلى " "2/320"، وأخرجه البيهقي "7/131" من طريقه بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/317" والنسائي في "عمل اليوم والليلة " مختصرًا "1071"، والبيهقي "7/131" من طريق يزيد بن هارون، به. وأخرجه أحمد "6/313"، وابن سعد في "الطبقات" "8/89"–"90 من طريق عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أبو داوٗد "3119" في الجنائز: باب الاسترجاع، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "1072"، والطبراني "23/506" و"507" من طرق عن حماد بن سلمة، به مختصرًا وأخرجه الحاكم 2/178"–"179 من طريق يزيد بن هارون، عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عمر بن أبي سلمة، عن أم سلمة، وقال: هٰذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "4/27" من طريق روح، عن حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، عني ابن عمر، عن أبيه، عن أم سلمة، عن أبي سلمة. وأخرجه الترمذي "3511" في الدعوات، والطبراني "23/497"، والنسائي في "عمل اليوم والليل" "1070"، وابن عبد البر في "التمهيد" "3/186"–"188 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن عمر بن أبي سلمة، عن أمه أم سلمة، عن أبي سلمة . وقال الترمذي: هٰذا حسن غريب من هٰذا الوجه. وأخرجه ابن ماجه "1598" في الجنائز: باب ما جاء في الصبر على المصيبة، وابن عبد البر في "التمهيد" "3/185"، وابن سعد في "الطبقات" "8/87"–"89 من طريق يزيد بن هارون، عن عبد الملك بن قدامة الجمحي، عن أبيه، عن أم سلمة، عن أبي سلمة . عبد الملك ضعيف، وأبوه مقبول . وأخرجه أحمد "4/27028" من طريق يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد، عن عمرو – ابن أبي عمرو – عن المطلب، عن أم سلمة، عن أبي سلمة، وهٰذا سند رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/320"–"321 و"321" .

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَفْظُ الْإِسْنَادِ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَالْمَتْنُ لِيَزِيدَ بْنِ هَارُونَ

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی مصیبت لاحق ہو وہ یہ دعا پڑھ لے۔

"بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے اللہ! میں اپنی مصیبت کے ثواب کی امید تیری بارگاہ میں رکھتی ہوں تو مجھے اس کا اجر عطا کرنا اور اس (فوت شدہ چیز) کی جگہ مجھے بہتر بدل عطا کر دینا۔"

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے یہ دعا پڑھ لی اور میں نے یہی کہا کہ تو مجھے اس سے بہتر عطا کرنا پھر میں نے سوچا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے؟ جب سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت گزر گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا' لیکن انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شادی نہیں کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے پیغام کے ہمراہ ان کی طرف بھیجا' تو انہوں نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیں میں ایک غصے والی عورت ہوں اور میں مصیبت کا شکار عورت ہوں (یعنی بیوہ ہو چکی ہوں) میرے اولیاء میں سے کوئی یہاں موجود نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ اور اس سے کہو جہاں تک تمہارے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ میں ایک غصے والی عورت ہوں' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں گا کہ وہ تمہارا غصہ ختم کر دے' جہاں تک تمہارے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ تم مصیبت کا شکار عورت ہو (یعنی بیوہ ہو چکی ہو)' تو تمہارے بچے تمہارے لیے کفایت کر جائیں گے اور جہاں تک تمہارے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ تمہارے اولیاء میں سے کوئی یہاں موجود نہیں ہے' تو تمہارے موجود یا غیر موجود اولیاء میں سے کوئی بھی اس کو ناپسند نہیں کرے گا' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے کہا: اے عمر! تم اٹھو اور اللہ کے رسول کے ساتھ (میری) شادی کر دو' تو انہوں نے ان کی شادی کروا دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' تا کہ ان کے ہاں رات بسر کریں جب سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو انہوں نے اپنی بیٹی زینب کو پکڑا اور اسے اپنی گود میں بٹھا لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے اس بات کی اطلاع حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ملی جو ان کے رضاعی بھائی تھے' تو وہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: وہ لڑکی کہاں ہے' جس کی وجہ سے تم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے؟ پھر انہوں نے اس بچی کو لیا اور اپنے ساتھ لے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے کناروں میں نظر ڈالی اور دریافت کیا: تم نے زینب کے ساتھ کیا کیا ہے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ آئے تھے انہوں نے اس بچی کو پکڑا اور اپنے ساتھ لے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے فلاں (زوجہ کو) جو کچھ دیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی کمی نہیں کروں گا دو چکیاں ہیں دو تھیلے ہیں اور ایک گدا جس میں پتے بھرے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں سات دن تمہارے پاس رہوں گا' تو دوسری ازواج کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سند کے الفاظ ابراہیم بن حجاج کے نقل کردہ ہیں اور متن کے الفاظ یزید بن ہارون کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَقْدِيمِ الْفَرَطِ لِنَفْسِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے کسی پیش رو کو آگے بھیج دے

2950 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ ابْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: الَّذِي لَا يُوْلَدُ لَهُ، قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِالرَّقُوْبِ، وَلٰكِنِ الَّذِي لَا يُقَدِّمُ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ: فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ؟ قُلْنَا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ، وَلٰكِنِ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے درمیان رقوب کسے سمجھتے ہو راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کی کوئی اولاد نہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ رقوب نہیں ہے بلکہ رقوب وہ ہے جس کے کسی بچے کا انتقال نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اپنے درمیان پہلوان کسے سمجھتے ہو۔ ہم نے عرض کی: جسے کوئی شخص پچھاڑ نہ سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ نہیں ہے بلکہ (پہلوان وہ ہے) جو غضب کے عالم میں اپنے اوپر قابو رکھے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْوَبَاءَ هُوَ مَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَنَا، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى خَلْقِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ وباء ہم سے پہلے کے نیک لوگوں کی موت کا سبب بنتی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر رحمت ہے

2951 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

2950- إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد: وإبراهيم التيمي: هو ابن يزيد. وأخرجه مسلم "2608" في البر والصلة: باب فضل من يملك نفسه عند الغضب، والبيهقي "4/68" من طريق جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/382"، ومسلم "2608"، وأبو داوُد "4779" في الأدب: باب من كظم غيظًا، والبيهقي "4/68"، من طريق أبي معاوية، ومسلم "2608" من طريق إسحاق بن إبراهيم وعيسى بن يونس، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد "5/367" من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عروة بن عبد الله الجعفي، عن ابن حصبة أو أبي حصبة، عن رجل شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب.... ورجاله ثقات غير ابن حصبة، فهو مجهول.

يَزِيدَ بْنِ (خُمَيْرٍ، عَنْ) * شُرَحْبِيلَ بْنِ شُفْعَةَ *، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

(متن حدیث): اَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَقَالَ: اِنَّهُ رِجْزٌ، فَتَفَرَّقُوا عَنْهُ، فَقَالَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ، اِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمْرٌو اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهِ - اَوْ جَمَلِ اَهْلِهِ - وَقَالَ: اِنَّهَا رَحْمَةُ رَبِّكُمْ، وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ، وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، فَاجْتَمِعُوا لَهُ وَلَا تَفَرَّقُوا عَنْهُ.

فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ: صَدَقَ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک مرتبہ شام میں طاعون کی وباء پھیل گئی، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ گندگی ہے، تو لوگ اس جگہ سے منتقل ہونے لگے، تو حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اور عمرو اپنے گھر کے گدھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے گھر کے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ تمہارے پروردگار کی رحمت، تمہارے نبی کی دعا اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت کا ذریعہ ہے، تو تم لوگ اس کے لیے اکٹھے رہو اور اُسے چھوڑ کر منتشر نہ ہو۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی، تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

2951- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير شرحبيل بن شفعة، فقد روى له ابن ماجه، وذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عن جمع، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق. وقد توبع عليه . يزيد بن خمير: هو ابن يزيد الرحبي الهمداني . وأخرجه أحمد "4/196"، والطبراني في "الكبير" "7/7210" من طرق عن شعبة بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "4/195"-"196"، والطبراني "7/7209" من طريقين عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمٰن بن غنم، عن عمرو بن العاص. وسنده حسن في الشواهد. وأخرجه أحمد "4/196" من طريق أبي سعيد مولى بني هاشم، عن ثابت، عن عاصم، عن أبي منيب، عن عمرو بن العاص. وهٰذا سند قوي.وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/312"، وقال بعد أن ذكره روايات أحمد: رواها كلّها أحمد، وروى الطبراني في "الكبير" بعضه، وأسانيد أحمد حسان صحاح.

2952- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" "2/896" في الجامع: باب ما جاء في الطاعون، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "3473" في الأنبياء : ما بعد باب حديث الغار، ومسلم "2218" "92" في السلام: باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، والبغوي "1443"، وأحمد ."5/202"وأخرجه مسلم "2218" "94" من طريق سفيان، عن محمد بن المنكدر، به.وأخرجه مالك "2/896"، ومن طريقه البخاري وأحمد ومسلم والبغوي، عن سالم أبي النضر، عن عامر، به .وأخرجه البخاري "6974" في الحيل: باب ما يكره ما الاحتيال في الفرار من الطاعون، ومسلم "2218" "96"، وأحمد "5/207"-"208، والبيهقي "7/217"من طريق الزهري،عن عامر، به.وأخرجه أحمد "5/206" و "209"، "210"، والبخاري "5728" في الطب: باب ما يذكر في الطاعون، ومسلم "2218" "97"، والبيهقي "3/376"، من طريق عن شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، عن إبراهيم بن سعد، عن أسامة .وأخرجه أحمد "5/213"، ومسلم "2218" "97"، والبيهقي "3/276" من طريق سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ إبراهيم بن سعد، عن سعد بن مالك وخزيمة بن ثابت وأسامة بن يزد، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه مسلم "2218" "97"، والطبراني في "الكبير" "1/0166" من طريقين عن حبيب بن أبي ثابت، عن أسامة. وانظر الحديث رقم ."2954"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقُدُومِ عَلَى الْبَلَدِ الَّذِى وَقَعَ فِيهِ الطَّاعُونُ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ مِنْ اَجْلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس شہر میں جائے جہاں طاعون واقع ہو چکا ہو یا طاعون کی وجہ سے اس شہر سے باہر چلا جائے (جہاں وہ پہلے موجود تھا)۔

2952 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ،

(متن حدیث): عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلَى بَنِى اِسْرَائِيلَ اَوْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ -، فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ، وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ

عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی طاعون کے بارے میں کوئی بات سنی ہے؟ تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: طاعون ایک خرابی ہے جو بنی اسرائیل کی طرف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم سے پہلے لوگوں کی طرف بھیجی گئی تھی تو جب تم کسی سرزمین کے بارے میں سنو کہ وہاں یہ ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب یہ کسی ایسی سرزمین پر واقع ہو جائے جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے نکلو نہیں۔

2953 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ، لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ، فَاَخْبَرُوهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ:

2953- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/894"-"896 في الجامع: باب ما جاء في الطاعون، ومن طريق مالك أخرجه: البخاري "5729" في الطب: باب ما يذكر في الطاعون، ومسلم "2219" "98" في السلام: باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، وأحمد "1/194"، وأبو داود "3103" في الجنائز: باب الخروج من الطاعون. وأخرجه أحمد "1/194"، ومسلم "2219" "99" من طريق معمر، ومسلم "2219" "99"، والبيهقي 7/217 "7"-"218" من طريق ابن وهب، عن يونس، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه أحمد "1/192" من طريق الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود، عن ابن عباس . وانظر الحديث رقم ."2912"

خَرَجْتَ لِاَمْرٍ فَلَا نَرَى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَرَى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، وَقَالُوْا: نَرَى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَاَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَفِرُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خِصِبَةٌ، وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ، اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخِصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام جانے کے لیے روانہ ہوئے جب وہ ''سرغ'' کے مقام پر پہنچے تو وہاں ان کی ملاقات لشکر کے امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجرح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا کر لاؤ میں ان لوگوں کو بلا کر لایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں یہ بتایا کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے' تو ان لوگوں میں اس بارے میں اختلاف ہو گیا ان میں سے بعض حضرات کا یہ کہنا تھا کہ آپ جس کام کے لیے نکلے ہیں ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ اسے چھوڑ کر واپس چلے جائیں جب کہ بعض کا یہ کہنا تھا کہ آپ کے ساتھ گنے چنے لوگ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب موجود ہیں اس لیے ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ کو وبائی علاقے میں جانا چاہئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ میرے پاس سے اٹھ جائیں پھر انہوں نے فرمایا: میرے پاس انصار کو بلا کر لاؤ میں انہیں بلا کر لایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا' تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور ان کے درمیان بھی مہاجرین کی طرح اختلاف ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ میرے پاس سے اٹھ جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے پاس قریش کے ان بوڑھوں کو بلا کر لاؤ جو فتح مکہ کے موقع پر ہجرت کر کے آئے تھے میں نے ان لوگوں کو بلایا' تو اس بارے میں ان کے دو آدمیوں کے درمیان بھی کوئی اختلاف نہیں ہوا انہوں نے یہی کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کو لوگوں کو لے کر واپس جانا چاہئے اور اس وبائی علاقے میں نہیں جانا چاہئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ ہم کل روانہ ہو جائیں گے آپ لوگ تیاری کر لیں' تو حضرت ابوعبیدہ بن الجرح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ کے علاوہ کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی (تو اتنا افسوس نہ ہوتا) اے ابوعبیدہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا یہ اختلاف کرنا پسند نہیں آیا (انہوں نے فرمایا) ہم

اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہوئے اللہ کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں آپ کا کیا خیال ہے' اگر آپ کے پاس اونٹ ہو اور آپ اسے کسی ایسی وادی میں لے کر اتریں جس کے ایک طرف سرسبز و شاداب جگہ اور دوسری طرف خشک سالی ہو' تو کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر آپ اسے سرسبز جگہ پر چراتے ہیں' تو یہ بھی اللہ کی تقدیر کے مطابق ہے اور اگر آپ اسے خشک جگہ پر چرنے کے لیے چھوڑتے ہیں' تو آپ اسے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق چراتے ہیں' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے وہ اس وقت کسی کام کے سلسلے میں موجود نہیں تھے انہوں نے بتایا: اس بارے میں میرے پاس علم موجود ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"جب تم اس کے بارے میں سنو کہ یہ کسی سرزمین پر ہے' تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب یہ کسی ایسی سرزمین پر واقع ہو جائے جہاں تم موجود ہو' تو تم وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے نکلو نہیں۔"

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور وہاں سے واپس آ گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الطَّاعُونَ اِنَّمَا هُوَ بَقِيَّةٌ مِنَ الْعَذَابِ الَّذِى اُرْسِلَ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ طاعون اس عذاب کا باقی رہ جانے والا حصہ ہے جسے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا تھا

2954 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ: بَقِيَّةُ رِجْزٍ، وَعَذَابٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ، وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْرُبُوْا مِنْهُ، وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ ایک عذاب کا بقیہ حصہ ہے۔ یہ وہ عذاب ہے' جو بنی اسرائیل کے گروہ کی طرف بھیجا گیا تھا جب یہ کسی سرزمین پر واقع ہو' اور تم لوگ وہاں موجود ہو' تو تم لوگ وہاں سے بھاگو نہیں اور جب کسی دوسری سرزمین پر واقع ہو' تو تم وہاں جاؤ نہیں۔

2954- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوٗد العتكى البصرى، وعمرو بن دينار: هو المكى، أبو محمد الأثرم .وأخرجه مسلم "2218" "95" فى السلام: باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، من طريق أبى الربيع الزهرانى، بهٰذا الإسناد .وأخرجه مسلم "2218" "95"، والترمذى "1065" فى الجنائز: باب ما جاء فى كراهية الفرار من الطاعون، من طريق قتيبة بن سعيد، عن حماد بن زيد، به .وأخرجه أحمد 5/200-"201" من طريق سفيان، ومسلم "2218" "95" من طريق ابن جريج، كلاهما عن عمرو بن دينار، به. وانظر الحديث رقم ."2952"

بَابُ الْمَرِيْضِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

بیمار اور اس سے متعلق (دیگر موضوعات) سے متعلق روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِعِيَادَةِ الْمَرْضَى اِذِ اسْتِعْمَالُهٗ يُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

بیماروں کی عیادت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس پر عمل کرنا آخرت کی یاد دلاتا ہے

2955 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ عِيسٰى الْاُسْوَارِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُوْدُوا الْمَرْضَى، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرْكُمُ الْاٰخِرَةَ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماروں کی عیادت کرو جنازوں کے ساتھ جاؤ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائیں گے۔''

ذِكْرُ خَوْضِ عَائِدِ الْمَرِيْضِ الرَّحْمَةَ فِىْ طَرِيْقِهٖ وَاغْتِمَارِهٖ فِيْهَا عِنْدَ قُعُوْدِهٖ عِنْدَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ بیمار کی عیادت کرنے والا شخص وہاں جاتے ہوئے رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے اور جب تک وہ بیمار کے پاس بیٹھا رہتا ہے اس وقت تک رحمت میں ڈوبا رہتا ہے

2956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَاِذَا جَلَسَ، غُمِرَ فِيْهَا

2955– إسناده قوى رجال ثقات رجال الشيخين غير أبى عيسى الأسوارى، فقد روى له البخارى فى "الأدب"، ومسلم فى "الصحيح" متابعة، ووثقه المؤلف والطبرانى. وأخرجه القضاعى فى "مسند الشهاب" "727" من طريق الحسن بن سفيان، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الله بن المبارك فى "الزهد" "248"، ومن طريقه البغوى "1503" عن همام، به. وأخرجه ابن أبى شيبة "3/235"، وأحمد "3/32" و"48" من طريق وكيع، وأبو يعلى "1119" و"1222" من طريق يزيد بن هارون، وأحمد "3/48"، والقضاعى "727" من طريق عفان، والبزار "822".

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو وہ جب تک وہاں بیٹھا رہے رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب تک وہ بیٹھا رہے وہ اس میں ڈوبا رہتا ہے۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ تُمَكُّنِ عُوَّادِ الْمَرْضَى مِنْ مَّخَاوِفِ الْجِنَّانِ بِفِعْلِهِمْ ذٰلِكَ

بیماروں کی عیادت کرنے والوں کے لیے ان کے اپنے اس عمل کی وجہ سے جنت کے باغات سے خوشہ چینی کرنے کی امید کا تذکرہ

2957 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، غُلَامُ طَالُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِىْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے' تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔''

2956- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن أبي شيبة "3/234"، وأحمد "3/304"، والحاكم "1/350"، والبيهقي "3/380" من طريق هشيم بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح الإسناد على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وأخرجه البزار "775" من طريق عبد الله بن حمران، عن عبد الحميد بن جعفر، به .وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/397"، وقال: رواه أحمد والبزار،ورجال أحمد رجال الصحيح.وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "522" من طريق خالد بن الحارث .

2957- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل: هو فضيل بن حسين الجحدري، وخالد: هو ابن مهران الحذّاء ، وأبو أسماء : هو عمرو بن مرثد الرحبي .وأخرجه أحمد "5/283"، ومسلم "2568" في "41" في البر والصلة: باب فضل عيادة المريض، والترمذي "967" في الجنائز: باب ما جاء في عيادة المريض، من طرق عن يزيد بن زريع بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "5/276" و"279" و"283"، ومسلم "2568" "40"، وابن أبي شيبة "3/233"-"234، والطبراني "2/1446"، والقضاعي في "مسند الشهاب " "385"، والبيهقي "3/380"، والبغوي "1408" من طرق عن خالد الحذاء، به .وأخرجه أحمد "5/279" و"283"، ومسلم "2568" "39"، والبيهقي "3/380" من طريق أيوب، عن أبي قلابة، به .وأخرجه أحمد "5/276"، والبيهقي "3/380" من طريق شعبة، والبيهقي "3/380" من طريق ثابت أبي زيد، كلاهما عن عاصم الأحول، عن أبي قلابة، به . وقد سقط من "مسند أحمد " "أبي" قبل "أسماء " فيستدرك.وأخرجه أحمد "5/277" من طريق عياض، و "5/284"، ومسلم "2568" "42"، والترمذي "968"، والبخاري في "الأدب المفرد" "521"، والطبراني "2/1445"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "384"، والبيهقي "3/380"، والبغوي "1409" من طريق عاصم الأحول، والبخاري في "الأدب المفرد" "521" من طريق المثنى، ثلاثتهم عن أبي قلابة، عن أبي الأشعث الصنعاني، عن أبي أسماء الرجبي، عن ثوبان مرفوعًا.

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِعَائِدِ الْمَرِيضِ مِنَ الْغَدَاةِ اِلَى الْعَشِيِّ، وَمِنَ الْعَشِيِّ اِلَى الْغَدَاةِ

فرشتوں کا بیمار کی عیادت کرنے والے شخص کے لیے صبح سے لے کر شام تک اور شام سے لے کر صبح تک دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2958 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَّعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ زَارَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: يَا عَمْرُو اَتَزُوْرُ حَسَنًا وَفِي النَّفْسِ مَا فِيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا عَلِيُّ لَسْتَ بِرَبِّ قَلْبِيْ تَصْرِفُهُ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُنِيْ مِنْ اَنْ اُوَدِّيَ اِلَيْكَ النَّصِيحَةَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا اِلَّا ابْتَعَثَ اللّٰهُ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فِيْ اَيِّ سَاعَاتِ النَّهَارِ كَانَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاَيِّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ كَانَ حَتّٰى يُصْبِحَ

✿✿ عبداللہ بن یسار بیان کرتے ہیں: عمرو بن حریث' حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے گئے' تو حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمرو! کیا تم حسن سے ملنے کے لیے آئے ہو جب کہ تمہارے ذہن میں کچھ اور ہے' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے حضرت علی رضی اللہ عنہ جی ہاں (میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملنے آیا ہوں) آپ پروردگار نہیں ہیں کہ میرے دل کو جیسے چاہیں پھیر دیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف تمہیں ایک نصیحت کرنا چاہتا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب بھی کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرنے کے لیے جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے' جو اس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں خواہ وہ دن کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کے لیے جائے) اور وہ فرشتے شام تک ایسا کرتے ہیں اور اگر وہ رات کی کسی بھی گھڑی میں جائے' تو صبح تک (دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں)۔

2958- إسناد صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "1/97" و"118" من طريق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/30"-"31، وقال: رواه أحمد والبزار باختصار، ورجال أحمد ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/234"، وأبو داؤد "3099" في الجنائز: باب في فضل العيادة على وضوء، وابن ماجه "1442" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب من عاد مريضًا، والحاكم "1/341"، و"349"، والبيهقي "3/380" من طريق أبي معاوية وأخرجه البيهقي "3/381"، والحاكم "1/350" من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء، وابن أبي عدى، عن شعبة، عن الحكم، عن عبد الله بن نلفع، قال: جاء أبو موسى الأشعري ... ورفعه. وأخرجه أبو داؤد "3098" والبيهقي "3/381" من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء ومحمد بن كثير، عن شعبة، وأبو داؤد "3100" من طريق جرير عن منصور، كلاهما عن الحكم، به موقوفًا. وقال أبو داؤد بعد رواية جرير: أسند هذا عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/234" من طريق شريك عن علقمة بن مرثد عن بعض آل أبي موسى الأشعري انه أتى عليًا من قوله. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/345" من طريق عبد الله بن نمير، عن موسى الجهني عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه أن أبا موسى انطلق عائدًا للحسن ... من قول الحسن. وأخرجه الترمذي "969".

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعُوَّادِ اَنْ يُطَيِّبُوْا قُلُوبَ الْاَعِلَّاءِ عِنْدَ عِيَادَتِهِمْ اِيَّاهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ عیادت کرنے والوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بیمار کی عیادت کے لیے جائیں تو ان کے دل کو خوش کرنے کی کوشش کریں

2959 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ، طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ: كَلَّا، بَلْ حِمًّى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُوْرِدُهُ الْقُبُوْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ اِذًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کرنے کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہوگا' تو وہ بولا: جی نہیں بلکہ یہ بخار ہے' جو ایک بوڑھے شخص پر بھڑک رہا ہے اور اسے قبر تک پہنچا دے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر ایسا ہی ہوگا۔

ذِكْرُ جَوَازِ عِيَادَةِ الْمَرْءِ اَهْلَ الذِّمَّةِ اِذَا طَمِعَ فِيْ اِسْلَامِهِمْ

ذمی شخص کی عیادت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ اس کے اسلام قبول کرنے کی امید ہو

2960 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اذْهَبُوْا بِنَا اِلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَاَتَوْهُ وَاَبُوْهُ قَاعِدٌ عَلٰى رَاْسِهِ، فَقَالَ لَهُ

2959- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو خالد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يزيد الطحان الواسطي، والآخر: هو خالد بن مهران الحذّاء .وأخرجه البخاري "5622" في المرضى: باب ما يقال للمريض وما يُجيب، والطبراني "11/11951" من طريق خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "3616" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"5656" في المرضى: باب عيادة الأعراب، وفي "الأدب المفرد " "526"، والطبرى "11/11951"، والبيهقي "3/382"-"383"، والبغوي "1412" من طريق معلى وقد تحرف في. الطبراني إلى: علي بن أسد، عن عبد العزيز بن المختار، عن خالد الحذاء ، به.وأخرجه البخاري "7470" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، وفي "الأدب المفرد" "514"،

2960- إسناده صحيح . الصلت بن مسعود ثقة، روى له مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين.وأجرجه أحمد "3/380"، والبخاري "1356" في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي فمات هل يُصلى عليه، و "5657" في المرضى: باب عيادة المشرك، وفي "الأدب المفرد " "524"، وأبو داوُد "3095" في الجنائز: باب في عيادة الذمي، والبيهقي "3/383" من طريق سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "3/337" من طريق يونس، عن حماد، به .وأخرجه الحاكم "1/363" و"4/291" من طريق شريك، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ الله بن جبير، عن أنس.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْفَعُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَنْظُرُ اِلٰى اَبِيْهِ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْهُ: اُنْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَكَ اَبُو الْقَاسِمِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَنْقَذَهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوگیا نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم لوگ میرے ساتھ اس کی عیادت کرنے کے لیے چلو وہ لوگ اس کے پاس آئے اس کا باپ اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم یہ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن تمہاری شفاعت کروں گا اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھنا شروع کیا' تو اس کے باپ نے اس سے کہا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ تمہیں کیا کہہ رہے ہیں (یعنی ان کی بات مان لو)' تو اس لڑکے نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اسے جہنم کی آگ سے بچالیا۔

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْزِلًا فِى الْجَنَّةِ لِمَنْ زَارَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، اَوْ عَادَهُ فِى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دینے کا تذکرہ جو اللہ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کے لیے جاتا ہے یا اس کی عیادت کے لیے جاتا ہے

2961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ سَوْدَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّاْتَ مَنْزِلًا فِى الْجَنَّةِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ سِنَانٍ هٰذَا هُوَ الشَّيْبَانِىُّ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، وَاَبُوْ سِنَانٍ الْكُوْفِىُّ اسْمُهُ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2961- إسناده ضعيف أبو سنان- واسمه عيسى بن سنان القسملي ضعيف، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أحمد "2/326" و"344" و"354"،والبغوي "3472" و"3473" من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد .وأجره الترمذي "2008" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب من عاد مريضًا، من طريق يوسف بن يعقوب السدوسي، عن أبي سنان القسملي، به . وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب. قال الترمذي والبغوي: أبو سنان: اسمه عيسى بن سنان الشامي.

"جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملنے کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم پاکیزہ رہو اور تمہارا چلنا پاکیزہ رہے تم نے جنت میں اپنے رہنے کی جگہ بنالی ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسنان نامی یہ راوی شیبانی ہے اور اس کا نام سعید بن سنان ہے جبکہ ابوسنان کوفی نامی راوی کا نام ضرار بن مرہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعَلِيْلَ يَجِبُ عَلَيْهِ تَرْكُ الدُّعَاءِ بِالشِّفَاءِ لِعِلَّتِهٖ مَعَ الِاعْتِمَادِ عَلٰى مَا اَوْجَبَ الْقَضَاءُ مَحْبُوْبًا كَانَ اَوْ مَكْرُوْهًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

بیمار شخص کے لیے یہ بات ضرورت ہے کہ وہ اپنی بیماری سے شفاء کے لیے دعا کو ترک کر دے اور اس چیز پر اعتماد کرے جو تقدیر نے اس پر لاگو کی ہے خواہ وہ چیز محبوب ہو یا ناپسندیدہ ہو

2962 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اُعَوِّذُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَانَ جِبْرِيْلُ يُعَوِّذُهٗ بِهٖ اِذَا مَرِضَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، تَنَزَّلِ الشِّفَاءَ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ، اشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا كَانَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، جَعَلْتُ اَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعِيْ يَدَكِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفَعُنِيْ فِي الْمُدَّةِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی دعا پڑھ کر دم کیا کرتی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیمار ہونے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر دم کیا کرتے تھے (وہ یہ ہے)

"تو تکلیف کو لے جا! اے لوگوں کے پروردگار! تو شفا نازل کر دے تیرے علاوہ اور کوئی شفا عطا کرنے والا نہیں ہے تو ایسی شفا عطا کر دے جو بیماری کو نہ رہنے دے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تھا تو میں یہ دعا پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ہاتھ کو اٹھالو کیونکہ یہ ایک طویل عرصہ مجھے فائدہ دیتی رہی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُعَوِّذُ الْمَرْءُ بِهٖ نَفْسَهٗ عِنْدَ عِلَّةٍ تَعْتَرِيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اسے اپنی ذات پر کیا چیز پڑھ کر دم کرنا چاہئے؟

2962- إسناده حسن في الشواهد. وأخرجه أحمد "6/260" من طريق يونس عن حماد بن زيد بهذا الإنساد. وله شاهد من حديث ابن مسعود عند أحمد "1/381"، وأبي داوٗد "13883"، وابن ماجه "3530". وآخر من حديث فاطمة بنت المجلل القرشية، وسيرد عند المصنف برقم "2977" وسيرد من طريق آخر عن عائشة متفق عليه برقم "2970" فانظره.

2963 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا اشْتَكَى قَرَاَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تھے' تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے تھے اور پھونک مارتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف زیادہ ہوگئی' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھ کر دم کرنا شروع کیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی برکت کی امید رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھیرتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّعَوُّذِ الَّذِي يُعَوِّذُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ عِنْدَ اَلَمٍ يَجِدُهُ

دم کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اپنی ذات کو دم کرے گا جب اسے کوئی تکلیف محسوس ہو

2964 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعًا يَجِدُهُ مُنْذُ اَسْلَمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ، سَبْعَ مَرَّاتٍ

نافع بن جبیر' حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تکلیف (یعنی بیماری) کی شکایت کی جو انہیں اسلام قبول کرنے کے بعد لاحق ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں تمہیں اپنے جسم میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور یہ پڑھو۔

''میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے میں پا رہا ہوں اور جس سے بچنا چاہتا ہوں۔'' یہ سات مرتبہ پڑھو۔

2963- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ" "2/942" في العين: باب التعوذ والرقية فقي المرضى، ومن طريقه أخرجه أحمد "6/104" و"181" و"256" و"263"، والبخاري "5016" في فضائل القرآن: باب فضل المعوذات، ومسلم "2192" "51" في السلام: باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، وأبو داوُد "4902" في الطب: باب كيف الرقي، والبغوي "1415". وأخرجه أحمد "6/114" و"124" و"166" من طرق عن الزهري، به.وأخرجه مسلم "2192" "50" من طريق هشام بن عروة عن أبيه، به.

2964- إسناده صحيح على شرط البخاري .وأخرجه مسلم "2202" في السلام: باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء ، من طريق أبي الطاهر أحمد بن عمرو، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2965" و."2967"

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي اِذَا قَالَهُ الْوَجِعُ يُرْتَجَى لَهُ ذَهَابُ وَجَعِهِ بِهِ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب تکلیف کا شکار شخص اسے پڑھ لے گا تو اس کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کی تکلیف رخصت ہو جائے گی

2965 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُثْمَانُ: وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ قَالَ: فَقُلْتُ ذٰلِكَ، فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ اَزَلْ آمُرُ بِهِ اَهْلِي وَغَيْرَهُمْ

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایسی تکلیف لاحق ہوئی جو مجھے ہلاکت کا شکار کر دے گی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنا دایاں ہاتھ سات مرتبہ (تکلیف کی جگہ پر) پھیرو اور یہ پڑھو۔

"میں جو چیز پا رہا ہوں میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں۔"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے پڑھا، تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف کو ختم کر دیا اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو اسی کی تلقین کرتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اِذَا مَسَّهُ الضُّرُّ اَنْ يَدْعُوَ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ جب اسے پریشانی لاحق ہو تو وہ ان الفاظ میں دعا مانگے

2966 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2965- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. وهو في "الموطأ" "2/942" في العين: باب التعوذ والرقية في المرض، ومن طريقه أخرجه الترمذي "2080" في الطب: باب "29"، وأبو داوُد "3891" في الطب: باب كيف الرقى، والطبراني "9/8340" وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه الطبراني "9/8341" و"8342" و"8343" وابن ماجه "3422" في الطب: باب ما عوذ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِن طرق عن يزيد بن خصيفة، به. وانظر الحديث رقم "2964" و "2967".

وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا، وَلٰكِنْ لِيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا

لِي، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي وَاَفْضَلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دنیاوی تکلیف کے لاحق ہونے کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر اور افضل ہو تو مجھے موت دے دینا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَلِيلِ مِنْ شَرِّ مَا يَجِدُ

بیمار کے لیے اللہ تعالیٰ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگنے کے حکم ہونے کا تذکرہ جو وہ پاتا ہے

2967 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ، بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس تکلیف کی شکایت کی جو انہیں اسلام قبول کرنے کے دن سے لے کر اپنے جسم میں محسوس ہو رہی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنے جسم پر، جس جگہ تکلیف محسوس ہوتی ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ یہ پڑھو۔

''میں جو چیز پا رہا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں۔''

2966- إسناده قوي على شرط مسلم. أبو الطاهر: هو أحمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح، ويحيى بن أيوب: هو الغافقي. وأخرجه أحمد "3/104" من طريق ابن أبي عدي، والنسائي "4/3" في الجنائز: باب تمني الموت، من طريق يزيد بن زريع، والقضاعي في "مسند الشهاب" "1937" من طريق المعتمر بن سليمان، ثلاثتهم عن حميد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/163" و"195"، و"208"، و"247"، والبخاري "5671" في المرضى: باب تمني المريض الموت، ومسلم "2680" في الذكر والدعاء والتوبة: باب تمني كراهة الموت لضر نزل به، والبيهقي "3/377"، والبغوي "1444" من طرق عن ثابت البناني، عن أنس. وأخرجه البخاري "7233" في التمني: باب ما يكره من التمني، ومسلم "2670" "11" من طريق عاصم، عن النضر بن أنس، وعن أبيه. وأخرجه أبو داوُد "3109" من طريق قتادة، وأحمد "3/171" من طريق علي بن زيد، كلاهما عن أنس.

2967- إسناده صحيح على شرط مسلم ابن سلم: هو عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْمَقْدِسِيُّ. وأخرجه مسلم "2202" في السلام: باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2964" و"2965".

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَسْتَعْمِلُ الْإِنْسَانُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْحُمَّى إِذَا اعْتَرَتْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب آدمی کو بخار ہو جائے تو اسے دعا مانگتے ہوئے کیا عمل کرنا چاہیے؟

2968 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، اَخْبَرَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَسُمٍّ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کر رہا ہوں ہر اس بیماری کے لیے جو آپ کو تکلیف دے اور حاسد کے حسد سے (بچنے کے لیے) اور ہر آنکھ (یعنی لگنے والی نظر) اور زہر سے (بچنے کے لیے) اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَعَوُّذَ الْمَرْءِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَفْضَلُ مِنْ دُعَائِهِ لِنَفْسِهِ، وَاَهْلِ بَيْتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا اس سے افضل ہے کہ وہ اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ کے لیے دعا مانگے

2969 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ زَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِيْ اَبِيْ

2968– إسناده حسن من أجل إبن ثوبان، وهو عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان العنسي، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. السختياني: هو عمران بن موسى بن مجاشع الجرجاني .وأخرجه أحمد "5/323"، ومن طريقه الحاكم "4/412" عن زيد بن الحباب بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي !وأخرجه أحمد "5/323" من طريق علي بن عياش، وابن ماجه "3527" عن عثمان بن سعيد بن كثير الحمصي، كلاهما عن ابن ثوبان، به.وأخرجه أحمد "5/323" من طريق عبد الصمد، عن ثابت، عن عاصم، عن سلمان رجل من أهل الشام، عن جنادة، به . وسلمان ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى له النسائي، وقال الحافظ في "التقريب": مقبول. وبقية رجاله رجال الصحيح. وذكره الهيثمي في "المجمع" "5/110" ونسبه لأحمد، وقال عن سلمان: لم يضعفه أحد.

سُفْيَانَ، وَأَخِي مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ عَنْ آجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ، لَا يُعَجَّلُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ حِلِّهِ، فَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، أَوْ عَذَابِ الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا - أَوْ كَانَ أَفْضَلَ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی: اے اللہ! میرے شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے برکت نصیب کر (یعنی انہیں لمبی زندگی دے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' جس کا وقت طے ہے اور جس کے نشانات تک پہنچا جائے گا اور جس کا رزق تقسیم ہو چکا ہے ان میں سے کوئی بھی چیز اپنے مخصوص وقت سے پہلے تقسیم نہیں ہو سکتی۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچائے' تو یہ زیادہ بہتر ہوتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ افضل تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْعَائِذَ إِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْعَلِيلِ وَأَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لَهُ يَجِبُ أَنْ يَمْسَحَهُ بِيَمِينِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پناہ مانگنے والا (یعنی دم کرنے والا) شخص جب بیمار کے پاس بیٹھا ہوا ہو

اور وہ اس بیمار کے لیے دعا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس بیمار پر اپنا ہاتھ پھیرے

2970 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ، وَقَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، اشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا .

2969- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير المغيرة اليشكري، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "1/390" و"433"، ومسلم "2663" "32" في القدر: باب بيان أن الآجال والأرزاق وغيرها لا تزيد ولا تنقص عما سبق به القدر، وابن أبي عاصم في السنة "262" من طريق وكيع، وأحمد "1/445" وابن أبي عاصم "263" من طريق سفيان بن عيينة، ومسلم "2663" من طريق ابن بشر، ثلاثتهم عن مسعر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/413" و"466"، والبغوي "1362" من طريق عبد الرزاق، عن الثوري، عن علقمة بن مرثد، به.

2970- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو بكر بن خلاد: هو محمد بن خلاد، روى له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، وسفيان: هو الثوري، وسليمان: هو الأعمش، ومسلم: هو ابن صبيح أبو الضحي، ومسروق: هو ابن الأجدع. وأخرجه أحمد "6/44"، والبخاري "5743" في الطب: باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، و"5750" باب مسح الراقي الوجه بيده اليمنى، ومسلم "2191" "46" في السلام: باب استحباب رقية المريض، من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/127" من طريق سفيان الثوري، به. وأخرجه أحمد "6/45" و"126"، ومسلم "2191" "46"، والبيهقي "3/381" من طريق شعبة، ومسلم "2191" "46"، من طريق هشيم، ومسلم "2191" "46" من طريق أبي معاوية، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وأخرجه عبد الرزاق "19783" عن معمر، عن الأعمش، عن مسروق، عن عائشة. وأخرجه أحمد "6/114"، ومسلم "2191" "48"، وابن ماجه "3520".

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے' تو اپنا دست مبارک اس پر پھیرتے اور یہ فرماتے تھے۔

''تکلیف کو دور کر دے' اے لوگوں کے پروردگار! تو ہی شفاعطا کرنے والا ہے' تو ایسی شفاعطا کر دے' جو بیماری کو نہ رہنے دے۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت منصور کو سنائی' تو انہوں نے ابراہیم' مسروق' کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اسی کی مانند روایت بیان کی۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ اِذَا اَتَى مَرِيضًا اَوْ عَادَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کسی بیمار کے پاس آئے یا اس کی عیادت کرے تو اسے کیا دعا مانگنی چاہیے

2971 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَتَى مَرِيضًا اَوْ اُتِيَ بِمَرِيضٍ، قَالَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيُ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیمار کے پاس تشریف لاتے یا آپ کی خدمت میں جب کسی بیمار کو لایا جاتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ کر (دم کرتے تھے):

''تو بیماری کو لے جا' اے لوگوں کے پروردگار' تو شفاعطا کر دے' تو ہی شفاعطا کرنے والا ہے شفا صرف وہی ہے' جو تو عطا کرے' تو ایسی شفاعطا کر جو بیماری کو نہ رہنے دے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَدْعُو اِذَا اُتِيَ بِالْمَرِيضِ فِيْ اَكْثَرِ الْاَحْوَالِ مَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی بیمار لایا جاتا تھا

2971– إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج: هو النيلي، ذكره المؤلف في الثقات، وروى عنه جمع، ووثقه الدارقطني، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وأبو عوانة: هو وضاح اليشكري، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس بن الأسود النخعي. وأخرجه أحمد "6/109" و"131" و"278" ومسلم "2191" "47" في السلام: باب استحباب رقية المريض، من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/114" من طريق إبراهيم بن طهمان، ومسلم "2191" "48" من طريق إسرائيل، كلاهما عن منصور، به. وانظر الحديث رقم "2962" و"2970". و."2972"

تو آپ اکثر اوقات وہ دعا مانگا کرتے تھے جو ہم نے ذکر کی ہے

2972 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَتَى بِالْمَرِيضِ يَدْعُو، وَيَقُولُ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کسی بیمار کو لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے۔

"تو تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار تو شفا عطا کر دے تو شفا عطا کرنے والا ہے۔ شفا صرف وہی ہے جو تو عطا کرے تو ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو نہ رہنے دے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كَانَ يَدْعُو لِلْمَرْضَى بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا فِي بَعْضِ الْاَحَايِينِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار شخص کے لیے اس کے علاوہ بھی دعا مانگا کرتے تھے جو ہم نے ذکر کی ہے اور ایسا بعض اوقات ہوتا تھا

2973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ يَقُولُ بِبُزَاقِهِ بِاِصْبَعِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کو جو دم کیا کرتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

2972– إسناده صحيح. إبراهيم بن يوسف: هو ابن ميمون الباهلي، روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، والأسود: هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه أحمد "6/120" و"125" من طريق عفان، عن حماد، عن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "6/50" و"131" و"208" و"280"، والبخارى "5744" في الطب: باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2191" "49" في السلام: باب استحباب رقية المريض، من طرق عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عن عائشة.

2973– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عمرة: هي ابنة عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارة الأنصارية . وأخرجه أبو داوٗد "3895" في الطب: باب كيف الرقى، عن عثمان بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد "6/93"، والبخارى "5745" و"5746" في الطب: باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2194" في السلام: باب استحباب الرقية من العين، وأبو داوٗد "3895"، وابن ماجه "3521" في الطب: باب ما عوذ به النبي صلى الله عليه وسلم وما عوذ به، والحاكم "4/412"، والبغوى "1414" من طرق عن سفيان بن عيينة، به.

انگلی پر اپنا لعاب دہن لگاتے اور یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے ایک فرد کے لعاب کے ہمراہ ہے اور ہمارے پروردگار کے اذن کے تحت ہمارے بیمار کو شفا نصیب ہو جائے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَخِيهِ الْعَلِيلِ بِالْبُرْءِ لِيَطِيعَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِي صِحَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے بیمار بھائی کے لیے تندرستی کی دعا کرے تاکہ وہ شخص صحت کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرے

2974 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلَ يَعُوْدُهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ، يَنْكَاُ لَكَ عَدُوًّا، اَوْ يَمْشِي لَكَ اِلٰى صَلَاةٍ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لاتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے۔

''اے اللہ! تو اپنے بندے کو شفا عطا کر' تاکہ وہ تیرے لیے دشمن کی آنکھ پھوڑ دے یا وہ تیرے لیے نماز کی طرف چل کے جائے۔''

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِذَا كَانَ عَلِيلًا وَيُرْجَى لَهُ الْبُرْءُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو اپنے مسلمان بھائی کے لیے کیا دعا مانگنی چاہیے جب وہ بیمار ہو اور جس کے نتیجے میں اس کے اس بیماری سے تندرست ہونے کی امید کی جاسکتی ہے

2975 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْهَالُ بْنُ

2974– إسناده حسن، حيي بن عبد الله: صدوق يهم، قال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به إذا روى عنه ثقة، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم. أبو عبد الرحمٰن الحبلي: هو عبد الله بن زيد المعافري. وأخرجه أبو داوُد "3107" في الجنائز: باب الدُّعاء للمريض عند العيادة، والحاكم "1/344" و"549" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "2/172" من طريق ابن لهيعة، عن حيي بن عبد الله، به.

عَمْرٍو، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا عَادَ مَرِيضًا جَلَسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ، ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مِرَارٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، اَنْ يَّشْفِيكَ، فَاِنْ كَانَ فِيْ اَجَلِهٖ تَاْخِيرٌ، عُوفِيَ مِنْ وَجَعِهٖ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سرہانے بیٹھ جاتے تھے پھر سات مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

''میں عظیم اللہ سے' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا کرے۔''

تو اگر اس کے آخری وقت میں تاخیر ہوتی' تو اسے اس بیماری میں عافیت نصیب ہو جاتی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِذَا اعْتَرَاهُ بَعْضُ الْعِلَلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے یہ دعا مانگے' جب اس بھائی کو کوئی بیماری لاحق ہو

2976 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: (حَدَّثَنَا شُعْبَةُ)* قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): انْصَبَّتْ عَلٰى يَدَيَّ مَرَقَةٌ، فَاَحْرَقَتْهَا، فَذَهَبَتْ بِيْ اُمِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ، فَاَحْفَظُ اَنَّهٗ قَالَ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ اَنَّهٗ قَالَ: اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ

❀❀ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ہاتھ پر سالن گر گیا' اس نے اسے جلا دیا۔ میری والدہ مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھلی جگہ پر تشریف فرما تھے مجھے یہ بات یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

2975– إسناده صحيح على شرط الصحيح. عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري، وعبد الله بن الحارث: هو أبو الوليد الأنصاري البصري. وأخرجه الحاكم "4/213" من طريق بحر بن نصر، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه. ولم يتابع عمرو بن الحارث بين سعيد وابن عباس أحد. إنما رواه حجاج بن أرطاة عو المنهال بن عبد الله بن الحارث، ولم يذكر بينهما سعيد بن جُبير. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "536" من طريق أحمد بن عيسى، عن عبد الله بن الحارث، عن ابن عباس. وأخرجه أحمد "1/239" و"352" من طريق الحجاج، عن المنهال، به. وانظر الحديث رقم "2978".

2976– إسناده قوي. شعبة ممن سمع من سماك قديمًا، فحديثه عنه صحيح مستقيم، وإسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، والنضر: هو ابن شُميل. وأخرجه الطبراني /19" "536" من طريق محمد بن إسحاق بن راهويه، عن أبيه بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/418" و"4/259"، والطبراني "19/536" و"537" من طريقين عن شعبة، به. وأخرجه أحمد "3/418" و"4/259"، والطبراني "19/538" من طريق شريك، وأحمد "4/259" من طريق إسرائيل، والطبراني "19/539" من طريق مسعر، و"19/540" و"24/903" من طريق زكريا بن أبي زائدة، أربعتهم عن سماك، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "5/112"–"113"،

نے یہ پڑھا تھا۔

''تو تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار۔''

اور میرا غالب علم یہی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ پڑھا تھا:

''تو شفاعطا کرنے والا ہے صرف تو ہی شفا عطا کر سکتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ يَدَ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ لَمَّا دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَا وَصَفْتُ بَرِئَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اس چیز سے ٹھیک ہو گیا تھا جو (بیماری اسے لاحق تھی) اس وقت جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعا کی تھی

2977 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ *، عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ جَمِيلٍ بِنْتِ الْمُجَلِّلِ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ بِكَ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتّٰى اِذَا كُنْتَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، عَلٰى لَيْلَةٍ اَوْ لَيْلَتَيْنِ طَبَخْتُ لَكَ طَبْخَةً فَفَنِيَ الْحَطَبُ، فَخَرَجْتُ اَطْلُبُهُ، فَتَنَاوَلْتَ الْقِدْرَ، فَانْكَفَاَتْ عَلٰى ذِرَاعِكَ، فَاَتَيْتُ بِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سُمِّيَ بِكَ قَالَتْ: فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ فِيْكَ، وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِكَ وَدَعَا لَكَ وَقَالَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَتْ: فَمَا قُمْتُ بِكَ مِنْ عِنْدِهٖ اِلَّا وَقَدْ بَرِئَتْ يَدُكَ

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سیدہ اُم جمیل بنت مجلل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں تمہیں لیکر حبشہ کی سرزمین سے آئی ابھی مدینہ منورہ آئے ہوئے ایک یا دو راتیں گزری تھیں کہ میں نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا لکڑیاں ختم ہو گئیں میں

2977– إسناده حسن فی الشواهد، عبد الرحمٰن بن عثمان بن إبراهيم: ضعفه أبو حاتم، وقال: روى عن أبيه أحاديث منكرة، وذكره المؤلف فی "الثقات" "8/372"، وأورده البخاری فی "التاريخ الكبير " "5/330"، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا . وأبوه عثمان ذكره المؤلف فی "الثقات" "5/154"، وقال ابوحاتم: يكتب حديثه وهو شيخ . وأخرجه الطبرانی "24/902" من طريق زكريا بن يحيى زحمويه، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/418" و6/437"–"438، وابن الأثير فی "أسد الغابة" "5/85"، و7/309"–"310 من طريق إبراهيم بن أبی العباس ويونس بن محمد، والحاكم "4/62"، والطبرانی "24/902" من طريق سعيد بن سليمان وبشار بن موسى، أربعتهم عن عبد الرحمٰن بن عثمان، به، وقال الهيثمی فی "المجمع" "5/113": رواه أحمد والطبرانی، وفيه عبد الرحمٰن بن عثمان الحاطبی ضعّفه أبو حاتم . وأخرجه الطبرانی "19/535" من طريق الحميدی، عن عبد الله بن الحارث بن محمد بن حاطب الجمحی عن أبيه، عن جده . وذكره الهيثمی فی "المجمع" "9/415"، وقال: رواه الطبرانی، والحارث بن محمد بن حاطب لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات . وله شواهد تقدمت برقم "2962" و"2970" و "2971" و "2972".

لکڑیوں کی تلاش میں نکلی تم نے ہنڈیا کو پکڑا اور اپنی کلائی کے اوپر انڈیل لیا میں تمہیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ محمد بن حاطب ہے اور یہ پہلا بچہ ہے، جس کا نام آپ ﷺ کے اسم مبارک پر رکھا گیا ہے سیّدہ اُمّ جمیل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن تمہارے منہ میں ڈالا تمہارے سر پر دست مبارک پھیرا اور تمہارے لیے دعا کی اور یہ کہا:

''تو تکلیف کو دور کر دے' اے لوگوں کے پروردگار! 'تو شفا عطا کر دے' تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے شفا صرف وہی ہے' جو تو عطا کرے ایسی شفا عطا کر دے جو بیماری کو نہ رہنے دے۔''

سیّدہ اُمّ جمیل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے تمہیں لے کر اٹھی نہیں تھی کہ تمہارا ہاتھ ٹھیک ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا دَعَا الْمَرْءُ بِهِ الْعَلِيلُ عُوفِيَ مِنْ عِلَّتِهِ تِلْكَ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ

اس چیز کا تذکرہ جب آدمی اس کے ذریعے بیمار کے لیے دعا کرے تو وہ بیمار اس بیماری سے ٹھیک ہو جاتا ہے جبکہ وہ دعا متعین تعداد میں پڑھی جائے

2978 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيَكَ فَإِنْ كَانَ فِي أَجَلِهِ تَأْخِيرٌ عُوفِيَ مِنْ وَجَعِهِ ذٰلِكَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے' تو اس کے سرہانے تشریف فرما ہوتے اور پھر سات مرتبہ یہ پڑھتے تھے۔

''میں عظیم اللہ تعالیٰ سے' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے، یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا کرے۔''

تو اگر اس کا آخری وقت قریب آنے میں تاخیر ہوتی' تو اسے اس بیماری سے عافیت نصیب ہو جاتی تھی۔

2978– إسناده قوى على شرط البخارى . وأخرجه الحاكم "1/343" من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عن ابن وهب بهٰذا الإسناد. وقال هٰذا الحديث شاهد صحيح غريب من رواية المصريين عن المدنيين عن الكوفيين، لم نكتبه عاليًا إلا عنه، وقد خالف الحجاج بن أرطاة الثقات فى الحديث عن المنهال بن عمرو .وأخرجه أحمد "1/239" و"243"، والترمذى "2083" فى الطب: باب "32"، وأبو داؤد "3106" فى الجنائز: باب الدعاء للمريض عند العيادة، من طريق المنهال بن عمرو، به . وقال الترمذى: هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث المنهال بن عمرو. وانظر الحديث رقم ."2975"

فَصْلٌ فِیْ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

فصل: امت (محمدیہ) کی عمروں کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا اَمْهَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُسْلِمِينَ فِی اَعْمَارِهِمْ، وَاكْتِسَابِ الطَّاعَاتِ لِيَوْمِ فَقْرِهِمْ وَفَاقَتِهِمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی عمروں کے حوالے سے مہلت دی ہے تاکہ وہ اس دن کے لیے نیکیاں کمالیں جب انہیں ان کی شدید ضرورت ہوگی

2979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِی حَازِمٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ عَمَّرَهُ اللّٰهُ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ اَعْذَرَ اِلَيْهِ فِی الْعُمْرِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جسے اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کی عمر عطا کردے تو عمر کے حوالے سے اس کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیتا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَدَدِ الَّذِی بِهٖ يَكُونُ عَوَامُّ اَعْمَارِ النَّاسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس عدد کی صفت کے بارے میں ہے جو اس بارے میں ہے کہ لوگوں کی عمریں عام طور پر اتنی ہوں گی

2979- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه أحمد "2/417" من طريق قتيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الرامهرمزي في "الأمثال" ص: "64"، والبيهقي "3/370"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "424" من طريق عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِی حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، به. وأخرجه البخاري "6419" في الرقاق: باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر إلى الله في العمر، والبيهقي "3/370"، والبغوي "4032" من طريق معن ابن محمد الغفاري، وأحمد "2/320"، والبيهقي "3/370"، والخطيب في "تاريخه" "1/290" من طريق محمد بن عجلان، وأحمد "2/405" من طريق أبي معشر، والحاكم "2/427" من طريق الليث، وأحمد "2/275"، والحاكم 2/427"-"428 من طريق رجل من بني غفار، خمستهم عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، به. وأخرجه الحاكم "2/427" من طريق محمد بن عبد الرحمٰن الغفاري، عن أبي هريرة.

2980 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَعْمَارُ اُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ اِلَى السَّبْعِينَ، وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ.

قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: وَاَنَا مِنَ الْاَقَلِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کی (اوسط) عمریں ساٹھ سال سے لے کر ستر سال تک ہوں گی اور بہت کم لوگ ہوں گے جو انہیں عبور کریں گے۔''

ابن عرفہ نامی راوی کہتے ہیں: میں ان کم لوگوں میں سے ہوں (یعنی میری عمر ستر سال سے زیادہ ہو چکی ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ حَسُنَ عَمَلُهُ فِي طُولِ عُمْرِهٖ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کا عمل لمبی عمر ہونے کی صورت میں اچھا ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے تحت ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے

2981 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ، قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا، وَاَحْسَنُكُمْ اَعْمَالًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

2980– إسناده حسن. محمد بن عمرو – وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– حسن الحديث، روى له البخاري مقرونًا بغيره ومسلم في المتابعات، وقد توبع عليه. والمحاربي: هو عبد الرحمٰن بن محمد بن زياد. وأخرجه ابن ماجه "4236" في الزهد: باب الأمل والأجل، والحاكم "2/427"، والبيهقي "3/370"، والخطيب في "تاريخه" "6/397"، والترمذي "3550" في الدعوات: باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم وقد تحرف فيه "عبد الرحمٰن عن محمد بن عمرو" إلى "عبد الرحمٰن بن محمد بن عمرو"، والقضاعي في "مسند الشهاب" "252" من طريق الحسن بن عرفة بهٰذا الإسناد. وليس فيها زيادة الحسن بن عرفة. وقال الحاكم: هٰذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب من حديث محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، لا نعرفه إلا من هذا الوجه. وحسنه الحافظ في "الفتح" "11/240". وأخرجه الترمذي "2331" في الزهد: باب ما جاء في فناء أعمار هذه الأمة ما بين الستين إلى السبعين من طريق محمد بن ربيعة، عن كامل أبي العلاء، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وقال: هٰذا حديث حسن غريب من حديث أبي صالح، عن أبي هريرة،

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین وہ لوگ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اوران کے عمل اچھے ہوں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَدْ يَفُوقُ الشَّهِيدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کی عمر طویل ہو اوراس کا عمل اچھا ہو وہ (بعض اوقات) اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے شخص پر فوقیت رکھتا ہے

2982 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَابْنُ اَبِي حَازِمٍ، يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ مِنْ بَلِيٍّ، فَكَانَ اِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا وَاحِدًا، وَكَانَ اَحَدُهُمَا اَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْاٰخَرِ، فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ فَاسْتُشْهِدَ، وَعَاشَ الْاٰخَرُ سَنَةً حَتّٰى صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ مَاتَ، فَرَاَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَارِجًا خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ، فَاَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ اٰخِرَهُمَا، ثُمَّ خَرَجَ فَاَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى طَلْحَةَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْنِ لَكَ، فَاَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ

2981- إسناده قوى، محمد بن عفان العقيلي: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: يغرب، ومن فوقه ثقات، وابن إسحاق قد صرّح بالتحديث. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى البصرى. وقد تقدم هذا الحديث برقم "484" من طريق جعفر بن عون، عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

2982- يعقوب بن حميد بن كاسب مختلف فيه، وقال ابن عدى: لا بأس به، وهو كثير الحديث، كثير الغرائب، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن رواية أبى سلمة عن طلحة بن عبيد الله مرسلة، فإنه لم يسمع منه. وابن أبى حازم: هو عبد العزيز بن أبى حازم. وأخرجه أحمد "1/163" من طريق بكر بن مضر، وابن ماجه "3925" فى تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا من طريق الليث بن سعد، والبيهقى 3/371"-"372 من طريق ابن لهيعة ويحيى بن أيوب وحيوة بن شريح، خمستهم عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، بهذا الإسناد. وله شاهد من حديث أبى هريرة رواه الإمام أحمد فى "مسنده" "2/333"، وحسن إسناده الهيثمى فى "مجمع الزوائد" "10/124". وأخرجه من حديث سعد بن أبى وقاص مالك "1/174" بلاغًا، ووصله أحمد "1/177"، وابن خزيمة "310" بإسناد صحيح، وأورده الهيثمى فى المجمع "1/297"، وزاد نسبته إلى الطبرانى فى الأوسط، وقال: رجال أحمد رجال الصحيح. ورواه مالك "1/174"، وأحمد "1/177"، والنسائى، وابن خزيمة فى "صحيحه" من حديث سعد بن أبى وقاص. وأخرجه أحمد 1/161"-"162 من طريق محمد بن إسحاق، عن محمد بن إبراهيم التيمى، عن أبى سلمة، عن طلحة بن عبيد الله. وأخرج أحمد "2/163" من طريق طلحة بن يحيى بن طلحة. وذكره الهيثمى فى "المجمع" "10/204"، وقال: رواه أحمد، فوصل بعضه وأرسل أوله، ورواه أبو يعلى والبزار، فقالا: عن عبد الله بن شداد عن طلحة، فوصلاه بنحوه، ورجالهم رجال الصحيح.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ، وَعَجِبُوا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ اَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا، وَاسْتُشْهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدَخَلَ هٰذَا الْجَنَّةَ قَبْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هٰذَا بَعْدَهُ بِسَنَةٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ.

قَالَ: وَاَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَهُ، وَصَلّٰى كَذَا وَكَذَا فِي الْمَسْجِدِ فِي السَّنَةِ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَلَمَّا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِينَ، وَقُتِلَ طَلْحَةُ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِينَ يَوْمَ الْجَمَلِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''بلی'' نامی علاقے سے تعلق رکھنے والے دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں نے ایک ساتھ اسلام قبول کیا ان دونوں میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ کوشش کرنے والا تھا اس کوشش کرنے والے نے جنگ میں حصہ لیا اور جام شہادت نوش کر لیا دوسرا شخص مزید ایک سال تک زندہ رہا' یہاں تک کہ اس نے رمضان کے روزے بھی رکھے پھر اس کا انتقال ہوا۔ ایک مرتبہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا ایک شخص جنت سے باہر آیا اس نے اس شخص کو جنت میں جانے کی اجازت دی جس کا انتقال ان دونوں افراد میں سے بعد میں ہوا تھا پھر وہ شخص جنت سے باہر آیا اور اس نے اسے اندر جانے کی اجازت دی جو شہید ہوا تھا پھر وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف واپس آیا اور بولا: تم ابھی واپس چلے جاؤ ابھی تمہارا وقت نہیں آیا اگلے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے بات چیت کی اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا اور اپنی حیرانگی کا اظہار کیا ان لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ شخص' تو ان دونوں میں سے زیادہ کوشش کرنے والا تھا اور وہ اللہ کی راہ میں شہید بھی ہوا تھا' لیکن یہ (دوسرے والا) اس سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے اس کے بعد ایک سال تک زندگی بسر نہیں کی تھی؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا تھا اور اس میں روزے رکھے تھے اور سال بھر میں مسجد میں اتنی اتنی نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی لیے ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

ابوسلمہ نامی راوی کا انتقال **94** ہجری میں ہوا تھا جبکہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے موقع پر سن **36** ہجری میں شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نُورًا فِي الْقِيَامَةِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو قیامت کے دن نور عطا کرنے کا تذکرہ جو اس کی راہ میں (عبادت کرتے ہوئے) جوانی بسر کرتا ہے

2983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ وَكَانَ يُسَمّٰى شُعْبَةَ الصَّغِيرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو جائے (یعنی جس مسلمان کے سفید بال آ جائیں) تو یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوں گے۔''

2984 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ، بِنَسَا قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْ نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اس کے سفید بال آ جائیں) تو یہ چیز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گی۔''

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ، وَحَطِّ السَّيِّئَاتِ وَرَفْعَ الدَّرَجَاتِ لِلْمُسْلِمِ بِالشَّيْبِ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے نیکیاں نوٹ کرنے، گناہ ختم کرنے اور درجات بلند کرنے کا تذکرہ جو دنیا میں مسلمان ہونے کے عالم میں بوڑھا ہوتا ہے

2985 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

2983– إسناده قوى، رجاله رجال البخارى غير سُليم بن عامر، فمن رجال مسلم . محمد بن حمير: هو ابن أنيس القضاعى السليحى.وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "1/58" من طريق إبراهيم بن محمد بن عرق الحمصى، عن محمد بن المصفى، عن سويد بن عبد العزيز، عن ثابت بن عجلان، عن مجاهد، عن ابن عمر، عن عمر .ويشهد له حديث أبى نجيح الآتى بعده، وحديث كعب بن مرة عند الترمذى "1634"، والنسائى "6/27"، وأحمد 4/235"-"236، والبيهقى "9/162"، وحديث أبى هريرة عند القضاعى فى "مسند الشهاب" "457"، وحديث فضالة بن عبيد عند الطبرانى "18/782" و"783"، وأحمد ."6/20"

2984– إسناده صحيح حميد بن زنجوية روى له أبو داوُد والنسائى وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث العنبرى، وأبو نجيح: هو عمرو بن عبسة.وأخرجه البيهقى "9/161" من طريق شيبان، عن قتادة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "4/386"، والترمذى "1635" فى فضائل الجهاد: باب ما جاء فى فضل من شاب شيبة فى سبيل الله، من طريق حيوة بن شريح الحمصى .وأخرجه أحمد "4/113"، والنسائى "6/26" فى الجهاد: باب ثواب من رمى بسهم فى سبيل الله عز وجل، من طريق سليم بن عامر، والبيهقى "9/272" من طريق أسد بن وداعة الطائى، كلاهما عن شرحبيل بن السمط، عن عمرو بن عبسة.

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِى الْاِسْلَامِ كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سفید بالوں کو اکھاڑو نہیں' کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اس کے سفید بال آجائیں)' تو اس کے لیے ان کے عوض میں نیکیاں لکھی جائیں اور ان کے عوض میں اس کے گناہ معاف ہوں گے اور ان کے عوض میں اس کے درجات بلند ہوں گے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلٰى اَصْحَابِ الْحَدِيثِ وَمُنْتَحِلِى السُّنَنِ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے معطلہ فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض لوگوں نے محدثین اور سنت کے پیروکار افراد پر تنقید کی ہے

2986 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سُئِلَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: لَا يَاْتِى عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ *

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت روئے زمین پر موجود کوئی شخص آج سے ٹھیک ایک سو سال بعد زندہ نہیں ہوگا۔

2985- إسناده حسن، محمد بن عمرو، هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونًا بغيره ومسلم في المتابعات. وأخرجه بلفظ الحديث "2983" القضاعي في "مسند الشهاب" "457" من طريق عنبسة الحداد، عن مكحول، عن أبي هريرة. وله شاهد من حديث عبد الله بن عمرو. وأخرجه أبو داوٗد "4202" في الترجل: باب في نتف الشيب، والترمذي "2821" في الأدب: باب ما جاء في النهي عن نتف الشيب، والنسائي "8/136" في الزينة: باب النهي عن نتف الشيب، وأحمد "2/179"، و"207" و"210"، وابن ماجه "3731" في الأدب: باب نتف الشيب، والبغوي "3181"، والبيهقي "7/311". وقال الترمذي: حديث حسن. وفي الباب عن أنس موقوفًا عند مسلم "2341" "104" في الفضائل: باب شيبه صلى الله عليه وسلم، بلفظ: "يكره أن ينتف الرجل الشعرة البيضاء من رأسه ولحيته."

2986- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد، وأبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطعة. وأخرجه مسلم "2539" في فضائل الصحابة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تأتي مئة سنة وعلى الأرض نفس منفوسة اليوم"، من طريقين، عن أبي خالد، بهذا الإسناد. وزاد في لفظه: "اليوم."

ذِكْرُ خَبَرٍ وَّهَمَ فِي تَأْوِيلِهِ جَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل کے بارے میں ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی جنہیں علم حدیث میں مہارت حاصل نہیں ہے

2987 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوتَ بِشَهْرٍ: تَسْاَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ: مَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال سے ایک ماہ پہلے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو اس کا علم اللہ کے پاس ہے اور میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہتا ہوں کہ آج روئے زمین پر جو بھی شخص موجود ہے وہ آج سے ایک سو سال بعد زندہ نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ سِنَّ اَحَدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لَا يَجُوزُ عَلَى الْمِائَةِ سَنَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس امت میں سے کسی بھی شخص کی عمر ایک سو سال سے زیادہ نہیں ہوگی

2988 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَسْاَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2987– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن جريج وأبو الزبير صرحا بالتحديث عند مسلم . فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه أحمد "3/385"، ومسلم "2538" في فضائل الصحابة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تأتي مئة سنة وعلى الأرض نفس . منفوسة اليوم ." من طريق حجاج بن محمد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "3/322"، ومسلم "2538" من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، به .وأخرجه أحمد "3/345" من طريق ابن لهيعة عن أبي الزبير، به . وأخرجه أحمد "3/314"، والترمذي "2250" في الفتن: باب "64" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر . وأخرجه مسلم "2538" "220" من طريق أبي الوليد، عن أبي عوانة، عن حصين، عن سالم، عن جابر. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "375" و"376"

2988– حديث صحيح. مبارك بن فضالة صدوق، وقد صرح بالسماع، فانتفت شبهة تدليسه، وباقي رجاله ثقات، وسيكرره المصنف برقم ."2991"وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار " بتحقيقنا "377" من طريق سليمان بن شعيب الكيساني، حدثنا علي بن معبد العبدي، حدثنا أبو مليح الحسن بن عمر الفزاري، عن الزهري، عن أنس. وهذا إسناد صحيح.

''تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس وقت روئے زمین پر موجود کوئی بھی زندہ شخص آج سے ایک سو سال بعد زندہ نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وُرُودَ هٰذَا الْخِطَابِ كَانَ لِمَنْ كَانَ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ عَلٰى سَبِيلِ الْخُصُوصِ دُونَ الْعُمُومِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روایت کے یہ الفاظ ان لوگوں کے بارے میں ہیں جو اس وقت میں موجود تھے اور یہ الفاظ خصوصی ہیں عمومی نہیں ہیں

2989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَاَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، (متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِیْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: رَاَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِنْهَا مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات کے آخری دور میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اپنی اس آج کی رات کے بارے میں پتہ ہے؟ آج سے ٹھیک ایک سو سال بعد ایسا کوئی شخص باقی نہیں ہوگا' جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ عُمُومَ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ، اُرِيدَ بِهٖ بَعْضُ ذٰلِكَ الْعُمُومِ لِاَقْوَامٍ بِاَعْيَانِهِمْ دُونَ كُلِّيَّةِ عُمُومِهٖ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے اس میں عموم پایا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بھی اس عموم کا کچھ حصہ مراد ہے جو متعین لوگوں کے بارے میں مکمل عموم مراد نہیں ہے

2990 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ،

2989– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وابن عفير : هو سعيد بن كثير بن عفير .وأخرجه البخاري "116" في العلم: باب السمر في العلم، والطحاوي "374" من طريق سعيد بن كثير بن عفير، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم "2537" في فضائل الصحابة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تأتي مئة سنةٍ وعلى الأرض نفس منفوسة اليوم "، من طريق الليث، به .وأخرجه أحمد "2/88" و"121"، و"131"، والبخاري "564" في مواقيت الصلاة: باب ذكر العشاء والعتمة، و "601" باب السمر في الفقه والخير بعد العشاء . وأبو داوُد "4348" في الملاحم: باب قيام الساعة: والترمذي "2251" في الفتن: باب "164"، ومسلم "2537"، والطحاوي "373"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" "5/293"، من طرق عن الزهري، به.

اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جو شخص بھی آج زندہ ہے ایک سو سال گزرنے کے بعد ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ اَرَادَ بِهٖ مَنْ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اور روئے زمین پر کوئی بھی زندہ شخص'' اس سے آپ کی مراد وہ شخص ہے جو اس دن میں موجود تھا

2991 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَسْاَلُوْنَنِي عَنِ السَّاعَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ تَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آج روئے زمین پر موجود کوئی بھی زندہ شخص ایک سو سال کے بعد زندہ نہیں ہوگا۔''



2990- إسناده صحيح على شرط مسلم: سليمان التيمي: هو ابن طرخان، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطعة. وهو في "مسند أبي يعلى" . "2217"وأخرجه أحمد "3/379"، ومسلم "2538" من طريق يزيد بن هارون بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/305"، ومسلم "2538" من طريقين عن سليمان التيمي، به. وانظر الحديث رقم . "2987"

2991- هو مكرر الحديث . "2988"وفي الباب: حديث بريدة عن البزار "228" و. "229" وقال الهيثمي في "المجمع" "1/198" و"199"، رجاله رجال الصحيح. وحديث أبي ذر عند البزار أيضًا . "227"وحديث أبي مسعود عقبة بن عمرو الأنصاري عند أحمد "1/93"، وابنه في الزوائد "1/140"، وأبي يعلى "467" و"583"، والطبراني في "الكبير" "17/693"، والحاكم "4/498"، والطحاوي في "مشكل الآثار" . "372" وذكره الهيثمي في "المجمع" "1/197"-"198، ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى والطبراني في "الكبير" و"الأوسط"، وقال: رجاله ثقات. وحديث سفيان بن وهب الخولاني عند الطبراني "7/6405" و"6406" والحاكم . "4/499" وصححه الحاكم، وقال الهيثمي في "المجمع" "1/198": رواه الطبراني في "الكبير" ورجاله موثقون.

فَصْلٌ فِيْ ذِكْرِ الْمَوْتِ

فصل: موت کا تذکرہ

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالْإِكْثَارِ مِنْ ذِكْرِ مُنَغِّصِ اللَّذَّاتِ، نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ وُرُوْدِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ لذات کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرے ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی آمد کی برکت کا سوال کرتے ہیں

2992 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، وَيَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔''

2992- إسناده حسن . وأخرجه نعيم بن حماد فى زيادات "الزهد" لابن المبارك "146" من طريق الفضل بن موسى بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذى "2307" فى الزهد: باب ما جاء في ذكر الموت، وابن ماجه "4258" فى الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له، من طريق محمود بن غيلان، به . وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب.وأخرجه القضاعى فى "مسند الشهاب" "669" من طريق هدية بن عبد الوهاب، والخطيب فى "التاريخ" "9/470" من طريق عبد الله بن سنان، كلاهما عن الفضل بن موسى، به.وأخرجه أحمد 2/292 "-"293، والنسائى "4/4" فى الجنائز: باب كثرة ذكر الموت، والخطيب "1/384"، والحاكم "4/321"، من طريق يزيد بن هارون عن محمد بن إبراهيم، عن محمد بن عمرو، به . وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبى، وسقط من سند الحاكم "محمد بن إبراهيم ."وله شاهد من حديث أنس بن مالك عند أبى نعيم فى "الحلية" "9/252" والخطيب فى "تاريخه" "12/72"-"73، وسنده صحيح، وصحّحه الضياء المقدسى فى "المختارة" ."1/521" وآخر من حديث ابن عمر عند القضاعى فى "مسند الشهاب" "671"، وفيه القاسم بن محمد الأزدى لا يعرف بجرح ولا تعديل.وثالث من حديث عمر بن الخطاب، عند أبى نعيم فى "الحلية" "6/355"، وفى سنده راو لا يدرى من هو.ورابع من حديث زيد بن أسلم مرسلًا عند ابن المبارك "145"، ومن طريقه البغوى ."1447"وخامس من حديث أبى سعيد عند الترمذى "2460" فى صفة القيامة، وحسنه. والحديث صحيح بها.وانظر الحديث رقم "2993" و"2994" و."2995"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِالْاِكْثَارِ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے موت کا ذکر کثرت سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے

2993 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، فَمَا ذَكَرَهُ عَبْدٌ قَطُّ وَهُوَ فِيْ ضِيقٍ اِلَّا وَسَّعَهُ عَلَيْهِ، وَلَا ذَكَرَهُ وَهُوَ فِيْ سَعَةٍ اِلَّا ضَيَّقَهُ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو جو بھی بندہ تنگی کے عالم میں اسے یاد کرتا ہے یہ اس کے لیے کشادہ ہو جاتی ہے اور جو بھی شخص گنجائش کے عالم میں اسے یاد کرتا ہے یہ اس کے لیے تنگی کر دیتی ہے۔''

2994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرو۔''

ذِكْرُ اِكْثَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْقَوْلِ لِمَا وَصَفْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس چیز کا کثرت سے ذکر کرنے کا تذکرہ جو ہم نے بیان کی ہے

2995 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ: اَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: ''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو۔''

2994– إسناده حسن. عبد العزيز بن مسلم: هو القسملي. وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" "668" من طريق أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه "670" من طريق عيسى بن إبراهيم، عن عبد العزيز بن مسلم، به. وانظر الحديث رقم "2992" و"2994" و"2995".

2995– إسناده حسن كالذي قبله.

فَصْلٌ فِی الْاَمَلِ

فصل: (لمبی زندگی کی) امید کا تذکرہ

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُطَوِّلَ الْمَرْءُ اَمَلَهٗ فِي عِمَارَةِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الزَّائِلَةِ الْفَانِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس زائل ہو جانے والی فانی دنیا میں آباد کرنے کے بارے میں طویل امیدیں رکھے

2996 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا وَاُمِّي نُصْلِحُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: خُصٌّ لَنَا نُصْلِحُهُ، فَقَالَ: الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے اس وقت میں اور میری والدہ اپنے لیے چھپر بنا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: ہم اپنے چھپر کو درست کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس سے زیادہ تیزی سے آجائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُرِدْ بِهٖ عَلَى الْبَتَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "معاملہ اس سے زیادہ تیز ہوگا" اس سے آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ فوراً ایسا ہو جائے گا

2997 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ

2996- إسناده على شرط الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، وأبو السفر: هو سعيد بن يحمد. وأخرجه أحمد "1/161"، والترمذي "2335" في الزهد: باب ما جاء في قصر الأمل، أبو داوٗد "5236" في الأدب: باب ما جاء في البناء، وابن ماجه "4160" في الزهد: باب في البناء والخراب، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أبو داوٗد "5235"، والبغوي "4030" من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، به. والخص: بيت من شجر أو قصب.

اَبِی السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَرَّ بِنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نُصْلِحُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْنَا: خُصٌّ لَنَا وَهَى، فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے ہم اس وقت اپنا چھپر درست کررہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ ہمارا چھپر ہے اور ہم اسے ٹھیک کررہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں قیامت اس سے بھی زیادہ جلدی آجائے گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَقْرِيْبِ اَجَلِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ وَتَبْعِيْدِ اَمَلِهٖ عَنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے ذہن میں موت کا خیال زیادہ رکھے اور اپنے ذہن سے امیدوں کو دور رکھے

2998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): هٰذَا ابْنُ آدَمَ، وَهٰذَا اَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ، فَقَالَ: وَثَمَّ اَمَلُهُ وَثَمَّ اَمَلُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ آدم کا بیٹا ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اپنی گدی پر رکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو آگے لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور یہاں اس کی امید ہے اور یہاں اس کی امید ہے۔''

2997– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله . رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن موهب –وهو يزيد بن خالد بن يزيد عن عبد الله بن موهب– روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة.

2998– إسناده قوي. عبد الوارث بن عبيد الله روى له الترمذي، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح .وأخرجه الترمذي "2334" في الزهد: باب ما جاء في قصر الأمل، والبغوي "4092" من طريقين عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد "3/123" و"135"، "142"، و"257"، وابن ماجه "4232" في الزهد: باب الأمل والأجل، من طريق حماد بن سلمة، به.وأخرجه البخاري "6418" في الرقاق: باب في الأمل وطوله، من طريق إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس قال: خط النبي صلى الله عليه وسلم خطوطًا، فقال: هذا الأمل وهذا الأجل، فبينما هو كذلك إذ جاء "الخط الأقرب."وأخرجه أحمد "3/265" من طريق ثابت، عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ ثلاث حصيات فوضع واحدة، ثم وضع أخرى بين يديه، ورمى بالثالثة، فقال: "هذا ابن آدم، وهذا أجله، وذاك أمله، التي رمى بها ." وفي الباب عن ابن مسعود عند الترمذي "2454"، وأحمد "1/385"، والدارمي ص "700"، وابن ماجه ."4231"وعن بريدة عند الترمذي "2870"وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد ."3/18".

فَصْلٌ فِيْ تَمَنِّي الْمَوْتِ

فصل: موت کی آرزو کرنے کا تذکرہ

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُعَاءِ الْمَرْءِ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کسی لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی دعا مانگے

2999 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حديث): اَتَيْنَا خَبَّابًا، نَعُوْدُهُ، وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ سَبْعًا، وَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ مَنْ مَضٰى مِنْ اَصْحَابِهٖ، اَنَّهُمْ مَضَوْا لَمْ يَاْكُلُوْا مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَاِنَّمَا بَقِيْنَا بَعْدَهُمْ حَتّٰى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَدْرِيْ اَحَدُنَا مَا يَصْنَعُ بِهٖ اِلَّا اَنْ يُنْفِقَهُ فِي التُّرَابِ، وَاِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفَقَتَهُ فِي التُّرَابِ

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع نہ

2999- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار - وهو الرمادي - روى له أبو داوٗد والترمذي، وهو حافظ، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان: وهو ابن عيينة، وإسماعيل بن أبي خالد: هو الأحمسي . وأخرجه الحميدي في "مسنده" "154"، ومن طريقه الطبراني "4/3633"، وأبو نعيم في "الحلية" "1/146" عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "2681" في الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب كراهة تمني الموت لضر نزل به، من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن سفيان بن عيينة، به.وأخرجه أحمد "5/109"، و"110"، و"112" و"6/395"، والبخاري "5672" في المرضى: باب تمني المريض الموت. و "6349" و"6350" في الدعوات: باب الدعاء بالموت والحياة، و "6340" و"6431" في بالرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، و "7234" في التمني: باب ما يكره من التمني، ومسلم "2681"، والنسائي "4/4" في الجنائز: باب الدعاء بالموت، والطبراني "4/3632" و"3634" و"3635" و"3636" و"3637" والبيهقي "3/377" من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وأخرجه أبو نعيم "1/146" من طريق عيسى بن المسيب، عن قيس، به .وأخرجه أحمد "5/109" و"110" و"111" و"6/395"، والترمذي "970" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن التمني للموت، "2483" في صفة القيامة: باب "40". والقضاعي . في "مسند الشهاب " "1046"، والطبراني "4/3668" و"3669" و"3670" و"367" و"3672" و"3675" و"3679" والحاكم "3/383". وأبو نعيم "1/144" و"145"

کیا ہوتا کہ ہم موت کی دعا کریں' تو میں اس کے لیے دعا کرتا پھر انہوں نے اپنے (دنیا سے) رخصت ہو جانے والے ساتھیوں کا ذکر کیا کہ یہ حضرات تشریف لے گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے (دنیاوی فائدے کے طور پر) کچھ بھی نہیں پایا اور ان کے بعد ہم باقی رہ گئے اور ہم نے دنیا بھی حاصل کی ہم میں سے کسی ایک کو یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ کیا کرے؟ سوائے اس کے کہ وہ اس (مال و دولت کو) مٹی میں خرچ کرے (یعنی تعمیرات کرے) اور مسلمان کو اس کی ہر چیز میں اجر دیا جائے گا' سوائے اس چیز کے' جو اس نے مٹی میں خرچ کیا ہو (یعنی تعمیرات پر خرچ کیا ہو)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ تَمَنِّي الْمَوْتِ، وَالدُّعَاءِ بِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے اور اس کے بارے میں دعا مانگنے سے منع کیا گیا ہے

3000 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ خَيْرًا، وَاِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم میں سے کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے' کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو ہو سکتا ہے اس کی بھلائی میں اضافہ ہو اور اگر وہ گنہگار ہوگا' تو ہو سکتا ہے وہ توبہ کر لے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْحَيَاةِ اَوِ الْوَفَاةِ اَيُّهُمَا كَانَ خَيْرًا مِنْهُمَا لِلْمَرْءِ، اِذَا اَرَادَ الدُّعَاءَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی نے دعا مانگنی ہو تو پھر وہ زندگی یا موت کے بارے میں دعا

3000- إسناده صحيح. أبو مروان العثماني- وهو محمد بن عثمان بن خالد- روى له النسائي والترمذي، ووثقه أبو حاتم، وقال صالح بن محمد الأسد: ثقة صدوق، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. إبراهيم بن سعد: هو ابن إبراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف الزهري، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة الهذلي. وأخرجه أحمد "2/263" من طريق حماد، والنسائي "4/2" في الجنائز: باب تمني الموت، من طريق معن ابن عيسى، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/263" من طريق يعقوب عن ابن شهاب، به. وأخرجه الترمذي "2403" في الزهد: باب "58"، من طريق. يحيى بن عبيد الله، عن أبيه، به ويحيى هذا: متروك. وأخرجه أحمد "2/309"، والبغوي "1445" من طريق معمر، وأحمد "2/514" من طريق محمد بن أبي حفصة، والبخاري "5673" في المرضى: باب تمني المريض الموت، والدارمي "2/709"، والبيهقي "3/377" من طريق شعيب، والنسائي "4/3" من طريق الزبيدي، أربعتهم عن الزهري، عن أبي عبيد مولى عبد الرحمٰن بن عوف، عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم. "3015" وقوله: "يستعتب": أي: يرجع عن موجب العتب عليه.

مانگے کہ ان میں سے جو بھی آدمی کے حق میں بہتر ہے (وہ اسے مل جائے)

3001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ مُتَمَنِّيًا، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی بھی شخص کسی پیش آنے والی پریشانی کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اگر اس نے ضرور یہ آرزو کرنی ہو تو پھر وہ یہ کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے موت دے دینا۔''



3001– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه أبو داوُد "3108" في الجنائز: باب في كراهية تمني الموت، والنسائي "4/3" في الجنائز: باب تمني الموت، وابن ماجه "4265" في الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له، من طريقين عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/101"، والبخاري "6351" في الدعوات: باب الدعاء بالموت والحياة، ومسلم "2680" في الذكر والدعاء والتوبة: باب كراهة تمني الموت، والترمذي "971" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن التمني للموت، من طريق إسماعيل بن علية، عن عبد العزيز بن صهيب، به. وانظر الحديث رقم "2966".

فَصْلٌ فِي الْمُحْتَضِرِ

فصل: قریب المرگ شخص کا تذکرہ

3002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعِ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِقْرَءُ وْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ يس.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ: اقْرَءُ وا عَلٰى مَوْتَاكُمْ يس، اَرَادَ بِهِ مَنْ حَضَرَتْهُ الْمَنِيَّةُ لَا اَنَّ الْمَيِّتَ يُقْرَاُ عَلَيْهِ

وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✿✿ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے قریب المرگ لوگوں پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کرو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اپنے مردوں پر اسے پڑھو'' اس سے مراد یہ ہے: جس شخص کا آخری وقت قریب آچکا ہو اس پر سورت یٰسین پڑھو، اس کی وجہ یہ ہے: مردوں پر تلاوت نہیں کی جاتی۔

اسی طرح نبی اکرم کا یہ فرمان: ''تم اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو'' (یعنی قریب المرگ لوگوں کو اس کی تلقین کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَلْقِينِ الشَّهَادَةِ مَنْ حَضَرَتْهُ الْمَنِيَّةُ

قریب المرگ شخص کو کلمہ شہادت کی تلقین کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3002– إسناده ضعيف لجهالة أبي عثمان، وليس هو بالنهدي، ولاضطرابه كما سيأتي. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" "1074"، والبغوي "1464" من طريق عبد الله بن المبارك، عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/237"، وأحمد "5/26"، و"27"، وأبو عبيد في "فضائل القرآن" ورقة "65"، وأبو داؤد "3121" في الجنائز: باب القراءة عند الميت، وابن ماجه "1448" في الجنائز: باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر، والطبراني "20/510"، والحاكم "1/565"، والبيهقي "3/383" من طريق ابن المبارك، عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان غير النهدي، عن أبيه، عن معقل. وقال الحاكم: وقفه يحيى بن سعيد وغيره عن سليمان التيمي، والقول فيه قول ابن المبارك، إذ الزيادة من الثقة مقبولة وأخرجه الطيالسي "931"، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "1075"، والطبراني "20/511" و"541"

3003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

3004 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّهُ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلِمَتِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ، وَاِنْ اَصَابَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا اَصَابَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو' کیونکہ جس شخص کا مرنے کے قریب آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہو وہ آخرکار جنت میں داخل ہوگا اگرچہ اس سے پہلے اسے جس قسم کے بھی (عذاب کا سامنا کرنا پڑے)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ حَضَرَ الْمَيِّتَ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ لِمَنْ حَضَرَتْهُ الْمَنِيَّةُ

جو شخص قریب المرگ شخص کے پاس جائے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس شخص کے

3003– إسناده صحيح، على شرط مسلم. حميد بن مسعدة قد توبع. وأخرجه أحمد "3/3"، ومسلم "1916" في الجنائز: باب تلقين الموتى لا إله إلا الله، والنسائي "4/5" في الجنائز: باب تلقين الميت، وأبو داود "3117" في الجنائز: باب في التلقين، والترمذي "976" في الجنائز: باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، والبغوي "1465"، وأبو نعيم في "الحلية" "9/224"، من طريق بشر بن المفضل بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/238"، ومسلم "916"، وابن ماجه "1445" في الجنائز: باب ما جاء في تلقين الميت لا إله إلا الله، والبيهقي "3/383"

3004– حديث صحيح. محمد بن إسماعيل الفارسي ذكره المؤلف في "الثقات" "9/78"، وقال: يغرب. وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. ومنصور: هو ابن المعتمر، والأغر: هو أبو مسلم المدني. وأخرجه البزار في "مسنده" "3" عن أبي كامل. وأخرجه الطبراني في "الصغير" "1119" من طريق عمر بن محمد بن صهبان المدني، عن صفوان بن سليم، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة رفعه: "لقنوا موتاكم لا إله إلا الله، وقولوا: الثبات الثبات، ولا قوة إلا بالله." وقال الهيثمي في "المجمع" "2/323":

لیے دعا مغفرت کرے جس کی موت کا وقت قریب آ چکا ہے

3005 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ عَلٰى مَا تَقُولُونَ، قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَقُولُ؟ قَالَ: قُولِي: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَاَعْقِبْنَا عُقْبٰى صَالِحَةً قَالَتْ: فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تم کسی میت کے پاس جاؤ، تو اچھی بات کہو' کیونکہ تم لوگ جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (میرے سابقہ شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اب میں کیا پڑھوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو:

''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر اور ہمیں اس کی جگہ اچھا بدل عطا کر''۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی جگہ حضرت محمد ﷺ (بطور شوہر) عطا کر دیئے۔

ذِكْرُ مَا يُؤْذَنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ حُضُورِ النَّاسِ الْمَوْتَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب کسی شخص کی موت کا وقت قریب آتا تھا تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا جاتا تھا

3006 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اَبِي يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا حُضِرَ الْمَيِّتُ، آذَنَّاهُ، فَحَضَرَهُ وَاسْتَغْفَرَ

3005– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو وائل: هو شقيق بن سلمة . وأخرجه أبو داوُد "3115" في الجنائز: باب ما يستحب أن يقال عند الميت من الكلام، من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "6066"، ومن طريقه أحمد "6/322"، والطبراني "23/722" عن الثوري، به . وأخرجه ابن أبي شيبة "3/236"، وأحمد "6/291"، وابن ماجه "1447" في الجنائز: باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر، والترمذي "977" في الجنائز: باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ومسلم "919" في الجنائز: باب ما يقال عند المريض والميت، من طريق أبي معاوية، وأحمد "06/306"، والنسائي 4/4"–"5 في الجنائز: باب كثرة ذكر الموت، وفي "عمل اليوم والليلة" "1069" من طريق يحيى بن سعيد، والحاكم "4/16" من طريق أبي أسامة، والبيهقي 3/383"–"384 من طريق عبيد الله بن موسى، والبغوي "1161" من طريق محاضر بن المورع، والطبراني "23/723" من طريق شريك، ستتهم عن الأعمش، به وأخرجه الطبراني "23/725" من طريق واصل، عن شقيق، به. وأخرجه أحمد "6/306" من طريق ابن نمير، وأبو داوُد "3118" باب تغميض الميت، من طريق قبيصة بن ذؤيب كلاهما عن أم سلمة.

لَهُ حَتّٰى يُقْبَضَ، فَإِذَا قُبِضَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ مَعَهُ، فَرُبَّمَا طَالَ ذٰلِكَ مِنْ حَبْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَشِينَا مَشَقَّةَ ذٰلِكَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِبَعْضٍ: وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا لَا نُؤْذِنُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِاَحَدٍ حَتّٰى يُقْبَضَ، فَإِذَا قُبِضَ آذَنَّاهُ، فَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ مَشَقَّةٌ عَلَيْهِ وَلَا حَبْسٌ، قَالَ: فَفَعَلْنَا فَكُنَّا لَا نُؤْذِنُهُ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَمُوتَ، فَيَأْتِيهِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ، فَرُبَّمَا انْصَرَفَ عِنْدَ ذٰلِكَ، وَرُبَّمَا مَكَثَ حَتّٰى يُدْفَنَ الْمَيِّتُ قَالَ: وَكُنَّا عَلٰى ذٰلِكَ حِينًا، ثُمَّ قُلْنَا: وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّا لَا نُحْضِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمَلْنَا إِلَيْهِ جَنَائِزَ مَوْتَانَا حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا عِنْدَ بَيْتِهِ، لَكَانَ ذٰلِكَ أَرْفَقَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَيْسَرَ عَلَيْهِ فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ فَكَانَ الْأَمْرُ إِلَى الْيَوْمِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب کسی شخص کا آخری وقت قریب آتا' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دے دیتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے پاس تشریف لاتے تھے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے تھے' یہاں تک کہ جب اس کا انتقال ہو جاتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی واپس تشریف لے جایا کرتے تھے بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاصی دیر رکنا پڑتا تھا ہمیں اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دشواری کا اندیشہ ہوا' تو کسی نے دوسرے سے کہا: اللہ کی قسم! اب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی شخص کے بارے میں اس وقت تک اطلاع نہیں دیں گے جب تک اس کا انتقال نہیں ہو جاتا جب اس کا انتقال ہو جائے گا' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دیں گے' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حوالے سے مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے اور خاصی دیر تک رکنا نہ پڑے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا اس کے بعد ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو متعلقہ شخص کے انتقال کے بعد اطلاع دینے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے پاس تشریف لاتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت واپس تشریف لے جاتے اور بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہتے' یہاں تک کہ میت کو دفن کیا جاتا۔ راوی کہتے ہیں: ہم ایک عرصے تک ایسا ہی کرتے رہے پھر ہم نے سوچا اللہ کی قسم! اب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلوائیں گے بلکہ اپنے مُردوں کے جنازے اٹھا کر لے جایا کریں گے' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے پاس ہی اس کی نماز جنازہ ادا کر لیں یہ چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زیادہ آسانی اور سہولت کا باعث ہوگی' تو پھر ہم نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا اور اس کے بعد آج تک ایسا ہی ہوتا آ رہا ہے۔

3006- رجاله ثقات غير أبي يحيى بن سليمان- وهو فليح بن سليمان بن أبي المغيرة- فقط احتج به البخاري وأصحاب السنن، وروى له مسلم حديثًا واحدًا، وهو حديث الإفك، وضعفه يحيى بن معين، والنسائي، وأبو داوُد، وقال الساجي: هو من أهل الصدق، وكان يهم، وقال الدارقطني: مختلف فيه، ولا بأس به، وقال ابن عدى له أحاديث صالحة مستقيمة وغرائب، وهو عندى لا بأس به، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق كثير الخطأ. وأخرجه الحاكم "1/357"، والبيهقي "4/74" من طريق سريج بن النعمان، وأحمد "3/66" من طريق يونس، كلاهما عن فليح بن سليمان، بهٰذا الإسناد . وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/26"، وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات.

فَصْلٌ فِي الْمَوْتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مِنْ رَاحَةِ الْمُؤْمِنِ، وَبُشْرَاهُ، وَرُوحِهِ، وَعَمَلِهِ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ

فصل: موت اور اس سے تعلق رکھنے والی مومن کی راحت اس کی خوش خبری اس کی روح اس کے عمل اور اس کی تعریف (کے بارے میں روایات)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمَوْتَ فِيهِ رَاحَةُ الصَّالِحِينَ وَعَنَاءُ الطَّالِحِينَ مَعًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' موت نیک لوگوں کے لئے راحت اور گنہگاروں کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے

3007 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قُلْنَا: مَا يَسْتَرِيحُ وَيُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ وَيَسْتَرِيحُ مِنْ اَوْصَابِ الدُّنْيَا وَبَلَائِهَا وَمُصِيبَاتِهَا، وَالْكَافِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک جنازہ سامنے آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو اس نے راحت حاصل کر لی ہے یا پھر اس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے کیا راحت حاصل کی ہوگی یا اس سے کیسے راحت حاصل کی گئی ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

3007– إسناده صحيح . وأحمد بن بكار روى له النسائي، وقال: لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات"، وتابعه في هذا الحديث محمد بن وهب بن أبي كريمة الحراني عند النسائي، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم. أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد بن سماك الحراني . وأخرجه النسائي 4/48"–"49 في الجنائز: باب الاستراحة من الكفار، من طريق محمد بن وهب بن أبي كريمة الحراني، عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم ."3012"

فرمایا: جب مومن کا انتقال ہوتا ہے تو وہ دنیا کی تکلیفوں، پریشانیوں اور مصیبتوں سے راحت حاصل کر لیتا ہے اور جب کافر کا انتقال ہوتا ہے تو لوگ، شہر، درخت اور جانور اس سے راحت حاصل کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَمَارَةِ الَّتِي يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى مَحَبَّةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِقَاءَ مَنْ وُجِدَتْ فِيهِ

اس نشانی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی محبت پر استدلال کیا جا سکتا ہے جو اس شخص کی حاضری کے بارے میں ہو جس میں وہ نشانی پائی گئی ہے

3008 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ لَّمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ لَمْ يُحِبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ يُحِبُّ الْمَرْءُ وَيَكْرَهُ لِقَاءَ اللّٰهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس سبب کے بارے میں ہے جس کی وجہ سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے یا ناپسند کرتا ہے

3009 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

3008– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد "2/313" من طريق، عبد الرزاق بهذا الإسناد. وأخرجه مالك "1/240" في الجنائز: باب جامع الجنائز: ومن طريقه البخاري "7504" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيدُونَ اَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ) الفتح: من الآية ."15 والبغوي "1448"، والنسائي "4/10" في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه النسائي "4/10" من طريق المغيرة عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد "2/346"، ومسلم "2685" في الذكر والدعاء والتوبة: باب من أحب لقاء الله، والنسائي "4/9"، والخطيب في "تاريخه" "12/311" من طريق عن مطرف، عن عامر، عن شريح بن هانيء، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/420" من طريق مجاهد عن أبي هريرة.

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَذَاكَ كَرَاهِيَتُنَا لِقَاءَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حُضِرَ فَبُشِّرَ بِمَا اَمَامَهُ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ، فَبُشِّرَ بِمَا اَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ہم تو موت کو پسند نہیں کرتے ہیں' تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جب مومن کا آخری وقت قریب آتا ہے' تو اسے آگے (ملنے والی نعمتوں) کے بارے میں خوشخبری دی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کا آخری وقت قریب آتا ہے' تو اسے آگے (ملنے والے عذاب وغیرہ) کے بارے میں بتایا جاتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ عِنْدَ حُلُولِ الْمَنِيَّةِ بِهِمَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے جو مرنے کے وقت بندہ مومن یا کافر شخص کو خوشخبری (یا بری خبر) دی جاتی ہے

3010 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا

3009- حديث صحيح، الحارث بن سريج النقال، وإن كان ضعيفًا، قد توبع عليه، باقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "1066" في الجنائز: باب ما جاء فيمن أحب لقاء الله، والنسائي "4/10" في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله، عن أبي الأشعث، عن المعتمر بن سليمان بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد "5/321"، والدارمي "2/708"، والبخاري "6502" في الرقاق: باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، والبغوي "1449" من طريق همام، عن قتادة. به. وأخرجه الطيالسي "574"، وأحمد "5/316"، والنسائي "4/10"، ومسلم "2683"، من طريق شعبة عن قتادة، به وأخرجه أحمد "3/107"، والبزار "780"، من طرق عن حميد، عن أنس، عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وقال الهيثمي في "المجمع" "2/320" بعد أن نسبه إلى الثلاثة: ورجال أحمد رجال الصحيح.

نَبِيَّ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی رضامندی اور جنت کے حوالے سے خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَلَامَةِ الَّتِي يَكُوْنُ بِهَا قَبْضُ رُوحِ الْمُؤْمِنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس علامت کی صفت کے بارے میں ہے جو مومن کی روح قبض ہونے کے وقت سامنے آتی ہے

3011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ،

3010– إسناده على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد روى عنه محمد بن بكر البرساني قبل الاختلاط. وأخرجه الترمذي "1067" في الجنائز: باب ما جاء فيمن أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه البخاري "6507" تعليقًا عن سعيد، به. ووصله مسلم "2684" "15" في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله، والترمذي "1067"، والنسائي "4/10" في الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله، من طريق خالد بن الحارث الهجمي، والنسائي 4/10"ن وابن ماجه "4264" في الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له، من طريق عبد الأعلى السامي –وهو ممن روى عن سعيد قبل الاختلاط– كلاهما عن سعيد، به. وأخرجه أحمد "6/44" و"55" "207" و"236"، ومسلم "2684".

3011– إسناده صحيح على شرط البخاري. مسدد لم يرو له مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه الحاكم "1/361" من طريق مسدد، بهذا الإسناد، وصححه على شرط الشيخين. وأخرجه الترمذي "982" في الجنائز: باب ما جاء في أن المؤمن يموت بعرق الجبين، وأحمد "5/350"، والنسائي 4/5"–"6 في الجنائز: باب علامة موت المؤمن، وابن ماجه "1452" في الجنائز: باب ما جاء في المؤمن يؤجر في النزع، والحاكم "1/361" من طريق يحيى بن سعيد، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن، وقد قال بعض أهل العلم يعني البخاري كما ذكر ابن حجر في "التهذيب": لا نعرف لقتادة سماعًا من عبد الله بن بريدة. وأخرجه أحمد "5/357"، والطيالسي "808" من طريق مثنى بن سعيد، به. وأخرجه النسائي "4/6"

(متن حدیث): اَنَّهٗ دَخَلَ فَرَاٰى ابْنًا لَهٗ يَرْشَحُ جَبِينُهٗ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَمُوْتُ الْمُؤْمِنُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ (گھر میں) داخل ہوئے' تو انہوں نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ (موت کے قریب) اس کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ رہا تھا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کا انتقال پیشانی کے پسینے کے ہمراہ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا مَاتَ يَكُوْنُ مُسْتَرِيحًا، وَالْكَافِرَ مُسْتَرَاحًا مِنْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب مسلمان فوت ہوتا ہے تو وہ راحت حاصل کر لیتا ہے اور جب کافر مرتا ہے تو اس سے راحت حاصل ہو جاتی ہے

3012 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ، اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنِ الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

❁❁ حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: کون شخص راحت حاصل کرنے والا ہے اور کون وہ ہے' جس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن بندہ دنیا کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے راحت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف چلا جاتا ہے اور جس سے راحت حاصل کی جائے وہ کافر بندہ ہے' جس سے لوگ، شہر، درخت اور جانور راحت حاصل کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُعْمَلُ بِرُوحِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ اِذَا قُبِضَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب مومن اور کافر کی روحیں قبض ہوتی ہیں تو ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے

3012- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" "1/241" في الجنائز: باب جامع الجنائز: ومن طريقه البخاري "6512" في الرقاق. باب سكرات الموت، ومسلم "950" في الجنائز: باب ما جاء في: مستريح ومستراح منه، والنسائي "4/48" في الجنائز: باب استراحة المؤمن بالموت، والبيهقي "3/379"، والبغوي. "1453" وأخرجه أحمد "5/296" و"304"، ومسلم "950" من طريق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، وأحمد 5/302 "-"303 من طريق زهير بن محمد، والبخاري "6513"

3013- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو الجوزاء: هو أوس بن عبد الله الربعي. وأخرجه الحاكم "1/353" من طريق عمرو بن عاصم الكلابي، عن همام، بهذا الإسناد، وصححه. وانظر الحديث الآتي.

3013 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ حَضَرَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ، فَاِذَا قُبِضَتْ نَفْسُهُ جُعِلَتْ فِىْ حَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيُنْطَلَقُ بِهَا اِلٰى بَابِ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا وَجَدْنَا رِيحًا اَطْيَبَ مِنْ هٰذِهِ، فَيُقَالُ: دَعُوْهُ يَسْتَرِيحُ، فَاِنَّهُ كَانَ فِىْ غَمٍّ، فَيُسْاَلُ مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَا فَعَلَتْ فُلَانَةُ؟.

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَاِذَا قُبِضَتْ نَفْسُهُ وَذُهِبَ بِهَا اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ يَقُوْلُ خَزَنَةُ الْاَرْضِ: مَا وَجَدْنَا رِيحًا اَنْتَنَ مِنْ هٰذِهِ، فَتَبْلُغُ بِهَا اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى

قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنِىْ رَجُلٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ تُجْمَعُ بِالْجَابِيَتَيْنِ، وَاَرْوَاحُ الْكُفَّارِ تُجْمَعُ بِبُرْهُوتَ: سَبِخَةٌ بِحَضْرَمَوْتَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، نَحْوَهُ مَرْفُوعًا.

الْجَابِيَتَانِ بِالْيَمَنِ، وَبُرْهُوتَ مِنْ نَاحِيَةِ الْيَمَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب مومن کا آخری وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں جب اس کی جان قبض کر لی جاتی ہے تو اسے سفید رنگ کے کپڑے میں رکھا جاتا ہے فرشتے اسے لے کر آسمان کے دروازے کی طرف جاتے ہیں وہ (یعنی پہلے آسمان کے فرشتے) یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ پاکیزہ بو کبھی محسوس نہیں کی تو یہ کہا جاتا ہے اسے چھوڑ دو اس نے راحت حاصل کر لی ہے کیونکہ پہلے یہ غم (کی دنیا) میں تھا تو دریافت کیا جاتا ہے: فلاں نے کیا عمل کیا فلاں نے کیا عمل کیا اور فلاں عورت نے کیا عمل کیا اور جب کافر شخص کی جان قبض کی جاتی ہے تو اسے لے کر زمین کے دروازے پر آیا جاتا ہے زمین کے نگران کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ بدبودار کوئی چیز محسوس نہیں کی پھر وہ اسے لے کر زمین کے سب سے نچلے طبقے تک جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اہل ایمان کی روحیں ''جابیتین'' میں اکٹھی ہوئی ہیں اور کفار کی روحیں ''برہوت'' میں اکٹھی ہوتی ہیں جو ''حضر موت'' میں شور زدہ زمین ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو معاذ بن ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے قتادہ سے قسامہ بن زہیر کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جابیتین یمن میں ہے اور برہوت یمن کا نواحی علاقہ ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْاَرْوَاحَ يَعْرِفُ بَعْضُهَا بَعْضًا بَعْدَ مَوْتِ اَجْسَامِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اجسام کے مرنے کے بعد ارواح ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں

3014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا قُبِضَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ، فَتَقُولُ: اخْرُجِي إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ، فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيحِ مِسْكٍ حَتّٰى إِنَّهُمْ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَشُمُّونَهُ، حَتّٰى يَاْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ، فَيَقُولُونَ: مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ الَّتِي جَائَتْ مِنَ الْاَرْضِ؟ وَلَا يَاْتُونَ سَمَاءً إِلَّا قَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى يَاْتُونَ بِهِ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ اَهْلِ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ، فَيَقُولُونَ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ: دَعُوهُ حَتّٰى يَسْتَرِيحَ، فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: قَدْ مَاتَ، اَمَا اَتَاكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: ذُهِبَ بِهِ إِلَى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَاْتِيهِ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمُسْحٍ، فَيَقُولُونَ: اخْرُجِي إِلَى غَضَبِ اللّٰهِ، فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ فَتَذْهَبُ بِهِ إِلَى بَابِ الْاَرْضِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مومن کی روح قبض ہوتی ہے' تو رحمت کے فرشتے سفید کپڑا لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: (اس جسم سے نکل کر) اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی طرف آجاؤ' تو وہ جان یوں نکلتی ہے جیسے وہ سب سے پاکیزہ مشک کی خوشبو ہو' یہاں تک کہ وہ فرشتے اسے ایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں اور اسے سونگھتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان کے دروازے تک آتے ہیں' تو (آسمان والے) فرشتے یہ کہتے ہیں: اتنی پاکیزہ خوشبو کس چیز کی ہے' جو زمین کی طرف سے آئی ہے وہ فرشتے جس بھی آسمان پر آتے ہیں وہاں یہی جملہ کہا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر مومنین کی ارواح کے پاس آجاتے ہیں' تو وہ لوگ اس سے مل کر یوں خوش ہوتے ہیں جیسے کسی غیر موجود شخص کے گھر والے اسے مل کر خوش ہوتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ تو دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں: اسے چھوڑ دو' تاکہ یہ آرام کرلے' کیونکہ یہ دنیا کے غموں میں مبتلا تھا' تو وہ (مردہ) یہ کہتا ہے اس کا' تو انتقال ہو چکا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا' تو وہ لوگ اسے کہتے ہیں: اسے اس کے ٹھکانے ھاویہ کی طرف لے جایا گیا ہوگا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جہاں تک کافر شخص کا تعلق ہے' تو عذاب کے فرشتے موٹی کھردی چادر لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں: تم نکل کر اللہ کے غضب کی طرف جاؤ' تو وہ جان یوں نکلتی ہے جیسے انتہائی بودار مردار ہوتا ہے' تو وہ اسے لے کر زمین کے دروازے کی طرف آتے ہیں۔

3014- إسناده صحيح. قسامة بن زهير روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه النسائي 4/8"-"9 في الجنائز: باب ما يلقى به المؤمن من الكرامة عند خروج نفسه، من طريق عبيد الله بن سعيد، والحاكم "1/353" من طريق محمد بن أبي بكر المقدمي، كلاهما عن معاذ بهذا الإسناد. وفيه زيادة نصها: "فيقولون: ما أنتن هذه الريح، حتى يأتون به أرواح الكفار." وأخرجه الحاكم 1/352"-"353 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن قتادة، به، وقال: وقد تابع هشام بن عبد الله الدستوائي معمر بن راشد في روايته عن قتادة، عن قسامة بن زهير، وصححه ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ مِنْ غَيْرِ مَظَانِّهِ اَنَّ الْمَيِّتَ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَنْهُ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ بَعْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو

اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ جب میت فوت ہو جاتی ہے تو اس کے بعد نیک عمل اس سے منقطع ہو جاتے ہیں

3015 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُو بِهِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُ، اِنَّهُ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَاِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ اِلَّا خَيْرًا

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی اس کے آنے سے پہلے اس کے بارے میں دعا مانگے' کیونکہ جب وہ انتقال کر جائے گا' تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا اور مومن کی عمر صرف بھلائی میں اضافہ کرتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمُومَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ انْقَطَعَ عَمَلُهُ لَمْ يُرِدْ بِهَا كُلَّ الْاَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان الفاظ کا عموم کہ اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اس سے مراد تمام اعمال نہیں ہیں

3016 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاجِكٍ الْهَرَوِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

3015- حديث صحيح. ابن أبي السري- وهو محمد بن المتوكل- قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "2/316"، ومسلم "2682" في الذكر والدعاء والتوبة: باب كراهة تمني الموت لضر نزل به، والبيهقي "3/377"، والبغوي "1446" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/350" من طريق عبد الله بن لهيعة، عن أبي يونس سليم بن جبير مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم ."3000"

3016- إسناده صحيح على شرط مسلم. العلاء : هو ابن عبد الرحمٰن بن يعقوب الحُرَقي. وأخرجه مسلم "1631" في الوصية: باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، والترمذي "1376" في الأحكام: باب في الوقف، والنسائي "6/251" في الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، والغوى "139" من طريق علي بن حجر، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "2/372"، والبخاري في "الأدب المفرد" "38"، ومسلم "1631"، والطحاوي في "الأدب المفرد" "38"، ومسلم "1631"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "246"، والبيهقي "6/278" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به.وأخرجه أبو داوٗد "3880"

(متن حدیث):اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب انسان مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے صرف تین اعمال (کا اجر وثواب منقطع نہیں ہوتا) صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے یا وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا عَلِمَ مِنْ اَخِيهِ حَوْبَةً وَقَدْ مَاتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب اسے اپنے بھائی کے بارے میں کسی گناہ کا پتہ چلے' جو بھائی فوت ہو چکا ہے' تو آدمی اس بھائی کے بارے میں دعائے مغفرت کرے

3017 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلُمَّ اِلٰى حِصْنٍ وَّعَدَدٍ وَّعِدَّةٍ، قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: حِصْنٌ فِي رَاْسِ الْجَبَلِ لَا يُؤْتٰى اِلَّا فِي مِثْلِ الشِّرَاكِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَعَكَ مَنْ وَّرَائَكَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مُهَاجِرًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهٗ رَجُلٌ مِنْ رَهْطِهٖ، فَحُمَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ حُمًّى شَدِيدَةً، فَجَزِعَ، فَاَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَعَ بِهَا رَوَاجِبَهٗ فَتَشَخَّبَتْ حَتّٰى مَاتَ، فَدُفِنَ، ثُمَّ اِنَّهٗ جَاءَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَى الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فِي شَارَةٍ حَسَنَةٍ وَّهُوَ مُخَمِّرٌ يَدَهٗ، فَقَالَ لَهُ الطُّفَيْلُ: اَفُلَانٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: صَنَعَ بِي رَبِّي خَيْرًا، غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ يَدَاكَ؟ قَالَ: قَالَ لِي رَبِّي: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ: فَقَصَّ الطُّفَيْلُ رُؤْيَاهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ: اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ، اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ، اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ

3017– رجاله ثقات إبراهيم بن عبد الله الهروي روى له الترمذي وابن ماجه وهو صدوق حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين، إلا أن فيه عنعنة أبي الزبير. وهو في "مسند أبعلى" ."2175"وأخرجه أحمد "3/370"، "371"، ومسلم "116" في الإيمان: باب الدليل على أن قاتل نفسه لا يكفر، والبيهقي "8/17"، وأبو نعيم في "الحلية" "6/261"، من طريق سليمان بن حرب، والحاكم "4/76" من طريق محمد بن الفضل، كلاهما عن حماد بن زيد، عن الحجاج الصواف، بهذا الإسناد. ولم يصرح أبو الزبير بالتحديث عندهم.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف تشریف لائیں جہاں قلعہ بھی ہے اور لوگوں کی تعداد بھی ہے اور متعدد (قسم کا سازوسامان) بھی ہے یہاں ابوزبیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے وہ قلعہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر تھا جہاں انتہائی مشکل سے پہنچا جاسکتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں کیا وہ تمہارے ساتھ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہمراہ ان کے قبیلے کا ایک شخص موجود تھا اس شخص کو شدید بخار ہو گیا وہ گریہ وزاری کرنے لگا اس نے چھری لی اور اس کے ذریعے اپنی رگ کاٹی اس کا خون بہنے لگا' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا اسے دفن کر دیا گیا پھر رات کو خواب میں ایک شخص حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو انتہائی عمدہ حلیے میں تھا اور اس نے اپنے ہاتھ کو ڈھانپا ہوا تھا طفیل نے اس سے دریافت کیا: تم فلاں ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے اس نے بتایا: میرے پروردگار نے میرے ساتھ عمدہ سلوک کیا ہے اور میرے اس کے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے میری مغفرت کر دی ہے۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے ہاتھ کا کیا ہوا' تو اس نے بتایا: میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا: ہم تمہاری اس چیز کو ہرگز ٹھیک نہیں کریں گے جسے تم نے خود خراب کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کیے (اور یہ دعا کی)

"اے اللہ! تو اس کے دونوں ہاتھوں کی بھی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس کے دونوں ہاتھوں کی بھی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس کے دونوں ہاتھ کی بھی مغفرت کر دے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَدْحِ الْمَرْءِ الْمَوْتٰى بِمَا يَعْلَمُ مِنْ مَسَاوِئِهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کو کسی مرحوم کی برائیوں کا علم ہو تو وہ اس حوالے سے اس پر تنقید کرے

3018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہارا ساتھی انتقال کر جائے' تو تم لوگ اسے چھوڑ دو۔

3018– إسناد صحيح. كثير بن عبيد المذحجي روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد بن يوسف: هو ابن واقد. وسفيان: هو الثوري. وأخرجه الترمذي "13895" في المناقب: باب فضل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق محمد به يحيى، عن محمد بن يوسف، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث الثوري، ما أقل من رواه عن الثوري.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3019 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، وَوَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہارا ساتھی انتقال کر جائے' تو تم اسے چھوڑ دو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَعُوهُ اَرَادَ بِهِ عَنْ ذِكْرِ مَسَاوِئِهِ دُونَ مَحَاسِنِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تو تم اسے چھوڑ دو'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی برائیوں کا ذکر کرنا چھوڑ دو' یہ مراد نہیں ہے کہ اس کی اچھائیوں کا ذکر چھوڑ دو

3020 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِئِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے مرحومین کی اچھی چیزوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں (کو بیان کرنے) سے باز آ جاؤ۔''

3019– إسناده من طريق وكيع على شرط الشيخين، وعلي بن هاشم: صدوق من رجال مسلم، وأخرجه أبو داوُد "4899" في الأدب: باب في النهي عن سب الموتى، من طريق زهير بن حرب، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1446" من طريق عبد الله بن عثمان، عن هشام، به.

3020– إسناده ضعيف من أجل عمران بن أنس المكي، قال فيه البخاري: منكر الحديث. وأخرجه أبو داوُد "4900" في الأدب: باب في النهي عن سب الموتى، والترمذي "1019" في الجنائز: باب "34"، والطبراني في "الكبير" "12/13599"، وفي "الصغير" "461"، والحاكم "1/385"، والبيهقي "4/75"، والمزي في "تهذيب الكمال" ورقة "1056" من طريق أبي كريب محمد بن العلاء بن كريب، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث غريب، سمعت محمدًا يقول: عمران بن أنس المكي منكر الحديث. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي توهمًا منهما أن عمران ابن أنس هو عمران بن أبي أنس الثقة. وله شاهد من حديث عائشة والمغيرة، وهما الحديثان الآتيان.

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا

3021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا فَعَلَ يَزِيدُ بْنُ قَيْسٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ؟ قَالُوا: قَدْ مَاتَ. قَالَتْ: فَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، فَقَالُوا لَهَا: مَا لَكِ لَعَنْتِيهِ، ثُمَّ قُلْتِ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ؟ قَالَتْ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ، فَاِنَّهُمْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: مَاتَتْ عَائِشَةُ سَنَةَ سَبْعٍ وَّخَمْسِينَ، وَوُلِدَ مُجَاهِدٌ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ، فَدَلَّكَ هٰذَا عَلٰى اَنَّ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ كَانَ وَاهِمًا فِي قَوْلِهٖ ذٰلِكَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے دریافت کیا: یزید بن قیس کے ساتھ کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے لوگوں نے بتایا: وہ مرگیا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں لوگوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ نے اس پر لعنت کی تھی اور پھر آپ نے یہ کہا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''تم لوگ مردوں کو برا نہ کہو' کیونکہ وہ اس چیز کی طرف چلے گئے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا تھا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال **57** ہجری میں ہوا اور مجاہد کی پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں **21** ہجری میں ہوئی تو یہ چیز تمہاری رہنمائی اس بات کی طرف کرے گی۔ جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ مجاہد نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔ اسے اپنی اس رائے میں وہم ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْبَعْضِ مِنَ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے مردوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا

3022 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، وَاَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ،

3021– إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله بن عمر بن أبان: هو عبد الله بن عمر بن محمد بن أبان، وعبثر: هو ابن القاسم. وأخرجه أحمد "6/180"، والدارمي "2/239"، والبخاري "1393" في الجنائز: باب ما ينهى من سب الأموات، و"5616" في الرقاق: باب سكرات الموت، والنسائي "4/53" في الجنائز: باب النهي عن سب الأموات، والقضاعي في "مسند الشهاب" "923"، و"924"، والبيهقي "4/75"، والبغوي "1509" من طريق شعبة عن الأعمش، به. وأخرجه البخاري تعليقًا "1393" من طريق عبد الله بن عبد القدوس، ومحمد بن أنس، عن الأعمش، به. وأخرجه عمر بن شبة في كتاب "أخبار البصرة" فيما ذكره الحافظ في "الفتح" "3/259" من طريق محمد بن فضيل، عن الأعمش، به.

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ مردوں کو برا کہہ کر زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِإِيجَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَيِّتِ مَا أَثْنَى عَلَيْهِ النَّاسُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ میت کے لیے وہی چیز واجب کر دیتا ہے جس اچھائی یا برائی کے حوالے سے لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں

3023 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، وَمَرُّوا بِأُخْرَى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: مَرُّوا بِتِلْكَ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَوَجَبَتِ النَّارُ، وَمَرُّوا بِهٰذِهِ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَوَجَبَتِ الْجَنَّةُ، وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ ایک جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' تو اس کی برائی بیان کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی پھر لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے' تو لوگوں نے اس کی تعریف کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز واجب ہوگئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ اسے لے کر گزرے اور انہوں نے اس کی برائی بیان کی' تو جہنم واجب ہوگئی یہ لوگ اسے لے کر گزرے اور انہوں نے اس کی تعریف بیان کی' تو جنت واجب ہوگئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

3022- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الملائي: هو الفضل بن دكين أبو نعيم، وأبو داؤد الحفري: هو عمر بن سعد بن عبيد. وأخرجه أحمد "4/252"، والطبراني "20/1013" من طريق وكيع وعبد الرحمٰن عن سفيان، به.

3023- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطيالسي 2062"- ومن طريقه البغوي في "مسند ابن الجعد" 1489"- والبخاري "1367" في الجنائز: باب ثناء الناس على الميت، والبيهقي 4/74"-"75، والبغوي في شرح السنة "1507"، من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/186"، ومسلم "949" في الجنائز: باب فيمن يثنى عليه خير أو شر من المتوتى، والنسائي 4/49"-"50 في الجنائز: باب الثناء، والبغوي في "مسند علي بن الجعد" "1491" من طريق إسماعيل بن علية، عن عبد العزيز بن صهيب، به. وأخرجه البغوي في "مسند ابن الجعد " "1490" من طريق هشيم، عن عبد العزيز، به. وأخرجه أحمد "3/179"، والترمذي "1058" في الجنائز: باب: ما جاء في الثناء الحسن على الميت، من طريق حميد عن أنس. وانظر الحديث رقم "3025" و "3027".

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَيِّتِ اِذَا اَثْنَى النَّاسُ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ بَعْدَ مَوْتِهِ

میت کے لیے جنت کے واجب ہو جانے کا تذکرہ جب لوگ اس کے مرنے کے بعد اس کے بارے میں بھلائی کا تذکرہ کرتے ہیں

3024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا مِنْ مَنَاقِبِ الْخَيْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ اَنْتُمْ شُهُودُ اللهِ فِي الْاَرْضِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو بھلائی کے مناقب کے حوالے سے اس کی اچھی تعریف بیان کی گئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اللهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ حُكْمَ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا (مرحوم) آدمی کے لیے دنیا میں لوگوں کی اس کی تعریف کے حکم کو ثابت کرنے کا تذکرہ

3025 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ صلى الله عليه وسلم وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَجَبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَقُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ فَقَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ وَالْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ.

3024- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة الليثي. محمد بن عبيد: هو الطنافسي. وأخرجه أحمد "2/528" من طريق محمد بن عبيد بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/261" و"498"، وابن ماجه "1492" في الجنائز: باب ما جاء في الثناء على الميت، من طرق عن محمد بن عمرو، به. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة " "1/486": هٰذا إسناد صحيح، ورجاله محتج بهم في "الصحيحين."

3025- إسناده صحيح على شرط مسلم محمد بن عبيد بن حساب ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "3/186" و"245"، والبخاري "2642" في الشهادات: باب تعديل كم يجوز، ومسلم "949" في الجنائز: باب فيمن يثنى عليه خير أو شر من الموتى، وابن ماجه "1491" في الجنائز: باب ما جاء في الثناء على الميت، والبيهقي "10/209" من طريق حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/197"، و"211"، ومسلم "949"، والبيهقي "4/75"، والبغوي "1508"، وأبو نعيم في "الحلية" "6/291" من طرق عن ثابت البناني، به. وانظر الحديث رقم "3023" و."3027" وقوله: "والمؤمنون شهداء الله في الأرض" يشمل الصحابة وغيرهم من الثقات المتقنين.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی اچھائی کے ہمراہ تعریف کی گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائی بیان کی گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بھی فرمایا واجب ہوگئی اور اس کے لیے بھی فرمایا واجب ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی گواہی کی وجہ سے (میں نے ایسا کہا ہے) اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ مَنْ شَهِدَ لَهُ جِيرَانُهُ بِالْخَيْرِ، وَاِنْ عَلِمَ اللّٰهُ مِنْهُ بِخِلَافِهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے گناہوں کے مغفرت کردینے کا تذکرہ جس کے پڑوسی اس کے بارے میں بھلائی کی گواہی دیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کو اس شخص کے بارے میں اس کے برخلاف کا علم ہو

3026 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَشْهَدُ لَهُ اَرْبَعَةُ اَهْلِ اَبْيَاتٍ مِنْ جِيرَتِهِ الْاَدْنَيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اِلَّا خَيْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِيهِ، وَغَفَرْتُ لَهُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان فوت ہوجائے اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے چار گھر کے افراد اس کے حق میں یہ گواہی دیں کہ وہ لوگ اس کے بارے میں بھلائی کا علم رکھتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس شخص کے بارے میں' میں نے تم لوگوں کے علم کو قبول کیا اور میں نے اس کی ان چیزوں کی مغفرت کردی جن سے تم واقف نہیں ہو۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَثْنٰى عَلَيْهِ النَّاسُ بِالْخَيْرِ اِذْ هُمْ شُهُوْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہوجانے کا تذکرہ جس کے بارے میں لوگ بھلائی کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہیں

3026- حديث صحيح بشواهده، وإسناده ضعيف. مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" "3481" .واخرجه أحمد "2/242"، والحاكم "1/378" من طريق مؤمل بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي.! وقال الهيثمي في "المجمع" "3/4": وأخرجه الخطيب في "تاريخه" "7/455"–"456" من طريق بقية بن الوليد، حدثني الضحاك بن حمزة، عن حميد الطويل، عن أنس بلفظ: "ما من مسلم يموت فيشهد له رجلان من جيرته."....وله شاهد من حديث أبي هريرة عند أحمد "2/408" بلفظ: "ما من مسلم يمت فيشهد له ثلاثة أهل أبيات"....، وفيه راو لم يسم كما قال الهيثمي في "المجمع" "3/4" .وآخر من مراسيل بشر بن كعب أخرجه أبو مسلم الكجي كما في "فتح الباري" "3/231" .وانظر حديث عمر الآتي برقم "3028".

3027 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَاتَ رَجُلٌ فَمَرُّوا بِجَنَازَتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، وَمَرُّوا بِاُخْرٰى، فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ فَسَاَلَهٗ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَنْتُمْ شُهُوْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا لوگ اس کا جنازہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے لوگوں نے اس کی برائی بیان کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی پھر لوگ ایک دوسرے جنازے کو لے کر گزرے لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَيِّتِ اِذَا شَهِدَ لَهٗ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْخَيْرِ

اس میت کیلئے جنت واجب ہو جانے کا تذکرہ جس کے بارے میں دو مسلمان بھلائی کی گواہی دیں

3028 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ، فَهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِيْعًا، فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَمَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ، فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ: قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ قَالَ: وَثَلَاثَةٌ قَالَ: فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ قَالَ: وَاثْنَانِ، وَلَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

❁❁ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا وہاں وباء پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے بڑی تیزی سے اموات ہو رہی تھیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس مرحوم کی اچھی تعریف بیان کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس مرحوم کی برائی بیان کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ ابواسود نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! کیا چیز واجب ہو گئی' تو انہوں نے بتایا: یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح

3027– إسناده صحيح على شرط البخاري. وانظر الحديث رقم "3023" و "3025"

3028– إسناده صحيح . إسحاق بن إسماعيل الطالقاني روى له أبو داوٗد وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير المقرىء – وهو عبد الله بن يزيد المكي القرشي – فمن رجال مسلم وأخرجه أحمد "1/30"، والنسائي "4/50"–"51 في الجنائز: باب الثناء، من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/31" و "45"، والبخاري "1368" في الجنائز: باب ثناء الناس على الميت، و "2643" في الشهادات: باب تعديل كم يجوز، والترمذي "1059"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

''جس بھی مسلمان کے بارے میں چار افراد اچھائی کی گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا' تو ہم نے عرض کی: اگر تین دے دیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تین دے دیں' تو بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اگر دو دے دیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو دے دیں (تو بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا)''

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے نبی اکرم ﷺ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ تَقْبِيلِ الْحَيِّ لِلْمَيِّتِ.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے زندہ شخص کے میت کو بوسہ دینے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

3029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا تھا۔

ذِكْرُ مَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ.

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر کیا کہا تھا

3030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ حِينَ دَخَلَ بَيْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3029- إسناده صحيح على شرطهما . عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي.وأخرجه أحمد "6/44"، والبخاري "4455"، و"4456" و"4457" في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، و"4709" و"4710" و"4711" في الطب: باب اللدود، والنسائي "4/11" في الجنائز: باب تقبيل الميت، وابن ماجه "1457" في الجنائز: باب ما جاء في تقبيل الميت، والبغوي "1471" من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي "4/11" من طريق ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب عن عروة، عن عائشة.

الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، وَهُوَ بَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ بُرْدَ حِبَرَةٍ كَانَ مُسَجًّى بِهِ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، لَقَدْ مِتَّ الْمَوْتَةَ الَّتِي لَا تَمُوتُ بَعْدَهَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس گھر کے اندر تشریف لے گئے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے ''حبرہ'' کی بنی ہوئی چادر ہٹائی جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ دیا گیا تھا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور یہ بات ارشاد فرمائی: میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو مرتبہ موت کو جمع نہیں کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ موت پالی ہے جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت نہیں آئے گی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ جَمَّرَ الْمَيِّتَ أَنْ يُجَمِّرَهُ وِتْرًا

جو شخص میت (کی لحد) میں پتھر لگاتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ طاق تعداد میں لگائے

3031 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ قُطْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا جَمَّرْتُمُ الْمَيِّتَ فَأَوْتِرُوا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3030– إسناده صحيح . إسماعيل بن أبي أويس: هو إسماعيل بن عبد الله بن عبد الله بن أويس، وأخوه: هو أبو بكر عبد الحميد، ومحمد بن أبي عتيق: هو محمد بن عبد الله بن أبي عتيق التيمي روى له البخاري مقرونًا، وهو ثقة، وقد تابع إسماعيل بن أبي أويس ابن سعد، فأخرجه في "الطبقات" "2/268" عن أخيه أبي بكر عبد الحميد بهذا الإسناد بأطول مما هنا، وهذا سند صحيح .وأخرجه أحمد "1/334" من طريق يعقوب، عن ابن أخي ابن شهاب، عن عمه، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أبي هريرة، وهذا سند صحيح .وفي الباب: حديث عائشة عند أحمد "1/334" و"6/117"، والبخاري "1241" و"1242" في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أدرج في أكفانه، و "4452" و"4453" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، والنسائي "4/11" في الجنائز: باب تقبيل الميت، والبيهقي "3/406" من طريق الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، والبخاري "3667" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: لو كنت متخذًا خليلًا، من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، كلاهما عن عائشة.وحديث ابن عباس عند أحمد "1/367"

3031– إسناده صحيح عليشرط مسلم. قطبة: هو ابن عبد العزيز بن سياه الأسدي الحماني، وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي .وأخرجه ابن أبي شيبة "3/265"، وأحمد "3/331" عن يحيى بن آدم، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم "1/355"، وعنه البيهقي "3/405" من طريق محمد بن عبد الله بن نمير، عن يحيى بن آدم، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وسقط من إسناد الحاكم: "يحيى بن آدم ."وأخرجه البزار "813" عن علي بن سهل المدائني، حدثنا بشر بن آدم، حدثنا يزيد بن عبد العزيز، عن الأعمش، به.وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/26" ونسبه إلى أحمد والبزار وقال: ورجاله رجال الصحيح.

"جب تم میت کی (لحد میں) پتھر لگاؤ' تو طاق تعداد میں لگاؤ"

3032 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُورًا، اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا، آذَنَّاهُ قَالَتْ: فَاَلْقَى اِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ قَالَ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ: اغْسِلْنَهَا مَرَّتَيْنِ، اَوْ ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ: وَمَشَطْتُهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، وَكَانَ فِيهِ اَنَّهُ قَالَ: ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِغُسْلِ الْمَيِّتِ فَرْضٌ، وَالشَّرْطُ الَّذِي قُرِنَ بِهِ هُوَ الْعَدَدُ الْمَذْكُورُ فِي الْخَبَرِ قُصِدَ بِتَغْيِيبِهِ النَّدْبُ لَا الْحَتْمُ

3032– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عُبيد بن حساب، فمن رجال مسلم. أم عطية: هي نسيبة بنت كعب ويقال: بنت الحارث الأنصارية .وأخرجه أبو داوُد "3146" في الجنائز: باب كيف غسل الميت، عن محمد بن عبيد بن حساب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "1258" و"1259" في الجنائز: باب يجعل الكافور في الأخيرة، ومسلم "939" "38" في الجنائز: باب في غسل الميت، والنسائي "4/31" في الجنائز: باب غسل الميت أكثر من سبعة، وأبو داوُد "3142" في الجنائز: باب كيف غسل الميت، والبيهقي "3/389"، والطبراني "25/90" من طريق حماد بن زيد، به . وأخرجه مالك "1/222" في الجنائز: باب غسل الميت، ومن طريقه البخاري "1253" في الجنائز: باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر، ومسلم "939" "36"، والنسائي "4/28" باب غسل الميت بالماء والسدر، وأبو داوُد "3142"، والطبراني "25/88" و"89"، والبيهقي "3/389"، والبغوي "1472" عن أيوب، به .وأخرجه أحمد "5/84" و"6/407"، وابن الجارود "518"، والبخاري "1254" في الجنائز: باب ما يستحب أن يغسل وترًا، و "1261" باب كيف الإشعار بالميت، ومسلم "939" "36" و"37" و"38"، وأبو داوُد "3143" والنسائي "4/31" باب غسل الميت أكثر من خمس، و "4/32" باب الكافور في غسل الميت، وباب الإشعار، وابن ماجه "1458" في الجنائز: باب ما جاء في غسل الميت، والطبراني "25/86" و"91" و"93" من طرق عن أيوب، به.وأخرجه أحمد "5/85"، والبخاري "1357" باب هل تكفن المرأة في إزار الرجل، والترمذي "990" في الجنائز: باب ما جاء في غسل الميت، وابن الجارود "519"، والطبراني "25/94" و"95" و"96" و"99" و"166"، والبيهقي "3/389" من طرق عن محمد بن سيرين، بهوأخرجه أحمد "5/84" و"85" و"6/407" و"408"، وابن الجارود "519" و"520"، والبخاري "1255" باب يبدأ بميامن الميت، و"1256" باب مواضع الوضوء من الميت، و"1260" باب نقض شعر المرأة، و "1262" باب يجعل شعر المرأة ثلاثة قرون، و"1263" باب يُلقى شعر المرأة خلفها، ومسلم "939" "39" و"40" و"41" و"42" و"43"، والنسائي "4/30" باب نقض رأس الميت، وباب ميامن الميت ومواضع الوضوء منه، وباب غسل الميت وترًا، و "4/31" باب غسل الميت أكثر من سبعة، وباب الكافور في غسل الميت، والترمذي "990"، وأبو داوُد "3144" و"3145"، وابن ماجه "1459"، والطبراني "25/94" و"154" و"155" و"156" و"157" و"158"، و"159" و"160" و"161" و"165" و"166"، والبيهقي 3/388 –"389"، والبغوي "1473" من طرق عن حفصة بنت سيرين عن أم عطية .وأخرجه النسائي "4/31" من طريق محمد عن بعض إخوته عن أم عطية.وأخرجه الطبراني "25/84" من طريق قتادة عن أنس بن مالك عن أم عطية. وانظر الحديث الآتي.

❁❁ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے ساتھ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ اگر تم مناسب سمجھو غسل دینا اور آخر میں کافور بھی شامل کر لینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کچھ کافور شامل کر لینا جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع دے دینا۔ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

حفصہ نامی خاتون نے سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تم اسے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دینا۔

سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس صاحبزادی کی تین چٹیا بنا دیں۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''تم اس کے دائیں طرف کے اعضاء اور وضو کے مقامات سے (غسل کا آغاز کرنا)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میت کو غسل دینے کا حکم فرض ہے اور وہ شرط جو اس کے ہمراہ ذکر کی گئی ہے۔ یعنی اس روایت میں مذکور عدد کو متعین طور پر ذکر کرنے سے مقصود استحباب کا بیان ہے۔ یہ لازم نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ اِنَّمَا مَشَّطَتْ قُرُوْنَهَا بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی) کی چوٹیاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت بنائی تھیں از خود نہیں بنائی تھیں

3033 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَهِشَامٍ، وَحَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا بِالْمَاءِ، وَالسِّدْرِ ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِي اٰخِرِهِنَّ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَاٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ، وَقَالَ: اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ.

قَالَ اَيُّوْبُ، وَقَالَتْ حَفْصَةُ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا، وَاجْعَلْنَ لَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

3033- إسناده صحيح. أيوب: هو ابن تميمة السختياني، وهشام: هو ابن عروة، وحبيب: هو ابن الشهيد الأزدي البصري. وأخرجه الطبراني "25/98" من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه "25/92" من طريق حماد بن سلمة، عن أيوب، عن محمد، به. وأخرجه "25/95" من طريق حفص بن غياث عن هشام وأشعث عن محمد، به، وانظر الحديث السابق.

سیّدہ اُمّ عطیہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا' اگر تم مناسب سمجھو' تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور آخر میں کچھ کافور بھی ملا دینا جب تم فارغ ہو جاؤ' تو مجھے اطلاع دینا ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی' تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ہمیں دی اور ارشاد فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

ایوب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے حفصہ نامی راوی خاتون نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دینا اور اس کی تین چوٹیاں بنا دینا۔''



فَصْلٌ فِی التَّكْفِينِ

فصل: کفن دینے کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ وَلِيَ اَمْرَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ اَنْ يُحْسِنَ كَفَنَهُ

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے معاملات کا نگران ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اسے اچھا کفن دے

3034 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ:

(متن حدیث): هٰذَا مَا سَاَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ اَحَادِيثَ، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ، قُبِضَ، فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِلَيْلٍ، اَوْ يُصَلَّى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ: اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

❁❁ وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: یہ وہ چیز ہے، جس کے بارے میں، میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: تو انہوں نے کچھ احادیث بیان کیں انہوں نے یہ بتایا کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب کا ذکر کیا جن کا انتقال ہو گیا تھا اور انہیں زیادہ بڑا کفن نہیں دیا گیا تھا اور رات کے وقت ہی دفنا دیا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کسی شخص کو رات کے وقت دفن کیا جائے یا کسی کی رات کے وقت نماز جنازہ ادا کی جائے' البتہ مجبوری کا معاملہ مختلف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی (کے کفن دفن کے معاملات) کا نگران بنے' تو وہ اسے اچھا کفن دے۔

3034- إسناده قوي. وأخرجه الحاكم "1/369" من طريق إسماعيل بن عبد الكريم الصنعاني، بهذا الإسناد. ووقع فيه: عبد الكريم بن إسماعيل خطأ. وأخرجه أحمد "3/329" و"349" و"372"، والخطيب "9/52"-"53"، والبغوي "1478" من طرق عن أبي الزبير عن جابر مختصرًا، وانظر الحديث رقم "3103". وفي الباب عن أبي قتادة عند الترمذي "995" في الجنائز: باب "19"، وابن ماجه "1474" في الجنائز: باب ما جاء فيما يستحب من الكفن. وقال الترمذي: حديث حسن غريب. ومن حديث أنس بن مالك عند العقيلي في "الضعفاء" "2/55"، والخطيب في "تاريخه" "4/160" و"9/80".

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ، أَنَّ تَكْفِينَ الْمَيِّتِ فِي ثَوْبَيْنِ سُنَّةٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ میت کو دو کپڑوں میں کفن دینا سنت ہے

3035 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ سَحُولِيَّيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو ''سحولی'' کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَمْ يُرِدْ بِهِ نَفْيَ مَا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ فِي خِطَابِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس مذکورہ عدد کے علاوہ کی نفی کی جائے

3036 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ *، اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ اَبِي بَكْرٍ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، فَتَمَثَّلْتُ بِهٰذَا الْبَيْتِ:

3035– إسناده ضعيف . يعقوب بن عطاء ضعفه أحمد، وابن معين، وأبو زرعة، والنسائي، وأبو حاتم، وقال ابن عدي: له أحاديث صالحة، وهو ممن يكتب حديثه، وعنده غرائب، وخاصة إذا روى عنه أبو أسماعيل المؤدب .وأخرجه الطبراني "18/696" من طريق علي بن المديني، عن إبراهيم بن سليمان أبي إسماعيل المؤدب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى "308/2" من طريق سليمان الشاذكوني عن يحيى بن أبي الهيثم، عن عثمان بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عن الفضل بن عباس . وسليمان هذا ضعيف.وفي الباب: حديث عائشة عند الكريم "3/478" بلفظ: "كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في بردي حبرة ... ." وهذا الحديث يخالف الحديث الصحيح عن عائشة وهو الآتي.

3036– إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير مجاهد بن وردان، فقد روى له أصحاب السنن وهو صدوق . المقرىء: هو عبد الله بن يزيد المكي .وأخرجه أحمد "6/40" و"45" و"118" و"132"، وعبد الرزاق "6176"، وابن سعد "3/197"، و"201"، والبخاري "1387" في الجنائز: باب موت يوم الاثنين، والبيهقي "3/399" من طرق عن هشام بن عروة، وعبد الرزاق "6178" من طريق الزهري، كلاهما عن عروة، بهذا الإسناد.وأخرجه مختصرًا ابن سعد "3/198" من طريق سمية عن عائشة. وأخرجه مالك بلاغًا "1/224" في الجنائز: باب ما جاء في كفن الميت، ومن طريقه ابن سعد "3/204" عن يحيى بن سعيد أنه قال: بلغني أن أبا بكر الصديق قال لعائشة ... وانظر الحديث الآتي.

مَنْ لَّا يَزَالُ دَمْعُهُ مُقَنَّعًا يُوشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ مَدْفُوقًا

فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَا تَقُوْلِي هٰكَذَا، وَلٰكِنْ قُوْلِي: (وَجَائَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ)

(ق: 19) ثُمَّ قَالَ: فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ، فَقَالَ: كَفِّنُونِي فِي ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ، وَاشْتَرُوا اِلَيْهِمَا ثَوْبًا جَدِيدًا، فَاِنَّ الْحَيَّ اَحْوَجُ اِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ، وَاِنَّمَا هِيَ لِلْمِهْنَةِ اَوْ لِلْمُهْلَةِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھی' جب ان کا آخری وقت قریب آیا' تو میں نے یہ شعر پڑھا:

''جس کے آنسو ہمیشہ رکے رہتے ہیں۔

عنقریب وہ اچھل کر نکل آئیں گے''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بیٹی! تم یہ نہ کہو بلکہ تم یہ پڑھو (جو قرآن کی آیت ہے)

''موت کی مدہوشی حق کے ساتھ آگئی ہے یہ وہ چیز ہے' جس سے تم بچنا چاہتے تھے''۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ میں نے جواب دیا: تین کپڑوں میں' تو انہوں نے فرمایا: مجھے میرے ان دو کپڑوں میں کفن دے دینا اور ان دونوں کے ساتھ نیا کپڑا خرید لینا' کیونکہ زندہ شخص نئے کپڑے کا مرحوم کے مقابلے میں زیادہ محتاج ہوتا ہے یہ کام کاج کے کپڑے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مہلت کے کپڑے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ تَكْفِينَ الْمَيِّتِ فِي الْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ سُنَّةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ میت کو قمیض اور عمامہ میں کفن دینا سنت ہے

3037 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید ''سحولی'' کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا اس کفن میں قمیض یا عمامہ شامل نہیں تھا۔

3037- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" "1/223" في الجنائز: باب ما جاء في كفين الميت، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" "574"، والبخاري "1273" في الجنائز: باب الكفن بلا عمامة، والنسائي "4/35" في الجنائز: باب كفن النبي صلى الله عليه وسلم، والبيهقي "3/399" والبغوي "1476". وأخرجه الطيالسي "1453"، وأحمد "6/165"، و"192" و"204" و"214"، والبخاري "1264" في الجنائز: باب الثياب البيض للكفن، و"1271" و"1272"

فَصْلٌ فِی حَمْلِ الْجَنَازَةِ وَقَوْلِهَا

فصل: جنازے کو اٹھانا اور جنازے کا قول (یعنی میت کیا کہتی ہے؟)

3038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِي، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جنازہ (چارپائی پر) رکھ دیا جائے اور لوگ اسے گردن (یعنی کندھوں پر) اٹھالیں' تو اگر وہ (مرحوم) نیک ہو' تو وہ یہ کہتا ہے: تم مجھے آگے لے جاؤ اور اگر وہ نیک نہ ہو' تو وہ یہ کہتا ہے: ہائے! افسوس یہ لوگ اسے کہاں لے جارہے ہیں؟ اس کی آواز کو انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان اسے سن لے' تو بے ہوش ہو کر گر جائے۔''

3039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِي، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

3038– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويونس بن محمد: هو ابن مسلم البغدادى أبو محمد المؤدب .وأخرجه أحمد "3/41" من طريق يونس، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "3/41" و"58"، والبخارى "1314" فى الجنائز: باب حمل الرجال الجنازة دون النساء ، و "1316" باب قول الميت وهو على الجنازة قدمونى، و "1380" باب كلام الميت على الجنازة، والنسائى "4/41" فى الجنازة: باب السرعة بالجنازة، والبيهقى "4/21"، والبغوى "1482" من طرق عن الليث، به.وأخرجه عبد الرزاق "6250" من طريق الثورى، عن الأسود بن قيس، عن نبيح عن أبى سعيد الخدرى.

3039– إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جنازہ (چارپائی پر) رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں اگر وہ نیک ہو تو یہ کہتا ہے تم مجھے آگے لے جاؤ اور اگر وہ نیک نہ ہو تو یہ کہتا ہے: ہائے افسوس یہ لوگ اسے کہاں لے جا رہے ہیں اس کی آواز کو انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہو کر گر جائے۔''

3040 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرْضَى، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِي.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرْضَى، اَمْرٌ لِطَلَبِ الثَّوَابِ دُونَ اَنْ يَكُونَ حَتْمًا، وَالْاَمْرُ بِتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُمَا الْخُصُوصُ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْعَاطِسَ لَا يَجِبُ اَنْ يُشَمَّتَ اِلَّا اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِبْرَارُ الْمُقْسِمِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ دُونَ الْكُلِّ، وَالْاَمْرُ بِنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِي اَمْرًا حَتْمٍ فِي الْوَقْتِ دُونَ الْوَقْتِ، وَالْاَمْرُ بِاِفْشَاءِ السَّلَامِ اَمْرٌ بِلَفْظِ الْعُمُومِ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ اسْتِعْمَالُهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ دُونَ غَيْرِهِمْ

❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے، بیمار کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم اٹھانے والی کی قسم پوری کروانے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت قبول کرنے کا حکم دیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جنازے کے ساتھ جانے' بیمار کی عیادت کرنے کا حکم ثواب طلب کرنے کے لئے ہے۔ یہ لازمی حکم نہیں ہے جبکہ چھینکنے والے کو جواب دینے اور قسم پوری کروانے کا حکم اس کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کی مراد مخصوص ہے۔ اور وہ یوں کہ چھینکنے والے کو جواب دینا اسی وقت لازم ہوتا ہے جب وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور قسم پوری کروانا بعض صورتوں میں

3040- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فهو من رجال مسلم. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي مولاهم. وأخرجه البخاري "5175" في النكاح: باب حق إجابة الوليمة والدعوة، وفي "الأدب المفرد" "924" وقد سقط "أبو" من "أبو الأحوص" فيه فيستدرك والنسائي "4/54" في الجنائز: باب الأمر باتباع الجنائز: من طريق أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/284" و"299"، وأبو داؤد الطيالسي "746"، والبخاري "1239" في الجنائز: باب الأمر باتباع الجنائز: "2445" في المظالم: باب نصر المظلوم، و"5635" في الأشربة: باب آنية الفضة، و "5650" في المرضى: باب وجوب عيادة المريض، و "5838" في اللباس: باب لبس القسي، و "5849" في الميثرة الحمراء، و "5863" باب خواتيم الذهب، و"6222" في الأدب: باب تشميت العاطس، و "6235" في الاستئذان: باب إفشاء السلام، و "6654" في الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ) الأنعام: من الآية ."109 ومسلم "2069" في اللباس والزينة: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء، والنساء "7/8" في الأيمان والنذور: باب إبرار المقسم، والترمذي "2809" في الأدب: باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر للرجل والقسي، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" "1/482"، والبيهقي "6/94" من طرق عن أشعث، به.

لازم ہوتا ہے۔ ہر صورت میں لازم نہیں ہوتا جبکہ مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت کو قبول کرنا یہ ایسا حکم ہے جو کسی وقت میں لازم ہوتا ہے اور کسی وقت میں لازم نہیں ہوتا ہے۔ جبکہ سلام کو پھیلانے کا حکم لفظی طور پر عام ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے: مسلمانوں کے ساتھ ایسا کیا جائے۔ مسلمانوں کے علاوہ (غیر مسلموں کے ساتھ) ایسا نہ کیا جائے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ، وَالْخُرُوْجِ اِلَيْهَا لَهُنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ خواتین جنازے کے ساتھ جائیں یا جنازے کے لیے (اپنے گھر سے) نکلیں

3041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، جَمَعَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُنَّ، قَالَتْ: فَقُلْنَا مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ، وَبِرَسُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تُبَايِعْنَنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَزْنِيْنَ، وَلَا تَسْرِقْنَ، الْاٰيَةَ؟ قَالَتْ: فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَتْ: فَمَدَّ يَدَهُ مِنْ خَارِجِ الْبَيْتِ، وَمَدَدْنَا اَيْدِيَنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، قَالَتْ: وَاَمَرَنَا بِالْعِيْدِ، وَاَنْ نُخْرِجَ فِيْهِ الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا، وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ.

قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: فَسَاَلْتُ جَدَّتِيْ عَنْ قَوْلِهِ: (وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ) (الممتحنة: 12) قَالَتْ: نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ

✿✿ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار کی کچھ خواتین ایک گھر میں جمع ہوئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا وہ دروازے پر کھڑے ہوئے انہوں نے ہمیں سلام کیا ہم نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے بتایا: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں۔ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام رساں کو خوش آمدید تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ خواتین یہ بیعت کریں کہ آپ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور زنا نہیں کریں گی اور چوری نہیں کریں گی

3041– إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن عطية: لم يذكر بجرح ولا تعديل، ولم يذكر له غير هٰذا الحديث. وأخرجه الطبراني "25/85" من طريق أبي خليفة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد مختصرًا "1139" في الصلاة: باب خروج النساء في العيد، من طريق أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه أحمد "5/85" و"6/408"–"409"، وأبو داوٗد "1139"، وأبو يعلى "226"، والطبراني "25/85"، والبيهقي "3/184" من طرق عن إسحاق بن عثمان، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "6/38" وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني ورجاله ثقات.

(انہوں نے یہ آیت پڑھی) سیّدہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیّدہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے گھر کے باہری حصے کی طرف سے ہاتھ بڑھایا اور ہم نے گھر کے اندرونی حصے سے اپنے ہاتھ بڑھائے پھر انہوں نے کہا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔

سیّدہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اس موقع پر بالغ اور آزاد خواتین کو بھی باہر لے کر آئیں' البتہ ہم خواتین پر جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا تھا۔

اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اپنی دادی (سیّدہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اور وہ نیکی کے کام میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی''۔

تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْرَاعِ فِي السَّيْرِ بِالْجَنَائِزِ لِعِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ

متعین علت کی وجہ سے جنازے کو تیزی سے لے جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَسْرِعُوا بِجَنَائِزِكُمْ، فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُونَهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُونَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''اپنے جنازوں کو تیزی سے (قبرستان) لے جاؤ' کیونکہ اگر وہ نیک ہوں گے' تو تم انہیں بھلائی کی طرف لے کر جاؤ گے اور اگر وہ برے ہوں گے' تو تم اس برائی کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے''۔

3042- إسناده صحيح على شرطهما. وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد "2/240"، والبخاري "1315" في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، ومسلم "944" "50" في الجنائز: باب الإسراع بالجنازة: والترمذي "1015" في الجنائز: باب ما جاء في الإسراع بالجنازة، وابن ماجه "1477" في الجنائز: باب ما جاء في شهود الجنائز، والحميدي "1022"، والنسائي 4/41-"42" في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، وأبو داوٗد "3181" في الجنائز: باب الإسراع بالجنازة، وابن الجارود "527"، والطحاوي في شرح معاني الآثار "1/478"، والبيهقي "4" /"21، والبغوي "1481" من طرق عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/280"، ومسلم "944" "50"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" "1/478" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد "2/240"، ومسلم "944" "51"، والطحاوي "1/478"، والنسائي "4/42" من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، عن أبي أمامة بن سهل، عن أبي هريرة. وأخرجه مالك "1/243" في الجنائز: باب جامع الجنائز: عن نافع عن أبي هريرة موقوفًا، ورفعه أحمد "2/488" من طريق أيوب عن نافع، به.

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلنَّاسِ اَنْ يَّرْمُلُوا الْجَنَائِزَ رَمَلًا

لوگوں کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ جنازے کے ہمراہ ذرا تیز رفتار سے چلیں

3043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ سَرِيْرِهٖ، وَرِجَالٌ يُسْتَقْبِلُوْنَ السَّرِيْرَ، وَيُدَاسُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ يَقُوْلُوْنَ: رُوَيْدًا رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الْمِرْبَدِ، لَحِقَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ عَلٰى بَغْلَةٍ، فَلَمَّا رَاٰى اُولٰئِكَ وَمَا يَصْنَعُوْنَ، حَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ، وَاَهْوٰى اِلَيْهِمْ بِسَوْطِهٖ، وَقَالَ: خَلُّوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّا نَكَادُ اَنْ نَرْمُلَ بِهَا رَمَلًا قَالَ: فَجَاءَ الْقَوْمُ، وَاَسْرَعُوا الْمَشْيَ، وَاَسْرَعَ زِيَادٌ الْمَشْيَ

❁❁ عیینہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا (اس وقت کا گورنر) زیاد ان کی چارپائی کے آگے چل رہا تھا اور کچھ لوگوں نے اپنا رخ چارپائی کی طرف کیا ہوا تھا اور وہ الٹے قدموں چلتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے ہٹو ہٹو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے جب ہم راستے میں کسی جگہ پر پہنچے تو ہماری ملاقات حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو اپنے خچر پر سوار تھے جب انہوں نے ان لوگوں کے اس طرز عمل کو دیکھا تو انہوں نے اپنے خچر کا رخ ان لوگوں کی طرف کیا اور اپنے درے کے ذریعے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: راستہ چھوڑ دو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو ہم تقریباً دوڑتے ہوئے (تیزی سے) چلتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ آئے اور انہوں نے تیزی سے چلنا شروع کیا اور زیاد نے بھی تیزی سے چلنا شروع کیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ السُّرْعَةَ بِالْجَنَائِزِ اِذَا قَصَدُوْهَا لِلدَّفْنِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جنازے کے ہمراہ تیزی سے جائے جبکہ ان کا مقصد دفن کرنا ہو

3044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

3043– إسناده صحيح. عيينة بن عبد الرحمٰن: هو ابن جوشن الغطفاني. وأخرجه النسائي "4/43" في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، من طريق إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/42"–"43، وأبو داوٗد "3182" و"3183" في الجنائز: باب الإسراع بالجنازة، وأحمد "5/36" و"38"، والطيالسي "883"، والبيهقي "4/22"، والطحاوي "1/477" من طريق عيينة بن عبد الرحمٰن، به. إلا أن إحدى روايتي أبي داوٗد "أنه كان في جنازة عثمان بن أبي العاص ..." وعلى الشك في رواية الطحاوي. وانظر الحديث الآتي.

(متن حدیث): لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَكَادُ اَنْ يُرْمَلَ بِالْجَنَائِزِ رَمَلًا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور جنازوں کے ساتھ اس طرح چلا جاتا تھا جیسے دوڑا جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا شَهِدَ جَنَازَةً اَنْ يَّكُوْنَ مَشْيُهُ مَعَهَا قُدَّامَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ جنازے میں شریک ہو تو وہ جنازے کے ہمراہ چلتے ہوئے اس کے آگے چلے

3045 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْشِيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ اِذَا سِيْرَ بِهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جنازے کے آگے چلے جب اسے لے جایا جا رہا ہو

3046 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

3044– رجاله ثقات . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" ."3/281"وأخرجه النسائي "4/43" في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، وأحمد "5/37"، والحاكم "1/355" من طريق هشيم، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي..

3045– إسناده صحيح على شرطهما . وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/277"، والطيالسي "1817"، وأبو داوٗد "3179" في الجنائز: باب المشي أمام الجنازة، والترمذي "1007" و"1008" في الجنائز: باب ما جاء في المشي أما الجنازة، والنسائي "4/56" في الجنائز: باب مكان الماشي من الجنازة، وابن ماجه "1482" في الجنائز: باب ما جاء في المشي أمام الجنازة، وأحمد "2/8"، والطحاوي "1/479"، والدارقطني "2/70"، والبيهقي "4/23" و"24"، والبغوي "1488" من طريق سفيان بن عيينة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي "591"، وأحمد "1/122"، والترمذي "1008"، والنسائي "4/56"، والبيهقي "4/24"، والطبراني "12/13134" و"13135" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الترمذي "1009"، وعبد الرزاق "6259"، والطحاوي "4/480"، ومالك "1/225" من طريق الزهري مرسلًا.

3046– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. وانظر "3047" و."3048"

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سُفْيَانَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الزُّهْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے کہ سفیان نے یہ حدیث زہری سے نہیں سنی ہے

3047 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، غَيْرَ مَرَّةٍ اَشْهَدُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فِيهِ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: لَا اَحْفَظُهُ، قِيلَ لَهُ: فَاِنَّ بَعْضَ النَّاسِ لَا يَقُوْلُهُ اِلَّا عَنْ سَالِمٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ غَيْرَ مَرَّةٍ اَشْهَدُ لَكَ عَلَيْهِ، وَقِيلَ لَهُ: فَاِنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، يَقُوْلُهُ كَمَا تَقُوْلُهُ، وَيَزِيدُ فِيهِ عُثْمَانَ، فَقَالَ سُفْيَانُ: لَمْ اَسْمَعْهُ ذَكَرَ عُثْمَانَ

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

سفیان نامی راوی سے کہا گیا: روایت میں یہ الفاظ ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں ان سے کہا گیا: بعض لوگ یہ کہتے ہیں: یہ روایت سالم سے منقول ہے' تو انہوں نے بتایا: زہری نے یہ روایت کئی مرتبہ ہمیں بیان کی ہے اور میں تمہارے سامنے گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں ان سے کہا گیا: ابن جریج اس روایت کو اسی طرح بیان کرتے ہیں: جس طرح آپ بیان کرتے ہیں: لیکن وہ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کرتے ہیں' تو سفیان نے کہا: میں نے انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ اَخْطَاَ فِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس

3047- إسناده صحيح الحميدي: هو عبد الله بن الزبير بن عيسى القرشي الأسدي . وهو في "مسند الحميدي " "607" وليس فيه الزيادة التي في آخر الحديث، ولكن جاء في "سنن البيهقي " "4/23"-"24" بعد الحديث قول يخالفانك في هذا، يعني أنهما يرسلان الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال: استيقن، الزهري حدثنيه، سمعته من فيه يعيده ويبديه عن سالم عن أبيه، فقلت له: يا أبا محمد إن معمرًا وابن جريج يقولان فيه: وعثمان، قال: فصدقهما، فقال: لعله قد قاله هو ولم أكتبه لذلك إني كنت أميل إذ ذاك إلى الشيعة.

روایت کو نقل کرنے میں سفیان بن عیینہ نامی راوی نے غلطی کی ہے

3048 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ، قَالَ: وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهَا، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: سنت بھی یہی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَيْسَ بِفِعْلٍ لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ فعل کوئی ایسا فعل نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کرنا جائز نہ ہو

3049 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): الرَّاكِبُ فِي الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنازے کے ساتھ سوار ہو کر چلنے والا جنازے کے پیچھے چلے گا اور پیدل چلنے والا جہاں چاہے گا چلے گا اور (نابالغ) بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔''

3048- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد "2/37" و"140"، والطحاوي "1/479" و"480"، والطبراني "12/13133" و"13136" من طرق عن الزهري، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3045" و"3046" و"3047".

3049- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه الطبراني "1045" من طريق وكيع، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/280"، وأحمد "4/247"ن والترمذي "1031" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الأطفال، والنسائي "4/55" في الجنائز: باب مكان الراكب من الجنازة، و"4/56" باب مكان الماشي من الجنازة، وابن ماجه "1481" في الجنائز: باب ما جاء في شهود الجنائز: والطحاوي "1/482"، والطبراني "20/1046" و"1047"، والحاكم "1/355" و"363"، والبيهقي "4/8" من طريق سعيد بن عبيد الله، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط البخاري، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "4/248"–"249" و"249" و"252"، وأبو داوٗد "3180" في الجنائز: باب المشي أمام الجنازة: والنسائي "4/55"،

فَصْلٌ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

فصل: جنازے کے لیے کھڑا ہونا

3050 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ، اِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، قَالَ: اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَاِذَا رَاَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُوْمُوْا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازہ ہمارے پاس سے گزرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہو گئے جب ہم اسے کندھا دینے کے لیے آگے بڑھے' تو وہ ایک یہودی کا جنازہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کی مخصوص گھبراہٹ ہوتی ہے جب تم جنازے کو دیکھا کرو' تو کھڑے ہو جایا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ اِنَّمَا اُمِرَ الْمَرْءُ بِهِ اِلٰى اَنْ تُخَلِّفَهُ الْجَنَازَةُ اَوْ تُوْضَعَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پہلے آدمی کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب تک جنازہ آگے نہیں گزر جاتا یا اسے (قبر میں) رکھ نہیں دیا جاتا (اس وقت تک آدمی کھڑا رہے)

3051 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ،

3050– إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمٰن بن إبراهيم روى له البخاري ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أبو داوٗد "3174" في الجنائز: باب القيام للجنازة، من طريق الوليد بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/354" من طريق الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد "3/319"، والبخاري "1311" في الجنائز: باب من قام لجنازة يهودي، ومسلم "940" "78" في الجنائز: باب القيام للجنازة، والنسائي 4/45–"46 في الجنائز: باب القيام لجنازة أهل الشرك، والبيهقي "4/26" من طريق هشام الدستوائي، والطحاوي "1/486"، وأحمد "3/335" من طريق أبان العطار، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه مسلم "960" "97" و"80"، والنسائي "4/47" باب الرخصة في ترك القيام، وأحمد "3/295" و"346"، والطحاوي "1/486"، والبيهقي 4/26–"37 من طريق أبي الزبير، عن جابر. وفي الباب: عن أبي هريرة عند أحمد "2/287" و"343"، وابن ماجه "1543" في الجنائز: باب ما جاء في القيام للجنازة. وقال البوصيري في "الزوائد": إسناده صحيح. وعن أنس عند النسائي 4/47–"48".

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ، فَقُومُوا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جنازے کو دیکھو' تو کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے یا اسے (زمین پر) رکھ دیا جائے۔''

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِي تُقَامُ لَهَا عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَنَازَةِ

اس مدت کا تذکرہ جتنی دیر کے لیے آدمی جنازے کو دیکھ کر کھڑا رہے گا

3052 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ

حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جنازے کو دیکھو' تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا

3053 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَمُرُّ

3051– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادى: حافظ له أوهام وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد "3/446"، والبخارى "1307" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، ومسلم "958" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، وأبو داؤد "3172" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، وابن ماجه "1542" فى الجنائز: باب ما جاء فى القيام للجنازة، والطحاوى "1/486"، والبيهقى "4/25" من طريق سفيان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "6305" وأحمد "3/445".

3052– إسناده صحيح. يزيد بن موهب: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "958" "74"، والنسائى "4/44" فى الجنائز: باب الأمر بالقيام للجنازة، والترمذى "1042" فى الجنائز: باب ما جاء فى القيام للجنازة، من طريق الليث، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخارى "1308" فى الجنائز: باب متى يقعد إذا قام للجنازة، ومسلم "958" "74"، والنسائى "4/44"، والترمذى "1042"، وابن ماجه "1542" فى الجنائز: باب ما جاء فى القيام للجنازة، والطحاوى "1/486"، والبيهقى "4/26" من طرق عن الليث عن نافع عن ابن عمر، به. وأخرجه عبد الرزاق "6306" و"6307" و"6308"، وأحمد "3/445"، والطحاوى "1/486"، ومسلم "958" "75" من طرق عن نافع، به.

بِنَا جَنَازَةُ الْكَافِرِ اَفَنَقُوْمُ لَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَقُوْمُوْا لَهَا، فَاِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُوْمُوْنَ لَهَا، اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ اِعْظَامًا لِلَّذِى يَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس سے بعض اوقات کسی کافر کا جنازہ بھی گزرتا ہے' تو کیا ہم اس کے لیے بھی کھڑے ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ' کیونکہ تم اس میت کے لیے کھڑے نہیں ہو رہے ہو بلکہ تم اس کے احترام میں کھڑے ہو رہے ہو' جو روح کو قبض کرتا ہے۔

ذِكْرُ قُعُوْدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَنَازَةِ بَعْدَ قِيَامِهٖ لَهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازے کو دیکھ کر بیٹھے رہنے کا تذکرہ حالانکہ پہلے آپ اس کے لیے کھڑے ہوا کرتے تھے

3054 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِى الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ .

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے (بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معمول اختیار کیا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہتے تھے۔

3053- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ربيعة بن سيف، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجه، وهو صدوق. المقرىء: هو عبد الله بن يزيد المكى، وأبو عبد الرحمٰن الحبلى: هو عبد الله بن يزيد المعافرى. وأخرجه أحمد "2/168"، والبزار "836"، والطحاوى "1/486"، والحاكم "1/357"، والبيهقى "4/27" من طريق عبد الله بن يزيد المقرىء، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وذكره الهيثمى فى "المجمع" "3/27" ونسبه لأحمد والبزار والطبرانى فى "الكبير" ورجال أحمد ثقات.

3054- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو فى "الموطأ" "1/232" فى الجنائز: باب الوقوف للجنائز: والجلوس على المقابر، وأخرجه من طريقه أبو داوٗد "3175" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، والبيهقى "4/27"، والبغوى "1487"، والطحاوى "1/488". وأخرجه مسلم "962" "83"، وأبو يعلى "273" من طرق عن يحيى، به. وأخرجه ابن أبى شيبة "3/359"، والبغوى فى "الجعديات" "1724"، ومسلم "962" "84"، والنسائى "4/78"، وأبو يعلى "288"، والطحاوى "1/488"، والبيهقى "4/27"-"28" من طرق عن شعبة عن محمد بن المنكدر عن مسعود بن الحكم، به. وأخرجه عبد الرزاق "6312"، والبيهقى "4/28" من طريق قيس بن مسعود عن أبيه، به. وانظر الحديث رقم "3054" و"3056".

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3055 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوضَعَ، ثُمَّ قَعَدَ

✿✿ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ جب اسے (زمین پر) رکھ دیا جاتا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْجُلُوسِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَنَائِزِ بَعْدَ الْاَمْرِ بِالْقِيَامِ لَهَا

جنازے کو دیکھ کر بیٹھے رہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' حالانکہ پہلے اس کے لیے کھڑے ہونے کا حکم تھا

3056 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ جَنَازَةً فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ لِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، اجْلِسْ، فَاِنِّي سَاُخْبِرُكَ فِي هٰذَا بِثَبْتٍ، حَدَّثَنِي مَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا، بِرَحْبَةِ الْكُوفَةِ يَقُولُ لِلنَّاسِ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاَمَرَ بِالْجُلُوسِ

✿✿ واقد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں بنوسلمہ کے محلے میں ایک جنازے میں شریک ہوا میں کھڑا ہو گیا' تو نافع بن جبیر نے مجھ سے کہا: تم بیٹھ جاؤ' کیونکہ میں تمہیں اس بارے میں ایک مستند روایت سناتا ہوں' مسعود بن حکم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: انہوں نے کوفہ کے میدان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کے لیے قیام کرنے کا پہلے حکم دیا تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جنازے کو دیکھ کر) بیٹھے رہتے تھے اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی) بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔

3055- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح غير يزيد بن موهب، وهو ثقة. وأخرجه مسلم "962" "82" في الجنائز: باب نسخ القيام للجنازة، والترمذي "1044" في الجنائز: باب الرخصة في ترك القيام لها، والنسائي "4/77"–"78" في الجنائز: باب الوقوف للجنائز، والبيهقي "4/27" من طريق الليث، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3054" و"3056"

3056- إسناده حسن. عبدة بن سليمان: هو الكلابي أبو محمد الكوفي، ومحمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي حسن الحديث روى له البخاري مقرونًا ومسلم متابعة. وأخرجه أحمد "1/82"، وأبو يعلى "273"، والبيهقي "4/27"، والطحاوي "1/488" من طريق محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3054"، و"3055"

فَصْلٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

فصل: نماز جنازہ کا بیان

3057 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دُعِيَ إِلَى جَنَازَةٍ سَالَ عَنْهَا، فَإِنْ اُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا قَامَ فَصَلَّى، وَإِنْ اُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا قَالَ لِاَهْلِهَا: شَانُكُمْ بِهَا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: تَرْكُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ وَصَفْنَا نَعْتَهُ، كَانَ ذٰلِكَ قَصْدَ التَّادِيبِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ، كَيْلَا يَرْتَكِبُوا مِثْلَ ذٰلِكَ الْفِعْلِ، لَا اَنَّ الصَّلَاةَ غَيْرُ جَائِزَةٍ عَلَى مَنْ اَتَى مِثْلَ مَا اَتَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو کسی جنازے (کی نماز پڑھنے کے لیے) بلایا جاتا' تو آپ ﷺ اس کے بارے میں دریافت کرتے تھے' اگر اس کی اچھی تعریف بیان کی جاتی' تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے اور اگر اس کی برائی بیان کی جاتی' تو آپ ﷺ اس کے گھر والوں سے کہتے تھے: اسے تم خود سنبھال لو' آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی جس کی صفت ہم نے ذکر کی ہے۔ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ آپ اپنی اُمت کو اس حوالے سے ادب سکھائیں تاکہ وہ اس فعل کے ارتکاب سے بچیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہی نہیں ہوتا جس میں وہ خاصیت پائی جاتی ہو جس خامی کے حامل فرد کی نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی۔

3058 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

3057– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد "5/299" عن يعقوب بن إبراهيم، و "300" عن أبي النضر، كلاهما عن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم "1/364" من طريقين عن إبراهيم بن سعد، به. ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/3"–"4 وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

3058– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو – وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ – فإن حديثه لا يرتقي إلى الصحة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "5/297" من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3059" و "3060"

هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: (متن حدیث):اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوْا: نَعَم دِيْنَارَيْنِ.

قَالَ: تَرَكَ لَهُمَا وَفَاءً؟ قَالُوْا: لَا.

قَالَ: فَصَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: هُمَا اِلَیَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جنازہ لایا گیا' تا کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں دو دینار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِیْ قَتَادَةَ هُمَا اِلَیَّ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهُمَا عَلَیَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ''وہ دونوں میری طرف آئیں گے'' اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی

3059 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ، قَالَ: (متن حدیث):اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهَا، وَقَالَ: عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوْا: عَلَيْهِ دِيْنَارَانِ، فَقَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: اِلَیَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمَا عَلَیَّ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا' تا کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اس کے ذمے دو دینار قرض

3059– إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله. وانظر ما بعده3060.– إسناده صحيح على شرطهما. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك وأخرجه الدارمي "2/263" من طريق أبي الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي "2/263"، والترمذي "1069" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على المديون، والنسائي "4/65" في الجنائز: باب الصلاة على من عليه دين، وابن ماجه "2407" في الصدقات: باب الكفالة، من طرق عن شعبة، به . وقال الترمذي: حسن صحيح .وأخرجه أحمد "5/311" من طريق أبي عوانة، عن عثمان، به.وأخرجه عبد الرزاق "15258" من طريق أبي النضر، عن عبد الله بن أبي قتادة، به.

ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان دونوں (دیناروں) کی ادائیگی میرے ذمے ہے، تو نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں

3060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اُتِىَ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: اَنَا اَكْفُلُ بِهٖ قَالَ: بِالْوَفَاءِ؟ قَالَ: بِالْوَفَاءِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ - اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا -

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص (کی میت) کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، تاکہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کریں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو، کیونکہ اس کے ذمے قرض ہے، تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس کا ذمے دار بنتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پوری ادائیگی کا؟ انہوں نے عرض کی: پوری ادائیگی کا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص کے ذمے اٹھارہ یا شاید سترہ درہم قرض تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ لَا يُصَلِّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ اِذَا مَاتَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے جو اس حالت میں فوت ہوتا تھا کہ اس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہوتی تھی

3061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

3061- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد "2/440" و"475"، والترمذي "1079" في الجنائز: باب ما جاء عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قال: نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يُقضى عنه، وابن ماجه "2413" في الصدقات: باب التشديد في الدين، والدارمي "2/262" والطيالسي "2390"، والبيهقي "6/76"، والبغوي "2147".

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ مَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی جان اس وقت تک لٹکی رہتی ہے جب تک اس کے ذمے قرض رہتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ كَانَ ذٰلِكَ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ

ادا نہیں کی تھی جو ایسی حالت میں فوت ہوا تھا کہ اس کے ذمے قرض ہوتا تھا یہ بات ابتدائے اسلام کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے (بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے تھے)

3062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ قَالَ: صُبِّحْتُمْ مُسِّيتُمْ قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلِاَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا، فَعَلَيَّ وَاِلَيَّ، فَاَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ

❀❀ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قیامت کا ذکر کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار سرخ ہو جایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوش زیادہ ہو جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی یوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر سے ڈراتے ہوئے یہ فرما رہے ہیں کہ وہ عنقریب تم پر حملہ کر دے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:

3062– حديث صحيح، مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ الأصبهاني لم يرو عن غير أبيه شيئًا، ولا يُعرف بجرح ولا تعديل. مترجم في "الجرح والتعديل" "8/53"، وأبوه عصام بن يزيد ترجمه المؤلف في "ثقاته" "8/520" فقال: عِصَامُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ مَوْلَى مُرَّةَ الطيب، من أهل الكوفة، سكن أصبهان، ولقب عصام جبر، يروي عن الثوري ومالك بن مغول، روى عنه ابنه محمد بن عصام يتفرد ويخالف، وكان صدوقًا، حديثه عند الأصبهانيين. وذكره ابن أبي حاتم "7/26"، وأبو نعيم في "تاريخ أصبها" "2/138" فلم يذكرا فيه جرحًا ولا تعديلًا، وقد توبعًا، ومن فوقهما من رجال الصحيح. وسفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد "3/337"–"338 و"371"، وعبد الرزاق "15262"، ومسلم "867" "45" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، والنسائي "3/188" في صلاة العيدين: باب كيف الخطبة، والبيهقي "6/351" من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "45" في المقدمة: باب اجتناب البدع والدول، ومسلم "867" "43" من طريق عبد الوهاب الثقفي، ومسلم "867" "44"

''میں مومنین کی جان سے زیادہ ان کے قریب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی یا وہ میرے سپرد ہوں گے' کیونکہ میں مومنین کے زیادہ قریب ہوں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ تَرْكَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلٰى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ بَدْءِ الْإِسْلَامِ قَبْلَ فَتْحِ اللّٰهِ الْفُتُوحَ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کی نماز جنازہ

ادا نہ کرنا جو ایسی حالت میں فوت ہوا تھا کہ اس کے ذمے قرض ہوتا تھا یہ ابتدائے اسلام میں تھا اور اس سے پہلے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو فتوحات عطا کی ہوں

3063 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ سَاَلَ: هَلْ لَهُ وَفَاءٌ؟ فَاِذَا قِيْلَ: نَعَمْ، صَلّٰى عَلَيْهِ، وَاِذَا قِيْلَ: كَلَّا قَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُتُوحَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَارِثِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جب کسی شخص کا انتقال ہوتا اور اس کے

3063- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه الطيالسي "2338"، وأحمد "2/290"، ومسلم "1619" "14" في الفرائض: باب من ترك مالًا فلورثته، والنسائي "4/66" في الجنائز: باب الصلاة على من عليه دين، من طريق ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد "2/453"، والبخاري "5371" في النفقات: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "من ترك كلًا أو ضياعًا فإلي"، والترمذي "1070" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على المديون، من طريق عقيل، ومسلم "1619" "140"، والبخاري "6731" في الفرائض: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "من ترك مالًا فلأهله "، والنسائي "4/66"، وابن ماجه "2415" في الصدقات: باب من ترك دينًا أو ضياعًا فعلي الله وعلى رسوله، من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به.وأخرجه أ؛ مد "2/287" من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.وأخرجه البخاري "2398" في الاستقراض: باب الصلاة على من ترك دينًا، و "6763" في الفرائض: باب ميراث الأسير: ومسلم "1619" "17"، وأبو داوٗد "2955" في الخراج والإمارة: باب في أرزاق الذرية، وأحمد "2/456"، والبيهقي "6/201" و "351" من طريق شعبة، عن عدي بن ثابت، عن أبي حازم، عن أبي هريرة .وأخرجه عبد الرزاق "15261"، ومن طريقه مسلم "1619" "16" "15" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "2399" في الاستقراض: باب الصلاة على من ترك دينًا، "4781" في التفسير: باب سورة الأحزاب، من طريق فليح، عن هلال بن علي، عن عبد الرحمٰن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة .وأخرجه البخاري "6745" في الفرائض: باب ابني عم أحدهما أخ للأم والآخر زوج، وأحمد "2/356" من طريق إسرائيل، عن أبي حصين عن أبي صالح، عن أبي هريرة.وأخرجه أحمد "2/527"

ذمے قرض ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ دریافت کرتے تھے کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے' اگر آپ ﷺ کو یہ بتایا جاتا جی ہاں' تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے اور اگر یہ بتایا جاتا جی نہیں' تو آپ ﷺ یہ فرماتے تھے تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فتوحات عطا کیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مومنین کی اپنی جان سے زیادہ ان کے قریب ہوں جو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا' تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' تو وہ اس کے وارث کو ملے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الصَّلَاةَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان کے فوت ہونے پر اس کی نماز جنازہ ادا کرے اگرچہ اس کے ذمے قرض ہو

3064 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُصَلِّيْ عَلٰى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ: اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ دِيْنَارَانِ.

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ، فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے جس کا ایسی حالت میں انتقال ہوا ہو کہ اس کے ذمے قرض ہو ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک میت لائی گئی آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں دو دینار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان کی ادائیگی میں اپنے ذمے لیتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فتوحات عطا کر دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن کی جان سے زیادہ اس کے قریب ہوں' تو جو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا۔

3064- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "15257"، ومن طريقه أخرجه أبو داود "3343" في البيوع: باب في التشديد في الدين، والنسائي 4/65-"66" في الجنائز: باب الصلاة على من عليه دين. وأخرجه البيهقي "6/75" من طريق زائدة، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن جابر، بغير هذا اللفظ.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ باجماعت نماز والی مساجد میں نماز جنازہ ادا کرے

3065 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): وَاللّٰهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَهْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا هٰذَا السَّبَبَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا سبب ذکر کیا تھا

3066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدٌ، قَالَتْ: ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

3065– حمزة بن عبد الله بن الزبير لم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن عباد، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقةٌ . أبو معمر القطيعي: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر بن الحسن الهذلي الهروى، نزيل بغداد، كان قد سكن قطيعة الربيع– وهو موضع اقتطعه الربيع في أيام المنصور– فنسب إليها .وأخرجه أحمد "6/261" من طريق إبراهيم بن أبي العباس عن ابن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "6/79" و"133"، وأبو داوٗد "3189" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، وابن ماجه "1518" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الجنائز في المسجد، من طريق صالح بن عجلان، وأحمد "6/133"، وأبو داوٗد "3189" من طريق محمد بن عبد الله بن عباد، ومسلم "99" و"100" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، والنسائي "4/68" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، والترمذي "1033" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الميت في المسجد، والطحاوى "1/490" من طريق عبد الواحد بن حمزة، ثلاثتهم عن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن عائشة.وأخرجه أحمد "6/169" .

3066– إسناده صحيح على شرط الصحيح . ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل، وأبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني .وأخرجه أبو داوٗد "3190" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، والبغوى "1492" من طريق ابن أبي فديك بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوى "1/490" من طريق محمد بن إسماعيل، عن الضحاك بن عثمان . به .وأخرجه مالك منقطعًا "1/229" في الجنائز: باب الصلاة على الجنائز في المسجد، ومن طريقه الطحاوى "1/490"، والبغوى "1491" عن أبي النضر، عن عائشة، عن عائشة. وانظر الحديث السابق.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ان کی میت کو مسجد میں لے آؤ' تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ ادا کرلوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر انکار کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِيَامِ لِلْمَرْءِ إِذَا أَرَادَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ

آدمی کے لیے قیام کے طریقے کا تذکرہ جب وہ نماز جنازہ ادا کرنے کا ارادہ کرے

3067 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک خاتون کی نماز جنازہ ادا کی جو بچے کی ولادت کے وقت فوت ہوگئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں اس کے وسط کے مقابلے میں کھڑے ہوئے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّكْبِيرَاتِ عَلَى الْجَنَائِزِ إِذَا أَرَادَ الْمَرْءُ الصَّلَاةَ عَلَيْهَا

نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی نماز جنازہ ادا کرنے کا ارادہ کرلے

3068 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

3067- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه البخاري "1331" في الجنائز: باب الصلاة على النفساء إذا ماتت في نفاسها، وأبو داود "3195" في الجنائز: باب أين يقوم الإمام من الميت إذا صلى عليه، والبغوي "1497" من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/14"، و"19"، والبخاري "332" في الحيض: باب الصلاة على النفساء وسنتها، و "1332" في الجنائز: باب أين يقوم من المرأة والرجل، ومسلم "964" في الجنائز: باب أين يقوم الإمام من الميت للصلاة عليه، والترمذي "1035" في الجنائز: باب ما جاء أين يقوم الإمام من الرجل والمرأة، والنسائي "1/195" في الحيض: باب الصلاة على النفساء، و "4/70"-"72" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة قائمًا، وابن ماجه "1493" في الجنائز: باب ما جاء في أين يقوم الإمام إذا صلى على الجنازة، والطحاوي "1/490"، وابن الجارود "544"، والبيهقي "4/33"-"34"، وابن أبي شيبة "3/312"، والطبراني "7/6763" و"6764" و"6765" من طرق عن حسين المعلم، به. وأخرجه الطيالسي "902" من طريق همام عن عبد الله بن بريدة، به.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کے انتقال کی اطلاع لوگوں کو اسی دن دے دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے تھے آپ ﷺ نے ان کی صفیں بنوائی تھیں اور (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيدَ فِي التَّكْبِيرَاتِ عَلَى الْجَنَائِزِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ نماز جنازہ میں اس سے زیادہ تکبیریں کہیں

3069 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا، فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: كَبَّرَهَا - اَوْ كَبَّرَهُنَّ - رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں (کی نمازوں میں) چار تکبیریں کہا کرتے تھے پھر وہ پانچ تکبیریں کہنے لگے ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ (یعنی پانچویں تکبیر) راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں یہ (پانچ تکبیریں) بھی کہی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی نماز جنازہ میں کیا دعا مانگے؟

3068- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ". "1/226" في الجنائز: باب التكبير على الجنائز: ومن طريق مالك أخرجه أحمد "2/438" و"439"، والبخاري "1345" في الجنائز: باب الرجل ينعى على أهل الميت بنفسه، و"1333" باب التكبير على الجنازة أربعًا، ومسلم "951" "62" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة، وأبو داؤد "3204" في الجنائز: باب في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك، والنسائي "4/72" في الجنائز: باب عدد التكبير على الجنازة، والبغوي. "1489"

3069- إسناده صحيح. علي بن المثنى والد أبي يعلى: روى عن جمع، وقد تابعه عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي، فرواه عن علي بن الجعد به كما في "الجعديات" . "71" ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. ابن أبي ليلى: هو عبد الرحمٰن بن أبي ليلى الأنصاري المدني، ثم الكوفي. وأخرجه أحمد "4/367"-"368" و"372"، ومسلم "957" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، وأبو داؤد "3197" في الجنائز: باب التكبير على الجنازة، والترمذي "1023" في الجنائز: باب ما جاء في التكبير على الجنازة، والنسائي "4/72" في الجنائز: باب عدد التكبير على الجنازة، وابن ماجه "1505" في الجنائز: باب ما جاء فيمن كبر خمسًا، والطيالسي "674"، والطحاوي "1/493"، والبيهقي "4/36"، وابن أبي شيبة "3/302"-"303" من طريق عبد الأعلى أنه صلى خلف زيد بن أرقم على جنازة فكبر خمسًا فسأله عبد الرحمٰن بن أبي ليلى ... وأخرجه الدارقطني "2/72" من طريق أيوب بن سعيد بن حمزة و المرقع عن زيد بن أرقم. وأخرجه الدارقطني "2/72"

3070 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! ہمارے زندوں کی، مردوں کی، موجود لوگوں کی، غیر موجود لوگوں کی، کم سن افراد کی، بڑی عمر کے لوگوں کی، ہمارے مردوں کی، ہماری خواتین کی مغفرت کردے اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندگی دے اسے ایمان پر زندہ رکھنا اور جسے ہم میں سے موت دے اسے اسلام پر موت دینا۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جائے

3071 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سُنَّةٌ وَحَقٌّ

طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی، تو

3070-- رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم وقد توبع .وأخرجه أبو داوٗد "3201" في الجنائز: باب الدعاء للميت، من طريق شعيب بن إسحاق، والترمذي "1024" في الجنائز: باب ما يقول في الصلاة على الميت، والحاكم "1/358"، والبيهقي "4/41" من طريق هقل بن زياد، كلاهما عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد "2/368" من طريق أيوب بن عتبة، عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه ابن ماجه "1498" في الجنائز: باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، من طريق محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة، به.

3071-- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه الشافعي "1/579" والنسائي "4/74"-"75 في الجنائز: باب الدعاء ، وابن الجارود "537"، والبيهقي "4/38"، والبغوي "1494" من طريق إبراهيم بن سعد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه الطيالسي "2741"، والبخاري "1335" في الجنائز: باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز، والنسائي "4/75"، وابن الجارود "534"، والحاكم "1/358"، والبيهقي "4/39" من طريق شعبة، والبخاري "1335"، وأبو داوٗد "3198" في الجنائز: باب ما يقرأ على الجنازة، والترمذي "1027" في الجنائز: باب ما جاء في القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب، والدارقطني "2/72" وابن الجارود "535"، والحاكم "1/386"، والبيهقي "4/38" من طريق سفيان الثوري، كلاهما عن سعد بن إبراهيم به.وأخرجه ابن الجارود "536" من طريق سفيان عن زيد بن طلحة قال: سمعت ابن عباس ...وأخرجه الشافعي "1/580"، والحاكم "1/358"، والبيهقي "4/39" من طريق ابن عيينة، عن محمد بن عجلان، عن سعيد بن أبي سعيد قال: سمعت ابن عباس يجهر بفاتحة الكتاب ...

انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور اسے بلند آواز میں پڑھا' یہاں تک کہ ہم تک آواز آئی جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے اور حق ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عِنْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے

3072 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لَهُ: اَتَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا ابْنَ اَخِي سُنَّةٌ وَحَقٌّ

❀❀ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا انہوں نے ایک نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اے میرے بھتیجے! یہ سنت اور حق ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ الزِّيَادَةَ لِلْمُصَلّٰى عَلَيْهِ فِيْ حَسَنَاتِهِ، وَالْمَغْفِرَةَ لِسَيِّئَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ نماز جنازہ ادا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے مرحوم کی نیکیوں میں اضافے کا اور اس کے گناہوں کی مغفرت کا سوال کرے

3073 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي اِحْسَانِهِ، وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاغْفِرْ لَهُ، وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

3072– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

3073– إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد بن عبد الله: هو الواسطي، وعبد الرحمٰن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة العامري القرشي مولاهم وأخرجه مالك "1/228" في الجنائز: باب ما يقول المصلي على الجنازة، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق "6425" عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/295" من طريق يحيى بن سعيد، عن سعيد المقبري أن رجلًا سأل أبا هريرة كيف تصلي على الجنازة؟ فقال أبو هريرة ...وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/33" من حديث أبي هريرة مرفوعًا، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! (یہ مرحوم) تیرا بندہ ہے تیرے بندے کا بیٹا ہے یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں تو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر یہ اچھا ہے تو اس کی اچھائی میں اضافہ کر دے اور اگر یہ برا ہے تو اس کی مغفرت کر دے اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش کا شکار نہ کرنا۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِي اِعَاذَةِ مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنْهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ جس کی نماز جنازہ ادا کر رہا ہو اس کیلئے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ہم ان دونوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3074 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيدَا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جُنَاحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى عَلٰى رَجُلٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَاَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے یہ دعا مانگی۔

"اے اللہ! بیشک فلاں بن فلاں (یعنی یہ مرحوم) تیرے ذمے اور تیرے جوار رحمت میں ہے تو تو اسے قبر کی آزمائش سے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا تو (ذمے کو) پورا کرنے کا زیادہ اہل ہے اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے تو اس پر رحم کر بیشک تو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْاِبْدَالَ لَهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ

3074- إسناده حسن، والوليد بن مسلم صرح بالتحديث عند أبي داؤد وابن ماجه وغيرهما فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه أحمد "3/491"، وأبو داؤد "3202" في الجنائز: باب الدعاء للميت، وابن ماجه "1499" في الجنائز: باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد.

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ جس کی نماز جنازہ ادا کر رہا ہو

اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بدلے میں ایسا گھر عطا کرے جو اس کے (دنیاوی) گھر سے بہتر ہو اور ایسی بیوی عطا کرے جو اس کی (دنیاوی) بیوی سے بہتر ہو

3075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ مَنْزِلَهُ، وَاَوْسِعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ بِدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ، وَزَوْجَةً خَيْرًا مِنْ زَوْجَتِهِ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَاَعِذْهُ مِنَ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ ذٰلِكَ الْمَيِّتَ.

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ[1]

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ ادا کی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو یاد کر لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا۔

"اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے تو اس پر رحم کر تو اس سے درگزر کر تو اس کے ٹھکانے کو اچھا کر دے تو اس کی قبر کو کشادہ کر دے تو اسے پانی، اولوں اور برف کے ذریعے دھو دے تو اسے گناہوں سے یوں صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے تو اس کے گھر کی جگہ اسے ایک ایسا گھر عطا کر دے جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور ایسے اہل خانہ عطا کر دے جو اس کے اہل خانہ سے زیادہ بہتر ہوں اور ایسی بیوی عطا کر دے جو اس کی بیوی

3075- إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي "4/40" من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "963" في الجنائز: باب الدعاء للميت في الصلاة، وابن الجارود "538"، والبغوي "1495" من طريق ابن وهب، به. وأخرجه أحمد "6/23"، ومسلم "963"، والنسائي "4/73" في الجنائز: باب الدعاء، والبيهقي "4/40"، والطبراني "18/78" من طرق عن معاوية بن صالح، به. وأخرجه الطيالسي "999"، وابن ماجه "1500" في الجنائز: باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، والطبراني "18/108" من طريق عصمة بن راشد وأبي بكر بن أبي مريم، عن حبيب عن عبيد، عن عوف. وانظر السند الآتي.

[1] إسناده قوي كالذي قبله. وأخرجه البيهقي "4/40" من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "963" في الجنائز: باب الدعاء للميت في الصلاة، من طريق ابن وهب، به. وأخرجه أحمد "6/28"، ومسلم "963"، والترمذي "1025" في الجنائز: باب ما يقول في الصلاة على الميت، والطبراني "18/79" من طريقين عن معاوية صالح، به. وأخرجه مسلم "963" "87"، والنسائي "4/73" في الجنائز: باب الدعاء، والطبراني "18/76" و"77"، والبيهقي "4/40" من طريق أبي حمزة بن سليم الحمصي، عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير، به. وانظر الحديث السابق.

سے زیادہ بہتر ہو اور اسے جنت میں داخل کردے اور اسے جہنم سے محفوظ رکھنا اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔''

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ کاش وہ میت میں ہوتا۔

ابن وہب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلَّى عَلٰى مَيِّتٍ اَنْ يُّخْلِصَ لَهُ الدُّعَاءَ

جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ بطور خاص (میت کے لیے) دعا کرے

3076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْدَانَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم میت کی نماز جنازہ ادا کرو' تو صرف اسی کے لیے دعا مانگو''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ابْنَ اِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ابن اسحاق نامی راوی نے یہ روایت محمد بن ابراہیم سے نہیں سنی ہے

3077 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ

3076- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث فى الرواية الآتية، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه أبو داوُد "3199" فى الجنائز: باب الدعاء للميت، وابن ماجه "1497" فى الجنائز: باب ما جاء فى الدعاء فى الصلاة على الجنازة، والبيهقى "4/40" من طريق محمد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. وفى الباب عند عبد الرزاق "6428"، ومن طريقه ابن الجارود "540" عن معمر، عن الزهرى قال: سمعت أبا أمامة بن سهل بن حنيف يحدث ابن المسيب قال: السنة فى الصلاة على الجنائز أن يكبر، ثم يقرأ بأم القرآن، ثم يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم ثم يخلص الدعاء للميت ...

3077- إسناده قوى، وهو مكرر ما قبله.

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَلْمَانَ الْأَغَرِ مَوْلٰى جُهَيْنَةَ، كُلُّهُمْ حَدَّثُونِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَأَخْلِصُوا لَهَا الدُّعَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم نماز جنازہ ادا کرو' تو صرف میت کے لیے دعا مانگو۔''

ذِكْرُ إِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ وَالْمُنْتَظِرِ لِدَفْنِهَا قِيرَاطَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ

اللہ تعالیٰ کا نماز جنازہ ادا کرنے والے شخص کو اور اس میت کے دفن کا انتظار کرنے والے شخص کو دو قیراط اجر عطا کرنے کا تذکرہ

3078 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ جَبَلَيْنِ عَظِيمَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے میں شریک ہو' یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے' تو اس شخص کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے

3078- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم . الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه مسلم "945" "52" في الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنازة واتباعها، من طريق حرملة بن يحيى بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/401"، ومسلم "945" "52"، والنسائي "4/76" في الجنائز: باب ثواب من صلى على جنازة: والبيهقي "3/412" من طريق ابن وهب، به. وأخرجه البخاري "1325" في الجنائز: باب من انتظر حتى تدفن، والبيهقي "3/412" من طريق يونس، به. وأخرجه البخاري "1325" من طريق أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه "47" في الإيمان: باب إتباع الجنائز من الإيمان، من طريق الحسن البصري، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "945" "52"، والنسائي "4/76"، وابن ماجه "1539" في الجنائز: باب ما جاء في ثواب من صلى على جنازة ومن انتظر دفنها، وأحمد "2/233" و"280"، والبيهقي "3/412" من طريق سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "945" "52" من طريق رجال عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "945" "53" من طريق سهيل، وأحمد "2/246"، وأبو داوٗد "3168" في الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، وابن الجارود "526" من طريق سمي، كلاهما عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "945" "54"، والبيهقي "3/413" من طريق أبي حازم، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد "2/470" و"503"، والترمذي "1040" في الجنائز: باب ما جاء في فضل الصلاة على الجنازة، من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/273" من طريق نافع بن جبير، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد "2/321" و"531" من طريق عبد الله بن هرمز وقد تحرفت في "2/321" إلى: هريم عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/521" من طريق أبي مزاحم، عن أبي هريرة. وأخرجه "2/458" من طريق سالم البراد، عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "3079"

اور جو شخص اس کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! دو قیراط کتنے ہوتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں جتنے۔"

ذِكْرُ وَصْفِ الْجَبَلَيْنِ اللَّذَيْنِ يُعْطِي اللّٰهُ مِثْلَهُمَا مِنَ الْاَجْرِ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَّحَضَرَ دَفْنَهَا

ان دو پہاڑوں کی صفت کا تذکرہ جن کی مانند اجر اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا جو نماز جنازہ بھی ادا کرے اور دفن میں بھی شریک ہو

3079 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ صَخْرٍ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قُسَيْطٍ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَاطَّلَعَ صَاحِبُ الْمَقْصُوْرَةِ قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً مِنْ بَيْتِهَا حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، ثُمَّ تَبِعَهَا حَتّٰى يَدْفِنَهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ رَجَعَ عَنْهَا بَعْدَمَا يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتْبَعْهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطٌ مِثْلُ اُحُدٍ.

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَلْهَا عَنْ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِمَا قَالَتْ: قَالَ: وَاَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصَاةٍ فَجَعَلَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ حَتّٰى رَجَعَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: قَالَتْ: صَدَقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَرَمَى ابْنُ عُمَرَ الْحَصَى اِلَى الْاَرْضِ مِنْ يَّدِهِ وَقَالَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ

❀❀ داؤد بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران گھر کا مالک سامنے آیا اور بولا: اے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا آپ نے سنا نہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا بیان کرتے ہیں: وہ یہ کہتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

3079- إسناده حسن على شرط مسلم، فإن أبا صخر - وهو حميد بن زياد الخراط- مختلف فيه، وهو كما قال ابن عدي: صالح الحديث. المقرىء: هو عبد الله بن يزيد. وأخرجه مسلم "945" "56" في الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنازة وإتباعها، وأبو داوُد "3169" في الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، والبيهقي 3/412 "-"413 من طرق عن عبد الله بن يزيد المقرىء، بهذا الإسناد. وأخرج النسائي "4/77" في الجنائز: باب ثواب من صلى على جنازة، من طريق مسلمة بن علقمة، عن داوُد، به. وأخرج البخاري "1323" و"1324" في الجنائز: باب فضل إتباع الجنائز، ومسلم "945" "55" من طريق جرير بن حازم قال: سمعت نافعًا يقول: حدث ابن عمر أن هريرة رضي الله عنه يقول ... وأخرجه الطيالسي "2581"، وأحمد "2/387" من طريقين عن يعلى بن عطاء، عن الوليد بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من صلى على جنازة، فله قيراط، ومن انتظر حتى يفرغ منها فله قيراطان" فأنكر ذلك ابن عمر، فارسلوا إلى عائشة ... وانظر الحديث رقم "3078" و"3080".

''جو شخص میت کے گھر سے جنازے کے ساتھ جائے' یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے پھر وہ اس کے ساتھ رہے' یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا جائے' تو اس شخص کو دو قیراط ثواب ملتا ہے جن میں سے ہر ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہوتا ہے اور جو شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس آ جائے اور جنازے کے ساتھ نہ رہے' تو اسے ایک قیراط جتنا ثواب ملتا ہے' جو احد پہاڑ جتنا ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے بارے میں دریافت کرو اور پھر میرے پاس واپس آ کر مجھے بتانا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا جواب دیا ہے؟

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مٹھی میں کنکریاں لیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے' یہاں تک کہ قاصد واپس آیا اور اس نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کنکریاں اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف پھینکیں اور بولے: پھر تو ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیئے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ احْتِسَابًا لِلّٰهِ لَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّلَا قَضَاءً لِحَقٍّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ثواب کے حصول کے لیے ایسا کرے گا اس شخص کو حاصل نہیں ہوگی جو ریاکاری اور دکھاوے کے لیے یا کسی حق کی ادائیگی کے لیے ایسا کرے گا

3080 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَقْعُدُ حَتّٰى يُوْضَعَ فِيْ قَبْرِهٖ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ وَلَهٗ قِيْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ وَهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُوْضَعَ فِي الْقَبْرِ، فَلَهٗ قِيْرَاطٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ يُرِيْدُ بِهٖ اَحَدَهُمَا

3080– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير الحسن بن خلفٍ، فقد روى له البخاري في "صحيحه"، وقال ابو حاتم: شيخ، وقال الخطيب: كان ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن عدي: يحتمل، ولا أعلم له شيئًا منكرًا . إسحاق الأزرق: هو ابن يوسف، وعوف: هو ابن أبي جميلة العبيد . وأخرجه أحمد "2/493" من طريق إسحاق الأزرق، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري "47" في الإيمان: باب إتباع الجنائز: من الإيمان، والنسائي "4/77" في الجنائز: باب ثواب من صلى على جنازة، وأحمد "2/430" و "493" من طرق عن عوف، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کرلی جائے پھر وہ بیٹھا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس (میت کو) قبر میں رکھ دیا جائے اور جب وہ شخص واپس آتا ہے' تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے یہ دونوں قیراط احد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں اور جو شخص میت کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد اس کے دفن ہونے سے پہلے واپس آجائے اسے ایک قیراط ملتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان وہ دونوں اُحد کی مانند ہوتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے: ان دونوں میں سے ایک اُحد (پہاڑ جتنا) ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُسْلِمِ الْمَيِّتِ اِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ كُلُّهُمْ مُسْلِمُوْنَ شُفَعَاءُ

اللہ تعالیٰ کا اس مسلمان میت کی مغفرت کردینے کا تذکرہ جس کی 100 آدمی نماز جنازہ ادا کریں اور وہ سب مسلمان ہوں اور اس کی سفارش کریں (یعنی اس کے لیے دعائے مغفرت کریں)

3081 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْنَ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص فوت ہو اور ایک گروہ اس کی نماز جنازہ ادا کرے جن کی تعداد ایک سو ہو' تو وہ اگر اس کے بارے میں شفاعت کریں (یعنی دعائے مغفرت کریں)' تو ان کی سفارش قبول ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَيِّتِ اِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ اَرْبَعُوْنَ يَشْفَعُوْنَ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا میت کی مغفرت کردینے کا تذکرہ جب 40 آدمی میت کی شفاعت کرتے ہوئے اس کی نماز جنازہ ادا کریں

3081– إسناده صحيح على شرط مسلم: الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد المجيد، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد . وأخرجه الترمذي "1029" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الجنازة والشفاعة للميت، وابن أبي شيبة "3/321" من طريق عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/32" و"40" و"231"، ومسلم "947" في الجنائز: باب من صلى عليه مئة شفعوا فيه، والترمذي "1029"، والنسائي "4/75" و"76" في الجنائز: باب فضل من صلى عليه مئة، والطحاوي في "مشكل الآثار" "264" و"265" و"266" و"272"، والبيهقي "4/30" من طرق عن أيوب بن أبي تيمية، به. وأخرجه الطيالسي "1526"،

3082 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ - اَوْ بِعُسْفَانَ -، فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَكُوْنُوْنَ اَرْبَعِينَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اخْرُجُوا بِهِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان کے ایک بیٹے کا قدید یا شاید عسفان کے مقام پر انتقال ہو گیا' تو انہوں نے فرمایا: اے کریب تم اس بات کا جائزہ لو کہ اس کی نماز جنازہ کے لیے کتنے لوگ اکٹھے ہو چکے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں باہر نکلا وہاں کچھ لوگ اکٹھے ہو چکے تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا چالیس لوگ ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی میت کو باہر نکالو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس مسلمان کا انتقال ہو جائے اور اس کی نماز جنازہ چالیس ایسے افراد ادا کریں جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے میں ان لوگوں کی شفاعت کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلٰى قَبْرِ الْمَدْفُوْنِ

مدفون شخص کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ فُلَانَةَ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا

❀❀ حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کی قبر پر (اس کی) نماز جنازہ ادا کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

3082- إسناده حسن على شرط مسلم، فإن حميد بن زياد كما تقدم: صالح الحديث. وأخرجه أحمد "1/277"، ومسلم "948" في الجنائز: باب من صلى عليه أربعون شفعوا فيه، وأبو داود "3170" في الجنائز: باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، والبيهقي "4/30"، والبغوي "1505"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "271" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1489" في الجنائز: باب ما جاء فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين، والطبراني "11/12158"

3083- حديث صحيح. شريك: هو ابن عبد الله القاضي، سيء الحفظ، إلا أنه قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. عثمان بن حكيم: هو ابن عباد بن حنيف. وانظر الحديث رقم "3087" و"3092".

13
13

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِمَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى قَبْرِ الْمَدْفُونِ

جس شخص کی نماز جنازہ فوت ہو جاتی ہے اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مدفون کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرے

3084 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ قَدْ دُفِنَتْ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3085 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْعَدَوِيُّ اَبُو ذَرٍّ، بِبُخَارٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

3084- إسناده صحيح على شرط الشيخين. غندر: لقب محمد بن جعفر، وثابت: هو ابن أسلم البناني. وهو في "مسند أحمد" "3/130"، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه "1531" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر، والبيهقي "4/46"، والدارقطني "2/77". وأخرجه مسلم "955" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، والبيهقي "4/46"، والدارقطني "2/77" من طرق عن غندر، بهذا الإسناد. وأخرجه بأطول مما هنا البيهقي "4/46" من طريق حماد بن زيد، والدارقطني "2/77" عن صالح بن رستم، كلاهما عن ثابت، عن أنس. وفي الباب عن جابر عند النسائي "4/85" في الجنائز: باب الصلاة على القبر.

3085- يحيى بن سهيل: ذكره المؤلف في "الثقات" "9/270" وقال: يروي عن أبي عاصم النبيل، حدثنا عنه أبو ذر محمد بن محمد بن يوسف وغيره، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد، وسفيان: هو الثوري، وسليمان الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان، والشعبي: هو عامر. وأخرجه البيهقي "4/46"، والدراقطني من طريقين عن أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "954" "68" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، من طريق وكيع عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "1/224"، والبخاري "1247" في الجنائز: باب الإذن بالجنازة، وابن ماجه "1530" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على القبر من طريق أبي معاوية، عن سليمان الشيباني، به. وأخرجه البخاري "3121" باب صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز، ومسلم "954" "68" من طريق عبد الواحد بن زياد عن الشيباني، به. وأخرجه البخاري "1326" في الجنائز: باب صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز، من طريق زائدة، عن الشيباني، به. وأخرجه مسلم "954" "68"، وأبو داوُد "3196" في الجنائز: باب التكبير على الجنازة، والدارقطني "2/ 76-77"، والبيهقي "4/45" من طريق عبد الله بن إدريس عن الشيباني، به. وأخرجه مسلم "954" "68"، والترمذي "1037" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر، والنسائي "4/85" من طريق هشيم عن الشيباني، به. وأخرجه الدارقطني "2/78"، والبيهقي "4/ 46" من طريق هريم بن سفيان عن الشيباني، به. وأخرجه الدارقطني "2/77" و"78" من طريق أبي عوانة وشريك، والبيهقي "4/46" من طريق إبراهيم بن طهمان، ومسلم "954" "68" من طريق عبيد الله بن معاذ عن أبيه، أربعتهم عن الشيباني، به. وأخرجه مسلم "954" "69"، والبيهقي "4/46" من طريق "3088" و"3089" و"3090"

بْنُ سُهَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، آخَرُ مَعَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَمَا دُفِنَ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَأَنَا أَهَابُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک میت کے) دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوذر نامی راوی نے سفیان اور ابن جریج کے حوالے سے شیبانی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور میں (اس سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کرنے سے) ڈرتا ہوں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ تَعَلَّقَ بِهِ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرْ فِي الْعِلْمِ وَلَا طَلَبِهِ مِنْ مَظَانِّهِ فَنَفَى جَوَازَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت بھی نہیں رکھتا

اور اس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل بھی نہیں کیا تو اس نے قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کی نفی کر دی

3086 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَلْتَقِطُ الْأَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ، فَمَاتَ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ قَالُوا: مَاتَ، قَالَ: هَلَّا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ فَكَأَنَّهُمُ اسْتَخَفُّوا شَأْنَهُ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: انْطَلِقُوا، فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَذَهَبَ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوئَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا عَلَيْهِمْ بِصَلَاتِي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں صفائی کیا کرتا تھا اس کا انتقال ہو گیا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پا کر اس کے بارے میں دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس

3086- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو رافع: هو نفيع بن رافع الصائغ المدني. وأخرجه أحمد "2/353" و"388"، والطيالسي "2446"، والبخاري "458" في الصلاة: باب كنس المسجد والتقاط الخرق والقذى والعيدان، و"460" باب الخدم للمسجد، و"1337" في الجنائز: باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ومسلم "956" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، وأبو داوٗد "3203" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، وابن ماجه "1527" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر، والبيهقي "4/47" من طريق حماد بن زيد، والطيالسي "2446" من طريق صالح بن رستم، والبيهقي "4/47" من طريق يونس، ثلاثتهم عن ثابت، بهذا الإسناد.

کا انتقال ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ لوگوں نے اس کے معاملے کو کم تر سمجھا تھا نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم لوگ چلو اور اس کی قبر کی طرف میری رہنمائی کرو پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قبریں اپنے اہل کے لیے تاریک ہوتی ہیں، تو میرے ان پر نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے لیے انہیں روشن کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْعِلَّةَ فِيْ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ، لَمْ يَكُنْ دُعَاؤُهُ وَحْدَهُ دُوْنَ دُعَاءِ اُمَّتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے قبر پر نماز جنازہ ادا

کرنے میں یہ علت نہیں تھی کہ صرف آپ ہی (مرحوم کے لیے) دعا کریں اور یہ حکم آپ کی امت کے لیے نہ ہو

3087 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ اَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَرَدْنَا الْبَقِيْعَ، اِذَا هُوَ بِقَبْرٍ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: فُلَانَةُ، فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: اَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ بِهَا؟ قَالُوْا: كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا لَا اَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا آذَنْتُمُوْنِيْ بِهِ، فَاِنَّ صَلَاتِيْ عَلَيْهِ رَحْمَةٌ قَالَ: ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ يَتَوَهَّمُ غَيْرُ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْقَبْرِ غَيْرُ جَائِزَةٍ لِلَّفْظَةِ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: فَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا عَلَيْهِمْ رَحْمَةً بِصَلَاتِيْ وَاللَّفْظَةِ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ: فَاِنَّ صَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ وَلَيْسَتِ الْعِلَّةُ مَا يَتَوَهَّمُ الْمُتَوَهِّمُوْنَ فِيْهِ اَنَّ اِبَاحَةَ هٰذِهِ السُّنَّةِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَاصَّةً دُوْنَ اُمَّتِهِ، اِذْ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَزَجَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَنْ يَصْطَفُّوْا خَلْفَهُ، وَيُصَلُّوْا مَعَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَفِيْ تَرْكِ اِنْكَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ صَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلرَّشَادِ وَالسَّدَادِ اَنَّهُ فِعْلٌ مُبَاحٌ لَهُ وَلِاُمَّتِهِ مَعًا دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بِالْفِعْلِ لَهُمْ دُوْنَ اُمَّتِهِ

3087- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عثمان بن حكيم، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه أحمد "4/388"، والبيهقي "4/48"، وابن أبي شيبة 3/275"-"276 و"360"، ومن طريقه ابن ماجه "1528" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر، والطبراني "22/628"، والبيهقي "4/35" من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/84"-"85 في الجنائز: باب الصلاة على القبر من طريق عبد الله بن نمير، والطبراني "22/627" من طريق زهير بن معاوية، والحاكم "3/591" من طريق ابن لهيعة، ثلاثتهم عن عثمان بن حكيم، به. انظر الحديث رقم "3083" و"3092".

❀❀ حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم بقیع کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک قبر موجود تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبر کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: فلاں خاتون کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خاتون کی شناخت ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی (وفات) کے بارے میں مجھے بتلایا کیوں نہیں؟ لوگوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزے کی حالت میں آرام فرما رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں تم میں سے جس شخص کا بھی انتقال ہوتا ہے تم اس کے بارے میں مجھے اطلاع دو' کیونکہ میرا اس کے لیے نماز جنازہ ادا کرنا رحمت ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے صفیں بنوائیں اور اس پر (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیریں کہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ ان الفاظ کی وجہ سے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہیں۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ میرے نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے ان کی قبروں کو ان کے لئے روشن کر دیتا ہے۔'' اور ان الفاظ کی وجہ سے جو حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہیں ''میرا ان کی نماز جنازہ ادا کرنا رحمت ہے۔'' حالانکہ علت وہ نہیں ہے' جو غلط فہمی کا شکار ان افراد کو غلط فہمی ہوئی کہ اس سنت کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مباح ہونا آپ کی خصوصیت ہے یا آپ کی اُمت کے لئے نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس بات سے منع کر دیتے کہ وہ آپ کے پیچھے صفیں قائم کریں اور آپ کی اقتداء میں قبر پر نماز جنازہ ادا کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پیچھے قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے والے پر انکار نہ کرنا اس بات کا واضح بیان موجود ہے لیکن یہ اس شخص کے لئے بیان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور سیدھے راستے کی توفیق عطا کی ہو کہ یہ ایک مباح فعل ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی مباح ہے۔ آپ کی اُمت کے لئے بھی مباح ہے۔ ایسا نہیں ہے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مباح ہو اور آپ کی اُمت کے لئے نہ ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3088 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

3088– إسناده صحيح على شرطهما . الشيباني: سليمان بن أبي سليمان .وأخرجه البخاري "857" في الأذان: باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور، و "1319" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، و "1322" باب سنة الصلاة على الجنائز: و "1336" باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ومسلم "954" "68" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، والنسائي "4/85" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، والبيهقي "4/45" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3085" و"3088" و"3090" و."3091"

(متن حدیث):اَخْبَرَنِی مَنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ قُلْتُ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخصیت نے یہ بات بتائی ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ قبر پر نماز جنازہ ادا کی تھی نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے ان لوگوں کی صفیں بنوائی تھیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کو کس نے یہ بتایا ہے تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان شیبانی نامی راوی منفرد ہے

3089 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اِنْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی ہم نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے

3090 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ اِنَّمَا كَانَتْ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ، وَالْمَنْبُوذُ نَاحِيَةٌ، فَدَلَّتْكَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْقَبْرِ جَائِزَةٌ اِذَا كَانَ جَدِيدًا فِيْ نَاحِيَةٍ لَمْ تُنْبَشْ، اَوْ فِيْ وَسَطِ قُبُوْرٍ لَمْ تُنْبَشْ، فَاَمَّا الْقُبُوْرُ الَّتِي نُبِشَتْ، وَقُلِبَ تُرَابُهَا صَارَ تُرَابُهَا نَجِسًا، لَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ عَلَى النَّجَاسَةِ اِلَّا اَنْ يَّقُوْمَ الْاِنْسَانُ عَلٰى شَيْءٍ نَظِيفٍ، ثُمَّ يُصَلِّيْ

3089– إسناده صحيح. المغيرة بن عبد الرحمٰن: ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين وأخرجه مسلم "954" "69" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، والبيهقي "4/46" من طرق عن وهب بن جرير، بهٰذا الإسناد.

3090– إسناده صحيح على شرط البخاري. وانظر الحديث رقم ."3085" و"3088" و"3089" و."3090"

عَلَى الْقَبْرِ الْمَنْبُوشِ دُونَ الْمَنْبُوذِ الَّذِى لَمْ يُنْبَشْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ ادا کی ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا ایک ایسی قبر کے بارے میں تھا جو ایک گوشے میں تھی۔ لفظ منبوذ کا مطلب گوشہ ہے تو یہ الفاظ آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کریں گے کہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے جبکہ وہ نئی ہو اور کسی ایسے گوشے میں ہو جسے اکھاڑا نہ گیا ہو یا قبروں کے درمیان میں ہو جسے اکھاڑا نہ گیا ہو جہاں تک ان قبروں کا تعلق ہے، جنہیں اکھاڑ دیا جاتا ہے ان کی مٹی کو الٹ پلٹ دیا جاتا ہے، تو ان کی مٹی نجس ہو جاتی ہے اور نجاست والی چیز پر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر آدمی کسی پاک وصاف چیز پر کھڑا ہو اور پھر قبر پر نماز جنازہ ادا کرے وہ قبر جو اکھیڑ دی گئی ہو (تو اس کا حکم مختلف ہے) اور یہ حکم اس کے علاوہ ہے، جو کسی گوشے میں ہوتی ہے اور اکھیڑی نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ وَاِنْ اَتٰى عَلَى الْمَدْفُونِ لَيْلَةٌ

قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگرچہ دفن شدہ شخص کو ایک رات گزر چکی ہے

3091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرِ رَجُلٍ بَعْدَمَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ، وَكَانَ قَدْ سَاَلَ عَنْهُ، قَالُوْا: فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ، فَصَلُّوْا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی جسے رات کے وقت دفن کر دیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کھڑے ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: فلاں شخص کو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا، تو ان لوگوں نے اس کی (قبر پر) نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلنَّاسِ اِذَا اَرَادُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْقَبْرِ اَنْ يَّصْطَفُّوا وَرَاءَ اِمَامِهِمْ

لوگوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے لگیں تو امام کے پیچھے صفیں بنالیں

3091– إسناده صحيح على شرطهما. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه البيهقي "4/45" من طريق عمران بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1340" في الجنائز: باب الدفن بالليل، من طريق عثمان بن أبي شيبة، به. وأخرجه مسلم "954" "68" في الجنائز: باب الصلاة على القبر، من طريق إسحاق بن إبراهيم عن جرير، به. وانظر الحديث رقم "3085" و"3088" و"3089" و"3090".

3092 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَوْنٍ الرَّیَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَکِیمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَیْفٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ یَزِیدَ بْنِ ثَابِتٍ، وَکَانَ اَکْبَرَ مِنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَکَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَزَیْدٌ لَمْ یَشْهَدْ بَدْرًا، قَالَ:
(متنِ حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْبَقِیعِ، فَرَاٰی قَبْرًا جَدِیدًا، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، وَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا

✿✿ حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے عمر سے بڑے ہیں اور انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے حالانکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے (حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقیع کی طرف گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی قبر ملاحظہ فرمائی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیریں کہیں۔

ذِکْرُ خَبَرٍ قَدْ یُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْقَاتِلَ نَفْسَهُ غَیْرُ جَائِزِ الصَّلَاةُ عَلَیْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں ہے

3093 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَلِیلُ بْنُ عَمْرٍو بَغْدَادِیٌّ، ثِقَةٌ، حَدَّثَنَا شَرِیکٌ، عَنْ سِمَاکٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،
(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا کَانَتْ لَهُ جِرَاحَةٌ، فَاَتٰی قَرْنًا لَهُ فَاَخَذَ مِشْقَصًا، فَذَبَحَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص زخمی ہو گیا وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اس نے ایک تیر کو لیا اور اس کے ذریعے خودکشی کرلی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

3092– إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم "3083" و "3086".

3093– حديث صحيح، وإسناده ضعيف لضعف شريك –وهو عبد الله– فإنه سيء الحفظ، لكنه توبع . خليل بن عمرو: مترجم في "ثقات المؤلف" "8/230"–"231"، ووثقه الخطيب في "تاريخ بغداد" "8/335". وأخرجه أحمد "5/91"–"92" و "94" و "102" و "107"، والطيالسي "779"، والترمذي "1068" في الجنائز: باب في الصلاة على أهل القبلة، وابن أبي شيبة "3/350"–"351"، والطبراني "2/1955" و "1956" من طريق شريك، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد "5/92"، ومسلم "978" في الجنائز: باب ترك الصلاة على القاتل نفسه، وأبو داود مطولاً "3185" في الجنائز: باب الإمام يصلي على من قتل نفسه، والنسائي "4/66" في الجنائز: باب ترك الصلاة على من قتل نفسه، والبيهقي "4/19"، والطبراني "2/1932" من طريق زهير بن معاوية، عن سماك، به. وأخرجه أحمد "5/87" و "97" و "102" و "107".

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْجُومَ لِزِنَاهُ لَا يَجِبُ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار ہونے والے شخص کو نماز جنازہ ادا کرنا ضروری نہیں ہے

3094 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ، جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى، فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا.

قَالَ: فَهَلْ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ، فَرَّ، فَاُدْرِكَ وَخَرَّ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رخ پھیر لیا' یہاں تک کہ اس نے اپنے بارے میں چار مرتبہ یہ گواہی دی (کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا جب اسے پتھر لگے' تو وہ بھاگا' لیکن اسے پکڑ لیا گیا (اور پتھر مارے گئے) یہاں تک کہ وہ گر گیا اور اس کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

3094- حديث صحيح، ابن أبي السري- وإن كان له أوهام- قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق " . "13337" وأخرجه من طريقه: أحمد "3/323"، والبخاري "6820" في الحدود: باب الرجم بالمصلى، ومسلم "1691" "16" في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، وأبو داوُد "4430" في الحدود: باب رجم ماعز بن مالك، والترمذي "1429" في الحدود: باب ما جاء في درء الجد عن المعترف إذا رجع، والنسائي 4/62"-"63 في الجنائز: باب ترك الصلاة على المرجوم، والبيهقي ."8/218" وأخرجه أبو داوُد "4430" من طريق ابن أبي السري، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "13336"، والدارمي "2/176"، ومسلم "1691" "16"، والبيهقي "8/225" من طريق ابن جريج، والبخاري "5270" في النكاح: باب الطلاق في الإغلاق، و"6814" في الحدود: باب رجم المحصن، ومسلم "1691" "16"، والبيهقي "8/225" من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه البخاري "5272" "6816" و"6826" و"7168"، ومسلم "1691" "16" بإثر حديث أبي هريرة: قال ابن شهاب: فأخبرني من سمع جابر بن عبد الله يقول: فكنت فيمن رجمه، فرجمناه بالمصلى، فلما أذلقته الحجارة هرب، فأدركناه بالحرة فرجمناه.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ مِنْ أَلَمِ جِرَاحَةٍ أَصَابَتْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کرے جس نے کسی لاحق ہونے والے زخم کی تکلیف کی وجہ سے (خودکشی کی ہو)

3095 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متنِ حدیث): أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ بِهِ جِرَاحَةٌ، فَأَتَى قَرْنًا لَهُ، فَأَخَذَ مِشْقَصًا، فَذَبَحَ بِهِ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص زخمی ہو گیا وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اس نے ایک تیر کو لیا اور اس کے ذریعے خودکشی کر لی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ جَوَازِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ عَلَى الْمَيِّتِ الْغَائِبِ فِي بَلْدَةٍ أُخْرَى

آدمی کا کسی غیر موجود میت، جو کسی دوسرے شہر میں موجود ہو، کی نماز جنازہ ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3096 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، يَقُولُ: السَّاعَةَ يَخْرُجُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متنِ حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

ذِكْرُ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ جَمَاعَةً عَلَى الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ فِي بَلَدٍ آخَرَ

آدمی کے لیے جماعت کے ساتھ نماز جنازہ ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ (مرحوم) کسی دوسرے شہر میں فوت ہوا ہو

3095- إسناده ضعيف، ومتنه صحيح، وهو مكرر "3093".

3096- رجاله رجال بالصحيح، وعنعنة أبي الزبير لا تضر، فإنه قد توبع. أبو داوُد: هو سليمان بن داوُد الطيالسي. وأخرجه النسائي "4/70" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، من طريق عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أ، مد "3/369" و"400"، والبخاري "1317" في الجنائز: باب من صف صفين أو ثلاثة على الجنازة خلف الإمام، و "1320" باب الصفوف على الجنازة، "3877" و "3878" في مناقب الأنصار: باب موت النجاشي، ومسلم "952" "65"، والنسائي "4/69"، وعبد الرزاق "6406"، والبيهقي "4/29" و49"-"50 و"50" من طريق عطاء عن جابر. وأخرجه أحمد "3/363"، والبخاري "1334" في الجنائز: باب التكبير على الجنازة أربعًا، "3879"، ومسلم "952" "64"، وابن أبي شيبة "3/300" "363"

3097 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ لَمَّا بَلَغَهُ وَفَاتُهُ، وَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے انتقال کی اطلاع ملی تھی میں اس وقت دوسری صف میں موجود تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ اسی دن ادا کی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا

3098 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ اِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی صفیں بنوائیں اور (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَيِّتِ اِذَا مَاتَ بِبَلَدٍ اٰخَرَ

آدمی کے لیے کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو کسی دوسرے شہر میں فوت ہوا ہو

3097– رجاله ثقات رجال الشيخين. وهو مكرر ما قبله. وأخرجه البخاري تعليقًا "1320" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة بلفظ: "قال أبو الزبير عن جابر: كنت في الصف الثاني" ووصله النسائي "4/70" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة كما تقدم في الحديث السابق. وانظر الحديث رقم. "3099"

3098– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه برقم. "3067"

3099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ: فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرلو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم نے اس کے لیے دو صفیں بنائیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْمِ هٰذَا الْمُتَوَفَّى الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ فِي بَلَدِهِ

اس مرحوم کے نام کی صفت کا تذکرہ جس کی نماز جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ادا کی تھی اور وہ صاحب اپنے شہر میں تھے

3100 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْعِلَّةُ فِي صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

3099- محمد بن يحيى الزماني: ثقة، روى له أبو داؤد، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "3/355"، ومسلم "952" "66" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة، من طريق حماد بن زيد، و "952" "66"، والنسائي "4/70" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، من طريق إسماعيل بن علية، كلاهما عن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3096" و "3097".

3100- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داؤد الطيالسي، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "2/289" من طريق ابن نمير عن عبيد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/300" و "362"-"363"، والبخاري "1318" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، والترمذي "1022" في الجنائز: باب ما جاء في التكبير على الجنازة، وابن ماجه "1534" في الجنائز: باب في الصلاة على النجاشي، من طريق معمر، والطيالسي "2300" وأحمد "2/479" من طريق زمعة بن صالح، والبخاري "1328" في الجنائز: باب صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز، و "3881" في مناقب الأنصار: باب موت النجاشي، ومسلم "951" "63" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة من طريق عقيل، و "951" "63" من طريق صالح، أربعتهم عن الزهري، به. وانظر الحديث رقم "3068" و "3098" و "3102".

النَّجَاشِيّ، وَهُوَ بِاَرْضِهِ، اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَرْضُهُ بِحِذَاءِ الْقِبْلَةِ، وَذَاكَ اَنَّ بَلَدَ الْحَبَشَةِ اِذَا قَامَ الْإِنْسَانُ بِالْمَدِينَةِ، كَانَ وَرَاءَ الْكَعْبَةِ، وَالْكَعْبَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بِلَادِ الْحَبَشَةِ، فَإِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ، وَدُفِنَ، ثُمَّ عَلِمَ الْمَرْءُ فِي بَلَدٍ آخَرَ بِمَوْتِهِ، وَكَانَ بَلَدُ الْمَدْفُونِ بَيْنَ بَلَدِهِ وَالْكَعْبَةِ وَرَاءَ الْكَعْبَةِ، جَازَ لَهُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ، فَاَمَّا مَنْ مَاتَ وَدُفِنَ فِي بَلَدٍ، وَاَرَادَ الْمُصَلِّي عَلَيْهِ الصَّلَاةَ فِي بَلَدِهِ، وَكَانَ بَلَدُ الْمَيِّتِ وَرَائَهُ، فَمُسْتَحِيلٌ حِينَئِذٍ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرنے میں علت یہ تھی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے علاقے میں موجود تھے تو نجاشی کی سرزمین قبلہ کے قریب تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے: جب انسان مدینہ منورہ میں کھڑا ہو تو حبشہ کا شہر وہ کعبہ کے دوسری طرف ہوگا اور کعبہ مدینہ منورہ اور حبشہ کی سرزمین کے درمیان میں ہوگا تو جب کوئی میت فوت ہو جائے اور اسے دفن کر دیا جائے پھر آدمی کو کسی دوسرے شہر میں اس کی موت کے بارے میں پتہ چلے اور مدفون شخص کا شہر آدمی کے شہر اور خانہ کعبہ کے درمیان ہو۔ یعنی خانہ کعبہ کے دوسری طرف ہو تو آدمی کے لئے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہوتا ہے لیکن جب کوئی شخص فوت ہو کر کسی شہر میں دفن ہو جائے اور نمازی اپنے شہر میں رہتے ہوئے نماز جنازہ ادا کرنا چاہے اور میت کا شہر اس سے پیچھے کی طرف ہو تو یہ بات ناممکن ہوگی کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعَى اِلَى النَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن میں ان کا انتقال ہوا تھا

3101 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعَى النَّجَاشِيَّ يَوْمَ تُوُفِّيَ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِاَخِيكُمْ

3101- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الرزاق "6393"، ومن طريقه أحمد "2/280" عن معمر، والبخاري "1327" في الجنائز: باب صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز: ومسلم "951" "63" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة، من طريق عقيل، والبخاري "3880" في مناقب الأنصار: باب موت النجاشي، ومسلم "951" "63"، والبيهقي "4/49" من طريق صالح، وأحمد "2/529" من طريق محمد بن أبي حفصة، أربعتهم عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/241"، والبغوي "1490" من طريق سفيان بن عيينة، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هريرة. وانظر الحديث رقم "3068" و"3098" و"3100".

ثُمَّ خَرَجَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى، فَصَفُّوا وَرَائَهُ، وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے صفیں بنوائیں اور چار تکبیریں کہیں۔

3102 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُو قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنْبَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ تُوُفِّيَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفُّوا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَهُمْ لَا يَظُنُّونَ اِلَّا اَنَّ جَنَازَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ اطلاع دی تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا ہے تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے صفیں بنوائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں لوگ یہی گمان کررہے تھے جیسے اس کا جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔



3102- إسناده صحيح . عم أبي قلابة: هو المهلب الجرمي البصري، روى له مسلم وأصحاب السنن . وأخرجه الطبراني "18/482" من طريق إبراهيم بن دحيم عن أبيه عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وسقط منه "عن" أو "حدثنا" قبل "الأوزاعي." وأخرجه أحمد "4/446" من طريق حرب، عن يحيى، به . وأخرجه أحمد "4/433"، وابن أبي شيبة "3/362"، ومسلم ."953" في الجنائز: باب في التكبير على الجنازة، والطبراني "18/460" "461"، والبيهقي "4/50" من طرق عن أيوب، وابن ماجه "1535" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على النجاشي، من طريق يونس، كلاهما عن أبي قلابة، به . وأخرجه الطبراني "18/462" من طريق أيوب على المهلب، به . وأخرجه أحمد "4/439"، والترمذي "1039" في الجنائز: باب ما جاء في صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي، والنسائي "4/70" في الجنائز: باب الصفوف على الجنازة، والطبراني "18/488" من طريق يونس بن عبيد، وابن أبي شيبة "3/362" من طريق بشر بن المفضل، كلاهما عن محمد بن سيرين، عن أبي المهلب، عن عمران. وأخرجه أحمد "4/439" و"441"، وابن أبي شيبة "3/362" من طريق يونس، عن ابن سيرين، عن عمران بن حصين.

فَصْلٌ فِي الدَّفْنِ

فصل: دفن کا بیان

3103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، قَالَ: حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ كُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَدُفِنَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ لَيْلًا اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ الْاِنْسَانُ اِلٰى ذٰلِكَ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب کا ذکر کیا جنہیں چھوٹا سا کفن دیا گیا تھا اور انہیں رات کے وقت دفن کر دیا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کسی شخص کو رات کے وقت دفن کیا جائے' البتہ اگر انسان اس بارے میں مجبور ہو جائے (تو حکم مختلف ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقْعُدَ الْمَرْءُ اِذَا تَبِعَ الْجَنَازَةَ اِلٰى اَنْ تُوضَعَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جب جنازے کے ساتھ جائے تو اس کے (لحد میں) رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جائے

3104 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا تَبِعَ اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3103- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معمر القطيعي: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر الهلالي . وأخرجه مسلم "943" في الجنائز: باب في تحسين كفن الميت، والنسائي "4/33" في الجنائز: باب الأمر بتحسين الكفن، وابن الجارود "546"، والبيهقي "4/32" من طريق عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/295" وأبو داوُد "3148" في الجنائز: باب في الكفن، والحاكم "1/368"-"369"، والبيهقي "3/403" من طريق عبد الرزاق عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد "3/295" من طريق محمد بن بكر، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عن جابر. وانظر الحديث رقم. "3034"

''جب کوئی شخص جنازے کے ساتھ جائے' تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازے کو (لحد میں) رکھ نہ دیا جائے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ شُهُوْدِ الْجَنَازَةِ اَنْ لَّا يَقْعُدَ حَتّٰى تُوضَعَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ جنازے میں شریک ہو تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے (لحد میں) رکھ دیا نہ جائے

3105 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ مَعَ الْجَنَازَةِ، لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ فِى اللَّحْدِ، اَوْ تُدْفَنَ - شَكَّ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک تشریف فرما نہیں ہوتے تھے جب تک اسے لحد میں رکھ نہیں دیا جاتا تھا (جہاں ابومعاویہ نامی راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے دفن نہیں کر دیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمُشَيِّعِ الْجَنَازَةِ اَنْ لَّا يَقْعُدَ حَتّٰى تُوضَعَ فِى اللَّحْدِ

اس بات کا تذکرہ کہ جنازے کے ساتھ چلنے والے شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ

3104- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. عبد الله بن عمر: هو محمد بن أبان القرشي الأموى. وأخرجه عبد الرزاق "6327"، وأحمد "3/25"، والطيالسى "2190"، والبخارى "1310" فى الجنائز: باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال، ومسلم "959" "77" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، الترمذى "1043" فى الجنائز: باب ما جاء فى القيام للجنازة، وابن أبى شيبة 3/308"-"309، والطحاوى "1/487"، والبيهقى "4/26" من طرق عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أبى سعد الخدرى. وأخرجه أحمد "3/37" و"48"، ومسلم "959" "76"، والطيالسى "2184"، والطحاوى "1/487"، والحاكم "1/356"، والبيهقى "4/26" من طرق عن سهيل بن أبى صالح، عن أبيه عن أبى سعيد الخدرى. وأخرجه النسائى "4/44" من طريق ابن عجلان عن سعيد، عن أبى سعيد الخدرى. وأخرجه أبو داوٗد "3173" فى الجنائز: باب القيام للجنازة، من طريق سهيل بن أبى صالح، عن ابن أبى سعيد الخدرى، عن أبيه. وأخرجه ابن أبى شيبة "3/310"، والبخارى "1309" فى الجنائز: باب متى يقعد إذا قام للجنازة، والبيهقى "4/26" من طريق ابن أبى ذئب عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى، عن أبيه قال: كنا فى جنازة، فأخذ أبو هريرة رضى الله عنه بيد مروان فجلسا قبل أن توضع، فجاء أبو سعيد رضى الله عنه، فأخذ بيد مروان، فقال: قم فوالله لقد علم هذا أن النبى صلى الله عليه وسلم نهانا عن ذلك، فقال أبو هريرة: صدق.

3105- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه الحاكم "1/356" من طريق يحيى بن يحيى، عن أبى معاوية، بهذا الإسناد. وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبى. وأخرجه النسائى "4/44" فى الجنائز: باب الأمر بالقيام للجنازة، من طريق ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قال: ما رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شهد جنازة قط فجلس حتى توضع.

وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک (میت کو) لحد میں رکھ نہ دیا جائے

3106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مَعَ الْجَنَازَةِ لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ، اَوْ حَتّٰى تُدْفَنَ - شَكَّ اَبُو مُعَاوِيَةَ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے تو اس وقت تک تشریف فرما نہیں ہوتے تھے جب تک اسے لحد میں رکھ نہیں دیا جاتا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب تک اسے دفن نہیں کر دیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي تَتْبَعُ جَنَازَةَ الْمَيِّتِ، وَمَا يَرْجِعُ مِنْهَا عَنْهُ، وَمَا يَبْقَى مِنْهَا مَعَهُ

ان چیزوں کا تذکرہ جو میت کے جنازے کے ساتھ جاتی ہیں ان میں سے کون سی چیز واپس آجاتی ہے اور کون سی میت کے ساتھ رہ جاتی ہے؟

3107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے اس کے اہل خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل ساتھ جاتے ہیں اس کے اہل خانہ اور اس کا مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔''

3106– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله

3107– إسناده صحيح . عبد الوارث بن عبيد الله روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال ابن حجر في "التقريب": صدوق روى له الترمذي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك، وعبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم الأنصاري . وأخرجه الحميدي في "مسنده" "1186"، وابن المبارك في "الزهد" "636"، والبخاري "6514" في الرقاق: باب سكرات الموت، ومسلم "2960" في الزهد والرقائق، والترمذي "2379" في الزهد: باب ما جاء مثل ابن آدم وأهله وولده وماله وعمله، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ تَفْصِيلِ لَفْظِ الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

جوروایت ہم نے ذکر کی ہے اس کے الفاظ کی تفصیل کا تذکرہ

3108 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةُ اَخِلَّاءُ: اَمَّا خَلِيلٌ، فَيَقُوْلُ: مَا اَنْفَقْتَ فَلَكَ، وَمَا اَمْسَكْتَ فَلَيْسَ لَكَ، فَهٰذَا مَالُهُ، وَاَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُوْلُ: اَنَا مَعَكَ فَاِذَا اَتَيْتَ بَابَ الْمَلِكِ تَرَكْتُكَ وَرَجَعْتُ، فَذٰلِكَ اَهْلُهُ وَحَشَمُهُ، وَاَمَّا خَلِيلٌ، فَيَقُوْلُ: اَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ خَرَجْتَ، فَهٰذَا عَمَلُهُ، فَيَقُوْلُ: اِنْ كُنْتَ لَاَهْوَنَ الثَّلَاثَةِ عَلَيَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابن آدم کے تین دوست ہیں جہاں تک ایک دوست کا تعلق ہے' تو وہ یہ کہتا ہے تم جو خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجرمل جائے گا اور جو تم خرچ نہیں کرو گے اس کا تمہیں کچھ نہیں ملے گا یہ اس کا مال ہے ایک دوست یہ کہتا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں جب تم بادشاہ (یعنی خالق حقیقی) کے دروازے پر آؤ گے (یعنی جب تم مرجاؤ گے)' تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا اور واپس آجاؤں گا یہ اس کے اہل خانہ اور جاہ وحشم ہیں اور ایک دوست یہ کہتا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں تم جہاں بھی داخل ہو گے اور جہاں سے نکلو گے یہ اس کا عمل ہے' تو وہ بندہ یہ کہتا ہے تم' تو میرے نزدیک ان تینوں میں سب سے کم حیثیت کے مالک تھے۔''

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُدَلِّيَ اَخَاهُ فِي حُفْرَتِهِ، نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی اپنے بھائی کو سپرد خاک کرتا ہے تو اس وقت اسے کیا پڑھنا چاہئے ہم اللہ تعالیٰ سے اس وقت کی برکت کا سوال کرتے ہیں

3109 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

3108– إسناده حسن. عمران القطان: هو عمران بن داور القطان البصري، قال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. وهو في "مسند الطيالسي" . "2013"وأخرجه من طريق الطيالسي: الحاكم "1/371" وقال: هذا حديث صحيح الإسناد لم يخرجاه هكذا بتمامه لانحرافهما عن عمران القطان، وليس بالمجروح الذي يترك حديثه. ووافقه الذهبي.

3109– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الحاكم "1/366"، والبيهقي "4/55" من طريق شعبة، والبيهقي "4/55" من طريق هشام الدستوائي، كلاهما عن قتادة، بهذا الإسناد موقوفاً على ابن عمر. وانظر الحديث الآتي .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ کے رسول کے دین پر (ایمان رکھتے ہوئے ہم اسے سپرد خاک کرتے ہیں)''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ لِمَنْ دَلّٰى مَيِّتًا فِيْ حُفْرَتِهٖ

جو شخص میت کو قبر میں اتارتا ہے اسے بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3110 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِى الصِّدِّيقِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِى اللَّحْدِ، فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الصِّدِّيقِ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم اپنے مردوں کو لحد میں رکھ دو' تو یہ پڑھو۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق (ہم اسے دفن کرتے ہیں)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوصدیق نامی راوی کا نام بکر بن قیس ہے۔



3110- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد "2/27" و"40" "59" و"69" و127"–"128، وأبو داؤد "3213" في الجنائز : باب في الدعاء للميت إذا وضع في قبره، والحاكم "1/366"، والبيهقي "4/55" من طرق عن همام، بهٰذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.وأخرجه الترمذي "1046" في الجنائز : باب ما يقول إذا أدخل الميت القبر، وابن ماجه "1550" في الجنائز : باب ما جاء في إدخال الميت القبر، من طريق الحجاج، وابن ماجه "1550" أيضًا من طريق ليث بن أبي سليم، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر . وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه.وأخرجه بزيادة ألفاظ عما هنا ابن ماجه "1553"، والبيهقي "4/55" من طريق حماد بن عبد الرحمٰن الكلبي عن إدريس بن صبيح الأودي، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عمر . وحماد بن عبد الرحمٰن: ضعيف، وشيخه مجهول .وفي الباب: حديث البياضي عند الحاكم "1/366" وانظر الحديث السابق.

فَصْلٌ فِي اَحْوَالِ الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ

فصل: قبر میں میت کے احوال کا تذکرہ

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُسْلِمَ وَالْكَافِرَ يَعْرِفَانِ مَا يَحِلُّ بِهِمَا بَعْدُ مِنْ ثَوَابٍ اَوْ عِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يُدْخَلَا فِي حُفْرَتِهِمَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمان اور کافر شخص اس چیز کو

جان جاتے ہیں کہ انہیں کس قسم کے ثواب یا عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور ایسا ان (کی میت کے) قبر میں داخل ہونے سے پہلے ہوتا ہے

3111 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ يَقُوْلُ: قَدِّمُوْنِي قَدِّمُوْنِي، وَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ يَقُوْلُ: يَا وَيْلَتِي اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِي؟ - يُرِيْدُ: الْمُسْلِمَ وَالْكَافِرَ -.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ، وَمَتْنُ خَبَرِ اَبِي سَعِيْدٍ اَتَمُّ مِنْ خَبَرِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے کو چار پائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے مجھے آگے لے جاؤ مجھے آگے لے جاؤ اور جب بندے کو چار پائی پر رکھا ہوتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے ہائے! افسوس تم لوگ مجھے کہاں لے جا رہے ہو (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد

3111- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن مهران -وهو المدني مولى الأزد- فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "2/474" من طريق يحيى بن آدم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/292" و"500"، والطيالسي "2336"، والنسائي 4/40"-"41 في الجنائز: باب السرعة بالجنازة، والبيهقي "4/21" من طريق ابن أبي ذئب، بهز وأخرجه أحمد "2/474" من طريق حجاج، عن سعيد المقبري، به.

مسلمان اور کافر (بندہ تھا)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور عبدالرحمن بن مہران کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا متن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت سے زیادہ مکمل ہے۔ اسے ہم اس باب کے آغاز میں ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ لَا يَنْجُو مِنْهَا اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، نَسْاَلُ اللّٰهَ حُسْنَ السَّلَامَةِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قبر کے بھینچنے سے اس امت میں سے کسی بھی شخص کو نجات نہیں ملے گی ہم اس سے سلامتی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں

3112 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْقَبْرِ ضَغْطَةٌ لَوْ نَجَا مِنْهَا اَحَدٌ، لَنَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: قبر (ہر مردے کو) بھینچتی ہے' اگر کسی کو اس سے نجات ملنا ہوتی' تو سعد بن معاذ کو اس سے نجات مل جاتی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ لَا يُحَرَّكُ مِنْهُ شَيْءٌ اِلٰى اَنْ يَّبْلٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

3112- إسناده صحيح على شرط مسلم. صفيه: هي بنت أبي عبيد مسعود الثقفية، لم يرو لها البخاري، وباقي السند على شرطهما. بندار: هو محمد بن بشار، ونافع: هو مولى ابن عمر. وأخرجه أحمد "6/55" و"98"، والبغوي في "الجعديات" "1601"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "274" و"275" من طريق شعبة، بهذا الإسناد. إلا أنهم لم يسموا صفية، فقال أحمد: عن إنسان، وقال البغوي والطحاوي: عن امرأة ابن عمر. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/46" وقال: رواه أحمد عن نافع عن عائشة، وعن نافع عن إنسان عن عائشة، وكلا الطريقين رجالهما رجال الصحيح. وأخرجه الطحاوي "273" من طريق شعبة، وأحمد في "السنة "1337" من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن سعد بن إبراهيم عن نافع، عن عائشة. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/47" عن نافع قال: أتينا صفية بنت أبي عبيد فحدثتنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إن كنت لأرى لو أن أحدًا أعفي من ضغطة القبر، لعفي سعد بن معاذ ولقد ضم ضمة" رواه الطبراني في "الأوسط"، وهو مرسل وفي إسناده من لم أعرفه. وللحديث شاهد من حديث ابن عمر عند الطحاوي "276"، والنسائي 4/100 "-101".

جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی طرف سے کوئی بھی حرکت نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو جاتی ہے

3113 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ اِنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ عَنْهُ، فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا، كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَاْسِهِ، وَكَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَمِينِهِ، وَكَانَتِ الزَّكَاةُ عَنْ شِمَالِهِ، وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ، فَتَقُولُ الصَّلَاةُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَمِينِهِ، فَيَقُولُ الصِّيَامُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَسَارِهِ، فَتَقُولُ الزَّكَاةُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، فَتَقُولُ فَعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى النَّاسِ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، فَيُقَالُ لَهُ: اجْلِسْ فَيَجْلِسُ، وَقَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ وَقَدْ اُدْنِيَتْ لِلْغُرُوبِ، فَيُقَالُ لَهُ: اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَا تَقُولُ فِيهِ، وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ؟ فَيَقُولُ: دَعُونِي حَتّٰى اُصَلِّيَ، فَيَقُولُونَ: اِنَّكَ سَتَفْعَلُ، اَخْبِرْنِي عَمَّا نَسْاَلُكَ عَنْهُ، اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَا تَقُولُ فِيهِ، وَمَاذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ اَشْهَدُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَاَنَّهُ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَيُقَالُ لَهُ: عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيتَ وَعَلٰى ذٰلِكَ مِتَّ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا، فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النَّارِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا لَوْ عَصَيْتَهُ، فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، وَيُعَادُ الْجَسَدُ لِمَا بَدَا مِنْهُ، فَتُجْعَلُ نَسَمَتُهُ فِي النَّسَمِ الطَّيِّبِ وَهِيَ طَيْرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ، لَمْ يُوجَدْ شَيْءٌ، ثُمَّ اُتِيَ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ اُتِيَ عَنْ شِمَالِهِ، فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، فَيُقَالُ لَهُ: اجْلِسْ، فَيَجْلِسُ خَائِفًا مَرْعُوبًا، فَيُقَالُ لَهُ: اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ؟ وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ؟ فَيَقُولُ: اَيُّ رَجُلٍ؟ فَيُقَالُ: الَّذِي كَانَ فِيكُمْ، فَلَا يَهْتَدِي لِاسْمِهِ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: مَا اَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ

3113– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي . وأخرجه عبد الرزاق "6703"، وابن أبي شيبة 3/383"–"384"، وهناد بن السري في "الزهد" "338"، والطبري في "جامع البيان " 13/215"–"216"، والحاكم 1/379"–"380 و380"–"381"، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 220"–"222"، وفي "إثبات عذاب القبر " "67" من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/51"–"52" وقال: رواه الطبراني في الأوسط وإسناده حسن. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 5/31"–"32"

قَالُوْا قَوْلًا، فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ: عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيتَ، وَعَلٰى ذٰلِكَ مِتَّ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النَّارِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُوْرًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: ذٰلِكَ مَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهِ لَوْ اَطَعْتَهُ فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُوْرًا، ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ اَضْلَاعُهُ، فَتِلْكَ الْمَعِيشَةُ الضَّنْكَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ: (فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى) (طه: 124)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے جوتے کی چاپ بھی سنتا ہے یہاں تک کہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اگر وہ شخص مومن ہوتا ہے تو نماز اس کے سرہانے آجاتی ہے اور روزہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے، زکوٰۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے اور صدقہ وخیرات، صلہ رحمی، بھلائی، لوگوں کے ساتھ احسان وغیرہ کرنے جیسی نیکیاں اس کے پاؤں کے پاس آتی ہیں (فرشتے) اس کے سر کی طرف سے آنے کی کوشش کرتے ہیں تو نماز کہتی ہے تم میری طرف سے داخل نہیں ہوسکتے پھر وہ اس کے بائیں طرف سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے تم میری طرف سے داخل نہیں ہوسکتے پھر وہ اس کے بائیں طرف سے آنے کی کوشش کرتے ہیں تو زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف سے داخل نہیں ہوسکتے پھر وہ اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو صدقہ، صلہ رحمی، بھلائی اور لوگوں کے ساتھ احسان جیسی نیکیاں یہ کہتی ہیں: ہماری طرف سے داخل نہیں ہوسکتے پھر اس میت سے یہ کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ جاتا ہے اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے اس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو تمہارے درمیان موجود تھے تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو وہ کہتا ہے تم لوگ مجھے موقع دو تا کہ میں نماز ادا کرلوں تو فرشتے کہتے ہیں: تم ایسا کرلو گے تم مجھے اس چیز کے بارے میں بتاؤ جس کے بارے میں ہم نے دریافت کیا ہے: یہ صاحب جو تمہارے درمیان موجود تھے ان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص کہتا ہے یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے تو اس سے کہا جاتا ہے: تم اسی اعتقاد پر زندہ رہے اور اسی اعتقاد پر تم نے انتقال کیا اور اسی اعتقاد پر تمہیں زندہ کیا جائے گا اگر اللہ نے چاہا پھر اس شخص کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا جنت کا ٹھکانہ ہے اور وہ چیز ہے جو جنت میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تیار کی ہے تو اس شخص کے رشک اور سرور میں اضافہ ہوجاتا ہے پھر اس کے سامنے جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: اگر تم اس (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی) نافرمانی کرتے تو تمہارا ٹھکانہ یہ ہونا تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو تمہارے لیے تیار رکھنا تھا تو اس شخص کے رشک اور سرور میں اضافہ ہوجاتا ہے پھر اس کے لیے ستر بالشت تک قبر کو کشادہ کر دیا جاتا

ہے اور اس کے لیے قبر میں روشنی کر دی جاتی ہے اس کے جسم کو اسی حالت میں لوٹا دیا جاتا ہے‘ جس سے اس کا آغاز ہوا تھا اور پھر اس کو پاکیزہ جسم میں رکھ دیا جاتا ہے‘ جو ایک پرندے کی شکل میں ہوتا ہے‘ جو جنت کے درخت سے لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے“ یہ آیت آخر تک ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب کافر شخص کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے (یعنی فرشتہ اس کے پاس آنے کی کوشش کرتا ہے)‘ تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی پھر دائیں طرف سے آیا جاتا ہے‘ تو وہاں بھی کوئی چیز نہیں ہوتی پھر بائیں طرف سے آیا جاتا ہے‘ تو وہاں بھی کوئی چیز نہیں ہوتی پھر پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے‘ تو وہاں بھی کچھ نہیں ہوتا‘ تو اس سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ‘ تو وہ خوف زدہ اور مرعوب ہو کر بیٹھ جاتا ہے اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو تمہارے درمیان موجود تھے تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو اور تم اس کے بارے میں کس بات کی گواہی دیتے ہو‘ تو وہ دریافت کرتا ہے کون سے صاحب؟ تو اس سے کہا جاتا ہے: وہ جو تمہارے درمیان تھے‘ لیکن اسے ان کے نام کے بارے میں نہیں بتایا جاتا‘ یہاں تک کہ اسے کہا جاتا ہے: ہم حضرت محمد ﷺ (کے بارے میں پوچھ رہے ہیں)‘ تو وہ شخص کہتا ہے مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا‘ تو میں نے بھی وہی بات کہہ دی جو لوگ کہتے تھے‘ تو اس سے کہا جاتا ہے: تم اسی اعتقاد پر زندہ رہے اور اسی اعتقاد پر مرے اور اگر اللہ نے چاہا‘ تو اسی اعتقاد پر زندہ ہو گے پھر اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ جہنم میں تمہارا ٹھکانہ ہے اور وہ چیز ہے‘ جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم میں تمہارے لیے تیار کیا ہے‘ تو اس کی حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے‘ اگر تم اس (رسول ﷺ کی) بات مان لیتے‘ تو یہ جنت تمہارا ٹھکانہ ہوتی تھی اور‘ اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو کچھ تیار کیا ہے وہ تمہیں ملنا تھا‘ تو اس کی حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اس کے لیے قبر کو تنگ کیا جاتا ہے‘ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں یہ وہ گھٹن والی زندگی ہے‘ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اس کے لیے گھٹن والی زندگی ہے اور ہم قیامت کے دن اسے نابینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمَرْءَ يُفْتَنُ فِي قَبْرِهِ مُسْلِمًا كَانَ أَوْ كَافِرًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو

3114 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ، وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا اِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَاَشَارَتْ: اَىْ نَعَمْ، قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، فَجَعَلْتُ اُصُبُّ الْمَاءَ فَوْقَ رَاْسِي، فَلَمَّا انْصَرَفَ حَمِدَ اللّٰهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لَا اَدْرِي اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ - يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ، فَيُقَالُ لَهٗ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ، فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ - فَلَا اَدْرِي اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ - فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَائَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَاَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ لَهٗ: نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا، وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ - لَا اَدْرِي اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ - فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سورج گرہن ہوا' تو میں عائشہ کے پاس آئی وہاں لوگ کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے عائشہ بھی کھڑی ہوئی نماز ادا کر رہی تھی میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے' تو اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا میں نے کہا: کیا کوئی نشانی نمودار ہوئی ہے' تو اس نے اشارے سے جواب دیا جی ہاں سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں بھی کھڑی ہوئی' یہاں تک کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہونے لگی' تو میں اپنے سر پر پانی انڈیلنے لگی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''ہر وہ چیز جو میں نے پہلے نہیں دیکھی تھی وہ میں نے اس جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے' یہاں تک کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھ لیا اور میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تم لوگوں کو قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا جو دجال کی آزمائش کی مانند ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے قریب ہوگی (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ بیان کیا تھا تم میں سے کسی ایک کے پاس (فرشتہ) آئے گا اور اس سے دریافت کیا: جائے گا ان صاحب کے بارے میں تمہارا علم کیا ہے' تو اگر' تو وہ ایمان رکھنے والا شخص ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یقین رکھنے والا شخص ہوگا (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم تھا سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ بیان کیا تھا' تو وہ یہ کہے گا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ ہمارے پاس واضح دلائل اور

3114- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" "1": 188-"189"، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "184" في الوضوء: باب من لم يتوضأ إلا من الغشي المثقل، و "1053" في الكسوف: باب صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، و "7287" في الاعتصام: باب الإقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأبو عوانة "2/370"، والبغوي "1137". وأخرجه أحمد "6/345"، والبخاري "86" في العلم: باب من أجاب الفتيا بإشارة الرأس، و "922" في الجمعة: باب من قال في الخطبة بعد الثناء: أما بعد، و "1061" مختصرًا في الكسوف: باب قول الإمام في خطبة الكسوف أما بعد، "1235" كذلك مختصرًا في السهو: باب الإشارة في الصلاة، ومسلم "905" في الكسوف، باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، وأبو عوانة 2/368-"369 و369"-"370"، والبغوي "1138" من طرق عن هشام، به. وأخرجه البخاري "1373" في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القبر، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "102" من طريق يونس، عن الزهري، عن عروة، عن أسماء مختصرًا.

ہدایت لے کر آئے تھے ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی پیروی کی' تو اس شخص سے یہ کہا جائے گا تم اچھی حالت میں سو جاؤ ہمیں پتہ تھا تم ایمان رکھتے ہو اور اگر وہ شخص منافق ہو گا یا شک کا شکار ہو گا (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ استعمال کیا تھا' تو وہ یہ کہے گا مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو میں نے بھی وہی بات کہہ دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ النَّاسَ يُسَالُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ وَعُقُوْلُهُمْ ثَابِتَةٌ مَعَهُمْ، لَا اَنَّهُمْ يُسَالُوْنَ وَعُقُوْلُهُمْ تَرْغَبُ عَنْهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ لوگوں سے قبروں میں سوال کیا جائے گا

اور اس وقت ان کی عقلیں ان کے ساتھ موجود ہوں گی ایسا نہیں ہے کہ ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا اور ان کی عقل ان کے پاس موجود ہی نہیں ہوگی

3115 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيُّ، اَنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ فَتَّانِي الْقَبْرِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَتُرَدُّ عَلَيْنَا عُقُوْلُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَهَيْئَتِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ: فَبِفِيْهِ الْحَجَرُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہماری عقول ہمیں لوٹائی جائیں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جس طرح تم لوگ آج ہو' تو انہوں نے عرض کی: اس کے منہ پر پابندی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُسْلِمَ فِيْ قَبْرِهِ عِنْدَ السُّؤَالِ يُمَثَّلُ لَهُ النَّهَارُ عِنْدَ مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان شخص کو قبر میں سوال کے وقت یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دن کا وقت ہے اور سورج غروب ہونے کے قریب ہے

3116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ

3115– إسناده حسن من أجل حيي المعافري، فإنه صدوق يهم، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. أبو عبد الرحمٰن الحبلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري .وأخرجه ابن عدي في "الكامل" "2/855" من طريق عبد الله بن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/172" من طريق ابن لهيعة، عن حيي بن عبد الله، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/47" وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" ورجال أحمد رجال الصحيح.

مَرْزُوقٍ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْاُبُلِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ، مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب میت قبر میں داخل ہوتی ہے' تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے تو وہ یہ کہتا ہے: مجھے نماز پڑھ لینے دو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْمِ الْمَلَكَيْنِ اللَّذَيْنِ يَسْاَلَانِ النَّاسَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ، ثَبَّتَنَا اللّٰهُ بِتَفَضُّلِهِ لِسُؤَالِهِمَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

ان دوفرشتوں کے نام کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جولوگوں سے قبر میں سوال جواب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے تحت اس وقت میں ان کے سوالات پر ہمیں ثابت قدم رکھے

3117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا قُبِرَ اَحَدُكُمْ اَوِ الْاِنْسَانُ، اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ: النَّكِيْرُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ؟ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ يَقُوْلُ، فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ

3116– إسناده حسن. إسماعيل بن حفص: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: أرجو أن لا يكون به بأس، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه ابن ماجه "4272" في الزهد: باب ذكر القبر والبلى، وابن أبي عاصم في "السنة" "867" عن إسماعيل بن حفص، بهذا الإسناد.

3117– إسناده قوي. بشر بن معاذ العقدي: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال ابوحاتم: صالح الحديث صدوق، ووثقه النسائي في أسماء شيوخه، وقال مسلمة بن قاسم: بصري ثقة صالح، وقد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه البيهقي في "إثبات عذاب القبر" "56" من طريق محمد بن أبي بكر، وابن أبي عاصم في "السنة" "864" عن المقدمي، والأجري في "الشريعة ص "365" من طريق عبيد الله بن عمر القواريري، ثلاثتهم عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1071" في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القبر، عن أبي سلمة يحيى بن خلف، حدثنا بشر بن المفضل، عن عبد الرحمن بن إسحاق، به. وقال: حديث حسن غريب. حديث البراء عن عازب أخرجه عبد الرزاق "6737"، وابن أبي شيبة 3/380"–"382، وأحمد "4/287" و"288" و"295" و"296" وفي "السنة" "1365"–"1371"، والطيالسي "753"، وأبو داؤد "4753" و"4754"، وابن جرير الطبري "13/215" و"217" و"218"، والأجري في "الشريعة" ص 367"–"370، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "20" و"21" و"22" و"23" و"24" و"25" و"26" و"27" و"44"، وصححه الحاكم 1/37"–"40 وأقره الذهبي، وصححه ابن القيم في "تهذيب السنن" ."4/337"

وَرَسُوْلُهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: اِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّكَ لَتَقُوْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا، وَيُنَوِّرُ لَهُ فِيْهِ، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ فَيَنَامُ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا، فَكُنْتُ اَقُوْلُهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: اِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهَا اَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: خَبَرُ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ، سَمِعَهُ الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، وَزَاذَانُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَلِذٰلِكَ لَمْ اُخَرِّجْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم میں سے کسی ایک کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انسان کو قبر میں (دفنا دیا جاتا ہے)'' تو دو سیاہ اور زرد رنگ کے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کو منکر کہا جاتا ہے اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس (مردے) کو یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو' تو وہ وہی کہتا ہے' جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا اگر وہ مومن ہو' تو یہ کہتا ہے یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو وہ دونوں فرشتے اس سے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا تم یہی کہو گے' پھر وہ اس کے لیے اس کی قبر کو ستر ضرب ستر بالشت تک کشادہ کر دیتے ہیں اور اس کے لیے قبر کو روشن کر دیتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ' تو وہ یوں سو جاتا ہے' جس طرح دلہن سوتی ہے' جسے صرف وہی بیدار کرتا ہے' جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو یعنی اس کا شوہر' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کے اس بستر سے اسے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو' تو وہ یہ کہتا ہے مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو کوئی بات کہتے ہوئے سنتا تھا' تو وہی بات کہہ دیتا تھا' تو فرشتے اسے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا تم یہی کہو گے: پھر زمین سے کہا جاتا ہے: اسے دبوچ لو' تو وہ اسے یوں دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں اور اس شخص کو مسلسل عذاب ہوتا رہے گا' یہاں تک کہ اللہ اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اعمش نے منہال بن عمرو کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اعمش نے وہ روایت حسن کے حوالے سے عمارہ کے حوالے سے منہال بن عمرو اور زاذان کے حوالے سے نقل کی ہے لیکن انہوں نے یہ روایت حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔ اسی لئے میں نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَمَاعِ الْمَيِّتِ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ اِيَّاهُ وَقْعَ اَرْجُلِ الْمُنْصَرِفِينَ عَنْهُ، نَسْاَلُ اللّٰهَ الثَّبَاتَ لِذٰلِكَ

(قبر میں) منکر نکیر کے سوال کے وقت میت کے ان لوگوں کی قدموں کی چاپ کے سننے کا تذکرہ جو اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، ہم اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں

3118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَيِّتَ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک میت لوگوں کے قدموں کی چاپ بھی سنتی ہے جب وہ لوگ واپس جاتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَنْكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے قبر کے عذاب کا انکار کیا ہے

3119 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

3118- إسناده ضعيف . والد إسماعيل السدي- وهو عبد الرحمن بن أبي كريمة- لم يرو عنه غير ابنه، ولم يوثقه غير المؤلف، فهو مجهول الحال كما قال الحافظ في "التقريب"، وباقي رجال ثقات، وله طرق يتقوى بها الحديث . وأخرجه البزار "873" من طريق محمد بن عبد الله المخرمي، بهذا الإسناد . وقال الهيثمي في "المجمع." وأخرجه ابن أبي شيبة "3/378"، وأحمد في "السنة" "1343" من طريق وكيع، به . وأخرجه أحمد في "السنة" "1380" من طريق حماد بن سلمة عن محمد عمرو عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وتقدم مطولاً من طريق أبي سلمة عن أبي هريرة برقم ."3113" وفي الباب: حديث ابن عباس عند الطبراني "11135"، وقال الهيثمي في "المجمع" "3/54":

3119- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو- وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي- وباقي السند ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه البيهقي في "إثبات عذاب القبر" "57" من طريق أبي خليفة، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم "1/381" من طريق سليما بن الأشعث، عن أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه البيهقي في "إثبات عذاب القبر" "58" من طريق آدم عن حماد بن سلمة، به. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" "5/608" وزاد نسبته إلى ابن أبي شيبة، والبزار، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري مرفوعًا عند الحاكم "2/381" وصححه على شرط مسلم، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "59"، وأخرجه ابن جرير "16/227"-"228 موقوفًا على أبي سعيد، وذكره السيوطي في "الدر المنثور" "5/607" وزاد نسبته إلى عبد الرزاق، وسعيد بن منصور، ومسدد في "مسنده"، وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه .وعن ابن مسعود موقوفًا عند البيهقي في "إثبات عذاب القبر " "62" وأحمد في "السنة" ."1357" وذكره الهيثمي "7/67" وقال: رواه الطبراني وفيه المسعودي وقد اختلط، وبقية رجاله ثقات. وزاد السيوطي نسبته "5/609" إلى هناد، وعبد بن حميد، وابن المنذر وابن أبي شيبة.

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ قَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا) (طه: 124)

قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کے بارے میں فرمایا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تو اس کے لیے تنگ زندگی ہو جاتی ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْمُسْلِمُ وَالْكَافِرُ بَعْدَ اِجَابَتِهِمَا مُنْكَرًا وَنَكِيْرًا عَمَّا يَسْاَلَانِهٖ عَنْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان اور کافر شخص منکر اور نکیر کے سوالات کا جواب دینے کے بعد کیا کرتے ہیں؟

3120 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ، وَتَوَلَّوْا عَنْهُ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فِیْ مُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ لَهٗ: انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ - قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - قَالَ: وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ، فَيُقَالُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ، كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ،

3120– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: هو ابن أبى عروبة .وأخرجه البيهقى فى "إثبات عذاب القبر " "15" من طريق الحسن بن سفيان، بهٰذا الإسناد وأخرجه الآجرى فى "الشريعة" ص "365"، والبيهقى "15" من طريق الفريابى، عن عباس بن الوليد النرسى، به.وأخرجه البخارى "1338" فى الجنائز: باب الميت يسمع خفق النعال، ومسلم "2870" "71" مختصرًا فى الجنة: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، والنسائى "4/97"–"98 فى الجنائز: باب مسألة الكافر، والبيهقى فى "إثبات عذاب القبر " "15" من طرق عن يزيد بن زريع، به .وأخرجه أحمد "3/126" وفى "السنة "1388" من طريق روح بن عبادة، والبخارى "1338" باب الميت يسمع خفق النعال، و "1374" باب ما جاء فى عذاب القبر، ومن طريقه البغوى "1522" من طريق عبد الأعلى، وأحمد "3/233"، وفى "السنة" "1355" و"1356"، ومسلم "2870" "72"، وأبو داؤد مختصرًا "3231" فى الجنائز: باب المشى فى النعل بين القبور، والبيهقى فى "السنن" "4/80"، وفى إثبات عذاب القبر" "13" و"14" من طريق عبد الوهاب بن عطاء ، ثلاثتهم عن سعيد، به.وأخرجه مسلم "2870" "70"، والنسائى "4/97"

فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ، وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ عَلَيْهَا غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ پوچھتے ہیں اگر وہ مومن ہو، تو یہ کہتا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو اس سے کہا جاتا ہے: اپنے جہنم کے ٹھکانے کو دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ تمہیں جنت کا ٹھکانہ عطا کر دیا ہے۔''

قتادہ نامی راوی نے یہ بات ذکر کی ہے ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ اس شخص کے لیے قبر کو ستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے قیامت کے دن تک سبزہ بھر دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد قتادہ واپس حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف آئے، جس میں یہ الفاظ ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

''جہاں تک کافر اور منافق کا تعلق ہے، تو اس سے یہ کہا جاتا ہے تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو، تو وہ جواب دیتا ہے مجھے نہیں معلوم میں وہی بات کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے، تو اس سے کہا جاتا ہے: نہ، تو تم نے علم حاصل کیا اور نہ ہی (قرآن کی) تلاوت کی پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے سے بنا ہوا گرز مارا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ چیخ مارتا ہے، جسے انسانوں اور جنات کے علاوہ زمین پر موجود ہر چیز سنتی ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ الْعَذَابِ الَّذِي يُعَذَّبُ بِهِ الْكَافِرُ فِي قَبْرِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس عذاب کی صفت کے بارے میں ہے جو کافر شخص کو قبر میں دیا جائے گا

3121 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ:

3121– إسناده ضعيف لضعف دراج أبي السمح في روايته عن أبي الهيثم. وهو في "مسند أبي يعلى" "1329" موقوفاً. وأخرجه أحمد "3/38"، والدارمي "2/331"، والآجري في "الشريعة" ص "359" من طرق عن عبد الله بن يزيد المقرىء، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/55" وقال: رواه أحمد وأبو يعلى موقوفاً وفيه دراج، وفيه كلام، وقد وثق. وأخرجه البيهقي في "إثبات عذاب القبر" "61" من طريق عبد الله بن سليمان عن دراج، به موقوفاً. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" "16/227" من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم عن أبيه، وشعيب بن الليث عن الليث عن خالد بن زيد عن ابن أبي هلال، عن أبي حازم، عن أبي سعيد الخدري.

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا الْهَيْثَمِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ، حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَلَوْ اَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَتْ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں جو اسے نوچتے ہیں اور اسے کاٹتے ہیں اور ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا اگر ان میں سے کوئی ایک اژدہا زمین پر پھونک مار دے' تو زمین سبزہ پیدا نہ کرے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ التِّنِّينِ الَّذِي يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس سانپ کی صفت کے بارے میں ہے جسے کافر پر اس کی قبر پر مسلط کیا جائے گا

3122 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِي قَبْرِهِ لَفِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، وَيُرْحَبُ لَهُ قَبْرُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَتَدْرُونَ فِيمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى) (طه: 124) اَتَدْرُونَ مَا الْمَعِيشَةُ الضَّنْكَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ: عَذَابُ الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا، اَتَدْرُونَ مَا التِّنِّينُ؟ سَبْعُونَ حَيَّةً، لِكُلِّ حَيَّةٍ سَبْعُ رُءُوسٍ يَلْسَعُونَهُ، وَيَخْدِشُونَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

3122- إسناده حسن، فإن أبا السمح -وهو دراج- أحاديثه مستقيمة إلا ما كان عن أبي الهيثم عن أبي سعيد، وهو هنا رواه عن ابن حجيرة، وهو عبد الرحمٰن بن حجيرة الخولاني، قاضي مصر، أخرج له مسلم وأصحاب السنن، ووثقه النسائي وغيره. وأخرجه الطبري في "تفسيره" "16/228"، والآجري ص"358"، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "68" من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. إلا أن في البيهقي زيادة "يحيى بن منصور" بين عبد الله بن وهب وعمرو بن الحارث. وأخرجه البزار "2233" من طريق محمد بن يحيى الأزدي عن محمد بن عمرو عن هشام بن سعد، عن سعيد بن أبي هلال، عن ابن حجيرة تحرفت إلى: أبي حجيرة عن أبي هريرة مرفوعًا. وقال الهيثمي في "المجمع" "7/67": رواه البزار وفيه من لم أعرفه. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" "5/607" و"608" وزاد نسبته إلى ابن أبي الدنيا في "ذكر الموت" والحكيم الترمذي، أبي يعلى، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مردويه.

''مومن کی قبرایک سرسبز باغ ہوتی ہے اس کے لیے قبر کو ستر گز تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے قبر کو یوں روشن کر دیا جاتا ہے' جس طرح چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

''بے شک اس کے لیے تنگ زندگی ہوگی اور ہم قیامت کے دن اسے نابینا حالت میں زندہ کریں گے۔''

کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو تنگ زندگی سے کیا مراد ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد قبر میں کافر کو دیا جانے والا عذاب ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس پر ننانوے اژدھے مسلط کیے جائیں گے کیا تم جانتے ہو' ان میں سے ایک اژدہا کیا ہوگا؟ وہ ستر سانپوں جتنا ہوگا جن میں سے ہر ایک سانپ کے سات سر ہوں گے جس کے ذریعے وہ اسے کاٹیں گے اور نوچیں گے اور ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِتَعْذِيبِ اللّٰهِ مَوْتَى الْكَفَرَةِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِمْ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کافر مردوں کو دنیا میں ان پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے

3123 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، يَقُولُ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ، اِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ: اِنَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا ان کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: میت کو زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی مغفرت کرے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا ہے' لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی

3123- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم الأنصاري المدني. وهو في "الموطأ" "1/234" ومن طريقه أخرجه أحمد "6/107"، والبخاري "1289" في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه إذا كان النوح من سنته، ومسلم "932" "27" في الجنائز: باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، والترمذي "1006" في الجنائز: باب ما جاء في الرخصة في البكاء على الميت، والنسائي 4/17"-"18 في الجنائز: باب النياحة على الميت، والبيهقي في "السنن" "4/72"، وفي "إثبات عذاب القبر" . "88"وأخرجه البيهقي "4/72" من طريق سفيان بن عيينة، عن عبد الله بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1595" في الجنائز: باب ما جاء في الميت يعذب بما نيح عليه، من طرق سفيان بن عيينة، عن عمرو، عن ابن أبي ملكية، عن عائشة.

ہوئی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے تھے جس پر رویا جارہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اس عورت پر رور ہے ہیں اور اس عورت کو اس کی قبر میں عذاب ہورہا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُسْمِعَ أَصْوَاتَ الْكَفَرَةِ حَيْثُ عُذِّبَتْ فِي قُبُوْرِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو کافروں کی آوازیں سنوائی گئی تھیں جب انہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا گیا تھا

3124 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: هٰذِهِ أَصْوَاتُ الْيَهُوْدِ تُعَذَّبُ فِي قُبُوْرِهَا

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے سورج غروب ہونے کے وقت ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ یہودیوں کی آواز ہے جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْبَهَائِمَ تَسْمَعُ أَصْوَاتَ مَنْ عُذِّبَ فِي قَبْرِهٖ مِنَ النَّاسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ لوگوں میں سے جس شخص کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے تو جانور اس کی آواز کو سنتے ہیں

3125 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فِيهِ قُبُوْرٌ مِنْهُمْ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْقَبْرِ عَذَابٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ

3124– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو جحيفة: هو وهب بن عبد الله السوائي، صحابي معروف .وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص "361 من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة "3/375"ن ومن طريقه مسلم "2869" في الجنة: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، من طريق وكيع، به .وأخرجه البخاري "1375" في الجنائز: باب التعوذ من عذاب القبر، ومسلم "2869"، والنسائي "4/102" في الجنائز: باب عذاب القبر من طرق عن شعبة، به.

سیّدہ اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں اس وقت بنونجار کے ایک باغ میں تھی جس میں ان کی کچھ قبریں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا قبر میں عذاب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں ان لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے جسے جانور بھی سنتے ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا لَا يَسْمَعُ النَّاسُ عَذَابَ الْقَبْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے لوگ قبر کے عذاب کو نہیں سنتے ہیں

3126 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فَسَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ، قَالَ: مَتَى دُفِنَ صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ؟ فَقَالُوْا: فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسُرَّ بِذٰلِكَ، وَقَالَ: لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا، لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر میں سے آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس مردے کو کب دفن کیا گیا تھا لوگوں نے بتایا: زمانہ جاہلیت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر خوش ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہو کہ تم ایک دوسرے کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کے عذاب (کی آواز) سنائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ قَدْ يَكُوْنُ مِنْ تَرْكِ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قبر کا عذاب بعض اوقات پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے

3127 - (سندحدیث): حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ،

3125– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وأبو سفيان: طلحة بن نافع. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/374"، وأحمد "6/362"، والآجري في "الشريعة" ص"363"، والطبراني "25/268"، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "95" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/56" وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه عبد الرزاق "6742" وأحمد في "السنة" "1360"، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "204" من طريقين عن أبي الزبير عن جابر قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم حائطًا لبني النجار فسمعهم يُعذبون في قبورهم، فخرج مذعورًا يقول: "أعوذ بالله من عذاب القبر" لفظ البيهقي. إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه الآجري ص"360"، والبغوي "1526" من طريقين عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/103" و"175" و"201" و"284"، وفي "السنة" "1345" و"1347" و"1351"، والنسائي "4/102"

حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ يَدِهِ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ، فَوَضَعَهَا، ثُمَّ بَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: انْظُرُوا اِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْاَةُ، قَالَ: فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ، قَرَضُوْا بِالْمَقَارِيضِ فَنَهَاهُمْ، فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهِ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ڈھال نما کوئی چیز تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رکھا اور اس کی طرف رخ کر کے پیشاب کیا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا: ان کی طرف دیکھو یہ یوں پیشاب کر رہے ہیں' جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن لی اور ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے شخص کے ساتھ کیا ہوا تھا ان لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان کے جسم پر پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ اسے قینچی کے ذریعے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انہیں اس سے منع کیا' تو اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ قَدْ يَكُوْنُ اَيْضًا مِنَ النَّمِيْمَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قبر کا عذاب بعض اوقات چغلی کرنے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے

3128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلٰى، اَمَا اَحَدُهُمَا، فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ، فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا، فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا الْعَذَابَ مَا لَمْ يَيْبَسَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جہاں تک ان میں سے ایک کا تعلق ہے' تو یہ چغلی کیا کرتا تھا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے' تو یہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا پھر

3127- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو ف "مسند أبي يعلى " ."932"وأخرجه النسائي 1/26 "1"-"28 في الطهارة: باب البول إلى السترة يستتر بها، وابن ماجه "346" في الطهارة: باب التشديد في البول، وأحمد "4/196"، وابن أبي شيبة "1/122" من طريق أبي معاوية محمد خازم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد "4/196"، وابن أبي شيبة 3/375 "-"376، وأبو داوٗد "22" في الطهارة: باب الاستبراء من البول، والحميدي "882" وابن ماجه "346"، والحكم "1/184"، والبيهقي "1/104"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی لی پھر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر اسے گاڑھ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہو جاتیں ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِي يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ تَوَقِّيهِ حَذَرَ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْعُقْبَى بِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ آخرت میں قبر کے عذاب سے بچنے کی کوشش کرے

3129 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ: فِي النَّمِيمَةِ وَالْبَوْلِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا، فَوَصَلَهَا عَلَيْهِمَا، وَقَالَ: عَسَى اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَمِعَهُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

3128- إسناده صحيح على شرطهما . جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه البخاري "1378" في الجنائز: باب عذاب القبر من الغيبة والبول، والآجري ص "362 من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/375" و"377"، وأحمد "1/225"، والبخاري "218" في الوضوء: باب جاء في غسل البول، "6052" في الأدب: باب الغيبة، ومسلم "292" في الإيمان: باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، والترمذي "70" في الطهارة: باب ما جاء في التشديد في البول، والنسائي "1/28"-"30 في الطهارة: باب التنزه عن البول، وأبو داوٗد "20" في الطهارة: باب الاستبراء من البول، وابن ماجه "347" في الطهارة: باب التشديد في البول، والآجري في "الشريعة" ص"362، والبيهقي في "السنن" "1/104"، وفي "إثبات عذاب القبر" "117" من طريق وكيع، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد "1/225"، وابن أبي شيبة وابن أبي شيبة "3/375" و"376"، والبخاري "218" و"1361" في الجنائز: باب الجريدة على القبر، وابن ماجه "347"، والآجري ص"362، والبيهقي في "السنن" "2/412"، وفي "إثبات عذاب القبر" "118"، والبغوي "183" من طريق أبي معاوية عن الأعمش، به. وأخرجه الدارمي "1/188"-"189"، ومسلم "292"، والبيهقي في "السنن" "2/412"، وفي "إثبات عذاب القبر" "119" من طريق عبد الواحد بن زياد عن الأعمش، به.

3129- إسناده صحيح على شرطهما . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي البصري، وسليمان: هو ابن مهران الأعمش. وأخرجه الطيالسي "2646" من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص "361" من طريق زياد بن عبد الله البكائي، عن الأعمش، به. وأخرجه البخاري "216" في الوضوء، باب من الكبائر أن لا يستتر من بوله، وأبو داوٗد "21" في الطهارة: باب الاستبراء من البول، والآجري ص "361 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير بن عبد الحميد، عن منصور، عن مجاهد، به. وأخرجه أحمد "1/225"، والبخاري "6055" في الأدب: باب النميمة من الكبائر، والآجري ص"361 من طرق أخرى عن منصور، عن مجاهد، به.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا انہیں چغلی کرنے اور پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ منگوائی اسے توڑا اور ان دونوں کی قبروں پر لگا دیا اور ارشاد فرمایا: (میں نے ایسا اس لیے کیا ہے)' تاکہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوتیں ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجاہد نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنی ہے۔ تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ مَقَاعِدُهُمُ الَّتِي يَسْكُنُونَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اہل قبور کے سامنے ان کے وہ ٹھکانے پیش کیے جاتے ہیں جہاں وہ رہائش اختیار کریں گے اور ایسا روزانہ دو مرتبہ ہوتا ہے

3130 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے' تو اس کا ٹھکانہ صبح و شام اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ اہل جنت میں سے ہو' تو اہل جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اہل جہنم میں سے ہو' تو اہل جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اسے یہ کہا جاتا ہے یہ تمہارا ٹھکانہ ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی طرف بھیج دے گا''۔

3130- إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "الموطأ" "1/239" في الجنائز: باب جامع الجنائز: ومن طريقه أخرجه أحمد "2/113"، والبخاري "1379" في الجنائز: باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي، ومسلم "2866" "65" في الجنة: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، والنسائي 4/107"-"108 في الجنائز: باب وضع الجريدة على القبر، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "48"، والبغوي ."1524"وأخرجه أحمد "2/16"، والترمذي "1072" في الجنائز: باب ما جاء في عذاب القبر، والنسائي "4/107"، وابن ماجه "4270" في الزهد: باب ذكر القبر والبلى، من طريق عبيد الله بن عمر، وأحمد "2/51"، والبخاري "6515" في الرقائق: باب سكرات الموت، من طريق أيوب، وأحمد "2/123"، والبخاري "3240" في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، والنسائي 4/106"-"107 من طريق الليث بن سعد، والطيالسي "1832" من طريق جويرية، أربعتهم عن نافع، به .وأخرجه مسلم "2866" "66"، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر " "49" من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر.

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْعُوَ رَبَّهٗ يُسْمِعُ اُمَّتَهٗ عَذَابَ الْقَبْرِ

نبی اکرم ﷺ کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگیں کہ وہ آپ کی امت کو قبر کا عذاب سنوائے

3131 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ تم ایک دوسرے کو دفن کرنا چھوڑ دو گے' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ اَنَّ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بَعْدَ مَوْتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بعض سننے والوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جس شخص پر نوحہ کیا جائے اسے مرنے کے بعد عذاب دیا جاتا ہے

3131– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "2868" في الجنة: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/176" و"273"، ومسلم "2868" من طريق محمد بن جعفر، به. وليس في أحمد "3/273": "شعبة." وأخرجه أحمد "3/176"، والبيهقي في "إثبات عذاب القبر" "92" من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، به. وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص "363"–"364" من طريق خليد بن دعلج، عن قتادة، عن أنس مطولًا. وانظر الحديث رقم "3126".

3132– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي ص "10"، وأحمد "1/39"، ومسلم "927" "21" في الجنائز: باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، والبيهقي "4/72" من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي ص "4": وأحمد "1/26" و"50" و"51"، وابن أبي شيبة "3/389"، والبخاري "1292" في الجنائز: باب ما يكره من النياحة على الميت، ومسلم "927" "17"، والنسائي 4/16 –"17 في الجنائز: باب النياحة على الميت، وابن ماجه "1593" في الجنائز: باب ما جاء في الميت يعذب بما نيح عليه، والبيهقي في "السنن" "4/71"، وفي "إثبات عذاب القبر" "131" من طريق شعبة، ومسلم "927" "17" والبيهقي في إثبات عذاب القبر" "132"، والبخاري تعليقًا "1292"، من طريق سعيد بن أبي عروبة، كلاهما عن قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عمر، عن عمر. وأخرجه البخاري "1290" في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، ومسلم "927" "19" و"20"، وابن أبي شيبة "3/391"، والبيهقي "4/71" من طريق أبي بردة بن أبي موسى، عن أبي موسى قال: لماأصيب عمر رضي الله عنه جعل صهيب يقول: وا أخاه، فقال عمر: أما علمت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن الميت ليعذب ببكاء الحي." وأخرجه أحمد "1/36"، ومسلم "927" "16"، والبيهقي "4/71"، وعبد الرزاق "6692"، وابن أبي شيبة "3/391"

3132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَقَالَ لَهَا عُمَرُ: يَا حَفْصَةُ اَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ فَقَالَتْ: بَلَى

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر واویلہ کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے' جس پر واویلہ کیا جائے اسے عذاب دیا جائے گا' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرِ وَقَعَ عَلَى الْكُفَّارِ دُونَ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں مذکور الفاظ کفار کے لیے استعمال ہوئے ہیں

3133 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْكَافِرَ لَيَزْدَادُ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کافر کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے کافر کے عذاب میں اضافہ ہوتا ہے۔"

3134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ.

فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مَنْ قَالَهُ؟: قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3133– إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي ملكية: هو عبد الله بن عبيد الله. وأخرجه النسائي "4/18" في الجنائز: باب النياحة على الميت من طريق عبد الجبار بن بن العلاء بن عبد الجبار، عن سفيان، بهذا الإسناد.

3134– رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن صبيح فقد روى له النسائي وهو صدوق. وهو في "مسند الطيالسي" "855".وأخرجه ابن أبي شيبة "3/391" عن غندر محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد. وفي الباب عن ابن عمر في الحديث الذي بعده، وأخرجه أحمد "2/134" ومسلم "930" في الجنائز: باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، والطبراني "12/13186" والبيهقي "4/72" من طريقين عن عمر بن محمد، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه "12/13262" من طريق عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/60"–"61 من طريق عبادة بن الوليد، عن ابن عمر

محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین سے دریافت کیا: یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِهٰذَا الْخَبَرِ الْمُطْلَقِ الَّذِی وَهِمَ فِیْ تَاْوِیلِهٖ مَنْ لَّمْ یُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس مطلق روایت کے بارے میں صراحت کرتی ہے جس کی تاویل کے بارے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

3135 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ النَّرْسِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخِطَابَ اَرَادَ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نِیحَ عَلَی الْكُفَّارِ دُوْنَ اَنْ یَّكُوْنَ الْمُبْكِیُّ عَلَیْهِ مُسْلِمًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان الفاظ کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ کفار پر نوحہ کیا جائے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ جب کسی مسلمان پر رویا جائے

3136 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ، قَالَ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ، فَجَلَسَ، وَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَجَلَسَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلَا تَنْهٰی هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ

3135- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/391"، والطبراني "12/13299" من طريق أبي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وأخرجه الطبراني "12/13087" و"13088" من طريقين عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ ابن عمر. وأخرجه أحمد "2/31" من طريق يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ ابن عمر. وفي الباب عن عمران بن حصين، تقدم في الحديث السابق

بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ.

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُجِيبًا لَهُ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ابان کے جنازے میں شریک ہوا وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور بیٹھ گئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم انہیں رونے سے روکتے نہیں ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "بے شک میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔"

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیتے ہوئے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس طرح کی بات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

3136/1 - خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، اِذَا رَاكِبٌ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنِ الرَّاكِبُ، فَجِئْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ مَعَهُ اَهْلُهُ، فَقَالَ لِيَ: ادْعُ لِي صُهَيْبًا، فَصَحِبَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ، فَاُصِيبَ عُمَرُ، فَقَالَ: وَااَخَاهُ، وَاصَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا صُهَيْبُ، لَا تَبْكِي، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا) ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک درخت کے سائے میں ایک سوار موجود تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جا کر دیکھو یہ سوار کون ہے؟ میں وہاں آیا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں انہوں نے مجھ سے فرمایا: میرے پاس صہیب کو بلا کر لاؤ پھر وہ ان کے ساتھ ہو لیے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہائے میرا بھائی ہائے میرا ساتھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب تم نہ روؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میت کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

3136/2 - فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا تُحَدِّثُونَ عَنْ كَذَّابِينَ وَلَا مُكَذَّبِينَ، وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ مَا يَكْفِيكُمْ عَنْ ذٰلِكَ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164) وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ جھوٹے لوگوں کی طرف سے یا جن کو جھٹلایا گیا ہو ان کی طرف سے بات بیان نہیں کر رہے لیکن تمہارے لیے وہ دلیل کافی ہے جو قرآن میں

3136- إسناده صحيح على شرطهما. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه عبد الرزاق "6675"، والشافعي في "مسنده" "1/558"، والبخاري "1286" و"1287"، و"1288" في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، ومسلم "928" و"927" و"929" "22" و"928" و"927" و"929" "23" في الجنائز: باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، والنسائي 4/18-"19 في الجنائز: باب النياحة على الميت، والبيهقي "4/73"، والبغوي "1537" من طرق عن ابن أبي مليكة، بهذا الإسناد.

ہے اور اس بارے میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''کوئی وزن اٹھانے والا کسی دوسرے کا وزن نہیں اٹھاتا۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کافر شخص کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ هٰذَا الْخَطَّابَ وَقَعَ عَلَى الْكُفَّارِ دُونَ الْمُسْلِمِينَ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ یہ الفاظ کفار کے لیے استعمال ہوئے ہیں مسلمانوں کے لیے استعمال نہیں ہوئے ہیں

3137 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمَّا مَاتَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ لَهُمْ: لَا تَبْكُوا، فَاِنَّ بُكَاءَ الْحَيِّ عَذَابٌ لِلْمَيِّتِ، قَالَتْ عَمْرَةُ: فَسَاَلْتُ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، اِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهُودِيَّةٍ وَّاَهْلُهَا يَبْكُونَ عَلَيْهَا: اِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ، وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

❁❁ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے گھر والوں سے کہا: تم لوگ نہ روؤ' کیونکہ زندہ کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر) رحم کرے نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی عورت اور اس پر رونے والے اس کے اہل خانہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

''یہ لوگ رو رہے ہیں اور اس عورت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ النَّاسَ يُبْلَوْنَ فِي قُبُورِهِمْ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ قبروں میں لوگوں کا پورا جسم بوسیدہ (یعنی مٹی) ہو جائے گا صرف ریڑھ کی ہڈی کا ایک مخصوص مقام بوسیدہ نہیں ہوگا

3137- إسناده صحيح على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة، وعبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم . وأخرجه أحمد "6/39"، والبيهقي "4/72" من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1004" في الجنائز: باب ما جاء في الرخصة في البكاء على الميت، من طريق يحيى بن عبد الرحمٰن، عن ابن عمر، به . وأخرجه أحمد "6/138"، وابن ماجه "1595" من طريق ابن أبي مليكة عن عائشة مختصرًا. وانظر الحديث رقم ."3123"

3138 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَاكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يُرَكَّبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابن آدم کے وجود کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص مقام کے' اسی سے اس کی تخلیق ہوئی ہے اور اسی سے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ بَلِيَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے یعنی مٹی میں مل جاتی ہے

3139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فِي الْاِنْسَانِ عَظْمٌ لَا تَاكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا، مِنْهُ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا: وَاَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَجْبُ الذَّنَبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے جسم میں ایک ہڈی کا مخصوص حصہ ہے' جسے زمین کبھی نہیں کھاتی اسی سے اسے قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا''۔

لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی ہڈی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ریڑھ کی ہڈی کا مخصوص مقام''۔

3138- إسناده صحيح على شرطهما. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وهو في "الموطأ" "1/239" في الجنائز: باب جامع الجنائز: ومن طريقه أخرجه النسائي 4/111" - "112" في الجنائز: باب أرواح المؤمنين، وأبو داؤد "4743" في السنة: باب في ذكر البعث والصور. وأخرجه أحمد "2/322" و"428"، والنسائي 4/111" - "112"، ومسلم "2955" في الفتن: باب ما بين النفختين، من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4814" ى التفسير: باب ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ و "4935" باب ﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا﴾ النبأ: "18"، ومسلم "2955" "141"، وابن ماجه "4266" في الزهد: باب ذكر القبر والبلى، من طريقين عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/499" من طريق إبراهيم الهجري، عن أبي عياض عن أبي هريرة. وانظر الحديث الآتي.

3139- صحيح. ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "2955" "143" في الفتن: باب ما بين النفختين، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق.

ذِكْرُ وَصْفِ قَدْرِ عَجْبِ الذَّنَبِ الَّذِي لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ مِنِ ابْنِ آدَمَ

انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص مقام کی مقدار کی صفت کا تذکرہ جسے زمین نہیں کھائے گی

3140 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَاْكُلُ التُّرَابُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ قِيلَ: وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِثْلُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ، مِنْهُ يَنْشَأُ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے پورے وجود کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص مقام کے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا چیز ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رائی کے دانے جتنی چیز ہے، جس کے ذریعے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔''



3140- وأخرجه الحاكم "4/609" من طريق بحر بن نصر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "3/38"، وأبو يعلى "1382" من طريق الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "10/332" وقال: رواه أحمد وإسناده حسن

فَصْلٌ فِي النِّيَاحَةِ وَنَحْوِهَا

فصل: نوحہ کرنا اور اس جیسی دیگر چیزیں

3141 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُهُنَّ اَهْلُ الْاِسْلَامِ: النِّيَاحَةُ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ، وَالتَّعَايُرُ.

رِبْعِيٌّ هُوَ اَخُو اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین کام زمانہ جاہلیت کا عمل ہیں جنہیں اہل اسلام نے ترک نہیں کیا نوحہ کرنا، ستاروں کی مدد سے بارش نازل ہونے کی توقع کرنا اور ایک دوسرے کو عار دلانا''۔

ربعی، اسماعیل بن علیہ کا بھائی ہے۔

3141- إسناده صحيح . عبد الرحمٰن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة العامري القرشي، وهو صدوق من رجال مسلم، وأخطأ الشيخ ناصر الألباني في "صحيحه" "1801" فاستظهر أنه أبو شيبة الواسطي الضعيف، فضعف إسناده بسبب ذلك. وأخرجه أحمد "2/262" من طريق ربعي بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وذكره السيوطي في "الجامع الكبير " "2/488" ونسبه إلى ابن جرير بلفظ: "ثلاث من عمل الجاهلية لا يتركها الناس: الطعن في النسب والنياحة على الميت والاستمطار بالنجوم ." وأخرجه ابن أبي شيبة "390"، وأحمد "2/496"، والبخاري في "الأدب المفرد" "395"، ومسلم "67" في الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على الطعن في النسب والنياحة، وابن الجارود "515"، والبيهقي "4/63" من طريق عجلان وأبي صالح عن أبي هريرة بلفظ: "اثنتان في الناس هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت"، واللفظ لأحمد ومسلم . وفي الباب عن جنادة بن مالك عند البخاري في "التاريخ الكبير " "2/232"-"233"، والبزار "797"، والطبراني "2178" وقال البخاري: في إسناده نظر . وعن ابن عباس عند البخاري "3850"، والبيهقي "4/63" بلفظ: "خلال من خلال الجاهلية: الطعن في الأنساب والنياحة ... ." وعن عمرو بن عوف عند البزار "798"، والطبراني "17/20" وقال بالهيثمي في "المجمع" "3/13": وفيه كثير بن عبد الله المزني، وهو ضعيف. وعن أنس بن مالك عند الزار "799"، وقال الهيثمي في "المجمع" "3/12": ورجاله ثقات. وعن سلمان الفارسي عند الطبراني "6100"، وقال الهيثمي في "المجمع" "3/13": وفيه عبد الغفور أبو الصباح، وهو ضعيف . وعن العباس عند بالطبراني كما في "المجمع" "2/13" وفيه ضعيف. وعن أبي الدرداء عند الخطيب في "تاريخه" ."11/86" وانظر الحديث الآتي برقم ."3151"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَحْصُورِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهُ مِنَ الْعَدَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متعین عدد کے ذریعے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اس عدد کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

3142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ *، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ *، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهَا النَّاسُ: النِّيَاحَةُ، وَالتَّعَايُرُ، اَوِ التَّعَايُرُ فِى الْاَنْسَابِ، وَمُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، وَالْعَدْوٰى: جَرِبَ بَعِيرٌ فِىْ مِئَةِ بَعِيرٍ، فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگوں نے چھوڑا نہیں ہے نوحہ کرنا، ایک دوسرے کو عار دلانا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نسب کے حوالے سے ایک دوسرے کو عار دلانا اور یہ کہنا کہ فلاں ستارے سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے اور (بیماری کے) متعدی ہونے کا یقین رکھنا ایک سو اونٹوں میں سے ایک اونٹ پہلے خارش زدہ ہوتا ہے' تو پہلے اونٹ کو کس نے خارش زدہ کیا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ النَّائِحَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن نوحہ کرنے والی عورت کو ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ

3143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَرْبَعٌ فِىْ اُمَّتِىْ مِنْ اَهْوَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ: الْفَخْرُ فِى الْاَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِى

3142– إسناده صحيح على شرطهما . سليمان: هو الأعمش. وأخرجه أحمد "2/455" و"531"، والطيالسي "2395"، ومن طريقه الترمذي "1001" في الجنائز: باب ما جاء في كراهية النوح، من طرق عن علقمة بن مرثد، عن أبي الربيع، عن أبي هريرة. وقال الترمذي: هذا حديث حسن. وأخرجه البزار "800" من طريق أبي سلمة عن أبي هريرة بلفظ: "أربع في أمتي ليس هم بتاركيها: الفخر في الأحساب، والطعن في الأنساب، والنياحة، تبعث يوم القيامة النائحة إذا لم تتب عليها درع من قطران." وذكره الهيثمي في "المجمع "3/15" وقال: رواه البزار ورجاله ثقات، ورواه أبو يعلى أيضًا. وانظر الحديث السابق، والحديث رقم "3161".

الْاَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَالنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا يُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میں چار چیزیں زمانہ جاہلیت کی خرابی ہیں جنہیں ان لوگوں نے ترک نہیں کیا حسب میں فخر کرنا، نسب میں طعن کرنا، ستاروں کی مدد سے بارش نازل ہونے کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا، نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرے گی، تو اسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے جسم پر تارکول کی قمیض ہوگی اور خارش کی اوڑھنی ہوگی۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِسْعَادِ الْمَرْاَةِ النِّسَاءَ عَلَى الْبُكَاءِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کسی مصیبت کولاحق ہونے (یعنی کسی فوتگی) پر کوئی عورت رونے میں دوسری عورتوں کا ساتھ دے

3144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ:

(متن حدیث): لَمَّا مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيبٌ فِي اَرْضِ غُرْبَةٍ، لَاَبْكِيَنَّ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ، وَكُنْتُ قَدْ هَيَّاْتُ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ، اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْمُسْعِدَاتِ تُرِيدُ اَنْ تُسْعِدَنِي، فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تُرِيدِينَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ قَالَتْ: فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ، وَلَمْ اَبْكِ

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو میں نے کہا: یہ ایک غریب الوطن شخص تھے جو اپنے وطن سے دور انتقال کر گئے ہیں میں ان پر اس طرح روؤں گی کہ اس کا چرچا کیا

3143– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سلامة: هو ممطور الحبشي. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/390"، وأحمد "5/342"، "343"، و"344"، ومسلم "934" في الجنائز: باب التشديد في النياحة، والطبراني "3/3426"، والبيهقي "4/63"، والبغوي "1533" من طرق عن أبان بن يزيد العطار، به. وتحرف في ابن أبي شيبة: "زيد عن أبي سلام عن أبي مالك الأشعري" إلى: "زيد بن أبي سلام عن مالك الأشعري." وأخرجه أحمد "5/343"، والحاكم "1/383" من طريق علي بن المبارك، والطبراني "3/3425" من طريق موسى بن خلف العمي، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "6686"، ومن طريقه ابن ماجه مختصرًا "1581" في الجنائز: باب في النهي عن النياحة، عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن ابن معانق أو أبي معانق عن أبي مالك الأشعري.

3144– إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة، وابن أبي نجيح: هو عبد الله، واسم والده: يسار. وأخرجه الطبراني "23/601" من طريق عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/391"، وأحمد "6/289"، والحميدي "291"، ومسلم "922" في الجنائز: باب البكاء على الميت، والطبراني "23/601"، والبيهقي "4/63" من طريق سفيان بن عيينة، به.

جائے گا میں نے ان پر رونے کے لیے خود کو تیار بھی کر لیا پھر ایک عورت آئی جو رونے میں ساتھ دیا کرتی تھی اس کا بھی یہی ارادہ تھا کہ وہ میرا ساتھ دے گی پھر نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ شیطان کو ایسے گھر میں داخل کر دو جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے باہر نکال دیا ہے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں رونے سے رک گئی اور میں روئی نہیں۔

3145 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ (اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) (الممتحنة: 12) اِلٰى قَوْلِهِ: (وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ) (الممتحنة: 12) قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا آلَ فُلَانٍ، فَاِنَّهُمْ قَدْ كَانُوا اَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَابُدَّ لِي مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ، فَقَالَ: اِلَّا آلَ فُلَانٍ

❀❀ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''جب مومن خواتین تمہارے پاس بیعت کرنے کے لیے آئیں۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''اور وہ معروف کے بارے میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی۔''

سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان میں سے ایک چیز نوحہ کرنا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے صرف فلاں خاتون کے ساتھ نوحہ کرنے کی اجازت دے دیں' کیونکہ اس نے زمانہ جاہلیت میں میرا ساتھ دیا تھا اس لیے میرے لیے یہ ضروری ہے کہ میں بھی اس کا ساتھ دوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صرف ان کے لیے (تم نوحہ کر لینا)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِحَظْرِ هٰذَا الْفِعْلِ عَلَى الْاِطْلَاقِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اس فعل سے مطلق طور پر منع کیا گیا ہے

3146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

3145– إسناده صحيح على شرطهم . أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وعاصم: هو ابن سليمان الأحول، وحفصة: هي بنت سيرين أم هذيل الأنصارية .وأخرجه ابن أبي شيبة "3/389"، وأحمد "6/407"، ومسلم "936" "33" في الجنائز: باب التشديد في النياحة، والطبراني "25/136"، والحاكم "1/383"، والبيهقي "4/62" من طريق أبي معاوية، بهٰذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه. قلت: بل خرجه مسلم بلفظ الحاكم.وأخرجه أحمد "6/408" من طريق عبد الواحد بن زياد، والطبراني "25/1135" من طريق زهير، كلاهما عن عاصم، به .وأخرجه البخاري "4892" في التفسير: باب (إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) الممتحنة: من الآية"12"، و"7215" في الأحكام: باب بيعة النساء، والطبراني "25/133"، والبيهقي "4/62" من طريق عبد الوارث، عن أيوب، عن حفصة به .وأخرجه أحمد "6/408"، والنسائي "7/148"–"149" في البيعة: باب بيعة النساء، وابن جرير الطبري في "تفسيره" "28/79" من طرق عن محمد بن سيرين، عن أم عطية بنحوه.

16
16

(متن حدیث): اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى النِّسَاءِ حَيْثُ بَايَعَهُنَّ اَنْ لَّا يَنُحْنَ، فَقُلْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ، فَنُسْعِدُهُنَّ فِی الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اِسْعَادَ فِی الْاِسْلَامِ، وَلَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ، وَلَا عَقْرَ فِی الْاِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین سے بیعت لیتے ہوئے یہ عہد بھی لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمانہ جاہلیت میں کچھ خواتین نے ہمارا ساتھ دیا تھا' تاکہ ہم اسلام قبول کرنے کے بعد ان کا ساتھ دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں (نوحہ کرنے میں) ساتھ دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسلام میں عقر (یعنی مرحومین کی قبروں پر اونٹ قربان کرنے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جلب اور جنب کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص کوئی چیز اچک لے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نِيَاحَةِ النِّسَاءِ عَلٰى مَوْتَاهُنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ خواتین اپنے مُردوں پر نوحہ کریں

3147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، بِحَرَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا جَاءَ نَعْیُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْرَفُ فِی وَجْهِهِ الْحُزْنُ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هٰذِهٖ نِسَاءُ جَعْفَرٍ يَنُحْنَ عَلَيْهِ، وَقَدْ اَكْثَرْنَ بُكَائَهُنَّ، قَالَ: فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ، فَمَكَثَ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ، فَذَكَرَ اَنَّهُ نَهَاهُنَّ، فَاَبَيْنَ اَنْ يُطِعْنَهُ، فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ، قَالَ: فَذَكَرَ اَنَّهُ قَدْ غَلَبْنَهُ قَالَ: فَاحْثُ فِی وُجُوهِهِنَّ التُّرَابَ.

3146- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى- وهو الذهلي- فمن رجال البخاري. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "6690" ومن طريقه أخرجه أحمد "3/197"، والنسائي "4/16" في الجنائز: باب النياحة على الميت، والبيهقي "4/62". وقوله: "إسعاد": هو إسعاد النساء في المناحات تقوم المرأة فتقوم معها أخرى من جاراتها، فتساعدها على النحاحة، وقيل: كان نساء الجاهلية يسعد بعضهن بعضًا على ذلك سنة، فنهين عن ذلك.

3147- إسناده صحيح على شرط البخاري، النفيلي: هو أبو جعفر عبد الله بن محمد بن علي الحراني، وعبيد الله بن عمرو: هو الرقي، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري. وأخرجه البخاري "1299" في الجنائز: باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن، و "1305" باب ما ينهى من النوح والبكاء والزجر عن ذلك، و "4263" باب غزوة مؤتة من أرض الشام، ومسلم "935" في الجنائز: باب التشديد في النياحة، والبيهقي "4/59" من طريق عبد الوهاب، ومسلم "935"، والنسائي 4/14 "-"15 في الجنائز: باب النهي عن البكاء على الميت، من طريق معاوية صالح، ومسلم "935" من طريق عبد العزيز بن مسلم، وأبو داوُد "3122" في الجنائز: باب الجلوس عند المصيبة، والبيهقي "4/59" مختصرًا من طريق سليمان بن كثير، أربعتهم عن يحيى بن سعيد: بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/276 "-"277، وابن أبي شيبة "3/392" من طريق محمد بن إسحاق، عن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد، عن أبيه عن عائشة. وانظر الحديث رقم "3145".

قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ: اَرْغَمَ اللّٰهُ بِآنَافِهِنَّ، وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غم کے اثرات نمایاں تھے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین ان پر نوحہ کر رہی ہیں اور بہت زیادہ رو رہی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ خواتین کو اس سے منع کر دے کچھ دیر بعد وہ شخص واپس آیا اور یہ بات ذکر کی کہ اس نے انہیں منع کیا ہے' لیکن ان خواتین نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ یہ ہدایت کی کہ وہ انہیں منع کر دے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے آ کر یہ بات ذکر کی کہ وہ خواتین اس پر غالب آ گئی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کے چہرے پر مٹی ڈال دو۔

عمرہ نامی خاتون کہتی ہیں اس موقع پر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ ان خواتین کی ناک خاک آلود کرے اللہ کی قسم! تم اللہ کے رسول کو چھوڑتے بھی نہیں ہو اور جو (وہ تمہیں حکم دے رہے ہیں) اس پر عمل بھی نہیں کرتے۔

3148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا اُصِيبَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَسَلَّمِي ثَلَاثًا، ثُمَّ اصْنَعِي بَعْدُ مَا شِئْتِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَلَّمِي ثَلَاثًا لَفْظَةُ اَمْرٍ قُرِنَتْ بِعَدَدٍ مَوْصُوفٍ قُصِدَ بِهِ الْحَسْمُ عَمَّا لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالٌ فِي ذٰلِكَ الْعَدَدِ، قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعِي بَعْدُ مَا شِئْتِ لَفْظَةُ اَمْرٍ قُصِدَ بِهِ الْاِبَاحَةُ فِي ظَاهِرِ الْخِطَابِ، مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَا اَمَرَ بِهِ، يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ مَا وَصَفْتُ التَّسْلِيمَ لِاَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثِ وَقَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم سونپ دو[1] اس کے بعد تم جو چاہو کرو۔

3148- إسناده قوى كما قال الحافظ في "الفتح" "9/487" فإن رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد "6/369"، و"438"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" "3/75"، والطبراني "24/369"، والبيهقي "7/438" من طرق عن محمد بن طلحة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" "3/17" وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح.

[1] کتاب کے متن میں اسی طرح تحریر ہے' تاہم حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے: یہ لفظ غلط نقل ہوا ہے' اصل میں لفظ تسلمی نہیں بلکہ تسلبی ہے۔ جس کا مطلب عورت کا سوگ کا لباس پہننا ہے' تاہم امام ابن حبان نے جو لفظ تسلمی نقل کیا ہے اس کا مطلب انہوں نے یہ بیان کیا ہے: تم اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر چھوڑ دو...

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم تین دن تک سونپ دو''۔ اس میں لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے' جو ایک عدد کے ساتھ موصوف ہے۔ اس چیز کے ذریعے مراد یہ ہے: اتنی تعداد میں جس چیز کا استعمال جائز نہیں ہے اس سے منع کیا جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم اس کے بعد جو چاہو کرو''۔ یہاں پر الفاظ امر کے ہیں۔ اس سے بظاہر یہ لگتا ہے: یہ اباحت کے لئے ہیں لیکن اس سے مراد اس چیز پر عمل کرنے سے منع کرنا ہے جس کا حکم دیا گیا ہے' تو ان الفاظ کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تم ان تین دنوں میں اور اس سے پہلے ان تمام امور کو اللہ تعالیٰ کے حکم کو سونپ دو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَاسْتِعْمَالِ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ لِمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ مُصِيْبَةٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جسے مصیبت لاحق ہو (یعنی جس کے ہاں فوتگی ہو جائے) وہ گال پیٹے یا زمانہ جاہلیت کا سا عمل کرے

3149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو گال پیٹے' گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی سی چیخ و پکار کرے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ، اَوْ تَسْلِقَ، اَوْ تَخْرِقَ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ تُمْتَحَنُ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عورت سر منڈوا دے یا چیخ و پکار یا گریبان پھاڑ دے اس مصیبت کے وقت جس کے ذریعے اسے آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے

3150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِيْ حَرِيْزٍ، اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ، حَدَّثَهُ،

3149– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجال رجال الشيخين غير عبيدة بن حميد فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد "1/432" و "456" و "465"، والبخاري "2197" في الجنائز: باب ليس منا من ضرب الخدود، و "1298" باب ما يُنهى من الويل ودعوى الجاهلية عند المصيبة، و "3519" في المناقب: باب ما ينهى من دعوى الجاهلية، ومسلم "103" في الإيمان: باب تحريم ضرب الخدود وشقَ الجيوب والدعاءبدعوى الجاهلية، وابن ماجه "1584" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب، والبيهقي "4/63" و "64"، والبغوي "1533" من طرق عن الأعمش بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "1/386" و "442"، والبخاري "1294" في الجنائز: باب ليس منا من شق الجيوب، و "3519"، والترمذي "999" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب عند المصيبة، والنسائي "4/20" في الجنائز: باب ضرب الخدود، وابن ماجه "1584"، وابن الجارود "516"، والبيهقي "4/64" من طريق سفيان، عن زبيد اليامي، عن إبراهيم، عن مسروق، به.

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مُوسٰى حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ: إِذَا انْطَلَقْتُمْ بِجَنَازَتِي، فَاَسْرِعُوا الْمَشْيَ وَلَا تُتْبِعُونِي بِجَمْرٍ، وَلَا تَجْعَلُوا عَلٰى لَحْدِي شَيْئًا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ التُّرَابِ، وَلَا تَجْعَلُوا عَلٰى قَبْرِي بِنَاءً، وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّي بَرِيءٌ" مِنْ كُلِّ حَالِقَةٍ اَوْ سَالِقَةٍ اَوْ خَارِقَةٍ، قَالُوْا: سَمِعْتَ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بردہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب تم میرے جنازے کو لے کر چلو' تو اسے تیزی سے لے کر چلنا اور اس کے ساتھ آگ نہ لے جانا اور میری لحد پر کوئی چیز نہ رکھنا جو میرے اور مٹی کے درمیان حائل ہو اور میری قبر پر کوئی عمارت تعمیر نہ کرنا اور میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں سر مونڈنے والی عورت اور چیخ و پکار کرنے والی عورت اور (گریبان پھاڑنے والی عورت سے لاتعلق ہوں) لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس بارے میں کوئی چیز سن رکھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی (سن رکھی ہے)

3151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مُسْلِمٍ بِفَرْهَاذْجِرْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ خَالِدٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَ اَبُوْ مُوسٰى، صَاحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ، وَلَا خَرَقَ وَلَا حَلَقَ

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا اور لوگوں نے ان پر چیخ کر رونا شروع کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو (مصیبت کے وقت) چیخ و پکار کرے اور جو (گریبان) کو پھاڑے اور جو سر منڈوائے۔''

3150- إسناده حسن من أجل أبي حريز - واسمه عبد الله بن حسين - فإنه مختلف فيه، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير الفضيل - وهو ابن ميسرة - وهو صدوق. وأخرجه أحمد "4/397" من طريق معتمر بن سليمان، بهٰذا الأسناد. وأخرجه ابن ماجه "1487" في الجنائز: باب ما جاء في الجنازة لا تؤخر إذا حضرت ولا تتبع بنار، من طريق محمد بن عبد الأعلى، هب. مختصرًا. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" "1/484": هٰذا إسناد حسن. أبو حريز: اسمه عبد الله بن حسين مختلف فيه. وله شاهد من حديث أبي هريرة. رواه مالك في "الموطأ" "1/226"، وأبو داوٗد في "سننه". "3171" وانظر الحديث رقم "3151" و"3152" و. "3154"

3151- إسناده جيد. خالد الأحدب: هو خالد بن عبد الله بن محرز المازني البصري، ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع، وأخرج له مسلم، وباقي رجال ثقات. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي. وأخرجه النسائي "4/20" في الجنائز: باب السلق، من طريق عمرو بن علي، عن سليمان بن حرب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/396" و"404" من طريق عفان، عن شعبة، به. وأخرجه "4/416"، ومسلم "104" من طريق عاصم بن سليمان، عن صفوان بن خرز، به. وأخرجه أحمد "4/411" من طريق يحيى بن آدم، عن شريك، عن يزيد بن أبي زياد، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن أبي موسى مرفوعًا. وانظر الحديث رقم "3150" و"3152" و. "3154"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِهٰذَا الشَّيْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس چیز کے ممنوع ہونے کی صراحت کرتی ہے

3152 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ، حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متنِ حدیث): وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰى، وَجَعَلَ يُغْمَى عَلَيْهِ، وَرَاْسُهُ فِيْ حِجْرِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِهِ، فَصَاحَتِ امْرَاَةٌ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ بَرِءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِءَ مِنَ الْحَالِقَةِ، وَالسَّالِقَةِ، وَالشَّاقَّةِ

ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے اور ان پر بے ہوشی طاری ہوئی، تو اس وقت ان کا سر اپنی بیوی کی گود میں تھا اس خاتون نے چیخ کر رونا شروع کیا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اسے کچھ نہیں کہہ سکے جب ان کی طبیعت ذرا سنبھلی، تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے لاتعلق ہوں جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لاتعلق ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سر منڈوانے والی عورت، (مصیبت کے وقت) چیخ و پکار کرنے والی عورت اور (گریبان) چاک کرنے والی عورت سے لاتعلق ہیں۔

ذِكْرُ الْاِسْمَاعِ لِمَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا

جو شخص کسی لاحق ہونے والی مصیبت کے وقت زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے اسے سنانے (یعنی سختی سے روکنے) کا تذکرہ

3153 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3152– إسناده صحيح على شرط مسلم . الحكم بن موسى: هو القنطري. وأخرجه البخاري "1296" في الجنائز: باب ما ينهى عن الحلق عند المصيبة تعليقًا من طريق الحكم بن موسى، بهٰذا الإسناد . ووصله مسلم "104" في الإيمان: باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية، فقال: حدثنا الحكم بن موسى به، وأخرجه أبو عوانة "1/56"–"57 عن ابن عبدوس وأبي حفص القاص، قالا: حدثنا الحكم بن موسى به، وأخرجه البيهقي "4/64" من طريق الحسن بن سفيان حدثنا الحكم بن موسى القنطري به. وأخرجه أبو عوانة "1/56" و"57" من طريقين عن يحيى بن حمزة، به. وأخرجه أبو عوانة "1/57" من طريق يحيى بن سلام، عن عبد الرحمٰن بن يزيد، به. وأخرجه مسلم "104"، والنسائي "4/20" في الجنائز: باب الحلق، وابن ماجه "1586" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب، واليهقي "4/64" من طريق جعفر بن عون عن أبي عميس، عن أبي صخرة، عن عبد الرحمٰن بن يزيد وأبي بردة بن أبي موسي، قالا: أغمي على أبي موسي، واقبلت أم عبد الله تصيح برنة، قالا: ثم أفاق، قال: ألم تعلمي وكان يحدثها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "أنا بريء ممن حلق وسلق وخرق." واللفظ لمسلم وأخرجه مسلم "104"، والبيهقي "4/64"، وأبو عوانة "1/56" عن شعبة، عن عبد الملك بن عمير، عن ربعي بن حراش أن أبا موسى أغمي عليه ... وانظر الحديث رقم "3150" و"3151" و."3154"

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ اُبَيًّا رَاَى رَجُلًا تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَعَضَّهُ وَلَمْ يَكْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ اَرَى فِي اَنْفُسِكُمْ - اَوْ فِي نَفْسِكَ - اِنِّي لَمْ اَسْتَطِعْ اِذَا سَمِعْتُهَا اَنْ لَّا اَقُوْلَهَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ وَلَا تَكْنُوْا

✿✿ عتی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو زمانہ جاہلیت کے سے انداز میں چیخ و پکار کرتے ہوئے سنا' تو اسے سختی سے روکا' حالانکہ وہ ایسا نہیں کیا کرتے تھے پھر انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہیں اس حوالے سے کچھ الجھن ہوئی ہے' لیکن جب میں نے اسے سنا' تو میں یہ کہنے سے نہیں رک سکا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے' تو تم لوگ اسے سختی سے روکو اور اشارے سے نہ روکو۔''

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْخَارِجَ اِلَى التَّسَخُّطِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنا جو کسی مصیبت کے لاحق ہونے کے وقت،

جس کے ذریعے اسے آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہو (یعنی کسی فوتگی کے وقت) اس چیز کی طرف نکلتا ہے جو ناراضگی ظاہر کرتی ہے

3154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى النَّخَعِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، قَالَ: يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَقَ، اَوْ خَرَقَ، اَوْ سَلَقَ

✿✿ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اُمّ عبداللہ! کیا میں نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس پر لعنت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت کی ہے' جو

3153– رجال ثقات غير عبد الأعلى النخعي، فإنه لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف "5/128"، ولم يَروِ عنه غير أبي حرب بن أبي الأسود. خالد: هو ابن عبد الله الواسطي. وأخرجه أحمد "4/396" و"404"، والنسائي "4/21" باب شق الجيوب، والطيالسي "507" من طريق شعبة عن منصور، عن إبراهيم، عن يزيد بن أوس، عن أبي موسى أغمي عليه، فبكت أم ولد له، فلما أفاق، قال لها: أما بلغك ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فسألناها، فقالت: قال: "ليس منا من سلق وحلق وخرق." وأخرجه النسائي "4/21" من طريق إسرائيل، وأبو داوُد "3130" في الجنائز: باب في النوح، من طريق جرير، كلاهما عن منصور، عن إبراهيم، عن يزيد، عن امرأة أبي موسى، عن أبي موسى، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ليس منا من حلق وسلق وخرق ." وأخرجه أحمد "4/405"، وابن أبي شيبة "3/289"، والنسائي "4/21" من طريق أبي معاوية عن الأعمش، وانظر الحديث رقم "3150" و"3151" و."3152"

سر منڈوائے یا (گریبان) پھاڑ دے یا چیخ و پکار کرے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبُكَاءِ لِلنِّسَاءِ عِنْدَ الْمَصَائِبِ اِذَا امْتُحِنَّ بِهَا

مصیبت لاحق ہونے کے وقت جب خواتین کو اس آزمائش میں مبتلا کیا جائے خواتین کے رونے کی ممانعت کا تذکرہ

3155 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُولُ:

(متن حدیث): لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِى طَالِبٍ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَدْ كَثُرَ بُكَاؤُهُنَّ، فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْهَاهُنَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَاِنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَنِي، حَتّٰى كَانَ فِي الثَّالِثَةِ، فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: اَرْغَمَ اللّٰهُ بِاَنْفِكَ، مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ مَا يَذْكُرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے شدید غم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے پہچانا جا سکتا تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازے کی جھری میں سے جھانک رہی تھی ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین بکثرت رو رہی ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان خواتین کو ایسا کرنے سے روکے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ شخص چلا گیا پھر وہ آیا اور بولا: میں نے انہیں منع کیا ہے، لیکن وہ میری بات نہیں مان رہی ہیں ایسا تین مرتبہ ہوا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے منہ پر مٹی ڈال دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے (دل ہی دل میں) کہا اللہ تعالیٰ تمہاری ناک کو خاک آلود کرے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو فرما رہے ہیں تم وہ کرتے کیوں نہیں ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْبُكَاءِ الَّذِى نَهَى النِّسَاءَ عَنِ اسْتِعْمَالِهِ عِنْدَ الْمَصَائِبِ

رونے کی اس صفت کا تذکرہ جس پر عمل کرنے سے خواتین کو منع کیا گیا ہے اس وقت جب مصیبت لاحق ہو (یعنی فوتگی ہو جائے)

3155- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن نمير: هو عبد الله. وأخرجه أحمد 6/58"-"59، ومسلم "935" في الجنائز: باب التشديد في النياحة، من طريق ابن نمير، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم ."3147"

3156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ، وَغَيْرُهُ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا، وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کو نوچنے والی، اپنے گریبان کو چیرنے والی اور بربادی کی چیخ و پکار کرنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلنِّسَاءِ اَنْ يَّبْكِيْنَ مَوْتَاهُنَّ مَا لَمْ يَكُنْ ثَمَّ نَوْحٌ

خواتین کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی فوتگی پر روسکتی ہیں جبکہ وہاں نوحہ نہ کیا جائے

3157 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو، اَخْبَرَهُ، اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَزْرَقِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَاُتِيَ بِجَنَازَةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا، فَعَابَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ، وَانْتَهَرَهُنَّ، فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَزْرَقِ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مُرَّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، وَاَنَا مَعَهُ، وَمَعَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَنِسَاءٌ يَبْكِيْنَ عَلَيْهَا، فَزَجَرَهُنَّ، وَانْتَهَرَهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ، فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ.

❀❀ سلمہ بن ازرق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اسی دوران وہاں ایک جنازہ لایا گیا جس پر رویا جارہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر اعتراض کیا اور ان خواتین کو جھڑکا۔ سلمہ بن ازرق نے کہا: میں

3156- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مكحول -وهو الشامي- فمن رجال مسلم . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة القرشي، وابن جابر: هو عبد الرحمٰن بن يزيد . وأخرجه ابن أبي شيبة "3/290"، وابن ماجه "1585" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب، والطبراني في "الكبير" "8/7591" و"7775" من طريق أبي أسامة، عن عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، عن مكحول والقاسم، عن أبي أمامة.

3157- إسناده ضعيف . سلمة بن الأزرق لم يرو عنه غير محمد بن عمرو، ولم يذكره المصنف في "الثقات"، وقال ابن القطان: لا يعرف حاله، ولا أعرف أحدًا من المصنفين في كتب الرجال ذكره، وقال الذهبي في "المغني" "1/274": لا يعرف. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "6674"، ومن طريقه أخرجه البيهقي "4/70" وأخرجه عبد الرزاق "6674"، وابن أبي شيبة "3/395"، وابن ماجه "1587" في الجنائز: باب ما جاء في البكاء على الميت، وأحمد "2/273"، و"333" وقد تحرف فيه "سلمة" إلى "عمرو"، وهو خطأ بين و "408" من طرق عن هشام بن عروة، به . وأخرجه أحمد "2/110"، والنسائي "4/19" في الجنائز: باب الرخصة في البكاء على الميت، من طريق إسماعيل بن جعفر، عن محمد بن عمرو بن حلحلة، به . وأخرجه أحمد "2/444" من طريق وكيع، عن هشام بن عروة، عن وهب، عن محمد بن عمرو، عن أبي هريرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے خواتین اس میت پر رو رہی تھیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا اور انہیں ڈانٹا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! انہیں کرنے دو، کیونکہ آنکھ آنسو بہا رہی ہے، جسم کو تکلیف لاحق ہے اور (افسوس ناک واقعہ) قریب ہی رونما ہوا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بُكَاءِ الْمَرْءِ عِنْدَ فَقْدِهِ وَلَدَهُ، اَوْ وَلَدَ وَلَدِهِ مَا لَمْ يُخَالِطِ الْبُكَاءَ حَالَةُ التَّسَخُّطِ

آدمی کے لیے اپنے بچے یا بچے کی اولاد کے انتقال کے وقت رونے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ اس رونے کے ہمراہ (تقدیر کے فیصلے پر) ناراضگی کا اظہار نہ ہو

3158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ بِابْنَةِ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِيْ شَنٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلّٰهِ مَا اَخَذَ، وَلَهُ مَا اَعْطٰى، وَكُلٌّ اِلٰى اَجَلٍ قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَرِقُّ، اَوَلَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ، وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

✿✿ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا جو آخری سانسیں لے رہی تھیں ان کی سانس اکھڑی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو واپس لے لے وہ بھی اسی کی ملکیت ہے اور جو عطا کردے وہ بھی اسی کی ملکیت اور ہر چیز کا ایک طے شدہ وقت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

3158- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عاصم: هو: ابن سليمان الأحول، وأبو عثمان: هو عبد الرحمٰن بن مل النهدي. وأخرجه أحمد "5/204" و"206"، وابن أبي شيبة 3/392"-"393"، ومسلم "923" في الجنائز: باب البكاء على الميت، والبيهقي "4/68"، من طريق أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/204"، "206"، والطيالسي "636"، وعبد الرزاق "6670"، والبخاري "1284" في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه." و"5655" في المرضى: باب عيادة الصبيان، و"6602" في القدر: باب (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا) الأحزاب: من الآية"38 و"6655" في الأيمان والنذور: باب قوله تعالى: (وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ) الأنعام: من الآية "109"، و"7377" في التوحيد: باب قول الله تبارك وتعالى: (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ) الإسراء: من الآية "110"، و"7448" باب ما جاء في قول الله تعالى: (اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ) الأعراف: من الآية"56، ومسلم "923"، والنسائي 4/21"-"22 في الجنائز: باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة. وقوله: "ونفسها تقعقع كأنها في شن": القعقعة: حكاية حركة الشيء يسمع له صوت، والشن: القربة البالية، والمعنى: وروحه تضطرب وتتحرك، لها صوت حشرجة كصوت الماء إذا أُلقي في القربة البالية.

میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ رو رہے ہیں کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُؤَاخَذٌ عِنْدَمَا امْتُحِنَ بِهٖ مِنَ الْمُصِيبَةِ مِمَّا يَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ دُوْنَ حُزْنِ الْقَلْبِ وَدَمْعِ الْعَيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کو جب کسی مصیبت کے ذریعے آزمایا جاتا ہے

اس وقت وہ اپنی زبان کے ذریعے جو کہتا ہے اس بات پر اس کا مواخذہ ہوگا اس کے دل میں جو غم ہوتا ہے یا آنکھ سے جو آنسو جاری ہوتے ہیں (ان پر) مواخذہ نہیں ہوگا

3159 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: اشْتَكَى سَعْدٌ شَكْوَى، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَلَمَّا دَخَلَ وَجَدَهُ فِي غَشْيَتِهٖ، فَقَالَ: قَدْ قَضَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَبَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَكَوْا، فَقَالَ: اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ - وَاَشَارَ اِلَى لِسَانِهٖ -

❀❀ سعید بن حارث انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے نبی اکرم ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی عیادت کرنے کے لیے آئے جب نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ ان پر غشی طاری تھی' تو انہیں بتایا گیا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! ان کا انتقال ہو گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ رونے لگے۔ جب نبی اکرم ﷺ رونے لگے' تو لوگ بھی رونے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے کی وجہ سے یا دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا بلکہ وہ اس کی وجہ سے عذاب دے گا یا رحم کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

3159- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أحمد بن عيسى: هو ابن حسان، يعرف بابن التستري . وأخرجه البخاري "1304" في الجنائز: باب البكاء عند المريض، ومسلم "924" في الجنائز: باب البكاء عند الميت، والبيهقي "4/69"، والبغوي "1529" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ صَرَحَ بِمَا لَا يُرْضِى اللّٰهَ عِنْدَ مُصِيبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا لَا يَكُوْنُ لَهُ عَلَيْهَا اَجْرٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی مصیبت کے لاحق ہونے کے وقت

اس طرح سے چیختا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو تو اس شخص کو (اس مصیبت کا سامنا کرنے پر) کوئی اجر نہیں ملے گا

3160 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَاحَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ هٰذَا مِنَّا، لَيْسَ لِصَارِخٍ حَظٌّ، الْقَلْبُ يَحْزَنُ، وَالْعَيْنُ تَدْمَعُ، وَلَا نَقُوْلُ مَا يُغْضِبُ الرَّبَّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے کا وصال ہوا' تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بلند آواز میں چیخے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہم میں سے نہیں ہے چیخنے والے کا کوئی حصہ نہیں ہے دل غمگین ہوتا ہے آنکھ آنسو بہاتی ہے اور ہم ایسی کوئی بات نہیں کہتے جو پروردگار کو غضب ناک کردے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِمَا لَا يُرْضِى اللّٰهَ بِالْاَعْضَاءِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ يُمْتَحَنُ بِهَا

ایسے شخص کی شدید مذمت کا تذکرہ جو کسی مصیبت کے پیش آنے پر اس طرح کا کام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو

3161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ الْحَسْحَاسِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ هِيَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ: النِّيَاحَةُ، وَشَقُّ الْجَيْبِ، وَالطَّعْنُ فِي النَّسَبِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کے مترادف ہیں نوحہ کرنا' گریبان پھاڑنا اور نسب میں طعن کرنا۔''

3160– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وأخرجه الحاكم "1/382" من طريق موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد بلفظ: "ليس هٰذا مني وليس بصائح حق، القلب يحزن ... ."

3161– رجاله ثقات رجال الصحيح غير كريمة بنت الحسحاس، فإنه لم يوثقها غير المؤلف "5/344"، ولم يرو عنها غير إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْمُهَاجِرِ . الفريابي: هو محمد بن يوسف بن واقد، والأوزاعي: هو عبد الرحمٰن بن عمرو . وأخرجه الحاكم "1/383" من طريق بشر بن بكر، عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي .! وانظر الحديث رقم "3141" و "3142".

فَصْلٌ فِي الْقُبُوْرِ

فصل: قبروں کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ

قبروں کو چونا لگانے کی ممانعت کا تذکرہ

3162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقَصَّصَ الْقُبُوْرُ قَالَ: وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْجِصَّ: الْقَصَّةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے سے منع کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ چونے کے لیے لفظ قصہ استعمال کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْاَبْنِيَةِ عَلَى الْقُبُوْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ قبروں پر عمارت تعمیر کی جائے

3162- إسناده صحيح. عمر بن يزيد السياري روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: مستقيم الحديث، وقال محمد بن عبد الرحيم البزاز صدوق، وقال الدارقطني: لا بأس به، روى له أبو داوٗد، ومن فوقَهٗ ثقاتٌ من رجال مسلم، وقد صرح أبو الزبير بالتحديث عند أحمد ومسلم والمؤلف "3165". وأخرجه أحمد "3/332"، ومسلم "970" "95" في الجنائز: باب النهي عن تجصيص القبر والبناء عليه، والبغوي "1517" من طريق إسماعيل بن علية، والنسائي "4/88" في الجنائز: باب تجصيص القبور، وابن ماجه "1562" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن البناء على القبور وتجصيصها والكتابة عليها، من طريق عبد الوارث، كلاهما عن أيوب بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "3163" و"3164" و"3165".

3163- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث عند المؤلف "3165". وأخرجه أبو داوٗد "3226" في الجنائز: باب في البناء على القبر، والبيهقي "4/4" من طريق عثمان بن أبي شيبة بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/335" و"337"، ومسلم "970" "94" في الجنائز: باب النهي عن تجصيص القبر والبناء عليه، والنسائي "4/86" في الجنائز: باب الزيادة على القبر، والحاكم "1/370" من طرق عن حفص بن غياث، به. وانظر الحديث رقم "3162" و"3164" و"3165".

3163 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ قبر پر عمارت بنائی جائے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْكِتْبَةِ عَلَى الْقُبُوْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ قبروں پر کچھ تحریر کیا جائے

3164 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَا:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ، وَالْكِتَابِ عَلَيْهَا، وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا، وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے، ان پر تحریر کرنے، ان پر عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقُبُوْرِ تَعْظِيْمًا لِحُرْمَةِ مَنْ فِيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ قبروں پر بیٹھا جائے' یہ قبر میں موجود مسلمان کے احترام کے پیش نظر ہے

3165 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْصِيْصِ الْقُبُوْرِ، وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا اَوْ يُجْلَسَ عَلَيْهَا

3164- رجاله ثقات رجال مسلم، إلا أن رواية سليمان بن موسى منقطعة، فهو يرسل عن جابر . وأخرجه الحاكم "1/370" من طريق سعيد بن منصور، عن أبي معاوية، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر . وصححه وقال: وليس العمل عليها، فإن أئمة المسلمين من الشرق إلى الغرب مكتوب على قبورهم، وهو عمل أخذ به الخلف عن السلف. قال الذهبي: ما قلت طائلًا، ولا نعلم صحابيًا فعل ذلك، وإنما هو شيء أحدثه بعض التابعين فمن بعدهم، ولم يبلغهم النهي. وأخرجه الترمذي "1052" في الجنائز: باب ما جاء في كراهية تجصيص القبور والكتابة عليها، والحاكم "1/370" من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر . وأخرجه ابن أبي شيبة "3/335"، وأبو داود "3226" في الجنائز: باب في البناء على القبر، والنسائي "4/86" في الجنائز: باب الزيادة على القبر، وابن ماجه "1563" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن البناء على القبور وتجصيصها والكتابة عليها، والبيهقي "4/4" من طريق حفص، وأحمد "3/295" من طريق محمد بن بكر، كلاهما عن ابن جريج، عن سليمان بن موسى، عن جابر . وانظر الحديث رقم "3162" و"3165"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے، ان پر عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قُعُودِ الْمَرْءِ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ انْتِظَارٍ لِدَفْنِ الْمَيِّتِ فِيْ اَوْقَاتِ الضَّرُوْرَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی مسلمانوں کی قبروں پر بیٹھے جو ضرورت کے اوقات میں میت کو دفن کرنے کے انتظار کے علاوہ بیٹھنا ہو

3166 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَّقْعُدَ عَلٰى قَبْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کوئی ایک شخص ایسے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے کو جلا کر اس کے جسم تک پہنچ جائے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔"

3165- إسناده صحيح . يوسف بن سعيد بن مسلم وهو المصيصي، ثقة حافظ روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح ابن جريج وابو الزبير بالسماع . حجاج: هو ابن محمد المصيصي الأعور . وأخرجه النسائي "3/339"، ومسلم "970" "94" في الجنائز: باب النهي عن تجصيص القبر والبناء عليه، والبيهقي "4/4" من طريق حجاج بن محمد، به. وأخرجه عبد الرزاق "6488"، ومن طريقه أحمد "3/255"، ومسلم "970" "94"، وابو داوُد في الجنائز: باب في البناء على القبر، عن ابن جريج، به . وأخرجه مختصرًا ابن أبي شيبة "3/339" عن طريق حفص عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد "3/399" من طريق عفان، عن المبارك، عن نصر بن راشد، عمن حدثه عن جابر. وانظر الحديث رقم "3162" و"3163"، و. "3164"

3166- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "2/528" من طريق عبد الصمد، عن حماد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/311"، و"389"، و"444"، ومسلم "971" في الجنائز: باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه، وأبو داوُد "3228" في الجنائز: باب في كراهية القعود على القبر، والنسائي "4/95" في الجنائز: باب التشديد في الجلوس على القبور، وابن ماجه "1566" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن المشي على القبور، والجلوس عليها، والبيهقي "4/79"، والبغوي "1519" من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه الطيالسي "2544" من طريق محمد بن أبي حميد، عن محمد بن كعب. عن أبي هريرة مرفوعًا، وزاد فيه: "قال أبو هريرة: يعني: يجلس بغائط أبو بول ." وأخرجه عبد الرزاق "6511"، وابن أبي شيبة "3/339"، من طريق زيد بن أسلم وأبي يحيى عن أبي هريرة موقوفًا.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَحَفُّظِ اَذَى الْمَوْتٰى وَلَا سِيَّمَا فِيْ اَجْسَادِهِمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ میت کو تکلیف پہنچانے سے بچے بطور خاص ان کے جسم کے حوالے سے (تکلیف پہنچانے سے بچے)

3167 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مردہ کی ہڈی کو توڑنا زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔



3167– إسناده صحيح على شرطهما. أبو أحمد الزبيري: هو محمد بن عبد الله بن الزبير الأسدي، وسفيان: هو الثوري وعمرة: هي بنت عبد الرحمٰن. وأخرجه البيهقي "4/58" من طريق محمد بن يحيي، عن أبي أحمد الزبيري، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/58" و168"-"169 و"200" و"264" وأبو داوٗد "3207" في الجنائز: باب في الحفار يجد العظم هل ينتكب ذلك المكان، وابن ماجه "1616" في الجنائز: باب في النهي عن كسر عظام الميت، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "2/108"، والدارقطني "3/188"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" "2/186"، والبيهقي "4/58" من طرق عن سعد بن سعيد أخي يحيى بن سعيد عن عمرة، به. وأخرجه أحمد "6/105"، والخطيب في "تاريخ بغداد" "12/106"، وأبو نعيم في "الحلية" "7/95" من طريق أبي الرجال، عن عمرة، به. وأخرجه أحمد "6/100" من طريق محمد بن عبد الرحمٰن الأنصاري، عن عمرة، عن عائشة موقوفًا. وأخرجه الطحاوي "2/108" من طريق حارثة بن محمد ومحمد بن عمارة عن عمرة، به. وأخرجه الدارقطني "3/188"-"189 من طريق إسماعيل بن أبي الحكم، عن القاسم، عن عائشة. وأخرج مالك في "الموطأ" "1/238" في الجنائز: باب ما جاء في الاختفاء – ومن طريقه البيهقي 4/58"- بلاغًا، وفيهما وفي "الدارقطني" زيادة: "يعي في الإثم."

فَصْلٌ فِىْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

فصل: قبروں کی زیارت کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ وَالْاَمْوَاتِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قبروں اور مرحومین کی زیارت کرے

3168 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْقَطَّانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّىْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ اَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَعَنِ الظُّرُوْفِ اِلَّا مَا كَانَ فِىْ سِقَاءٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهِ، وَاِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ اَنْ تُمْسِكُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِىْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، لِيُوَسِّعَ ذُو السَّعَةِ مِنْكُمْ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُضَحِّ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَاءٍ، فَلَا يُحِلُّ ظَرْفٌ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ

✿✿ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے، قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ استعمال

3168- إسناده قوى. حكيم بن سيف: صدوق روى له أبو داوٗد والنسائى، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير سليمان بن بريدة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "977" فى الجنائز: باب استئذان النبى صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل فى زيارة قبر أمه، والترمذى "1054" فى الجنائز: باب ما جاء فى الرخصة فى زيارة القبور، والطيالسى "807"، والحاكم "1/375"، ثلاثتهم -مختصرًا- من طريقين عن علقمة بن مرثد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/259" و"261" من طريق أبى جناب عن سليمان بن بريدة، به. وأخرجه أبو داوٗد "3235" فى الجنائز: باب فى زيارة القبور، والبيهقى "4/76" و"77"، والبغوى "1553"، والهمذانى فى "الاعتبار" ص "130" من طريق معروف بن واصل، عن محارب بن دثار، عن سليمان بن بريدة، به. وأخرجه أحمد "5/350" و"355" و"356"، وابن أبى شيبة "3/342"، وعبد الرزاق "6708"، ومسلم "1977" ص"1563 فى الأضاحى، والنسائى "4/89" فى الجنائز: باب زيارة القبور، والبيهقى "4/76"، والهمذانى فى "الاعتبار" ص"130، والحاكم "1/376" من طرق عن عبد الله بن بريدة، عن أبيه. ولفظ مسلم: "نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها، ونهيتكم عن لحوم الأضاحى فوق ثلاث، فأمسكوا ما بدا لكم، ونهيتكم عن النبيذ إلا فى سقاء، فاشربوا فى الأسقية كلها ولا تشربوا مسكرًا."

کرنے سے اور کچھ مخصوص قسم کے برتنوں سے ماسوائے اس کے جو پینے کے لیے ہو اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے میں نے تمہیں اس بات سے منع کیا تھا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہیں رکھنا اس کی وجہ یہ تھی کہ تم میں سے جو شخص گنجائش والا ہے وہ اس شخص کو بھی گوشت دے جس نے قربانی نہیں کی ہے اور میں نے تمہیں مخصوص قسم کے برتنوں سے منع کیا تھا ماسوائے اس کے جو پینے کے لیے ہوں، تو برتن کسی بھی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اِذْ زِيَارَتُهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ

قبروں کی زیارت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ ان کی زیارت کرنا موت کی یاد دلاتا ہے

3169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهِ، فَبَكَى وَاَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ رَبِّي اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِي، فَاسْتَاْذَنْتُهُ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا، فَلَمْ يَاْذَنْ لِي، فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس کے لوگوں کو بھی رلا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کروں، تو اس نے مجھے اجازت دے دی میں نے اس سے اجازت مانگی کہ میں ان کے لیے دعائے مغفرت کروں، تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی تم لوگ قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلائیں گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَقَابِرِ بِالنِّعَالِ

جوتے پہن کر قبرستان میں داخل ہونے کی ممانعت کا تذکرہ

3170 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَاَبُو

3169- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو حازم: هو سليمان الأشجعي الكوفي. وأخرجه الحاكم "1/375" من طريق محمد بن عبد الوهاب، عن يعلى بن عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/343"، وأحمد "2/441"، ومسلم "976" في الجنائز: باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي "4/90" في الجنائز: باب زيارة قبر المشرك، وأبو داوُد "3234" في الجنائز: باب في زيارة القبور، وابن ماجه "1572" في الجنائز: باب ما جاء في زيارة قبور المشركين، والبيهقي "4/76"، والبغوي "1554"، والهمذاني في "الاعتبار" ص"130"، من طريق محمد بن عبيد، عن يزيد بن كيسان، به. وأخرجه مسلم "976"

3170- إسناده قوي، وهو في "مسند الطيالسي" "1123"، و"1124" وأخرجه أحمد "5/83" و"84" و"224"، والنسائي "4/96" في الجنائز: باب كراهية المشي بين القبور في النعال السبتية، وأبو داوُد "3230" في الجنائز: باب المشي في النعل بين القبور، وابن ماجه "1568" في الجنائز: باب ما جاء في خلع النعلين في المقابر، وابن أبي شيبة "3/396"، والحاكم "1/373"

دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ نَهِيكٍ،

(متن حدیث): حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْخَصَاصِيَةِ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: زَحْمٌ.

قَالَ: اَنْتَ بَشِيرٌ فَكَانَ اسْمُهُ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ، مَا اَصْبَحْتَ تَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ؟ قُلْتُ: مَا اَصْبَحْتُ اَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا، كُلُّ خَيْرٍ فَعَلَ اللّٰهُ بِي، فَاَتَى عَلَى قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -، ثُمَّ اَتَى عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: لَقَدْ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي اِذْ حَانَتْ مِنْهُ نَظْرَةٌ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ، فَنَادَاهُ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ فَلَمَّا عَرَفَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَرَمَى بِهِمَا.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: كُنْتُ اَكُونُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، فِي الْجَنَائِزِ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَقَابِرَ حَدَّثْتُهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: حَدِيثٌ جَيِّدٌ، وَرَجُلٌ ثِقَةٌ، ثُمَّ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَمَشَى بَيْنَ الْقُبُورِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ تَكُونَ تِلْكَ مِنْ جِلْدِ مَيْتَةٍ لَمْ تُدْبَغْ، فَكَرِهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبْسَ جِلْدِ الْمَيْتَةِ، وَفِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا عَنْهُ، دَلِيلٌ عَلَى اِبَاحَةِ دُخُولِ الْمَقَابِرِ بِالنِّعَالِ

✿✿ بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے ان کا نام زمانہ جاہلیت میں زحم بن معبد تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے انہوں نے جواب دیا: زحم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بشیر ہو تو پھر یہی ان کا نام ہو گیا وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خصاصیہ کے صاحب زادے! کیا تم نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی ناراضگی ہے۔ میں نے عرض کی: میں نے ایسی حالت میں صبح نہیں کی کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی ناراضگی ہو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی بھلائی مجھے عطا کر دی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مشرکین کی قبروں کے پاس تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ بہت زیادہ بھلائی سے آگے چلے گئے ہیں یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی قبروں کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے بہت زیادہ بھلائی حاصل کر لی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی تو ایک شخص قبروں کے درمیان چل رہا تھا اس نے جوتے پہنے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلند آواز میں پکارا اے جوتوں والے شخص! اپنے جوتے اتار دو اس شخص نے دیکھا جب اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو اس نے اپنے جوتے اتار کر ایک طرف رکھ دیئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے: وہ جوتے کسی مردار کی کھال کے بنے ہوئے ہوں جس کی

دباغت نہ کی گئی ہو۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال کو پہننے کو ناپسند کیا ہو اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "وہ ان لوگوں کی جوتوں کی آہٹ سنتا ہے جب وہ اسے چھوڑ کر واپس جاتے ہیں"۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے: جوتے پہن کر قبرستان میں داخل ہونا مباح ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ عَلٰى مَنْ سَكَنَ الثَّرٰى لِلدَّاخِلِ الْمَقَابِرَ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِضِدِّهٖ

قبرستان میں داخل ہونے والے شخص کو وہاں کے رہائشیوں پر سلام بھیجنے کا حکم ہونے کا تذکرہ، یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اس کے برعکس کے بارے میں حکم دیا ہے

3171 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قبرستان میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے یہ پڑھا۔

"اے مومنوں کی قوم کی آبادی والو! تم پر سلام ہو بیشک ہم بھی اگر اللہ نے چاہا، تو تم سے آملیں گے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَقْبَرَةِ اَنْ يَّقُوْلَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ، لَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ قبرستان میں داخل ہو تو یہ کہے علیکم السلام یہ نہ کہے السلام علیکم

3172 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

3171- إسناده صحيح على شرط مسلم. العلاء: هو ابن عبد الرحمٰن بن يعقوب الحرقي. وهو في "الموطأ" مطولاً 1/28"-30في الطهارة: باب جامع الوضوء، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق "6729"، وأحمد "2/375"، ومسلم "249" في الطهارة: باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، وأبو داوُد "3237" في الجنائز: باب ما يقول إذا زار القبور أو مر بها، والنسائي 1/93-"95 في الطهارة: باب حلية الوضوء، وابن السني ."593"وأخرجه أحمد "2/300" و"408"، وابن ماجه "4306" في الزهد: باب ذكر الحوض، والبيهقي "4/78" من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، به .وأخرجه ابن السني "595" من طريق يزيد بن عياض، عن عبد الرحمٰن الأعرج، عن أبي هريرة.

وَسَلَّمَ، يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاٰتَانَا وَاِيَّاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے ہاں رات ٹھہرنے کی باری ہوتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں بقیع کی طرف تشریف لے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے۔

''اے مومنوں کی قوم کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو ہمارے پاس اور تمہارے پاس وہ چیز آ جائے گی' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور اگر اللہ نے چاہا' تو ہم بھی تم سے آملیں گے اے اللہ! تمام اہل بقیع کی مغفرت کر دے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ لِنَفْسِهٖ، وَلِمَنْ تَحْتَ اَطْبَاقِ الثَّرٰى، نَسْاَلُ اللّٰهَ الْبَرَكَةَ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ

جو شخص قبرستان میں داخل ہوتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ

وہ اپنی ذات کے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگے اور ان کے لیے بھی عافیت مانگے جو وہاں دفن ہیں ہم اس حالت میں برکت کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں

3173 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجُوا اِلَى الْمَقَابِرِ يُعَلِّمُهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا: اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ، وَنَحْنُ لَكُمْ

3172- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم "974" في الجنائز: باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ن طريق قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "974"، والنسائي 4/93"-"94 في الجنائز: باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، وفي "عمل اليوم والليلة" "1092"، والبيهقي "4/49" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد "6/180"، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "597" من طريقين عن شريك، به. وأخرجه أحمد "6/71"، وابن السني "596"، وابن ماجه "1546" في الجنائز: باب ما جاء فيما يقال إذا دخل المقابر، من طرق عن شريك بن عبد الله، عن عاصم بن عبيد الله، عن عبد الله بن عامر بن ربيعة، عن عائشة بنحوه. وأخرجه أحمد "6/71" و"111" من طريقين عن القاسم بن محمد عن عائشة. وأخرجه أحمد "6/221"، وعبد الرزاق "6722"، ومسلم "974" "103"، والنسائي 4/91"-"93، والبيهقي "4/79" من طريق محمد بن قيس بن مخرمة، عن عائشة مطولًا.

3173- إسناده صحيح على شرط مسلم، وسفيان هو الثوري. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/340"، وأحمد "5/353"، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" "594" من طريق معاوية بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/353" و359"-"360، ومسلم "975" في الجنائز: باب الصلاة على الجنازة في المسجد، وابن ماجه "1547" في الجنائز: باب ما جاء فيما يقال إذا دخل المقابر، والبيهقي "4/79"، والبغوي "1555" من طرق عن سفيان، به. وأخرجه النسائي "4/94" في الجنائز: باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، وفي "عمل اليوم والليلة" "1091" من طريق عبيد الله بن سعيد، عن حرمي بن عماره، عن شعبة، عن علقمة، به.

تَبَعٌ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

✿✿ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تھے تو لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ وہ یہ پڑھیں۔

''اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستی والوں پر سلام ہو اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے بعد آئیں گے ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ زِيَارَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قُبُوْرَ الْمُشْرِكِيْنَ جَائِزَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) مسلمانوں کا مشرکین کی قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے

3174 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ، بَعْدَمَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ، فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتِهٖ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ، وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر کے پاس تشریف لائے یہ اس کے قبر میں داخل کر دیئے جانے کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے باہر نکالا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو اپنے گھٹنے پر رکھا آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اسے اپنی قمیض پہنائی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس سبب کا تذکرہ جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ نے وہ فعل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

3175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

3174– إسناده صحيح على شرطهما. أبو بكر بن خلاد: هو محمد بن خلاد بن كثير الباهلي، ثقة من رجال مسلم، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري "1270" في الجنائز: باب الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص، "1350" باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، و "3008" في الجهاد: باب الكسوة للأسارى، "5795" في اللباس: باب لبس القميص، ومسلم "2773" في صفات المنافقين وأحكامهم، والنسائي 4/37 "–"38 في الجنائز: باب القميص في الكفن، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2773" من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به.

(متن حدیث):اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ لَمَّا مَاتَ جَاءَ ابْنُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ حَتّٰى اُكَفِّنَهُ فِيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرْ، قَالَ: فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ، وَقَالَ: اِذَا فَرَغْتَ فَآذِنِّيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) (التوبة: 80) قَالَ: فَنَزَلَتْ: (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) (التوبة: 84) قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوگیا' تو اس کا بیٹا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قمیض مجھے عطا کیجئے' تاکہ میں اسے (یعنی اپنے باپ کو) اس میں کفن دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ بھی ادا کیجئے اور اس کے لیے دعائے مغفرت بھی کیجئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیض اسے عطا کردی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم (غسل اور کفن دیکر) فارغ ہو جاؤ' تو مجھے اطلاع دے دینا' تاکہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں جب وہ فارغ ہوا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جنازہ پڑھنے کے لیے اٹھنے لگے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھینچا اور عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع نہیں کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کی نماز جنازہ ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دو باتوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا تم ان کے لیے دعائے مغفرت نہ کرو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''اب تم کبھی بھی ان (منافقین میں سے) کسی کی بھی نماز جنازہ ادا نہ کرنا اور اس کی قبر پر کھڑے نہ ہونا۔''

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَلْفَاظَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اُدِّيَتْ عَلَى الْاِجْمَالِ، لَا عَلَى الْاِسْتِقْصَاءِ فِي التَّفْسِيْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول وہ روایت

3175- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه "2/18"، والبخاري "1269" في الجنائز: باب الكفن في القميص، و"5796" في اللباس: باب لبس القميص، ومسلم "2774" "4" في صفات المنافقين وأحكامهم، والنسائي "4/36" في الجنائز: باب القميص في الكفن، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" "6/173"، والترمذي "3098" في التفسير: باب ومن سورة التوبة، وابن ماجه "1523" في الجنائز: باب في الصلاة على أهل القبلة، والطبري في "جامع البيان" "17050" من طرق عن يحيى القطان بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4670" في التفسير: باب: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ...) التوبة: من الآية "80" و"4672" باب: (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ) التوبة: من الآية "84"، ومسلم "2774"، والطبراني "17051"، والبيهقي في "دلائل النبوة" "5/287" من طريقين عن عبيد الله، به.

جو ہم ذکر کیے ہیں اس کے الفاظ مختصر طور پر ذکر کیے گئے ہیں وضاحت کے ساتھ تفصیلی طور پر ذکر نہیں کیے گئے ہیں

3176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنِ اِسْحَاقَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ، اَتَى ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ قَدْ وَضَعْنَاهُ، فَصَلِّ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ، قُمْتُ فِي صَدْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُصَلِّي عَلَى عَدُوِّ اللّٰهِ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا، وَالْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا، اُعَدِّدُ اَيَّامَهُ الْخَبِيثَةَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَنِّي يَا عُمَرُ، حَتَّى اِذَا اَكْثَرْتُ قَالَ: عَنِّي يَا عُمَرُ، فَاِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ، فَاخْتَرْتُ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) (التوبة: 80) وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّي زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ، لَزِدْتُ قَالَ عُمَرُ: فَعَجَبًا لِجُرْاَتِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ، انْصَرَفْتُ عَنْهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ مَشَى مَعَهُ، فَقَامَ عَلَى حُفْرَتِهِ حَتَّى دُفِنَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ اِلَّا يَسِيرًا حَتَّى اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) (التوبة: 84) فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُنَافِقٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہو گیا' تو اس کا بیٹا عبداللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عبداللہ بن ابی ہے' جسے ہم نے (میت کی چارپائی پر) رکھ دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اٹھے' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے اس دشمن کی نماز جنازہ ادا کریں گے جس نے فلاں دن یہ یہ بات کہی تھی اور فلاں دن یہ یہ بات کہی تھی میں نے اس کے متعدد خبیث دن گنوا دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو اے عمر! جب میں نے زیادہ تکرار کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھوڑ دو اے عمر' کیونکہ مجھے اختیار دیا گیا ہے میں نے (اپنی پسندیدہ صورت

3176- إسناده قوی، فقد صرح محمد بن إسحاق بالتحديث .وأخرجه أحمد "1/16" عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذی "3097" فی التفسير: باب ومن سورة التوبة، وابن جرير الطبری فی "تفسيره" "17055" من طريق عبد بن حميد، عن سلمة، عن ابن إسحاق، به .وأخرجه البخاری "1366" فی الجنائز: باب ما يكره من الصلاة على المنافقين، و"4671" فی التفسير: باب: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ) التوبة: من الآية "80"، ومن طريقه البغوی فی "التفسير" "2/316"، والنسائی "4/67"-"68 فی الجنائز: باب الصلاة على المنافقين، وفی التفسير من "الكبرى" كما فی "التحفة" "8/49"-"50 من طريقين عن ابن شهاب، به .وذكره السيوطی فی "الدر المنثور" "4/254"، وزاد نسبته إلی ابن أبی حاتم والنحاس وابن مردويه وأبی نعيم فی "الحلية".

کو) اختیار کرلیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا ان کے لیے دعائے مغفرت نہ کرو۔''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ میں ستر مرتبہ سے زیادہ دعائے مغفرت کروں' تو اس کی مغفرت ہو جائے گی' تو میں اس سے زیادہ مرتبہ کرلوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اب میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی جرأت پر حیران ہوتا ہوں بہرحال اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے تھے جب نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات کہی' تو میں آپ ﷺ کے سامنے سے ہٹ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ اس کے جنازے کے ہمراہ گئے آپ ﷺ اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ اسے دفن کردیا گیا' تو آپ ﷺ واپس تشریف لائے اللہ کی قسم! اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی۔

''ان میں سے جس کسی کا بھی انتقال ہو' تو تم نے اس کی نماز جنازہ کبھی ادا نہیں کرنی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا ہے۔''

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ ادا نہیں کی اور نہ ہی آپ ﷺ کسی منافق کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنْ زَائِرَةِ الْقُبُورِ وَإِنْ كَانَتْ فَاضِلَةً خَيِّرَةً

قبرستان جانیوالی عورت کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ اگرچہ وہ فضیلت والی اور بہترین ہو

3177 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): قَبَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَلَمَّا فَرَغْنَا، انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا حَاذَى بَابَهُ، وَتَوَسَّطَ الطَّرِيقَ، اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ مُقْبِلَةٍ، فَلَمَّا دَنَتْ اِذَا هِيَ فَاطِمَةُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَخْرَجَكِ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكِ؟ قَالَتْ: اَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ، فَعَزَّيْنَا مَيِّتَهُمْ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى؟ قَالَتْ: مُعَاذَ اللّٰهِ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيهَا مَا تَذْكُرُ قَالَ: لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّكِ اَبُو اَبِيكِ.

فَسَاَلْتُ رَبِيعَةَ عَنِ الْكُدٰى، فَقَالَ: الْقُبُورُ.

3177- إسناده ضعيف. ربيعة بن سيف: هو ابن ماتع المعافري، ذكره المؤلف في "الثقات" وقال: يخطء كثيرًا، وقال البخاري وابن يونس: عنده مناكير، وقال البخاري في "الأوسط": روى أحاديث لا يتابع عليها، وقال النسائي في "السنن" "4/28": ضعيف. وأخرجه أحمد "2/169"، والنسائي "4/37" في الجنائز: باب النعي، والحاكم "1/373"–"374" و"374"، والبيهقي "4/60" و"77"–"78" من طرق عن ربيعة بن سيف، به. وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ووافقه الذهبي !! مع أن ربيعة بن سيف ليس من رجال الشيخين، ثم هو كثير الخطأ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ يُرِيْدُ مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ الْعَالِيَةَ الَّتِى يَدْخُلُهَا مَنْ لَّمْ يَرْتَكِبْ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، لِاَنَّ فَاطِمَةَ عَلِمَتِ النَّهْىَ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَالْجَنَّةُ هِىَ جَنَّاتٌ كَثِيْرَةٌ لَا جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ، وَالْمُشْرِكُ لَا يَدْخُلُ جَنَّةً مِنَ الْجِنَانِ اَصْلًا لَا عَالِيَةً وَلَا سَافِلَةً وَلَا مَا بَيْنَهُمَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی کو دفن کیا جب ہم فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی واپس آرہے تھے جب ہم راستے کے درمیان میں پہنچے تو وہاں سامنے سے ایک خاتون آرہی تھی جب وہ خاتون قریب ہوئی تو وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے کیوں باہر آئی ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس گھروالوں کے ہاں گئی تھی میں نے ان کی میت پر ان سے افسوس کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: شاید تم لوگوں کے ہمراہ کدیٰ (قبرستان) تک بھی گئی ہوگی انہوں نے عرض کی: اللہ کی پناہ میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہوا ہے (تو میں وہاں تک کیسے جاسکتی ہوں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان لوگوں کے ہمراہ کدیٰ تک گئی ہوتی تو تم جنت کو اس وقت تک نہ دیکھتی جب تک تمہارا دادا یعنی تمہارے باپ کا باپ اسے نہ دیکھتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کدیٰ سے مراد کیا ہے انہوں نے جواب دیا: قبرستان۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہنا کہ "اگر تم ان کے ساتھ کدی کے ساتھ گئی ہوتی تو تم جنت کو نہ دیکھتی"۔ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تم جنت کے اس بلند درجے کو نہ دیکھتی جہاں وہ لوگ داخل ہوتے ہیں جنہوں نے ایسی کسی چیز کا ارتکاب نہیں کیا ہوتا جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے پہلے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت سے واقف تھیں اور جنت کے کئی درجات ہیں ایک درجہ نہیں ہے اور مشرک شخص سرے سے جنت میں داخل ہی نہیں ہوگا نہ اوپر کے مرتبے والی جنت میں اور نہ ہی نیچے کے مرتبے والی جنت میں اور نہ ہی درمیان والی میں۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ مِنَ النِّسَاءِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرستان جانے والی خواتین پر لعنت کرنے کا تذکرہ

3178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن

3178– إسناده حسن من أجل عمر بن أبي سلمة، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه الترمذي "1056" في الجنائز: باب ما جاء في كراهية زيارة القبور للنساء، من طريق قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2358"، وأحمد "2/337" و"356"، وابن ماجه "1576" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن زيارة النساء القبور، والبيهقي "4/78"

حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔''

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَّخِذَاتِ الْمَسَاجِدَ، وَالسُّرُجَ عَلَى الْقُبُوْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (قبروں کو) سجدہ گاہ بنانے والی خواتین اور قبروں پر چراغ جلانے والی خواتین پر لعنت کرنے کا تذکرہ

3179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذَاتِ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ، وَالسُّرُجَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان جانے والی عورتوں اور قبروں پر سجدہ گاہ بنانے یا چراغ لگانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَاتِّخَاذِ السُّرُجِ، وَالْمَسَاجِدِ عَلَيْهَا

قبرستان کی زیارت کرنے، وہاں چراغ جلانے اور قبروں پر مساجد بنانے کی ممانعت کا تذکرہ

3180 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

3179– إسناده صحيح إن كان أبو صالح هذا ميزانًا كما جزم به المؤلف هنا، ونقله عنه الحافظ في "النكت الظراف" "4/368" لكنه انفرد بذلك ولم يتابع، وإن كان هو مولى أم هانء كما قال الترمذي، فهو ضعيف، قال في "تهذيب التهذيب" "10/385": ويؤيده أن علي بن مسلم الطوسي روى هذا الحديث عن شعيب، عن محمد بن جحادة سمعت أبا صالح مولى أم هانء، فذكر هذا الحديث، وجزم بكونه مولى أم هانء: الحاكم، وعبد الحق الإشبيلي، وابن القطان، وابن عساكر، والمنذري، وابن دحية وغيرهم، وهو الصواب، فالسند ضعيف.وأخرجه النسائي 4/94"–"95 في الجنائز: باب التغليظ في اتخاذ السرج على القبور، والترمذي "320" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية أن يتخذ على القبر مسجدًا، وحسنه، ومن طريقه البغوي "510" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن ماجه "1575" في الجنائز: باب ما جاء في النهي عن زيارة القبور، من طريق أزهر بن مروان، عن عبد الوارث، به.وأخرجه الطيالسي "2733"، ومن طريقه البيهقي "4/78"، وأخرجه أحمد "1/229" و"287" و"324" و"337"، وأبو داؤد "3236" في الجنائز: باب في زيارة القبور، والحاكم "1/374" من طرق عن شعبة، عن محمد بن جحادة، به.

3180– إسناده كالذي قبله.

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ، وَالسُّرُجَ.

اَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا اِسْمُهُ مِيْزَانُ بَصَرِيٌّ ثِقَةٌ وَلَيْسَ بِصَاحِبِ مُحَمَّدِ بْنِ سَائِبِ الْكَلْبِيِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان جانے والی عورتوں، قبروں پر مساجد بنانے والی عورتوں اور چراغ (جلانے والی عورتوں) پر لعنت کی ہے۔

ابوصالح میزان نامی راوی ثقہ ہیں۔ یہ کلبی کا شاگرد نہیں ہے اس کا نام باذام ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْقُبُوْرَ لَا يَجُوْزُ اَنْ تُتَّخَذَ مَسَاجِدَ وَتُصَوَّرَ فِيْهَا الصُّوَرُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قبروں کے حوالے سے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ان پر مسجد بنائی جائے یا وہاں تصویریں بنائی جائیں

3181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ مَرَضُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ، وَاُمُّ حَبِيْبَةَ قَدْ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرْنَ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، وَذَكَرْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، وَاُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی نے ایک گرجا کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ کی سرزمین پر دیکھا تھا۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا حبشہ گئی تھیں انہوں نے ایک

3181– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1341" في الجنائز: باب بناء المسجد على القبر، والبغوي "509" من طريقين عن مالك، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة "1/400" و"401"، ومسلم "528" في المساجد: باب النهي عن ابناء المساجد على القبور من طرق عن هشام بن عروة، به وأخرجه أبو عوانة "1/399"، وأحمد "6/121" و"255"، والبخاري "1390" في الجنائز: باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، عن هلال بن حميد الوزان، عن عروة بن الزبير، به. وأخرجه أبو عوانة "1/399"، وأحمد "6/80"، والبخاري "1330" في الجنائز: باب ما يكره ما اتخاذ المساجد على القبور، و"4441" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "529"، والبيهقي "4/80"، والبغوي "508" من طرق عن هلال الوزان عن هشام، به. وأخرجه عبد الرزاق "1588"، أبو عوانة "1/299"، وأحمد "1/218" و"6/34"، والبخاري "3453" و"4443" و"5815"، ومسلم "531"، والنسائي "2/40"، والدارمي "1/326"، والبيهقي "4/80" من طريقين عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن عائشة وابن عباس.

گرجا گھر کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ کی سرزمین پر دیکھا تھا جس کا نام ماریہ تھا انہوں نے اس گرجا گھر کی خوبصورتی اور اس میں موجود تصویروں کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا یہ معمول تھا جب ان میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا' تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور پھر وہ اس میں اس کی تصویریں لگا دیتے تھے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق تھے۔

ذِكْرُ لَعْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنِ اتَّخَذَ قُبُوْرَ الْاَنْبِيَاءِ مَسَاجِدَ

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا

3182 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔



3182- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "6/146" و "252"، والنسائي "4/95" في الجنائز: باب اتخاذ القبور مساجد، وفي الوفاة من "الكبرى" كما في "التحفة" "11/412" من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد.

فَصْلٌ فِي الشَّهِيدِ

فصل: شہید کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِرَدِّ الشُّهَدَاءِ إِلَى مَصَارِعِهِمْ إِذَا أُخْرِجُوا عَنْهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ شہداء کو ان کے شہید ہونے کی جگہ کی طرف لوٹایا جائے اگر چہ پہلے ان کو وہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ہو

3183 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ: فِي قَتْلَى أُحُدٍ حَمَلُوا قَتْلَاهُمْ، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَصَارِعِهِمْ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما احد کے مقتولین کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اپنے مقتولین کو وہاں سے منتقل کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا: مقتولین کو ان کی قتل گاہ کی طرف واپس لے آئیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْقَتْلَى مِنَ الشُّهَدَاءِ إِنَّمَا أُمِرَ بِرَدِّهِمْ إِلَى مَصَارِعِهِمْ لِئَلَّا يُدْفَنُوا فِي غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شہداء میں سے قتل ہونے والے افراد کو ان کے قتل کی جگہ کی طرف لوٹانے کا حکم دیا گیا تھا تاکہ ان کو کسی دوسری جگہ دفن نہ کیا جائے

3184 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو

3183- إسناده قوى رجاله ثقات رجال الصحيحين غير نبيح العنزى، فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه أبو زرعة والترمذى والعجلى والمؤلف والذهبى، وصحح حديثه الترمذى وابن خزيمة والحاكم. وأخرجه أحمد "3/297"، والطيالسى "1780" ومن طريقه الترمذى "1717" فى الجهاد: باب ما جاء فى دفن القتيل فى مقتله، من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة، وأحمد "3/308"، وأبو داؤد "3165" فى الجنائز: باب فى الميت يحمل من أرض إلى أرض وكراهة ذلك، والنسائى "4/79" فى الجنائز: باب أين يدفن الشهيد، وابن ماجه "1516" فى الجنائز: باب ما جاء فى الصلاة على الشهداء ودفنهم، وابن الجارود "553"، والبيهقى "4/57" من طرق عن سفيان عن الأسود، به.

عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ، فَقَالَ لِي اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ: يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ فِي نُظَّارِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، حَتّٰى تَعْلَمَ اِلٰى مَا يَصِيرُ اَمْرُنَا، فَاِنِّي وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنِّي اَتْرُكُ بَنَاتٍ لِي بَعْدِي لَاَحْبَبْتُ اَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ، فَبَيْنَا اَنَا فِي النَّظَّارِينَ، اِذْ جَاءَ ابْنُ عَمَّتِي بِاَبِي وَخَالِي، عَادَلَهُمَا عَلٰى نَاضِحٍ، فَدَخَلَ بِهِمَا الْمَدِينَةَ، لِيَدْفِنَهُمَا فِي مَقَابِرِنَا، اِذْ لَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي: اَلَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَرْجِعُوا بِالْقَتْلٰى، فَتَدْفِنُوهَا فِي مَصَارِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ قَالَ: فَرَجَعْنَاهُمَا مَعَ الْقَتْلٰى حَيْثُ قُتِلَتْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فَرَجَعْنَاهُمَا اُضْمِرَ فِي: فَدَفَنَّاهُمَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مشرکین کی طرف جانے کے لئے روانہ ہوئے' تاکہ ان کے ساتھ جنگ کریں' تو میرے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم مدینہ میں رک جانے والے لوگوں میں شامل رہو' یہاں تک کہ تمہیں پتہ چل جائے ہمارا کیا بنا' کیونکہ اللہ کی قسم! اگر میں اپنے بعد بیٹیاں نہ چھوڑتا' تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ تم میرے سامنے شہید ہو جاتے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو میں مدینہ منورہ میں ہی رک گیا اسی دوران میری پھوپھو کا بیٹا میرے والد اور میرے ماموں کی لاش لے کر آیا وہ اونٹ پر رکھ کر انہیں لایا تھا وہ انہیں لے کر مدینہ منورہ آ گیا تھا تاکہ ان دونوں کو ہمارے قبرستان میں دفن کرے اسی دوران ایک شخص نے یہ اعلان کیا خبردار بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم مقتولین کو واپس لے جاؤ اور انہیں میدان میں اسی جگہ دفن کرو جہاں وہ شہید کئے گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے ان دونوں صاحبان کو بھی مقتولین کے ہمراہ وہیں لٹا دیا جہاں وہ شہید ہوئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): روایت کے یہ الفاظ کہ: ''ہم ان دونوں کو واپس لے آئے' اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے انہیں وہاں دفن کیا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمَاتَ مِنْ جِرَاحِهِ تِلْكَ

اس شخص کے لیے شہادت کے اثبات کا تذکرہ جو اللہ کی راہ میں زخمی ہو اور پھر اس زخم کی وجہ سے انتقال کر جائے

3185 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3184– إسناده قوی کالذی قبله وأخرجه أحمد 3/397"–"398 من طريق عفان عن أبی عوانة، بهٰذا الإسناد.

(متن حدیث): مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ، وَمَنْ جُرِحَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ طُبِعَ بِطَابَعِ الشُّهَدَاءِ

✿✿ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا خون بہہ رہا ہو گا' جس کا رنگ خون جیسا ہو گا اور خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہو گی اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے اس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي يُدْرِكُ بِهَا الْمَرْءُ فَضْلَ الشَّهَادَةِ وَإِنْ لَّمْ يُقْتَلْ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

اس چیز کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی شہادت کی فضیلت تک پہنچ جاتا ہے اگرچہ وہ اللہ کی راہ میں قتل نہ ہوا ہو

3186 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعُدُّونَ الشُّهَدَاءَ فِيكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ: اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِي اِذًا لَقَلِيلٌ قَالُوْا: مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِيْ بَطْنٍ، فَهُوَ شَهِيدٌ.

قَالَ سُهَيْلٌ: وَاَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ، قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِيكَ، اَنَّهُ زَادَ فِي الْحَدِيثِ الْخَامِسَ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

3185- إسناده حسن. أبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث بن أسماء الفزاري الإمام الحافظ، وعبد الله بن مالك بن يخامر: ذكره المؤلف في "الثقات" "7/8" وقال: يروى عن أبيه عن معاذ بن جبل، روى عنه سليمان بن موسى. وله طريق آخر سيرد عند المصنف برقم "3191" فيتقوى به. وأخرجه البيهقي "9/170" من طريق أحمد بن علي الخزاز عن الأنطاكي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9534"، ومن طريقه أحمد 5/230 "5/230"-"231"، والبيهقي "9/170"، والطبراني في "الكبير" "20/204" وأخرجه أحمد "5/244"، والترمذي "1657" في فضائل الجهاد: باب ما جاء فيمن يكلم في سبيل الله، والنسائي "6/25"-"26 في الجهاد: باب ثواب من قاتل في سبيل الله، من طريق ابن جريج، عن سليمان بن موسى، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "20/205" و"207"

3186- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد بن عبد الله هو الواسطي. وأخرجه مسلم "1915" في الجهاد: باب بيان الشهداء من طريق عبد الحميد بن بيان الواسطي، عن خال الواسط، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9574"، وأحمد "2/522"، وابن ماجه "2804" في الجهاد: باب ما يرجى فيه الشهادة، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه ابن أبي شيبة "5/332"، وأحمد "2/441" من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن أبي مالك بن ثعلبة، عن عمرو بن الحكم بن ثوبان، عن أبي هريرة. وفي الباب عن عبادة بن الصامت عند ابن أبي شيبة "5/332"، وأحمد 5/315."

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں میری امت کے شہداء تھوڑے ہوں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کون (شہید ہیں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے' جو اللہ کی راہ میں مرجائے وہ شہید ہے' جو شخص طاعون کی وجہ سے مرجائے وہ شہید ہے' جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرجائے وہ شہید ہے۔''

سہیل نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے عبیداللہ بن مقسم نے مجھے بتایا میں تمہارے والد کے حوالے سے گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے حدیث میں پانچویں شخص کا بھی تذکرہ کیا تھا' جو شخص ڈوب کر مرجائے وہ شہید ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّهِيدِ الَّذِي يَكُونُ غَيْرَ الْقَتِيلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

شہید کی اس صفت کا تذکرہ جو شہید اللہ کی راہ میں قتل نہیں ہوتا

3187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعُدُّونَ الشُّهَدَاءَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي طَاعُونٍ فَهُوَ شَهِيدٌ.

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ، اَنَّهُ قَالَ: وَاَشْهَدُ عَلَى اَبِيكَ، اَنَّهُ زَادَ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اپنے درمیان کسے شہید قرار دیتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد یا حج کے لئے جاتے ہوئے) مرجائے وہ شہید ہے' جو شخص طاعون کی وجہ سے مرجائے وہ شہید ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن مقسم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: میں تمہارے والد کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے حدیث میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

(جو شخص ڈوب) کر مرجائے وہ شہید ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عدد کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

3188 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ،

3187- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلشَّهِيْدُ خَمْسَةٌ: الْمَبْطُوْنُ، وَالْمَطْعُوْنُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شہید پانچ قسم کے ہیں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں (جنگ کے دوران قتل) ہو کر شہید ہونے والا''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ الْمَحْصُوْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان الفاظ کے ذریعے ''شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں'' اس متعین عدد کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

3189 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

3188- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سُمي: هو مولى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام وهو في "الموطأ" "1/131" في صلاة الجماعة: باب ما جاء في العتمة والصبح، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/324 "-"325 و"533"، والبخاري "653" في الأذان: باب فضل التهجير إلى الظهر و"720" باب الصف الأول، و "2829" في الجهاد: باب الشهادة سبع سوى القتل، و"5733" في الطب: باب ما يذكر في الطاعون، ومسلم "1914" في الإمارة: باب بيان الشهداء، والترمذي "1063" في الجنائز: باب ما جاء في الشهداء من هم، والنسائي في الطب من "الكبرى" كما في "التحفة" ."9/392"

3189- عقيل بن الحارث: وثقه المؤلف، وهو من رجال "الموطأ"، وباقي السند على شرطهما . وللحديث شواه كثيرة. وجابر بن عتيك هذا: هو ابن قيس بن هيشة بن الحارث بن أمية بن معاوية بن عوف بن عمرو بن عوف الأنصاري، شهد بدرًا والمشاهد، وكانت إليه راية بني معاوية بن مالك يوم الفتح. وجاء اسمه في هذا الحديث عند ابن أبي شيبة "5/332" "جبرًا"، والمعتمد رواية مالك. انظر "السير" 2/36"-"37، و"الإصابة" 1/215 "-."216وهو في "الموطأ" 1/233"-"234 في الجنائز: باب النهي عن البكاء على الميت، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي 1/199 "-"200، وأحمد "5/446"، وأبو داوُد "3111" في الجنائز: باب فضل من مات في الطاعون، والنسائي "4/13" في الجنائز: باب النهي عن البكاء على الميت، وفي الطب من " الكبرى" كما في "التحفة" "2/403" والحاكم 1/351 "-"352 -وصححه ووافقه الذهبي- والبيهقي 4/69 "-"70، والطبراني في "الكبير" "1779"، والبغوي ."1532"وأخرجه النسائي 6/51 "-"52، وابن أبي شيبة 5/332 "-"333، وابن ماجه "2703" في الجهاد: باب ما يرجى فيه الشهادة، والطبراني في "الكبير" "1780" من طريقين عن أبي العميس عن عبد الله بن عبد الله، به . وأخرجه عبد الرزاق "6695" عن ابن جريج قال: أخبرت خبرًا رفع إلى أبي عبيدة بن الجراح صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم أتى عبد الله بن ثابت يعوده.. وذكره بطوله وفي الباب ما يشهد له عن أبي هريرة عند البخاري "2829" و "5833" ومسلم "1914"، وعن أنس عند البخاري "5732"، وعن عمر عند الحاكم "2/109"، وعن عائشة عند البخاري "5734"، وعن عبادة بن الصامت عند أحمد "4/201" و "5/323"، والدارمي "2/208"، والطيالسي "582"، وعن عقبة بن عامر عند أحمد "4/157"، وعن سلمان عند الطبراني "6115" و "6116"، وعن أبي مالك الأشعري عند أبي داوُد "2399"، والحاكم ."2/78"

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اُمِّهِ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ، فَصَاحَ بِهِ، فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ، وَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ، فَقَالُوْا: وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا مَاتَ قَالَتِ ابْنَتُهُ: وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ شَهِيدًا فَاِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهُ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوْا: الْقَتْلُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ: الْمَبْطُوْنُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيدٌ، وَالْحَرِيْقُ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ وہ مغلوب ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا‘ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا: اے ابوربیع تمہارا معاملہ ہمارے بس سے باہر ہے‘ تو خواتین نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ انہیں خاموش کروانے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کرنے دو جب وہ واجب ہو جائے‘ تو پھر کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! واجب ہونے سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ان کا انتقال ہو جائے‘ ان کی صاحب زادی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ آپ شہید ہوں گے‘ کیونکہ آپ نے اپنی تیاری مکمل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اس کا اجر عطا کرے تم لوگ کسے شہادت شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، نمونیے کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، طاعون سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، ملبے کے نیچے آنے والا شہید ہے، زچگی کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي تَقُوْمُ مَقَامَ الشَّهَادَةِ لِغَيْرِ الْقَتِيلِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ

اس چیز کا تذکرہ جو اس شخص کے لیے شہادت کی قائم مقام ہوتی ہے جو اللہ کی راہ میں قتل نہیں ہوتا

3190 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

3190- صحيح وهو مكرر ما قبله.

اَبُوْ اُمِّهِ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ، فَصَاحَ بِهِ، فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَتِ النِّسْوَةُ، وَبَكَيْنَ، وَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ، فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ، قَالُوْا: وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا مَاتَ قَالَتِ ابْنَتُهُ: وَاللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ لَارْجُو اَنْ تَكُوْنَ شَهِيدًا فَاِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهُ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوْا: اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ: اَلْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْاَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ انہیں اپنا ہوش نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا، تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور ارشاد فرمایا: اے ابوربیع! تمہارا معاملہ ہمارے بس سے باہر ہے، تو خواتین نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نے انہیں خاموش کروانے کی کوشش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں رونے دو جب وہ واجب ہو جائے، تو پھر کوئی نہ روئے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! واجب ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس کا انتقال ہو جائے۔ ان کی صاحبزادی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ یہ شہید ہوں گے، کیونکہ انہوں نے اپنی تیاری مکمل کر لی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اسے اجر عطا کرے گا تم لوگ کسے شہادت شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے علاوہ بھی سات قسمیں ہیں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، نمونیے کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا شہید ہے اور زچگی کے وقت فوت ہونے والی عورت شہید ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى سَائِلِهِ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ بِاِعْطَائِهِ اَجْرَ الشَّهِيدِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ

اللہ تعالیٰ کا سچے دل سے شہادت کی دعا مانگنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ وہ اسے شہید جیسا اجر و ثواب عطا کرے گا اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو

3191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِيحُهُ كَرِيحِ الْمِسْكِ، لَوْنُهُ لَوْنَ الزَّعْفَرَانِ، عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ، وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا، اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ شَهِيدٍ، وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخمی کر دیا جائے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہو گی اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مانند ہو گا اس پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہو گی اور جو شخص خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا کرتا ہے' اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو۔''

ذِكْرُ تَبْلِيغِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ وَاِنْ جَائَتْهُ مَنِيَّتُهُ عَلٰى فِرَاشِهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو شہداء کے مقام پر فائز کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہوتا ہے

3192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ

❀❀ سہل بن ابوامامہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبے پر فائز کرے گا اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو۔''

3191- إسناده حسن وقد تقدم برقم "3185" من طريق آخر. وأخرجه أحمد 5/243"-"244، وأبو داوٗد "2541" في الجهاد: باب فيمن سأل الله تعالى الشهادة، والطبراني في "الكبير" "2/206" من طرق عن ابن ثوبان، بهذا الإسناد.

3192- إسناده صحيح على شرط الصحيح. أبو أمامة: هو أسعد بن سهل بن حنيف. وأخرجه مسلم "1909" في الإمارة: باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله، وأبو داوٗد "1520" في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي 6/36"-"37 في الجهاد: باب مسألة الشهادة، وابن ماجه "2797" في الجهاد: باب القتال في سبيل الله، والبيهقي 9/169"-"170، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1653" في فضائل الجهاد: باب ما جاء فيمن سأل الشهادة، والدارمي "2/205" من طريق القاسم بن كثير، والطبراني "6/5550" من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن ابن شريح، به.

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَنْ قُتِلَ مِنْ اَجْلِ مَالِهٖ اِذَا تُعُدِّیَ عَلَيْهِ بِكَتْبَةِ الشَّهَادَةِ لَهٗ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر فضل کرنے کا تذکرہ' جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے جب اس کے خلاف زیادتی کی جائے' کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے شہادت کو نوٹ کر لیتا ہے

3193 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ فِیْ بَيْتِهَا وَعِنْدَهٗ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَائَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ صَدَقَةُ كَذَا وَكَذَا مِنَ التَّمْرِ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ الرَّجُلُ: فَاِنَّ فُلَانًا تَعَدّٰى عَلَیَّ، وَاَخَذَ مِنِّیْ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ اِذَا سَعٰى عَلَيْكُمْ مَنْ يَّتَعَدّٰى عَلَيْكُمْ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا التَّعَدِّیْ، فَخَاضَ الْقَوْمُ فِیْ ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: فَكَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا غَائِبًا فِیْ اِبِلِهٖ وَمَاشِيَتِهٖ وَزَرْعِهٖ وَنَخْلِهٖ، فَاَدّٰى زَكَاةَ مَالِهٖ، فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ، فَكَيْفَ يَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدّٰى زَكَاةَ مَالِهٖ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ لَمْ يُغَيِّبْ مِنْهَا شَيْئًا، وَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ، فَاَخَذَ سِلَاحَهٗ، فَقَاتَلَ فَقُتِلَ، فَهُوَ شَهِيْدٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ اِذَا تَعَدّٰى عَلَى الْمَرْءِ فِیْ اَخْذِ صَدَقَتِهٖ، اَوْ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ الْحَالَةَ، وَكَانَ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِیْ يُوَاطِؤُوْنَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ، وَفِيْهِمْ كِفَايَةٌ بَعْدَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ قَصْدُهُمُ الدُّنْيَا، وَلَا شَيْئًا مِنْهَا دُوْنَ اِلْقَاءِ الْمَرْءِ نَفْسَهٗ اِلَى التَّهْلُكَةِ اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ ذَرٍّ: اسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا [1] وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا [2]

3193- رجاله ثقات رجال الصحيح غير أيوب بن محمد الوزان، وهو ثقة، وعبد الله بن جعفر: وثقه ابن معين وأبو حاتم، وقال النسائي: ليس به بأس قبل أن يتغير. وقال المؤلف: اختلط سنة ثماني عشرة ولم يكن اختلاطه اختلاطًا فاحشًا. وأخرجه أحمد "6/301" مختصرًا من طريق زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم "1/404"- "105" - وصححه ووافقه الذهبي- والبيهقي "4/137"، والطبراني في "الكبير" "23/632" من طريقين عن عمرو بن خالد الحراني، عن عبيد الله بن عمرو، به. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" "3/72" وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و"الأوسط"، ورجال الجميع رجال الصحيح.

[1] تقدم تخريجه برقم "1718"، وسيرد برقم "5943".

[2] سيرد عند المصنف من حديث الأكوع برقم "4579"، ومن حديث ابن عمر برقم "4581".

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بھی موجود تھے اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنی کھجوروں کا صدقہ (یعنی زکوٰۃ) کتنا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنا۔ اس نے عرض کی: فلاں صاحب نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے انہوں نے مجھ سے اتنی' اتنی وصولی کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت کیا عالم ہوگا' جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو تمہارے ساتھ اس سے زیادہ زیادتی کریں گے' تو لوگ اس بات پر پریشان ہوگئے ان میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت ہمارا کیا بنے گا' جب کوئی شخص اپنے اونٹوں میں یا جانوروں میں یا کھیت میں یا باغ میں موجود نہیں ہوگا اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا اس کے ساتھ زیادتی ہو جائے گی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی خوشی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اور اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' آخرت کا حصول ہو اور وہ اس میں سے کوئی چیز غائب نہ کرے اور وہ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور پھر اس کے ساتھ زیادتی ہو' تو وہ اپنا اسلحہ پکڑے اور لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے' تو وہ شہید ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کا مطلب یہ ہے: جب زکوٰۃ وصولی یا اس جیسی کسی اور صورتحال میں کسی شخص کے خلاف زیادتی کی جائے اور پھر اس شخص کے ہمراہ مسلمان موجود ہوں جو اس بارے میں اس کا ساتھ دیں اور اس میں کفایت بھی موجود ہو اور ان کا مقصد دنیاوی فائدے کا حصول نہ ہو۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے آپ کو ہلاکت کا شکار کرلے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ''تم اطاعت و فرمانبرداری سے کام لو۔ اگرچہ ناک کان کٹا ہوا حبشی (حکمران ہو)'' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے ''جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ وَاِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ قَاتَلَ، اَوْ لَمْ يُقَاتِلْ

اس شخص کے لیے جنت واجب ہونے اور شہادت کے اثبات کا تذکرہ جو اپنے مال کی وجہ سے قتل ہو جاتا ہے خواہ وہ مقابلہ کرے یا مقابلہ نہ کرے

3194 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ،

3194- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن عبد الله بن عوف فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد "1/187"، والحميدي "83"، والنسائي "7/115" و"115"-"116" في تحريم الدم: باب من قتل دون ماله، وابن ماجه "2580" في الحدود: باب من شهر السلاح، وأبو يعلى "949" و"953" والبيهقي "3/266" من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/189"، وأبو يعلى "950" من طريق محمد بن إسحاق حدثني الزهري، به. وأخرجه أحمد "1/190"، والترمذي "1421" في الديات: باب ما جاء فيمن قتل دون ماله، والطيالسي "233"، وأبو داؤد "4772" في السنة: باب في قتال اللصوص، والبيهقي "3/266" و"8/335" من طريق أبي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر، عن طلحة، به.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُيَيْنَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُنْقَطِعٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ ابن عیینہ کی نقل کردہ وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ منقطع ہے یہ متصل نہیں ہے

3195 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ ابْنِ اَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث):مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ اَصْحَابُ الزُّهْرِيِّ الثِّقَاتُ الْمُتْقِنُونَ، فَاتَّفَقُوا كُلُّهُمْ عَلٰى رِوَايَتِهِمْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، خَلَا مَعْمَرٍ وَّحْدَهُ، فَاِنَّهُ اُدْخِلَ بَيْنَ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيْنَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، وَاَخَافُ اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَهْمًا، وَقَدْ قَالَ مَعْمَرٌ فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ فَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ سَمِعَهُ مِنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَالْقَلْبُ اِلٰى رِوَايَةِ اُولٰئِكَ اَمْيَلُ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

3195– إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله. عبد الرحمٰن بن سهل المدني هو عبد الرحمٰن بن عمرو بن سهل. وأخرجه أحمد "1/188"، والترمذي "1418" من طريق عبد الرزاق، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/189"، والبخاري "2452" في المظالم: باب إثم من ظلم شيئًا من الأرض، وأبو يعلى "956" من طرق عن الزهري، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/188"، وعبد الرزاق "19755"، والبخاري "3198" في بدء الخلق: باب ما جاء في سبع أرضين، ومسلم "1610" "139" و"140"، وأبو يعلى "962" والطبراني في "الكبير" "342"، وأبو نعيم في "الحلية" "1/96" من طرق عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سعيد بن زيد. وأخرجه مسلم "1610"، وأبو يعلى "959"، والطبراني "355" من طريق عباس بن سهل عن سعيد بن زيد. وأخرجه أحمد "1/188"–"189" و"190"، وأبو يعلى "955" من طريق أبي سلمة، عن سعيد. وأخرجه أبو يعلى "951"، وأبو نعيم في "الحلية" "1/97" من طريق عمرو بن حزم عن سعيد. وأخرجه أبو يعلى "954"، وأبو نعيم "1/96" من طريق ابن عمر، عن سعيد. وأخرجه الطبراني "352" و"353" و"354" من طرق عن سعيد.

''جو شخص ظلم کے طور پر ایک بالشت زمین ہتھیائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات زمینوں جتنا وزنی طوق اس کے گلے میں ڈالے گا۔''

معمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: زہری کے حوالے سے یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کو زہری کے ثقہ اور متقن شاگردوں نے نقل کیا ہے اور ان سب کا اس روایت کو زہری کے حوالے سے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے پر اتفاق ہے۔ صرف معمر نے اختلاف کیا ہے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے درمیان عبدالرحمن بن سہل نامی راوی کا ذکر کیا ہے۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ انہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ معمر نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں جسے زہری کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ انہوں نے یہ روایت زہری کے کسی شاگرد سے سنی ہو۔ اس لئے ذہن دوسرے حضرات کی طرف زیادہ مائل ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّهَادَةِ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِذَا قَتَلَهٗ سِلَاحُهٗ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے لیے شہادت کے اثبات کا تذکرہ جبکہ وہ اپنے ہی ہتھیار کے ذریعے مارا جائے

3196 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ قِتَالًا شَدِيْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَارْتَدَّ

3196– إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أبو داوٗد "2538" في الجهاد: باب في الرجل يموت بسلاحه، والنسائي 6/30"–"32 في الجهاد: باب من قاتل في سبيل الله فارتد عليه سيفه فقتله، وفي "عمل اليوم والليلة" "534" من طريقين عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1802" "124" في الجهاد والسير: باب غزوة خيبر، من طريق أبي الطاهر، عن ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن عبد الرحمٰن بن كعب عن سلمة. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" "5035"، والطبراني في "الكبير" "6229" من طريقين عن ابن شهاب، عن عبد الرحمٰن بن كعب، عن سلمة اخرجه أحمد 4/46"–"47، والطبراني في "الكبير" "6225" و"6226" و"6227" و"6230" من طرق عن ابن شهاد، عن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن كعب بن مالك، عن سلمة بن الأكوع. قال أبو داوٗد: قال أحمد: كذا قال هو –يعني ابن وهب– وعنبسة، يعني ابن خالد، جميعًا عن يونس، قال أحمد: والصواب عبد الرحمٰن بن عبد الله. وقال مسلم: ونسبه غير ابن وهب، فقال: ابن عبد الل بن كعب بن مالك.

عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ: رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ وَشَكُّوْا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهِ، قَالَ سَلَمَةُ: فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ اَنْ اَرْجُزَ بِكَ، فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَعْلَمْ مَا تَقُوْلُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ هٰذَا؟ قُلْتُ: اَخِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ نَاسًا اَبَوُا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، يَقُوْلُوْنَ: رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجُلٌ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر میرے بھائی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جنگ میں حصہ لیتے ہوئے) شدید لڑائی کی ان کی تلوار پلٹ کر انہیں لگی اور وہ شہید ہو گئے ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے یہ کہا' کیونکہ یہ شخص اپنے ہتھیار کے ذریعے مرا ہے اس لیے ان کے معاملے کے بارے میں لوگوں کو شک ہو گیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رجز پڑھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھیان رکھنا تم کیا پڑھ رہے ہو (تو میں نے پڑھنا شروع کیا)

''اللہ کی قسم! اگر اللہ کی ذات نہ ہوتی' تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے ہم صدقہ وخیرات نہ کرتے اور ہم نماز نہ پڑھتے (اے اللہ) تو ہم پر سکینت نازل کر اور اگر ہم (دشمن کا سامنا کریں)' تو' تو ہمیں ثابت قدم رکھنا مشرکوں نے ہمارے خلاف محاذ آرائی کی ہے۔''

جب میں نے اپنا رجز مکمل کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ اشعار کس نے کہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: میرے بھائی نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کچھ لوگوں نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی وہ یہ کہتے ہیں: اس شخص کا انتقال اپنے اسلحے کے ذریعے ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسا شخص ہے' جو جہاد کرتے ہوئے مجاہد ہونے کے عالم میں فوت ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشُّهَدَاءَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا فِي الْمَعْرَكَةِ يَجِبُ اَنْ لَّا يُغَسَّلُوْا عَنْ دِمَائِهِمْ وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو لوگ جنگ کے دوران شہید ہوتے ہیں ان کے لیے

یہ بات ضروری ہے کہ ان کے خون کو نہ دھویا جائے اور ان کی نماز جنازہ نہ ادا کی جائے

3197 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَيَقُوْلُ: اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَاِذَا اُشِيرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے اور دریافت کرتے تھے ان میں سے کسے زیادہ قرآن آتا ہے؟ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا' تو آپ ﷺ اسے لحد میں آگے کی طرف رکھتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں ان سب لوگوں کا گواہ ہوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان حضرات کو ان کے خون سمیت دفن کیا تھا آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی اور ان لوگوں کو غسل نہیں دیا گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُضَادِّ فِي الظَّاهِرِ خَبَرَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے

3198 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةَ، فَقَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَاَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَاِنِّي قَدْ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ - اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ -، وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي،

3197- إسناده صحيح . يزيد بن موهب: ثقة، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أبو داوٗد "3138" في الجنائز: باب في الشهيد يغسل، من طريق يزيد بن موهب، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة "3/253"-"254"، والبخاري "1343" في الجنائز: باب الصلاة على الشهيد، "1346" باب من لم ير غسل الشهداء ، و "1347" باب من يقدم في اللحد، و "1353" باب اللحد والشق في القبر، و "4079" في المغازي: باب من قتل من المسلمين يوم أحد، وأبو داوٗد "3138" و"3139"، والترمذي "1036" في الجنائز: باب ما جاء في ترك الصلاة على الشهيد، والنسائي "4/62" في الجنائز: باب ترك الصلاة على الشهداء ، وابن ماجه "1514" في الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على الشهداء ودفنهم، وابن الجارود "552"، والطحاوي "1/501"، والبيهقي "4/34"، والبغوي "1500" من طرق عن الليث، بهٰذا الإسناد . وأخرجه البيهقي "4/34" من طريق الحسن بن سفيان، عن حبان بن موسى، عن ابن المبارك، عن الزهري، عن جابر.

وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر اسی طرح نماز ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ ادا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارا پیش روہوں میں تمہارا گواہ ہوں اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زمین کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم لوگ میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا مِنْ خَبَرِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

اس وقت کا تذکرہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فعل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے جو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے

3199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَاِنِّيْ عَلَيْكُمْ لَشَهِيدٌ، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِيْ، وَلٰكِنِّيْ قَدْ اُعْطِيتُ اللَّيْلَةَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَاَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ

3198– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم. أبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني المصري. وأخرجه أحمد "4/149" و"153"–"154"، والبخاري "1344" في الجنائز: باب الصلاة على الشهيد، و"3596" في المناقب: باب علامات النبوة، و "4085" في المغازي: باب أحد جبل يحبنا ونحبه، و"6426" في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، و "6590" باب في الحوض، ومسلم "2296" في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته، وأبو داوُد "3223" في الجنائز: باب الميت يصلي على قبره بعد حين، والنسائي "4/61"–"62" في الجنائز: باب الصلاة على الشهداء، والطحاوي "1/504"، والبيهقي "4/14"، والطبراني في "الكبير" "17/767"، والبغوي "3823" من طريق عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/154"، والبخاري "4042" في المغازي: باب غزوة أحد، وأبو داوُد "3224"، والدارقطني "2/78"، والبيهقي "4" / "14" من طريقين عن عبد الله بن المبارك، عن حيوة بن شريح، عن يزيد، به. وأخرجه الدارقطني "2/78"، والبغوي "3822" في طريق ابن المبارك، والطبراني "17/768" من طريق عبد الله بن عبد الحكم وسعيد بن أبي مريم، والطحاوي، "1/504" من طريق ابن وهب، أربعتهم عن ابن لهيعة، عن يزيد، به. وأخرجه مسلم "2296" "31"، والطبراني "17/769" من طريق يحيى بن أيوب عن يزيد، به.

3199– إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله. محمد بن وهب بن أبي كريمة: روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "17/770" من طريق أبي عروبة، بهٰذا الإسناد.

تَتَنَافَسُوا فِيهَا ثُمَّ دَخَلَ، فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَصَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءَ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي الْمَعْرَكَةِ، بِتَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ الْمَوْتٰى، فَاِنَّ سَائِرَ الْمَوْتٰى يُغَسَّلُوْنَ، وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ، وَمَنْ قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ مِنَ الشُّهَدَاءِ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ، وَيُدْفَنُ بِدَمِهٖ مِنْ غَيْرِ غُسْلٍ، فَاَمَّا خَبَرُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَصَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ لَيْسَ يُضَادُّ خَبَرَ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ، فَدَعَا لِشُهَدَاءِ اُحُدٍ كَمَا كَانَ يَدْعُو لِلْمَوْتٰى فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ، وَالْعَرَبُ تُسَمِّي الدُّعَاءَ صَلَاةً، فَصَارَ خُرُوْجُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ، وَزِيَارَتُهٗ اِيَّاهُمْ وَدُعَاؤُهٗ لَهُمْ سُنَّةً لِمَنْ بَعْدَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اَنْ يَّزُوْرُوا شُهَدَاءَ اُحُدٍ يَدْعُوْنَ لَهُمْ كَمَا يَدْعُوْنَ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَفِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، ثُمَّ دَخَلَ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ دُعَاءً لَهُمْ، وَزِيَادَةً قَصَدَ بِهَا اِيَّاهُمْ لَمَّا قَرُبَ خُرُوْجُهٗ مِنَ الدُّنْيَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ الَّتِي ذَكَرَهَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَالصَّلَاةِ عَلَى الْمَوْتٰى سَوَاءً لَلَزِمَ مَنْ قَالَ بِهٰذَا جَوَازُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ وَلَوْ بَعْدَ سَبْعِ سِنِيْنَ، لِاَنَّ اُحُدًا كَانَتْ سَنَةَ ثَلَاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَخُرُوْجُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلّٰى عَلَيْهِمْ قُرْبَ خُرُوْجِهٖ مِنَ الدُّنْيَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَقْعَةِ اُحُدٍ بِسَبْعِ سِنِيْنَ، فَلَمَّا وَافَقَنَا مَنِ احْتَجَّ بِهٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْقُبُوْرِ غَيْرُ جَائِزَةٍ بَعْدَ سَبْعِ سِنِيْنَ، صَحَّ اَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ كَانَتْ دُعَاءً لَا الصَّلَاةَ عَلَى الْمَوْتٰى، سَوَاءً ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ يَرْوُوْنَ مَا لَا يَعْقِلُوْنَ، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِمَا لَا يَفْهَمُوْنَ، وَيَرْوُوْنَ الْمُتَضَادَّ مِنَ الْاَخْبَارِ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے آگے پیش رو ہوں گا اور میں تمہارا گواہ ہوں گا اللہ کی قسم! بے شک مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن گزشتہ رات مجھے زمین اور آسمان کے خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئی ہیں' تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف نہیں لائے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (روح مبارکہ کو) قبض کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے وہ لوگ جو جنگ میں شہید ہوئے تھے کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ اس بارے میں ان لوگوں اور دیگر مرحومین کے درمیان فرق کیا ہے کیونکہ دیگر تمام مرحومین کو غسل بھی دیا جاتا ہے اور ان کی نماز جنازہ بھی ادا کی جاتی ہے لیکن جو لوگ جنگ کے دوران شہید ہوتے ہیں نہ ان کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے اور انہیں غسل دیئے بغیر ان کے خون میں دفن کیا جاتا ہے جہاں تک حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ

روایت کا تعلق ہے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ ادا کی تو یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ اُحد تشریف لے گئے تھے اور بعد میں شہداء اُحد کے لئے دعا کی تھی۔ جس طرح آپ نماز جنازہ کے دوران دیگر مرحومین کے لئے دعا کیا کرتے تھے تو عرب دعا کے لئے بھی لفظ صلوٰۃ استعمال کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا شہداء اُحد کی طرف جانا اور ان کی زیارت کرنا اوران کے لئے دعا کرنا آپ کے بعد آپ کی اُمت کے لئے سنت ہے کہ وہ شہداء اُحد کی زیارت کریں اوران کے لئے دعا کریں جس طرح نماز جنازہ میں میت کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

اس طرح حضرت زید بن ابوانیسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے اوراس کے بعد آپ اپنے گھر سے باہر تشریف نہیں لائے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی (روح مبارکہ کو) قبض کر لیا۔ یہ اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ نماز دراصل ان کے لئے دعا تھی جو نبی اکرم ﷺ نے بطور خاص ان حضرات کے لئے کی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی دنیا سے تشریف لے جانے کا وقت قریب آ چکا تھا اگر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں لفظ صلاۃ سے مراد دیگر مرحومین کی نماز جنازہ کی طرح نماز ہوتی تو یہ بات لازم آتی کہ جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ وہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کو جائز تسلیم کر لے۔ خواہ سات سال بعد ایسا کیا جائے کیونکہ غزوہ اُحد ہجرت کے تیسرے سال پیش آیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ ان حضرات کے لئے دعا کرنے کے لئے اس وقت تشریف لے گئے تھے جب آپ کا دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آ گیا تھا۔ تو یہ چیز غزوہ اُحد کے سات سال بعد پیش آئی تھی تو جو شخص اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کرتا ہے کہ سات سال گزرنے کے بعد قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ یہ صلاۃ اصل میں دعا تھی مرحومین کے لئے نماز جنازہ نہیں تھی خواہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہو جو اس بات کا قائل ہے کہ محدثین وہ روایت نقل کر دیتے ہیں جس کی انہیں سمجھ نہیں ہوتی اور وہ بات بیان کرتے ہیں جن کا انہیں فہم نہیں ہوتا اور متضاد روایات نقل کر دیتے ہیں۔



تَتِمَّةُ كِتَابِ الصَّلَاةِ

نماز سے متعلق روایات کا اختتامی حصہ

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا

ذِكْرُ اِثْبَاتِ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ

نبی اکرم ﷺ کے خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ

3200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ، وَسَيَاْتِي مَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَابْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ اِلٰى جَنْبِهِ

❀❀ سماک حنفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے اور عنقریب وہ شخص آجائے گا جو اس سے منع کرے گا (راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی تھی اس وقت جب آپ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تھے

3201 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

3200– إسناده قوى. سماك الحنفى: هو سماك بن الوليد. قال الحافظ فى "التقريب": ليس به بأس، روى له البخارى فى "الأدب المفرد"، ومسلم فى "صحيحه" وأصحاب السنن. والحديث فى "مسند على بن الجعد". "1556" وأخرجه الطيالسى "1867"، وأحمد "2/45" و"46" و"82"، والطحاوى "1/391"، والبيهقى "2/328" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9066" من طريق مسعر عن سماك، به.

الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْبَيْتِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر دوستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ سَمِعَ اسْتِعْمَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا مِنْ بِلَالٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کے بارے میں سنا تھا جو ہم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا تھا

3202 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَاَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ مِنْ دَاخِلٍ، فَلَمَّا خَرَجُوا سَاَلْتُ بِلَالًا، قُلْتُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: رَاَيْتُهُ صَلّٰى عَلٰى وَجْهِهِ حِيْنَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ لُمْتُ نَفْسِىْ اَنْ لَا اَكُوْنَ سَاَلْتُهُ كَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان حضرات نے داخل ہونے والوں کے لئے دروازہ بند کر دیا جب یہ حضرات باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر تشریف لانے کے بعد سامنے کی طرف رخ کر کے دائیں طرف موجود دوستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

3201- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1598" في الحج: باب إغلاق البيت، ومسلم "1329" "393" و"394" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها، والنسائي 2/33"-"34 في المساجد: باب الصلاة في الكعبة، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" "5/387"، والدارمي "2/53"، والطحاوي 1/389"-"390، والبيهقي 2/327"-"328 من طرق عن الليث بن سعد، عن ابن شهاب، عن سالم بهٰذا الإسناد.

3202- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عمر بن عبد الواحد، فقد روى له النسائي وأبو داوٗد وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه ابن ماجه "3063" في المناسك: باب دخول الكعبة، من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي "1/390" من طريق دحيم بن اليتيم، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عن نافع، عن ابن عمر.

(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) پھر میں نے اپنے آپ کو یہ ملامت کی میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیوں نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ بَيْنَ عَمُودَيْنِ اِنَّمَا كَانَتْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں جن دوستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی وہ نماز آگے والے دوستونوں کے درمیان ادا کی تھی

3203 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَاَجَافُوا الْبَابَ عَلَيْهِمْ طَوِيلًا، ثُمَّ فُتِحَ، فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا، فَقُلْتُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، فَنَسِيتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے ان حضرات نے دروازے کو کافی دیر بند رکھا پھر اسے کھول دیا گیا' تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا میری ملاقات حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سامنے والے دوستونوں کے درمیان۔

(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ میں ان سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِيَامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاتِهِ فِي الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْاَعْمِدَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی صفت کا تذکرہ جو (قیام) آپ نے ستونوں کے درمیان خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرتے ہوئے کیا تھا

3204 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

3203– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبدة بن سليمان: هو الكلابي أبو محمد الكوفي وأخرجه مسلم "1329" "391" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها، من طرق عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/33" و"55"، وأبو داوُد "5025" في الحج: باب الصلاة في الكعبة، من طرق عن عبيد الله بن عمر، به.

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَعَهُ، فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَاَلْتُ بِلَالًا، حِينَ خَرَجَ، اَيْنَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَّسَارِهِ، وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَّمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَائَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو ان حضرات نے دروازے کو بند کر دیا وہ اندر ٹھہرے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو اپنے بائیں طرف رکھا اور دو ستونوں کو اپنے دائیں طرف رکھا اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کی طرف رکھا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ان دنوں خانہ کعبہ کے اندر چھ ستون ہوتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ، اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ نَافِعٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ نافع کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی ہے

3205 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ

3204- إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "الموطأ" "1/398" في الحج: باب الصلاة في البيت وقصر الصلاة وتجيل الخطبة بعرفة. ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي "1/68"، والبخاري "505" في الصلاة: باب الصلاة بين السواري في غير جماعة، وأبو داوُد "2023" في الحج: باب الصلاة في الكعبة، والنسائي "2/63" في القبلة: باب مقدار الدنو من السترة، والطحاوي "1/389"، والبيهقي 2/326"-"327 و"327"، البغوي ."447"

3205- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد: من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . أبو الشعثاء : هو سُليم بن أسود بن حنظلة المحاربي الكوفي. وأخرجه الطحاوي "1/390" من طريق أحمد بن إشكاب، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9071" من طريق إِسْرَائِيلَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، به. وأخرجه عبد الرزاق "9064"، وأحمد "2/3"، والبخاري "468" في الصلاة: باب الأبواب والغلق للكعبة والمساجد، و "504" باب الصلاة بين السواري في غير جماعة، و"506" باب رقم "97"، و"1599" في الحج: باب الصلاة في الكعبة، و"2988" في الجهاد: باب الردف على الحمار، و"4289" في المغازي: باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من أعلى مكة، و "4400" باب حجة الوداع، ومسلم "1329" "389" و"390" و"392"، والدارمي "2/53"، والطحاوي "1/390"، والبيهقي "2/327" من طرق عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "9063" و"9065"، والبخاري "397" في الصلاة: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) البقرة: من الآية "125"، و"1167" في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، والترمذي "874" في الحج: باب ما جاء في الصلاة في الكعبة، والنسائي "5/217" و"218" في الحج: باب موضع الصلاة في البيت، والطحاوي "1/390"،

عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، دَاخِلَ الْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ صَلّٰى اَرْبَعًا، فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هَاهُنَا، اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ، وَاُسَامَةِ بْنِ زَيْدٍ، لِاَنَّهُمَا كَانَا مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَمَرَّةً اَدَّى الْخَبَرَ عَنْ بِلَالٍ، وَمَرَّةً اُخْرٰى عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' یہاں تک کہ جب وہ دوستونوں کے درمیان پہنچے' تو انہوں نے چار رکعات ادا کیں میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا جب انہوں نے نماز ادا کر لی' تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: یہاں۔ مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے یہ بات بتائی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہاں) نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنی ہے کیونکہ خانہ کعبہ میں یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے تو ایک مرتبہ انہوں نے یہ روایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دی اور دوسری مرتبہ یہ روایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کر دی تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ الَّذِي بَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ حَيْثُ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْكَعْبَةِ

(جگہ کی) اس مقدار کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے درمیان تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی

3206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

3206– إسناده صحيح. عبد الله بن محمد بن إسحاق، روى له أبو داؤد والنسائي وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "1331" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها، من طريق شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/237" و"31"، وابن أبي شيبة "4/61"، والطحاوي "1/389"، والطبراني في "الكبير" "11339" من طرق عن همام، به.

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مِقْدَارُ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ کے درمیان تین بالشت کا فاصلہ ہوتا تھا۔

ذِكْرُ نَفْيِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَاةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی نفی کا تذکرہ

3207 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ، فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ وَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اس میں چھ ستون تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ستون کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِنَفْيِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس فعل کی نفی کی صراحت کرتی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے

3208 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ: يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَصَلَّى عِنْدَ الْبَابِ، وَقَالَ: هَاهُنَا قِبْلَةٌ فَصَلِّهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هٰذَانِ خَبَرَانِ قَدْ عَوَّلَ أَئِمَّتُنَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَرِضْوَانُهُ

3207- إسناده صحيح على شرط مسلم.

3208- موسى بن محمج بن حيان: ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: ربما خالف، وقال ابن أبي حاتم: ترك أبو زرعة حديثه، ولم يقرأه، وان قد أخرجه قديمًا في فوائده، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "9056"، ومن طريقه النسائي 5/220"-"221 في المناسك: باب موضع الصلاة من الكعبة، وأخرجه مسلم "1330" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها، والبيهقي "2/328" من طريق محمد بن بكر كلاهما عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "398" في الصلاة: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) البقرة: من الآية "125" ومن طريقه البغوي "448" عن عبد الرزاق، عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس.

عَلَى الْكَلَامِ فِيهِمَا عَلَى النَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ، وَزَعَمُوا اَنَّ بِلَالًا، اَثْبَتَ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، يَنْفِيهَا، وَالْحَكَمُ الْمُثْبِتُ لِلشَّيْءِ اَبَدًا، لَا لِمَنْ يَّنْفِيهِ، وَهٰذَا شَيْءٌ يَلْزَمُنَا فِي قِصَّةِ اُحُدٍ فِي نَفْيِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، الصَّلَاةَ عَلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ، وَغَسْلَهُمْ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَالْاَشْبَهُ عِنْدِي فِي الْفَصْلِ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ بِاَنْ يُجْعَلَا فِي فِعْلَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ، فَيُقَالُ: اِنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَصَلّٰى فِيهَا عَلٰى مَا رَوَاهُ اَصْحَابُ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ بِلَالٍ، وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْفَتْحِ، كَذٰلِكَ قَالَهُ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَيُجْعَلُ نَفْيُ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا، حَتّٰى يَكُونَ فِعْلَانِ فِي حَالَتَيْنِ مُتَبَايِنَتَيْنِ، لِاَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَفَى الصَّلَاةَ فِي الْكَعْبَةِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَعَمَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَ اَبُو الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ، وَزَعَمَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَاِذَا حُمِلَ الْخَبَرَانِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فِي الْمَوْضِعَيْنِ الْمُتَبَايِنَيْنِ بَطَلَ التَّضَادُّ بَيْنَهُمَا، وَصَحَّ اسْتِعْمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے تم لوگوں کو (خانہ کعبہ کا) طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے تمہیں اس کے اندر داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا' تو عطاء نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کے اندر جانے سے منع نہیں کرتے تھے تاہم میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تمام گوشوں میں دعا مانگی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر نماز ادا نہیں کی تھی' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دروازے کے قریب نماز ادا کر کے یہ ارشاد فرمایا: قبلہ اس طرف ہے تم اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ان دونوں روایات کی ہماری آئمہ نے یہ تاویل بیان کی ہے کہ ان دونوں میں مذکور کلام کو نفی اور اثبات پر محمول کیا جائے گا ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے اندر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا ذکر کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی نفی کی ہے' تو کسی چیز کو ثابت کرنے کا حکم اسے بدل دیتا ہے' جو اس کی نفی کر رہا ہو۔ اور واقعہ اُحد میں یہ چیز ہم پر لازم ہوتی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے غزوہ احد کی نماز جنازہ ادا کرنے اور اس دن میں ان حضرات کو غسل دینے کی نفی کی ہے اور میرے نزدیک زیادہ مناسب یہ ہے: ان دونوں روایات میں فصل کیا جائے کہ ان دونوں میں مذکورہ فعل کو دو مختلف صورتوں پر محمول کیا جائے اور یہ بات کہی جائے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تھا۔ اور خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے۔ تو آپ نے اس میں نماز ادا کی تھی۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگردوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور یہ فتح مکہ کے دن کی بات ہے۔ جس کا ذکر حسان بن عطیہ نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی

نبی اکرم ﷺ کے نماز ادا کرنے کی نفی کو اس صورت حال پر محمول کیا جائے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں اس بارے میں بتایا ہے جبکہ ابوشعثاء نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی اور وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں اس بارے میں بتایا تھا۔ سو جب اس روایت کو اس صورتحال پر محمول کیا جائے گا جس کا ذکر ہم نے کیا ہے' جو دو مختلف موقعوں کی بات ہے' تو اس صورت میں ان کے درمیان تضاد ختم ہو جائے گا اور ان میں سے ہر ایک کو مخصوص صورتحال پر محمول کیا جا سکے گا۔



كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب: زکوۃ کا بیان

بَابُ جَمْعِ الْمَالِ مِنْ حِلِّهٖ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ

باب: حلال طور پر مال اکٹھا کرنا اور اس سے متعلق (دیگر مسائل)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُوعِيَ الْمَرْءُ بَعْضَ مَالِهٖ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُوعِي عَلٰى مَنْ جَمَعَ مَالَهٗ فَاَوْعٰى

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنے کچھ مال کو باندھ کر رکھے کیونکہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کو روک کر دیتا ہے جو اپنے مال کو جمع کرتا ہے اور اسے روک کر رکھتا ہے

3209 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ،

(متن حدیث): عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَتْ اِذَا اَنْفَقَتْ شَيْئًا تُحْصِي، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

❁❁ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: وہ جب کوئی چیز خرچ کرتی تھیں تو اس کی گنتی کیا کرتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم گنتی کیے بغیر خرچ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر عطا کرے گا اور تم (رقم کی تھیلی کا) منہ بند نہ رکھا کرو ورنہ

3209- إسناده صحيح على شرط الشيخين، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير عبيد بن إسماعيل، فمن رجال البخاري وأخرجه أحمد 6/345و 346و 354، والبخاري "1433" في الزكاة: باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها، و "2591" في الهبة: باب هبة المرأة لغير زوجها، ومسلم "1029" في الزكاة: باب الحث على الإنفاق و كراهة الإحصاء، والنسائي 5/73- 74 في الزكاة: باب الإحصاء في الصدقة، وفي عشرة النساء، كما في " التحفة" 11/242، والطبراني في "الكبير" 24/ "337" و "338" و "339"، والبيهقي 4/186- 187، والبغوي "1655" من طريق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "1436" من طريق ابن أبي مليكة، عن عباد بن عبد الله ابن الزبير، عن أسماء . وأخرجه عبد الرزاق "20056" من طريق ابن أبي مليكة أن أسماء بنت أبي بكر ... فذكر نحوه. وانظر "3346".

اللہ تعالیٰ بھی تمہیں دیتے ہوئے (رقم کی تھیلی کا) منہ بند کرلے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ الَّذِي يَجْمَعُ الْمَالَ مِنْ حِلِّهِ إِذَا قَامَ بِحُقُوقِهِ فِيهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ حلال طور پر مال اکٹھا کرے جبکہ وہ اس مال کے بارے میں حقوق کو ادا کرتا رہے

3210 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَمْرُو نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ مَعَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَسَمِعَهُ مِنْ أَبِي الْقَيْسِ بَدَلَ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرٍو فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عمرو! سب سے اچھا مال وہ نیک مال ہے جو نیک آدمی کے پاس ہو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): علی بن رباح نامی راوی نے یہ روایت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت ابوقیس کے حوالے سے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ جَمْعِ الْمَالِ مِنْ حِلِّهِ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ مِنْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ حلال طور پر مال کو جمع کرنا مباح ہے جب (آدمی) اس مال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرے

3211 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ

3210- إسناده قوى على شرط مسلم وأخرجه أحمد 4/197 من طريق عبد الرحمٰن، و 202 من طريق وكيع، والبخارى فى "الأدب المفرد "299""، والحاكم 2/2 من طريق عبد الله بن زيد المقرء، والحاكم 2/236 من طريق عبد الله بن صالح، والقضاعى "1315"، والبغوى "2495" من طريق سعيد بن عبد الرحمٰن الجمحى، خمستهم عن موسى بن عُلى، عن أبيه . وقال الحاكم فى الموضع الأول: صحيح على شرط مسلم، وفى الثانى: صحيح على شرطهما، ووافقه الذهبى فى الموضعين.

3211- إسناده قوى . وهو مكرر ما قبله، وهو فى " مسند أبى يعلى " 1/343 قوله " أزعب لك من المال زعبة" قال الأصمعى: أى: أعطيك دفعة من المال، والزعب: هو الدفع، يقال: جاء نا سيل يزعب زعبًا، أى: يتدافع . وقد تصحف فى الأصل إلى "أرغب " بالراء المهملة والغين المعجمة، والتصويب من " مسند أبى يعلى"، وانظر "شرح السنة" وكتب غريب الحديث.

مُوسَى بْنِ عَلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَمْرُو اشْدُدْ عَلَيْكَ سِلاحَكَ وَثِيَابَكَ، قَالَ: فَفَعَلْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يَتَوَضَّأُ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَصَعَّدَ فِيَّ النَّظَرَ وَصَوَّبَهُ، قَالَ: يَا عَمْرُو اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَبْعَثَكَ وَجْهًا، فَيُسَلِّمَكَ اللهُ وَيُغْنِمَكَ، وَاَزْعَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ زَعْبَةً صَالِحَةً، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ اُسْلِمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ اِنَّمَا اَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ وَالْكَيْنُونَةِ مَعَكَ، قَالَ: يَا عَمْرُو نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ مَعَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عمرو! تم اپنے ہتھیار اور کپڑوں کو اپنے اوپر باندھ لو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور میرا نیچے سے لے کر اوپر تک جائزہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! میں تمہیں ایک مہم پر روانہ کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے اور تمہیں مال غنیمت عطا کرے اور میں تمہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دوں گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے مال کی دلچسپی کی خاطر اسلام قبول نہیں کیا میں نے' تو جہاد میں حصہ لینے کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہنے کے لئے اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! وہ مال بہت اچھا ہے' جو پاک ہو اور نیک آدمی کے پاس ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ، اَنَّ جَمْعَ الْمَالِ مِنْ حِلِّهِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حلال طور پر مال کو جمع کرنا بھی جائز نہیں ہے

3212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتِ الذَّهَبُ، قَالَتْ: قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي، قَالَ: فَاْتِينِي بِهَا - وَهِيَ بَيْنَ السَّبْعَةِ وَالْخَمْسَةِ - فَجِئْتُ فَوَضَعْتُهَا فِي كَفِّهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِاللهِ لَوْ لَقِيَ اللهَ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ، اَنْفِقِيهَا

3212– إسناده حسن. محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي– حسن الحديث، روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وباقي السند على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/49 و 182، والبغوي "1658" من طرق عن محمد بن عمرو، به . وأخرجه أحمد 6/86 عن علي بن عياش، حدثنا محمد بن مطرف أبو غسان، حدثنا أبو حازم "هو سلمة بن دينار"، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عائشة ... وهٰذا سند صحيح على شرط البخاري، علي بن عياش خرج له البخاري فقط، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأورده الهيثمي في " المجمع" 10/239– 240، وقال: رواه احمد بأسانيد، ورجال أحدها رجال الصحيح.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اس سونے کا کیا ہوا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے کر آؤ' وہ سات یا پانچ (اوقیہ) تھا میں اسے لے کر آئی میں نے اسے نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی پر رکھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: محمد کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا گمان ہوگا اگر وہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ یہ (سونا) اس کے پاس ہو تم اسے خرچ کر دو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِي سَلَمَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ابوسلمہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3213 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَوْ رَاَيْتُمَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَرَضٍ لَهُ وَكَانَتْ لَهُ عِنْدِي سِتَّةُ دَنَانِيرَ اَوْ سَبْعَةٌ، قَالَتْ: فَاَمَرَنِي اَنْ اُفَرِّقَهَا، فَشَغَلَنِي وَجَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عَافَاهُ اللّٰهُ، قَالَتْ: ثُمَّ سَاَلَنِي عَنْهَا، فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ قَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ، قَالَتْ: فَدَعَا بِهَا فَوَضَعَهَا فِي كَفِّهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عِنْدَهُ؟

❀❀ ابوامامہ بن سہل بیان کرتے ہیں: میں اور عروہ بن زبیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: کاش تم اس دن اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھتے جب آپ ﷺ بیمار تھے اس وقت نبی اکرم ﷺ کے چھ یا شاید سات دینار میرے پاس موجود تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی کہ میں انہیں خرچ کر دوں' لیکن نبی اکرم ﷺ کی بیماری کی وجہ سے میں ایسا نہ کر سکی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طبیعت بہتر کی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا: تو میں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! آپ ﷺ کی بیماری کی وجہ سے میں انہیں خرچ نہیں کر سکی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں منگوایا اور انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نبی کا کیا گمان ہوگا اگر وہ ایسی حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ یہ اس کے پاس ہو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

3213- موسى بن جبير روى عنه جمع، وذكره المؤلف في " الثقات " 7/ 451، وقال: يخطئ ويخالف، وقال الحافظ في " التقريب ": مستور، ووثقه الذهبي في "الكاشف." وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وهو بمعنى ما قبله.

3214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِي اَنَّ اُحُدًا لِي ذَهَبًا يَاْتِي عَلَيَّ ثَلَاثٌ، وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ غَيْرَ شَيْءٍ اَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر تین دن گزرنے کے بعد ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس ہو ماسوائے اس کے جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کے رکھا ہو"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الشَّرَائِطِ الَّتِي إِذَا اَخَذَ الْمَرْءُ الْمَالَ بِهَا بُورِكَ لَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو ان شرائط کے بارے میں ہے جب آدمی ان شرائط کے ہمراہ مال کو حاصل کرتا ہے تو اس کے لیے (اس مال میں) برکت رکھی جاتی ہے

3215 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَعْطَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنَّا وَحَسَنِ طُعْمَةٍ مِنْهُ، مِنْ غَيْرِ شَرَهِ نَفْسٍ، بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ اَعْطَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنَّا، وَحَسَنِ طُعْمَةٍ مِنْهُ، وَاِشْرَافِ نَفْسٍ، كَانَ غَيْرَ مُبَارَكٍ لَهُ فِيهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے ہم اس میں سے جو چیز اپنی

3214- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن زياد: هو القرشي الجمحي. وأخرجه أحمد 2/467، ومسلم "991" في الزكاة: باب تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة، من طرق عن محمد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/530 عن علي بن حفص، أخبرنا ورقاء، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "2389" و "6445" من طريق يونس، عن ابن شهاب، عن عُبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن أبي هريرة رفعه " لو كان لي مثل أحد ذهبًا، لسرني أن لا تمر عليَّ ثلاث ليال عندي منه شيء، إلا شيئًا أرصده لدين." وأخرجه البخاري " 7228" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن ماجه "4231" في الزهد: باب في المكثرين، عن يعقوب بن حميد، عن عبد العزيز بن محمد، عن أبي سهيل بن مالك، عن أبيه، عن أبي هريرة. قال البوصيري في "الزوائد" ورقة 261: هذا إسنادٌ حسن، يعقوب بن حميد مختلف فيه، وأبو سهيل: اسمه نافع بن مالك بن أبي عامر الأصبحي عم الإمام مالك بن أنس وفي الباب عن أبي ذر، وسيأتي.

3215- إسناده ضعيف، شريك- وهو بن عبد الله النخعي القاضي- سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. إسحاق الأزرق: هو إسحاق بن يوسف، قال العجلي: وهو أروى الناس عن شريك، لأنه سمع منه قديمًا. وأخرجه أحمد 6/68 من طريق الأسود بن عامر، عن شريك، بهذا الإسناد. وقول الهيثمي في "المجمع" 3/100: رجاله رجال الصحيح، فيه نظر، لأن شريكًا لم يخرج له مسلم إلا في المتابعات. وفي الباب عن حكيم بن حزام، وسيأتي برقم "3220" و "3402".

خوشی کے ساتھ اور لینے والے کے لالچ کے بغیر اسے دیں جس میں اس کے نفس کی برائی نہ ہو تو اس چیز میں اس شخص کے لئے برکت رکھی جائے گی اور جسے ہم اپنی خوشی کے بغیر اسے دیں اور اس میں اس کا لالچ بھی شامل ہو تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَخْرَجَ حَقَّ اللّٰهِ مِنْ مَالِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُتَطَوِّعًا بِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کو نکال دیتا ہے تو اب اس پر اس کے علاوہ کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر وہ نفلی طور پر (کچھ دینا چاہے تو یہ جائز ہے)

3216 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ دَرَّاجٌ اَبُو السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ فِيْهِ، وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ فِيْهِ اَجْرٌ، وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو' تو تم نے اپنے ذمے لازم فرض کو ادا کر دیا اور جو شخص حرام طور پر مال کو جمع کرتا ہے اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے اسے اس کا اجر نہیں ملتا' البتہ اس کا وبال اس کے ذمے ہوتا تھا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3216– إسناده حسن، دراج أبو السمح صدوق، وباقي السند رجاله رجال الصحيح، ابن حجيرة: هو عبد الرحمٰن بن حجيرة. وأخرجه الحاكم 1/390، والبيهقي 4/84، من طريق ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرج القسم الأول منه الترمذي "618" في الزكاة: باب ماجاء إذا أديت الزكاة فقد قضيت ما عليك، والبغوي "1591" من طريق ابن وهب، به. وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن غريب. وأخرجه كذلك ابن ماجه "1788" في الزكاة: باب ما أدى زكاته ليس بكنز، من طريق موسى بن أعين، عن عمرو بن الحارث، به.

(متن حدیث): نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ، اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ، وَمِنْ خَلْفِهٖ وَبَيْنَ يَدَيْهِ، وَيَحْثِي بِثَوْبِهٖ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(دنیا میں آنے کے حساب سے) ہم آخر والے ہیں' لیکن قیامت کے دن پہلے والے ہوں گے (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت والے لوگ (آخرت میں اجر و ثواب کے اعتبار سے) کم حیثیت کے مالک ہوں گے' ماسوائے اس شخص کے' جو اپنے دائیں طرف اپنے بائیں طرف اپنے پیچھے اپنے آگے اس طرح اور اس طرح کہے اور اپنے کپڑے کو پھیلائے (یعنی اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَرْءُ عَبْدَ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دینار اور درہم کا بندہ بن جائے

3218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الْقَطِيْفَةِ، وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ، اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ، وَاِنْ مُنِعَ سَخِطَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، چادر کا بندہ، قمیض کا بندہ برباد ہو جائے کہ اگر اسے کچھ دیا جائے' تو وہ راضی رہتا ہے اور اگر نہ دیا جائے' تو ناراض ہو جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُبَّ الْمَرْءِ الْمَالَ وَالْعُمُرَ مُرَكَّبٌ فِي الْبَشَرِ عَصَمَنَا اللّٰهُ مِنْ حُبِّهِمَا، اِلَّا لِمَا يُقَرِّبُنَا اِلَيْهِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا مال سے محبت رکھنا اور عمر سے محبت رکھنا

3217- رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو إسحاق: هو السبيعي عمرو بن عبد الله بن عبيد، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نَضْلَة. وأورده السيوطي في " الجامع الكبير" 2/851 وعزاه لابن النجار.

3218- إسناده قوي. الحسن بن حماد: صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح. أبو حصين: هو عثمان بن عاصم، وأبو صالح: هو ذكوان السمان .وأخرجه البخاري "2886" في الجهاد: باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، و "6435" في الرقاق: باب ما تبقى من فتنة المال، وابن ماجه "4135" في الزهد: باب المكثرين، والبيهقي 10/245، والبغوي "4059" من طرق عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري"2887"، والبيهقي 9/159 و 10/245 من طريق عمرو بن مرزوق، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

انسان کی فطرت کا حصہ ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں کی محبت سے بچا کر رکھے' ماسوائے اس کے کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ بنیں

3219 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَلْبُ ابْنِ آدَمَ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُوْلِ الْعُمُرِ وَالْمَالِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کا دل دو چیزوں کی محبت میں ہمیشہ جوان رہتا ہے لمبی زندگی اور مال۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الْاَمْوَالَ حُلْوَةً خَضِرَةً لِاَوْلَادِ آدَمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کے لیے اموال کو میٹھا اور سرسبز بنایا ہے

3220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، حَدَّثَاهُ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَاَلْتُ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا، قَالَ عُرْوَةُ، وَسَعِيْدٌ: فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْ

3219– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وفليح بن سليمان لا يرتقى حديثه إلى الصحة، لكنه قد توبع عليه. وأخرجه أحمد 2/335 و 338و 339 من طريق فليح بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/358 و 394 و443 و 447، ومسلم "1046" في الزكاة: باب كراهة الحرص على الدنيا، والحاكم 4/328، والبيهقي 3/368، من طرق عَنْ اَبِيْ الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه البخاري "6420" في الرقاق: باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر، ومسلم "1046" "114" من طريقين عن يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ . وأخرجه أحمد 2/501، والبغوي "4088" من طريقين عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة . وأخرجه البغوي "4089" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/379 و380، والترمذي "2338" في الزهد: باب ماجاء في قلب الشيخ شاب على حب اثنتين، عن قتيبة، عن الليث، عن ابن عجلان، عن القعقاع بن حكيم، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح وأخرجه ابن ماجه "4233" في الزهد: باب الأمل والحرص، من طريق العلاء ابن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وصححه البوصيري في " الزوائد" ورقة.1/268

حَكِيمًا فَيُعْطِيهِ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى، ثُمَّ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِ فَيَأْبَى، فَيَقُولُ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قُسِمَ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى يَأْخُذُهُ، قَالَ: فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ

✿✿ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم بن حزام یہ مال مزیدار اور سرسبز ہے جو شخص مزاج کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص لالچ کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں مرتے دم تک کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

عروہ اور سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں کچھ ادائیگی کرنا چاہی تو انہوں نے وہ لینے سے انکار کر دیا پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں کچھ دینا چاہا تو انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ میں حکیم بن حزام کے بارے میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان کا حق ان کے سامنے رکھا تھا جو مال غنیمت میں سے ان کا حصہ بنتا ہے تو انہوں نے اسے لینے

3220- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ حرملةَ، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 5/101- 102 في الزكاة: باب مسألة الرجل في أمر لا بد منه، والطبراني "3083" من طريق عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20041"، والبخاريُّ "1472" في الزكاة: باب الاستعفاف عن المسألة، و"2750" في الوصايا: باب تأويل قوله تعالى: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ) (النساء: من الآية11)، و"3143" في فرض الخمس: باب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس، و"6441" في الرقاق: باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ هٰذَا المال خَضِرَةٌ حُلْوَة"، والنسائي 5/101 في الزكاة: باب مسألة الرجل في أمر لا بد منه، وفي الرقاق كما في "التحفة" 3/75، والترمذي "2463" في الزهد: باب رقم "29"، والدارمي 1/388، والطبراني "3078" و "3080" و "3081" و "3082" و "3083"، والبيهقي 4/196، والبغوي "1619" من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه أحمد 3/403 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، به. وانظر "3402" و "3406". قوله "فمن أخذه بسخاوة نفسٍ"، يريد: من غير حرصٍ وشرهٍ، ولا يُمْسِكُهُ ضنًّا به، ولكن يُنفقه ويتصدّق به. قوله: "من أخذه بإشراف نفسٍ" إشرافُ النفس: تطلعها إلى المال، وتعرُّضها له، وطمعها فيه. قوله: "لا أرزأ أحدًا" أي: لا أنقص من ماله بالطلب منه. وقال الحافظ في "الفتح" 3/336: وإنما امتنع حكيم من أخذ العطاء مع أنه حقُّه، لأنه خشي أن يقبل من أحد شيئًا، فيعتاد الأخذ، فتتجاوز به نفسه إلى مالا يريده، ففطمها عن ذلك، وترك ما يُريبُه، وإنما أشهدَ عليه عمرُ، لأنه أراد أن لا ينسبَهُ أحد لم يعرف بالطن الأمر إلى منع حكيم من حقه. قوله "واليد العليا خير من اليد السفلى" العليا: المنفقة، والسفلى: هي السائلة، وقيل: هي المتعففة.

سے انکار کردیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ کے (وصالِ ظاہری کے بعد) حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے مرتے دم تک کسی سے کچھ نہیں مانگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حِفْظِ نَفْسِهِ عَنِ الدُّنْيَا وَآفَاتِهَا عِنْدَ انْبِسَاطِهِ فِي الْأَمْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو دنیا اور اس کی آفات سے محفوظ رکھے جب اس کے پاس مال زیادہ ہو جائے

3221 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ سَيُخْلِفُكُمْ فِيْهَا لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ كَانَتِ النِّسَاءَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں رکھا ہے، تاکہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم لوگ کیا عمل کرتے ہو، تو تم لوگ دنیا سے بچو اور خواتین سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ (خواتین کی وجہ سے ہوا تھا)''

ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهِ مِنَ التَّكَاثُرِ فِي الْاَمْوَالِ وَالتَّعَمُّدِ فِي الْاَفْعَالِ

3221– إسناد صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة– واسمه المنذربن مالك بن قُطعة– فمن رجال مسلم. بندار: هو محمد بن بشار، ومحمد: هو ابن جعفر الهذلي. وأخرجه مسلم "2742" في الرقاق: باب أكثر أهل الجنة الفقراء، والنسائي في عشرة النساء كما في "التحفة3/463" عن ابندار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/22، ومسلم من طريق محمد بن جعفر، به. وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" "1142" من طريق عثمان بن عمر، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/22، والترمذي "2191" في الفتن: باب ما جاء ما أخبر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامه، وابن ماجه "4000"في الفتن: باب فتنة النساء، وأبو يعلى "1101"، والقضاعي "1141" من طريق علي بن زيد، عن أبي نضرة، به. وأخرجه أحمد 3/46 من طريق المستمر بن الريان الإيادي، عن أبي نضرة، به. وأخرجه أحمد 3/48من طريق الحسن، عن أبي سعيد.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے حوالے سے اس اندیشے کا شکار رہنا کہ وہ اموال کی کثرت اور جان بوجھ کر کیے جانے والے افعال (کی آزمائش میں مبتلا ہو جائیں گے)

3222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَخْشَى عَلَيْكُمْ بَعْدِى الْفَقْرَ، وَلٰكِنِّيْ اَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ، وَمَا اَخْشَى عَلَيْكُمُ الْخَطَاَ، وَلٰكِنِّيْ اَخْشَى عَلَيْكُمُ الْعَمْدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں (مال و دولت کی) کثرت کا اندیشہ ہے اور مجھے تمہارے بارے میں (غلطی سے کیے جانے والے گناہوں) کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے جان بوجھ کر کیے (جانے والے گناہوں) کا اندیشہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَالَ قَدْ يَكُوْنُ فِيْهِ فِتْنَةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات مال میں اس امت کی آزمائش ہوتی ہے

3223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ الْبُرُلُّسِيُّ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ، وَاِنَّ فِتْنَةَ اُمَّتِي الْمَالُ

3222– إسناد حسن، خالد بن حيان: صدوق يخطء وقدتوبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/308، والحاكم 2/534 من طريق محمد بن بكر البرساني، وأحمد 2/539 من طريق كثير بن هشام، كلاهما عن جعفر بن برقان، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي، وهو كما قالا. قال الهيثمي في "المجمع" 3/121 و10/236 وقد نسبه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح. وزاد نسبته السيوطي في "الجامع الصغير" إلى البيهقي في "شعب الإيمان."

3223– إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح. معاوية بن صالح: هو ابن حُدير الحضرمي الحِمصي. وأخرجه أحمد 4/160، والترمذي "2336" في الزهد: باب ماجاء أن فتنة هذه الأمة المال، من طريق الحسن بن سوار، عن الليث، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه النسائي في الرقائق كما في "التحفة" 8/309 من طريق عمرو بن منصور، عن آدم، به. وأخرجه الطبراني "404"/19، والحاكم 4/318، والقضاعي "1022" و "1023" من طريقين عن معاوية بن صالح، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري في "التأريخ الكبير 7/220" من طريق حجاج بن محمد، عن الليث، به. وله شاهد لا خيرَ فيه من حديث عبد الله بن أبي أوفى عند القضاعي "1024"، فإن في سنده فائد بن عبد الرحمن الكوفي، وهو متروك اتهموه.

❁❁ حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر امت کی ایک آزمائش ہوتی ہے میری امت کی آزمائش مال ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ التَّنَافُسَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ مِمَّا كَانَ يَتَخَوَّفُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس فانی دنیا کی طرف راغب ہو جانا ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے حوالے سے اندیشہ تھا

3224 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اٰخِرُ مَا خَطَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ، وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ، وَلٰكِنِّيْ اُرِيْتُ اَنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَاَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو آخری خطبہ دیا تھا اس میں یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے شہدائے احد کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا:

''بے شک میں تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہارا گواہ ہوں گا اور میں اس وقت بھی اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم لوگ میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے یہ بات دکھائی گئی ہے

3224- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحي فإن من رجال مسلم =. وأخرجه أحمد 4/149، والبخاري "1344" في الجنائز: باب الصلاة على الشهيد، و، "3596" في المناقب: باب علامات النبوة، و "6426 في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ومسلم "2296" في الفضائل: باب إثبات الحوض، وأبو داوٗد "3223"في الجنائز: باب الميت يصلى على قبره بعد حين، والنسائي 4/61-62في الجنائز: باب الصلاة على الشهداء، والحاكم 1/366، والبيهقي 4/14، والبغوي "3823"، والطبراني 17/ "767" من طريق الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وأخرجه أحمد 4/154، والبخاري "4042" في المغازي: باب غزوة أحد، وأبو داوٗد "3224"، والبيهقي 4/14 من طريق حيوة بن شريح، عن يزيد، به. وأخرجه أبو يعلى "1748"، والطبراني 17/ "768"، والبغوي "3822" من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، به . وإسناد البغوي صحيح، لأن راويه عن ابن لهيعة عنده عبد الله بن المبارك، وقد حدث عنه قبل اختراق كتبه. وأخرجه الطبراني 17/ "769" من طريق يحيى بن أيوب، و/17 "770" من طريق زيد بن أبي أنيسة، كلاهما عن يزيد بن أبي حبيب، به.

کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطاء کردی گئی ہیں' تو مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے"۔

ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ زِيْنَةَ الدُّنْيَا وَزَهْرَتَهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے بارے میں دنیا کی زیب وزینت آرائش وزیبائش کے حوالے سے اندیشے کا شکار ہونے کا تذکرہ

3225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْ زِيْنَةِ الدُّنْيَا وَزَهْرَتِهَا، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهٗ: مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، وَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ، وَرَاَيْنَا اَنَّهٗ حَمِدَهٗ، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي بِالشَّرِّ، وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ حَبَطًا، اَلَمْ تَرَ اِلَى آكِلَةِ الْخَضِرِ، اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ رَتَعَتْ، وَاِنَّ الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ اِنْ وَصَلَ الرَّحِمَ، وَاَنْفَقَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَثَلُ الَّذِيْ يَاْخُذُهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی زیب وزینت، آرائش وزیبائش کو ظاہر کردے گا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے اس شخص سے کہا گیا: کیا وجہ ہے کہ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

3225- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وهو في "مسند أبي يعلى " ."1242" وأخرجه أحمد 3/91، والنسائي 5/90 في الزكاة: باب الصدقة على اليتيم، ومسلم "1052" "123" في الزكاة: باب تخوف ما يخرج من زهرة الدنيا، من طريق إسماعيل بن عُلية، والبخاري "921" في الجمعة: باب يستقبل الإمام القوم، و "1465" في الزكاة: باب الصدقة على اليتامى، من طريق معاذ بن فضالة، كلاهما عن هشام الدستوائي، به. د وأخرجه الطيالسي "2180" عن هشام، به . وأخرجه عبد الرزاق "20028" عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، به. وأخرجه البخاري "6427" في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ومسلم "1052" "122"، والبغوي "405" من طريق مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، به وأخرجه أحمد 3/21 من طريق يزيد بن هارون، عن هشام، به. الرحضاء: هو عَرَقٌ يَغْسِلُ الجلد لكثرته، ويكون في أثر الحمى.

تمہارے ساتھ بات نہیں کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسینے کو پونچھا اور دریافت کیا: سوال کرنے والا کون شخص ہے' جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی برائی کو نہیں لے کر آئے گی' لیکن بہار میں جو چیز اُگتی ہے وہ کسی کو مار دیتی ہے اور کسی کو موٹا تازہ کر دیتی ہے۔

کیا تم نے دیکھا نہیں سبزہ کھانے والا جانور کھاتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ پھول جاتا ہے' تو وہ دھوپ میں آ جاتا ہے وہاں لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے پھر چلتا ہے' بے شک مال میٹھا اور سرسبز ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی ہے' اگر مسلمان صلہ رحمی سے کام لے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو شخص ناحق طور پر اسے حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور یہ (مال) قیامت کے دن اس شخص کے خلاف گواہ ہوگا۔

3226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زُهْرَةِ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ ؟، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ، وَلٰكِنْ هُوَ اَنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا، اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ، وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ، فَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِحَقِّهٖ يُبَارَكُ لَهٗ، وَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی آرائش وزیبائش تمہارے سامنے ظاہر کر دے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی لے کر آئے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لیے خاموش رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے اس شخص نے عرض کی: میں نے یہ گزارش کی ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بھلائی صرف برائی کو لے کر آتی ہے' لیکن اس کی مثال اسی طرح ہے' جس طرح بہار کا موسم (زیادہ کھانے والے جانور) کو مار دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے' البتہ سبزہ کھانے والے جانور کا معاملہ مختلف ہے' یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے' وہ دھوپ میں آ جاتا ہے' تو وہاں وہ لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے پھر چرتا ہے واپس آتا ہے' تو جو شخص مال کو اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرتا ہے' تو اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص مال کو ناحق طور پر حاصل کرتا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔

3226- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "1052" "121"، وبن ماجه "3995" في الفتن: باب فتنة المال، من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/7، والحميدي "740" عن سفيان، عن محمد بن عجلان، عن عياض بن عبد الله. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَالِ الَّذِي يَأْخُذُهُ الْمَرْءُ بِحَقِّهِ

مال کی اس صفت کا تذکرہ جسے آدمی اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرتا ہے

3227 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: اِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زُهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، فَلُمْنَا الرَّجُلَ حِيْنَ يُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُهُ، فَلَمَّا جُلِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَعَلَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَيْنَ السَّائِلُ؟، فَكَاَنَّهُ قَدْ حَمِدَهُ، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي بِالشَّرِّ، وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا، اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا هِيَ امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ، فَاَعْطٰى مِنْهُ الْيَتِيْمَ وَالْمِسْكِيْنَ وَالسَّائِلَ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ مجھے اس بات کا ہے کہ تمہارے سامنے دنیا کی چمک اور زیب و زینت کو کھول دیا جائے گا' تو ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی' تو ہم نے اس شخص کو ملامت کی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی تھی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے پسینے کو پونچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے' تو گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی تعریف کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بھلائی برائی کو نہیں لے کر آتی' لیکن موسم بہار جو کچھ اگاتا ہے وہ کسی کو مار دیتا ہے اور کسی کو ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے' البتہ سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے وہ کھاتا ہے' یہاں تک کہ اس کا پیٹ پھول جاتا ہے' تو وہ دھوپ میں آجاتا ہے وہاں وہ لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے' تو یہ مال مسلمان کا بہترین ساتھی ہے' لیکن اس شخص کا جو اسے حق کے ساتھ حاصل کرے اور اس میں سے یتیم' مسکین اور مانگنے والے کو دے اور جو شخص اسے ناحق طور پر حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور یہ (مال) قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ ہوگا۔

3227- إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجالهما، وقد صرح الوليد - وهو ابن مسلم - بالتحديث. وهو مكرر الحديث "3225".

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِرْصِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

باب: (مال کی) حرص اور اس سے متعلق دیگر امور کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَانَبَةِ الْحِرْصِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ إِذْ هُمَا مُفْسِدَانِ لِدِينِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ مال اور شرف کے لالچ سے بچ کر رہے کیونکہ یہ دونوں اس کے دین کو خراب کر دیتے ہیں

3228 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الرَّجُلِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ

✿✿ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو بھوکے بھیڑیوں کو اگر بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیا جائے' تو وہ اسے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا مال اور شرف کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ كُلَّمَا كَانَ سِنُّهُ اَكْبَرَ كَانَ حِرْصُهُ عَلَى الدُّنْيَا اَكْثَرَ اِلَّا مَنْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ

3228- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين عير مجاهد بن موسى فمن رجال مسلم. ابن كعب بن مالك لم يسم، فيحتمل أن يكون عبد الله أو عبد الرحمٰن، وكلاهما ثقة من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الله بن المبارك في "الزهد" "181" زيادات نعيم بن حماد، ومن طريقه أحمد 3/460، والترمذي "2376" في الزهد: باب رقم "43"، والطبراني في " الكبير" "189"/19، والبغوي "4045" عن زكريا بن أبي زائدة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/456عن علي بن بحر، حدثنا عيسى بن يونس، وابن أبي شيبة 13/241 عن عبد اللّٰه بن نمير، كلاهما عن زكريا بن أبي زائدة، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وللحافظ ابن رجب الحنبلي رسالة نفيسة في شرح هٰذا الحديث، وهي مدرجة في "مجموعة الرسائل المنيرية"، وقد أفردت بالطبع.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کی عمر جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے دنیا کا لالچ اتنا ہی زیادہ ہوتا جاتا ہے' ماسوائے ان لوگوں کے' جنہیں اللہ تعالیٰ اس چیز سے محفوظ رکھے

3229 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، وَسَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ فِيْهِ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ *

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے' لیکن اس کے اندر دو چیزیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں مال کا لالچ (اور لمبی) عمر کا لالچ۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا رَكَّبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ ذَوِى الْاَسْنَانِ مِنْ كَثْرَةِ الْحِرْصِ عَلٰى هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا کے بارے میں بکثرت حرص میں اللہ تعالیٰ عمر رسیدہ افراد کو کس طرح مبتلا کرتا ہے

3230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: عَلٰى حُبِّ الْحَيَاةِ، وَحُبِّ الْمَالِ،

قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: وَاَنَا وَاحِدٌ مِنْهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3229- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو وضاح اليشكري. وهو في "مسند أبي يعلى" برقم "2857". وأخرجه أحمد 3/ 192و256، ومسلم "1047" في الزكاة: باب كراهة الحرص على الدنيا، والترمذي "2455" في صفة القيامة: باب 22، وابن ماجه "4234" في الزهد، باب الأمل والأجل، والقضاعي في "مسند الشهاب" "598"، والمؤلف في "روضة العقلاء" ص 129 والبغوي "4087" من طريق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2005"، والبخاري "6421" في الرقاق: باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في الغمر، ومسلم "1047" وأبو يعلى "2979"و"3010". من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 3/115 و 119و169و275، ومسلم "1047"، وابن المبارك في "الزهد "256""، وأبو يعلى "3268"، والبيهقي 3/368 من طريق شعبة، كلاهما عن قتادة، به.

3230- إسناده حسن. ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس الأودي. وأخرجه أحمد 2/501، والبغوي "4088" من طريقين عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريج الحديث برقم "3219".

''بڑی عمر کے شخص کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے زندگی کی محبت میں اور مال کی محبت میں۔''

ابن عرفہ نامی راوی کہتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں سے ایک ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا رَكَّبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اَوْلَادِ آدَمَ مِنَ الْحِرْصِ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا، وَاِنْ كَانَتْ قَذِرَةً زَائِلَةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم میں اس دنیا کی حرص کیسے رکھی ہے اگرچہ یہ دنیا گندی اور زائل ہونے والی ہے

3231 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادِيْ مَالٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُهٗ، وَلَا يَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر کسی آدمی کو مال سے بھری ہوئی وادی مل جائے' تو اس کی یہ خواہش ہوگی کہ اسے اتنی ہی اور مل جائے انسان کا پیٹ صرف مٹی بھرتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ النَّخْلِ حُكْمُ الْمَالِ فِيْ هٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ صفت جو ہم نے ذکر کی ہے اس کے بارے میں کھجور کا حکم بھی مال کے حکم کی مانند ہے

3232 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3231- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعطاء : هو ابن أبي رباح. وهو في "مسند أبي يعلى" "2573" وأخرجه أبو الشيخ في "الأمثال" "77" عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1049" في الزكاة: باب لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثا، عن أبي خيثمة، به . وأخرجه أحمد 1/370، والبخاري "6436" و"6437" في الرقاق: باب ما يتقى من فتنة المال، والطبراني "11423"، والبيهقي 3/368، والبغوي "4090" من طرق عن ابن جريج، به.

3232- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن فضيل: هو محمد، وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وأخرجه البزار "3636" عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد، ولفظه عنده "لو أن لابن آدم وادي نخل لطلب مثله، ولا يملأ جوف ابن دم إلا التراب "، ثم قال: لا نعلمه يروى بهذا اللفظ إلا بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "1899" عن أبي خيثمة، عن جرير، عن الأعمش، به . وقال الهيثمي في "الجمع" 10/243: رجال أبي يعلى والبزار رجال الصحيح.

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ نَخْلٍ لَابْتَغَى اِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر آدمی کے پاس کھجوروں کے باغ کی دو وادیاں ہوں' تو وہ تیسری کا طلبگار رہوگا آدمی کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

3233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ نَخْلٍ لَتَمَنّٰى اِلَيْهِ مِثْلَهُ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ

لَمْ يُحَدِّثْ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ شُعَيْبٍ اِلَّا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، تَفَرَّدَ الْاَعْمَشُ بِقَوْلِهٖ مِنْ نَخْلٍ، قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر آدمی کے پاس کھجوروں کے باغات کی ایک وادی ہو' تو وہ اس کی مانند اور کی آرزو کرے گا آدمی کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے۔''

احمد بن ابوشعیب کے حوالے سے صرف عمر بن سعید نے یہ روایت نقل کی ہے اور روایت کے الفاظ میں کھجوروں کے باغ کو نقل کرنے میں اعمش نامی راوی منفرد ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ اَنَّ اَوْلَادَ آدَمَ اِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ حُكْمُهُمْ فِیْ مَا وَصَفْنَاهُ فِیْ سَائِرِ الْاَمْوَالِ كَحُكْمِهِمْ فِی النَّخْلِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اس بارے میں تمام اولاد آدم کا حکم

تمام اموال کے بارے میں اسی طرح ہے جس طرح کھجور کے بارے میں ان کا حکم ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے' ماسوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ بچا کر رکھے

3234 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدِ بن مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

3233– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح.

3234– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث، فانتفت شبهة بدليسهما. وأخرجه أحمد 3/340 و 341 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، به. وانظر ما قبله.

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مَالًا لَاُحِبَّ اَنَّ لَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر آدمی کے پاس مال کی ایک وادی ہو تو وہ اس بات کا آرزومند ہوگا کہ اس کی مانند اسے اور مل جائے آدمی کے نفس کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اُوتِيَ الْوَادِيَ مِنَ الذَّهَبِ كَانَ حُكْمُهُ فِيهِ حُكْمَ مَنْ وَصَفْنَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کو سونے کی ایک وادی دے دی جائے اس بارے میں اس کا حکم بھی وہی ہے جو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں

3235 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَادٍ اٰخَرُ، وَلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ، وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو' تو وہ اس بات کا آرزومند ہوگا کہ اسے ایک اور وادی بھی مل جائے اس کے منہ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْمَرْءِ فِيمَا وَصَفْنَا، وَاِنْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ حُكْمُ وَادٍ وَّاحِدٍ فِي الِاسْتِزَادَةِ عَلَيْهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اس بارے میں آدمی کا حکم وہی ہے کہ

اگر اس کے پاس دو وادیاں ہوں تو پھر بھی اس کا حکم وہی ہوگا جو ایک وادی کا ہوتا ہے کہ وہ اس میں مزید کا طلبگار رہوگا

3236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ الْاَحْوَلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

3235– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" "1048" "117" في الزكاة: باب لو أن لابن آدم واديين لابتغى ثالثا، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/168 و236 و247، والبخاري "6439" في الرقاق: باب ما يتقى من فتنة المال، والترمذي "2337" في الزهد: باب ما جاء "لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى ثالثا"، من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه عبد الرزاق "196249" عن معمر، وأحمد 3/192 عن بهز وعفان، ثلاثتهم عن أبان بن يزيد، عن أنس.

قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر آدمی کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں، تو وہ تیسری کے حصول کا خواہش مند ہوگا آدمی کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا الثَّالِثَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کے حصول کی خواہش کرے گا''

3237 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ مَرَّةً وَإِلَى رِجْلَيْهِ أُخْرَى لِمَا يَرَى بِهِ مِنَ الْبُؤْسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: كَمْ مَالُكَ، قَالَ: أَرْبَعُونَ مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا الثَّالِثَ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ، قَالَ: فَقَالَ لِي عُمَرُ: مَا تَقُولُ؟، قَالَ: قُلْتُ: هٰكَذَا أَقْرَأَنِيهَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: فَقُمْ بِنَا إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: مَا يَقُولُ هٰذَا؟، قَالَ أُبَيٌّ: هٰكَذَا أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3236- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عاصم بن النضر فمن رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي "2196"، وأحمد 3/122 و176 و272، والدارمي 2/318- 319، ومسلم "1048"، وأبو يعلى "2951" و"3143" و"3181" و"3266" و "3267" من طرق عن شعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/243، ومسلم "1048"، وأبو يعلى "2849" و "2858"، وأبو الشيخ في "الأمثال" "78" من طرق عن أبي عوانة، عن قتادة، به. أخرجه أحمد 3/237، وأبو يعلى "3063" من طريق علي بن مسعدة وشيبان، كلاهما عن قتادة، به. 3237- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن الأصم فمن رجال مسلم. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير الكوفي، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان الكوفي. وأخرجه أحمد 5/117 عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/117 عن محمد بن بشر العبدي، حدثنا مسعر، عن مصعب ابن شيبة، عن أبي حبيب بن يعلى بن أمية، عن ابن عباس، به. وسنده ضعيف. وأخرجه الطبراني 542" " من طريق الحسين بن واقد، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابن عباس، به مختصرا. وأخرجه بنحوه الطيالسي "539"، وأحمد 5/131 و132، والترمذي " 3793" في المناقب: باب مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت، وأبي، و "3898" باب: من فضائل أبي بن كعب، من طريق شعبة، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حبيش، عن ابي بن كعب. وصحح إسناده الحاكم 2/224 ووافقه الذهبي! وقال الترمذي: وأخرجه أبو الشيخ "79" من طريق ثابت، عن عاصم بن بهدلة، به. وانظر "الفتح" 11/257- 258.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کچھ مانگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اس کے سر کی طرف دیکھا اور دوسری مرتبہ اس کے پاؤں کی طرف دیکھا یعنی اس کی خستہ حالی کو ملاحظہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پاس کتنا مال ہے اس نے جواب دیا: چالیس اونٹ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے' اگر آدمی کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں' تو وہ ان کے ساتھ تیسری کا آرزومند ہوگا آدمی کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم کیا کہتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح میرے سامنے بیان کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے ساتھ اٹھ کر اس کی طرف چلو۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور دریافت کیا: اس نے کیا بیان کیا ہے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے بتایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے اسی طرح ارشاد فرمایا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْجِدِّ فِيْ طَلَبِ رِزْقِهِ بِمَا لَا يَحِلُّ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ناجائز رزق کے حصول کے لیے کوشش نہ کرے

3238 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْت، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ بِنَسَا، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُزَنِيُّ بِجُرْجَانَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ بِصُغْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰى بْنِ اَبِي حَنْظَلَةَ بِصَيْدَا، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ، فِيْ اٰخَرِيْنَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ

سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''رزق بندے کو اسی طرح تلاش کرتا ہے' جس طرح موت اسے تلاش کرتی ہے۔''

3238– حديث قوي، رجاله ثقات وإسناده جيد، فقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث عند البزار وأبي نعيم . ابن جابر: هو عبد الرحمٰن بن يزيد الشامي الداراني . وهو في "روضة العقلاء " للمصنف ص 154 عن محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "264"، والقضاعي في "مسنده" "241" عن هشام بن خالد، بة . وأخرجه البزار "1254" من طريق إبراهيم بن الجنيد، وأبو نعيم في "الحلية" 6/86من طريق الحسن بن سفيان، كلاهما عن هشام بن خالد، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِبْطَاءِ الْمَرْءِ رِزْقَهُ مَعَ تَرْكِ الْإِجْمَالِ فِي طَلَبِهِ

رزق کی طلب میں اجمال کو ترک کرنے کے ہمراہ آدمی کے رزق سے تاخیر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

3239 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، فَاِنَّهُ لَنْ يَمُوْتَ الْعَبْدُ حَتّٰى يَبْلُغَهُ اٰخِرُ رِزْقٍ هُوَ لَهُ، فَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ: اَخْذِ الْحَلَالِ، وَتَرْكِ الْحَرَامِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رزق کی طرف جلد بازی نہ کرو کیونکہ بندہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کے نصیب کا آخری رزق اس تک نہیں پہنچ جاتا اور اس کی طلب میں اس چیز کا خیال رکھو کہ حلال حاصل کرو اور حرام کو چھوڑ دو۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِالْإِجْمَالِ فِي الطَّلَبِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے طلب میں اجمال کا حکم دیا گیا ہے

3240 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ سَائِلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا تَمْرَةٌ عَائِرَةٌ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا لَوْ لَمْ تَاْتِهَا لَاَتَتْكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک سائل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں ایک کھجور پڑی

3239- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 2/4، والبيهقي 5/264-265 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 3/156-157 من طريق وهب بن جرير، عن شعبة، عن محمد بن المنكدر، به. وأخرجه ابن ماجه "2144" في التجارات: باب الاقتصاد في المعيشة، والبيهقي 5/265 من طريقين عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جابر رفعه بلفظ "أيها الناس اتقوا الله وأجملوا في الطلب، فإن نفسًا لن تموت حتى تستوفي رزقها وإن أبطأ عنها، فاتقوا الله وأجملوا في الطلب، خذوا ما حل، ودعوا ما حرم."

3240- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه المصنف في "روضة العقلا" ص155 عن أبي خليفة، حدثنا محمد بن كثير، أنبأنا سفيان الثوري، عن أبي قيس "هو عبد الرحمن بن ثروان الأودي"، عن هزيل بن شرحبيل قال: جاء سائل ... وهذا مرسل، قال الحافظ العراقي في تخريج "الإحياء 4/257" بعد أن نسبه إلى المؤلف في "روضة العقلاء": ووصله الطبراني عن هزيل عن ابن عمر، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه أبو نعيم في "أخبار أصبهان" 1/160 من طريق سفيان الثوري، عن أبي قيس الأودي، عن هزيل، عن عبد الله بن مسعود ...

ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے وہ اسے عطا کر دی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے حاصل کر لو اگر تم اس کے پاس نہ آتے' تو وہ تمہارے پاس آ جاتی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اسْتِبْطَاءِ رِزْقِهِ مَعَ اِجْمَالِ الطَّلَبِ لَهُ بِتَرْكِ الْحَرَامِ وَالْاِقْبَالِ عَلَى الْحَلَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ رزق میں کوتاہی کو ترک کرتے ہوئے اس کی طلب میں اجمال رکھے اور حرام کو ترک کرے اور حلال کی طرف متوجہ ہو

3241 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُوْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، فَاِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَبْدٌ يَمُوْتُ حَتّٰى يَبْلُغَهُ اٰخِرُ رِزْقٍ هُوَ لَهُ، فَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ فِي الْحَلَالِ، وَتَرْكِ الْحَرَامِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رزق کی طرف جلدی نہ کرو' کیونکہ بندہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کے نصیب کا آخری رزق بھی اس تک نہیں پہنچ جاتا اور حلال کو طلب کرو اور حرام کو ترک کر دو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّنَافُسِ عَلٰى طَلَبِ رِزْقِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ رزق کی طلب کرتے ہوئے راغب ہونے (یا لالچ کرنے) کو ترک کرے

3242 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ، وَسَوَاءً، ابْنَيْ خَالِدٍ، يَقُوْلَانِ:

3241– إسناده صحيح، وهو مكرر "3239".

3242– سلام بن شرحبيل هو أبو شرحبيل، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف، ولم يَرو عنه غير الأعمش، وباقي رجاله ثقات. وحبة وسواء من بني أسد بن خريمة، وقيل: من بني عامر بن ربيعة بن عامر بن صعصعة، وقيل: من خزاعة، لهما صحبة، عدادُهما في أهل الكوفة. وأخرجه أحمد 3/469 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/469، وابن ماجه "4165" في الزهد: باب التوكل واليقين، من طريق أبي معاوية، والبخاري في "الأدب المفرد" "453"، والطبراني "3479" من طريق جرير بن حازم كلاهما عن الأعمش، به.

(متن حدیث): اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلًا يَبْنِي بِنَاءً، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانَا، فَقَالَ: لَا تَنَافَسَا فِي الرِّزْقِ مَا هُزَّتْ رُءُوْسُكُمَا، فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تَلِدُهُ اُمُّهُ وَهُوَ اَحْمَرُ لَيْسَ عَلَيْهِ قِشْرٌ، ثُمَّ يُعْطِيهِ اللّٰهُ وَيَرْزُقُهُ

حبہ بن خالد اور سواء بن خالد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ اس وقت کوئی تعمیر کر رہے تھے جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ہمیں بلوایا اور فرمایا: تم رزق کی طرف اس طرح سے مائل نہ ہو جانا کہ اس کے نتیجے میں تمہارے سر گھوم جائیں (یا جب تک تمہارا سر گھومتا ہے یعنی جب تک تم زندہ ہو تم مکمل طور پر رزق کی طرف ہی متوجہ نہ رہنا) کیونکہ جب انسان کو اس کی ماں جنم دیتی ہے تو وہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس کے اوپر کھال بھی نہیں ہوتی پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے اور اسے رزق دیتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت اس حدیث کے برخلاف ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3243 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا اِلَّا فِي هٰذَا التُّرَابِ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَعْنَى هٰذَا الْخَبَرِ: لَا يُؤْجَرُ اِذَا اَنْفَقَ فِي التُّرَابِ فَضْلًا عَمَّا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ مِنَ الْبِنَاءِ.

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا ماسوائے اس کے جو اس مٹی میں ہو (یعنی جو تعمیرات وغیرہ کی جائے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کا مطلب یہ ہے: جب کوئی شخص مٹی میں وہ چیز خرچ کرے جو اس کی بنیادی ضروریات سے اضافی ہو تو اس پر اسے اجر نہیں دیا جائے گا۔

3243- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو ابن خالد بن ى زيد ثقة، وقد تتحرف في الأصل إلى "وهب"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه أحمد 5/109 و110، والحميدي "154"، والبخاري "5672" في المرضى: باب تمني المريض الموت، والطبراني "3632" و"3633" و"3635" من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد، موقوفًا على خباب. وأخرجه الترمذي "2483" في صفة القيامة: باب رقم "40"، وابن ماجه "4163" في الزهد: باب في البناء والخراب، والطبراني "3675" من طرق عن شريك.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُخَلِّفُ الْمَرْءُ بَعْدَهُ مِنْ مَالِهِ

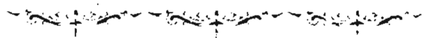
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پیچھے جو مال چھوڑ کر جاتا ہے (وہ لوگوں کو ملتا ہے)

3244 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث): يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي وَاِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثَةٌ: مَا اَكَلَ فَاَفْنَى، اَوْ مَا اَعْطَى فَاَبْقَى، اَوْ لَبِسَ فَاَبْلَى. وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بندہ یہ کہتا ہے یہ میرا مال ہے' حالانکہ اس کے مال سے اس کو تین چیزیں ملتی ہیں وہ چیز جسے وہ کھا کر فنا کر دے اور جسے (اللہ کی راہ میں) دے کر باقی رکھے اور جسے پہن کر پرانا کر دے اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ رخصت ہونے والا ہے' جسے وہ لوگوں کے لیے چھوڑ جائے گا"۔



3244- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "2959" في الزهد، عن سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، عن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والبيهقي 3/368-369 من طريقين عن محمد بن جعفر، عن العلاء. به. وفي الباب عن عبد الله بن الشخير عند مسلم "2958"، والترمذي "2342" و"3354"، والنسائي 6/238، وأحمد 4/24 و26، والطيالسي "1148"، والحاكم 2/534 و 4/322-323، البغوي. "4055"

بَابُ فَضْلِ الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ کی فضیلت

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ آتَى الزَّكَاةَ مَعَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَصِلَتِهِ الرَّحِمَ

ایسے شخص کیلئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جونماز قائم کرنے اور صلہ رحمی کے ہمراہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے

3245 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْبُدِ اللّٰهَ لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا - يَعْنِي النَّاقَةَ -

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، صلہ رحمی کرو اور اب اسے چھوڑ دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ اونٹنی کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ شُعْبَةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَاَبِيهِ جَمِيعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شعبہ نے یہ روایت عثمان بن عبداللہ اور ان کے والد دونوں سے سنی ہے

3246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ

3245– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "3925" عن أبي خليفة، بهذا الإسناد.

3246– إسناده صحيح. حفص بن عمرو الربالي: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/418، والبخاري "5983" في الأدب. باب فضل صلة الرحم، ومسلم "13" في الإيمان: باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، والنسائي 1/234 في الصلاة: باب ثواب من أقام الصلاة من طرق عن بهز، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري عن بهز في الزكاة، باب: وجوب الزكاة، بعد الحديث "1396"، ووصله في الأدب. وأخرجه البخاري "1396" و"5982" من طريقين عن شعبه. به وأخرجه أحمد 5/417. ومسلم "13"، والطبراني "3924" و "3926"، والبغوي "8"

اَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ، اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: مَالَهُ مَالَهُ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَبٌ مَالَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا، قَالَ: كَاَنَّهُ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے لوگوں نے کہا: اس کا مال اس کا مال۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارب مالہ[1] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم نماز قائم کرو، تم زکوٰۃ ادا کرو، تم صلہ رحمی کرو اور اب اسے چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں: گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر سوار تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ آتَى الزَّكَاةَ مَعَ سَائِرِ الْفَرَائِضِ، وَكَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لیے واجب ہو جاتی ہے جو دیگر تمام فرائض کے ہمراہ زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے اور وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے

3247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بْنِ يَحْيَى بْنِ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ التَّمِيمِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ *، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ الْاَغَرُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْبُدُ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

---

[1] اس لفظ سے مراد کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے اس لفظ کے بارے میں تین روایات ہیں ایک یہ کہ یہ جملہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں کی طرح استعمال ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کسی شخص کو کسی معمولی چیز کی ضرورت ہو۔ تیسرا یہ اس کا کیا معاملہ ہے؟

3247– صحيح لغيره رجاله رجال الصحيح. إلا أن فضيل بن سليمان وإن روى له الجماعة. لكن ليس له في البخاري سوى أحاديث توبع عليها، وقال ابوحاتم والنسائي: ليس بالقوى، وقال أبو زرعة: لين الحديث، وقال عباس الدوري عن ابن معين: ليس بثقة. وأخرجه الحاكم 1/23 من طريق أحمد بن النضر بن عبد الوهاب، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، سمع عبيد الله بن سلمان "تحرف في المطبوع إلى: سليمان"، عن أبيه، عن أبي أيوب الانصاري ... فذكره، وزاد في اخرة: فسألوه: ما الكبائر؟ قال: "الإشراك بالله، والفرار من الزحف، وقتل النفس." وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولا أعرف له علة ولم يخرجاه. وتعقبه الذهبي بقوله: عبيد الله عن أبيه سلمان خرج له البخاري فقط. وأخرجه أحمد 5/413 و 413–414. والنسائي 7/88 في تحريم الدم: باب ذكر الكبائر، والطبراني "3885" من طرق عن بقية بن الوليد.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لِسَلْمَانَ الْاَغَرِّ ابْنَانِ: اَحَدُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ، وَالْاٰخَرُ عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَجَمِيعًا حَدَّثَا عَنْ اَبِيهِمَا، وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بندہ بھی اللہ کی عبادت کرتا ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلمان اغر نامی راوی کے دو بیٹے ہیں ان میں سے ایک عبداللہ ہے اور دوسرا عبیداللہ ہے اور ان دونوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' یہاں اس کا راوی عبداللہ ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ النَّقْصِ عَنِ الْمَالِ بِالصَّدَقَةِ مَعَ اِثْبَاتِ نَمَائِهِ بِهَا

صدقہ کرنے کی وجہ سے مال میں کمی ہونے کی نفی کا تذکرہ اور صدقہ کی وجہ سے اس میں اضافے کے اثبات کا تذکرہ

3248 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَلَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَلَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے۔''

ذِكْرُ اسْتِيفَاءِ الْمَرْءِ الثَّوَابَ الْجَزِيلَ فِي الْعُقْبَى بِاِعْطَائِهِ صَدَقَةَ مَاشِيَتِهِ فِي الدُّنْيَا

آدمی کو آخرت میں وہ مکمل ثواب ملنے کا تذکرہ جو دنیا میں اپنے جانوروں کے زکوٰۃ ادا کرنے کے نتیجے میں ملے گا

3248- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "روضة العقلاء" للمؤلف ص 59 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب. بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/396، ومسلم "2588" في البر والصلة: باب استحباب العفو والتواضع، وابن خزيمة "2438"، والبيهقي 4/187و 8/162و 10/235، والبغوي "1633" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/235. و386، و438، والترمذي "2029" في البر والصلة: باب ما جاء في التواضع، والبغوي "1633" من طرق عن العلاء. به. وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/1000 عن العلاء بن عبد الرحمن. من قوله. ثم قال مالك: لا أدري أيرفع هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم أو لا. قال ابن عبد البر في "التمهيد" فيما نقله عنه الزرقاني 4/427-: مثله لا يكون رأيًا، وأسنده عنه جماعة، وهو محفوظ مسند.

3249 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔اس نے عرض کی: جی ہاں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سمندروں کے پرے بھی عمل کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی بھی چیز چھوڑے گا نہیں (یعنی ہر چیز کا تمہیں بدلہ دے گا)۔



3249- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "1452" في الزكاة: باب زكاة الإبل. و "3923" في مناقب الأنصار: باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و "6165" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، ومسلم "1865" في الإمارة: باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام، وأبوداؤد "2477" في الجهاد: باب ما جاء في الهجرة وسكنى البدو، والنسائي 7/143-144 في البيعة: باب شأن الهجرة، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/14و 64، والبخاري "2633" في الهبة: باب فضل المنيحة، و "3923"، ومسلم "1865" من طرق عن الأوزاعي، به. زاد أحمد والبخاري: "هل تمنح منها؟" قال: نعم، قال: "هل تحلبها يوم وردها؟" قال: نعم ...

بَابُ الْوَعِيدِ لِمَانِعِ الزَّكَاةِ

باب زکوٰۃ نہ دینے والے کے لیے وعید کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الشُّحِّ فِى فَرَائِضِ اللّٰهِ، وَالْجُبْنِ فِى قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے فرائض کے بارے میں کنجوسی پر عمل پیرا ہو اور اللہ کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے میں بزدلی کا مظاہرہ کرے

3250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِى يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): شَرُّ مَا فِى الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ، وَجُبْنٌ خَالِعٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی میں سب سے بری چیز وہ کنجوسی ہے' جو غمگین کردے اور وہ بزدلی ہے' جو حواس رخصت کردے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ اجْتِمَاعِ الْاِيمَانِ وَالشُّحِّ عَنْ قَلْبِ الْمُسْلِمِ

مسلمان کے دل میں ایمان اور کنجوسی کے اکٹھے ہونے کی نفی کا تذکرہ

3251 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانَ الْقَطَّانُ، بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِى يَزِيدَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3250– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عبد العزيز بن مروان أخو الخليفة عبد الملك، فمن رجال أبى داوٗد وهو صدوق. المقرء: هو أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد المكى. وأخرجه أحمد 2/320، وأبو داوٗد "2511" فى الجهاد: باب فى الجرأة والجبن، والبخارى فى "التأريخ" 6/8–9، والبيهقى 9/170 من طرق عن المقرء، بهٰذا الإسناد. وقد جوّد الحافظ العراقى إسناده فى "تخريج الإحياء ." وأخرجه ابن أبى شيبة 9/98، وأحمد 2/302، وأبو نعيم فى "الحلية" 9/50 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن مهدى، عن موسى بن عُلى، به.

(متن حدیث): لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ کی راہ میں اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں ایک بندے کے اندر اکٹھے نہیں ہو سکتے اور کنجوسی اور ایمان ایک بندے کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔''

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُمْتَنِعَ عَنْ إِعْطَاءِ الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدَّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنا جس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور (اوراس شخص پر لعنت کرنا) جو دیہاتی ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہو گیا تھا

3252 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): آكِلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدَاهُ إِذَا عَلِمُوا بِهِ، وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ لِلْحُسْنِ،

3251- حديث صحيح لغيره، صفوان بن أبي يزيد، ويقال ابن سليم، ويقال: ابن يزيد، روى عنه جمع وذكره في "الثقات"، والقعقاع بن اللجلاج، يقال: حصين، ويقال: خالد: مجهول لم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 2/342، والبخاري في "الأدب المفرد" "281"، و "التأريخ" 4/307، والنسائي 6/13و 13-14 في الجهاد: باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، والحاكم 2/72، والبيهقي 9/161، والبغوي "2619" من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد . وله طريق أخر يتقوى به أخرجه أحمد 2/340، والنسائي 6/12-13 من طريق الليث، عن محمد بن عجلان، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عن أبي هريرة رفعه، وهذا سند حسن، وصححه الحاكم 2/72 على شرط مسلم ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 5/334 و 9/97، وأحمد 2/256 و 342، وهناد في "الزهد" "467"، والنسائي 6/14 من طريقين عن صفوان بن أبي يزيد، عن اللجلاج، به. وله شاهد من حديث أنس بن مالك رواه بحشل في "تأريخ واسط " ص69 عن محمد بن حرب، حدثنا يحيى بن المتوكل، حدثنا هلال بن أبي هلال، عن أنس بن مالك. وهذا سند حسن في الشواهد. وللقسم الأول من الحديث طريق أخر عن أبي هريرة سيرد عند المؤلف برقم."4588"

3252- حديث صحيح، إسناده ضعيف لضعف الحارث بن عبد الله وهو الأعور، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وله طريق أخر عند ابن خزيمة والحاكم يتقوى بها فيصح . وأخرجه أحمد 1/409 و 430 و 465، والنسائي 8/147 في الزينة: باب الموتشمات، وفي السير كما في "التحفة" 7/18، وأبو يعلى "5241" من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وقال أحمد في الموضع الثاني: قال "أي الأعمش": فذكرته لإبراهيم، فقال: حدثني علقمة، قال عبد الله: آكل الربا وموكله سواء . وهذا سند صحيح. وأخرجه عبد الرزاق "15350" عن معمر، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ ابن مسعود. قلت: وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "2250"، والحاكم 1/387 - 388، وعنه البيهقي 9/19 من طريقين عن يحيى بن عيسى الرملي، عن الأعمش.

وَلَاوِی الصَّدَقَةِ، وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهٖ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کھانے والا، اسے کھلانے والا، اسے لکھنے والا، اس کے دونوں گواہ جب یہ عمل کریں اور جسم گودنے والی عورت اور خوبصورتی کے لیے گودوانے والی عورت اور زکوۃ میں خیانت کرنے والا اور ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہونے والا دیہاتی' یہ سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' قیامت کے دن ملعون ہوں گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ مَالِهٖ فِي الْقِيَامَةِ

جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اسے ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ

3253 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ عَبْدٍ لَهٗ مَالٌ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهٗ اِلَّا جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمٰى عَلَيْهِ صَفَائِحُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، يُكْوٰى بِهَا جَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى جَنَّةٍ وَّاِمَّا اِلَى نَارٍ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ تَسِيْرُ عَلَيْهِ، كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا، حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى جَنَّةٍ وَّاِمَّا اِلَى نَارٍ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ، فَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا، لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ، كُلَّمَا مَضَتْ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا، حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى جَنَّةٍ وَّاِمَّا اِلَى نَارٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی بندے کے پاس مال موجود ہو' جس کی وہ زکوۃ ادا نہ کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لیے (مال کو) جمع کرے گا اور اسے تختیوں کی شکل میں جہنم کی آگ سے گرم کیا جائے گا' جس کے ذریعے اس کی پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا' جس وقت تک اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دیتا جو ایک

3253– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن خزيمة "2253" عن زياد بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "6858"، وأحمد 2/262 و 276 و 383، ومسلم "987" "26" في الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، وأبو داود "1658" و "1659" في الزكاة: باب في حقوق المال، وابن خزيمة "2252"، والبيهقي 4/81 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به . وأخرجه مسلم "987"، والبيهقي 4/119 و 137و 183 و 7/3، والبغوي "1562" من طريق زيد بن أسلم، عن أبي صالح، به . وأخرجه النسائي 5/12–13 في الزكاة: باب الغليظ في حبس الزكاة، من طريق يزيد بن زريع.

ایسے دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی جو تمہاری گنتی کے حساب سے ہیں پھر اس کے بعد وہ شخص اپنا راستہ دیکھ لے گا جو جنت کی طرف جاتا ہوگا یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا اور جو شخص اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اسے اونٹوں کے سامنے کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا وہ اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہوں گے وہ اونٹ اس پر سے گزریں گے جب آخری اس پر سے گزر جائے گا' تو پہلا دوبارہ اس پر آئے گا اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دے گا جو ایسے دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس (50) ہزار سال کے برابر ہوگی پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا جو یا' تو جنت کی طرف جاتا ہوگا یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا بکریوں کا جو بھی مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہوگا اسے ان بکریوں کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا وہ بکریاں پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہوں گی وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی ان میں کوئی بکری ٹیڑھے سینگ والی یا بغیر سینگ کے نہیں ہوگی جب ان میں سے آخری اس پر سے گزر جائے گی' تو پہلے والی واپس اس پر آئے گی اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک اللہ تعالیٰ اس دن میں اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا جس دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھ لے گا جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصَفِ مَا يُعَذَّبُ بِهِ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ لَّمْ يَخْرُجْ حَقَّ اللّٰهِ مِنْ مَالِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس صفت کے بارے میں ہے کہ اس شخص کو قیامت کے دن کیا عذاب دیا جائے گا جو اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا نہیں کرتا

3254 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَاْتِي الْمَالُ الَّذِي لَمْ يُعْطَ الْحَقُّ مِنْهَا، فَتَطَاُ الْإِبِلُ سَيِّدَهَا بِاَخْفَافِهَا، وَيَاْتِي الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فَتَطَاُ صَاحِبَهَا بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا، وَيَاْتِي الْكَنْزُ شُجَاعًا اَقْرَعَ، فَيَلْقَى صَاحِبَهُ فَيَفِرُّ مِنْهُ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُهُ وَيَفِرُّ مِنْهُ، فَيَقُوْلُ: مَا لِي وَمَا لَكَ؟، فَيَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ، فَيَتَلَقَّاهُ صَاحِبُهُ بِيَدِهِ فَيَلْقَمُ يَدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3254- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجه "1786" في الزكاة، باب: ماجاء في منع الزكاة، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، عن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/520، والبخاري "1402" في الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، و "4659" في التفسير: باب تفسير قوله تعالى: (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ...) (التوبة: من الآية34)، والنسائي 6/23-24 في الزكاة: باب مانع زكاة الإبل، من طرق عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هريرة. وأخرجه أحمد 2/316 و 489، والبخاري "6957" من طريقين عن أبي هريرة.

''وہ مال (قیامت کے دن) آئے گا' جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی ہوگی' تو (اس میں سے) اونٹ اپنے آقا کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندے گا، گائے اور بکریاں آئیں گی اپنے مالک کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ذریعے ماریں گی۔ خزانہ ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اپنے مالک کے پیچھے جائے گا وہ مالک اس سے بھاگے گا پھر وہ اس کے سامنے آجائے گا پھر وہ اس سے بھاگے گا' تو وہ کہے گا میرا تمہارا کیا واسطہ ہے' تو وہ خزانہ کہے گا میں تمہارا خزانہ ہوں میں تمہارا خزانہ ہوں پھر اس کا مالک اپنا ہاتھ اس کی طرف کرے گا' تو وہ اس کے ہاتھ کو چبا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الَّذِى تَطَأُ بِهٖ ذَوَاتُ الْاَرْوَاحِ اَرْبَابَهَا فِي الْقِيَامَةِ اِذَا لَمْ يَخْرُجْ حَقَّ اللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ قیامت کے دن جانور اپنے مالکوں کو ماریں گے جب وہ مالک ان میں سے اللہ کا حق یعنی (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا

3255 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متنِ حدیث): مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا خَيْرًا اِلَّا جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَاُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ اِلَّا جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَاُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُكَسَّرٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ اِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاغِرًا فَاهُ، فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ: كَنْزُكَ الَّذِى خَبَّاْتَهُ، فَاِذَا رَاَى اَنْ لَّا بُدَّ لَهُ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِى فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اونٹوں کا جو بھی مالک ان کے بارے میں بھلائی نہیں کرے گا (یعنی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا)' تو وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ (صحت مند ہوکر) آئیں گے اس شخص کو ان کے سامنے ایک کھلے میدان میں بٹھا دیا جائے گا وہ

3255- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخارى مقرونًا. وأخرجه أحمد 3/321 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "6859" و "6866" عن ابن جريج، به. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/321، والدارمى 1/380، ومسلم "988" "27" فى الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، وابن الجارود "335"، والبيهقى 4/183. وأخرجه ابن أبى شيبة 3/213، والدارمى 1/379- 380، ومسلم "988" "28"، والنسائى 5/27 فى الزكاة: باب مانع زكاة البقر، والبيهقى 4/182-183 من طريق عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أبى الزبير، به.

اپنی ٹانگوں اور پاؤں کے ذریعے اسے ماریں گے۔ گائے کا مالک (جوان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا)' تو وہ گائے قیامت کے دن پہلے سے زیادہ (صحت مند ہو کر) آئیں گی اس شخص کو ان کے سامنے ایک کھلے میدان میں بٹھا دیا جائے گا وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی ان میں کوئی ایسی گائے نہیں ہوگی جو بغیر سینگ کے ہو یا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ خزانے کا جو بھی مالک (اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا)' تو وہ خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اپنا منہ کھول کر اس کے پیچھے جائے گا' جب وہ اس کے قریب آئے گا' تو یہ اس سے بھاگے گا' تو اس کا پروردگار اسے پکارے گا: یہ وہ تمہارا خزانہ ہے' جسے تم نے سنبھال کے رکھا ہوا تھا جب وہ شخص یہ دیکھے گا کہ اب وہ اس سے نہیں بچ سکتا تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ کی طرف بڑھائے گا' تو وہ سانپ اس کے ہاتھ کو یوں چبا لے گا' جس طرح اونٹ کوئی چیز چباتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيْرَ وَالْحَقَّ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ خَبَرِ اُرِيْدَ بِهِمَا الزَّكَاةُ الْفَرْضِيَّةُ دُوْنَ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ بھلائی اور وہ حق جس کا ذکر ہم نے اس روایت میں کیا ہے اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے نفلی ادائیگی مراد نہیں ہے

3256 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا اِلَّا مُثِّلَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهُ، تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا، كُلَّمَا ذَهَبَ اُخْرَاهَا رَجَعَ اُوْلَاهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَ النَّاسِ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جو شخص مرتے ہوئے اونٹ یا گائے یا بکریاں چھوڑ جائے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو' تو قیامت کے دن انہیں پہلے سے بڑے اور پہلے سے بھاری بھرکم وجود میں اٹھایا

3256- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 5/157- 158، ومسلم "990" في الزكاة: باب تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة، وابن ماجه "1785" في الزكاة: باب ما جاء في منع الزكاة، والنسائي 5/29 في الزكاة: باب مانع زكاة الغنم، وابن خزيمة "2251"، والبيهقي 4/97 من طريق وكيع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1460" في الزكاة: باب زكاة البقر، ومسلم "990"، والترمذي "617" في الزكاة: باب ما جاء عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في منع الزكاة من التشديد، والدارمي 1/381، من طرق عن الأعمش، به.

جائے گا وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گے اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے جب ان میں سے آخری چلا جائے گا' تو پہلے والا پھر آ جائے گا اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دے گا۔''

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مَنْ خَلَّفَ كَنْزًا فِي الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن ملنے والی سزا کی اس صفت کا تذکرہ جو اس شخص کو ملے گی جو خزانہ چھوڑ کر جائے گا

3257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ كَنْزًا مُثِّلَ لَهُ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَتْبَعُهُ، فَيَقُولُ: مَنْ اَنْتَ؟، فَيَقُولُ: اَنَا كَنْزُكَ الَّذِي خَلَّفْتَ بَعْدَكَ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ يَدَهُ فَيَقْضِمُهَا، ثُمَّ يَتْبَعُهُ سَائِرَ جَسَدِهِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بعد خزانہ چھوڑ کر جائے گا' تو قیامت کے دن اس خزانے کو ایک گنجے سانپ کی شکل دے دی جائے گی' جس کی دو زبیب (اس سے مراد اطراف سے نکلے ہوئے دانت ہیں یا آنکھ کے اوپر موجود دو سیاہ نقطے ہیں) ہوں گی وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا وہ شخص دریافت کرے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہارا وہ خزانہ ہوں جسے تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے تھے پھر وہ خزانہ مسلسل اس کے پیچھے رہے گا' یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھائے گا وہ خزانہ اس کے ہاتھ کو چبا لے گا اور پھر اس کے بعد اس کے پورے وجود کو نگل لے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ خَلَّفَ كَنْزًا يَتَعَوَّذُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص خزانہ چھوڑ کر جائے گا قیامت کے دن وہ اس خزانہ سے پناہ مانگے گا

3258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3257- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير معدان بن أبي طلحة فمن رجال مسلم. وأخرجه أبونعيم في " الحلية" 1/181 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1408"، والحاكم 1/388--389، والبزار "882" من طرق عن يزيد بن زريع. وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، وقال الذهبي: على شرطهما. وقال الهيثمي في "المجمع" 3/64: رواه البزار، وقال: إسناده حسن، قلت: رجاله ثقات.

(متن حدیث): يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ، يَتْبَعُ صَاحِبَهُ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اُصْبُعَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی ایک شخص کا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا وہ اپنے مالک کے پیچھے جائے گا وہ مالک اس سے بچنے کی کوشش کرے گا' لیکن وہ اس کے پیچھے رہے گا' یہاں تک کہ وہ اپنی انگلیاں اس (سانپ) کے منہ میں دیدے گا''

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ الْكَنَّازِينَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

خزانہ اکٹھا کرنے والوں کو جہنم کی آگ میں ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ

ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا اَنَا فِيْ حَلْقَةٍ وَّفِيهَا مَلَاٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ، اَخْشَنُ الثِّيَابِ، اَخْشَنُ الْجَسَدِ، اَخْشَنُ الْوَجْهِ، فَقَامَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: بَشِّرِ الْكَنَّازِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِمْ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ، فَوَضَعُوا رُءُ وسَهُمْ، فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: وَاَدْبَرَ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ، فَقُلْتُ: مَا رَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ، قَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ، اِنَّ خَلِيلِي اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ: فَاَجَبْتُهُ، قَالَ: اَتَرَى اُحُدًا، قَالَ: فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّهُ

3258– إسناده قوى رجاله ثقات غير ابن عجلان، وهو صدوق أخرج له مسلم متابعة والبخارى تعليقًا. أبو صالح: هو ذكوان السمان.وأخرجه النسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 9/444 عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن يعقوب بن عبد الله الأشج، عن القعقاع، بهٰذا الإسناد . وهٰذا سند صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/355، والبخارى "1403" فى الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، و "4565" فى التفسير: باب تفسير قوله تعالى: (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ) (آل عمران: من الآية180) ، والنسائى 5/39 فى الزكاة: باب مانع زكاة ماله، والبيهقى 4/81 من طريق عبد الله بن دينار، عن أبى صالح، به. وأخرجه أحمد 2/279 من طريق عاصم، عن أبى صالح، به.

3259–"إسناده صحيح على شرط البخارى. إسماعيل بن إبراهيم الأسدى، هو ابن علية سمع من الجُريرى سعيد بن إياس قبل اختلاطه، وأبو العلاء : هو يزيد بن عبد الله ابن الشخير. وأخرجه أحمد 5/160، ومسلم "992" فى الزكاة: باب فى الكنازين للأموال والتغليظ عليهم، من طريق إسماعيل بن علية، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخارى "1407" فى الزكاة: باب ما أدّى زكاته فليس بكنز، من طريق عبد الأعلى وعبد الوارث.

يَبْعَثُنِي لِحَاجَةٍ لَهُ، فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي اَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ كُلَّهُ غَيْرَ ثَلَاثَةِ دَنَانِيرَ، ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا، قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلِاِخْوَانِكَ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيهِمْ فِي دِينِي حَتّٰى اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اس میں قریش کے کچھ افراد بھی تھے اسی دوران ایک صاحب وہاں آئے جنہوں نے کھردرے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کا جسم بھی کھردرا تھا چہرہ بھی کھردرا تھا وہ ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور بولے: خزانے جمع کرنے والوں کو انگاروں کی اطلاع دے دو جنہیں ان کے لیے جہنم کی آگ میں بھڑکایا جا رہا ہے اور پھر اسے ان میں سے کسی ایک شخص کے سینے پر رکھا جائے گا' یہاں تک کہ وہ انگارہ اس کے کندھے کی طرف سے نکل جائے گا اور اسے اس شخص کے کندھے پر رکھا جائے گا' تو وہ اس کے سینے سے نکل جائے گا' تو لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے انہیں کوئی جواب دیا ہو پھر وہ صاحب چلے گئے میں ان صاحب کے پیچھے گیا وہ ایک ستون کے پاس جا کے بیٹھ گئے میں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ ان سب لوگوں نے آپ کی اس بات کو ناپسند کیا ہے' جو آپ نے ان سے کہی ہے' تو اس شخص نے کہا: یہ لوگ عقل نہیں رکھتے ہیں میرے خلیل حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے بلوایا اور فرمایا: اے ابوذر میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے احد کو دیکھا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ دھوپ کتنی تیز ہے میرا یہ خیال تھا کہ شاید نبی اکرم ﷺ اپنے کسی کام سے مجھے بھیجنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اس (احد پہاڑ) جتنا سونا ہو اور میں اس سب کو خرچ کر دوں' لیکن تین دینار خرچ نہ کروں (یعنی میں اسے بھی خرچ کر دوں گا)۔

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا) یہ لوگ ہیں کہ یہ دنیا جمع کیے جا رہے ہیں انہیں کسی چیز کی عقل ہی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کا اور آپ کے قریشی بھائیوں کا کیا واسطہ۔ انہوں نے فرمایا: جی نہیں تمہارے پروردگار کی قسم! میں ان لوگوں سے دنیا نہیں مانگوں گا' نہ ہی اپنے دین کے بارے میں ان سے مسئلہ دریافت کروں گا' یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِي ذَرٍّ هٰذَا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے یہ بات انہوں نے اپنی طرف سے بیان نہیں کی ہے

3260 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خُلَيْدٌ الْعَصَرِيُّ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ:

(متن حدیث):بَشِّرِ الْكَنَّازِينَ فِي ظُهُورِهِمْ بِكَيٍّ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ، وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ، ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: اَبُو ذَرٍّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُ قُبَيْلُ؟، قَالَ: مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي هٰذَا الْعَطَاءِ، قَالَ: خُذْهُ فَاِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً، فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِينِكَ فَدَعْهُ

احنف بن قیس کہتے ہیں: میں قریش کے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے انہوں نے فرمایا: خزانے جمع کرنے والوں کو یہ اطلاع دے دو کہ ان کی پشتوں کو اس چیز کے ذریعے داغا جائے گا جوان کے پہلو سے نکل جائے گی اور اس چیز کے ذریعے داغا جائے گا جوان کی گدی کی طرف ڈالی جائے گی' تو سامنے کی طرف سے نکل جائے گی پھر وہ ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا میں نے کہا: ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے آپ کو جو بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا: میں نے صرف وہی بات بیان کی ہے' جو میں نے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے دریافت کیا: پھر آپ اس تنخواہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے حاصل کرلو' کیونکہ اب اس کے ذریعے ضروریات پوری کی جاتی ہیں' لیکن جب یہ تمہارے دین کی قیمت بنے' تو تم اسے چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْعُقُوبَاتِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا هِيَ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مِنْ مَالِهِ دُونَ مَنْ زَكَّاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ سزائیں جن کا ہم نے اس سے پہلے

ذکر کیا ہے یہ اس شخص کو ملیں گی جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے یہ حکم اس کے لیے نہیں ہے جو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے

3261 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَاْتِي الْمَالُ الَّذِي لَا يُعْطَى فِيهِ الْحَقُّ تَطَاُ الْاِبِلُ سَيِّدَهَا بِاَخْفَافِهَا، وَيَاْتِي الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فَتَطَاُ صَاحِبَهَا بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَيَاْتِي الْكَنْزُ شُجَاعًا اَقْرَعَ فَيَلْقَى صَاحِبَهُ. فَيَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُهُ وَيَفِرُّ مِنْهُ، وَيَقُولُ: مَا لِي وَلَكَ؟، فَيَقُولُ: اَنَا كَنْزُكَ، فَيَلْقَمُ يَدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ مال آئے گا' جس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہیں ادا کیا گیا ہوگا اونٹ اپنے مالک کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندے گا۔

3260– "إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الأشهب: هو جعفر بن حيان العطاري. وأخرجه مسلم "992" "35" في الزكاة: باب في الكنازين للأموال والتغليظ عليهم، عن شيبان بن فروخ، بهٰذا الإسناد.

3261– "إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر ."3254"

گائے اور بکریاں آئیں گی اپنے مالک کو اپنے پاؤں کے ذریعے روندیں گی اور سینگوں کے ذریعے ماریں گی۔ خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اپنے مالک کے پیچھے جائے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا وہ پھر اس کے سامنے آ جائے گا: پھر اس سے بھاگے گا اور یہ کہے گا میرا تمہارے ساتھ کیا واسطہ ہے' تو وہ کہے گا میں تمہارا خزانہ ہوں پھر وہ اس کے ہاتھ کو چبا لے گا''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْكَنْزَ الَّذِى يَسْتَوْجِبُ صَاحِبُهُ الْمُكْتَنِزُ الْعُقُوبَةَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِىْ اُخْرَاهُ هُوَ الْمَالُ الَّذِى لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، وَاِنْ كَانَ ظَاهِرًا، دُونَ مَا اَدَّى زَكَاتَهُ وَاِنْ كَانَ مَدْفُونًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ وہ خزانہ جسے اکٹھا کرنے والے شخص کو

اللہ تعالیٰ آخرت میں سزا دے گا اس سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی تھی خواہ وہ مال ظاہر ہو اس سے وہ مال مراد نہیں جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو خواہ وہ مال مدفون ہو

3262 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِىْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتّٰى دَنَا، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟، قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟، قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجد سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی' لیکن وہ کیا کہہ رہا ہے یہ سمجھ نہیں آتا تھا جب وہ قریب ہوا' تو پتہ چلا کہ وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں (فرض ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر (کوئی نماز ادا کرنا) فرض ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں' البتہ اگر تم نوافل ادا کرو (تو یہ بہتر ہیں) راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا (فرض ہے) اس نے دریافت کیا: کیا ان کے علاوہ (کوئی اور روزے بھی) مجھ پر لازم ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں' البتہ اگر تم نفل (روزے رکھو تو یہ بہتر ہیں)۔

3262--"إسناده صحيح على شرطهما. أبو سهيل: هو نافع بن مالك بن أبي عامر الأصبحي. وهو في "الموطأ" 1/175. وهو مكرر الحديث "1724".

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا' تو اس نے دریافت کیا: اس کے علاوہ (کوئی ادائیگی) بھی مجھ پر لازم ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں' البتہ اگر تم نفلی طور پر (صدقہ وخیرات کرو' تو یہ بہتر ہیں) راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور اس میں کوئی کمی بھی نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے سچ کہا' تو یہ کامیاب ہو گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ النَّارَ تَجِبُ لِمَنْ مَاتَ وَقَدْ خَلَّفَ الصَّفْرَاءَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ جہنم اس شخص کے لیے واجب ہو جائے گی جو ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ اپنے پیچھے اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا میں سے زردی (یعنی سونا' یعنی دینار) چھوڑ کر جاتا ہے

3263 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَوَجَدُوا فِي شَمْلَتِهِ دِينَارَيْنِ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَيَّتَانِ

❁❁ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا' تو لوگوں کو ان کی چادر میں دو دینار ملے لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں داغ لگانے والے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُوهِمُ مُسْتَمِعِيهِ: اَنْ لَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَّمُوتَ وَيُخَلِّفُ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لِمَنْ بَعْدَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے سننے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ مسلمان کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ایسی حالت میں انتقال کرے کہ وہ اپنے بعد اس دنیا میں کوئی بھی چیز چھوڑ کر جائے

3263- إسناده حسن. عاصم: هو ابن أبي النجود، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه أحمد 1/457، وأبو يعلى "5037"، والبزار "3652" من طريق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 10/240: وفيه عاصم بن بهدلة وقد وثقه غير واحد، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 1/405 و412 و415 و421، وأبو يعلى "4997" من طرق عن عاصم. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

2

3264 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ، قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: ثَلَاثُ كَيَّاتٍ ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّانِيَةِ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَكَ مِنْ دَيْنٍ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ، قَالُوا: لَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو قَتَادَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ دَيْنُهُ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: تین دینار۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ایسی چیزیں جن سے داغ لگایا جائے گا۔ ایک اور جنازہ آیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نماز جنازہ ادا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ انصار میں سے ایک صاحب جن کا نام حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تھا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے قرض کی ادائیگی میرے ذمے ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ وَ ثَلَاثُ كَيَّاتٍ، اَرَادَ بِهِ اَنَّ الْمُتَوَفَّى كَانَ يَسْاَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا وَتَكَثُّرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

"دومرتبہ داغنا یا تین مرتبہ داغنا" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ مرحوم شخص لوگوں سے لپٹ کر سوال کرتا تھا مال زیادہ کرنے کے لیے (لوگوں سے مانگتا تھا)

3265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

3264– إسناده صحيح على شرط البخاري، فإن مسدَّدًا لم يُخرج له مسلم . وأخرجه الطبراني "6291" عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/50، والنسائي 4/65 في الجنائز: باب الصلاة على من غلّ، من طريق يحيى بن سعيد، به. وأخرجه أحمد 4/47، والبخاري "2289" في الحوالة: باب إذا أحال دين الميت على رجل جاز، و "2295" في الكفالة: باب من تكفّل عن ميت دينًا فليس له أن يرجع، والطبراني "6290"، والبيهقي 6/72 و 75 من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/371، والطبراني "6258" من طريق إياس بن سلمة، عن أبيه سلمة بن الأكوع.

3265– فضيل بن سليمان كثير الخطأ، وباقي السند رجاله ثقات.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى يَحْيَى الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ ذَهَبًا اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْطِنِى، فَاَعْطَاهُ، ثُمَّ قَالَ: زِدْنِى فَزَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ وَلّٰى مُدْبِرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِينِى الرَّجُلُ فَيَسْاَلُنِى فَاُعْطِيهِ، ثُمَّ يَسْاَلُنِى فَاُعْطِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ وَلّٰى مُدْبِرًا وَقَدْ جَعَلَ فِى ثَوْبِهِ نَارًا اِذَا انْقَلَبَ اِلٰى اَهْلِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونا تقسیم کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عطا کر دیا پھر اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزید دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید عطا کیا ایسا تین مرتبہ ہوا پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کر دیتا ہوں وہ پھر مجھ سے مانگتا ہے' تو میں اسے عطا کر دیتا ہوں ایسا تین مرتبہ ہوتا ہے پھر وہ شخص مڑ کر چلا جاتا ہے' حالانکہ اس نے اپنے کپڑے میں آگ ڈالی ہوئی ہوتی ہے' اس وقت جب وہ اپنے گھر واپس جا رہا ہوتا ہے۔

3266- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن المثنى والد محمد، فمن رجال البخارى، وقد اختلف فيه قول ابن معين، فقال مرة: صالح، ومرة: ليس بشىء ، وقواه أبو زرعة وأبو حاتم والعجلى، وأما النسائى، فقال: ليس بالقوى، وقال العقيلى: لا يتابع فى أكثر حديثه. قلت: وقد تابعه على حديثه هٰذا حماد بن سلمة، فرواه عن ثمامة أنه أعطاه كتابًا زعم أن أبا بكر كتبه لأنس وعليه خَاتَمِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بعثه مصدقا.. فذكر الحديث هٰكذا أخرجه أبو داوُد "1567" عن أبى سلمة عنه، وأخرجه أحمد فى "مسنده" 1/11 و12 قال: حدثنا أبو كامل، حدثنا حماد، قال: أخذت هٰذا الكتاب من ثمامة بن عبد الله بن أنس، عن أنس أن أبا بكر ن فذكره ... وقال إسحاق بن راهويه فى "مسنده": اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أخذنا هٰذا الكتاب من ثمامة يحدثه عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... قَالَ الحافظ فى "الفتح" 3/318: فوضح أن حماد سمعه من ثمامة واقرأه الكتاب، فانتفى تعليل من أعله بكونه مكاتبة، وانتفى تعليل من أعله بكون عبد الله بن الدثنى لم يتابع عليه .وأخرجه ابن خريمة "2261" و "2279" و"2281" و "2296" عن محمد بن بشار، ومحمد بن يحيى، ومحمد بن المثنى، ويوسف بن موسى، عن محمد بن عبد الله الأنصارى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1800" فى الزكاة: باب إذا أخذ المصدق سنًا دون سن أو فوق عن محمد بن بشار ومحمد بن يحيى ومحمد بن مرزوق، عن محمد بن عبد الله، به . أخرجه البخارى "1448" فى الزكاة باب العرض فى الزكاة، و "1450" باب لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع، و "1451" باب ما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية، و "1453" باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست عنده، و "1454" باب الزكاة الغنم، و "1455" باب لا تؤخذ فى الصدقة هزمة ولا ذات عوار ولا تيس إلا ما شاء المصدق، و "2487" فى الشركة: باب ما كان من الخليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية فى الصدقة، و "6955" فى الحيل: باب فى الزكاة وأن لا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة، والطحاوى 2/33، وابن الجارود "342"، والبيهقى 4/85، والدارقطنى 2/113- 114، والبغوى "157" من طريق محمد بن عبد الله الأنصارى، به .وأخرجه أحمد 1/11- 12، وأبو داوُد "1567" فى الزكاة: باب فى زكاة السائمة، والنسائى 5/18-23 فى الزكاة: باب زكاة الإبل، و 27-29 باب زكاة الغنم، وأبو يعلى "127"، وأبو بكر المروزى فى "مسند أبى بكر" "70"، والحاكم 1/39- 392 و392، والبيهقى 4/86، والدارقطنى 2/114- 116 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثمامة، به. وهٰذا سند صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى، وقال الدراقطنى: إسناده صحيح،

بَابُ فَرْضِ الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ کی فرضیت

ذِكْرُ تَفْصِيلِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَجِبُ فِي ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

زکوٰۃ کی اس تفصیل کا تذکرہ جو جانوروں کے بارے میں لازم ہوتی ہے

3266 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْبُجَيْرِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، بِبُسْتَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ حِينَ وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ هٰذَا الْكِتَابَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهَا، فِي اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِينَ اِلٰى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّينَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِينَ اِلٰى تِسْعِينَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِينَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِئَةٍ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَاَنَّ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَّدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنَةَ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِي شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَّدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِيهِ الْمُصَّدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ

شَاتَيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ، وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِئَةٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ، فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِنْ زَادَتْ عَلَى الْمِئَتَيْنِ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِئَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِئَةٍ شَاةٌ، وَلَا يَخْرُجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَّدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مَالٌ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِئَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو انہوں نے جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا' تو انہوں نے انہیں یہ خط لکھ کر بھیجا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا وہ حکم نامہ ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دی تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا مسلمانوں میں سے جس کسی سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے' تو وہ ادائیگی کرے گا اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے' تو وہ ادائیگی نہیں کرے گا چوبیس (24) یا اس سے کم اونٹوں میں سے ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد پچیس (25) ہو جائے' تو 35 تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہے' اگر بنت مخاض نہ ہو' تو ایک ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد 36 سے لے کر 45 تک ہو' تو ان میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد 46 سے لے کر 60 تک ہو' تو اس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہے' جسے جفتی کے لئے دیا جا سکے جب اس کی تعداد 61 سے لے کر 75 تک ہو' تو اس میں جزعہ کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد 76 سے لے کر 90 تک ہو' تو اس میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہے جب ان کی تعداد 91 سے لے کر 120 تک ہو' تو اس میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہے جنہیں جفتی کے لئے دیا جا سکے جب ان کی تعداد 120 سے زیادہ ہو جائے' تو ہر 40 میں ایک بنت لبون کی اور ہر 50 میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر زکوٰۃ کے طور پر جزعہ کی ادائیگی لازم ہو اور اس کے پاس جزعہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس حقہ ہو' تو اس سے حقہ وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے ہمراہ دو بکریاں یا بیس (20) درہم دے گا اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر حقہ کی ادائیگی لازم ہو اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس جزعہ ہو اس سے جزعہ وصول کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اسے یا' تو بیس (20) درہم دے گا' یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر حقہ کی ادائیگی لازم ہو' لیکن اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت

لبون ہو تو اس سے بنت لبون کو وصول کیا جائے گا اور وہ شخص دو بکریاں یا بیس (20) درہم دے گا اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوۃ کے طور پر بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ کو وصول کر لیا جائے گا اور زکوۃ وصول کرنے والا اسے بیس (20) درہم یا دو بکریاں دے گا' جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان کی زکوۃ بنت لبون بنتی ہو اس کے پاس بنت لبون نہ ہو تو اس سے بنت مخاض کو قبول کیا جائے گا اور وہ شخص اس کے ہمراہ بیس (20) درہم یا دو بکریاں دے گا' جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس کی زکوۃ ایک بنت مخاض بنتی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون کو قبول کیا جائے گا اور زکوۃ لینے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا' جس شخص کے پاس بنت مخاض نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کے ہمراہ کوئی چیز نہیں لی جائے گی اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں' تو ان میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے) اونٹوں کی تعداد پانچ ہو تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور سائمہ بکریوں میں چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی جب ایک سو بیس (120) سے زیادہ ہوں' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو گی اگر دو سو سے زیادہ ہوں' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر تین سو سے زیادہ بکریاں ہوں' تو ہر ایک سو میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی زکوۃ میں بوڑھے، کانے اور کمزور جانور کو وصول نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر زکوۃ وصول کرنے والا چاہے' تو ایسا کر سکتا ہے اور (زکوۃ سے بچنے کے لئے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا اور جو مال دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو' تو ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی اور جب کسی شخص کی سائمہ بکریاں چالیس سے کم ہوں خواہ ایک بھی کم ہو' تو اس میں زکوۃ لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے) چاندی میں عشر کے چوتھائی حصے (یعنی اڑھائی فیصد) کی ادائیگی بھی لازم ہوگی اگر مال صرف ایک سو نوے ہو' تو اس میں زکوۃ لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر اس کا مالک چاہے' تو ادائیگی کر سکتا ہے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّجْلِبَ الْمُصَّدِّقُ مَاشِيَةَ اَهْلِهَا عَنْ مِيَاهِهِمْ اِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي يُرِيْدُ عِنْدَهُ اَخْذَ الصَّدَقَةِ فِيْهَا مِنْهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ زکوۃ وصول کرنے والا شخص جانوروں کے مالک کے جانور کو پانی کی جگہ سے اس جگہ لے جائے جہاں وہ زکوۃ وصول کرنا چاہتا ہو جو ان جانوروں کی زکوۃ ہے

3267 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جلب، جنب، شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص اچک کر کوئی چیز لیتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا) (التوبة: 103)

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے ''تم ان کے اموال میں سے زکوۃ وصول کرو اور تم اس کے ذریعے انہیں پاک کر دو اور ان کا تزکیہ کر دو''

3268 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَاَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ بِاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ قَوْلِهِ: (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ) (التوبة: 103) اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الْمَالِ، اِذِ اسْمُ الْمَالِ وَاقِعٌ عَلٰى مَا دُونَ الْخَمْسِ مِنَ الذَّوْدِ، وَالْخَمْسِ مِنَ الْاَوَاقِ، وَالْخَمْسِ مِنَ الْاَوْسُقِ، وَقَدْ نَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيجَابَ الصَّدَقَةِ عَنْ مَا دُونَ الَّذِي حَدَّ

3267- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الحسن. وأخرجه أحمد 4/443، والطيالسي "838"، وابن أبي شيبة 4/381، والبيهقي 10/21 من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/439، والنسائي 6/111 في النكاح: باب الشغار، و 6/227- 228 في الخيل: باب الجلب، وأبو داوٗد "2581" في الجهاد: باب ما جاء في الجلب على الخيل في السباق، والترمذي "1123" في النكاح: باب ما جاء في النهي عن نكاح الشغار، من طرق عن حميد، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/429، والنسائي 6/228، والدارقطني 4/303 من طرق عن الحسن، به. وله شاهد من حديث أنس عند النسائي 6/111. "إلا أنه قال بإثرة: هٰذا خطأ فاحش، والصواب حديث بشر، أي: عن حميد عن الحسن عن عمران." وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أبي داوٗد "1591"، وسنده حسن، ولفظه "لا جلب ولا جنب، ولا تؤخذ صدقاتهم إلا في دورهم." وقد تقدم تفسير ما في هٰذا الحديث من الغريب في "3146".

3268- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عُبيد بن حساب فمن رجال مسلم. أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وعمر بن يحيى: هو ابن عمارة بن أبي حسن الأنصاري المازني. وأخرجه ابن خزيمة "2293" و "2298"، والطحاوي 2/35 من طريق عبيد الله ابن عمر، به. وانظر "3264" و "3265" و "3266" و "3270" و "3271". الذود: القطيع من الإبل الثلاث إلى التسع، وقيل: إلى العشر، وقيل: إلى خمس عشرة، وقيل: إلى الثلاثين. الوسق: ستون صاعًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ اوقیہ (سے کم چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ وسق سے کم (اناج میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''تم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ کو وصول کر کے انہیں پاک وصاف کردو'' اس کے ذریعے بعض مال مراد ہے کیونکہ لفظ مال کا اطلاق اس چیز پر بھی ہوتا ہے' جو پانچ اونٹوں سے اور پانچ اوقیہ چاندی سے یا پانچ وسق اناج سے کم ہو لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مخصوص حد سے کم میں زکوٰۃ لازم ہونے کی نفی کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّاْخُذَ فِي الصَّدَقَةِ فَوْقَ السِّنِّ الْوَاجِبِ اِذَا طَابَتْ اَنْفُسُ اَرْبَابِهَا بِهَا

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ زکوٰۃ میں لازم شدہ عمر سے بڑی عمر کے جانور کو وصول کرے جبکہ اس کا مالک اپنی خوشی سے وہ ادا کر رہا ہو

3269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدَقَةِ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ، فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ مِنْ بَلِيٍّ لَهُ ثَلَاثُوْنَ بَعِيْرًا، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ عَلَيْكَ فِيْ اِبِلِكَ هٰذِهِ بِنْتَ مَخَاضٍ، قَالَ: ذَاكَ مَا لَيْسَ فِيْهِ ظَهْرٌ وَلَا لَبَنٌ، وَاِنِّيْ لَاَكْرَهُ اَنْ اُقْرِضَ اللّٰهَ شَرَّ مَالِيْ، فَتَخَيَّرْهُ، فَقَالَ لَهُ اُبَيٌّ: مَا كُنْتُ لِآخُذَ فَوْقَ مَا عَلَيْكَ، وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاْتِهِ، فَاَتَاهُ، فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِاُبَيٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَا عَلَيْكَ فَاِنْ جِئْتَ بِفَوْقِهِ، قَبِلْنَاهُ مِنْكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ نَاقَةٌ عَظِيْمَةٌ سَمِيْنَةٌ فَمَنْ يَّقْبِضُهَا؟، فَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقْبِضُهَا، وَدَعَا لَهُ فِيْ مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ عُمَارَةُ: فَضَرَبَ الدَّهْرُ ضَرْبَةً فَوَلَّانِيْ مَرْوَانُ صَدَقَةَ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ، فَمَرَرْتُ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَصَدَقْتُ مَالَهُ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً، فِيْهَا فَحْلُهَا عَلٰى اَلْفٍ وَّخَمْسِ مِائَةِ

3269- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند غير المصنف. وأخرجه أحمد 5/142، وأبو داؤد "1583" في الزكاة: باب في زكاة السائمة، وابن خزيمة "2277"، والحاكم 1/399 - 400، والبيهقي 4/96 من طريق يعقوب بن إبراهيم عن أبيه، عن ابن إسحاق، بهٰذا الإسناد.

بَعِیرٍ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ: مَا فَحْلُهَا؟، قَالَ: فِی السُّنَّةِ اِذَا بَلَغَ صَدَقَةُ الرَّجُلِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً اُخِذَ مَعَهَا فَحْلُهَا

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلی اور عذرہ قبیلے سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا میرا گزر بلی قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے ہوا جس کے پاس تیس (30) اونٹ تھے میں نے اس سے کہا: تمہارے ان اونٹوں میں تم پر بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اس نے کہا: یہ تو ایک ایسا جانور ہے' جس پر سواری بھی نہیں کی جا سکتی اور یہ دودھ بھی نہیں دیتا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ کو اپنا برا مال پیش کروں تمہیں اس بارے میں اختیار ہے (کہ تم کوئی دوسرا جانور لے لو) حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں تم سے اس سے زیادہ وصولی نہیں کر سکتا جو تم پر لازم ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں تم ان کی خدمت میں چلے جاؤ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے وہی بات کہی جو اس نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے کہی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ چیز ہے' جو تم پر لازم ہے' اگر تم اس سے زیادہ لے آتے ہو' تو ہم اسے تمہاری طرف سے قبول کرلیں گے اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایک موٹی تازی اونٹنی ہے کون اسے قبضے میں لے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی' تو ایک شخص نے اسے قبضے میں لے لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے مال میں اس کے لیے برکت کے لیے دعا کی۔

عمارہ نامی راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ایک طویل عرصہ گزر گیا مروان (جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا) اس نے مجھے بلی اور عذرہ قبیلے سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے میرا گزر اس شخص کے پاس سے ہوا' تو میرے حساب سے اس کے مال کی زکوٰۃ تیس (30) حقے بنتی تھی جس میں ایک نر جانور بھی ہو اور اس کے اونٹوں کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی سے دریافت کیا: نر جانور ہونے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ جب کسی شخص کی زکوٰۃ تیس (30) حقہ تک پہنچ جائے' تو اس کے ہمراہ ایک نر جانور بھی لیا جائے گا۔

ذِکْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ یَّکُوْنَ الْمَرْءُ مُصَدِّقًا لِلْاُمَرَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی حکمرانوں کے لیے زکوٰۃ وصول کرے

3270 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

3270- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أخرجه البزار "898"، والحاكم 1/399 من طريق سعيد بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرج أحمد 5/285، والطبراني "5363"، والبزار "897" من طريقين عن حميد بن هلال، عن سعيد بن المسيب، عن سعد بن عبادة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له: "قم على صدقة بني فلان، وانظر لا تأتي يوم القيامة ببكر تحمله على عاتقك أو كاهلك، له رغاء يوم القيامة"، قال: يارسول الله، اصرفها عني، فصرفها عنه. قال الهيثمي في "المجمع" 3/86: ورجاله ثقات، إلا أن سعيد بن المسيب لم ير سعد بن عبادة.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مُصَدِّقًا، وَقَالَ: اِيَّاكَ يَا سَعْدُ اَنْ تَجِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ، فَقَالَ: لَا اَجِدُهُ وَلَا اَجِيءُ بِهِ، فَاَعْفَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سعد! اس چیز سے بچنے کی کوشش کرنا کہ تم قیامت کے دن ایسا اونٹ ساتھ لے کر آؤ جو آواز نکال رہا ہوا نہوں نے عرض کی: نہ تو میں اسے پاتا ہوں اور نہ ہی میں اسے لے کر آؤں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ذمہ داری نہیں دی۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِيجَابِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمَرْءِ فِي رَقِيقِهِ وَدَوَابِّهِ

آدمی کے غلام اور اس کے چوپائے (گھوڑے) میں زکوٰۃ لازم ہونے کی نفی کا تذکرہ

3271 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي غَيْلَانَ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلَا عَبْدِهِ، صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ لَمْ يُرِدْ بِهِ كُلَّ الصَّدَقَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''نہ ہی اس کے غلام میں زکوٰۃ ہوتی ہے'' اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ کسی بھی قسم کا صدقہ (ادائیگی) لازم نہیں ہوتا

3271– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ على بن الجعد، فمن رجال البخارى. وهو فى "الجعديات" "1658"، ومن طريقه أخرجه البغوى فى "شرح السنة" ."1574"وأخرجه من طريق عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد: مالك 1/277، وعبد الرازق "6878"، والشافعى 1/226– 227، وأحمد 2/242 و254 و 470 و 477، وابن أبى شيبة 3/151، والدارمى 1/384، والبخارى "1464" فى الزكاة: باب ليس على المسلم فى فرسه صدقة، ومسلم "982" فى الزكاة: باب لا زكاة على المسلم فى عبده وفرسه، وأبوداوُد "1595" فى الزكاة: باب صدقة الرقيق، والترمذى "628" فى الزكاة: باب ما جاء ليس فى الخيل والرقيق صدقة، والنسائى 5/35 فى الزكاة: باب زكاة الخيل، و36 باب زكاة الرقيق، وابن ماجه "1812" فى الزكاة: باب صدقة الخيل والرقيق، والطحاوى .2/29وأخرجه الشافعى 1/227، ومسلم "982" "9"، والنسائى 5/35، وابن خزيمة "2285"، والبيهقى 4/117 من طريق مكحول، عن سليمان بن يسار، به .وأخرجه عبد الرزاق "6882"، وابن أبى شيبة 3/151– 152، وأحمد 2/249 و279 و477، والنسائى 5/35، والطحاوى 2/29، والبيهقى 4/117، والدارقطنى 2/27 من طريق مكحول، عن عراك بن مالك، به .وأخرجه بن أبى شيبة 3/151، وأحمد 2/432، والبخارى "1463"، ومسلم "982"، والنسائى 5/36، والطحاوى 2/29، والبيهقى 4/117من طريق خثيم ابن عراك، عن أبيه، به.

3272 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا صَدَقَةَ عَلَى الرَّجُلِ فِي فَرَسِهِ وَعَبْدِهِ، اِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْعَبْدَ لَا يَمْلِكُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ زَكَاةَ الْفِطْرِ الَّتِي تَجِبُ عَلَى الْعَبْدِ عَلٰى مَالِكِهِ عَنْهُ دُونَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' البتہ (غلام میں) صدقہ فطر لازم ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ غلام (کسی بھی چیز کا) مالک نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو غلام پر لازم قرار دیا ہے لیکن اس کی ادائیگی اس پر لازم نہیں ہے بلکہ اس کے مالک پر لازم ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ ضَمَانَهُ عَنْ بَعْضِ رَعِيَّتِهِ صَدَقَةَ مَالِهِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی رعایا میں سے کسی کے مال کی زکوٰۃ کا خود ضامن بن جائے

3273 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

3272- إسناده صحيح . ابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم بن محمد بن سالم بن أبي مريم المصري. وأخرجه ابن خزيمة "2288" عن محمد بن سهل بن عسكر، عن ابن أبي مريم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "982" "10"، وأبوداؤد "1954"، وابن خزيمة "2289"، البيهقي 4/117 من طريقين عن عراك، به.

3273- إسناده صحيح. محمد بن مشكان، روى عنه جمع. ذكره المؤلف في "الثقات" 9/127 وقال: مات سنة تسع وخمسين وثلاث مئة، وكان ابن حنبل رحمه الله يكاتبه، وذكره الأمير في "الإكمال" 7/256 وقال: شيخ من أهل سرخس، ومن فوقه على شرط الشيخين . شبابة: هو ابن سوّار المدائني، وورقاء : هو ابن عمر اليشكري، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه أبوداؤد "1623" في الزكاة: باب في تعجيل الزكاة، والبيهقي 6/164- 165، والدارقطني 2/123 من طرق عن شبابة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "983" في الزكاة: باب في تقديم الزكاة ومنعها، عن زهير بن حرب، عن علي بن حفص، عن ورقاء ، به. وأخرجه البخاري "1468" في الزكاة: باب قوله تعالى: (وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ) (التوبة: من الآية60) ، والنسائي 5/33، في الزكاة: باب إعطاء السيد المال بغير اختيار المصدق، والبغوي "1578" من طريق شعيب بن أبي حمزة، والنسائي 5/33 من طريق موسى بن عقبة، والدارقطني 2/123 من ابن إسحاق، ثلاثتهم عن أبي الزناد، به.

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَالْعَبَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنْ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا لَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتَادَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا، ثُمَّ قَالَ: اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الرَّجُلِ اَوْ صِنْوُ اَبِيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتَادَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يُرِيْدُ اِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَهُ اَنَّهُ حَبَسَ مَالَهُ مِنَ الْاَدْرَاعِ وَالْاَعْتَادِ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لَهُ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ، وَقَوْلُهُ فِيْ شَاْنِ الْعَبَّاسِ: هُوَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا يُرِيْدُ اَنَّ صَدَقَتَهُ عَلَيَّ اَنِّيْ ضَامِنٌ عَنْهُ، وَمِثْلُهَا مَعَهَا مِنْ صَدَقَةٍ ثَانِيَةٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ هٰذَا الْخَبَرَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، وَقَالَ فِيْ شَاْنِ الْعَبَّاسِ: فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا، وَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَاهُ: فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ، لِاَنَّ الْعَرَبَ فِيْ لُغَتِهَا تَقُوْلُ: عَلَيْهِ بِمَعْنٰى لَهُ، قَالَ اللّٰهُ: (اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ) (الرعد: 25) يُرِيْدُ: عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ، وَالْعَبَّاسُ لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَخْذُ الصَّدَقَةِ مِنْ وَجْهَيْنِ، اَحَدُهُمَا: اَنَّهُ كَانَ غَنِيًّا لَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُ الصَّدَقَةِ الْفَرِيْضَةِ، وَالْاُخْرٰى: اَنَّهُ كَانَ مِنْ صِبْيَةِ بَنِيْ هَاشِمٍ، فَكَيْفَ يَتْرُكُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَتَهُ عَلَيْهِ، وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُهَا، وَيَمْنَعُهَا مِنْ اَهْلِهَا مِنَ الْفُقَرَاءِ؟، وَقَدْ رَوٰى مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ هٰذَا الْخَبَرَ، وَقَالَ فِيْ شَاْنِ الْعَبَّاسِ: فَهِيَ لَهُ وَمِثْلُهَا مَعَهَا يُرِيْدُ: فَهِيَ لَهُ عَلَيَّ، كَمَا قَالَ وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ فِيْ خَبَرِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا' تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل کو صرف اس بات کا غصہ ہے کہ وہ غریب تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے خوش حال کر دیا ہے جہاں تک کہ خالد کا تعلق ہے تو تم نے خالد کے ساتھ زیادتی کی ہے اس نے' تو پہلے ہی اپنی زر ہیں اور ساز و سامان اللہ کی راہ میں مخصوص کر لیا ہے اور جہاں تک عباس کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں' تو ان کی زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی مانند مزید ادائیگی میرے ذمے ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا آدمی کی جگہ ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) آدمی کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جہاں تک خالد کا تعلق ہے' تو تم لوگوں نے خالد کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے اپنی زر ہیں اور ساز و سامان کو اللہ کی راہ میں مخصوص کر دیا ہے۔ اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تم لوگ اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو کیونکہ اُس نے اپنے مال میں سے زر ہیں اور دیگر ساز و سامان کو روک رکھا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی مال باقی نہیں رہا جس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

کہنا کہ اس کی مثل کی ادائیگی میرے ذمے ہے۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: ان کے زکوٰۃ کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور میں ان کی طرف سے ضامن ہوں اور اس کے ہمراہ اس کی مانند صدقے کا بھی ضامن ہوں جو اگلے سال ان پر لازم ہوگا۔

شعیب بن ابوحمزہ نے یہ روایت ابوزناد کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ یہ چیز ان پر لازم ہے اور اس کے ہمراہ اس کی مانند لازم ہے تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ چیز ان کے لئے صدقہ ہے کیونکہ عرب اپنے محاورے میں یہ کہتے ہیں اس پر لازم ہے' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کو ملے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا ٹھکانہ ہے۔'' اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں پر لعنت ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں تھا۔ اس کی دو وجہ ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے: وہ خوشحال شخص تھے۔ ان کے لئے فرض زکوٰۃ کو لینا جائز نہیں تھا۔ دوسری وجہ یہ ہے: ''حضرت ہاشم کی اولاد میں سے ہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ذمے لازم زکوٰۃ کو ترک کر دیں جبکہ ان کے لئے زکوٰۃ کو لینا جائز نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے غریب افراد کو زکوٰۃ دینے سے منع کر دیں۔ جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے ابوزناد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ الفاظ ہیں۔

''تو یہ ان کو ملے گی اور اس کی مانند اس کے ہمراہ انہیں ملے گی''۔ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ان کی طرف سے اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے۔ جس طرح ورقاء بن عمر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ لِلْمُخْرِجِ صَدَقَةِ مَالِهِ بِالْخَيْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اس کے لیے دعائے خیر کرے

3274 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةِ مَالِهِ صَلّٰى عَلَيْهِ، فَاَتَيْتُ بِصَدَقَةِ مَالِيْ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِيْ اَوْفٰى

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دعائے رحمت کیا کرتے تھے میں اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفیٰ کی آل پر رحمت نازل کر۔

3274- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث "918"، وهو في "صحيح مسلم" "1078" في الزكاة: باب الدعاء لمن أتى بصدقة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

بَابُ الْعُشْرِ

باب: عشر کا بیان

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ فِيمَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الْعُشْرَ، قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زمین کی ہر پیداوار میں عشر کی ادائیگی واجب ہوگی خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو

3275 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ، وَمَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور نہ ہی پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ فِي قَلِيلِ مَا اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الْعُشْرَ كَمَا فِي كَثِيرِهَا

3275– إسناده صحيح على شرطهما . بندار: لقب محمد بن بشار . وأخرجه الترمذي "627" في الزكاة: باب ما جاء في صدقة الزرع والتمر والحبوب، والنسائي 5/17 في الزكاة: باب زكاة الإبل، عن ابندار بهذا الإسناد .وهو في "الموطأ" لمالك 1/244، ومن طريقه أخرجه الشافعي 1/231 و233، والبخاري "1447" في الزكاة: باب الورق، وأبو داؤد "1558" في الزكاة: باب ما تجب فيه الزكاة، وابن خزيمة "2263" و""2298"، والطحاوي 2/35، والبغوي ."1569"وأخرجه أحمد 3/44– 45 و79، وابن خزيمة "2263" من طريق شعبة، به . وأخرجه الشافعي 1/231 و 232، وعبد الرزاق "7253"، وأحمد 3/6، والحميدي "735"، ومسلم "979" في أول الزكاة والنسائي 5/17 في الزكاة: باب الإبل، وأبو يعلى "979"، وابن خزيمة "2263"و "2298"، والطحاوي 2/34 و 35، والبيهقي 4/133 من طريق سفيان، به.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زمین کی تھوڑی پیداوار میں بھی اسی طرح عشر کی ادائیگی لازم ہوگی جس طرح زیادہ پیداوار میں ہوتی ہے

3276 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ یَحْیَی الْحَسَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی الْمَازِنِیُّ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا یَحِلُّ فِی الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَکَاةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَلَا یَحِلُّ فِی الْوَرِقِ زَکَاةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَ اَوَاقٍ، وَلَا یَحِلُّ فِی الْاِبِلِ زَکَاةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گندم اور کھجور میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔ چاندی میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک اس کی تعداد پانچ اوقیہ نہ ہو جائے۔ اونٹوں میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔''

ذِکْرُ مَا یَجِبُ فِیهِ الصَّدَقَةُ اِذَا بَلَغَ الْاَوْسَاقَ الْخَمْسَةَ الَّتِی وَصَفْنَاهَا

اس بات کا تذکرہ کہ زمین (کی پیداوار) میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق تک نہ پہنچے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

3277 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ اُمَیَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حِبَّانَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَیْسَ فِی حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَیْسَ فِیمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَیْسَ فِیمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ وسق سے کم اناج اور کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ

3276– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه ابن خزيمة "2301" عن زياد بن يحيى، بهٰذا الإسناد.

3277– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه عبد الرزاق "7254"، ومسلم "979" "4" و"5" والطحاوى 2/35 من طريق سفيان الثورى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7255" عن معمر، عن إسماعيل بن أمية، به. وأخرجه أحمد 3/86، والنسائى 5/37 فى الزكاة: باب زكاة الإبل، من طريق ابن إسحاق، عن محمد بن يحيى بن حبان، به.

اوقیہ سے کم (چاندی میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ بَعْثُ الْخَارِصِ إِلَى الْأَمْوَالِ لِيَخْرِصَ عَلَى النَّاسِ نَخْلَهُمْ وَعِنَبَهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ (زرعی اور پھلوں کی پیداوار) کے بارے میں اندازہ لگانے والے کسی شخص کو بھیجے تا کہ وہ لوگوں کی کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ لگا لے

3278 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يُخْرِصُ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف کسی شخص کو بھیجتے تھے جو ان کے پھلوں اور پیداوار کا حساب لگا لیتا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْخَارِصُ فِي الْعِنَبِ كَمَا يَعْمَلُهُ فِي النَّخْلِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ انگوروں کے بارے میں اندازہ لگانے والا شخص وہی کام کرے گا جو وہ کھجوروں کے بارے میں کرتا ہے

3278– حديث صحيح سعيد بن المسيب لم يسمع من عتاب شيئًا كما قال أبو داوُد، فإن عتابًا رضى اللّٰه عنه توفى فى السنة الثالثة عشرة من الهجرة، وابن المسيب ولد لسنتين خلتا من خلافة عمر رضى اللّٰه عنه، وقال الحافظ فى "التهذيب" 4/77: وأما حديثه– أى ابن المسيب عن بلال وعتاب بن أسيد فظاهر الانقطاع بالنسبة إلى وفاتيهما ومولده . وقال الذهبى فى "السير" 4/218: وروايته عن عتاب فى السنن الأربعة وهو مرسل . ومع ذلك فقد حسنه الترمذى، ولعله بشواهده. عبد اللّٰه ابن نافع هو الصائغ المخزومى أبو محمد المدنى .وأخرجه الشافعى 2/243، ومن طريقه ابن خريمة "2316"، والبيهقى 4/121، والدارقطنى 2/133 عن عبد اللّٰه بن نافع، بهٰذا الإسناد.واخرجه أبو داوُد "1604" فى الزكاة: باب فى خرص العنب، والترمذى فى الزكاة: باب ما جاء فى الخرص، وابن ماجه "1819" فى الزكاة: باب فى خرص النخل، والعنب، والبيهقى 4/121 و 121–122، والطحارى 2/390 من طرق عن عبد اللّٰه بن نافع، به .وأخرجه ابن أبى شيبة 3/195، وأبو داوُد "1603"، والنسائى 5/109 فى الزكاة: باب شراء الصدقة، وابن خزيمة "2317" و "2318"، وابن الجارود "351"، والحاكم 3/595، والبيهقى 4/22، والدارقطنى 2/133 من طرق عن الزهرى، به .وأخرجه الدارقطنى 2/123 موصولًا من طريق الواقدى، حدثنا عبد الرحمٰن بن عبد العزيز، عن الزهرى، عن سعيد المسيب، عن المسور بن مخرمة، عن عتاب بن أسيد.. ولواقدى ضعيف.وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/703، ومن طريقه حميد بن زنجويه فى "الأموال" "1981" عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، مرسلًا .وفى الباب ما يشهد له عن عائشة عند أبى داوُد "1606"، وأحمد 6/163، وأبى عبيد فى "الأموال" ص 582– 583، والبيهقى 4/123، ورجاله ثقات، لكنه منقطع .وعن جابر عند أحمد 3/296 و 376، وابن أبى شيبة 3/194، والطحاوى 2/38، والبيهقى 4/123، وإسناده صحيح، ففى رواية أحمد التصريح بسماع أبى الزبير من جابر.وعن ابن عمر عند أحمد 2/24، والطحاوى 2/38، رسنده حسن. فالحديث صحيح.

3279 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْكَرْمُ يُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

❀❀ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انگور کے درخت کا اندازہ لگایا جائے گا' جس طرح کھجور کے درخت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور پھر انگور کی شکل میں اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی' جس طرح کھجور کے درخت کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کی جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْخَارِصِ اَنْ يَّدَعَ ثُلُثَ التَّمْرِ اَوْ رُبُعَهُ لِيَاْكُلَهُ اَهْلُهُ رُطَبًا غَيْرَ دَاخِلٍ فِيْمَا يَاْخُذُ مِنْهُ الْعُشْرَ اَوْ نِصْفَ الْعُشْرِ

اندازہ لگانے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ کھجوروں کے ایک تہائی حصے

یا ایک چوتھائی حصے کو چھوڑ دے تاکہ گھر والے تازہ کھجوریں کھالیں اور یہ اس میں داخل نہیں ہوگا کہ جس میں سے اس نے عشر یا نصف عشر کی وصولی کی ہے

3280 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يُحَدِّثُ، قَالَ: جَائَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اِلٰى مَسْجِدِنَا فَحَدَّثَنَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ، فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ، فَدَعُوا الرُّبُعَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لِهٰذَا الْخَبَرِ مَعْنَيَانِ: اَحَدُهُمَا اَنْ يُتْرَكَ الثُّلُثُ اَوِ الرُّبُعُ مِنَ الْعُشْرِ، وَالثَّانِيْ: اَنْ يُتْرَكَ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِ التَّمْرِ قَبْلَ اَنْ يُعَشَّرَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ حَائِطًا كَبِيْرًا يَحْتَمِلُهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن مسعود بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3279– رجاله ثقات لكنه منقطع، وهو مكرر ما قبله.

3280– إسناده ضعيف، عبد الرحمٰن بن مسعود بن نيار لم يوثقه غير المؤلف، ولم يرو عنه غير خبيب بن عبد الرحمٰن، وقال البزار: تفرد به، وقال ابن القطان: لا يعرف حاله، وأخطأ محقق "صحيح ابن خزيمة" فصحح إسناده، وفات الشيخ ناصر أن ينبه عليه مع أنه ذكره في ضعيف الجامع. وباقي السند رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/195، وأحمد 3/448 و4/2– 3و3، وأبو داوٗد "1605" في الزكاة: باب في الخرص، والنسائي 5/42 في الزكاة: باب كم يترك الخارص، والترمذي "643" في الزكاة: باب ما جاء في الخرص، والطحاوي 2/39، وابن خزيمة "2319" و "2320" وابن الجارود "352" والحاكم 1/402، والبيهقي 4/23 من طرف عن شعبة، بهٰذا الإسناد.

''جب تم پیداوار کا اندازہ لگاؤ' تو وصولی کرلو اور ایک تہائی حصے کو چھوڑ دو اگر تم ایک تہائی کو نہیں چھوڑتے' تو چوتھے حصے کو چھوڑ دو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک یہ ہے: وہ عشر میں سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی کو ترک کر دے اور دوسرا مفہوم یہ ہے: وہ عشر لینے سے پہلے کھجوروں میں سے ہی اسے ترک کر دے جبکہ وہ باغ بڑا ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مَا تُخْرِجُ الْاَرْضُ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِي يَجِبُ فِيهَا الزَّكَاةُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس چیز کی مقدار کے بارے میں ہے جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں جن پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے

3281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَسَعِيدٌ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ فِي الْفِضَّةِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَ اَوَاقٍ، وَلَيْسَ فِي التَّمْرِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَلَيْسَ فِي الْاِبِلِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةً مِنَ الذَّوْدِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چاندی میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اوقیہ تک نہ پہنچ جائے۔ کھجور میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔ اونٹوں میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ الْوَسْقِ الَّذِي تَجِبُ الزَّكَاةُ فِي خَمْسَةِ اَمْثَالِهِ اِذَا اَخْرَجَتْهُ الْاَرْضُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو وسق کی اس مقدار کے بارے میں ہے کہ جب وہ پانچ ہو تو ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوتی ہے اس وقت جب وہ چیزیں زمین سے پیدا ہوئی ہوں

3282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3281– إسناده صحيح على شرطهما. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وعمرو بن يحيى: هو ابن عمارة بن أبي حسن المازني المدني. وأخرجه الطحاوي 2/35 عن ابن أبي داوُد عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. انظر الحديث ."3275"

(متن حدیث): لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ وسق سے کم (غلے میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی (راوی کہتے ہیں) ایک وسق ساٹھ (**60**) صاع کا ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الصَّاعَ صَاعُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ دُونَ مَا اُحْدِثَ مِنَ الصِّيعَانِ بَعْدَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ صاع سے مراد اہل مدینہ کا صاع ہے اس کے بعد سامنے آنے والے صاع مراد نہیں ہیں

3283 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

3282- إسناده صحيح. زكريا بن يحيى الواسطي ذكره المؤلف في "الثقات" 8/253 فقال: زكريا بن صبيح زحمويه، من أهل واسط، يروى عن هشيم وخالد، حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقنين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهشيم قد توبع عليه. وأخرجه الطيالسي "2197"، وأبو عبيد في "الأموال" ص 518 و 519، وابن أبي شيبة 3/124، وأحمد 3/6 و 45 و 74 و 79، وحميد بن زنجويه "1608"، والدامي 1/384، ومسلم "979" "2" في أول الزكاة، والنسائي 5/36 في الزكاة: باب زكاة الورق، و 40- 41 باب القدر الذى تجب فيه الصدقة. وابن خزيمة "2294" و "2295"، وابن الجارود "340"، والطحاوى 2/34 و 35، والبيهقي 4/12 من طرق عن عمرو بن يحيى بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/244- 245، ومن طريقه الشافعي 1/231 و 232، وعبد الرزاق "7258"، وأحمد 3/60، والبخاري "1459"، والنسائي 5/36، وحميد بن زنجويه "1609" و "1914"، والطخاوى 2/35، وابن خزيمة "2303"، والبيهقي 4/134 عن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي صعصعة، عن أبيه، عن أبي سعيد. وأخرجه أحمد 3/86، والنسائي 5/36 و 37، وابن ماجه "1793" في الزكاة: باب ما تجب فيه الزكاة، والبيهقي 4/134 من طرق عن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي صعصعة، به. وله طرق أخرى عن أبي سعيد عند أحمد 3/30 و 59 و 73 و 86 و 97، وابن الجارود "349"، والدرامي 1/384- 385.

3283- إسناده صحيح على شرطهما، أبو أحمد الزبيري: هو محمد بن عبد الله، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه البزار "1262" من طريقين عن أبي أحمد الزبيري، بهذا الإسناد. بلفظ "المكيال مكيال أهل مكة، والميزان ميزان أهل المدينة." ولفظ المؤلف هو الصواب. فقد أخرجه أبو داوُد "3340" في البيوع: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "المكيال مكيال أهل المدينة"، والنسائي 5/54 في الزكاة: باب كم الصاع، و 7/284 في البيوع: باب الرجحان في الوزن، والطبراني "13449"، والبيهقي 6/31، وأبو نعيم في "الحلية" 4/20 من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن سفيان، عن حنظلة، عن طاووس، عن ابن عمر رفعه: "المكيال مكيال أهل المدينة، والوزن وزن أهل مكة"، وهذا سند صحيح رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أبو عبيد في "الأموال" "1607"، وطريقه البغوى "2063" عن أبي المنذر إسماعيل بن عمر، عن سفيان، به. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 2/99 من طريق الفريابي، عن سفيان، به.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْوَزْنُ وَزْنُ مَكَّةَ، وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وزن کرتے ہوئے اہل مکہ کے وزن کا اعتبار کیا جائے گا اور ماپتے ہوئے اہل مدینہ کے پیمانے کا اعتبار کیا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصَّاعَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثٌ عَلٰى مَا قَالَ اَئِمَّتُنَا مِنَ الْحِجَازِيِّينَ وَالْمِصْرِيِّينَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل جتنا ہوتا ہے جیسا کہ حجاز اور مصر سے تعلق رکھنے والے ہمارے آئمہ نے یہ بات بیان کی ہے

3284 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَاعُنَا اَصْغَرُ الصِّيعَانِ، وَمُدُّنَا اَصْغَرُ الْاَمْدَادِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي قَلِيلِنَا وَكَثِيرِنَا، وَاجْعَلْ لَنَا مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي تَرْكِ اِنْكَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالُوا: صَاعُنَا اَصْغَرُ الصِّيعَانِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ صَاعَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ اَصْغَرُ الصِّيعَانِ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ لَّدُنِ الصَّحَابَةِ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا فِي الصَّاعِ وَقَدْرِهٖ اِلَّا مَا قَالَهُ الْحِجَازِيُّونَ وَالْعِرَاقِيُّونَ، فَزَعَمَ الْحِجَازِيُّونَ اَنَّ الصَّاعَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثٌ، وَقَالَ الْعِرَاقِيُّونَ: الصَّاعُ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ، فَلَمَّا لَمْ نَجِدْ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ خِلَافًا فِي قَدْرِ الصَّاعِ اِلَّا مَا وَصَفْنَا صَحَّ اَنَّ صَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَمْسَةَ اَرْطَالٍ وَّثُلُثًا، اِذْ هُوَ اَصْغَرُ الصِّيعَانِ وَبَطَلَ قَوْلُ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ ثَبَتَ لَهُ عَلٰى صِحَّتِهِ

3284- إسناده صحيح . أبو مروان العثماني: هو محمد بن عثمان بن خالد الأموي العثماني . وأخرجه البيهقي 4/171 من طريق الربيع بن سليمان، حدثنا الخصيب بن ناصح، عن عبد الله بن جعفر المديني، عن العلاء ، بهذا الإسناد .وفي الباب عن أبي هريرة عند مالك 2/885، ومسلم "1373"، والدارمي 2/106- 107، وابن ماجه ."3329"وعن أبي سعيد الخدري عند 3/35و 47، ومسلم "1374": وسيأتي عند المصنف برقم ."3743"وعن أنس عند البخاري "1885"، ومسلم "1369"، وأحمد .3/142 وعنه أيضًا عند مالك 2/884- 885، والبخاري "2130" و "2889"و "2893" و"5425"و "7331"، ومسلم "1365" وسيأتي عند المصنف برقم ."3745"وعن عائشة عند البخاري "1889" و"3926"، ومسلم ."1376"

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا صاع سب سے چھوٹا صاع ہے اور ہمارا مد سب سے چھوٹا مد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''اے اللہ! تو ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت رکھ دے ہمارے لیے ہمارے تھوڑے اور زیادہ میں برکت رکھ دے اور ہمارے لیے اس برکت کے ہمراہ مزید دو برکتیں رکھ دے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان حضرات کے الفاظ پر انکار نہ کرنا جب انہوں نے یہ کہا ''ہمارا صاع سب سے چھوٹا صاع ہے'' تو یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ اہل مدینہ کا صاع تمام صاعوں میں سب سے چھوٹا ہے' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے لے کر ہمارے اس دور تک اہل علم میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' جو اس صاع کے بارے میں ہے اور اس کی مقدار کے بارے میں ہے البتہ اہل حجاز اور اہل عراق کی رائے مختلف ہے۔ اہل حجاز یہ کہتے ہیں ایک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا ہوتا ہے جبکہ اہل عراق یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے' تو ہمیں اہل علم کے درمیان صاع کی مقدار کے بارے میں کوئی اختلاف پتہ نہیں چلتا۔ ماسوائے اس کے جو ہم نے ذکر کیا ہے' تو یہ بات مستند طور پر ثابت ہو جائے گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل اور ایک رطل کے ایک تہائی حصے کا تھا کیونکہ یہ سب سے چھوٹا صاع ہے اور اس شخص کا موقف غلط ثابت ہو جائے گا جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اس نے کسی دلیل کے بغیر یہ بات بیان کی ہے جس کا مستند ہونا ثابت ہو۔

ذِكْرُ الْحُكْمِ لِلْمَرْءِ فِيمَا اَخْرَجَتْ اَرْضُهُ مِمَّا سَقَتْهَا السَّمَاءُ وَمَا يُشْبِهُهَا، اَوْ سُقِيَ مِنْهَا بِالنَّضْحِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اس کی زمین کی جو پیداوار ہوتی ہے

اگر وہ زمین بارش کے پانی سے یا اس طرح کے (قدرتی پانی سے سیراب ہوتی ہے یا اس کو مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا)

3285 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ:

3285– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم .وأخرجه البخاري "1483" في الزكاة: باب العشر فيما يُسقى من ماء السماء وبالماء الجاري، وأبو داوٗد "1596" في الزكاة: باب صدقة الزرع، والترمذي "640" في الزكاة: باب ما جاء في الصدقة فيما يسقى بالأنهار وغيره، والنسائي 5/41 في الزكاة: باب ما يوجب العشر وما يوجب نصف العشر، وابن ماجه "1817" في الزكاة: باب صدقة الزروع والثمار، والطحاوي 2/36، والبيهقي 1/130، والبغوي "1580" من طرق عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/36، والدارقطني 2/130 من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، عن ابن شهاب، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ، اَوْ مَا كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو (زمین یا پیداوار) بارش کے پانی یا نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا جو عشری زمین ہو اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں حصے کی ادائیگی لازم قرار دی ہے اور جسے اونٹ پر پانی لا کر سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زہری کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں یونس نامی راوی منفرد ہے

3286 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ بَعْلًا، اَوْ يُسْقَى بِنَهَرٍ، اَوْ عَثَرِيًّا يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَّاحِدٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بعل ہو یا جسے نہر کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو جو عشری ہو اس میں ہر دس میں سے ایک کی وصولی کی جائے گی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَجِبُ فِي الْحُبُوبِ وَالتَّمْرِ الْعُشْرَ، اِذَا كَانَ سَقْيُهَا بَعْدَ النَّضْحِ وَالسَّانِيَةِ، وَنِصْفَ الْعُشْرِ اِذَا كَانَ بِهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گندم کھجور میں عشر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے

جبکہ انہیں مصنوعی طریقے سے سیراب نہ کیا جائے اگر مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے تو پھر اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے

3287 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ

3286– عاصم بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمري. ضعيف، وباقي رجال السند ثقات. وهو يتقوى بما قبله، وأخرجه الدارقطني 2/129 من طريق يحيى بن المغيرة، عن عبد الله بن نافع، بهذا الإسناد.

الْعُشْرَ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو (زمین یا پیداوار) بارش یا نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب ہوتی ہے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے اور جسے اونٹ پر پانی لا کر سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعَلِّقَ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِهِ قِنْوًا فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنَ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے ہر باغ میں سے ایک خوشہ غریبوں کے لیے مسجد میں لٹکائے

3288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، اَخِيهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ لِلْمَسْجِدِ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ عُبَّادِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ التَّقَشُّفُ وَالْعِبَادَةُ حَتّٰى كَانَ يَقْلِبُ الْاَخْبَارَ وَلَا يَعْلَمُ، فَلَمَّا كَثُرَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِي اَخْبَارِهِ بَطَلَ الِاحْتِجَاجُ بِآثَارِهِ، وَاعْتِمَادُنَا فِي هٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ دُونَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ ہر باغ میں سے (پھل کا) ایک خوشہ اس میں رکھا جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ نامی یہ راوی عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب ہیں یہ اہل مدینہ کے عبادت گزار لوگوں میں سے ایک ہیں۔ ان پر دنیا سے بے رغبتی اور عبادت کا رنگ غالب تھا۔ اس لئے یہ روایات کو الٹ پلٹ دیا کرتے تھے اور انہیں اس بات کا پتہ نہیں چلتا تھا تو جب ان کی نقل کردہ روایات میں اس نوعیت کی غلطیوں کی کثرت سامنے آئی تو ان کی نقل کردہ روایات سے استدلال کرنا باطل ہو جائے گا تو اس روایت کے بارے میں ہمارا اعتماد ان کے بھائی عبیداللہ کی نقل کردہ روایت پر ہوگا ان پر نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يُعَلِّقَ الْقِنْوَ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْحَائِطِ الَّذِي يَكُونُ جِدَادُهُ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ

3288- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن في الدراوردي وهو عبد العزيز بن محمد ابن عبيد كلامًا من جهة حفظه، وقد قالوا: حديثه عن عبيد الله العمري منكر. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/77، ونسبه للطبراني في "الأوسط"، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے باغ میں سے مسجد میں خوشہ اس وقت لٹکائے جب اس کے باغ کی پیداوار دس وسق ہو

3289 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ، وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ جَادٍّ * عَشَرَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ کھجوروں کے ہر دس وسق میں سے ایک خوشہ مسجد میں غریبوں کے لئے لٹکا دیا جائے۔



3289- إسناده قوي، وابن إسحاق صرح بالتحديث عند أحمد، فزالت شبهة تدليسه، وهو عند أبي يعلى "2038" وأخرجه أحمد 3/359- 360، وأبو داؤد "1662" في الزكاة: باب حقوق المال، من طريق محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "1781"، وابن خزيمة "2496"، والطحاوي 4/30 من طريق حماد بن سلمة، عن ابن إسحاق، به. وأخرجه أحمد 3/359، والطحاوي 4/30، والبيهقي 5/311 من طريقين عن ابن إسحاق، به. والجَدَادُ: صِرام النخل، وهو قطع ثمرتها، ولفظ أبي يعلى "جاد" وهو بمعنى المجدود، أي: نخل يُجد منه ما يبلغ عشرة أوسق.

بَابُ مَصَارِفِ الزَّكَاةِ

باب: زکوۃ کے مصارف

3290 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِى مِرَّةٍ سَوِيٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زکوۃ لینا کسی خوشحال شخص کے لئے اور کمانے کے قابل شخص کے لئے جائز نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى نَفْيِ التَّوْقِيتِ فِي الْغِنٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خوشحالی میں کوئی حد بندی نہیں ہے

3291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ، فَاسْتَعَانَ بِهٖ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهٖ فِيْ نِكَاحِ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ، فَاَبٰى اَنْ يُعْطِيَهُمْ شَيْئًا، فَانْطَلَقُوا مِنْ عِنْدِهٖ، قَالَ كِنَانَةُ: فَقُلْتُ لَهٗ: اَنْتَ سَيِّدُ قَوْمِكَ، وَاَتَوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ فَلَمْ تُعْطِهِمْ

3290– إسناده قوى، عبد الرحمٰن بن غياث صدوق روى له أبوداؤد، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبى بكر بن عياش، فمن رجال البخارى، وروى له مسلم فى المقدمة، وهو ثقة إلا أنه لما كَبِرَ ساء حفظه، وكتابه صحيح، وقد توبع عليه . أبوحصين: هو عثمان بن عاصم .وأخرجه ابن أبى شيبة 3/207، والنسائى 5/99 فى الزكاة: باب إذا لم يكن له دراهم وكان له عدلها، وابن ماجه "1839" فى الزكاة: باب من سأل عن ظهر غنى، والطحاوى 2/14، والبيهقى 7/14، والدارقطنى 2/18 من طريق أبى بكر بن عياش، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/407من طريق على بن حرب، حدثنا سفيان، عن منصور، عن أبى حازم، عن أبى هريرة. وقال: هذا الحديث على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى .وأخرجه الدارقطنى 2/118من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، حدثنا إسرائيل، عن منصور، عن سالم بن أبى الجعد، عن أبى هريرة . وهذا سند صحيح على شرطهما . وله شاهد من حديث عبد الله بن عمرو بسند قوى عند ابن أبى شيبة 3/207، والطيالسى "2271"، وعبد الرزاق "7155"، والدارمى 1/387، وأبى داؤد"1634"، والترمذى "652"، والحاكم 1/407، والبيهقى 7/13، والدارقطنى 2/118، والبغوى "1599"، وحسنه الترمذى، وكذا الحافظ فى "التلخيص" 3/108.

شَيْئًا، قَالَ: اَمَّا فِي هٰذَا، فَلَا اُعْطِي شَيْئًا، وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ، تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فِي قَوْمِي، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ وَسَاَلْتُهُ اَنْ يُعِينَنِي، فَقَالَ: بَلْ نَحْمِلُهَا عَنْكَ يَا قَبِيصَةُ، وَنُؤَدِّيهَا اِلَيْهِمْ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا، اَوْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، اَوْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَشَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ اَنْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، فَالْمَسْاَلَةُ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ

کنانہ عدوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ان کی قوم کے کچھ افراد نے اپنی قوم کے ایک شخص کی شادی کے بارے میں ان سے مدد مانگی' تو انہوں نے ان لوگوں کو کچھ دینے سے انکار کر دیا وہ لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ کنانہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ اپنی قوم کے سردار ہیں وہ لوگ آپ کے پاس (مدد) مانگنے کے لئے آئے تھے آپ نے انہیں کچھ بھی نہیں دیا' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے' تو میں کچھ بھی نہیں دوں گا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں ایک مرتبہ میں نے اپنی قوم میں سے کسی کی کوئی ادائیگی اپنے ذمے لے لی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ تمہاری ادائیگی ہم اپنے ذمے لیتے ہیں اور صدقے کے اونٹوں میں سے انہیں ادائیگی کر دیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کسی سے کچھ) مانگنا صرف تین آدمیوں کے لئے جائز ہے ایک وہ شخص جو کوئی ادائیگی اپنے ذمے لے اس کے لیے مانگنا جائز ہے' یہاں تک کہ وہ اس ادائیگی کو ادا کر دے ایک وہ شخص جسے کوئی مصیبت لاحق ہوئی ہو' جس کے نتیجے میں اس کی پیداوار ضائع ہو جائے اس کے لیے مانگنا جائز ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کر پائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو اور اس کی قوم کے تین سمجھدار لوگ اس کے بارے میں گواہی دیں کہ اس کے لئے مانگنا جائز ہو گیا ہے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو گا' یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کرے' اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔

3291- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "2008". ومن طريقه أخرجه الطبراني في "الكبير" 18/"946"، والبغوي "1625". وأخرجه أحمد 3/477 و5/60، والحميدي "819"، والدارمي 1/396، ومسلم "1044" في الزكاة: باب من لا تحل له المسألة، وأبو داؤد "1640" في الزكاة: باب ما تجوز فيه المسألة، والنسائي 5/89 في الزكاة: باب الصدقة لمن تحمل بحمالة، و5/96- 97، باب فضل من لا يسأل الناس شيئًا، وأبو عبيد في "الأموال" "1722" و "1723"، وابن خزيمة "2359" و "2360" و "2375"، وابن الجارود "367"، والطحاوي 2/17-18، والطبراني 18/"947" و "948" و "949" و "950" و "951" و "952" و "953" و "954" و "955"، والبيهقي 6/73، والدارقطني 2/119 و120، والبغوي "1626" من طرق عن هارون بن رئاب، بهذا الإسناد. وسيرد عند المؤلف "3395".

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوضَةِ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ''آلِ محمد'' فرض زکوٰۃ میں سے کچھ کھائیں

3292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّیْ اَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً ثُمَّ اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا، ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے گھر واپس جاتا ہوں وہاں مجھے کوئی کھجور گری ہوئی ملتی ہے میں اسے کھانے کے لئے اٹھاتا ہوں پھر مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہیں یہ صدقے کی نہ ہو' تو میں اسے رکھ دیتا ہوں۔''

3293 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے کسی قوم کا غلام اس کا حصہ ہوتا ہے۔''

3292- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في "صحيحه" "1070" "162" في الزكاة: باب تحريم الزكاة عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلى آله- وهم بنو هاشم وبنو المطلب- دون غيرهم، عن هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 7/29 من طريق هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن وهب، به.وأخرجه عبد الرزاق "6944"، ومن طريقه أحمد 2/317، ومسلم "1070" "163"، والبغوي "1606" عن مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هريرة، وهذا سند صحيح على شرطهما .وأخرجه البخاري "2431" في اللقطة: باب إذا وَجَدَ تمرةً في الطريق، والطحاوي 2/10، وأبو نعيم في "الحلية" 8/187 من طرق عن عبد الله بن المبارك، عن معمر، به.قال البغوي في "شرح السنة" 6/100-101: وهٰذا الحديث أصل في الورع، وهو أن ما شك في إباحته يتوقاه، قال النبي صلى الله عليه وسلم "الحلالُ بين والحرامُ بين."

3293- إسناده صحيح على شرط الشيخين . الحكم: هو ابن عتيبة، وابن أبي رافع: هو عبيد الله بن أبي رافع، واسم أبيه: أسلم.وأخرجه بأطول مما هنا الطيالسي "972"، وابن أبي شيبة 3/214، وأحمد 6/10، والترمذي "657" في الزكاة: باب ما جاء في كراهية الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم وأهل بيته ومواليه، والنسائي 5/107 في الزكاة: باب مولى القوم منهم، والطحاوي 2/8، وابن خزيمة "2344"، والحاكم 1/404، والبيهقي 7/32، والبغوي "1607" من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/8 من طريق سفيان، عن ابن أبي ليلى، عن الحكم، به.

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

3294 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِتَمْرٍ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً، فَلَاكَهَا فِىْ فِيهِ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كِخْ كِخْ، اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زکوٰۃ کی کھجوریں لائی گئیں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھالی۔ انہوں نے اسے اپنے منہ میں ڈال لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تھوکو تھوکو ہمارے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْخَلَ اِصْبَعَهٗ فِىْ فِىِّ الْحَسَنِ، فَاَخْرَجَ التَّمْرَةَ مِنْهُ بَعْدَمَا لَاكَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے منہ میں داخل کی تھی اوران کے منہ میں سے کھجور باہر نکال دی تھی' حالانکہ وہ اسے چبا چکے تھے

3295 - سَمِعْتُ اَبَا خَلِيفَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اُتِىَ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَاَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً فَلَاكَهَا، فَاَدْخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَهٗ فِىْ فِيهِ فَاَخْرَجَهَا، وَقَالَ: كِخْ اَىْ بُنَىَّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

3294– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/214، ومن طريقه أخرجه مسلم "1069". محمد بن زياد: هو الجمحي مولاهم أبو الحارث المدني نزيل البصرة. وأخرجه أحمد 2/444و 476 عن وكيع، بهذا الإسناد. وهو في "مسند عليّ بن الجعد" "1158"، ومن طريقه أخرجه الطحاوي 2/9، والبغوي "1605" عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي "2482"، وأحمد 2/409–410، والدارمي 1/386– 387، والبخاري "1491" في الزكاة: باب ما يذكر في الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم، و "3072" في الجهاد: باب من تكلم بالفارسية والرطانة، ومسلم "1069"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/324، والبيهقي 7/29من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق "6940"، وأحمد 2/279و 406، والبخاري "1485" في الزكاة: باب أخذ صدقة التمر عند صرام النخيل، من طرق عن محمد بن زياد، به.

3295– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ کی کھجوریں آئیں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور لی اور منہ میں ڈال لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں ان کے منہ میں ڈال کر اسے باہر نکالا اور فرمایا: اے میرے بیٹے اسے تھوک دو کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہمارے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے۔

3296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصُّلْحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ سَاقِطَةً فَلَا يَمْنَعُهُ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا مَخَافَةُ الصَّدَقَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس اندیشے کے تحت نہیں اٹھاتے تھے کہ کہیں وہ زکوٰۃ کی نہ ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَوْلَادَ الْمُطَّلِبِ وَاَوْلَادَ هَاشِمٍ يَسْتَوُوْنَ فِيْ تَحْرِيمِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے کے حرام ہونے کے حوالے سے جناب مطلب اور جناب ہاشم کی اولاد کا حکم برابر ہے

3297 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ،

(متن حدیث): اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يُكَلِّمَانِهِ فِيمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ابْنَيْ عَبْدِ مَنَافٍ، وَقَرَابَتُهُمْ مِثْلُ قَرَابَتِهِمْ، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِيْ هَاشِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ مَنَافٍ، وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّ هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِيْ نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا، كَمَا قَسَمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ

3296– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غيرَ عبد الله بن معاوية، فقد روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه وهو ثقة.وأخرجه الطيالسي "1999"، وأحمد 3/184و 193و 258، وأبو داوٗد "1651" في الزكاة: باب الصدقة على بني هاشم، وأبو يعلى "2682" و "3094"، والطحاوي 2/9، وأبو نعيم في "الحلية" 6/252 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/291–292، ومسلم "1071" "166" في الزكاة: باب تحريم الزكاة عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو يعلى "2975" و "3011"، والبيهقي 7/30من طريق معاذ بن هشام الدستوائي، عن أبيه، عن قتادة، عن أنس . وأخرجه أبو داوٗد "1652" من طريق خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/214، وأحمد 3/119و 132، والبخاري "2055" في البيوع: باب ما يتنزه من الشبهات، و "2431" في اللقطة: باب إذا وجد تمرة في الطريق، ومسلم "1071"، والبيهقي 6/195و 7/30، والطحاوي 2/9 من طرق عن منصور، عن طلحة بن مصرف، عن أنس.

❀❀ حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تاکہ خیبر کے خمس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا تھا یہ دونوں عبد مناف کی اولاد ہیں اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کریں' کیونکہ ان لوگوں کی بھی وہی قرابت تھی جو ان لوگوں کی تھی ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مطلب اور بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائیوں میں (خیبر کا خمس) تقسیم کیا ہے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی چیز عطا نہیں کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا ہاشم اور مطلب ایک ہی نہیں ہیں (کیونکہ وہ ایک باپ کی اولاد ہے)' تو حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنو نوفل کو اس خمس میں سے کچھ بھی نہیں دیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو اس میں سے دیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَحَرِّي صَدَقَةِ الْمَسْتُورِينَ، وَمَنْ لَّا يَسْأَلُ دُونَ السُّؤَالِ مِنْهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ ان کو صدقہ دینے کی کوشش کرے جن کا حال پوشیدہ ہوتا ہے اور جو کسی سے کچھ مانگتے نہیں ہیں نہ کہ ان لوگوں کے لیے کوشش کرے جو مانگتے ہیں

3298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

3297- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 4/83و 85، والبخاري "4229" في المغازي: باب غزوة خيبر، وابو داوٗد "2978" في الخراج: باب في مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، والنسائي 7/130 في قسم الفيء، وابن ماجه "2881" في الجهاد: باب قسمة الخمس، والطبراني "1593"، والبيهقي 2/149 و 6/342من طرق عن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/81، والبخاري "3140" في الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس للإمام، و "3502" في المناقب: باب مناقب قريش، وأبو داوٗد "2980"، والطبراني "1591" و "1592" و "1594"، والبيهقي 6/340 من طرق عن ابن شهاب، به.

3298- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/457 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1476" في الزكاة: باب قول الله تعالى: (لا يَسْأَلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا) (البقرة: من الآية 273)، والدارمي 1/379من طريقين عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/260و 469من طريقين عن محمد بن زياد، به. وأخرجه أحمد2/316، والبيهقي 7/11، والبغوي "1603" من طريق عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أبي هريرة. أخرجه البخاري "4539" في التفسير: باب (لا يَسْأَلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا) (البقرة: من الآية273)، ومسلم "1093" "102" في الزكاة: باب المسكين الذي لا يجد غنى ولا يفطن له فيتصدق عليه، والبيهقي 4/195و 7/11من طرق عن عطاء بن يسار وعبد الرحمٰن ابن أبي عمرة الأنصاري، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي 5/84- 85في الزكاة: باب تفسير المسكين، من طريق عطاء، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/493، وأبو داوٗد "1631" في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة، وابن خزيمة "2363" من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/395من طريق خلاس، عن أبي هريرة. وانظر "3351" و "3352".

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَافِ، مَنْ تَرُدُّهُ الْاَكْلَةُ وَالْاَكْلَتَانِ، وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِى لَا يَجِدُ غِنًى فَيُغْنِيْهِ، وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا، وَيَسْتَحْيِى اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اِلْحَافًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غریب وہ نہیں ہوتا جو کھانے کی ایک یا دو چیزیں لے کر یا ایک دو لقمے لے کر جائے یا ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جائے بلکہ غریب وہ ہوتا ہے' جس کے پاس اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے نہ ہو اور وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتا بھی نہیں ہے وہ اس بات سے شرما جاتا ہے کہ لوگوں سے لپٹ کر مانگے۔''



بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِعْطَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ لوگوں کے عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے

3299 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ الدَّلَّالُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ، وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يُؤَدِّيهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعَجِّلُ الزَّكَاةَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ، وَيَسْتَقْبِلُ رَمَضَانَ بِصِيَامِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیا ہے کہ اسے لوگوں کے (نماز عید کے لئے) نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی (عید کے) ایک یا دو دن پہلے اسے ادا کر دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر کو عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ادا کر دیا کرتے

3299- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الضحاك بن عثمان، فمن رجال مسلم. ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم. ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِعْطَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ الناس إلى المصلي أخرجه مسلم "986" "23" في الزكاة: باب الأمر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. أخرجه أحمد 2/157، وابن خريمة "2421"، والدارقطني 2/152 من طرق عن ابن أبي فديك، به. أخرجه أحمد 2/151 و2/154- 155، والدارمي 1/392، والبخاري "1509" في الزكاة: باب الصدقة قبل العيد، ومسلم "986"، وأبو داود "1610" في الزكاة: باب متى تؤدى، والنسائي 5/54 في الزكاة: باب الوقت الذي يستحب أن تؤدى صدقة الفطر، والترمذي "677" في الزكاة: باب ما جاء في تقديمها قبل الصلاة، وابن خزيمة "2422" و"2423"، والدارقطني 2/153 من طرق عن نافع، به. أخرجه مالك في "الموطأ" 1/285 عن نافع أن عبد الله بن عمر كان يبعث بزكاة الفطر إلى الذي تجمع عنده قبل الفطر بيومين أو ثلاثة.

تھے اور وہ رمضان شروع ہونے سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنے شروع کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعِ تَمْرٍ اَوْ صَاعِ شَعِيرٍ

کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3300 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگوں نے گندم کے دو مد اس کے برابر قرار دیئے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِاَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اِنَّمَا تَجِبُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ دُونَ غَيْرِهِمْ

اس تفصیلی روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ صدقہ فطر کی ادائیگی مسلمانوں کی طرف سے لازم ہوتی ہے غیر مسلموں کی طرف سے لازم نہیں ہوتی ہے

3301 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

3300- إسناده صحيح شرطهما، وأخرجه الطحاوى 2/44 من طريق أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "1507" فى الزكاة: باب صدقة الفطر صاعًا من تمر، ومسلم "984" "15" فى الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، والنسائى فى " الكبرى " كما فى "التحفة" 6/196، وابن ماجه "1825" فى الزكاة: باب صدقة الفطر، من طرق عن الليث، به.

3301- إسناده صحيح على شرطهما. وهو فى "الموطأ" .1/284 ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/250 و 251، والدارمى 1/392، وأحمد 2/63، البخارى "1504" فى الزكاة: باب صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين، ومسلم "984" فى الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين فى التمر والشعير، وأبو داوُد "1611" فى الزكاة: باب كم يؤدى فى صدقة الفطر، والترمذى "676" فى الزكاة: باب ما جاء فى صدقة الفطر، والنسائى 5/48 فى الزكاة: باب فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين، وفى "الكبرى" كما فى "التحفة" 6/206، وابن ماجه "1826" فى الزكاة: باب صدقة الفطر، وابن خريمة "2399" و "2400"، والطحاوى 44"2"، والبيهقى 4/161 و 161- 162 و 163، والبغوى ."1593"

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے جو ہر آزاد اور غلام مذکر اور مونث مسلمان پر لازم ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَكُنْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بِالْمُنْفَرِدِ بِهَا دُوْنَ غَيْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ ''مسلمانوں کی طرف سے'' ان الفاظ کو نقل کرنے میں امام مالک منفرد نہیں ہیں کہ دوسرے کسی نے یہ نقل نہ کیے ہوں

3302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ، رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ، صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان آزاد یا غلام، مرد یا عورت، نابالغ یا بالغ پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس چیز کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ:

3302- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "صحيحه" "984" "16" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. أخرجه البيهقي 4/162 من طريق أحمد بن سلمة، عن محمد بن رافع، به. أخرجه ابن خزيمة "2398"، والبيهقي 4/162، والدارقطني 2/139 و 152 من طرق عن ابن أبي فديك، به. أخرجه الدارقطني 2/141 من طريقين عن الضحاك، به.

3303- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن محمد بن السكن فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "1503" في الزكاة: باب فرض صدقة الفطر، وأبو داود "1612" في الزكاة: باب كم يؤدى في صدقة الفطر، والنسائي 5/48 في الزكاة: باب فرض زكاة: رمضان على المسلمين دون المعاهدين، والبيهقي 4/162، والبغوي "1594"، والدارقطني 2/139- 14، من طريق يحيى بن محمد بن السكن، بهذا الإسناد.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا ہر آزاد اور غلام پر مذکر اور مونث مسلمان پر لازم قرار دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ لوگوں کے نماز عید کے لئے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُبَيِّنُ صِحَّةَ مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس چیز کے صحیح ہونے کو بیان کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

3304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ جَوْصَا بِدِمَشْقَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَيْوَةَ شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ، حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ جَعَلُوْا عِدْلَ ذٰلِكَ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر چھوٹے یا بڑے آزاد یا غلام مسلمان کی طرف سے صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس کے بعد لوگوں نے گندم کے دو مد اس کے برابر قرار دے دیئے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخْرِجَ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعَ اَقِطٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ صدقہ فطر میں پنیر کا ایک صاع ادا کرے

3305 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،

3304– إسناده حسن، المعلى بن إسماعيل المدني ذكره المصنف في "الثقات" 7/493، وقال ابوحاتم فيما نقله عنه ابنه 8/332: ليس بحديثه بأس، صالح الحديث لم يرو عنه غيرُ أرطاة، بقية رجاله ثقات. وأخرجه الدارقطني 2/140من طريق شريح بن يزيد، حدثنا أرطاة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/251، وأحمد 2/5 و 55 و 66 و 102، وابن أبي شيبة 3/72، والدارمي 1/392، والبخاري "1511" في الزكاة: باب صدقة الفطر على الحر والمملوك، و"1512" باب صدقة الفطر على الصغير والكبير، ومسلم "984" "14" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، وأبوداوُد "1613" و "1614" و "1615" في الزكاة: باب كم يؤدى في صدقة الفطر، وابن خزيمة "2393" و "2395" و "2397" و "2403" و "2404" و "2409" و "2411"، والطحاوي 2/44، والبيهقي 4/159 و 160 و 162و 164، والدارقطني 2/139و 140من طرق عن نافع، به.

عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُخْرِجُ فِىْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ، وَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَدْمَةً، فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ: مَا اَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هٰذِهٖ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے' تو ہم صدقہ فطر میں اناج کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع دیا کرتے تھے یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے عہد حکومت میں) شام سے مدینہ منورہ آئے انہوں نے اس بارے میں لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ کہا میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو مد اس صاع کے برابر ہوتے ہیں' تو لوگوں نے اس بات کو اختیار کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِىْ سَعِيْدٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَرَادَ بِهٖ صَاعَ حِنْطَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوسید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ''اناج کا ایک صاع'' اس کے ذریعے ان کی مراد گندم کا ایک صاع ہے

3306 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، فِيْمَا انْتَخَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ

3305- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داوٗد بن قيس -هو الفرّاء- فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/98، والنسائى 5/51 فى الزكاة: باب الزبيب، وابن ماجه "1829" فى الزكاة: باب صدقة الفطر، وابن خزيمة "2418" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/252، وأحمد 3/23، والدارمى 1/392، ومسلم "985" "18" فى الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، وأبو داوٗد "1616" فى الزكاة: باب كم يُؤدى فى صدقة الفطر، والنسائى 5/53 فى الزكاة: باب الشعير، والطحاوى 2/42، والبيهقى 4/165، والدارقطنى 2/146، والبغوى "1596" من طرق عن داوٗد بن قيس، به.

3306- إسناده حسن. عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بن حكيم، روى عنه جمع، وأخرج حديثه أبو داوٗد والنسائى، وباقى رجاله ثقات، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" "2419"، وقال بإثره: ذكر الحنطة فى خبر أبى سعيد غير محفوظ، ولا أدرى ممن الوهم. وقوله "وقال له رجل من القوم: أو مدين من قمح ..." إلى آخر الخبر دال على إن ذكر الحنطة فى أول القصة خطأ أو وهم، إذ لو كان أبو سعيد قد أعلمهم أنهم كانوا يخرجون على عهد رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم صاع حنطة، لما كان لقول الرجل: أو مدين من قمح، معنى. وانظر "نصب الراية" 2/418. وأخرجه البيهقى 4/165- 166، والدارقطنى 2/145-146 من طرق عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "1616" فى الزكاة: باب كم يؤدى فى صدقة الفطر، والحاكم 1/411 من طريقين عن إسماعيل بن علية، به. وأخرجه النسائى 5/53 فى الزكاة: باب الأقط، والطحاوى 2/42 من طرق عن عبد اللّٰه بن عبد اللّٰه، به.

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ: وَذَكَرُوا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَا اُخْرِجُ اِلَّا مَا كُنْتُ اُخْرِجُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَاعَ تَمْرٍ، اَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ، اَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعَ اَقِطٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ؟ فَقَالَ: لَا، تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ لوگوں نے ان کے سامنے صدقہ فطر کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں' تو صدقہ فطر اسی طرح نکالوں گا' جس طرح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نکالتا تھا یعنی کھجور کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے ان سے کہا: یا پھر گندم کے دو مد' تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ قیمت ہے میں اسے قبول نہیں کروں گا اور اس پر عمل بھی نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخْرِجَ فِىْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعَ زَبِيبٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ صدقہ فطر میں کشمش کا ایک صاع ادا کرے

3307 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عِيَاضٌ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا اُخْرِجُ اَبَدًا اِلَّا صَاعًا، اِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ، اَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعَ زَبِيبٍ، اَوْ صَاعَ اَقِطٍ - يَعْنِىْ فِىْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ہمیشہ صاع کی شکل میں ادائیگی کروں گا' جس طرح ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کیا کرتے تھے جو کھجور کا ایک صاع ہوتا تھا جو کا ایک صاع ہوتا تھا یا کشمش کا ایک صاع ہوتا تھا یا پنیر کا ایک صاع ہوتا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ صدقہ فطر کے طور پر اسے ادا کرتے تھے۔

3307- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان، فقد أخرج له البخاري تعليقًا ومسلم متابعة . وأخرجه أبو يعلى "1227" عن أبي خيثمة، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد "1618" في الزكاة: باب يؤدي في صدقة الفطر، ومن طريقه البيهقي 4/172 عن مسدد، عن يحيى القطان، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/172-173، ومسلم "985" "21" في الزكاة: باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، والنسائي 5/52 في الزكاة: باب زكاة الدقيق، وابن خزيمة "2413" و "2414" من طرق عن ابن عجلان، به. وأخرجه مالك 1/284، ومن طريقه الشافعي 1/251و 252، والدارمي 1/392، والبخاري "1506" في الزكاة: باب صدقة الفطر صاعًا من طعام، ومسلم "985"، والطحاوي 2/42، والبيهقي 4/164، والبغوي "1595" عن زيد بن أسلم، عن عياض، به. وأخرجه أحمد 3/73، والدارمي 1/392، والبخاري "1505" في الزكاة: باب صاع من شعير، و "1508" باب صاع من زبيب، ومسلم "985" "19" و"20"، والنسائي 5/51 باب التمر في زكاة الفطر، وباب الزبيب، والطحاوي 2/41و 42، والدارقطني 2/146من طرق عن زيد بن أسلم، به.

بَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

باب: نفلی صدقے کا بیان

3308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَدْرِ النَّهَارِ، فَجَاءَ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ عَلَيْهِمْ سُيُوفٌ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُّضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُّضَرَ، فَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغَيَّرَ لَمَّا رَاٰى مِنْهُمْ مِنَ الْفَاقَةِ، قَالَ: فَدَخَلَ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ، فَخَرَجَ، فَصَلّٰى، ثُمَّ قَالَ: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) (النساء: 1)، (اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) (الحشر: 18) يَتَصَدَّقُ امْرُؤٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ، وَمِنْ دِرْهَمِهٖ، وَمِنْ ثَوْبِهٖ، وَمِنْ صَاعِ بُرِّهٖ، وَمِنْ صَاعِ شَعِيْرِهٖ، حَتّٰى ذَكَرَ شِقَّ تَمْرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ تَعْجِزُ كَفَّاهُ، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْمَيْنِ مِنَ الثِّيَابِ وَالطَّعَامِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَلَّلَ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهٗ، كَانَ لَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهٗ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ

3308- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير المنذر بن جرير فمن رجال مسلم. أخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" "243" بتحقيقنا، والطبراني "2372" من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. أخرجه الطيالسي "670"، وعلي بن الجعد "531"، وابن شيبة 3/109- 110، وأحمد 4/357 و 358 359 و359، ومسلم "1017" في الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، والنسائي 5/75 77 في الزكاة: باب التحريض على الصدقة، والبيهقي 4/175- 176، والبغوي "1661" من طريق شعبة، به. وأخرجه الطحاوي "244"، والطبراني "2373" و "2374" من طريقين عن عون بن أبي جحيفة، به. وأخرجه مسلم "1017" "70"، والترمذي "2675" في العلم: باب ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، وابن ماجه "203" في المقدمة: باب من سن سنة حسنة أو سيئة، والطحاوي "245"، والطبراني "2375"، والبيهقي 4/176 من طريق عبد الملك بن عمير، عن المنذر بن جرير، به مطولًا ومختصرًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164) اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الْاَوْزَارِ لَا الْكُلَّ، اِذْ اَخْبَرَ الْمُبَيِّنُ عَنْ مُّرَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِیْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، فَعَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهُ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ، فَكَاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَالَ: لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى اِلَّا مَا اَخْبَرَكُمْ رَسُوْلِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَزِرُ، وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ، وَلَا خَصَّ عُمُوْمَ الْخِطَابِ بِهٰذَا الْقَوْلِ اِلَّا مِنَ اللّٰهِ، شَهِدَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ حَيْثُ قَالَ: (وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى) (النجم: 4) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَظِيْرُ هٰذَا قَوْلُهٗ جَلَّ وَعَلَا: (وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ) (الأنفال: 41) فَهٰذَا خِطَابٌ عَلَى الْعُمُوْمِ، كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164)، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ، فَاَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السَّلَبَ لَا يُخَمَّسُ وَاَنَّ الْقَلِيْلَ يَكُوْنُ مُنْفَرِدًا بِهٖ، فَهٰذَا تَخْصِيْصُ بَيَانٍ لِذٰلِكَ الْعُمُوْمِ الْمُطْلَقِ

❁❁ منذر بن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ لوگ دن چڑھے نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے جسم پر نامناسب لباس تھا اور پاؤں میں جوتے نہیں تھے انہوں نے کھالیں اوڑھی ہوئی تھیں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں ان میں سے زیادہ تر لوگوں کا تعلق مضر قبیلے سے تھا بلکہ ان سب کا تعلق مضر قبیلے سے تھا جب نبی اکرم ﷺ نے ان کا فقر و فاقہ ملاحظہ فرمایا' تو آپ ﷺ کی پریشانی آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر مجھے نظر آئی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھر میں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی' تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے اور اس سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے بہت زیادہ مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے داری کا خیال رکھو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے"۔

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے آگے کے لیے کیا بھیجا ہے۔"

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:) آدمی اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے گندم کا ایک صاع جو کا ایک صاع صدقہ کرے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے نصف کھجور کا تذکرہ کیا (راوی بیان کرتے ہیں:) انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ایک تھیلی لے کر آیا جسے وہ بمشکل اٹھا رہا تھا وہ اس سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی' پھر لوگ یکے بعد دیگرے چیزیں لانے لگے' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کپڑوں اور اناج کے دو ڈھیر دیکھے' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ سونے کی طرح دمک رہا تھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اسلام میں کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے اور اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اس شخص کو اس اچھے کام بھی

اجر ملے گا اور اس کے بعد جو لوگ اس پر عمل کریں گے (ان کا سا بھی) اجر ملے گا اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرے اور اس کے بعد اس برے طریقے پر عمل کیا جائے تو اسے (اپنے برے عمل) کا بھی گناہ ہوگا اور اس کے بعد جو لوگ اس برائی پر عمل کریں گے ان کا بھی اسے گناہ ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا'' اس سے مراد بعض قسم کا بوجھ ہے تمام اقسام کے بوجھ مراد نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کرنے والی شخصیت (نبی اکرم) نے یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اسلام میں برے طریقے کا آغاز کرتا ہے اور پھر اس کے بعد اس طریقے پر عمل کیا جاتا ہے' تو اس برائی کا بوجھ اس شخص پر بھی ہوگا۔ اس کے بعد جو شخص اس برائی پر عمل کرے گا اس کا بوجھ بھی اس شخص پر ہوگا تو گویا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ماسوائے اس کے جس کے بارے میں میرے رسول نے تمہیں یہ اطلاع دے دی ہے کہ وہ بوجھ اٹھائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ارشاد فرمائی ہے اور آپ نے اس خطاب کے عموم کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت مخصوص کیا ہے۔ اس بات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''یہ رسول اپنی خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا یہ صرف وہی کلام کرتا ہے' جو اس کی طرف وحی کیا جاتا ہے۔''

اس کی نظیر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تم جو بھی غنیمت حاصل کرو گے اس کا پانچوں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا۔''

تو یہ خطاب عمومی طور پر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس مقتول کا سامان اس شخص کو مل جائے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں یہ اطلاع دی ہے کہ مقتول کے جسم پر موجود سامان مال خمس میں شامل نہیں ہوگا اور اور تھوڑا مال بھی اسی (قاتل) کو ملے گا' تو یہ اس مطلق عمومی حکم کی تخصیص ہو جائے گی۔

ذِكْرُ اِطْفَاءِ الصَّدَقَةِ غَضَبَ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا

صدقے کا پروردگار کے غضب کو ختم کر دینے کا تذکرہ

3309 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ

3309- إسناده ضعيف، عبد الله بن عيسى الخزاز ضعيف كما في "التقريب"، والحسن قد عنعنه. وأخرجه الترمذي "664" في الزكاة: باب ما جاء في فضل الصدقة، ومن طريقه البغوي "1634" عن عقبة بن مكرم، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن غريب من هذا الوجه. قلت: وله من طريق آخر عند العقيلي في "الضعفاء" بلفظ "إن الصدقة ترد غضب الرب وتمنع البلاء وتزيد في الحياة" وفي سنده مجهولان. وآخر عند القضاعي في "مسند الشهاب" "1094" بلفظ "إن الله ليدرأ بالصدقة سبعين ميتة من السوء" وفيه ثلاثة ضعفاء، ولا يصلح الطريقان لتقوية الحديث.

اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ پروردگار کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو پرے کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ظِلَّ كُلِّ امْرِءٍ فِي الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ صَدَقَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا

3310 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُلُّ امْرِءٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، اَوْ قَالَ: حَتّٰى يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ يَزِيدُ: فَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ لَا يَتَصَدَّقُ فِيهِ بِشَيْءٍ وَّلَوْ كَعْكَةً وَّلَوْ بَصَلَةً

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔''

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 'یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔

یزید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے ابوالخیر نامی راوی روزانہ کوئی نہ کوئی چیز صدقہ کیا کرتے تھے' اگرچہ کوئی روٹی یا پیاز ہی صدقہ کریں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِتِّقَاءِ مِنَ النَّارِ - نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا - بِالصَّدَقَةِ، وَاِنْ قَلَّتْ

صدقے کے ذریعے جہنم سے بچنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ خواہ وہ صدقہ تھوڑا ہو' ہم (جہنم سے) اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي

3310- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/181 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وهو في "الزهد" لابن المبارك "645"، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/147- 148، وأبو يعلى "1766"، وابن خزيمة "2431"، وصحّحه الحاكم 1/416 على شرط مُسلم ووافقه الذهبي . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/"771" عن المطلب بن شعيب الأزدي، عن عبد الله بن صالح، عن حرملة بن عمران، به.

اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (کوئی بھی چیز صدقہ کر کے) جہنم سے بچ سکتا ہو اسے ایسا کرنا چاہئے' خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَدَقَةَ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ الْخَائِفِ الْفَقْرَ الْمُؤَمِّلِ طُوْلَ الْعُمُرِ اَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةِ مَنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تندرستی کے عالم میں مال کی خواہش رکھتے ہوئے

جبکہ آدمی کو مال میں کمی ہونے کا اندیشہ بھی ہو اور لمبی عمر کی خواہش بھی ہو یہ اس صدقے سے افضل ہے جس میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتی ہیں

3312 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ،

3311– إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد بن كثير: هو العبدى، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعى، وسماع الثورى منه قديم .أخرجه الطبرانى فى "الكبير" "207"/17 عن أبى خليفة وعن معاذ بن المثنى، كلاهما عن محمد بن كثير العبدى، بهذا الإسناد .أخرجه أحمد 4/256 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، عن سفيان، به .أخرجه الطيالسى "1036"، وابن الجعد "467" "471"، , أحمد 4/258 –259 و 377، وابن أبى شيبة 3/110، والبخارى "1417"، فى الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، ومسلم "1016" فى الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، والطبرانى "208"/17، والبيهقى 4/176 من طرق عن شعبة، عن أبى إسحاق به .أخرجه الطبرانى "209"/17 و "210"و "211و "212و "213" و "214"و "215" من طرق عن أبى إسحاق، به .أخرجه أحمد 4/258 و379، والطبرانى "215"/17 من طريقين عن عبد الله ابن معقل، به. وانظر "7329" و ."7330"

3312– إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلى الكوفى مختلف فى اسمه، فقيل: هرم، وقيل: عمرو، وقيل: عبد الله، وقيل: عبد الرحمٰن، وقيل: جرير . وأخرجه أحمد 2/25، ومسلم "1032" فى الزكاة: باب بيان أن أفضل الصدقة صدقة الصحيح الشحيح، ابن خزيمة "2454"، والبيهقى 4/189 _190 من طرق عن جرير، به .وأخرجه أحمد 2/231 و 415، والبخارى "1419" فى الزكاة: باب فضل صدقة الصحيح الشحيح، و "2748" فى الوصايا: باب الصدقة عند الموت، وأبو داوُد "2865" فى الوصايا: باب ما جاء فى كراهية الإضرار فى الوصية، والنسائى 5/86 فى الزكاة: باب أى الصدقة أفضل، و 6/237 فى الوصايا: باب الكراهية فى تأخير الوصية، وابن ماجه "2706" فى الوصايا: باب النهى عن الإمساك فى الحياة، والتبذير عند الموت، والبغوى "1671" من طرق عن عمارة بن القعقاع، به . قوله "إذا بلغت الحلقوم" يريد الروح وإن لم يتقدم لها ذكر، وقوله "لفلان كذا" كناية عن الموصى له، وقوله "وقد كان لفلان " كناتة عن الوارث. وفيه دليل على أن الموصى ممنوع من الإضرار فى الوصية لتعلق حق الورثة بماله، لقوله "وقد كان لفلان " وأنه إذا أضر كان للورثة رد الضررن وهو ما زاد على الثلث.

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمَلُ الْغِنٰى، وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ زیادہ بڑا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم ایسی حالت میں صدقہ کرو کہ تم تندرست بھی ہو تمہیں (اپنے مال کے ساتھ) محبت بھی ہو اور تمہیں (مال خرچ کرنے کے نتیجے میں) غربت کا اندیشہ بھی ہو اور تمہیں خوشحال رہنے کی خواہش بھی ہو تم (صدقہ کرنے کو) اتنا مؤخر نہ کر دینا کہ جان حلق تک پہنچ جائے اور پھر تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا ملے فلاں کو اتنا ملے' حالانکہ وہ ویسے ہی فلاں کو مل جانا ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَصَدِّقَ بِالْمُتَجَنِّنِ لِلْقِتَالِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کرنے والے شخص کو جنگ کے لیے ڈھال استعمال کرنے والے شخص سے تشبیہ دینا

3313 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ لَدُنْ تَرَاقِيْهِمَا اِلٰى ثَدْيَيْهِمَا، فَاَمَّا الْمُنْفِقُ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُنْفِقَ مَادَتْ عَلَيْهِ، وَاتَّسَعَتْ حَتّٰى تَبْلُغَ قَدَمَيْهِ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ، وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُنْفِقَ اَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا وَلَزِمَتْ، فَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُوَسِّعَهَا وَلَا تَتَّسِعُ، فَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُوَسِّعَهَا وَلَا تَتَّسِعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

3313- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ابن عجلان فقد روى له مسلم متابعة وهو صدوق . وأخرجه الشافعي 1/221، وأحمد 2/256، والحميدى "1064"، والبخارى "1443" فى الزكاة: باب مثل المتصدق والبخيل، ومسلم "1021" فى الزكاة: باب مثل المنفق والبخيل، والنسائى 5/70-71 فى الزكاة: باب صدقة البخيل، وأبو الشيخ فى "الأمثال" "268"، والرامهرمزى فى "الأمثال" ص1023، والبيهقى 4/186، والبغوى "1660" من طرق عن أبى الزناد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو الشيخ فى "الأمثال" "267" من طريق ابن لهيعة، عن الأعرج، به. وله طريق أخرى سترد عند المؤلف "3332".تنبيه: وقع فى رواية مسلم: عن عمرو الناقد، عن سفيان "مثل المنفق والمتصدق" وهو وهم صوابه مثل ما وقع فى باقى الروايات عنده وعند غيره "مثل المنفق والبخيل"، ووقع فى هذه الرواية تصحيفات وتقديم وتأخير نبه عليها القاضى عياض، ونقلها عنه النووى فى "شرح مسل" 7/107-108، فانظرها فيه.

''خرچ کرنے والے اور کنجوس کی مثال ایسے آدمیوں کی طرح ہے جن کے جسم پر دو زر ہیں ہوتی ہیں جوان کی گردن سے لے کر سینے تک ہوتی ہیں خرچ کرنے والا شخص جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے اور کشادہ ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ (ڈھیلی ہو کے نیچے گر جاتی ہے) اور اس کے قدموں تک آ جاتی ہے اور اس کے پاؤں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے جہاں تک کنجوس شخص کا تعلق ہے جب وہ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے اور پختہ ہو جاتا ہے اور وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَصَدِّقَ بِطُولِ الْيَدِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کرنے والے شخص کو لمبے ہاتھ سے تشبیہ دینا

3314 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَسْرَعُكُنَّ بِي لُحُوقًا اَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيُّهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا، قَالَتْ: فَكَانَ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے مجھ سے سب سے پہلے وہ ملے گی' جس کے ہاتھ تم سب سے لمبے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھوں کی پیمائش کی کہ کس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ہاتھ ہم سب سے لمبا تھا' کیونکہ وہ اپنے اس ہاتھ کے ذریعے خود کام کاج کرتی ہیں اور صدقہ وخیرات کرتی تھیں۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَصَدِّقَ الْكَثِيرَ بِطُولِ الْيَدِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ صدقہ کرنے والے شخص کو لمبے ہاتھ سے تشبیہ دینا

3315 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ لَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيَّتُنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ فَقَالَ: اَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَ: فَاَخَذْنَ قَصَبَةً يَتَذَارَعْنَهَا، فَمَاتَتْ

3314- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "2452" في فضائل الصحابة: باب من فضائل زينب أم المؤمنين رضي الله عنها، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/374 من طريق محمود بن غيلان، بهذا الإسناد

سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، وَكَانَتْ كَثِيرَةَ الصَّدَقَةِ، فَظَنَنَّا اَنَّهُ قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا بِالصَّدَقَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع تھیں ان میں سے کوئی بھی غیر موجود نہیں تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے ہم میں سے کون ملے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ازواج مطہرات نے ایک لکڑی لی اور اس کے ذریعے اپنے ہاتھوں کی پیمائش کرنے لگیں، تو سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا انتقال پہلے ہوا کیونکہ وہ بکثرت صدقہ کیا کرتی تھیں (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) ہم نے یہ گمان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہو اس سے مراد یہ ہے کہ جو زیادہ صدقہ کرتی ہو۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ فِي التَّرْبِيَةِ كَتَرْبِيَةِ الْاِنْسَانِ الْفَلُوَّ اَوِ الْفَصِيلَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقے میں اضافے کو اس چیز سے تشبیہ دینا جس طرح انسان اپنے جانور کو پالتا پوستا ہے

3316 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ - وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ - اِلَّا كَانَ اللّٰهُ يَاْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى تَبْلُغَ التَّمْرَةُ مِثْلَ اُحُدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی مسلمان پاکیزہ کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ (اس صدقے کو) اپنے دست قدرت میں لے لیتا ہے اور اسے بڑھانا شروع کرتا ہے، جس طرح کوئی شخص اپنے

3315- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير الحسن بن مدرك فمن رجال البخاري، قال النسائي: لا بأس به، وقال ابن عدي: هو من حفاظ البصرة، وقول أبي داؤد: كذاب كان يأخذ أحاديث فهد بن عوف فيلقنها على يحيى بن حماد، ردّه الحافظ بقوله: إن كان مستند أبي داؤد في تكذيبه هذا الفعل، فهو لا يوجب كذبا، لأن يحيى بن حماد وفهد بن عوف جميعا من أصحاب أبي عوانة، فإذا سأل الطالب شيخه عن حديث رفيقه ليعرف إن كان من جملة مسموعه، فحدثه به أولا، فكيف يكون بذلك كذابا وقد كتب عنه أبو زرعة وأبو حاتم ولم يذكرا فيه جرحا وهما ما هما في النقد، وقد أخرج عنه البخاري أحاديث يسيرة من روايته عن يحيى بن حماد، مع أنه شاركه في الحمل عن يحيى بن حماد وفي غيره من شيوخه. والحديث أخرجه النسائي 5/66-67في الزكاة: باب فضل الصدقة، عن أبي داؤد، عن يحيى بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/121، والبخاري "1420" في الزكاة، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/371

جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ ایک کھجور ''احد'' پہاڑ جتنی ہو جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الْحُبَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ابوحباب نامی راوی منفرد ہے

3317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ لَيُرَبِّي لِاَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيْلَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ اُحُدٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی ایک کھجور یا ایک لقمے کو بڑھاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ یا ایک کھجور احد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے)''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَضْعِيْفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَدَقَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِيُوَفِّرَ ثَوَابَهَا عَلَيْهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ مسلمان شخص کے دیئے ہوئے صدقے کو دوگنا کر دیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اسے اس کا ثواب زیادہ دے

3316- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبيد الله بن عمر: هو العدوى والعمرى، وأبو الحباب: هو سعيد بن يسار المدني. وهو في "الزهد" لا بن المبارك "648"ن ومن طريقة أخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/75، وابن خزيمة "2425".وأخرجه أحمد 2/538، ومسلم "1014" في الزكاة باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، والترمذي "في الزكاة: باب ما جاء في فضل في الزكاة: باب فضل الصدقة، والنسائي 5/57 في الزكاة: باب الصدقة من غلول، وابن ماجه "1842" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والبغوي "1632" من طريق الليث، عن سعيد المقبري، بهذا الإسناد.أخرجه أحمد 2/381- 382- 419، ومسلم "1014" "64" من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة .وأخرجه البخاري "1410" في الزكاة: باب الصدقة من طريق أبي النضر، عن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن دينار، عن أبيه، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أيضًا "7430" وقال خالد بن مخلد، حدثنا سليمان، حدثني عبد الله بن دينار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

3317- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الصمد، هو ابن عبد الوارث.وأخرجه أحمد 6/251 عن عبد الصمد، بهذا الإسناد .وقال الهيثمي في "المجمع" 3/111: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح. وفاته أن يعزوه لأحمد. وأخرجه البزار "931" من طريق يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة قال الهيثمي 3/112: رجاله ثقات.

3318 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِی، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَصَدَّقُ بِالتَّمْرَةِ اِذَا كَانَتْ مِنْ طَيِّبٍ - وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ - فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِیْ كَفِّهِ، فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّی اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰی تَكُوْنَ فِیْ يَدِهِ جَلَّ وَعَلَا مِثْلَ جَبَلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص جب پاکیزہ کمائی میں سے کوئی کھجور صدقہ کرتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ کمائی کو ہی قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں رکھتا ہے اور اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں وہ (ایک کھجور) پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِیُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سعید مقبری نامی راوی منفرد ہے

3319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَی بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِی الْحُبَابِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ - وَلَا يَصْعَدُ اِلَی اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ - فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّی اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰی يَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پاکیزہ کمائی میں سے ایک کھجور جتنا صدقہ کرتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف پاکیزہ چیز ہی پیش ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں الٹتا پلٹتا ہے پھر وہ اس کرنے والے کے لئے بڑھاتا ہے' جس طرح کوئی

3318– إسناده حسن. أبو سعيد مولى المهري روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وأخرج له مسلم في "صحيحه"، ووثقه الذهبي في "الكاشف"، فقول الحافظ في "التقريب": مقبول، غيرُ مقبول.

3319– إسناده حسن، علي بن شعيب صدوق روى له النسائي، وابن عجلان روى له مسلم متابعة والبخاري تعليقًا وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. أبو النضر: هو هاشم بن القاسم، وورقاء: هو ابن عمر اليشكري. وأخرجه أحمد 2/431، عن يحيى بن سعيد، عن ابن عجلان، بهذا الإسناد.

شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ وہ (ایک کھجور) پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔"

3320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالطَّاعَةِ لِاَزْوَاجِهِنَّ، وَقَالَ: اِنَّ مِنْكُنَّ مَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ - وَجَمَعَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ -، وَمِنْكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ، - وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ -، فَقَالَتِ الْمَارِدَةُ اَوِ الْمُرَادِيَّةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلِمَ ذٰلِكَ؟، قَالَ: تَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَتُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُسَوِّفْنَ الْخَيْرَ *

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور شوہر کی فرمانبرداری کی ہدایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کچھ خواتین جنت میں داخل ہوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: اور تم میں سے کچھ جہنم کا ایندھن بنیں گی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو کشادہ کر لیا، تو مارد یا شاید مراد قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی وجہ کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شوہر کی ناشکری کرتی ہو تم لعنت بکثرت کرتی ہو اور بھلائی کی ناشکری کرتی ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلرِّجَالِ بِالْاِكْثَارِ مِنَ الصَّدَقَةِ

مردوں کو بکثرت صدقہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ

3320- عبيد بن جناد ترجمه المؤلف في الثقات 8/432، فقال: عبيد بن جناد مولى بن جعفر بن كلاب من أهل حلب، يروى عن عبيد الله بن عمرو، وعطاء بن مسلم الحلبي، حدثنا عنه أبو يعلى مات سنة إحدى وثلاثين ومئتين، وفي "الجرح والتعديل" 5/404: عبيد بن جناد الحلبي روى عن عطاء بن مسلم وابن المبارك، روى عنه أحمد بن أبي الحوارى وأبو زرعة، سئل أبي عنه، فقال: صدوق لم أكتب عنه، وزيد بن رفيع مختلف فيه، قال أحمد: ما به بأس، وقال أبو داؤد: جزرى ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات" 6/304 وقال: كان فقيهًا ورعًا ثقة، وذكره ابن شاهين في "الثقات"، وضعفه الدارقطني، وقال النسائي: ليس بالقوة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "3109" عن محمد بن أحمد الوكيعي، عن عبيد بن جناد، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 4/314 ونسبه للطبراني وضعفه بيزيد بن رفيع.

3321- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داؤد بن قيس فمن رجال مسلم. وأخرجه عبد الرزاق "5634"، وأحمد 3/36 و42 و54، ومسلم "889" في أول كتاب العيدين، والنسائي 3/187 في العيدين: باب استقبال الإمام الناس بوجهه في الخطبة، و 3/190 باب حث الإمام على الصدقة في الخطبة، وابن ماجه "1288" في الصلاة: باب ما جاء في الخطبة في العيدين، وأبو يعلى "1343"، وابن خزيمة "1449"، والفريابي في "أحكام العيدين" "101"، والبيهقي 3/297 من طرق عن داؤد بن قيس، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "304" في الحيض: باب ترك الحائض الصوم، و "1462" في الزكاة: باب الزكاة على الأقارب، و "1951" في الصوم: باب الحائض تترك الصوم والصلاة، و "2658" في الشهادات: باب شهادة النساء، ومسلم "80" في الإيمان: باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات، من طريق محمد بن جعفر، عن زيد بن أسلم، عن عياض، به.

عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى سَرْحٍ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فَيُصَلِّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، فَيَنْصَرِفُ اِلَى النَّاسِ قَائِمًا فِى مُصَلَّاهُ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُقْبِلُ عَلَيْهِمْ، وَيَقُوْلُ لِلنَّاسِ: تَصَدَّقُوْا، فَكَانَ اَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالتِّبْرِ، فَاِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ وَاِلَّا انْصَرَفَ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن تشریف لے جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرتے تھے پھر سلام پھیرتے تھے پھر عید گاہ میں لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے اور لوگوں کی طرف رخ کرتے تھے اور لوگوں سے فرماتے: تم صدقہ و خیرات کرو تو زیادہ تر خواتین اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں وغیرہ صدقہ کرتی تھیں۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہم (روانہ کرنی ہوتی) تو اس کے بارے میں بات چیت کر لیتے ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلنِّسَاءِ بِالْاِكْثَارِ مِنَ الصَّدَقَةِ

خواتین کو بکثرت صدقہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3322 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِى يَوْمِ عِيْدٍ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

❁❁ عطاء بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عید کے دن نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر خواتین کے پاس تشریف لائے اور انہیں صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ اَجْلِهَا حَثَّ النِّسَاءَ عَلَى الْاِكْثَارِ مِنَ الصَّدَقَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) خواتین کو بکثرت صدقہ کرنے کی ترغیب دی تھی

3323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ،

3322- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم "2824".

3323- وائل بن مهانة لم يوثقه غير المؤلف 5/495، وباقي رجاله رجال الشيخين. محمد: هو ابن جعفر غندر، والحكم: هو ابن عتيبة، وذر: ابن عبد الله المرهبي. وأخرجه النسائي في "عشرة النساء" "374" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/433 و436، والدارمي 1/237 من طرق عن الحكم، به. وأخرجه أحمد 1/376، و423 و425، وابن أبي شيبة 3/110 والنسائي في "عشرة النساء" "375" من طريقين عن ذر، به.

عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًّا، يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ*، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِلنِّسَاءِ: تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ، قَالَتِ امْرَاَةٌ: لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ: بِمَ، اَوْ لِمَ؟، قَالَ: اِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا مِنْ نَاقِصَاتِ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ اَغْلَبُ عَلَى الرِّجَالِ ذَوِى الْاَمْرِ عَلٰى اَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ، قِيلَ: وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينِهَا؟، قَالَ: اَمَّا نُقْصَانُ عَقْلِهَا فَاِنَّ شَهَادَةَ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَاَمَّا نُقْصَانُ دِينِهَا فَاِنَّهُ يَاْتِي عَلٰى اِحْدَاهُنَّ كَذَا وَكَذَا مِنْ يَوْمٍ لَا تُصَلِّيْ فِيهِ صَلَاةً وَاحِدَةً

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے فرمایا:

''تم صدقہ وخیرات کیا کرو' کیونکہ اہل جہنم میں اکثریت تمہاری ہے ایک خاتون جو کسی بڑے خاندان کی نہیں تھی اس نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لعنت بکثرت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص خواتین لوگوں کے معاملات میں سمجھدار لوگوں پر غالب آجاتی ہیں دریافت کیا گیا: ان خواتین کی عقل اور دین میں کیا کمی ہے' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک ان کی عقل کا تعلق ہے اس کی صورت یہ ہے کہ دو خواتین کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے جہاں تک ان کے دین کی کمی کا تعلق ہے' تو اس کی صورت یہ ہے کہ ہر عورت پر کچھ ایسے دن آتے ہیں جن میں وہ ایک بھی نماز ادا نہیں کرسکتی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِاِطْعَامِ الْجِيَاعِ، وَفُكِّ الْاُسَارٰى مِنْ اَيْدِى اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ بھوکے کو کھانا کھلائے اور اللہ کے دشمن کافروں کے ہاتھوں سے قیدیوں کو نجات دلوائے (یعنی ان کا فدیہ ادا کرے)

3324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ اَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3324- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البيهقي 9/226 من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "5373" فى أول الأطعمة، وأبو داوٗد "3105" فى الجنائز: باب الدعاء للمريض بالشفاء، والبيهقي 3/379، و10/3، والبغوى "1407" من طريق محمد بن كثير، به. وأخرجه أحمد 4/394 و406، والبخارى "5174" فى النكاح: باب حق إجابة الوليمة والدعوة، و"7173" فى الأحكام: باب إجابة الحاكم الدعوة، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 6/418 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه البخارى "3046" فى الجهاد: باب فكاك الأسير، و "5649" فى المرضى: باب وجوب عيادة المريض، والبيهقى 9/226 من طريقين عن منصور، به.

(متن حدیث): اَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ، قَالَ سُفْيَانُ: الْعَانِي الْاَسِيْرُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کرواؤ۔''

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) العانی سے مراد قیدی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ سُؤَالَ رَعِيَّتِهِ الصَّدَقَةَ عَلَى الْفُقَرَاءِ اِذَا عَلِمَ الْحَاجَةَ بِهِمْ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی رعایا سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ غریبوں کو صدقہ دیں جب اسے ان (غرباء) کے ضرورت مند ہونے کا علم ہو

3325 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اَنَا، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، يَوْمَ فِطْرٍ، وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلَّى، فَصَلّٰى بِنَا، ثُمَّ خَطَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ خَاتَمَهُ، وَالرَّجُلُ يَنْزِعُ ثَوْبَهُ، وَبِلَالٌ يَقْبِضُ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَرَ اَحَدًا يُعْطِي شَيْئًا تَقَدَّمَ اِلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ صَدَقَةٍ، فَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَنْزِعُ خُرْصَهَا وَخَاتَمَهَا، وَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَنْزِعُ خُلْخَالَهَا، وَبِلَالٌ يَقْبِضُ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَرَ اَحَدًا يُعْطِي شَيْئًا اَقْبَلَ بِلَالٌ وَاَقْبَلْنَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن نکلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی عید گاہ کی طرف تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ صدقہ کرنے کا دن ہے تو تم لوگ صدقہ و خیرات کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو کسی نے اپنی انگوٹھی اتاری، کسی نے اپنا کپڑا اتارا (یعنی اضافی چادر اتاری) حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں وصول کرتے رہے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے کچھ دینا ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کی طرف بڑھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ یہ صدقہ کرنے کا دن ہے تو تم صدقہ کرو تو کسی عورت نے اپنا ہار اتارا، کسی نے انگوٹھی اتاری،

3325- حديث صحيح إسناده ضعيف، عمران بن عيينة صدوق له أوهام، وعطاء بن السائب قد اختلط بأخرة . لكن أخرجه بنحوه البخاري "964" و "1431" و "5883"، ومسلم "884"، والدارمي 1/378، وأحمد 1/280 من طريق شعبة، عن عدي، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وأخرجه أحمد 1/220، وأبو داوُد "1141" و "1142" و "1144"، وابن ماجه "1273" من طريق عطاء، عن ابن عباس .وفي الباب عن جابر عند أحمد 3/318، والدارمي 1/377- 378، والبخاري "961"، والنسائي 3/186- 187.

کسی نے اپنی پازیبیں اتاریں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں وصول کرتے رہے، یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ کیا کہ کوئی دینے والا باقی نہیں رہا، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ واپس آ گئے اور ہم بھی واپس آ گئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُتَصَدِّقِينَ فِي الدُّنْيَا هُمُ الْاَفْضَلُوْنَ فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دنیا میں صدقہ کرنے والے لوگ آخرت میں زیادہ فضیلت رکھنے والے ہوں گے

3326 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَسَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، يَقُوْلُ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَرَّةِ الْمَدِينَةِ مُمْسِيًا، فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي اُحُدًا ذَهَبًا اُمْسِي ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارٌ اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهِ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا - يَعْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ لِي: لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ، فَانْطَلَقَ، ثُمَّ جَاءَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَخَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ ضِرَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَنْطَلِقَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى جَاءَ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ آتِيَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ لِي، وَسَمِعْتُ صَوْتًا، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ جَائَنِي، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ وَاِنْ زَنٰى، وَاِنْ سَرَقَ، فَقَالَ: وَاِنْ زَنٰى، وَاِنْ سَرَقَ قَالَ جَرِيْرٌ: قَالَ الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اُضْمِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ شَرْطَانِ: اَحَدُهُمَا اَنَّ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ تَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ عَنْ جِنَايَاتِهِ الَّتِي لَهُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا، لِاَنَّ الْمَرْءَ لَا يَخْلُوْ مِنِ ارْتِكَابِ بَعْضِ مَا حُظِرَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، اُضْمِرَ فِي الْخَبَرِ هٰذَا الشَّرْطُ، وَالشَّرْطُ الثَّانِي: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، يُرِيْدُ بَعْدَ تَعْذِيْبِهِ اِيَّاهُ فِي النَّارِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا، اِنْ لَّمْ يَتَفَضَّلْ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ قَبْلَ ذٰلِكَ، لِئَلَّا يَبْقٰى فِي النَّارِ مَعَ مَنْ اَشْرَكَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، فَهٰذَانِ الشَّرْطَانِ مُضْمَرَانِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، لَا اَنَّ كُلَّ مَنْ

3326– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 5/152، والبخاري "2388" في الاستقراض: باب أداء الديون، و"6268" في الاستئذان: باب من أجاب بلبيك وسعديك، و "6444" في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "ما يسرني أن عندي مثل أحد ذهبا"، ومسلم 2/687 "32" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة، والترمذي "2644" في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، والنسائي في "اليوم والليلة" "1119" و"1121" و "1122"، والبيهقي 10/189 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3222" في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و "6443" في الرقاق: باب المكثرون هم المقلون، ومسلم "33"، والنسائي "1120" و"1122" من طرق عن زيد بن وهب، به. وانظر الحديث "169" و"170" عند المؤلف.

مَاتَ وَلَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ لَا مَحَالَةَ

❀❀ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: اللہ کے نام کی گواہی دے کر میں یہ بات بیان کرتا ہوں میں نے ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ایک مرتبہ میں شام کے وقت مدینہ منورہ کے پتھریلے علاقے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا ہمارے سامنے احد پہاڑ آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر اس سے تیسرے دن شام کے وقت میرے پاس ان میں سے ایک بھی دینار باقی ہو ما سوائے اس دینار کے جسے میں نے قرض کی واپسی کے لئے سنبھال کے رکھا ہو میں اس سونے کے بارے میں اللہ کے بندوں کے بارے میں یہی کہتا رہوں گا کہ اسے اتنا دے دو اسے اتنا دے دو یعنی اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں خرچ کرتا رہوں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن (اجر و ثواب کے حوالے سے) کمی رکھنے والے ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہنا جب تک میں تمہارے پاس آ تا نہیں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی تاریکی پھیل جانے کے بعد تشریف لائے میں نے ایک آواز سنی مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہ پہنچا ہو میں روانہ ہونے لگا پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یاد آئی تو میں اپنی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی تشریف لے آئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے پہلے یہ ارادہ کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہوں لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مجھے یاد آ گیا میں نے ایک آواز سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے وہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت کا جو بھی شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا میں نے دریافت کیا: اگرچہ وہ زنا کرے یا وہ چوری کرے؟ انہوں نے کہا: اگرچہ وہ زنا کرے یا چوری کرے۔

جریر نامی راوی کہتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں دو وضاحتیں پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے: جو شخص ایسی حالت میں مرجاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس کے ان گناہوں کو معاف کر دے جن کا ارتکاب اس نے دنیا میں کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے: آدمی اس دنیا میں کسی نہ کسی ممنوعہ چیز کا ارتکاب کر ہی لیتا ہے تو اس روایت میں یہ شرط پوشیدہ ہو گی اور دوسری شرط یہ ہے: کوئی شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں کچھ عرصہ کے لئے عذاب دے گا۔ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ یہ اس وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اسے معاف نہ کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے تاکہ جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں جو دنیا میں کسی کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے تو یہ دونوں شرطیں اس روایت میں پوشیدہ ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جو ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ لامحالہ طور پر جنت میں داخل ہو گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ لَا بَقَاءَ لَهُ مِنْ مَالِهٖ اِلَّا مَا قَدَّمَ لِنَفْسِهٖ، لِيَنْتَفِعَ بِهٖ يَوْمَ فَقْرِهٖ وَفَاقَتِهٖ، بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے مال میں سے وہی باقی رہ جاتا ہے

جسے وہ اپنی ذات کے لیے آگے بھیج دیتا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے اس دن فائدہ حاصل کرے جب اس کے فقر و فاقہ کا دن ہوگا (یعنی قیامت کے دن فائدہ حاصل کرے) اللہ تعالیٰ ہمیں اس دن میں برکت نصیب کرے

3327 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: (اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ) (التكاثر: 1)، قَالَ: يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ

مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت یہ آیت تلاوت کر رہے تھے:

"کثرت تمہیں غافل کردے گی"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدم کا بیٹا کہتا ہے میرا مال میرا مال، حالانکہ تمہارا مال صرف وہ ہے، جسے تم کھا کر فنا کردو یا جسے تم پہن کر پرانا کردو، یا صدقہ کرکے آگے بھیج دو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ مِنْ مَالِهٖ فِيْ اَوْلَادِهٖ وَعُقْبَاهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے مال میں سے اس کی اولاد کے لیے اور اس کی آخرت کے لیے کیا رہتا ہے؟

3328 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِي، وَاِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهٖ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى، اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى، اَوْ تَصَدَّقَ فَاَمْضٰى، وَمَا سِوَاهُ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ

3327- إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير صحابي الحديث فمن رجال مسلم. وانظر "701".

3328- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر "3244".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے میرا مال' حالانکہ اس کے مال میں سے اس کا حصہ صرف وہ ہے' جسے وہ کھا کر فنا کر دے یا پہن کر پرانا کر دے یا صدقہ کر کے آگے بھیج دے اس کے علاوہ جو بھی ہے' تو آدمی چلا جائے گا اور اسے لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ توقُّعِ الْخِلَافِ فِيْمَا قَدَّمَ لِنَفْسِهٖ، وَتَوَقُّعِ ضِدِّهٖ إِذَا اَمْسَكَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ

اس نے اپنی ذات کے لیے جو آگے بھیجا ہے اس میں برخلاف ہونے کی توقع رکھے اور جب وہ روک دیتا ہے تو اس کے متضاد ہونے کی توقع رکھے

3329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَرِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ مَنْ عَلَى الْاَرْضِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ: اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا اِلٰى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى، وَلَا غَرَبَتْ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب سورج نکلتا ہے' تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں اور ان کی آواز انسانوں اور جنوں کے علاوہ تمام روئے زمین کو سنائی دیتی ہے اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) سورج جب غروب ہوتا ہے' تو دو فرشتے اس کے پہلوؤں میں یہ اعلان کرتے ہیں: اے اللہ! (اپنی راہ) میں خرچ کرنے والے کو مزید دے اور نہ کرنے والے کا نقصان کر دے۔''

3329- إسناده صحيح على شرط مسلم . شيبان بن أبي شيبة: هو شيبان بن فروخ الحبطي مولاهم . وأخرجه الطيالسي "979"، وأحمد 5/197، والحاكم 2/445، والبغوي "4045" من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/122، ونسبه لأحمد وقال: ورجاله رجال الصحيح . وأورده أيضا 10/255 وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" ... ورواه الطبراني في "الأوسط" إلا أنه قال: "اللهم من أنفق فأعطه خلفًا، ومن أمسك فأعطه تلفًا" ورجال أحمد وبعض رجال أسانيد الطبراني في "الكبير" رجال الصحيح . وذكره الحافظ في "الفتح" 3/304 فقال: أخرجه ابن أبي حاتم من طريق قتادة، حدثني خليد العصري، عن أبي الدرداء مرفوعًا.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسْلِمِ مِنْ نَظْرَةٍ لِآخِرَتِهِ، وَتَقْدِيمِ مَا قَدَرَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لِنَفْسِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی آخرت پیش نظر رکھے اور اس دنیا میں سے جس قدر بھی ہو سکے اپنے لیے (نیک اعمال) آگے بھیجے

3330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيُّكُمْ مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ ؟، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ، قَالَ: اعْلَمُوا مَا تَقُوْلُوْنَ قَالُوْا: مَا نَعْلَمُ اِلَّا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ اِلَّا مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، قَالُوْا: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّمَا مَالُ اَحَدِكُمْ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کون شخص ایسا ہے' جسے اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک شخص کو اپنے وارث کے مال کے مقابلے میں اپنا مال زیادہ محبوب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ دیکھ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم' تو یہی سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک شخص کا مال وہ ہے' جسے وہ (صدقہ وخیرات کر کے) آگے بھیج دے اور اس کے وارث کا مال وہ ہے' جسے وہ (مرنے کے بعد) پیچھے چھوڑ جائے۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَقْدِيمِ مَا يُمَكِّنُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ لِلْاٰخِرَةِ الْبَاقِيَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات ضروری ہے کہ وہ اس چیز کو آگے بھیج دے

3330- إسناده صحيح على شرط الشيخين: "جرير: هو ابن عبد الحميد ". وهو في "مسند أبي يعلى " "5163"، وأخرجه البغوي "4057" من طريق أبي يعلى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "6442" في الرقاق: باب: ما قدم من ماله فهو له، من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، به .وأخرجه أحمد 1/382، والنسائي 6/237- 238 في الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، والبيهقي 3/368، وأبو نعيم في "الحلية" 4/129 من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به.

جو اللہ تعالیٰ نے اس فنا ہونے والی دنیا میں سے اسے عطا کی ہے وہ باقی رہ جانے والی آخرت کے لیے (اسے آگے بھیجے)

3331 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ، اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ ہی (قیامت کے دن) نچلے مرتبے کے ہوں گے ماسوائے اس شخص کے جو اپنے مال کے بارے میں اس طرح اور اس طرح کہے (یعنی اسے صدقہ و خیرات کرے) اور اس نے حلال طور پر اسے کمایا ہو۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ لَّمْ يَتَصَدَّقْ هُوَ الْبَخِيلُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص صدقہ نہیں دیتا وہ بخیل ہے

3332 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَّدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيهِمَا، فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَكُلَّمَا تَصَدَّقَ وَحَدَّثَ نَفْسَهُ ذَهَبَتْ عَنْ جِلْدِهِ، حَتّٰى تَعْفُوَ اَثَرَهُ وَتَجُوزَ بَنَانَهُ، وَالْبَخِيلُ كُلَّمَا اَنْفَقَ شَيْئًا وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ لَزِمَتْهُ وَعَضَّتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مِنْهَا مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کنجوسی کرنے والے اور صدقہ کرنے والے کی مثال دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کے بنے ہوئے دو جبے یا دو زرہیں ہوتی ہیں جو ان کے سینے سے لے کر ان کی گردن تک ہوتی ہے خرچ کرنے والا شخص جب بھی صدقہ کرتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کی جلد سے وہ زرہ ہٹ جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اس کے پاؤں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے اور انگلیوں کے پوروں پر آجاتی ہے (یعنی نیچے گر جاتی ہے) اور کنجوس شخص جب بھی کوئی چیز خرچ کرنے کا

3331- إسناده ضعيف، مالك بن مرثد وأبوه لم يوثقهما غير المؤلف والعجلي، وقال العقيلي في مرثد: لا يتابع على حديثه. أبو زميل: هو سماك بن الوليد. وأخرجه ابن ماجه "4130" في الزهد: باب في المكثرين، عن العباس بن عبد العظيم العبري، عن النضر بن محمد، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة: ورقة 261: إسناده صحيح رجاله ثقات.!

3332- صحيح، ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل- وإن كانت له أوهام، قد تابعه أحمد بن يوسف السلمي عند البغوي "1659"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وتقدم الحديث عند المؤلف "3313" من طريق الأعرج، عن أبي هريرة. وقوله "جنتان" هذا شك من الراوي، وصوبوا " النون" لقوله: "من حديد" وقوله: "عضت كل حلقة منها."

ارادہ کرتا ہے اور وہ اس بارے میں سوچتا ہے تو وہ زرہ اور مضبوط ہو جاتی ہے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشیدہ نہیں ہوتی۔"

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمَلَكِ لِلْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ وَلِلْمُمْسِكِ بِالتَّلَفِ

فرشتے کا خرچ کرنے والے شخص کو مزید ملنے اور خرچ نہ کرنے والے شخص کا مال ضائع ہونے کی دعا دینا

3333 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَلَكًا بِبَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَقُوْلُ: مَنْ يُقْرِضِ الْيَوْمَ يُجْزَ غَدًا، وَمَلَكٌ بِبَابٍ اٰخَرَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت کے ایک دروازے پر ایک فرشتہ یہ کہتا ہے کون شخص آج قرض دے گا کہ کل اس کو بدلہ دیا جائے دوسرے دروازے پر فرشتہ یہ کہتا ہے اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو مزید عطا کر اور نہ کرنے والے کا (مال) ضائع کردے۔"

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ فِيْ حَيَاتِهٖ بِمَا قَدَرَ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی زندگی میں سے اس چیز کو صدقہ کرے جو وہ مال حاصل کرتا ہے

3334 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهٖ وَصِحَّتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ عِنْدَ

3333- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث. وأخرجه أحمد 2/305- 306، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/150 من طريق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1442"، ومسلم "1010"، والبغوي "1675" من طرق عن أبي هريرة، ولفظ البخاري: "ما من يوم يصبح العباد فيه إلا ملكان ينزلان، فيقول أحدهما: اللّهم أعط منفقًا خلفًا، ويقول الآخر: اللّهم أعط ممسكًا تلفًا."

3334- إسناده ضعيف، شرحبيل وهو ابن سعد لم يوثقه غير المؤلف 4/364، وضعفه الدارقطني، وأبو زرعة، وأبو حاتم، وابن معين. وأخرجه أبو داوُد "2866" في الوصايا: باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية، عن أحمد بن صالح، عن ابن أبي فديك، به.

مَوْتِهِ *

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی زندگی اور صحت کے دوران ایک درہم صدقہ کر دے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ مرنے کے قریب ایک سو درہم صدقہ کرے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ صَدَقَةَ الْمَرْءِ مَالَهُ فِيْ حَالِ صِحَّتِهِ تَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْ صَدَقَتِهِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَنِيَّةِ بِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کا صحت کے دوران اپنے مال کو صدقہ کرنا اس صدقہ کرنے سے افضل ہے جو آدمی موت کے قریب کرتا ہے

3335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ، قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنَى، وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ زیادہ بڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم ایسی حالت میں صدقہ کرو کہ تم تندرست ہو اور تمہیں مال کی قلت کا اندیشہ بھی ہو اور خوشحالی کی خواہش بھی ہو تم اسے اتنی تاخیر سے نہ کرو کہ جان حلق تک پہنچ جائے پھر تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا مل جائے اور فلاں کو اتنا مل جائے' حالانکہ وہ ویسے ہی فلاں کو مل جانا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ مَوْتِهِ اِذَا كَانَ مُقَصِّرًا عَنْ حَالَةِ مِثْلِهِ فِيْ حَيَاتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس صدقہ کرنے والی صفت کے بارے میں ہے جو مرنے کے قریب صدقہ کرتا ہے جبکہ اس نے اپنی زندگی میں اس حوالے سے کوتاہی کی ہو

3336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مِرْدَاسٍ، بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3335- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم "3312" من طريق جرير، بهذا الإسناد

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِی یَتَصَدَّقُ عِنْدَ الْمَوْتِ مَثَلُ الَّذِی یُهْدِی بَعْدَمَا یَشْبَعُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مرنے کے قریب صدقہ کرتا ہے اس کی مثال اس طرح ہے' جس طرح وہ خود سیر ہونے کے بعد کوئی چیز دیتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ اَفْضَلُ مِنْهَا، عَلَى الْاَبْعَدِ فَالْاَبْعَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دور کے رشتے دار کو صدقہ دینے کے مقابلے میں قریب کے رشتے دار کو صدقہ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے

3337 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ الْبَزَّازُ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ: تَصَدَّقُوا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: اِنَّ عِنْدِي اٰخَرَ، قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى زَوْجَتِكَ، قَالَ: اِنَّ عِنْدِي اٰخَرَ، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ، قَالَ: اِنَّ عِنْدِي اٰخَرَ، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ: اِنَّ عِنْدِي اٰخَرَ، قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دینار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اپنے اوپر خرچ کرو عرض کی کہ اگر میرے پاس ایک اور ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی بیوی پر خرچ کرو اس نے عرض کی: اگر میرے پاس ایک اور ہو تو

3336– أبو حبيبة الطائى لم يوثقه غير المؤلف 5/577، لم يرو عنه غير أبى إسحاق، وباقى السند رجاله رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "16740"، والطيالسى "980"، وأحمد 5/197 و 6/448، والدارمى 2/413، وأبو الشيخ فى "الأمثال" "327" والترمذى "1213" فى الوصايا: باب ما جاء فى الرجل يتصدق أو يعتق عند الموت، وأبو داوٗد "3968" فى العتق: باب فى فضل العتق ف الصحة، والنسائى 6/238 فى الوصايا: باب الكراهية فى تأخير الوصية، والحاكم 2/213، والبيهقى 4/190 و 10/273 من طرق عن أبى إسحاق، بهذا الإسناد. ومع كون أبى حبيبة لم يوثقه غيرُ المؤلف، ولا يعرف إلا بهذا الحديث، فقد صحح حديثه الترمذى والحاكم ووافقه الذهبى، وحسنه الحافظ فى "الفتح" .5/374 وفى الباب عن جابر عند الشيرازى فى "الألقاب" ذكره السيوطى فى الجامع الكبير."

3337– إسناده حسن. وأخرجه الشافعى 2/63–64، وأحمد 2/251 و 471، وأبو داوٗد "1691" فى الزكاة: باب فى صلة الرجم، والنسائى 5/62 فى الزكاة: باب تفسير ذلك "أى: الصدقة عن ظهر غنى"، وفى "الكبرى" كما فى "التحفة" 9/493–494، والطبرى "4170"، والحاكم 1/415، والبيهقى 7/466، والبغوى "1685" و "1686" فى طرق عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبى. وفى الباب عن جابر بن عبد الله، سيرد عند المؤلف برقم "3339".ی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اولاد پر خرچ کرو اس نے عرض کی: اگر میرے پاس ایک اور ہو؟ تو فرمایا تم اس کو اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے دریافت کیا: اگر میرے پاس ایک اور ہو؟ تو فرمایا: تم زیادہ سمجھ دار ہو۔ (یعنی تمہیں خود اندازہ ہوگا اسے کسی پر خرچ کرنا چاہیے)۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُتَصَدِّقِ اَنْ يُخْرِجَ الْيَسِيْرَ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلٰى حَسْبِ جُهْدِهٖ وَطَاقَتِهٖ

صدقہ کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ صدقہ میں سے تھوڑی سی چیز نکالے جو اس کی گنجائش اور طاقت کے مطابق ہو

3338 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، بِالصُّغْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ *، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَتَحَامَلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا فَيَجِيءُ الرَّجُلُ بِالشَّيْءِ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ، فَقَالُوْا: اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا، وَقَالُوْا: هٰذَا مُرَاءٍ، فَنَزَلَتْ: (اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ) (التوبة: 79)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اپنی پشت پر وزن لادا کرتے تھے (یعنی مزدوری کرتے تھے) اور پھر ہم میں سے کوئی شخص کوئی چیز لاتا تھا اسے صدقہ کر دیتا تھا ایک شخص نصف صاع لے آتا تھا ایک شخص تھوڑی سی زیادہ چیز لے آتا تھا' تو منافقین یہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقے سے بے نیاز ہے اور وہ یہ کہتے تھے یہ دکھاوے کے طور پر ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''وہ لوگ جو اہلِ ایمان سے تعلق رکھنے والے افراد پر ان کے کئے گئے صدقے کے حوالے سے نکتہ چینی کرتے ہیں' (وہ اہلِ ایمان جنہیں صدقہ کرنے کے لئے) صرف اپنی محنت کی کمائی ملتی ہے''۔

3338- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه ابن جرير الطبرى فى "جامع البيان" 10/196، والبخارى "1415" فى الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، و "4668" فى التفسير: باب (اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ) (التوبة: من الآية79)، ومسلم "1018" فى الزكاة: باب الحمل أجرة يتصدق بها، والنهى الشديد عن تنقيص المتصدق بقليل، والنسائى 5/59-60 فى الزكاة: باب جهد المقل، وفى التفسير كما فى "التحفة7/332"، وابن خزيمة "2453"، والطبرانى فى "الكبير" "535"/17 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/273، والبخارى "4669"، وابن ماجه "4155" فى الزهد: باب معيشة أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم، والطبرانى "533"/17 و"534" و"536" من طريف زائدة، عن الأعمش، به. وأخرجه البخارى "1416" فى الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، و "2273" فى الإجارة: باب من آجر نفسه ليحمل على ظهره ثم يتصدق به، من طريق سعيد بن يحيى، عن أبيه، عن الأعمش، به وانظر "3376".

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤْثِرَ بِصَدَقَتِهِ عَلٰى اَبَوَيْهِ، ثُمَّ عَلٰى قَرَابَتِهِ، ثُمَّ الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے صدقہ کی چیز کو پہلے اپنے ماں باپ پر خرچ کرے پھر قریبی رشتے داروں پر درجہ بدرجہ خرچ کرے

3339 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حِبَّانَ اَبُوْ جَابِرٍ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ اَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَهُ، وَدَفَعَ اِلَيْهِ ثَمَنَهُ، وَقَالَ: ابْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، ثُمَّ عَلٰى اَبَوَيْكَ، ثُمَّ عَلٰى قَرَابَتِكَ، ثُمَّ هٰكَذَا، ثُمَّ هٰكَذَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عزرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت اس شخص کے سپرد کی اور پھر فرمایا اپنی ذات سے آغاز کرو اس پر خرچ کرو پھر اپنے ماں باپ پر خرچ کرو پھر اپنے قریبی رشتے داروں پر کرو پھر اس طرح اور اس طرح کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَصَدِّقِ اَنْ يُؤْثِرَ بِصَدَقَتِهِ قَرَابَتَهُ دُوْنَ غَيْرِهِمْ

صدقہ کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے صدقے کو قریبی رشتے داروں پر خرچ کرے نہ کہ دوسرے لوگوں پر کرے

3340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

3339- إسناده صحيح. محمد بن يحيى بن فياض، روى له أبو داوٗد والنسائي في "اليوم والليلة"، ووثقه الدارقطني وذكره المؤلف في "الثقات"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح أبو الزبير بالسماع عند الشافعي. الأنصاري: هو محمد بن عبد الله بن المثنى. أخرجه الشافعي 2/68، ومسلم "997" في الزكاة: باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، والبيهقي 10/309 من طريق الليث، عن أبي الزبير، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "16664"، وعنه أحمد 3/369 عن سفيان الثوري، والطيالسي "1748" عن هشام، كلاهما عن أبي الزبير، به.

3340- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/595-596، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/141، والدارمي 2/390، والبخاري "1461" في الزكاة: باب الزكاة على الأقارب، و "2318" في الوكالة: باب إذا قال الرجل لوكيله: ضعه حيث أراك الله، و "2752" في الوصايا: باب إذا وقف أو أوصى لأقاربه، و "2769" باب إذا وقف أرضًا ولم يبين الحدود، و "4554" في التفسير، و "5611" في الأشربة: باب استعذاب الماء، ومسلم "998" في الزكاة: باب فضل الصدقة على الأقربين، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 1/90، والبيهقي 6/164- 165و 275، والبغوي. "1683"

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءُ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92)، قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92)، وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ، بَخٍ ذَاكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ، فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی زمینیں انصار میں سب سے زیادہ تھیں اوران کے نزدیک ان کی سب سے پسندیدہ ملکیت ''بیرحاء'' نامی باغ تھا جو مسجد کے بالکل مدمقابل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لایا کرتے تھے اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم لوگ اس وقت تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو۔''

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''تم لوگ اس وقت تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جسے تم پسند کرتے ہو۔''

میرے نزدیک میرا سب سے پسندیدہ مال ''بیرحاء'' ہے یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے میں اس کے اجروثواب کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امیدوار ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں اسے خرچ کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت عمدہ یہ فائدہ بخش مال ہے بہت عمدہ یہ فائدہ بخش مال ہے تم نے اس کے بارے میں جو کہا میں نے وہ سن لیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتے داروں میں بانٹ دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا ہی کروں گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قریبی رشتے داروں اور اپنے چچازاد بھائیوں میں اسے تقسیم کردیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا أَرَادَ الصَّدَقَةَ بِأَنَّهُ يَبْدَأُ بِالْأَدْنٰى فَالْأَدْنٰى مِنْهُ دُونَ الْأَبْعَدِ فَالْأَبْعَدِ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ جب وہ صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ دور پرے کے عزیزوں کی بجائے قریبی رشتے داروں سے آغاز کرے

3341 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَدُ الْمُعْطِى الْعُلْيَا، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُولُ، اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں مدینہ منورہ آیا وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

"دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے اور تم اپنے زیر کفالت (پر خرچ کرنے) سے آغاز کرو جو تمہاری والدہ، تمہارا باپ، تمہاری بہن، تمہارا بھائی ہے اور پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز ہیں۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ الصَّدَقَةَ اَوِ النَّفَقَةَ اَنْ يَّبْدَاَ بِهَا بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ

جو شخص صدقہ کرنے یا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ درجہ بدرجہ قریبی رشتے داروں سے آغاز کرے

3342 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُورٍ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ يُقَالُ لِلْغُلَامِ: يَعْقُوبُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّشْتَرِى هٰذَا؟، فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِى عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ بِثَمَنِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مُحْتَاجًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ، فَاِنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فَبِاَهْلِهِ، فَاِنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فَبِاَقْرِبَائِهِ، فَاِنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا وَهَاهُنَا

3341- إسناده صحيح، يزيد بن زياد بن أبي الجعد وثقه أحمد وابن معين والعجلي والذهبي، وقال ابوحاتم: ما بحديثه بأس، صالح الحديث، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو عمار: هو الحسين بن حريث. وأخرجه النسائي 5/61 في الزكاة: باب أيتهما اليد العليا؟ عن يوسف بن عيسى، عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 3/44- 45 من طريق يزيد بن زياد، والطبراني "8175" من طريق أبي جناب، كلاهما عن جامع بن شداد، به. وانظر "6528". وفي الباب عن ثعلبة بن زهدم الحنظلي عند الطيالسي "1257"، وابن أبي شيبة 3/212، والبيهقي 8/345. وعن رجل من بني يربوع عند أحمد 3/64.

3342- إسناده صحيح، محمد بن يحيى ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. أيوب: هو السختياني. وأخرجه أحمد 3/305، ومسلم "997" في الزكاة: باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، وأبو داوُد "3957" في العتق: باب بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، وابن خزيمة "2445"، والبيهقي 10/309- 310 من طريقين عن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر "3339".

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا نام ابومذکور تھا اس نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کردیا اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ غلام کا نام یعقوب تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے کون خریدے گا' تو بنو عدی سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے آٹھ سو درہم میں اسے خرید لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص غریب ہو' تو اسے اپنی ذات سے آغاز کرنا چاہئے' اگر اس کے پاس اضافی مال ہو' تو اپنی بیوی پر خرچ کرے' اگر اضافی مال ہو' تو اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرے' اگر پھر بھی اضافی ہو' تو یہاں اور وہاں خرچ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْاَقَارِبِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَتَاقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قریبی رشتے داروں کو صدقہ دینا غلام آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

3343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

(متن حدیث): اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ

﴿﴾ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں انہوں نے اپنی کنیز کو آزاد کردیا انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتی' تو یہ تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ تَشْتَمِلُ عَلَى الصِّلَةِ وَالصَّدَقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رشتے دار کو صدقہ دینا صلہ رحمی کرنے اور صدقہ دینے (دو قسم کی نیکیوں پر) مشتمل ہوتا ہے

3344 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3343- إسناده صحيح على شرط مسلم . أخرجه مسلم "999" "44" فى الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، والنسائى فى العتق كما فى "التحفة" 12/495، والبيهقى 4/179 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/332، والبخارى "2592" فى الهبة: باب هبة المرأة لغير زوجها، و "2594" باب من يبدأ بالهدية، والطبرانى فى "الكبير" "1067"/23، والبغوى "1678" من طريقين عن بكير، به.

(متن حدیث): الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ اثْنَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غریب کو صدقہ دینا صدقہ ہے اور رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى الْمَرْءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جسے کرنے کے بعد آدمی خوشحال رہے

3345 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى بْنِ عَبْدَانَ، بِعَسْكَرِ مُكْرَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے افضل صدقہ وہ ہے' جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے اور تم ان سے آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِخْرَاجَ الْمُقِلِّ بَعْضَ مَا عِنْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ افضل صدقہ وہ ہے جو کوئی تنگدست شخص اپنے پاس

3344– حديث صحيح، أم الرائح بنت صليع، واسمها الرباب، لم يوثقها غير المؤلف، وليس لها إلا هٰذا الحديث وما روى عنها سوى حفصة بنت سيرين، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. ابن عون: هو عبد الله . وأخرجه الطبراني "6211" من طريق معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن خزيمة "2385" عن محمد عبد الأعلى الصنعاني، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أحمد 4/17 و 18و 214، والدارمي 1/397، والنسائي 5/92 في الزكاة: باب الصدقة على الأقارب، وفي الوليمة كما في "التحفة" 4/26، وابن ماجه "1844" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والطبراني "6212"، والحاكم 1/407، والبيهقي 4/174 من طرق عن ابن عون، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .! وأخرجه أحمد 4/18 و214، والحميدي "823"، والدارمي 1/397. والترمذي "658" في الزكاة: باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، والطبراني "6206" و "6207" و "6208" و "6209" و "6210" من طرق عن حفصة بنت سيرين، به، وقال الترمذي: حديث حسن . وأخرجه الطبراني "6204" و "6205" من طرق عن محمد بن سيرين، عن سلمان بن عامر . وفي الباب عن زينب الثقفية زوجة عبد الله بن مسعود عند البخاري "4166"، ومسلم "1000" "45" في خبر مطول وفيه "لهما أجران: أجر القرابة وأجر الصدق "، وعن أبي أمامة الباهلي عند الطبراني في "الكبير" "7834" ولفظه "إن الصدقة على ذي قرابة يضعف أجرها مرتين"، قال الهيثمي في "المجمع" 3/117: فيه عبد الله بن زحر وهو ضعيف. وعن أبي طلحة الأنصاري عند الطبراني أيضًا "4723" ولفظه: "الصدقة على المسكين صدقة، وعلى ذي الرحم صدقة وصلة"، قال الهيثمي 3/116: وفيه من لم أعرفه.

3345– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد . وأخرجه الشافعي 2/68، وأحمد 3/330، والبيهقي 10/309، من طريقين عن ابن جريج، بهٰذا الاسناد . وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/115 ونسبه إلى أحمد وقال: رجاله رجال الصحيح.

موجود چیز میں سے کچھ خرچ کرتا ہے

3346 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُولُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس پیسے تھوڑے ہوں وہ محنت کر کے صدقہ کرے اور تم اپنے زیر کفالت سے آغاز کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَدَقَةَ الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَالِ الْيَسِيْرِ اَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةِ الْكَثِيْرِ مِنَ الْمَالِ الْوَافِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تھوڑے مال میں سے تھوڑا صدقہ دینا زیادہ مال میں سے زیادہ صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

3347 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيْرٌ اَخَذَ مِنْ عُرْضِهِ مِائَةَ اَلْفٍ، فَتَصَدَّقَ بِهَا، وَرَجُلٌ لَيْسَ لَهُ اِلَّا دِرْهَمَانِ فَاَخَذَ اَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات ایک درہم ایک لاکھ درہموں پر سبقت لے جاتا ہے۔ ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے پاس بہت

3346- إسناده صحيح. وأخرجه أبو داوٗد "1677" في الزكاة: باب الرخصة في ذلك، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهٰذا الإسناد. وقد قرن أبو داوٗد فيه مع يزيد قتيبة بن سعيد. وأخرجه أحمد 2/358، وابن خزيمة "2444"، والحاكم 1/414، والبيهقي 1/480 من طرق عن الليث، به. وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي! مع أن يحيى بن جعدة الراوي عن أبي هريرة لم يخرج له مسلم.

3347- إسناده حسن، ابن عجلان صدوق روى له مسلم متابعة والبخاري تعليقًا، وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه النسائي 5/59 في الزكاة: باب جهد المقل، وابن خزيمة "2443"، والحاكم 1/416، والبيهقي 4/181-182 من طرق عن صفوان بن عيسى، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/379، والنسائي 5/59، عن قتيبة بن سعيد، عن اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ والقعقاع، عن أبي هريرة. عند أحمد "سبق درهم درهمين ... ."

زیادہ مال ہوتا ہے وہ اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم لیتا ہے اور انہیں صدقہ کر دیتا ہے اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہوتے ہیں وہ ان میں سے ایک لے کر اسے صدقہ کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ سَقْيَ الْمَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسلمان شخص کے لیے سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ پانی پلانا ہے

3348 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَقْيُ الْمَاءِ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔

ذِكْرُ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُتَصَدِّقِ اِذَا تَصَدَّقَ لِلّٰهِ سِرًّا اَوْ تَهَجَّدَ لِلّٰهِ سِرًّا

اللہ تعالیٰ کے اس صدقہ کرنے والے شخص سے محبت کرنے کا تذکرہ جو پوشیدہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقہ دیتا ہے اور پوشیدہ طور پر اللہ کی رضا کے لیے نماز تہجد ادا کرتا ہے

3349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ، اَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: فَرَجُلٌ اَتَى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ، فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِي اَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ نَزَلُوا، فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ، وَقَامَ

3348- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أنه منقطع، سعيد بن المسيب لم يدرك سعد بن عبادة ولم يسمع منه. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2497" وأخرجه النسائي 6/254-255 في الوصايا: باب ذكر الاختلاف على سفيان، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 6/254، وابن ماجه "3684" في الأدب: باب فضل صدقة الماء، والطبراني "5379" من طرق عن وكيع، به. وأخرجه أبو داوُد "1679" و"1680" في الزكاة: باب فضل سقي الماء، وابن خزيمة "2496"، والحاكم 1/414، والبيهقي 4/185 من طريقين عن قتادة، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبي بقوله: قلت: لا، فإنه غير متصل. وأخرجه أحمد 5/258، و6/7، وأبو داوُد "1680"، والطبراني "5383"، والبيهقي 4/185 من طرق عن الحسن، عن سعد بن عبادة، وعند أبي داوُد: عن سعيد والحسن. وهذا منقطع أيضًا. وأخرجه أبو داوُد "1681" من طريق أبي إسحاق، عن رجل، عن سعد بن عبادة. وأخرجه الطبراني "5385" من طريق ضرار بن صرد، عن أبي نعيم الطحان، عن عبد العزيز بن محمد، عن عمارة بن غزية، عن حميد بن أبي الصعبة، عن سعد بن عبادة. ضرار بن صرد ضعيف، وحميد بن أبي الصعبة مجهول، ثم هو لم يدرك سعد بن عبادة.

يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ يَقْتُلُ أَوْ يُفْتَحُ لَهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' تو ایک وہ شخص ہے' جو کچھ لوگوں کے پاس آئے اور ان سے اللہ کے نام پر کچھ مانگے وہ ان کے ساتھ اپنی رشتے داری کی وجہ سے کچھ نہ مانگے پھر ایک شخص الٹے قدموں واپس جائے اور پوشیدہ طور پر اسے کچھ دیدے۔ اس عطیے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور جس نے اسے دیا ہے اس کے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو۔ دوسرے وہ لوگ جو رات بھر سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ جب وہ پڑاؤ کریں' تو ان کے نزدیک نیند سب سے زیادہ پیاری ہو اور وہ سر رکھ کر سو جائیں اور ایک شخص کھڑا ہو کر میری (یعنی اللہ تعالیٰ کی) خوشامد کرے میری آیات کی تلاوت کرے اور ایک وہ شخص جو کسی مہم پر روانہ ہو ان کا دشمنوں سے سامنا ہو' تو وہ لوگ پسپا ہو جائیں' لیکن وہ شخص آگے بڑھے اور پھر یا قتل ہو جائے یا اسے فتح نصیب ہو جہاں تک ان تین لوگوں کا تعلق ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' ایک بوڑھا زانی' دوسرا غریب متکبر اور تیسرا ظالم خوشحال شخص۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ صَدَقَةَ الْمَرْءِ سِرًّا إِذَا سُئِلَ بِاللّٰهِ مِمَّا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاعِلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا پوشیدہ طور پر صدقہ دینا جب آدمی سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو، یہ ان چیزوں میں شامل ہے جنہیں کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

3350 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: يُحِبُّ رَجُلًا كَانَ فِي قَوْمٍ فَأَتَاهُمْ سَائِلٌ، فَسَأَلَهُمْ بِوَجْهِ اللّٰهِ لَا يَسْأَلُهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، فَبَخِلُوا، فَخَلَفَهُمْ بِأَعْقَابِهِمْ حَيْثُ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ أَعْطَاهُ، وَرَجُلٌ

3349– حديث صحيح . أبو ظبيان: كذا كنّاه هنا، ولم ترد عند غيره، واسمه زيد بن ظبيان، ذكره المؤلف في "الثقات" 4/249، وأخرج حديثه ابن خزيمة في "صحيحه." وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين . منصور: هو ابن المعتمر . وأخرجه الترمذي "2568" في صفة الجنة: باب رقم "25"، وابن خزيمة "2456" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث صحيح. وأخرجه أحمد 5/153، والنسائي 5/84 في الزكاة: باب ثواب من يعطي، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 9/161 من طريق محمد بن جعفر، به . وأخرجه أحمد 5/153، والحاكم 2/113 من طريقين عن منصور، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 5/176، والطيالسي "468"، والطبراني "1637"، والبيهقي 9/160 من طرق عن الأسود بن شيبان، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ.

3350 هو مكرر ماقبله.

كَانَ فِي كَتِيبَةٍ، فَانْكَشَفُوا، فَكَبَّرَ فَقَاتَلَ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، اَوْ يُقْتَلَ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ فَاَدْلَجُوا، فَطَالَتْ دُلْجَتُهُمْ، فَنَزَلُوا وَالنَّوْمُ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ، فَنَامُوا، وَقَامَ يَتْلُو آيَاتِي وَيَتَمَلَّقُنِي، وَيُبْغِضُ الشَّيْخَ الزَّانِي، وَالْبَخِيلَ الْمُتَكَبِّرَ، وَذَكَرَ الثَّالِثَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند کرتا ہے' جو کچھ لوگوں میں موجود ہو کوئی مانگنے والا ان کے پاس آئے اللہ کے نام پر ان سے مانگے وہ ان لوگوں کے ساتھ اپنی کسی رشتے داری کی وجہ سے ان سے نہ مانگے' تو وہ لوگ کنجوسی کا مظاہرہ کریں (اور اسے کچھ نہ دیں) ان میں سے ایک شخص انہیں چھوڑ کر واپس جائے ایسی جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو اور وہ شخص اسے کچھ دیدے۔ ایک وہ شخص جو کسی مہم پر ہو اور وہ لوگ بکھر جائیں' تو وہ تکبیر کہتے ہوئے لڑائی میں کود پڑے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے فتح نصیب کر دے یا وہ شہید ہو جائے۔ ایک وہ شخص جو کچھ لوگوں کے ہمراہ رات کے وقت سفر کر رہا ہو جب رات زیادہ ہو جائے وہ لوگ کسی جگہ پڑاؤ کریں اس وقت نیند ان کے نزدیک سب سے زیادہ پیاری ہو وہ لوگ سو جائیں اور وہ شخص کھڑا ہو کر آیات کی تلاوت کرے اور میری بارگاہ میں التجاء کرے اور اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی، کنجوس متکبر کو پسند نہیں کرتا۔ راوی نے تیسرے شخص کا بھی ذکر کیا تھا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِيثَارِ بِالصَّدَقَةِ مَنْ لَّا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ وَلَا غِنَاهُ عَنْهَا

ایسے شخص کو صدقہ دینا مستحب ہے جس کی حاجت کا پتہ نہ چلتا ہو اور وہ خوشحال بھی نہ ہو

3351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَالْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مَا يَسْتَغْنِي بِهِ، وَلَا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ الْمَحْرُومُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب وہ نہیں ہے' جو ایک یا دو کھجوریں لے کر ایک یا دو لقمے لے کر واپس چلا جائے غریب وہ شخص ہے' جس کے پاس وہ چیز نہ ہو جو اس کی ضروریات کو پوری کرے اور اس کے حاجت مند ہونے کا پتہ بھی نہ چل سکے کہ اسے صدقہ ہی کر دیا جائے ''محروم'' سے مراد یہ شخص ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے)''۔

3351- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه أبو داؤد "1632" في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة، وحدّ الغنى، عن عبيد الله بن عمر وأبي كامل ومسدّد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/85-86 في الزكاة: باب تفسير المسكين، من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به. وانظر ما بعده، و . "3298"

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِيثَارِ بِالصَّدَقَةِ مَنْ لَّا يَسْأَلُ دُوْنَ مَنْ يَّسْأَلُ

ایسے شخص کو صدقہ دینے کا مستحب ہونا جو مانگتا نہیں ہے نہ کہ اس کو دینا (مستحب ہے) جو مانگتا ہے

3352 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، قَالُوْا: فَمَنِ الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"غریب وہ نہیں ہوتا جو لوگوں کے گھر چکر لگاتا ہے ایک یا دو لقمے لے کر ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جاتا ہے۔

لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر غریب کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کے پاس اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو اور اس کی حالت کا پتہ بھی نہ چل سکے کہ اسے صدقہ ہی کر دیا جائے اور وہ خود کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں ہے۔"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ حَمِيمِهِ وَقَرَابَتِهِ إِذَا مَاتَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب اس کا کوئی دوست یا رشتہ دار فوت ہو جائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ کرے

3353 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَاُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ

3352– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "المؤطأ" 2/923. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1479" في الزكاة: باب قول الله تعالى: (لا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) (البقرة: من الآية 273)، والنسائي 5/85 في الزكاة: باب تفسير المسكين، والبيهقي 7/11، والبغوي "1602". وأخرجه مسلم "1039" في الزكاة: باب المسكين الذي لايجد غنى ولا يفطن له فيتصدق عليه، من طريق المغيرة الحزامي، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وانظر ماقبله.

3353– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 2/760. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2760" في الوصايا: باب ما يستحب لمن توفي فجاءة أن يتصدقوا عنه، وقضاء النذور عن الميت، والنسائي 6/250 في الوصايا: باب إذا مات الفجاءة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا، والبيهقي 6/277، والبغوي "1690". وأخرجه البخاري "1388" في الجنائز: باب موت الفجاءة، ومسلم "1004" في الزكاة: باب وصول ثواب الصدقة، و "1630" في الوصية: باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، وابن خزيمة "2499" من طرق عن هشام، بهذا الإسناد.

تَصَدَّقَتْ، اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا میرا خیال ہے اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا' تو وہ صدقہ کرنے کے لئے کہتی کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ معنی کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3354 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقِيلَ لَهَا: اُوْصِي، فَقَالَتْ: فِيْمَ اُوْصِي، اِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ، فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ سَعْدٌ، فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَقَالَ سَعْدٌ: حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَلَيْهَا، لِحَائِطٍ سَمَّاهُ

سعید بن عمرو اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی جنگ میں شرکت کے لئے چلے گئے مدینہ منورہ میں ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا ان سے کہا گیا: آپ کوئی تلقین کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں کس بات کی وصیت کروں سارا مال' تو سعد کا ہے پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے واپس آنے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں' تو کیا انہیں فائدہ ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: فلاں' فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے انہوں نے اس باغ کا نام بھی لیا تھا۔

3354- حديث صحيح، سعيد بن عمرو بن شرحبيل ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: ثقة، وأبو عمرو بن شرحبيل: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وشرحبيل بن سعيد روى عن أبيه وجده، وروى عنه ابنه عمرو، وعبد الله بن محمد بن عقيل، وذكره المؤلف في "الثقات." والحديث في "الموطأ" 2/760، ومن طريقه أخرجه النسائي 6/250-251 في الوصايا: باب إذا مات الفجاءة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا، وابن خزيمة "2500"، والحاكم 1/420، والبيهقي 6/278، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني "5381" و "5382" من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن سعيد بن عمرو بن شرحبيل، عن سعيد بن سعد بن عبادة، عن أبيه. وأخرجه البخاري "2756" و "2762" من طريقين عن ابن جريج، أخبرني يعلى بن مسلم أنه سمع عكرمة يقول: أنبأنا ابن عباس رضي الله عنهما أن سعد بن عبادة رضي الله عنه توفيت أمه وهو غائب عنها، فقال: يا رسول الله إن أمي توفيت وأنا غائب عنها، أينفعها شيء إن تصدقت به عنها؟ قال: نعم، قال: فإني أشهدك أن حائطي المِخراب صدقة عليها. وأخرجه البخاري "2770"، وأبو داود "2882"، والترمذي "669"، والنسائي 6/252-253 من طريق زكريا بن إسحاق، عن عمرو بن دينار، عن عكرمة، عن ابن عباس.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِثُلُثِ مَا يُسْتَفْضَلُ فِىْ كُلِّ سَنَةٍ مِنْ اَمْلَاكِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی زیر ملکیت چیزوں سے ہر سال جو چیزیں اضافی ہوں اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کرے

3355 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ اِذْ رَاٰى سَحَابَةً فَسَمِعَ فِيْهَا صَوْتًا: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، فَجَاءَ ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَا فِيْهِ فِىْ حُرَّةٍ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ فَاِذَا فِيْهَا اَذْنَابُ شِرَاجٍ، وَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشُّرْجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتِ الْمَاءَ فَسَقَتْهُ، فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلٍ قَائِمٍ يَحُوْلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فِىْ حَدِيقَةٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا اسْمُكَ؟، فَقَالَ: فُلَانٌ، الِاسْمُ الَّذِىْ سَمِعَ فِى السَّحَابَةِ، قَالَ: كَيْفَ تَسْاَلُنِىْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنِ اسْمِى؟، قَالَ: اِنِّىْ سَمِعْتُ فِى السَّحَابَةِ الَّذِىْ هٰذَا مَاؤُهَا يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ بِاسْمِكَ، فَاَخْبِرْنِىْ مَا تَصْنَعُ فِيْهَا، قَالَ: اَمَا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا خَرَجَ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ، وَآكُلُ اَنَا وَعِيَالِىْ ثُلُثَهٗ، وَاُعِيْدُ فِيْهَا ثُلُثَهٗ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص ویران جگہ پر موجود تھا اس نے ایک بادل دیکھا جس میں اسے آواز سنائی دی (یعنی کسی فرشتے نے بادل کو حکم دیا) تم فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو پھر وہ بادل وہاں آیا اور وہاں اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش نازل کی وہ شخص کہتا ہے جب میں اس جگہ پر پہنچا' تو وہاں سے کچھ نالیاں نکل رہی تھیں ان میں سے ایک نالی پانی سے بھری ہوئی تھی جو کسی جگہ کو سیراب کرتی تھی میں وہاں ایک شخص کے پاس پہنچا جو کھڑا ہوا بیلچے کے ذریعے اپنے باغ میں کام کررہا تھا اور وہ پانی لگا رہا تھا میں نے اس سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: فلاں۔ یہ وہی نام تھا جو اس شخص نے بادل میں سنا تھا اس شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے بتایا: میں نے بادل میں جس سے یہ پانی آیا ہے اس میں یہ سنا تھا کہ فرشتہ یہ کہہ رہا تھا کہ تم فلاں بندے کے باغ کو سیراب کرو اس نے تمہارا نام لیا تھا' تو تم مجھے بتاؤ کہ تم اس باغ میں کیا کرتے ہو اس نے کہا: اب جب تم یہ بات کہہ رہے ہو تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی پیداوار ہوتی ہے میں اس کے ایک تہائی حصے کو صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی حصے کو اپنے اوپر اور بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہوں اور ایک تہائی حصہ دوبارہ اس پر لگا دیتا ہوں۔

3355- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "2984" في الزهد: باب الصدقة في المساكين، عن ابن أبي شيبة وأبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/296 عن يزيد، به. وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي "2587"، ومن طريقه مسلم "2984"، والبيهقي 3/133، وأبو نعيم في "الحلية" 3/275-276 عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به، غير أنه قال: "وأجعل ثلثه في المساكين والسائلين وابن السبيل."

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِعْطَاءِ الْمَرْءِ صَدَقَتَهُ مَنْ اَخَذَهَا، وَاِنْ كَانَ الْاٰخِذُ اَنْفَقَهَا فِي غَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، مَا لَمْ يَعْلَمِ الْمُعْطِي ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الْبِدَايَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا کسی بھی شخص کو صدقہ دینا مباح ہے

اگر چہ وہ صدقہ لینے والا شخص اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں خرچ کرے جبکہ دینے والے شخص کو شروع میں اس بات کا علم نہ ہو

3356 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ، فَاُتِيَ، فَقِيلَ: اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ، اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا السَّارِقُ فَلَعَلَّهُ يَسْتَعِفُّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص نے طے کیا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا وہ اپنے صدقے کو لے کر نکلا اور (اندھیرے میں لاعلمی کی وجہ سے) کسی زانیہ عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا اگلے دن لوگ آپس میں بات چیت کر رہے تھے گزشتہ رات ایک زانیہ عورت کو کسی نے صدقہ دیا ہے'تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے (اگر چہ میرا صدقہ) زانیہ عورت کو ملا ہے میں ضرور پھر صدقہ کروں گا پھر وہ شخص اپنے صدقے کو لے کر نکلا اور اس نے (اندھیرے میں لاعلمی کی وجہ سے) کسی چور کے ہاتھ میں اسے رکھ دیا اگلے روز لوگ بات چیت کر رہے تھے گزشتہ رات کسی چور کو صدقہ دیا گیا ہے'تو وہ شخص بولا: اے

3356- حديث صحيح، محمد بن مشكان ذكره المؤلف في "الثقات" 9/127، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/322 عن علي بن حفص، عن ورقاء، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1421" في الزكاة: باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم، ومسلم "1022" في الزكاة: باب ثبوت أجر المتصدق وإن وقعت الصدقة في يد غير أهلها، والنسائي 5/55-56 في الزكاة: باب إذا أعطاها غنيًا وهو لا يشعر، والبيهقي 4/191-192 و 7/34 من طريقين عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/350 من طريق ابن لهيعة، عن الأعرج، به. وزاد الحافظ في "الفتح" 3/290 نسبته إلى الطبراني في "مسند الشاميين" والدارقطني في "غرائب مالك" وأبي نعيم في "المستخرج".

اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے (اگرچہ میرا صدقہ) ایک چور کے ہاتھ میں چلا گیا ہے میں آج بھی ضرور صدقہ کروں گا پھر وہ شخص اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس نے اسے ایک خوشحال شخص کے ہاتھ پر رکھ دیا اگلے دن لوگ بات کر رہے تھے گزشتہ رات ایک خوشحال شخص کو صدقہ دے دیا گیا' تو وہ شخص بولا: اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے (اگرچہ میرا صدقہ) ایک خوشحال شخص کو ملا ہے پھر اسے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لایا گیا' تو اسے بتایا گیا' جہاں تک تمہارے صدقے کا تعلق ہے' تو وہ قبول ہو گیا ہے زانیہ عورت کو ملنے والا اس لیے قبول ہوا کہ شاید وہ اس کے ملنے کی وجہ سے زنا کرنے سے باز آجائے، چور والا اس لیے قبول ہوا شاید وہ اس کی وجہ سے چوری سے بچ جائے اور خوشحال شخص والا اس لیے قبول ہوا کہ وہ اس سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا ہے وہ اس میں سے کچھ خرچ کرے۔"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَتَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا مَا لَمْ يُجْحِفْ ذٰلِكَ بِهِ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کر سکتی ہے جبکہ وہ اس کے ذریعے کوئی خرابی پیدا نہ کرے

3357 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهَا جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ جُنَاحٍ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ؟، قَالَ: اَرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کی: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس صرف وہی چیز ہوتی ہے' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو وہ مجھے جو دیتے ہیں اگر اس میں سے کچھ

3357– إسناده صحيح . يوسف بن سعيد روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرطهما، حجاج: هو ابن محمد الأعور . وأخرجه البخاري "1434" في الزكاة: باب الصدقة فيما استطاع، ومسلم "1029" "89" في الزكاة: باب الحث على الإنفاق، والنسائي 5/74 في الزكاة: باب الإحصاء في الصدقة، وفي "عشرة النساء" "311"، والبيهقي 4/187 6/60 من طرق عن حجاج الأعور، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/354، والبخاري "1434"، و"2590" في الهبة: باب هبة المرأة لغير زوجها، والبغوي "1654" من طريقين عن ابن جريج، به . وأخرجه عبد الرزاق "16614"، وأحمد 6/353و 354 من طرق عن ابن أبي مليكة، عن أسماء . وأخرجه أحمد 6/353–354 عن وكيع، عن أسامة بن زيد، عن محمد بن المنكدر، عن أسماء . وانظر "3209". وقوله "ارضخي" بكسر الهمزة من الرضخ وهو العطاء اليسير، والمعنى: أنفقي بغير إجحاف ما دمت قادرة مستطيعة، وقوله "ولا توعي فيوعي الله عليك" يقال: أوعيت المتاع في الوعاء أو عيه: إذا جعلته فيه، والمعنى: لاتجمعي في الوعاء , وتبخلي بالنفقة، فتجازى بمثل ذل.

خرچ کرلوں، تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے جہاں تک ہوسکے تم خرچ کرو اور تم (خرچ کرتے ہوئے) بندش کرنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر بندش کردے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرٌ، كَمَا لِزَوْجِهَا اَجْرُ مَا اكْتَسَبَ، وَلَهَا اَجْرُ مَا نَوَتْ، وَلِلْخَازِنِ كَذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ کا عورت پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ جب وہ کوئی خرابی پیدا کیے بغیر اپنے شوہر کے گھر میں

سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے تو اس عورت کو اجر ملتا ہے جس طرح اس کے شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے اور عورت کو نیت کرنے کا اجر ملتا ہے خزانچی کا بھی یہی حکم ہے

3358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِى الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا اَجْرُ مَا اكْتَسَبَ، وَلَهَا اَجْرُ مَا نَوَتْ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے' کوئی خرابی پیدا کیے بغیر' صدقہ کرتی ہے تو اس عورت کو اس کا اجر ملتا ہے اس کے شوہر کو اس کا اجر ملتا ہے آدمی کو کمانے کا اجر ملتا ہے اور عورت کو اس کی نیت کا اجر ملتا ہے اور خزانچی کی مثال بھی اسی کی مانند ہے۔''

3358– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . محمد بن الحسن: هو ابن إبراهيم بن الحر بن إشكاب الحافظ الثقة، وأبو الضحى: هو مسلم بن صبيح. وأخرجه عبد الرزاق "7275" و "16619"، وأحمد 6/44 و 99، والبخاري "1425" في الزكاة: باب من أمر خادمه بالصدقة ولم يناوله بنفسه، "1437" باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد، و "1439" و "1440" و "1441" باب أجر المرأة إذا تصدقت أو أطعمت من بيت زوجها غير مفسدة، و "2065" في البيوع: باب قوله تعالى: (اَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ) (البقرة: من الآية267)، ومسلم "1024" في الزكاة: باب أجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها غير مفسدة، وأبو داوٗد "1685" في الزكاة: باب المرأة تتصدق من بيت زوجها، والترمذي "672" في الزكاة: باب المرأة تتصدق من بيت زوجها، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/307، والبيهقي 4/192، والبغوي "1692" و"1693" من طريقين عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن مسروق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/99، والترمذي "671"، والنسائي 5/65 في الزكاة: باب صدقة المرأة من بيت زوجها، من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن شقيق، عن عائشة.

ذِكْرُ صِفَةِ الْخَازِنِ الَّذِى يُشَارِكُ الْمُتَصَدِّقَ فِى الْاَجْرِ

خزانچی کی اس صنف کا تذکرہ جو اجر میں صدقہ کرنے والے کا شراکت دار ہوتا ہے

3359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، سَجَّادَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِىْ بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِى يُنْفِقُ، وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِى مَا اُمِرَ، فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ اِلَى الَّذِى اُمِرَ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امانت دار مسلمان خزانچی جو خرچ کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو کچھ وہ عطا کرتا ہے' جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور وہ اسے کامل طور پر پورا اور اپنی رضا مندی کے ساتھ دیتا ہے اور اس شخص کے سپرد کرتا ہے' جسے دینے کا حکم دیا گیا تھا' تو وہ خزانچی بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ مِنْ مَالِ السَّيِّدِ عَلٰى اَنَّ الْاَجْرَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

غلام کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے آقا کے مال میں سے صدقہ کرے اس بنیاد پر کہ اجران دونوں کے درمیان برابر' برابر تقسیم ہوگا

3360 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى آبِى اللَّحْمِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَمْلُوْكًا، فَكُنْتُ اَتَصَدَّقُ بِلَحْمٍ مِنْ لَحْمِ مَوْلَاىَ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَصَدَّقْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ: تَصَدَّقْ بِاِذْنِهٖ، فَذِكْرُ الْاِذْنِ فِيْهِ مُضْمَرٌ، وَعُمَيْرٌ مَوْلٰى آبِى اللَّحْمِ اِنَّمَا قِيْلَ: آبِى اللَّحْمِ، لِاَنَّهٗ فِى الْجَاهِلِيَّةِ حَرَّمَ عَلٰى نَفْسِهِ اللَّحْمَ وَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ، فَقِيْلَ: آبِى اللَّحْمِ،

3359- إسناده صحيح . الحسن بن حماد روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 4/394 عن أبي أسامة حماد بن أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1438" في الزكاة: باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد، و "2319" في الوكالة: باب وكالة الأمين في الخزانة ونحوها، ومسلم "1023" في الزكاة: باب أجر الخازن الأمين ...، وأبو داؤد "1684" في الزكاة: باب أجر الخازن، والقضاعي في "مسند الشهاب" "302"، والبيهقي 4/192 من طرق عن أبي أسامة، به. وأخرجه أحمد 4/404-405، والبخاري "2260" في الإجارة: باب استئجار الرجل الصالح، والنسائي 5/79- 80 في الزكاة: باب أجر الخازن إذا تصدق باذن مولاه، من طرق عن سفيان، عن بريد، به. وأخرجه القضاعي "303" من طريق أبي أحمد الزبيري، عن بريد، به.

وَمُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ الْجُدْعَانِيُّ الْقُرَشِيُّ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، وَمُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ، رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ جو حضرت آبی لحم رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں غلام تھا میں اپنے آقا کے گوشت میں سے کچھ گوشت صدقہ کر دیا کرتا تھا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صدقہ کرو اجر تم دونوں کے درمیان برابر برابر تقسیم ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ انہوں نے اپنے آقا کی اجازت کے تحت صدقہ کیا تھا۔ تو اجازت کا ذکر اس روایت میں پوشیدہ ہے۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ حضرت آبی لحم رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے۔ حضرت آبی لحم رضی اللہ عنہ کا یہ نام اس لئے تھا کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں گوشت کھانا اپنے لئے حرام قرار دیا تھا اور گوشت کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ اسے لئے انہیں آبی لحم کہا جاتا تھا (یعنی گوشت سے انکار کرنے والا شخص)

محمد بن زید نامی راوی محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ جدعانی قرشی ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے جبکہ امام مالک اور اہل مدینہ نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُعْطِي فِيْ بَعْضِ الْاَحَايِيْنِ قَدْ يَكُوْنُ خَيْرًا مِنَ الْاٰخِذِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض حالتوں میں دینے والا شخص کبھی لینے والے شخص سے بہتر ہوتا ہے

3361 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

3360- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن زيد فمن رجال مسلم. وهو في "صحيحه" "1025" في الزكاة: باب ما أنفق العبد من مال مولاه، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/164، ومن طريقه مسلم "1025"، وابن ماجه "2297" في التجارات: باب ما للعبد أن يعطي ويتصدق، والبيهقي 4/194 عن حفص بن غيات، به. وأخرجه مسلم "1025" "83"، والنسائي 5/63-64 في الزكاة: باب صدقة العبد، والبيهقي 4/194 من طريق حَاتِمِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ عبيد، عن عمير مولى آبي اللحم.

3361- إسناده صحيح. عبد الواحد بن غياث روى له أبو داوٗد وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البيهقي 4/198، والقضاعي "1230" و "1260" من طريقين عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وانظر الحديث "3364".

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ دُونَ الْاٰخِذَةِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہوتا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہے جو مانگے بغیر کوئی چیز لیتا ہے

3362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الزَّعْرَاءِ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْاَيْدِي ثَلَاثَةٌ: فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا، وَيَدُ السُّفْلَى السَّائِلَةُ، فَاَعْطِ الْفَضْلَ، وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ فِي كِتَابِنَا هٰذَا، اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، اَرَادَ بِهِ اَنَّ يَدَ الْمُعْطِي خَيْرٌ مِنْ يَدِ الْاٰخِذِ، وَاِنْ لَمْ يَسْاَلْ، وَاَبُو الزَّعْرَاءِ هٰذَا: هُوَ الصَّغِيرُ، وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ اَخِي اَبِي الْاَحْوَصِ، وَاَبُو الزَّعْرَاءِ الْكَبِيرُ: اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِءٍ، يَرْوِي عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

❀❀ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین طرح کے ہوتے ہیں اوپر والا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہے، دینے والا ہاتھ اس کے بعد ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والے کا ہے تو تم اضافی چیز کو دے دیا کرو اور اپنی ذات کے حوالے سے عاجز نہ آؤ''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وہ روایات جنہیں ہم اس سے پہلے اپنی کتاب میں ذکر کر چکے ہیں۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: دینے والے کا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہوتا ہے۔ اگر چہ اس نے مانگا نہ ہو۔

ابوزعراء نامی راوی صغیر ہے اس کا نام عمرو بن عمرو بن مالک ہے۔ (مالک کا باپ) ابواحوص کا بھائی ہے جبکہ ابوزعراء کبیر کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْيَدَ الْمُعْطِيَةَ اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السَّائِلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دینے والا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے افضل ہوتا ہے

3362– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير أبي الزعراء، وهو ثقة. أبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة. وأخرجه أحمد 3/473 و 4/137، وعنه أبو داود "1649" في الزكاة: باب الاستعفاف، عن عبيدة بن حميد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/407 ووافقه الذهبي. وأخرجه البيهقي 4/198 من طريق الحسن بن محمد الزعفراني، عن عبيدة، به.

3363 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَلْيَبْدَاْ اَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُوْلُ، تَقُوْلُ امْرَاَتُهُ: اَنْفِقْ عَلَيَّ، وَتَقُوْلُ اُمُّ وَلَدِهِ: اِلٰى مَنْ تَكِلُنِي؟، وَيَقُوْلُ لَهُ عَبْدُهُ: اَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى عِنْدِي اَنَّ الْيَدَ الْمُتَصَدِّقَةَ اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السَّائِلَةِ، لَا الْاٰخِذَةِ دُوْنَ السُّؤَالِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ تَكُوْنَ الْيَدُ الَّتِي اُبِيحَ لَهَا اسْتِعْمَالُ فِعْلٍ بِاسْتِعْمَالِهِ اَحْسَنَ مِنْ اٰخَرَ فُرِضَ عَلَيْهِ اِتْيَانُ شَيْءٍ، فَاَتٰى بِهِ اَوْ تَقَرَّبَ اِلٰى بَارِئِهِ مُتَنَفِّلًا فِيهِ، وَرُبَّمَا كَانَ الْمُعْطِي فِي اِتْيَانِهِ ذٰلِكَ اَقَلَّ تَحْصِيلًا فِي الْاَسْبَابِ مِنَ الَّذِي اَتٰى بِمَا اُبِيحَ لَهُ، وَرُبَّمَا كَانَ هٰذَا الْاٰخِذُ بِمَا اُبِيحَ لَهُ اَفْضَلَ وَاَوْرَعَ مِنَ الَّذِي يُعْطِي، فَلَمَّا اسْتَحَالَ هٰذَا عَلَى الْاِطْلَاقِ دُوْنَ التَّحْصِيلِ بِالتَّفْضِيلِ صَحَّ اَنَّ مَعْنَاهُ اَنَّ الْمُتَصَدِّقَ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَسْاَلُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر صدقہ وہ ہے' جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے (یا جسے دینے کے بعد آدمی خوشحال رہے) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم میں سے ہر شخص کو اپنے زیر کفالت سے آغاز کرنا چاہئے' کیونکہ اس کی بیوی کہے گی تم مجھ پر خرچ کرو اس کی اولاد کہے گی تم مجھے کس کے حوالے کر رہے ہو اس کا غلام کہے گا مجھے کھانے کے لئے دو پھر مجھ سے کام لینا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔'' میرے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: صدقہ دینے والے شخص کا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے افضل ہوتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مانگے بغیر لینے والے سے افضل ہوتا ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ وہ ہاتھ جس کے لئے کسی فعل کے کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہو وہ اس مباح فعل پر عمل کرنے کی وجہ سے اس دوسرے شخص سے کم تر ہو جائے جس پر کسی کام کے کرنے کو فرض قرار دیا گیا ہو اور وہ اسے سرانجام دے یا وہ دوسرا شخص کسی نفلی کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنا چاہے۔ بعض اوقات دینے والا شخص اپنے دینے میں کم اسباب اختیار کرتا ہے۔ اس شخص کے مقابلے میں جس کے لئے اسے (لینا) مباح قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض

3363– إسناده حسن من أجل عاصم بن بهدلة، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة . وأخرجه البيهقي 7/470 من طريق إسحاق بن منصور، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/476 و 524، والبخاري "5355" في النفقات: باب وجوب النفقة على الأهل والعيال، والبيهقي 7/466 و 471 من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، به . وأخرجه أحمد 2/278 و 402، والبخاري "1426" في الزكاة: باب لا صدقة إلا عن ظهر غني، و "5356" في النفقات، والنسائي 5/69 في الزكاة: باب أي الصدقة أفضل، والبيهقي 4/180 و 470 من طرق عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/212 من طريق عاصم بن كليب، عن أبيه، عن أبي هريرة. انظر "4240".

اوقات لینے والا شخص جس کے لئے اس کو مباح قرار دیا گیا ہے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اس شخص سے زیادہ پرہیزگار ہوتا ہے جو دے رہا ہے تو جب کسی ایک کو افضل قرار دیئے بغیر یہ اطلاق ناممکن ہو تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ صدقہ دینے والا شخص اس شخص سے افضل ہے جو اسے مانگتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا الْخَبَرَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری اس روایت کی ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صُلَيْحٍ الْعَابِدُ، بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِحْصَاءِ الْمَرْءِ صَدَقَتَهُ اِذَا تَصَدَّقَ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے اس کی گنتی کرے

3365 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَائَهَا سَائِلٌ، فَاَمَرَتْ لَهُ عَائِشَةُ بِشَيْءٍ، فَلَمَّا خَرَجَتِ الْخَادِمُ دَعَتْهَا، فَنَظَرَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَ

3364- إسناده على شرط البخاري، وفضيل بن سليمان قد توبع. وأخرجه البيهقي 4/198، والخطيب في "تاريخه" 3/435 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/998 عن نافع، عن ابن عمر. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1429" في الزكاة: باب لا صدقة إلا عن ظهر غني، ومسلم "1033" في الزكاة: باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، وأبو داوُد "1648" في الزكاة: باب في الاستعفاف، والنسائي 5/61 في الزكاة: باب اليد السفلى، والبيهقي 4/197، والقضاعي "1231"، والبغوي "1614" وأخرجه البخاري "1429"، وأحمد 2/67 و 98، والدارمي 1/389، والبيهقي 4/197- 198 من طريقين عن نافع، به.

3365- إسناده صحيح على شرط الشيخين ابن إدريس: هو عبد الله الأودي، والحكم: هو ابن عتيبة. وأخرجه أحمد 6/70- 71 عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/108، وأبو داوُد "1700" في الزكاة: باب في الشح، من طريقين عن عبد الله بن أبي مليكة، عن عائشة.

لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تُخْرِجِينَ شَيْئًا اِلَّا بِعِلْمِكِ، قَالَتْ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ، فَقَالَ لَهَا: لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ایک مانگنے والا ان کے ہاں آیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کچھ دینے کی ہدایت کی جب خادمہ اسے لے کر باہر نکلی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے بلوایا پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے علم کے ساتھ ہی چیز باہر نکالتی ہو (یعنی تم جو بھی خیرات کرتی ہو اسے پہلے دیکھتی ہو پھر کرتی ہو) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں پہلے جانتی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم شمار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گنتی کر کے تمہیں دے گا۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَرْءِ اِذَا كَانَتْ مِنَ الْغُلُولِ

ایسے شخص کی طرف سے صدقہ قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ جب وہ صدقہ حرام مال میں سے دیا جائے

3366 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ اَلَا تَدْعُوا لِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ، وَقَدْ كُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے انہوں نے فرمایا: اے ابن عمر! آپ میرے لیے دعا نہیں کریں گے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقے کو قبول نہیں کرتا اور تم بصرہ کے گورنر رہ چکے ہو (جہاں سے تمہیں آمدن ہوئی تھی)''

3366- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك وهو ابن حرب، فمن رجال مسلم، وحديثه حسن. وأخرجه مسلم "224" في الطهارة: باب وجوب الطهارة للصلاة، والترمذي "1" في الطهارة: باب ما جاء لا تقبل صلاة بغير طهور، والبيهقي 4/191 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبي عوانة في "مسنده" 1/234 من طريق محمد بن حيوة وأبي المثنى، عن أبي عوانة، به. وأخرجه الطيالسي "1874" وابن أبي شيبة 1/4- 5، وأحمد 2/19-20 و 37و39، وابن ماجه "272" في الطهارة: باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور، وابن خزيمة "8"، وأبو عوانة 1/234، والبيهقي 1/42 من طرق عن سماك به. وانظر الحديث ."1706"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ بِطَيِّبٍ اُخِذَ مِنْ حِلِّهِ لَمْ يُؤْجَرِ الْمُتَصَدِّقُ بِهٖ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب مال پاکیزہ (حلال) نہیں ہوگا تو صدقہ کرنے والے کواس پر اجر نہیں ملے گا

3367 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ دَرَّاجٌ اَبُو السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهُ فِيْهِ اَجْرٌ، وَكَانَ اِصْرُهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرام طور پر مال جمع کرے اور پھر اسے صدقہ کرے اسے اس کا کوئی اجر نہیں ملے گا اس کا وبال اس شخص کے ذمے ہوگا۔''

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْغَارِسِ الْغِرَاسَ بِكَتْبِهِ الصَّدَقَةَ عِنْدَ اَكْلِ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ ثَمَرَتِهٖ

اللہ تعالیٰ کا درخت لگانے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے درخت لگانے کی وجہ سے

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس موقع پر نیکی نوٹ کرتا ہے جب اس درخت کے پھل میں سے کوئی چیز کوئی بھی کھاتا ہے

3368 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ فِيْ نَخْلٍ لَهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ

3367– إسناده حسن. ابن حجيرة: هو عبد الرحمن. والحديث ذكره الحافظ السيوطي في "الجامع الكبير" 2/770 ولم ينسبه إلى غير ابن حبان. وفي الباب عند الطبراني من حديث أبي الطفيل، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: "من كسب مالًا من حرام، فأعتق منه ووصل منه رحمه، كان ذلك إصرًا." قال الهيثمي في "المجمع" 10/293: .

3368– إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "1552" "8" في المساقاة: باب فضل الغرس والزرع، والبيهقي 6/138 من طريق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1274" عن سفيان، عن أبي الزبير، به.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُمّ مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا کے باغ میں ان کے ہاں تشریف لے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ باغ کس نے لگایا ہے کسی مسلمان نے یا کافر نے۔ انہوں نے جواب دیا: مسلمان نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جو بھی باغ لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا جو بھی چیز کچھ کھاتے ہیں تو یہ اس کے لیے صدقہ ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا يَاْكُلُ السِّبَاعُ وَالطُّيُورُ مِنْ ثَمَرِ غِرَاسِ الْمُسْلِمِ يَكُوْنُ لَهُ فِيْهِ اَجْرٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ درندے اور پرندے مسلمان کے لگائے ہوئے درخت میں سے جو کچھ کھاتے ہیں یہ چیز اس مسلمان کے لیے اجر کا باعث ہوتی ہے

3369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى الْجَوَالِيقِيُّ، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ وطيرٌ وَشَيْءٌ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيْهِ اَجْرٌ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمان جو بھی باغ لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی بھی درندہ یا پرندہ جو بھی کوئی چیز کھاتے ہیں تو اس شخص کو اس کا اجر ملتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِتَرْكِ صَدَقَةِ مَالِهٖ كُلِّهٖ وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْبَعْضِ مِنْهُ اِذْ هُوَ خَيْرٌ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے سارے مال کو صدقہ کرے بلکہ بعض مال کو صدقہ کرنے پر اکتفاء کرے کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے

3370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

3369– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد . وأخرجه مسلم "1552" "9" في المساقاة: باب فضل الغرس والزرع، وأبو يعلى "2245" من طريق روح، عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 3/391، والطيالسي "1272"، ومسلم "1552" "11" من طريق الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر . وأخرجه مسلم "1552"، وأبو يعلى "2213"، والبيهقي 6/137 من طريقين عن عطاء ، عن جابر . وأخرجه أحمد 6/420، والبغوي "1652" من طريق أبي سفيان، عن جابر، عن أم مبشر.

(متنِ حدیث): لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ اِلَّا بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ، اِنَّمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الْعِيرَ، وَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ، فَالْتَقَوْا عَلٰى غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ، وَلَعَمْرِي اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ، وَمَا اُحِبُّ اَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ، وَلَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ، وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، آذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ وَاَرَادَ اَنْ يَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، وَذٰلِكَ حِينَ طَابَ الظِّلَالُ وَطَابَتِ الثِّمَارُ، وَكَانَ قَلَّمَا اَرَادَ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى غَيْرَهَا، وَكَانَ يَقُولُ: الْحَرْبُ خُدْعَةٌ، فَاَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنْ يَتَاَهَّبَ النَّاسُ اُهْبَتَهُ، وَاَنَا اَيْسَرُ مَا كُنْتُ، قَدْ جَمَعْتُ رَاحِلَتَيْنِ لِي، فَلَمْ اَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا بِالْغَدَاةِ، وَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، فَاَصْبَحَ غَادِيًا، فَقُلْتُ: اَنْطَلِقُ اِلَى السُّوقِ وَاَشْتَرِي جَهَازِي، ثُمَّ اَلْحَقُ بِهَا، فَانْطَلَقْتُ اِلَى السُّوقِ مِنَ الْغَدِ، فَعَسُرَ عَلَيَّ بَعْضُ شَاْنِي فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: اَرْجِعُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَلْحَقُ بِهِمْ، فَعَسُرَ عَلَيَّ بَعْضُ شَاْنِي اَيْضًا، فَلَمْ اَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَبَّسَ بِيَ الذَّنْبُ، وَتَخَلَّفْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْتُ اَمْشِي فِي الْاَسْوَاقِ وَاَطْرَافِ الْمَدِينَةِ فَيُحْزِنُنِي اَنْ لَا اَرٰى اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، وَكَانَ لَيْسَ اَحَدٌ تَخَلَّفَ اِلَّا اَرٰى ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهُ، وَكَانَ النَّاسُ كَثِيرًا لَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانٌ، وَكَانَ جَمِيعُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَةً

3370– حديث صحيح . محمد بن أبي السَّري قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين . وهو في "المصنف" لعبد الرزاق "19744"، ومن طريقين أخرجه أحمد 5/387، والترمذي "3102" في التفسير: باب ومن سورة التوبة . وأخرجه ابن أبي شيبة 14/540– 545، والبخاري "4418" في التفسير: باب حديث كعب بن مالك، ومسلم "2769" في التوبة: باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، والطبراني في "جامع البيان" "17447"، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/273– 279 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه قطعة منه أبو داؤد "3320" في الأيمان والنذور: باب فيمن نذر أن يتصدق بماله، وابن ماجه "1393" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة، والسجدة عند الشكر، والطبراني في "الكبير" "90"/19 من طريق عبد الرزاق، به . وأخرج بعضًا منه ابن أبي شيبة 14/539، وأحمد 6/390، وأبو داؤد "2637" في الجهاد: باب المكر والخديعة، والطبري "17449" من طرق عن معمر، به .وهو من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد عند أحمد 6/386 و 390، والبخاري "2757" و "2947" و "2948" و "2949" و "2950" و "3088" و "3556" و "3889" و "3951" و "4673" و "4676" و "4677" و "4678" و "6255" و "6690" و "7225"، والبخاري في "الأدب المفرد" "944"، ومسلم "716" في = صلاة المسافرين: باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه، وأبي داؤد "2202" و "2605" و "2773" و "2781" و "3317" و "3318" و "3319"، والنسائي 2/53–54، و 6/152–154، و 7/22–23، والنسائي في السير والتفسير كما في "التحفة" 8/313 و 318، وابن خزيمة "2242" والطبراني "96"/19 و "97" و "98" و "99" و "100" و "101" و "103" و "104" و "105" و "106" و "107" و "108" و "109" و "110" و "133" و "134" و "135" و "136"، والبيهقي 4/181، والبغوي "1676".

وَثَمَانِينَ رَجُلًا، وَلَمْ يَذْكُرْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ، فَلَمَّا بَلَغَ تَبُوكَ، قَالَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي: خَلَّفَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذَا رَجُلٌ يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ، فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، وَقَفَلَ وَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ جَعَلْتُ أَتَذَكَّرُ مَاذَا أَخْرُجُ بِهِ مِنْ سَخَطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَسْتَعِينُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، حَتّٰى إِذَا قِيلَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَبِّحُكُمْ بِالْغَدَاةِ، رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَا أَنْجُو إِلَّا بِالصِّدْقِ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَعَلَ ذٰلِكَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فَجَعَلَ يَأْتِيهِ مَنْ تَخَلَّفَ، فَيَحْلِفُونَ لَهُ وَيَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ، فَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ وَيَقْبَلُ عَلَانِيَتَهُمْ، وَيَكِلُ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَآنِي تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرًا، قُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا خَلَّفَكَ عَنِّي؟، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِكَ جَلَسْتُ لَخَرَجْتُ مِنْ سَخَطِهِ عَلَيَّ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُوتِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي قَدْ عَلِمْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنِّي إِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ بِقَوْلٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ وَهُوَ حَقٌّ، فَإِنِّي أَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ، وَإِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ بِحَدِيثٍ تَرْضَى عَنِّي فِيهِ وَهُوَ كَذِبٌ أَوْشَكَ أَنْ يُطْلِعَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ، وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَيْسَرَ، وَلَا أَخَفَّ حَاذًا مِنِّي، حَيْثُ تَخَلَّفْتُ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَكُمُ الْحَدِيثَ، قُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ، فَقُمْتُ فَثَارَ عَلٰى أَثَرِي نَاسٌ مِنْ قَوْمِي يُؤَنِّبُونَنِي، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَطُّ قَبْلَ هٰذَا، فَهَلَّا اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُذْرٍ يَرْضَاهُ عَنْكَ فِيهِ، وَكَانَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِي مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ، وَلَمْ تَقِفْ مَوْقِفًا لَا نَدْرِي مَاذَا يُقْضَى لَكَ فِيهِ، فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتّٰى هَمَمْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، فَقُلْتُ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ غَيْرِي، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَهُ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ وَمُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، فَذَكَرُوا رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ شَهِدَا بَدْرًا لِي فِيهِمَا أُسْوَةٌ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِي هٰذَا أَبَدًا، وَلَا أُكَذِّبُ نَفْسِي، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، فَجَعَلْتُ أَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَتَنَكَّرَ لَنَا النَّاسُ، حَتّٰى مَا هُمْ بِالَّذِينَ نَعْرِفُ، وَتَنَكَّرَ لَنَا الْحِيطَانُ حَتّٰى مَا هِيَ بِالْحِيطَانِ الَّتِي نَعْرِفُ، وَتَنَكَّرَتْ لَنَا الْأَرْضُ حَتّٰى مَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي نَعْرِفُ، وَكُنْتُ أَقْوٰى أَصْحَابِي، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ فَآتِي الْمَسْجِدَ، وَآتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَقُولُ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالسَّلَامِ، فَإِذَا قُمْتُ أُصَلِّي إِلٰى سَارِيَةٍ، وَأَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِي، نَظَرَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ، وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ أَعْرَضَ عَنِّي، وَاشْتَكٰى صَاحِبَايَ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَلَا

يُطْلِعَانِ رُءُوسَهُمَا، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ إِذَا رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ قَدْ جَاءَ بِطَعَامٍ لَهُ يَبِيعُهُ، يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ، فَأَتَانِي بِصَحِيفَةٍ مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، فَإِذَا فِيهَا: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَأَقْصَاكَ وَلَسْتَ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ: هٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، فَسَجَرْتُ لَهَا التَّنُّورَ، فَأَحْرَقْتُهَا فِيهِ، فَلَمَّا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي، فَقَالَ: اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لَّا تَقْرَبْهَا، فَجَائَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَعِيفٌ، فَهَلْ تَأْذَنُ لِي أَنْ أَخْدُمَهُ، قَالَ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبَنَّكِ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ لِشَيْءٍ، مَا زَالَ مُتَّكِيًّا يَبْكِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مُذْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا طَالَ عَلَيَّ الْبَلَاءُ، اقْتَحَمْتُ عَلَى أَبِي قَتَادَةَ حَائِطَهُ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ بَكَيْتُ، ثُمَّ اقْتَحَمْتُ الْحَائِطَ خَارِجًا، حَتّٰى إِذَا مَضَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا، صَلَّيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا صَلَاةَ الْفَجْرِ، وَأَنَا فِي الْمَنْزِلَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيْنَا الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْنَا أَنْفُسُنَا، إِذْ سَمِعْتُ نِدَاءً مِنْ ذِرْوَةِ سَلْعٍ أَنْ أَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ جَائَنَا بِالْفَرَجِ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَرْكُضُ عَلَى فَرَسٍ يُبَشِّرُنِي، فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنْ فَرَسِهِ، فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيَّ بِشَارَةً، وَلَبِسْتُ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ، وَكَانَتْ تَوْبَتُنَا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثَ اللَّيْلِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا نُبَشِّرُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فَقَالَ: إِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ وَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ، قَالَ: وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي، تُخْبِرُنِي بِأَمْرِي، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ، وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارِ الْقَمَرِ، وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ، فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ، أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ أُمْ مِنْ عِنْدِكَ؟، قَالَ: بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِمْ (لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ) (التوبة: 117)، حَتّٰى بَلَغَ (هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ) (التوبة: 118)، قَالَ: وَفِينَا نَزَلَتِ (اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) (التوبة: 119)، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي لَا أُحَدِّثُ إِلَّا صِدْقًا، وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ، قَالَ: فَمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ، أَنْ لَّا نَكُونَ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا، وَمَا تَعَمَّدْتُ لِكَذْبَةٍ بَعْدُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَّحْفَظَنِي اللّٰهُ

فِيمَا بَقِيَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى اِلَيْنَا مِنْ حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: میں کبھی بھی کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا' یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا' البتہ میں غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ایسے کسی شخص پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا جو غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا نبی اکرم ﷺ دراصل (قریش) کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے اور قریش اپنے قافلے کی مدد کرنے کے لیے نکلے تھے پہلے سے طے شدہ صورت حال کے بغیر دونوں لشکروں کا سامنا ہو گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: اور مجھے اپنی زندگی کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے غزوات میں لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ باعث شرف بدر ہے' لیکن میری یہ خواہش نہیں ہے کہ میں اس میں شریک ہوا ہوتا اس کے بدلے میں کہ مجھے شب عقبہ میں بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے' تو ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی میں پیچھے نہیں رہا' یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آیا' وہ آخری غزوہ ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے شرکت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کی اطلاع دی اور آپ ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ لوگ جنگ میں حصہ لینے کی پوری طرح تیاری کر لیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب سائے پاکیزہ ہو گئے تھے پھل تیار ہو چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی آپ ﷺ کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے' تو اس کی سمت کا تعین نہیں کرتے تھے' آپ ﷺ یہ فرماتے تھے کہ جنگ دھوکہ دینے کا نام ہے' لیکن نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے بارے میں یہ چاہتے تھے کہ لوگ اچھی طرح سے تیاری کر لیں میں اس وقت پہلے سے زیادہ خوشحال تھا میں نے اپنی دو سواریاں بھی تیار کر لی تھیں میں اسی حالت میں رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اگلے دن جانے کی تیاری کر لی یہ جمعرات کے دن کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند تھا آپ ﷺ صبح کے وقت روانہ ہوئے میں نے سوچا میں بازار جاتا ہوں اور سامان خرید تا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ سے جا ملوں گا میں اگلے دن بازار گیا وہاں میرا کوئی کام پورا نہیں ہوا میں واپس آ گیا میں نے سوچا میں انشاء اللہ کل چلا جاؤں گا اور لوگوں سے جا ملوں گا پھر میرا کوئی کام پھنس گیا ایسا ہی ہوتا رہا' یہاں تک کہ میرے لیے گناہ رکاوٹ بنتا چلا گیا اور میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا پھر میں بازار میں چلتا پھرتا تھا مدینہ منورہ کے اطراف میں چلتا پھرتا تھا مجھے اس بات کا بھی افسوس تھا کہ مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا تھا جو نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہو صرف وہی شخص پیچھے رہا تھا جس کے بارے میں یہ خیال تھا کہ وہ منافق ہے اور وہی شخص پیچھے رہ سکتا تھا جس کے بارے میں میری یہ رائے ہوگی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے مخفی رہ گیا۔ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی آج کی طرح ان کے نام نہیں نوٹ ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے رہ جانے والے تمام افراد اسی (80) کے لگ بھگ تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو تبوک پہنچنے تک میرا خیال نہیں آیا جب آپ ﷺ تبوک پہنچے' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کعب بن مالک کا کیا حال ہے؟ قوم کے ایک فرد نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس کی دو چادروں نے اور اس کی خود پسندی نے اسے پیچھے کر دیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے بہت غلط بات کہی ہے اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ کی قسم! (اس کے بارے میں) ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ ابھی اسی حالت میں تھے کہ دور سے سراب کی مانند ایک شخص آتا ہوا نظر آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابو خیثمہ ہو' تو وہ ابو خیثمہ ہی تھے جب نبی اکرم ﷺ نے

غزوہ تبوک مکمل کرلیا واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے اس بات کے بارے میں سوچنا شروع کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی سے کیسے بچ سکتا ہوں میں نے اپنے خاندان کے ہر سمجھ دار شخص سے اس بارے میں مدد لی یہاں تک کہ جب یہ بات بیان کی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کل صبح تشریف لے آئیں گے تو باطل مجھ سے دور ہوگیا اور مجھے یہ بات پتہ چل گئی کہ میں صرف سچ بول کر ہی نجات حاصل کرسکتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت (مدینہ منورہ) میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے مسجد میں دو رکعات ادا کیں آپ ﷺ جب بھی کسی سفر سے تشریف لاتے تھے تو ایسا ہی کیا کرتے تھے آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے تھے وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے پھر تشریف فرما ہو جاتے تھے پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے قسم اٹھانے لگے عذر پیش کرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے انہوں نے جو چیز ظاہر کی اسے قبول کرتے اور ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ کے سپرد کر دیتے جب میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے یوں جیسے کوئی شخص ناراضگی کے عالم میں مسکراتا ہے۔ میں آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے (سفر پر جانے کے لیے) جانور خرید نہیں لیا تھا میں نے عرض کی: جی ہاں اے اللہ کے نبی ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر تم پیچھے کیوں رہ گئے۔ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! اگر میں آپ ﷺ کے بجائے کسی اور شخص کے سامنے بیٹھا ہوتا تو کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا کیونکہ مجھے بات چیت کرنے کا فن عطا کیا گیا ہے۔ اے اللہ کے نبی ﷺ میں یہ بات جانتا ہوں کہ آج اگر میں آپ ﷺ کے ساتھ کوئی ایسی بات کر لیتا ہوں جس کی وجہ سے آپ ﷺ کو مجھ پر غصہ آئے لیکن وہ بات سچ ہو تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آخر کار اس کو ٹھیک کرے گا اور اگر میں آج آپ ﷺ کے ساتھ ایسی بات کرتا ہوں جس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں لیکن وہ بات جھوٹ ہو تو عنقریب میرے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اطلاع دیدے گا۔ اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی ﷺ اب جب میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا تو میں اس سے پہلے کبھی اتنا خوشحال نہیں تھا اور اتنا فارغ البال نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے تم لوگوں کے ساتھ سچی بات بیان کی ہے تم اٹھ جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہیں دے دیتا میں اٹھ گیا میری قوم کے کچھ افراد میرے پیچھے آئے وہ مجھے ڈانٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے اللہ کی قسم! ہمیں پتہ ہے کہ اس سے پہلے تم نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا۔ تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی عذر پیش کر دیتے جس سے نبی اکرم ﷺ تم سے راضی ہو جاتے اور نبی اکرم ﷺ اس کے بعد تمہارے لیے دعائے مغفرت کر دیتے تم ایسی جگہ پر کھڑے نہ ہوتے جس کے بارے میں ہمیں اندازہ نہیں ہو پا رہا کہ تمہارے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا؟ وہ لوگ مسلسل مجھے ٹوکتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں واپس جا کر اپنی ہی بات کو جھٹلا دیتا ہوں میں نے کہا: کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی اس طرح سچی بات کہی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مرارہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔ لوگوں نے دو ایسے افراد کا ذکر کیا تھا جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے میرے لیے ان دونوں کی پیروی میں نمونہ تھا میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف اس بارے میں واپس نہیں جاؤں گا اور اپنی بات کو غلط قرار نہیں دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم تین آدمیوں سے بات چیت کرنے سے

لوگوں کو منع کر دیا میں بازار میں نکلتا تھا' لیکن کوئی میرے ساتھ بات نہیں کرتا تھا لوگ ہمیں پہچاننا چھوڑ گئے' یہاں تک کہ ان میں کوئی ایسا شخص نہیں رہا جس کے ساتھ ہم بات چیت کر سکتے۔ باغات ہمارے لیے اجنبی ہو گئے' یہاں تک کہ باغات میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جسے ہم جانتے زمین ہمارے لیے اجنبی ہو گئی' یہاں تک کہ زمین ہمیں اجنبی محسوس ہوتی تھی میں اپنے ساتھیوں سے زیادہ طاقتور تھا میں گھر سے باہر نکلتا تھا بازار کا چکر لگاتا تھا مسجد آ جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ ﷺ کو سلام کرتا تھا اور پھر دیکھتا تھا کہ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ہونٹوں کو حرکت دی ہے؟ جب میں ستون کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہوتا تھا اور نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا' تو نبی اکرم ﷺ اپنی آنکھوں کے گوشوں کے ذریعے میری طرف دیکھ لیتے تھے جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تھا' تو آپ ﷺ مجھ سے منہ پھیر لیتے تھے میرے دونوں ساتھی بیمار ہو گئے وہ رات دن روتے رہتے تھے وہ اپنا سر باہر نہیں نکالتے تھے۔

ایک مرتبہ میں بازار گھوم رہا تھا' تو ایک عیسائی شخص وہاں کچھ فروخت کرنے کے لیے آیا ہوا تھا اور وہ یہ دریافت کر رہا تھا کہ کعب بن مالک تک مجھے کون پہنچا سکتا ہے؟ تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا وہ غسان کے بادشاہ کا خط لے کر میرے پاس آیا اس میں یہ تحریر تھا:

"اما بعد! مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اور تمہیں پرے کر دیا ہے تم بے عزتی کروانے کے لیے اور ضائع کیے جانے کے لیے نہیں ہو' تم ہم سے ملو ہم تمہاری خبر گیری کریں گے۔"

میں نے سوچا کہ یہ ایک اور مصیبت ہے میں نے تنور جلایا اور خط اس میں جلا دیا جب چالیس دن گزر گئے' تو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: تم اپنی بیوی سے الگ رہو میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے طلاق دے دوں۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں' لیکن تم اس کے قریب نہ جانا۔ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی) انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ بوڑھے اور کمزور شخص ہیں کیا آپ ﷺ مجھے اس کی اجازت دیں گے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' لیکن وہ تمہارے قریب نہ آنے پائے۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ جب سے ان کا یہ معاملہ ہوا ہے انہوں نے پہلے بھی ایسا نہیں کیا وہ بس بیٹھے دن رات روتے رہتے ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میری آزمائش طویل ہو گئی' تو میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں ان سے ملنے گیا وہ میرے چچا زاد تھے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب نہیں دیا میں نے کہا: اے ابوقتادہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں وہ خاموش رہے میں نے کہا: اے ابوقتادہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے کہا: اے ابوقتادہ آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں' تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ حضرت

کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہا میں رونے لگا اور میں باغ سے باہر آ گیا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (لوگوں کو) ہم سے بات چیت کرنے سے منع کرنے کو پچاس دن گزر گئے' تو ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کر رہا تھا اور اس وقت میری یہ حالت تھی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ ہمارے لیے زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود تنگ ہو چکی تھی اور ہماری اپنی جان ہمارے لیے تنگ ہو چکی تھی اسی دوران میں نے سلع پہاڑ کی چوٹی سے ایک شخص کی پکار سنی اے کعب بن مالک! تمہیں خوشخبری ہو میں سجدے میں گر گیا مجھے اندازہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فراخی عطا کر دی ہے ایک شخص اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا مجھے خوش خبری دینے کے لیے آ رہا تھا' لیکن (دوسرے شخص کی) آواز اس کے گھوڑے سے زیادہ تیزی سے آ گئی تھی میں نے اس خوشخبری کی وجہ سے اپنے کپڑے اسے دیئے اور خود دوسرے کپڑے پہن لیے ہماری توبہ کے قبول ہونے کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد نازل ہوا تھا۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم کعب بن مالک کو خوشخبری نہ سنا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں لوگ تمہارے ہاں ہجوم کر لیں گے اور تمہیں ساری رات سونے نہیں دیں گے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے میرے معاملے میں بڑی اچھائی کی تھی اور انہوں نے مجھے میرے معاملے کے بارے میں بتایا تھا۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد مسلمان بھی موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات پر خوش ہوتے تھے' تو وہ اسی طرح چمکتا تھا میں آیا اور آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب تمہیں ایک ایسے دن کے بارے میں خوش خبری ہو جو اس دن کے بعد (آنے والے دنوں میں) سب سے بہتر ہے جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار پر فضل کیا۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''تم لوگ اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے کچھ مال کو اپنے پاس رہنے دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: پھر میں خیبر میں موجود اپنا حصہ اپنے پاس رہنے دیتا ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی نعمت عطا کرنے کے بعد کوئی ایسی نعمت عطا نہیں کی جو میرے نزدیک اس سے زیادہ بڑی ہو جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولا تھا میں نے بھی اور میرے دونوں ساتھیوں نے بھی' کیونکہ اس کے نتیجے میں ہم نے جھوٹ بول کر ہلاکت کا شکار ہو جانا تھا جس طرح دوسرے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے اس کے بعد میں نے کبھی بھی جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹ نہیں بولا مجھے یہ امید ہے کہ باقی کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے (جھوٹ بولنے سے) محفوظ رکھے۔ زہری کہتے ہیں: یہ وہ روایت ہے' جو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ. مِنَ الِاقْتِصَارِ عَنْ ثُلُثِ مَالِهِ إِذَا أَرَادَ التَّقَرُّبَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ دُونَ إِخْرَاجِ مَالِهِ كُلِّهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے ایک تہائی مال کو

صدقہ کرنے پر اکتفاء کرے جب وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنے سارے مال کو صدقہ کردے

3371 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ،

(متنِ حدیث): أَنَّ جَدَّهُ أَبَا لُبَابَةَ، حِينَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي تَخَلُّفِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيمَا كَانَ سَلَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي أُمُورٍ وَّجَدَ عَلَيْهِ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَهْجُرُ دَارِيَ الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ، وَأَنْتَقِلُ إِلَيْكَ وَأُسَاكِنُكَ، وَإِنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ

❀❀ حصین بن سعد بیان کرتے ہیں: ان کے دادا حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول کرلیا اس سے پہلے بھی ایسے کچھ امور رونما ہو چکے تھے جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے

3371– حسين بن أبي السائب روى عن أبيه السائب بن أبي لبابة، وعبد الله بن أبي أحمد بن جحش، وجده أبي لبابة، روى عنه ابنه توبة بن الحسين بن السائب، والزهري، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: يروي عن أبيه ويروي المراسيل، كذا في "ثقات" ابن حبان نسخة الظاهرية، ولفظ المطبوع: يروي عن أبيه المراسيل، وهو الذي نقله المزي في "تهذيب الكمال"، وتبعه ابن حجر، ولفظ الذهبي في "التذهيب" 1/148: قال ابن حبان في ى"الثقات": يرسل عن أبيه، وباقي رجاله ثقات. محمد بن حرب: هو الخولاني، والزبيدي: هو محمد بن الوليد. وأخرجه البيهقي 4/181 من طريق روح، عن الزبيدي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/452–453 و 502، والبخاري في "التاريخ الكبير" 2/385، والطبراني "4509" و "4510" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/481 عن عثمان بن حفص بن عمر بن خلدة، عن الزهري بلاغًا. وأورده أبو داود في "سننه" بإثر حديث "3320" فقال: ورواه الزبيدي عن الزهري، عن حسين بن السائب بن أبي لبابة، مثله . وأخرجه الدارمي 1/390–390 من طريق إسماعيل بن أمية، عن الزهري، عن عبد الرحمن بن أبي لبابه، عن أبيه أبي لبابة.

ناراض تھے (تو جب ان کی توبہ قبول ہوگئی)، تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے اس علاقے کو چھوڑنا چاہتا ہوں جہاں میں نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور میں آپ ﷺ کی طرف منتقل ہونا چاہتا ہوں اور آپ ﷺ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ میں اپنے تمام مال کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں صدقے کے طور پر پیش کرتا ہوں اور اس سے لاتعلق ہوتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں سے ایک تہائی (صدقہ کرنا) تمہارے لیے جائز ہے (یا تمہارے لیے کافی ہوگا)۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ، ثُمَّ يَبْقَى كَلًّا عَلٰى غَيْرِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی شخص اپنے سارے مال کو صدقہ کر دے اور پھر دوسرے کا محتاج ہو جائے

3372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ لَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَائَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ الْبَيْضَةِ مِنْ ذَهَبٍ، قَدْ اَصَابَهَا مِنْ بَعْضِ الْمَغَازِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خُذْ هٰذِهٖ مِنِّيْ صَدَقَةً، فَوَاللّٰهِ مَا اَصْبَحَ لِيْ مَالٌ غَيْرُهَا، قَالَ: فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَائَهُ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ، فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَائَهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ، فَاَخَذَهَا مِنْهُ، فَحَذَفَهُ بِهَا حَذْفَةً لَوْ اَصَابَهُ عَقَرَهُ اَوْ اَوْجَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمِيْعِ مَا يَمْلِكُ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ، ثُمَّ يَقْعُدُ يَتَكَفَّفُ النَّاسَ، اِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهٖ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا اسی دوران ایک شخص سونے کا انڈہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو کسی جنگ کے دوران اسے ملا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اسے میری طرف سے صدقے کے طور پر قبول کر لیجیے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اسی کی مانند بات کہی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پھر منہ پھیر لیا پھر وہ سامنے کی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اس سے لیا اور پھر وہ اسے یوں مارا کہ اگر وہ اسے لگ جاتا، تو اسے زخمی کر دیتا یا اسے تکلیف پہنچاتا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک شخص اپنے تمام مال کی طرف آتا ہے، تاکہ اسے صدقہ کر دے اور پھر خود بیٹھ جاتا ہے، تاکہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔ صدقہ وہ ہوتا ہے، جو خوشحالی کے عالم میں کیا جائے تم اپنا مال ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

3372– رجاله ثقات إلا أن فيه تدليس ابن إسحاق . ابن إدريس: هو عبد الله الأودي. وأخرجه أبو داؤد "1674" في الزكاة: باب الرجل يخرج من ماله، وابن خزيمة "2441"، من طريقين عن ابن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/391، وأبو داؤد "1673"، وأبو يعلى "2084"، والحاكم 1/413، والبيهقي 4/181 من طرق عن ابن إسحاق، به. ولم يصرح ابن إسحاق عندهم بالتحديث، ومع ذلك فقد قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَصَدِّقِ اَنْ يَّضَعَ صَدَقَتَهٗ فِيْ يَدِ السَّائِلِ بِيَدِهٖ

صدقہ کرنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے صدقے کی چیز کو اپنے ہاتھ کے ذریعے مانگنے والے کے ہاتھ میں رکھے

3373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ، عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ،

(متن حدیث): وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيهِ اِيَّاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا، فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ

✿✿ سیّدہ اُمِّ بجید رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض اوقات کوئی غریب میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے مجھے اسے دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جسے تم اسے دے سکو صرف جلا ہوا پایہ ملتا ہے' تو تم وہ ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِاَنْ لَّا يَرُدَّ السَّائِلَ اِذَا سَاَلَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ حَضَرَهٗ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ مانگنے والا شخص جب اس سے کچھ مانگتا ہے تو وہ اسے (کچھ دیئے بغیر) نہ لوٹائے خواہ وہاں موجود کوئی بھی چیز اسے دیدے

3374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَدَّتِهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ

3373- إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن بجيد، مختلف في صحبته، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، حديثه عند أهل السنن، وجدته أم بجيد، قيل: اسمها حواء . وباقي السند رجاله على شرطهما .وأخرجه أبو داؤد "1667" في الزكاة: باب حق السائل، والترمذي "665" في الزكاة: باب ما جاء في حق السائل، والنسائي 5/86 في الزكاة: باب رد السائل، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حسن صحيح .وأخرجه أحمد 3/382 -383، والبخاري في "التاريخ الكبير" 5/262، والبيهقي 4/177 من طرق عن الليث، به، وصححه ابن خزيمة "2473"، والحاكم 1/417، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطيالسي "1659"، وأحمد 3/382 و383 من طرق عن سعيد المقبري، به .وأخرجه أحمد 6/383، وابن أبي شيبة 3/111، والبخاري في "التاريخ 5/262"من طريق منصور بن حيان، ابن بجاد، عن جدته" .وقع في المطبوع من ابن أبي شيبة و "تاريخ" البخاري: ابن نجاد عن جدته."والظلف في اللغة: الظفر من ذوى الأظلاف كالغنم والبقر.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ قَصْدُ زَجْرٍ بِلَفْظِ الْاَمْرِ، يُرِيْدُ بِهِ لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ اِلَّا بِشَيْءٍ وَّلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ

سیّدہ اُمّ بجید انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مانگنے والے کو (کچھ دے کر) لوٹاؤ خواہ جلا ہوا پایا ہی دو''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم مانگنے والے کو لوٹاؤ'' اس کے ذریعے آپ کا مقصد یہ ہے: لفظی طور پر حکم دیا گیا ہے لیکن اصل مقصود منع کرنا ہے۔ آپ کی مراد یہ ہے: تم مانگنے والے کو کوئی چیز دے کر واپس لوٹاؤ۔ خواہ جلا ہوا پایہ ہی دو۔

3375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگے اسے کچھ دو اور جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو شخص تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کرو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ تَرْكِ اسْتِقْلَالِ الصَّدَقَةِ وَسُوْءِ الظَّنِّ بِمُخْرِجِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ صدقے کو کم سمجھنے کو ترک کرے اور اسے دینے والے کے بارے میں برے گمان سے بچے

3374– هو مكرر ماقبله، وهو في "الموطأ" .2/923 ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/435، والبخاري في "التاريخ الكبير" 5/262، والنسائي 5/81 في الزكاة: باب رد السائل، والطبراني في "الكبير" "24/"555، والبيهقي 4/177، والبغوي ."1673" وأخرجه الطبراني "24/"556 من طريق روح بن القاسم، عن زيد بن أسلم، به .وأخرجه أحمد 6/435، والبخاري في "التأريخ" 5/263، والطبراني "24/"557 و "558" من طريق زيد بن أسلم، عن عمرو بن معاذ، عن جدته.وأخرجه عبد الرزاق "20019" عن زيد بن أسلم، عن رجل من الأنصار، عن أمه.وأخرج مالك في "الموطأ" 2/931،

3375– إسناده صحيح على شرط الصحيح . إبراهيم التيمي: هو إبراهيم بن يزيد، وسيرد الحديث عند المصنف برقم "3408" بأطول مما هنا، من طريق الأعمش، عن مجاهد، عن ابن عمر، وسنخرجه هناك.وله شاهد من حديث ابن عباس رفعه عند أبي داوُد "5108"، وأحمد 1/249 – 250، والخطيب 4/258 بلفظ "من استعاذ بالله فأعيذوه، ومن سألكم بوجه الله فأعطوه" وسنده حسن.

3376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَتَحَامَلُ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالصَّدَقَةِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مُرَاءٍ، وَيَجِيءُ الرَّجُلُ بِنِصْفِ الصَّاعِ، فَيُقَالُ: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ هٰذَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ) (التوبة: 79)

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وزن اٹھایا کرتے تھے پھر کوئی شخص کوئی چیز صدقہ کرنے کے لئے لاتا تھا' تو یہ کہا جاتا تھا اس نے دکھاوے کے طور پر ایسا کیا ہے کوئی شخص نصف صاع لے آتا' تو یہ کہا جاتا اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو اہلِ ایمان کے کیے گئے صدقے کے حوالے سے ان پر نکتہ چینی کرتے ہیں''۔



3376- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مسند الطيالسي" "609"، ومن طريقه أخرجه البيهقي 4/177. وانظر "3338".

فَصْلُ ذِكْرِ الْخِصَالِ الَّتِى تَقُومُ لِمُعْدِمِ الْمَالِ مَقَامَ الصَّدَقَةِ لِبَاذِلِهَا

فصل: ان چیزوں کا تذکرہ جو اس شخص کے لیے صدقے کے قائم مقام ہو جاتی ہیں جس کے پاس مال نہ ہو

3377 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِی هِلَالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْمَهْرِیِّ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ مِنْ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ اِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فِی كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَيْنَ لَنَا صَدَقَةٌ نَتَصَدَّقُ بِهَا؟، فَقَالَ: اِنَّ اَبْوَابَ الْخَيْرِ لَكَثِيْرَةٌ: التَّسْبِيحُ، وَالتَّحْمِيدُ، وَالتَّكْبِيرُ، وَالتَّهْلِيلُ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتُمِيطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَتُسْمِعُ الْاَصَمَّ، وَتَهْدِی الْاَعْمٰى، وَتُدِلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلٰى حَاجَتِهٖ، وَتَسْعٰى بِشِدَّةِ سَاقَيْكَ مَعَ اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيثِ، وَتَحْمِلُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيْكَ مَعَ الضَّعِيفِ، فَهٰذَا كُلُّهُ صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان کی ہر ایک سانس کے عوض میں اس پر روزانہ صدقہ دینا لازم ہوتا ہے، جس میں سورج نکلتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنا زیادہ صدقہ دینے کے لئے ہمارے پاس کہاں گنجائش ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی کے دروازے زیادہ ہیں سبحان اللہ کہنا، الحمدللہ کہنا، اللہ اکبر کہنا، لا الہ الا اللہ پڑھنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا، بہرے شخص کو بات سمجھا دینا، نابینا شخص کی رہنمائی کر دینا، کسی کام کے سلسلے میں رہنمائی مانگنے والے کی رہنمائی کر دینا، اپنی ٹانگوں کی مضبوطی کی وجہ سے مدد مانگنے والے پریشان حال شخص کے لیے کوشش کرنا، اپنے بازوؤں کی مضبوطی کی وجہ سے کمزور شخص کے لئے وزن اٹھا دینا یہ سب تمہاری طرف سے تمہارے نفس کے لئے صدقہ ہیں۔''

3377- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو سعيد مولى المهرى، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات" وخرج له مسلم فى "صحيحه"، ووثقه الذهبى فى "الكاشف." وأورده السيوطى فى "الجامع الكبير" 2/613 ولم ينسبه لغير ابن حبان.

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ الصَّدَقَةَ لِلْمُسْلِمِ بِالْخِصَالِ الْمَعْرُوفَةِ، وَاِنْ لَّمْ يُنْفِقْ مِنْ مَالِهِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان شخص کے لیے اچھی عادات کی وجہ سے صدقہ کرنے کا اجر و ثواب نوٹ کرنے کا تذکرہ اگرچہ وہ مسلمان اپنے مال سے کچھ خرچ نہیں کرتا

3378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ بِكُلِّ مَعْرُوْفٍ يَفْعَلُهُ قَوْلًا وَفِعْلًا

اللہ تعالیٰ کا ہر نیکی کرنے پر صدقہ کرنے کو نوٹ کرنے کا تذکرہ خواہ وہ آدمی قولی طور پر کرے یا فعلی طور پر کرے

3379 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

3378– إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه مسلم "1005" في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي 1/188 من طريق قتيبة بن سعيد، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/383 و 397 و 405، وابن أبي شيبة 8/548، ومسلم "1005"، والبخاري في "الأدب المفرد" "233"، وأبو داؤد "4947" في الأدب: باب في المعونة للمسلم، وأبو الشيخ في "الامثال" "35"، وأبو نعيم في "الحلية" 7/194 من طرق عن أبي مالك الأشجعي، به.

3379– إسناده صحيح، ورجاله ثقات . وأخرجه البخاري "6021" في الأدب: باب كل معروف صدقة، وفي "الأدب المفرد " "224"، والطبراني في "الصغير" "672"، والبغوي "1642" من طريق علي بن عياش، عن أبي غسان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/344 و 360، وابن أبي شيبة 8/550، والطيالسي "1713"، والترمذي "1970" في البر والصلة: باب ما جاء في طلاقة الوجه وحسن البشر، والقضاعي "88" و "90"، وأبو يعلى "2040"، والحاكم 2/50، والبيهقي 10/242، والدارقطني 3/28، والبغوي "1646" من طرق عن محمد بن المنكدر، به، وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه بنحوه أبو الشيخ في "الأمثال" "36" من طريق إبراهيم بن يزيد، عن عطاء، عن جابر . وسنده ضعيف.

ذِكْرُ تَفَاصِيلِ الْمَعْرُوفِ الَّذِي يَكُونُ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ

نیکیوں کی اس تفصیل کا تذکرہ جو مسلمان کے لیے صدقہ کی حیثیت رکھتی ہیں

3380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ اَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوخٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُولُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلٰى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَهُ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ، وَسَبَّحَ اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ، وَعَزَلَ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِهِمْ، وَاَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، وَنَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ، فَاِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ بنائے ہیں تو جو شخص تین سو ساٹھ کی تعداد میں (درج ذیل کام کرتا ہے) وہ اللہ اکبر پڑھتا ہے، الحمد للہ پڑھتا ہے، لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے، سبحان اللہ پڑھتا ہے، استغفر اللہ پڑھتا ہے، لوگوں کے راستے سے ہڈی کو ہٹا دیتا ہے، ان کے راستے سے پتھر کو ہٹا دیتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے (وہ یہ سب کام تین سو ساٹھ مرتبہ کر لیتا ہے) تو وہ شام کے وقت ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاَشْيَاءِ الَّتِي يُكْتَبُ لِمُسْتَعْمِلِهَا بِهَا الصَّدَقَةُ

ان اشیاء کا تذکرہ جن پر عمل کرنے والے شخص کے لیے صدقہ نوٹ کیا جاتا ہے

3381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ: كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَيُعِينُ

3380– إسناده صحيح، محمد بن شعيب روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "1007" في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي 4/188 من طريق الربيع بن نافع، عن معاوية بن سلام، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1007"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "97" بتحقيقنا، من طريقين عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سلام، به.

3381– صحيح، ابن أبي السري، وهو محمد بن المتوكل، قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري "2707" في الصلح: باب فضل الإصلاح بين الناس، و "2891" في الجهاد: باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر، و "2989" باب من أخذ بالركاب ونحوه، ومسلم "1009" في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي 4/187–188، والبغوي "1645" من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/328 من طريق الحسن، عن أبي هريرة.

الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ، وَيَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا، وَيَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ، وَيُمِيطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہے ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی روزانہ ایسا کرنا لازم ہے) آدمی کا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کروا دینا اور آدمی کا کسی دوسرے شخص کے جانور پر سوار ہونے میں اس کی مدد کرنا اور اس کا وزن اس پر لدوا دینا اور اس کا سامان اس کے لیے اٹھوا دینا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا (یہ سب کام) صدقہ ہیں۔''

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ تَعْدَادِ النِّعَمِ لِلْمُنْعِمِ عَلَى الْمُنْعَمِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ یہ بات مباح ہے کہ نعمت عطا کرنے والے ان نعمتوں کی تعداد گنوائی جائے جو آدمی پر دنیا میں کی گئی ہیں

3382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانِیْ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: اِنَّ رَبِّیْ وَرَبَّكَ يَقُوْلُ لَكَ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟، قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بتایا میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو کیسا بلند کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے' تو انہوں نے بتایا: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:) جب میرا ذکر کیا جائے گا' تو میرے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ عَنِ الْمَنَّانِ بِمَا اَعْطٰى فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جس شخص نے اللہ کے نام پر کچھ دیا ہو وہ اگر احسان جتائے تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا

3382- إسناده ضعيف، دراج وهو ابن سمعان أبو السمح- في حديثه عن أبي الهيثم وهو سليمان بن عمرو والليثي- ضعف. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 30/235 عن يونس، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 8/549 وزاد نسبته إلى ابن المنذر أبي حاتم وابن مردويه وأبي نعيم في "الدلائل." ونسبه الهيثمي في "المجمع" 8/254، كذا ابن كثير في "تفسيره" 8/452 إلى أبي يعلى من طريق ابن لهيعة عن دراج.

3383 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ جَابَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْیَةٍ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا عَاقٌّ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنٰی نَفْیِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدِ الزِّنْیَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ، وَوَلَدُ الزِّنْیَةِ لَیْسَ عَلَیْهِمْ مِنْ اَوْزَارِ آبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ شَیْءٌ، اَنَّ وَلَدَ الزِّنْیَةِ عَلَی الْاَغْلَبِ یَکُوْنُ اَجْسَرَ عَلٰی ارْتِکَابِ الْمَزْجُورَاتِ، اَرَادَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ وَلَدَ الزِّنْیَةِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ جُنَّةً یَدْخُلُهَا غَیْرُ ذِی الزِّنْیَةِ مِمَّنْ لَّمْ تَکْثُرْ جَسَارَتُهُ عَلٰی ارْتِکَابِ الْمَزْجُورَاتِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ، احسان جتانے والا شخص، (والدین کا) نافرمان، باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کرنا، حالانکہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے پر اس کے ماں باپ کے گناہ کا بوجھ نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا مفہوم یہ ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے عام طور پر ممنوعہ چیزوں کا زیادہ ارتکاب کرتے ہیں۔ اس لئے اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہوگی کہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت کے اس حصے میں داخل نہیں ہوگا جہاں وہ لوگ داخل ہوں گے جو زنا کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور ممنوعہ کاموں کا زیادہ ارتکاب نہیں کیا کرتے تھے۔

ذِکْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ یُحْکِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِیثِ اَنَّ هٰذَا الْاِسْنَادَ مُنْقَطِعٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ) اس بات کا قائل ہے کہ اس کی سند منقطع ہے

3384 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ،

3383– إسناده ضعيف لجهالة جابان، قال ابن خريمة في "التوحيد": جابان مجهول، وقال الإمام الذهبي: لا يدرى من هو. وأخرجه أحمد 2/203، والدارمي 2/112، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/283، وابن خريمة في "التوحيد" ص 365 و 366 من طريق سفيان، والطحاوي في "مشكل الآثار" "914" بتحقيقنا، من طريق شيبان، وابن خريمة ص 366 من طريق جرير، وأحمد 2/246 من طريق همام، أربعتهم عن منصور، بهٰذا الأسناد. وأخرجه أبو نعيم في "في الحلية" 3/309. والخطيب في "تأريخه" 12/239 من طريق مؤمل "وهو سيء الحفظ" عن سفيان، عن عبد الكريم، عن مجاهد.

3384– إسناده ضعيف. وأخرجه أحمد 2/201، والدارمي 2/112، والبخاري في "التأريخ الصغير" 1/262–263، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 366 من طرق عن شعبة، عن منصور، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2295" عن شعبة، به، إلا أنه قال "شميط بن نبيط"، وزاد في المتن "ولا ولد زنية." وقال البخاري في "التأريخ الكبير" 2/257 .

عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ، عَنْ جَابَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اخْتَلَفَ شُعْبَةُ، وَالثَّوْرِيُّ فِي اِسْنَادِ هٰذَا الْخَبَرِ، فَقَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابَانَ، وَهُمَا ثِقَتَانِ حَافِظَانِ اِلَّا اَنَّ الثَّوْرِيَّ كَانَ اَعْلَمَ بِحَدِيثِ اَهْلِ بَلَدِهِ مِنْ شُعْبَةَ، وَاَحْفَظُ لَهَا مِنْهُ، وَلَا سِيَّمَا حَدِيثَ الْاَعْمَشِ، وَاَبِي اِسْحَاقَ، وَمَنْصُورٍ، فَالْخَبَرُ مُتَّصِلٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابَانَ، فَمَرَّةً رَوَى كَمَا قَالَ شُعْبَةُ، وَاُخْرَى كَمَا قَالَ سُفْيَانُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(والدین کا) نافرمان شخص، احسان جتلانے والا شخص اور باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): شعبہ اور ثوری نے اس روایت کی سند میں اختلاف کیا ہے ثوری یہ کہتے ہیں یہ سالم کے حوالے سے جابان کے حوالے سے منقول ہے اور یہ دونوں ثقہ اور حافظ ہیں۔ البتہ ثوری اپنے شہر کے افراد کی احادیث کے بارے میں شعبہ سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ان روایات کے بارے میں شعبہ سے زیادہ بڑے حافظ ہیں۔ بطور خاص وہ روایات جو اعمش، ابواسحاق اور منصور سے منقول ہیں۔ اس لئے سالم کے حوالے سے جابان سے منقول یہ روایت متصل ہوگی تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے اس طرح روایت کردیا جس طرح شعبہ نے بیان کیا ہے اور ایک مرتبہ اس طرح روایت کردیا جس طرح سفیان نے بیان کیا ہے۔

بَابُ الْمَسْاَلَةِ وَالْاَخْذِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مِنَ الْمُكَافَاةِ وَالثَّنَاءِ وَالشُّكْرِ

باب: مانگنے اور لینے اور اس سے متعلق دیگر امور کا تذکرہ جس میں بدلہ دینا تعریف کرنا اور شکریہ ادا کرنا (وغیرہ شامل ہیں)

3385 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَوْفِ

3385– إسناده صحيح على شرط مسلم أبو إدريس الخولاني. هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه الطبراني في " الكبير " 18/ (68) من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1043) في الزكاة: كراهة المسألة للناس، وأبو داوٗد (1642) في الزكاة: باب كراهة المسألة، والنسائي 1/229 في الصلاة باب البيعة على الصلوات الخمس، وابن ماجه (2867) في الجهاد باب البيعة، والطبراني 18/ (67) من طرق عن سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي مسلم الخولاني، عن عوف بن مالك (فأبو إدريس سمعه من عوف بن مالك مباشرة وبواسطة أبي مسلم الخولاني) وأخرجه بأخصر مما هنا أحمد 6/27، والطبراني 18/ (130) من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، عن ربيعة بن لقيط. عن عوف بن مالك

بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَلَا تُبَايِعُونِي؟، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ مَرَّةً، فَعَلٰى مَاذَا نُبَايِعُكَ؟، قَالَ: تُبَايِعُونِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَاَنْ تُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ، ثُمَّ اَتْبَعَ ذٰلِكَ كَلِمَةً خَفِيفَةً عَلٰى اَنْ لَّا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، اَرَادَ بِهِ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الشِّرْكِ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَنْ لَّا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا اَرَادَ بِهِ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الْمَسْاَلَةِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ میری بیعت نہیں کرو گے؟ تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر چکے ہیں ہم کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے، تم نماز قائم کرو گے اور زکوٰۃ ادا کرو گے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں یہ الفاظ کہے:

''اور اس بات پر کہ تم لوگوں سے کچھ مانگو گے نہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے''۔ اس سے آپ کی مراد شرک نہ کرنے کا حکم دینا ہے۔ اسی طرح کا یہ فرمان: ''اس بات پر کہ تم لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے''۔ اس سے آپ کی مراد نہ مانگنے کا حکم دینا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الْمَسْاَلَةِ بِلَفْظِ الْعُمُومِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو نہ مانگنے کا حکم ہے جو عمومی الفاظ کے ہمراہ منقول ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تاہم یہ حکم استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

3386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْاَلَنِي؟، فَقَالَ: ، قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهِ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ يَنْزِلَ بِهِ اَمْرٌ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا

❀❀ زید بن عقبہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ حجاج نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ مجھ سے کچھ مانگتے نہیں ہیں' تو انہوں نے بتایا: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''یہ مانگنا ایک خراش ڈالنا ہے' جو آدمی اپنے چہرے پر ڈال لیتا ہے' تو جو شخص چاہے وہ اسے اپنے چہرے پر باقی رہنے دے جو شخص چاہے وہ ایسا نہ کرے مگر یہ کہ جو شخص حاکم وقت (یا متعلقہ سرکاری اہل کار) سے مانگے یا وہ شخص جسے کوئی ایسی صورت حال پیش ہو کہ مانگنا اس کی مجبوری ہو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ فَتْحِ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ بَابَ الْمَسْاَلَةِ بَعْدَ اَنْ اَغْنَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنی ذات کے لیے (مانگنے کا دروازہ) کھولے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مانگنے سے بے نیاز کر دیا ہو

3387 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُفْتَحُ اِنْسَانٌ عَلٰى نَفْسِهٖ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، لَاَنْ يَّعْمِدَ الرَّجُلُ حَبْلًا اِلٰى جَبَلٍ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، وَيَاْكُلَ مِنْهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ مُعْطًى اَوْ مَمْنُوْعًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مانگنے کا دروازہ جب بھی آدمی اپنے لیے کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے آدمی ایک رسی لے کر

3386- إسناده صحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/208، والترمذي (681) في الزكاة: باب ما جاء في النهي عن المسألة، والنسائي 5/100 في الزكاة: باب مسألة الرجل في أمر لا بد له منه، والطبراني (6766) و (6768) و (6769) و (6770) و (6771) و (6772)، والبغوي (1624) من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/10 عن حسن بن موسى، عن شيبان عبد الرحمٰن، عن عبد الملك بن عمير، وانظر الحديث (3397) 3388 .- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 2/418 عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه من قوله " لأن يعمد ... " مالك 2/998-999، ومن طريقه البخاري (1470) في الزكاة: باب الاستعفاف عن المسألة، والنسائي 5/96 في الزكاة: باب الاستعفاف عن المسألة، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة وأخرجه أحمد 2/243، والحميدي (1057) عن سفيان، عن أبي الزناد به. وأخرجه أحمد 2/257 و395 و475 و496 و513، والحميدي (1056) و (1058)، وابن أبي شيبة 3/209، والبخاري (1480) في الزكاة. باب قول الله تعالى. (لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا)، و (2074) في البيوع باب كسب الرجل وعمله بيده، و (2374) في المساقاة: باب بيع الحطب والكلأ، ومسلم (1042) في الزكاة: باب كراهة المسألة للناس والترمذي (680) في الزكاة. باب ما جاء في النهي عن المسألة، والبيهقي 4/195، والبغوي (1615) من طرق عن أبي هريرة. وأخرج القسم الأول منه أحمد 2/436 من طريق ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه أحمد 1/193 من حديث عبد الرحمٰن بن عوف، وفيه راوٍ لم يسمّ.

اس کے ذریعے لکڑیوں کا گٹھا بنا کر اپنی پشت پر رکھ کر (اسے بازار میں جا کر فروخت کر کے) اس کو کھائے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے اور اسے کچھ دیا جائے یا نہ دیا جائے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَانَبَةِ الْإِكْثَارِ مِنَ السُّؤَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ بکثرت مانگنے سے اجتناب کرے

3388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، يَرْضَى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا، وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ، وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيْلَ، وَقَالَ: وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں سے راضی ہے اور تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے اس بات سے راضی ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تم سب لوگ اس (حکمران) کی خیر خواہی کرو جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے امور کا نگران بنایا ہے اور وہ تمہارے لیے ان باتوں کو ناپسند کرتا ہے کہ قیل وقال کرنا، مال کو ضائع کرنا اور بکثرت مانگنا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِلْحَافِ فِي الْمَسْاَلَةِ، وَاِنْ كَانَ الْمَرْءُ مُضْطَرًّا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مانگتے ہوئے ساتھ لپٹ جایا جائے اگرچہ آدمی انتہائی مجبور ہو

3389 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَخِيْهِ، سَمِعَهُ مِنْ مُّعَاوِيَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْاَلَتُهُ مِنِّيْ شَيْئًا، وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ

3389– إسناده صحيح على شرطهما وهو في " الموطأ " 2/990. ومن طريق مالكأخرجه البخاري في " الأدب المفرد " (442) والبغوي (101) وأخرجه أحمد 2/327 و360 و367، ومسلم (1715) في الأقضية: باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وسيرد الحديث عبد المصنف لرقم (5700) من طريق سعيد المقبري عن أبي هريرة.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگتے ہوئے چمٹ نہ جایا کرو اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص جو بھی چیز مانگتا ہے اور اس کے مانگنے کی وجہ سے میں نا پسندیدگی کے عالم میں وہ چیز اسے دے دیتا ہوں' تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي بِهِ يَصِيرُ السَّائِلُ مُلْحِفًا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے مانگنے والا شخص لپٹ جانے والا شمار ہوتا ہے

3390 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ وَلَهُ اُوقِيَّةٌ فَهُوَ مُلْحِفٌ، قَالَ: قُلْتُ: الْيَاقُوتَةُ نَاقَتِي خَيْرٌ مِنْ اُوقِيَّةٍ، قَالَ: وَالْاُوقِيَّةُ اَرْبَعُونَ دِرْهَمًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص (دوسرے سے کچھ) مانگے' حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چاندی) موجود ہو' تو وہ شخص لپٹ کر سوال کرنے والا ہے۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے سوچا میری اونٹنی یاقوتہ تو ایک اوقیہ سے زیادہ بہتر ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُؤَالِ الْمَرْءِ يُرِيدُ التَّكْثِيرَ دُونَ الْاِسْتِغْنَاءِ وَالتَّقَوُّتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس لیے مانگے کہ (اپنے مال میں) اضافہ کرلے (اس لیے نہ مانگے) کہ وہ اپنی ضرورت کو پورا کرے یا اپنی خوراک حاصل کرے

3391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3390- صحيح. أحمد بن أبان القرشي ذكره المؤلف في " الثقات " 8/32 فقال: من ولد خالد بن أسيد، من أهل البصرة روى عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه ابن قحطبة، وغيره، ومن فوقه ثقات على شرطهما أخو وهب . هو همام. وأخرجه أحمد 4/98، والدارمي 1/387، والحميدي (604)، ومسلم (1038) في الزكاة: باب النهي عن المسألة، والنسائي 5/97-98 في الزكاة: باب الإلحاف في المسألة، والطبراني في " الكبير " 19/ (808)، وأبو نعيم في " الحلية " 4/80-81 من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه الخطيب في " تاريخه " 14/276 من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به.

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِىَ مَالَهُ فَاِنَّمَا هُوَ رَضْفٌ مِنَ النَّارِ يَتَلَهَّبُهُ، مَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں سے اس لیے مانگتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے تو وہ جہنم کے انگارے جمع کر رہا ہے اب جو چاہے وہ تھوڑے اکٹھے کرے جو چاہے وہ زیادہ اکٹھے کر لے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّسْاَلَ الْمُسْتَغْنِىْ اَحَدًا شَيْئًا مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی غیر ضرورت مند شخص کسی سے کوئی ایسی چیز مانگے جس کا تعلق اس فنا ہونے والی دنیا کے ساز وسامان سے ہو

3392 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيْنِىْ مِنْكُمْ لَيَسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيْهِ، فَيَنْطَلِقُ وَمَا يَحْمِلُ فِىْ حِضْنِهِ اِلَّا النَّارَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے دے دیتا ہوں وہ چلا جاتا ہے حالانکہ اس نے اپنے دامن میں صرف آگ کو اٹھایا ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْخَبَرَ الَّذِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے اس روایت کی

3391- إسناده قوى. وأخرجه أحمد 3/7 و 9، وأبو داوٗد (1628) فى الزكاة: باب من يعطى من الصدقة وحدّ الغنى، والنسائى 5/98 فى الزكاة: باب مَن الملحف؟ وابن خزيمة (2447) من طرق عن عبد الرحمٰن بن أبى الرجال، بهٰذا الإسناد. وفى الباب عند أحمد 4/36 عن وكيع، حدثنا سفيان، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عن رجل من بنى أسد قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " من سأل وله أوقية أو عدلها، فقد سأل إلحافًا " وهٰذا سند صحيح رجاله رجال الشيخين غير صحابيه الرجل من بنى أسيد. وأخرجه مالك 2/999، ومن طريقه أبو داوٗد (1627)، والنسائى 5/98 عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَوعن ابن عمر عند أبى يعلى كما فى " المجمع " 3/95.وعن عبد الله بن عمرو عند النسائى 5/98.

3392- إسناده ضعيف، يحيى بن السكن ضعفه صالح جزرة، وقال ابوحاتم. ليس بالقوى، وباقى السند رجاله ثقات. وأورده السيوطى فى " الجامع الكبير " 2/782 وزاد نسبته إلى ابن شاهين وتمام والضياء. وأخرجه ابن أبى شيبة 3/209 عن أبى معاوية، عن داوٗد عن الشعبى قال: قال عمر، فذكره موقوفًا عليه. وفى انقطاع، فإن الشعبى لم يدرك عمر.

جو تاویل بیان کی ہے وہ صحیح ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3393 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُمْ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو لوگوں سے ان کے مال میں سے مانگتا ہے وہ انگارہ مانگتا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ وہ تھوڑا مانگے یا زیادہ مانگے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَسْاَلَةَ الْمُسْتَغْنِىْ بِمَا عِنْدَهُ اِنَّمَا هِىَ الِاسْتِكْثَارُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کو مانگنے کی ضرورت نہ ہو وہ آ کر مانگتا ہے تو وہ جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3394 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبِرْتِىُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنَ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِىُّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ الْاَقْرَعَ وَعُيَيْنَةَ سَاَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَاَمَرَ مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّكْتُبَ بِهِ لَهُمَا، وَخَتَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَ بِدَفْعِهِ اِلَيْهِمَا، فَاَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ: مَا فِيْهِ؟، فَقَالَ: فِيْهِ الَّذِىْ اُمِرْتَ بِهِ، فَقَبَّلَهُ وَعَقَدَهُ فِىْ عِمَامَتِهِ، وَكَانَ اَحْلَمَ الرَّجُلَيْنِ، وَاَمَّا الْاَقْرَعُ فَقَالَ: اَحْمِلُ صَحِيْفَةً لَا اَدْرِىْ مَا فِيْهَا كَصَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ، فَاَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِمَا، وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَاجَتِهِ، فَمَرَّ بِبَعِيْرٍ مُنَاخٍ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فِىْ اَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ فِىْ اٰخِرِ النَّهَارِ، وَهُوَ فِىْ مَكَانِهِ، فَقَالَ: اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ، فَابْتُغِىَ فَلَمْ يُوْجَدْ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِىْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ.

3393- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه عبد بن حميد (1113) عن عبيد اللّٰه بن موسى بهذا الإسناد وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" 1/196 وزاد نسبته إلى الشاشي والضياء.

3394- إسناده صحيح على شرطهما. ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/208-209، وعنه ابن ماجه (1838) في الزكاة باب من سأل الناس عن ظهر غنى. وأخرجه أحمد 2/231، ومسلم (1041) في الزكاة باب كراهة المسألة للناس، والقضاعي في "الشهاب" (525)، والبيهقي 4/196 من طرق عن ابن فضيل، بهذا الإسناد.

ارْکَبُوْهَا صِحَاحًا، وَكُلُوهَا سِمَانًا، كَالْمُتَسَخِّطِ آنِفًا، اِنَّهُ مَنْ سَالَ شَيْئًا وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا يُغْنِيهِ؟، قَالَ: مَا يُغَدِّيهِ، اَوْ يُعَشِّيهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُغَدِّيهِ، اَوْ يُعَشِّيهِ، اَرَادَ بِهِ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُسْتَغْنِيًا بِمَا عِنْدَهُ، اَلَا تَرَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ فَجَعَلَ الْحَدَّ الَّذِي تَحْرُمُ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِهِ هُوَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ، وَبِيَقِينٍ نَعْلَمُ اَنَّ وَاجِدَ الْغَدَاءِ اَوِ الْعِشَاءِ لَيْسَ مِمَّنِ اسْتَغْنٰى عَنْ غَيْرِهِ حَتّٰى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ، عَلٰى اَنَّ الْخِطَابَ وَرَدَ فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ بِلَفْظِ الْعُمُومِ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ صَدَقَةُ الْفَرِيضَةِ دُونَ التَّطَوُّعِ

❀❀ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اقرع اور عیینہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے لیے ایک تحریر لکھ دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مہر لگا دی اور وہ تحریر ان دونوں کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔ عیینہ نے دریافت کیا: اس میں کیا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اس میں وہ چیز ہے' جس کے بارے میں تمہیں دینے کا حکم دیا گیا ہے اس نے اسے قبول کیا اور اسے اپنے عمامے میں رکھ لیا وہ ان دونوں آدمیوں میں زیادہ سمجھدار تھا' لیکن اقرع نے کہا: کیا میں ایک ایسے صحیفے کو اٹھالوں جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں کہ اس میں کیا تحریر ہے یہ' تو ایک ایسے صحیفے کی مانند ہوگا جو غلط فہمی کا شکار کر دیتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے قول کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے سلسلے میں باہر تشریف لائے۔ دن کے ابتدائی حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے تھے جو مسجد کے دروازے کے باہر بٹھایا گیا تھا پھر دن کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے وہ اسی جگہ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے اسے تلاش کیا گیا' لیکن وہ نہیں ملا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب یہ تندرست ہوں انہیں کھلا کر موٹا تازہ رکھو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پہلے کے واقعے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص کوئی چیز مانگتا ہے اور اس کے پاس ایسی چیز موجود ہو' جس کی وجہ سے اسے مانگنے کی ضرورت نہ ہو' تو وہ شخص جہنم کے انگارے زیادہ کر رہا ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو مانگنے کی ضرورت نہ ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس صبح اور شام کا کھانا موجود ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو کچھ وہ صبح کرتا ہے اور شام کو کرتا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' جو وہ ہمیشہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''صدقہ دینا کسی خوشحال شخص کے لئے اور کام کرنے والے تندرست شخص کے لئے جائز نہیں ہے۔'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں صدقہ حرام ہونے کی حد اس چیز کو قرار دیا ہے جس کی وجہ سے آدمی لوگوں سے بے نیاز ہو جائے۔ آپ یہ بات یقینی طور پہ

جانتے ہیں کہ جس شخص کے پاس صبح اور شام کا کھانا موجود ہو وہ ان افراد میں شامل نہیں ہوتا جو دوسروں سے بے نیاز ہو جائیں یہاں تک کہ اس کے لئے صدقہ لینا حرام ہو جائے۔ اس بنیاد پر کہ ان روایات میں روایت کے الفاظ عمومی طور پر منقول ہوئے ہیں۔ لیکن اس سے مراد فرض صدقہ ہے۔ نفلی صدقہ مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الْمَعْدُودَةِ الَّتِي أُبِيحَ لِلْمَرْءِ الْمَسْأَلَةُ مِنْ اَجْلِهَا

ان متعین خصوصیات کا تذکرہ جن کی وجہ سے آدمی کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے

3395 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ فَاسْتَعَانَ بِهِ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ فِيْ نِكَاحِ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَاَبَى اَنْ يُعْطِيَهُمْ شَيْئًا، فَانْطَلَقُوا مِنْ عِنْدِهِ، قَالَ كِنَانَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَيِّدُ قَوْمِكَ، وَاَتَوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ، فَلَمْ تُعْطِهِمْ شَيْئًا، قَالَ: اَمَا فِيْ هٰذَا، فَلَا اُعْطِي شَيْئًا، وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ، تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فِيْ قَوْمِي، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ وَسَاَلْتُهُ اَنْ يُعِينَنِي، فَقَالَ: بَلْ نَحْمِلُهَا عَنْكَ يَا قَبِيصَةُ، وَنُؤَدِّيهَا اِلَيْهِمْ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِثَلَاثٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا، اَوْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَشَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ اَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَالْمَسْاَلَةُ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ وَالْمَسْاَلَةُ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ اَرَادَ بِهِ اَنَّ الْمَسْاَلَةَ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ مِنَ السُّلْطَانِ عَنْ فَضْلِ حِصَّتِهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ سُحْتٌ، لِاَنَّ الْمَسْاَلَةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْخِصَالِ الثَّلَاثَةِ مِنْ غَيْرِ السُّلْطَانِ عَنْ غَيْرِ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ تَكُوْنُ سُحْتًا اِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ غَيْرَ مُسْتَغْنٍ بِمَا عِنْدَهُ

❀❀ کنانہ عدوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ان کی قوم کے کچھ افراد نے اپنی قوم کے ایک شخص کی شادی کے بارے میں ان سے مدد مانگی' تو انہوں نے اسے کچھ دینے سے انکار کر دیا وہ لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ کنانہ کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ اپنی قوم کے سردار ہیں وہ لوگ آپ کے پاس کچھ مانگنے آئے تھے آپ نے انہیں کچھ بھی نہیں دیا' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے' تو میں انہیں کچھ بھی نہیں دوں گا میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے اپنی قوم کی کوئی ادائیگی اپنے ذمے لے لی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ تمہاری طرف سے ادائیگی ہم اپنے ذمے لیتے ہیں اور صدقے کے اونٹوں میں سے ان لوگوں کو ادائیگی کر دیں گے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگنا صرف تین آدمیوں کے لئے جائز ہوتا ہے۔ ایک وہ شخص جس کے ذمے ادائیگی لازم ہو' تو اس کے لیے

مانگنا جائز ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس ادائیگی کو کر دے یا جسے کوئی آفت لاحق ہو جائے اس کے نتیجے میں اس کا مال ضائع ہو جائے' تو جب تک اس کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا سامان نہیں ہوتا اس وقت تک اس کے لیے مانگنا جائز ہے اور ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو جائے اس کی قوم کے تین سمجھدار لوگ اس کے بارے میں گواہی دیں کہ اس کے لیے مانگنا جائز ہو گیا ہے' تو اس شخص کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کے لئے اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا سامان ہو جائے اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: حاکم وقت سے بیت المال میں سے اپنے مخصوص حصے سے اضافی طور پر ان تین چیزوں کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: ان تین خصوصیات کے علاوہ کی صورت میں حاکم وقت کے علاوہ کسی اور سے مانگنا مسلمانوں کے بیت المال میں سے وصولی نہ ہو۔ اس وقت حرام ہوگا جب انسان کے پاس اتنا کچھ موجود نہ ہو جس کی موجودگی میں (کسی سے مانگنے سے) بے نیاز ہو۔

3396 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ مِنْهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتّٰى تَجِيئَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا قَبِيصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

❀❀ کنانہ بن نعیم عدوی حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی اپنے ذمے لے لی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ اس کے بارے میں مدد مانگوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ تم ٹھہرے رہو جب ہمارے پاس (صدقے کا مال) آئے گا' تو ہم تمہیں دینے کا حکم دے دیں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ مانگنا تین میں سے کسی ایک شخص کے لئے جائز ہے ایک وہ شخص جس کے ذمے کوئی ادائیگی ہو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ اس ادائیگی کو کر دے' تو اس (مانگنے) سے رک جائے۔ ایک وہ شخص جسے آفت لاحق ہو' جس کے نتیجے میں اس کا مال ضائع ہو جائے اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو' یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھدار لوگ اس بات

3396- إسناده صحيح، حوثرة بن أشرس ذكره المؤلف في " الثقات " 8/215، وروى عنه جمع وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه الطيالسي (1327)، وابن أبي شيبة 3/210-211، والدارمي 1/396، ومسلم (1044) في الزكاة: باب من تحل له المسألة، وأبو داؤد (1640) في الزكاة. باب ما تجوز فيه المسألة، والنسائي 5/88-89 في الزكاة: باب الصدقة لمن تحمل حمالة، وابن خزيمة (2361)، والطحاوي 2/18، والبيهقي 7/21 و23 من طرق عن حماد بن زيد، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم (3291) من طريق اٰخر، وسيرد برقم (4820).

ی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہوا ہے اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کر سکے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے' جسے مانگنے والا حرام کے طور پر کھاتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3397 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مانگنا خراش ڈالنا ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے پر خراش ڈالتا ہے' تو جو شخص چاہے وہ اسے اپنے چہرے پر باقی رہنے دے اور جو شخص چاہے اسے ترک کر دے' البتہ حکمران (یا متعلقہ سرکاری اہل کار سے حکومتی آمدن میں سے) مانگا جا سکتا ہے یا کسی ایسی صورت میں مانگا جا سکتا ہے' جو انتہائی مجبوری ہو۔''

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالِاسْتِغْنَاءِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَنْ خَلْقِهِ إِذْ فَاعِلُهُ يُغْنِيهِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ کی مخلوق کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے بے نیازی حاصل کرے کیونکہ ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے تحت (لوگوں سے) بے نیاز کر دے گا

3398 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ،

3397– إسناده صحيح. وأخرجه الطيالسي (889)، وأحمد 5/19 و22، وأبو داؤد (1639) في الزكاة: باب كم يعطى الرجل الواحد من الزكاة والترمذي (681) في الزكاة: باب ما جاء في النهي عن المسألة، والنسائي 5/100 في الزكاة: باب مسألة الرجل ذا سلطان، والطبراني (6767)، والبيهقي 4/197 من طريق شعبة، بهذا الإسناد.

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَهُ، فَسَمِعْتُهُ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفُّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَاَلَنَا اَعْطَيْنَاهُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ، فَاَنَا الْيَوْمَ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرا یہ ارادہ تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگوں گا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص بے نیازی اختیار کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص مانگنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص ہم سے کچھ مانگے گا ہم اسے دے دیں گے''۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں واپس آ گیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں مانگا اور آج انصار میں میرے پاس سب سے زیادہ مال ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنِ اسْتَغْنٰى بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَنْ خَلْقِهِ اَغْنَاهُ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِفَضْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص مخلوق کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے (لوگوں سے) بے نیازی حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اسے (لوگوں سے) بے نیاز کر دیتا ہے

3399 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ اَهْلَهُ شَكَوْا اِلَيْهِ الْحَاجَةَ، فَخَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلَهُ لَهُمْ شَيْئًا، فَوَافَقَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ آنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَغْنُوْا عَنِ الْمَسْاَلَةِ، فَاِنَّهُ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفُّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا رُزِقَ عَبْدٌ شَيْئًا اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ، وَلَئِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا اَنْ تَسْاَلُوْنِي لَاُعْطِيَنَّكُمْ مَا وَجَدْتُ

3398- إسناده حسن . وأخرجه الطيالسي (2211) ، وابن أبي شيبة 3/211 وأبو يعلى (1129) و (1267) من طرق عن هلال بن حصين، عن أبي سعيد .وأخرجه الطيالسي (2161) ، وأحمد 3/3 من طريقين عن أبي بشر جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أبي سعيد.وأخرجه أحمد 3/12 و 47 من طريقين عن هشام بن سعد، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ. وأخرجه النسائي 5/98 في الزكاة باب من الملحف، عن قتيبة عن ابن أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عبد الرحمٰن بن أَبِي سعيد، عن أبيه و انظر ما بعده.

3399- إسناده حسن، ابن عجلان روى له مسلم متابعة، والبخاري تعليقًا وهو صدوق وباقي السند ثقات من رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی اہلیہ نے ان کے سامنے کسی ضرورت کی شکایت کی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے کے ارادے سے نکلے' تاکہ اپنے گھروالوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے۔

''اے لوگو! تم پر ایسا وقت آ گیا ہے کہ تم مانگنے سے بے نیاز ہو جاؤ بے شک جو شخص (مانگنے سے) بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچا کے رکھتا ہے' جو شخص خوشحالی حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے خوشحالی عطا کرتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بندے کو صبر سے زیادہ کشادہ اور کوئی چیز نہیں دی گئی اگر تم مانگنے پر اصرار کرتے ہو' تو جو میرے پاس ہوگا وہ میں تمہیں دے دوں گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنِ اسْتَغْنَى بِاللّٰهِ عَنْ خَلْقِهِ جَلَّ وَعَلَا يُغْنِهِ عَنْهُمْ بِفَضْلِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو شخص مخلوق کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے (لوگوں سے) بے نیازی حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے

3400 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، قَالَ: مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انہیں عطا کر دیا انہوں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں عطا کر دیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جو کچھ بھی بھلائی موجود ہے میں تم لوگوں سے بچا کر اسے نہیں رکھوں گا' لیکن جو شخص مانگنے سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے بچا کے رکھے گا اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا اور جو شخص صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی بھی شخص کو ایسی کوئی چیز نہیں دی گئی جو صبر سے زیادہ بہتر اور صبر سے زیادہ کشادہ ہو۔

3400- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في " الموطأ " 2/997. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1469) في الزكاة: باب الاستعفاف عن المسألة، ومسلم (1053) في الزكاة. باب فضل التعفف والصبر، وأبو داوُد (1644) في الزكاة: باب في الاستعفاف، والترمذي (2024) في البر والصلة: باب ما جاء في الصبر، والنسائي 5/95-96 في الزكاة: باب في الاستعفاف عن المسألة، والدارمي 1/387، والبيهقي 4/195، والبغوي (1613). وأخرجه عبد الرازق (20014) ومن طريق أحمد 3/93 ومسلم (1053) عن معمر، عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6470) في الرقاق: باب الصبر عن محارم الله، وأبو يعلى (1352)، من طريقين عن الزهري، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّاْخُذَ الْمَرْءُ شَيْئًا مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَهُوَ سَائِلٌ اَوْ شَرِهٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس دنیا کے ساز وسامان سے کوئی چیز ایسی حالت میں حاصل کرے کہ وہ اسے مانگنے والا ہو یا اسے اس کا لالچ ہو

3401 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصِبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ دِمَشْقَ:

(متن حدیث): اِيَّاكُمْ وَاَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا كَانَ فِىْ عَهْدِ عُمَرَ، فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيْفُ النَّاسَ فِى اللّٰهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ يُّبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ، وَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ مَسْاَلَةٍ، وَعَنْ شَرَهٍ كَانَ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

✿✿ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دمشق کے منبر پر یہ بات بیان کی خبردار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بارے میں احتیاط کرو اور اس حدیث کے بارے میں بھی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوئی تھی' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں کو خوف دلایا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے۔''

اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''میں خزانچی ہوں میں اپنی رضامندی کے ساتھ جس شخص کو کوئی چیز دوں گا' تو اس میں اس شخص کے لئے برکت رکھی جائے گی اور جس شخص کو مانگنے کی وجہ سے کچھ دوں گا یا اس کے لالچ کی وجہ سے دوں گا' تو اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوگی جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ مَا اُعْطِىَ الْمَرْءُ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَهُوَ مُشْرِفُ النَّفْسِ اِلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کو اس دنیا کے ساز وسامان میں سے جو چیز دی جارہی ہو وہ اسے ایسی حالت میں حاصل کرے کہ اسے اس کے حصول کا لالچ ہو

3401- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في " صحيحه " (1037) في الزكاة: باب النهي عن المسألة، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/99 عن عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صالح، به. وأخرجه 4/97 من طريق جعفر بن ربيعة، عن ربيعة بن يزيد الدمشقي، به .وقد تقدم برقم (89) من طريق الزُّهْرِيّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ معاوية.

3402 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيمُ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا اَخْيَرُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا

✿✿ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا میں نے پھر مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا ایسا تین مرتبہ ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص نفس کے لالچ کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اب میں مرتے دم تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ لَّا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ فِي اَخْذِ مَا اُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر اس حوالے سے کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ کوئی ایسی چیز لے جو اسے مانگے بغیر یا لالچ کے بغیر دی گئی ہو

3403 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَعْطَى ابْنَ السَّعْدِيِّ اَلْفَ دِينَارٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا، وَقَالَ: اَنَا عَنْهَا غَنِيٌّ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنِّي قَائِلٌ لَكَ مَا قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَاقَ اللّٰهُ اِلَيْكَ رِزْقًا مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَعْطَاكَهُ

3402– صحيح، إسناده على شرط الشيخين أبو الربيع الزهراني . هو سليمان بن داوٗد وفليح: هو ابن سليمان، وهو صدوق كثير الخطأ، وقد توبع عليه، فانظر (3220) و (3406) .وأخرجه الطبراني (3081) من طريق عبد الله بن أحمد، عن أبي الربيع الزهراني، بهٰذا الإسناد.

3403– إسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر (3404) .

❁❁ قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابن سعدی کو دو ہزار دینار دیئے تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور بولے: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں وہی بات بتانے لگا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمائی تھی۔

''جب اللہ تعالیٰ مانگے بغیر، تمہارے لالچ کے بغیر، تمہیں کوئی رزق عطا کرے، تو تم اسے حاصل کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ تمہیں عطا کیا ہے۔''

3404 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوفٌ عَنْ أَخِيهِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَّلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ، وَلَا يَرُدَّهُ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي أُمِرْنَا بِاسْتِعْمَالِهِ هُوَ أَخْذُ مَا أُعْطِيَ الْمَرْءُ، وَالشَّيْئَانِ الْمَعْلُومَانِ الَّذِي أُبِيحَ لَهُ ذٰلِكَ عِنْدَ عَدَمِهِمَا هُوَ الْمَسْأَلَةُ وَإِشْرَافُ النَّفْسِ، فَإِنْ وُجِدَ أَحَدُهُمَا فِي الْغَنِيِّ الْمُسْتَقِلِّ بِمَا عِنْدَهُ زُجِرَ عَنْ أَخْذِ مَا أُعْطِيَ دُونَ الْفُقَرَاءِ الْمُضْطَرِّينَ، وَالتَّارَةُ الَّتِي يُبَاحُ فِيهَا أَخْذُ مَا أُعْطِيَ الْمَرْءُ، وَإِنْ وُجِدَ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ وَإِشْرَافُ النَّفْسِ هِيَ حَالَةُ الْاضْطِرَارِ، وَالْاضْطِرَارُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ: اضْطِرَارٌ بِجِدَةٍ، وَاضْطِرَارٌ بِعُدْمٍ، وَالْاضْطِرَارُ الَّذِي يَكُونُ بِجِدَةٍ هُوَ أَنْ يَّمْلِكَ الْمَرْءُ الشَّيْءَ الْكَثِيرَ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا سِوَى الْمَأْكُولِ وَالْمَشْرُوبِ، وَهُوَ فِي مَوْضِعٍ لَا يُبَاعُ فِيهِ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ أَصْلًا، فَهُوَ وَإِنْ كَانَ وَاجِدًا حُكْمُهُ حُكْمُ الْمُضْطَرِّ، لَهُ أَخْذُ مَا أُعْطِيَ، وَإِنْ كَانَ سَائِلًا أَوْ مُشْرِفَ النَّفْسِ إِلَيْهِ، وَاضْطِرَارُ الْعُدْمِ هُوَ وَاضِحٌ لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْكَشْفِ عَنْهُ

❁❁ حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر اپنے بھائی کی طرف سے کوئی بھلائی ملے، تو وہ اسے قبول کر لے وہ اسے واپس نہ کرے، کیونکہ یہ وہ رزق ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بھیجا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حکم جس پر عمل کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، وہ اس چیز کو لے لینا ہے، جو آدمی کو دی گئی

3404– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إبراهيم الدورقي فمن رجال مسلم، وصححه الحافظ في " الإصابة ." المقرء: هو عبد الله ابن يزيد، وأبو الأسود: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل يتيم عروة. وهو في " مسند أبي يعلى " (925) .وأخرجه أحمد 4/320–321، والطبراني (4124) ، والحاكم 2/62 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي .وأورده الهيثمي في " المجمع " 3/100 وزاد نسبته إلى أبي يعلى وانظر (5097) .

ہو، اور دو متعین چیزیں ایسی ہیں جن کی عدم موجودگی میں (کسی سے کوئی چیز لینا) آدمی کے لئے مباح ہوتا ہے۔ وہ (دو متعین چیزیں) مانگنا اور لالچ ہیں، تو ایسا خوشحال شخص جو مستقل طور پر (خوشحال ہو) اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز اس میں پائی جائے تو اس کے لئے دیئے جانے والے مال کو لینا ممنوع ہو جائے گا۔ یہ حکم اضطرار کا شکار فقیر کے لئے نہیں ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کے لئے ملنے والی چیز کو لینا مباح ہوتا ہے، اگرچہ اس میں مانگنے اور لالچ کی صورت پائی جا رہی ہو، اور یہ حالت اضطرار میں ہوتا ہے۔

اضطرار کی دو صورتیں ہیں۔ ایسا اضطرار جو (مال کی) موجودگی میں ہو، اور ایسا اضطرار (جو مال کی) عدم موجودگی میں ہو۔ وہ اضطرار جو (مال کی) موجودگی میں ہوتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی اس دنیا کے بہت سے ساز و سامان کا مالک ہو، (لیکن وہ سامان) کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ ہو اور آدمی ایسی جگہ موجود ہو جہاں کھانے پینے کی اشیاء سرے سے فروخت ہی نہ ہوتی ہوں۔ تو آپ اگرچہ اس کے پاس (مال) موجود ہے لیکن اس کا حکم اضطرار کے شکار شخص کا ہوگا۔ اسے جو کچھ دیا جائے وہ لینا اس کے لئے جائز ہوگا۔ اگرچہ وہ شخص مانگنے والا ہو یا اس میں لالچ موجود ہو اور (مال کی) عدم موجودگی کی صورت میں لاحق ہونے والا اضطرار واضح ہے۔ اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ مَا لَمْ تَتَقَدَّمْهُ لَهَا مَسْاَلَةٌ

آدمی کو اس فنا ہو جانے والی یا اس زائل ہو جانے والی دنیا کے ساز و سامان میں سے جو چیز دی جاتی ہے اسے لینے کا حکم ہونے کا تذکرہ جبکہ آدمی نے اسے مانگا نہ ہو

3405 - أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ،

3405- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه ثقات على شرطهما وأخرجه أحمد 1/52. والدارمي 1/388، ومسلم (1045) (112) في الزكاة: باب إباحة الأخذ لمن أُعطِيَ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ، وأبو داؤد (1647) في الزكاة: باب في الاستعفاف، و (2944) في الخراج والإمارة: باب أرزاق العمال، والنسائي 5/102 في الزكاة. باب من آتاه الله عز وجل مالًا من غير مسألة وابن خزيمة (2364)، والبيهقي 7/15 من طريق عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق (20046)، وأحمد 1/17 و40، والحميدي، (21)، والبخاري (7163) في الأحكام. باب رزق الحاكم والعاملين عليها، والنسائي 5/103 و104، وابن خزيمة (2365) من طرق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حويطب بن عبد العزى، عن عبد الله بن السعدي، عن عمر. وفي هذا الإسناد لطيفة، فقد اجتمع فيه أربعة من الصحابة هم: السائب وحويطب وابن السعدي وعمر. وأخرجه أحمد 1/21، والدارمي 1/388، ومسلم (1045)، والنسائي 5/105، وابن خزيمة (2366)، والبغوي (1629) من طرق عن عبد الله ابن عمر، عن أبيه، نحوه. والعُمالة، بضم العين المهملة: رزق العامل الذي جعل له على ما قلد من العمل.

فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ، وَاَجْرِي عَلَى اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ مَا اُعْطِيتَ، فَاِنِّي قَدْ قُلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمَلِي مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ

❁❁ ابن ساعدی مالکی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کیا جب میں فارغ ہو کر آیا اور انہیں ادائیگی کر دی' تو انہوں نے مجھے تنخواہ دینے کا حکم دیا میں نے ان سے کہا: میں نے اللہ کی رضا کے لیے یہ کام کیا ہے اور میرا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ انہوں نے فرمایا: جو تمہیں دیا جا رہا ہے اسے وصول کر لو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' میں نے بھی یہ کام کر کے وہی بات کہی تھی جو تم نے کہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''جب تمہارے مانگے بغیر تمہیں کوئی چیز دے دی جائے' تو تم اسے خود بھی استعمال کرو اور صدقہ بھی کرو۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْبَرَكَةِ لِآخِذِ مَا اُعْطِيَ بِغَيْرِ اِشْرَافِ نَفْسٍ مِنْهُ

اس شخص کے لیے برکت کے اثبات کا تذکرہ جو دی ہوئی چیز کو لالچ کے بغیر لیتا ہے

3406 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

❁❁ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے' جو شخص نفس کی رضا مندی کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص نفس کے لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

3406– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الحميدي (553) ، وابن أبي شيبة 3/211، وأحمد 3/434 ومسلم (1035) في الزكاة: باب اَنَّ اَلْيَدَ الْعُلْيَا .خَيْرٌ مِّنَ اَلْيَدِ السُّفْلٰى، والنسائي 5/60 في الزكاة: باب اليد العليا، و 5/100–101 باب مسألة الرجل في أمر لا بد له منه، والطبراني (3079) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر (3220) و (3402) .

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الشُّكْرِ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ الْإِحْسَانِ إِلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا شکریہ ادا کرے جب وہ بھائی اس پر احسان کرتا ہے

3407 - سَمِعْتُ اَبَا خَلِيفَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''وہ شخص درحقیقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُكَافَاةِ لِمَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوفٌ

جس شخص کے ساتھ بھلائی کی گئی ہو اسے بدلہ دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3408 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا اللّٰهَ لَهُ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَصَّرَ جَرِيرٌ فِي اِسْنَادِهِ، لِاَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فِيهِ

3407- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي (2491)، وأحمد 2/258 و303 و388 و461 و492، والبخاري في "الأدب المفرد" (218)، وأبو داؤد (4811) في الأدب: باب في شكر المعروف، والترمذي (1955) في البر والصلة: باب ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك، والبيهقي 6/182، والبغوي (3610) من طرق عن الربيع بن مسلم، بهذا الإسناد.

3408- إسناده صحيح على شرطهما، وقال البخاري فيما نقله عنه الترمذي: عددت للأعمش أحاديث كثيرة نحو من ثلاثين أو أقل أو أكثر يقول فيها: حدثنا مجاهد. وأخرجه أبو داؤد (1672) في الزكاة: بات عطية من سأل بالله، و (5109) في الأدب: باب في الرجل يستعيذ من الرجل، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1895) وأحمد 2/68 و99 و127 والبخاري في "الأدب المفرد" (216)، والنسائي 5/82 في الزكاة: باب من سأل بالله عز وجل، والحاكم 1/412 و2/63-64 والبيهقي 4/199، والقضاعي (421)، وأبو نعيم في "الحلية" 9/56 من طرق عن أبي عوانة، عن الأعمش، به. وصححه الحاكم، وقال الإمام الذهبي: لم يخرجاه لاختلاف أصحاب الأعمش فيه. وأخرجه الحاكم 1/412 من طريق عمار بن رزيق، عن الأعمش، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/228، وأحمد 2/95-96 من طريقين عن ليث بن أبي سليم، عن مجاهد، به. وليث ضعيف.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر تم سے پناہ مانگے اسے پناہ دے دو اور جو شخص اللہ کے نام پر تم سے کچھ مانگے تم اسے کچھ دے دو اور جو شخص تمہاری دعوت کرے' تو اسے قبول کرلو اور جو بھلائی کرے' تو تم اس کا بدلہ دو اور اگر تمہیں اسے بدلہ دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' تو تم اس کے لیے اتنی دعا کرو جس سے تمہیں اندازہ ہو جائے کہ اب تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جریر نے اس کی سند مختصر کر دی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی سند میں ابراہیم تیمی کا نام یاد نہیں رکھا۔

3409 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ *، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيذُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيبُوْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر مانگے' تو اسے دے دو جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دے دو اور جو شخص تمہاری دعوت کرے' تو اسے قبول کرو۔''

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَازَاةِ الْخَيْرِ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ عَلَى اَعْمَالِهِ الصَّالِحَةِ وَالسَّيِّئَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے اچھے یا برے اعمال سے قطع نظر اسے بھلائی کا بدلہ دے

3410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يُضَيِّفْنِي، وَلَمْ يَقْرِنِي، اَفَاَحْتَكِمُ؟، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِ اَقْرِهِ

ابواحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا گزر ایک شخص کے پاس سے

3409– صحيح، وهو مكرر (3375) .

3410– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال ثقات رجال الشيخين غير اَبِي الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الجشمي، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني 19/ (606) من طريقين عن احمد بن يونس، بهذا الإسناد وأخرجه الترمذي (2006) في البر والصلة: باب ما جاء في الإحسان والعفو، من طريق أبي أحمد الزبيري، عن سفيان، به، وقال: هذا حديث حسن صحيح. وسيرد بأطول مما هنا برقم (5392) و (5393) .

ہوا اس نے مجھے مہمان بھی نہیں بنایا اور میری مہمان نوازی بھی نہیں کی' تو کیا میں اس کے ساتھ ایسا ہی کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جی نہیں) بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَرْكَ الْإِغْضَاءِ عَلَى الشُّكْرِ لِلرَّجُلِ عَلٰى نِعْمَةٍ قَلَّتْ اَوْ كَثُرَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دوسرے شخص کی مہربانی پر شکریہ ادا کرنے سے چشم پوشی کو ترک کرے خواہ وہ مہربانی تھوڑی ہو یا زیادہ ہو

3411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، فَاَطْعَمْنَاهُمْ رُطَبًا، وَسَقَيْنَاهُمْ مِنَ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے ان کو کھانے کے لئے تازہ کھجوریں پیش کیں اور انہیں پانی پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ان نعمتوں میں شامل ہے جن کے بارے میں تم سے حساب لیا جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ ثَنَاءِ الْمَرْءِ عَلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِذَا اَوْلَاهُ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنے بھائی کی تعریف نہ کرے جب اس بھائی نے اس کے ساتھ کوئی نیکی کی ہو

3412 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3411– إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/338 و351 و391 والنسائي 6/246 في الوصايا: باب قضاء الدين قبل الميراث، وابن جرير 15/286 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأورده السيوطي في " الدر المنثور " 8/604 وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في " الشعب ."

3412– إسناده قوي، سلم بن جنادة روى له الترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومَنْ فوقه من رجال الشيخين غير أبي بكر بن عياش فإنه من رجال البخاري وروى له مسلم في مقدمة صحيحه .وأخرجه أحمد 3/4 و16، والبزار (925) ، والحاكم 1/46 من طرق عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد وقال الحاكم . صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي . وأخرجه الحاكم 1/46 من طريق داؤد بن رشيد، عن معتمر بن سليمان عن عبد الله بن بشر، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عن عمر .وأخرجه أبو يعلى (1327) عن زهير بن خيثمة، والبزار (924) عن يوسف بن موسى، كلاهما عن جرير، عن الأعمش، عن عطية، عن أبي سعيد الخدري. وعطية ضعيف، لكنه محتمل في المتابعات.

اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ رَاَيْتُ فُلَانًا يَدْعُو وَيَذْكُرُ خَيْرًا، وَيَذْكُرُ اَنَّكَ اَعْطَيْتَهُ دِيْنَارَيْنِ، قَالَ: لٰكِنْ فُلَانٌ اَعْطَيْتُهُ مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا، فَمَا اَثْنٰى وَلَا قَالَ خَيْرًا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے جو دعا کرتا ہے اور بھلائی کا ذکر کرتا ہے وہ یہ ذکر کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو دینار دیئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن فلاں کو' تو میں نے اتنا اور اتنا کچھ دیا تھا' لیکن نہ' تو اس نے تعریف کی اور نہ ہی بھلائی کی بات کہی۔

ذِكْرُ الشَّیْءِ الَّذِیْ اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ لِلْمُسْدِیْ اِلَيْهِ الْمَعْرُوْفَ عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الْجَزَاءِ يَكُوْنُ مُبَالِغًا فِیْ ثَوَابِهِ

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی بھلائی کرنے والے شخص کو وہ جملہ کہہ دے اس وقت جب اس کو بدلہ دینے کی قدرت حاصل نہ ہو تو ایسے شخص کو (بھلائی کا بدلہ دینے) کا اجر مل جاتا ہے

3413 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِیُّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ بھلائی کی جائے' تو وہ بھلائی کرنے والے سے یہ کہے اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس شخص نے تعریف پوری کر دی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الشُّكْرِ لِمَنْ اَسْدٰى اِلَيْهِ نِعْمَةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس شخص کا شکریہ

3413– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الترمذی (2035) فی البر والصلة: باب ما جاء فی المتشبع بما لم يعط، والنسائی فی " اليوم والليلة " (180) وعنه ابن السنی (276)، عن إبراهيم بن سعيد الجوهری، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم فی " أخبار أصبهان " 2/345 من طريق أحمد بن يونس الضبی، عن الأحوص، به. وفی الباب عن أبی هريرة عند ابن أبی شيبة 9/70 والبزار (1944)، ولفظه " إذا قال الرجل لأخيه: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ " وفی سنده موسى بن عبيدة وهو وإن كان ضعيفًا يصلح للشواهد.

ادا کرے جس نے اسے کوئی نعمت دی ہو

3414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَاَيْتُ فُلَانًا يَشْكُرُ، ذَكَرَ اَنَّكَ اَعْطَيْتَهُ دِينَارَيْنِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لٰكِنَّ فُلَانًا قَدْ اَعْطَيْتُهُ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ اِلَى الْمِئَةِ، فَمَا يَشْكُرُهُ وَلَا يَقُولُهُ، اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَخْرُجُ مِنْ عِنْدِي لِحَاجَتِهِ مُتَاَبِّطَهَا، وَمَا هِيَ اِلَّا النَّارُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ تُعْطِهِمْ؟، قَالَ: يَاْبَوْنَ اِلَّا اَنْ يَسْاَلُونِي، وَيَاْبَى اللّٰهُ لِيَ الْبُخْلَ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے کہ وہ شکر گزار ہو رہا تھا اس نے یہ بات ذکر کی کہ آپ ﷺ نے اسے دو دینار عطا کیے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کو' تو میں نے دس سے لے کر ایک سو کے درمیان ادائیگی کی تھی اس نے' تو اس کا شکریہ ادا نہیں کیا نہ ہی اس کا ذکر کیا کوئی شخص میرے پاس سے اپنی ضرورت کے لیے کوئی چیز لے کر نکلتا ہے' جو اس نے بغل میں لی ہوتی ہے وہ چیز صرف جہنم ہوتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ان لوگوں کو دے کیوں دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ سے مانگتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو میرا بخل منظور نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْحَمْدَ لِلْمُسْدِي الْمَعْرُوفَ يَكُونُ جَزَاءَ الْمَعْرُوفِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا نیکی کا بدلہ ہے

3415 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ

3414– إسناده قوى وقد تقدم برقم (3412).

3415– إسناده ضعيف، شرحبيل بن سعد ضعفه غير واحد من الأئمة وقال الدارقطني يعتمر له، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه القضاعي في " مسند الشهاب " (485) من طريق أبي جعفر بن نفيل، عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في " الأدب المفرد " (215) من طريق عمارة بن غزية، عن شرحبيل، عن جابر. وأخرجه أبو داؤد (4813) في الأدب: باب شكر المعروف والبيهقي 6/182 من طريق عمارة بن غزية، عن شرحبيل، عن رجل من قومه، عن جابر. وأخرجه الترمذي (2034) في البر الصلة: باب المتشبع بما لم يعط من طريق عمارة بن غزية، عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه القضاعي (486) من طريق سعيد بن الحارث عن جابر. وأخرجه ابن عدي في " الكامل " 1/356 عن محمد بن حسن بن حفص الأشناني حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء حدثنا أيوب بن سويد عن الأوزاعي، عن محمد بن المنكدر، عن جابر يرفعه قال: " من أبلي خيرًا فلم يجد إلا الثناء فقد شكره ومن كتمه فقد كفره ومن تحلى باطلا كلابس ثوبه زور " وهذا إسناد حسن في المتابعات، فلعل حديث الباب يتقوى به.

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ أُوْلِيَ مَعْرُوْفًا فَلَمْ يَجِدْ لَهُ خَيْرًا إِلَّا الثَّنَاءَ، فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ، وَمَنْ تَحَلَّى بِبَاطِلٍ فَهُوَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جس کے ساتھ بھلائی کی جائے اسے بھلائی کرنے کے لئے صرف تعریف ملے' تو وہ شکر گزار ہوا اور جو شخص اس کو چھپاتا ہے وہ کفران نعمت کرتا ہے اور جو شخص باطل چیز سے خود کو آراستہ ظاہر کرتا ہے وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے کی مانند ہے۔



كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب: روزوں کے بارے میں روایات

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب: روزہ رکھنے کی فضیلت

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ثَوَابَ الصَّائِمِينَ فِي الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن روزہ رکھنے والوں کو کسی حساب کے بغیر اجروثواب عطا کرے گا

3416 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: كُلُّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ جَزَيْتُهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلَّا الصِّيَامَ، فَهُوَ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ، الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَمَنْ كَانَ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَهُ اَوْ آذَاهُ فَلْيَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ اِنِّي صَائِمٌ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم جو بھی عمل کرتا ہے میں اس کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیتا ہوں صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے' جو شخص روزہ دار ہو وہ بدزبانی اور جہالت کا مظاہرہ نہ کرے' اگر کوئی شخص اسے برا کہے اسے تکلیف پہنچائے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔''

3416- إسناده صحيح على شرط مسلم وسيرد تند المؤلف من طرق أخرى برقم (3422) (3423) (3424) .

ذِكْرُ تَبَاعُدِ الْمَرْءِ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بِصَوْمِهِ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی وجہ سے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور ہو جاتا ہے

3417 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ الْمُحَمَّدَ ابَاذِيُّ، حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے عوض میں اسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے جتنا دور کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ اِفْرَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلصَّائِمِيْنَ بَابَ الرَّيَّانِ مِنَ الْجَنَّةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں کے لیے جنت کا ایک الگ دروازہ باب ''ریان'' بنایا ہے

3418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ الرَّاهِبُ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ،

3417- إسناده صحيح، سوار العنبرى روى له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير سهيل بن أبى صالح، فمن رجال مسلم، وروى له البخارى مقرونًا وتعليقًا. وأخرجه أحمد 3/83، والبخارى "2840" فى الجهاد: باب فضل الصوم فى سبيل الله، ومسلم "1153" فى الصوم: باب فضل الصوم، والترمذى "1622" فى فضائل الجهاد: باب ما جاء فى فضل الصوم فى سبيل الله، والنسائى 4/173 فى الصيام: باب ثواب من صام يومًا فى سبيل الله، والبيهقى 4/296 و9/173، والبغوى "1811" من طريق عن سهيل بن أبى صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/26 و59، ومن طريقه النسائى 4/174 عن ابن نمير، عن سفيان الثورى، عن سمى، عن النعمان، به. وأخرجه الطيالسى "2186"، وأحمد 3/45، والنسائى 4/173 من طريق شعبة، عن سهيل بن أبى صالح، عن صفوان، عن أبى سعيد. وأخرجه النسائى 4/173 من طريق أبى معاوية الضرير، عن سهيل، عن سعيد المقبرى عن أبى سعيد. وأخرجه أيضًا من طريق عبد الرزاق، أنبانا ابن جريج، أخبرنى يحيى بن سعيد، وسهيل بن أبى صالح، سمعا النعمان بن أبى عياش، عن أبى سعيد.

هٰذَا خَيْرٌ، وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰى اَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّ اَحَدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ وَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی بھی چیز کا جوڑا' اللہ کی راہ میں دیتا ہے تو جنت کے دروازوں سے یہ اعلان کیا جاتا ہے اے اللہ کے بندے یہ بھلائی ہے جنت کے کئی دروازے ہیں جو لوگ نمازی ہیں انہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا جو جہاد کرنے والے ہیں انہیں جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا جو صدقہ کرنے والے ہیں انہیں صدقہ والے دروازے سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوں گے انہیں باب ''ریان'' سے بلایا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ جس شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور مجھے امید ہے تم ان میں سے ایک ہو گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ طَاعَةٍ لَهَا مِنَ الْجَنَّةِ اَبْوَابٌ يُدْعَى اَهْلُهَا مِنْهَا اِلَّا الصِّيَامَ، فَاِنَّ لَهُ بَابًا وَاحِدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تمام نیکیوں کے لیے جنت کے مختلف دروازے ہیں

جن دروازوں سے ان نیکیاں کرنے والوں کو بلایا جائے گا البتہ روزے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اس کا ایک (مخصوص) دروازہ ہے

3419 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3418– إسناده صحيح، عمرو بن عثمان روى له أصحاب السنن وكذا أبوه، وكلاهما ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 5/9 في الزكاة: باب وجوب الزكاة: عن عمرو بن عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3666" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذًا خليلًا"، والبيهقي في "السنن" 9/171 من طريق أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "308" من طريق مالك، عن الزهري، به. وسيرد بعده من طريق معمر، عن الزهري، به. سيرد برقم "4632" و. "6837"

3419– حديث صحيح، ابن أبي السري، وهو محمد بن المتوكل، قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما. وهو في "مصنف" عند الرزاق 11/107، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/268، ومسلم "1027" في الزكاة: باب من جمع الصدقة وأعمال البر. وانظر ما قبله و "308" و "4632" و. "6837"

(متن حدیث): مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰى اَحَدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ مِنْ اَيِّهَا دُعِيَ، فَهَلْ يُدْعَى اَحَدٌ مِنْهَا كُلِّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، وَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عَسٰى مِنَ اللّٰهِ وَاجِبٌ وَاَرْجُو مِنَ النَّبِيِّ حَقٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرتا ہے تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جاتا ہے جنت کے کئی دروازے ہیں جو لوگ نمازی ہیں انہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا جو صدقہ کرنے والے ہیں انہیں صدقہ والے دروازے سے بلایا جائے گا جو جہاد کرنے والے ہیں انہیں جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہیں انہیں باب ''ریان'' سے بلایا جائے گا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے بھی تو ہوسکتا ہے کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور مجھے یہ امید ہے تم ان میں سے ایک ہو گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ عسیٰ جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو اس سے مراد کسی چیز کا لازم ہونا ہوگا۔ اور لفظ ارجو (مجھے اُمید ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو تو اس کا مطلب یہ ہے: ایسا ضرور ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّائِمِينَ اِذَا دَخَلُوْا مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ اُغْلِقَ بَابُهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ دار لوگ جب باب ''ریان'' سے (جنت میں) داخل ہو جائیں گے

تو ان کے دروازے کو بند کر دیا جائے گا اور ان کے علاوہ کوئی اور شخص اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا

3420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ، فَيَقُوْمُوْنَ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ، فَاِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کا نام ''ریان'' ہے قیامت کے دن روزہ دار لوگ اس سے داخل ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی شخص اس میں سے داخل نہیں ہوگا یہ کہا جائے گا روزہ دار لوگ کہاں ہیں؟ وہ لوگ اٹھیں گے اور اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جب ان کا آخری فرد اندر داخل ہو جائے گا' تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہو سکے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَابَ الرَّيَّانِ يُغْلَقُ عِنْدَ اٰخِرِ دُخُولِ الصُّوَّامِ مِنْهُ حَتّٰى لَا يَدْخُلَ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آخری روزہ دار کے داخل ہونے کے بعد باب ریان کو بند کر دیا جائے گا یہاں تک کہ روزہ داروں کے علاوہ کوئی شخص اس میں سے (جنت میں) داخل نہیں ہو سکے گا

3421 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّافِقَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، اُعِدَّ لِلصَّائِمِينَ، فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ، اُغْلِقَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کا نام ''ریان'' ہے اسے روزہ داروں کے لیے تیار کیا گیا ہے جب ان کا آخری فرد اس میں سے داخل ہو جائے گا' تو اسے بند کر دیا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خُلُوفَ الصَّائِمِ يَكُونُ اَطْيَبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

3420- إسناده على شرط البخاري، محمد بن عثمان العجلي: هو ابن كرامة من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين، وخالد بن مخلد قد توبع عليه. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5- 6، والبخاري "1896" في الصوم: باب الريان للصائمين، ومسلم "1152" في الصيام: باب فضل الصوم، من طريق خالد بن مخلد، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 4/168 في الصيام: باب فضل الصيام، وابن خزيمة "1902"، والبغوي "1709" من طرق عن سعيد بن عبد الرحمٰن الجمحي، عن أبي حازم، به. وأخرجه البخاري "3257" في بدء الخلق: باب صفة أبواب الجنة، والبيهقي 4/305، والبغوي "1708" من طريق سعيد بن أبي مريم، عن محمد بن مطرف، عن أبي حازم، به. وأخرجه الترمذي "765" في الصوم: باب ما جاء في فضل الصوم، وابن ماجه "1640" في الصوم: باب ما جاء في فضل الصيام، عن طريقين عن هشام بن سعد، عن أبي حازم، به.

3421- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5 عن وكيع، عن سفيان، بهذا الإسناد.

مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے

3422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ، وَالصِّيَامُ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا۔ روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَمَ الصَّائِمِ يَكُوْنُ اَطْيَبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ دار شخص کا منہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہوگا

3423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ كُوفِيٌّ ثَبْتٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ فَهُوَ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ، وَاِذَا لَقِىَ اللّٰهَ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الْقِيَامَةِ التَّحْجِيلُ بِوُضُوْئِهِمْ فِى الدُّنْيَا فَرْقًا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ الْاُمَمِ، وَشِعَارُهُمْ فِى الْقِيَامَةِ بِصَوْمِهِمْ طِيبُ خُلُوفِهِمْ اَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِيُعْرَفُوا بَيْنَ ذٰلِكَ الْجَمْعِ بِذٰلِكَ الْعَمَلِ نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

3422– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر "3416"وأخرجه مسلم "1151" في الصيام: باب فضل الصيام، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/162– 163 في الصيام: باب فضل الصيام، عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به. وانظر "4324" و "4325".

3423– إسناده صحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1896"وأخرجه أحمد 2/273، والبخاري "1904" في الصوم: باب هل يقول: إني صائم إذا شتم، ومسلم "1151" "163" في الصيام: باب فضل الصيام والنسائي 4/163–164 في الصيام: باب فضل الصوم، من طرق عن ابن جرير، بهذا الإسناد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے روزہ دار شخص کے منہ کی بو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی۔ روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی ایک جب وہ افطاری کرے گا' تو افطاری کرنے کی وجہ سے اسے خوشی ہوگی اور ایک جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اپنے روزہ رکھنے کی وجہ سے خوش ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): قیامت کے دن اہل ایمان کا مخصوص علامتی نشان دنیا میں ان کے کئے گئے وضو کی چمک ہوگی جس کی وجہ ان کے اور دیگر تمام امتوں کے درمیان امتیاز کیا جاسکے گا اور قیامت کے دن ان کا مخصوص نشان ان کے روزے کی وجہ سے ان کے منہ سے آنے والی بو ہوگی جو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی تاکہ وہ اپنے عمل کے نتیجے میں میدان محشر میں سب لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی برکت کا سوال کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خُلُوفَ فَمِ الصَّائِمِ قَدْ يَكُوْنُ اَيْضًا اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ دار شخص کے منہ کی بو بعض اوقات دنیا میں مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے

3424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ بِعَشْرِ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: اِلَّا الصَّوْمَ فَهُوَ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهٖ، يَدَعُ الطَّعَامَ مِنْ اَجْلِي، وَالشَّرَابَ مِنْ اَجْلِي، وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِي، وَاَنَا اَجْزِي بِهٖ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهٗ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ حِيْنَ يَخْلُفُ مِنَ الطَّعَامِ

3424- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5، وأحمد 2/443 و477، ومسلم "1151" في الصيام: باب فضل الصيام، وابن ماجه "1638" في الصيام: باب ما جاء في فضل الصيام، والبيهقي 4/304، والبغوي "1710" من طريق وكيع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7893" عن سفيان الثوري، والبخاري "7492" في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيدُونَ اَنْ يُبَدِّلُوا كَلامَ اللّٰهِ) (الفتح: من الآية15) من طريق أبي نعيم، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5، وابن خزيمة "1897" و"1900" من طرق عن أبي صالح، به. وأخرجه عبد الرزاق "7891"، وأحمد 2/281، والبخاري "5927" في اللباس: باب ما يذكر في المسك، ومسلم "1151" "161"، والنسائي 4/164، 4/304، البغوي "1711" من طرق عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. وأخرجه مَالِكٌ 1/310 عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1894"، والبيهقي 4/304، والبغوي "1712". وأخرجه الطيالسي "2485"، وأحمد 2/466- 467 و504، البخاري "7538" من طرق عن أبي هريرة.

اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابن آدم جو بھی نیکی کرتا ہے اس کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا وہ میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے میری وجہ سے اپنا پینا چھوڑتا ہے میری وجہ سے اپنی خواہش کو چھوڑتا ہے' تو میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی ایک خوشی اس وقت جب وہ افطاری کرے گا اور ایک خوشی اس وقت جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ روزہ دار شخص کے منہ کی بو' جو کھانا چھوڑنے کی وجہ سے آتی ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّوْمَ لَا يَعْدِلُهُ شَيْءٌ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نیکیوں میں سے کوئی بھی نیکی روزہ رکھنے کے برابر نہیں ہے

3425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنْشَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ، فَغَزَوْنَا فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا، حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَتَيْتُكَ تَتْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، اَسْاَلُكَ اَنْ تَدْعُوَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمُرْنِي بِعَمَلٍ اَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ، قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا يُرَى فِي بَيْتِهِ الدُّخَانُ نَهَارًا اِلَّا اِذَا نَزَلَ بِهِمْ ضَيْفٌ، فَاِذَا رَاَوُا الدُّخَانَ نَهَارًا عَرَفُوا اَنَّهُ قَدِ اعْتَرَاهُمْ ضَيْفٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے شہادت کی دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ان لوگوں کو

3425– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير رجاء بن حيوة، فمن رجال مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 3/5 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/255 و258، النسائي 4/165 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب ..، والطبراني "7463" من طريقين عن مهدي بن ميمون، به. وأخرجه عبد الرزاق "7899"، ومن طريقه الطبراني "7464" عن هشام بن حسان، عن ابن أبي يعقوب، به.

سلامت رکھنا اور انہیں مال غنیمت عطا کرنا۔ ہم لوگوں نے جنگ میں حصہ لیا ہم سلامت بھی رہے اور ہمیں مال غنیمت بھی مل گیا' یہاں تک کہ راوی نے تین مرتبہ یہ بات ذکر کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں تین مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ میرے لیے شہادت کی دعا کیجئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ان لوگوں کو سلامت رکھنا اور انہیں مال غنیمت بھی عطا کرنا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم سلامت بھی رہے ہیں ہمیں مال غنیمت بھی مل گیا ہے اب آپ ﷺ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں حکم دیجئے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزہ رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مانند اور کوئی چیز نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے دن کے وقت کبھی بھی دھواں نظر نہیں آتا تھا ماسوائے ایک دن کے جب ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہوا ہوتا تھا جب ان کے گھر دن کے وقت دھواں نظر آتا' تو لوگوں کو پتہ چل جاتا تھا کہ ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): مہدی بن میمون نے یہ روایت محمد بن ابویعقوب کے حوالے سے رجاء سے نقل کی ہے جبکہ شعبہ نے یہ روایت محمد بن ابویعقوب کے حوالے سے حمید بن ہلال کے حوالے رجاء سے نقل کی ہے۔

3426 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ يَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نَصْرٍ الْهِلَالِيَّ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ نَصْرٍ هٰذَا هُوَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، وَلَسْتُ اُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ يَعْقُوْبَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ بِطُوْلِهٖ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، وَسَمِعَ بَعْضَهٗ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کسی عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر روزہ رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر اور کوئی چیز نہیں ہے۔

3426- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله . أبو نصر الهلالي سماه المصنف هنا وفي "الثقات" 4/147 والحاكم في "المستدرك": حميد بن هلال، وهو ثقة روى له الجماعة، مذكور في "التهذيب" في الأسماء، وقد نسبه شعبة إلى "الهلالي" فيما نقله عن البخاري في "تاريخه" 2/246، وذكره السمعاني في "الأنساب" 8/410 فقال: أبو نصر حميد بن هلال بن هبيرة العدوي الهلالي. وهذه فائدة عزيزة من المصنف رحمه الله تستدرك على "التهذيب" وفروعه الذين ذكروا أبا نصر الهلالي في الكنى، وعدوه في المجاهيل . والإمام الذهبي مع كونه تابع المزي في هذا الخطأ في "التهذيب" و"الميزان"، فقد وافق الحاكم على أنه حميد بن هلال، وأقره عليه في "مختصره". وأخرجه ابن خزيمة "1893" عن ابندار، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/421 من طريق عبد الملك بن محمد الرقاشي، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، به. وصحح إسناده. وأخرجه النسائي 4/165 و165- 166 من طريقين عن شعبة، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابونصر نامی یہ راوی حمید بن ہلال ہے۔ میں ایسا ہونے کا انکار نہیں کرتا کہ محمد بن ابویعقوب نے یہ روایت تفصیلی طور پر رجاء سے سنی ہو اور پھر انہوں نے اس کا کچھ حصہ حمید بن ہلال سے سنا ہو تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّوْمَ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ لِلْعَبْدِ يُجْتَنُّ بِهٖ مِنَ النَّارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روزہ رکھنا بندے کے لیے جہنم سے ڈھال ہے جس کے ذریعے وہ جہنم سے بچاؤ کرتا ہے۔

3427 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): هٰذَا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ اَحَادِيثَ، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ وہ حدیثیں ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے بیان کی تھیں پھر انہوں نے کچھ احادیث بیان کیں جن میں یہ بات بھی بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''روزہ ڈھال ہے۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ اسْتِجَابَةِ دُعَاءِ الصَّائِمِ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ

افطاری کے وقت روزہ دار شخص کی دعا کے مستجاب ہونے کی امید کا تذکرہ

3428 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ رَوَاحَةَ الْمَنْبِجِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُدِلَّةِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو الْمُدِلَّةِ: اسْمُهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ

3427– صحيح، ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/313 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. انظر "3416".

3428– أبو المدلة. هو مولى عائشة، لم يوثقه غير المؤلف 5/72، وسماه عبيد الله بن عبد الله، وقال ابن المديني: أبو مدلة مولى عائشة لا يعرف اسمه مجهول، لم يرو عنه غير أبى مجاهد سعد الطائى، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه الطيالسى "2584"، وأحمد 2/305، والبيهقى 3/345 و8/162 و10/88 من طريق زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 3/6–7، والترمذى "3598" في الدعوات: باب في العفو العافية، وابن ماجه "1752" في الصوم: باب في الصائم لا ترد دعوته، وابن خزيمة "1901"، والبغوى "1395" من طرق عن سعدان الجهني، عن سعد الطائى، به، وقال الترمذى: هذا حديث حسن.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی روزہ دار شخص جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا اور عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالمدلہ نامی راوی کا نام عبیداللہ بن عبداللہ ہے وہ مدینہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِإِعْطَاءِ الْمُفَطِّرِ مُسْلِمًا مِثْلَ أَجْرِهِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان شخص کو افطاری کروانے والے کو اس (روزہ دار) کی مانند اجر عطا کرنے کا فضل کرنے کا تذکرہ

3429 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔"

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفْرُغُوا

فرشتوں کا روزہ دار شخص کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ جب اس کے پاس کوئی (دوسرا شخص) کچھ کھاتا ہے (یہ دعائے مغفرت) اس وقت تک ہوتی رہتی ہے جب تک وہ لوگ (کھا پی کر) فارغ نہیں ہو جاتے ہیں

3430 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ

3429– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 4/114– 115و 116و 5/192، والدارمي 2/7، والترمذي "807" في الصوم: باب ما جاء في فضل من فطر صائمًا، وابن ماجه "1746" في الصيام: باب صيام ما جاء في فضل أشهر الحرم، وابن خزيمة "2064"، والطبراني "5273" و"5274"، والبغوي "1818" من طرق عن عبد الملك بن أبي سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7905"، وابن ماجه "1746"، وابن خزيمة "2064"، والطبراني "5267" و"5268" و"5269" و"5275" و"5276" و"5277"، والقضاعي "382"، والبغوي "1819" من طرق عطاء، به. وانظر الحديث "4624".

3430– ليلى مولاة أم عمارة لم يوثقها غير المؤلف 5/346، ولم يرو عنها غير حبيب بن زيد، وباقي السند رجاله ثقات. وهو في "مسند على بن الجعد" "899"، و"مسند أبي يعلى" 2/331. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "1817" من طريق أبي القاسم البغوي، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7911"، وابن شيبة 3/86، والدارمي 2/7، وأحمد 6/439، الترمذي "785" و"786" في الصوم، باب: ما جاء في فضل الصائم إذا أكل عنده، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 13/92، وابن ماجه "1748" في الصيام: باب في الصائم إذا أكل عنده، البيهقي 4/305 من طريق عن شعبة، به. وأخرجه الترمذي "784"، والنسائي عن علي بن خجر، عن شريك، عن حبيب بن زيد، به. وعند ابن الجعد وأحمد والدارمي وإحدى

الْاَنْصَارِیّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا یُقَالُ لَهَا لَیْلٰی، تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ، فَقَالَ: تَعَالَیْ فَكُلِی، فَقَالَتْ: اِنِّی صَائِمَةٌ، فَقَالَ: اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ

حبیب بن زید انصاری بیان کرتے ہیں: ہم نے اپنی ایک کنیز لیلیٰ کو سیّدہ اُمّ عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھی آگے آؤ اور کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی: میں روزہ دار ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار شخص کے پاس جب تک کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔



بَابُ فَضْلِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی فضیلت

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ وَشَهْرَ رَمَضَانَ فِي الْفَضْلِ يَكُونَانِ سِيَّيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ ذی الحج کا عشرہ اور رمضان کا مہینہ فضیلت کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

3431 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے ہیں رمضان اور ذوالحج۔''

ذِكْرُ إِثْبَاتِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِصَائِمِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے والے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے اثبات کا تذکرہ

3432 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

3431– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء . والحديث تقدم تخريجه برقم "325" ونزيد هنا أنه أخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" "496" بتحقيقنا، من طريق شعبة، عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا "497" من طريق حماد بن سلمة، عن سالم بن عبيد الله بن سالم، عن عبد الرحمن بن أبي بكرة، به. وانظر "4349"

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِيْمَانًا، يُرِيْدُ بِهِ: اِيْمَانًا بِفَرْضِهِ، وَاحْتِسَابًا يُرِيْدُ بِهِ: مُخْلِصًا فِيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ایمان کی حالت میں (کے الفاظ سے مراد) یہ ہے: جو شخص ان کی فرضیت پر ایمان رکھتا ہو اور ''ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے'' (کے الفاظ سے مراد یہ ہے) کہ وہ اپنے اس عمل میں مخلص ہو۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِمَغْفِرَةِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِصِيَامِهِ رَمَضَانَ اِذَا عَرَفَ حُدُوْدَهُ

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ جب بندہ رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اس کی حدود کو پہچانتا ہے (یعنی ان پر عمل پیرا ہوتا ہے) تو اللہ تعالیٰ بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے

3433 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَعَرَفَ حُدُوْدَهُ، وَتَحَفَّظَ مَا يَنْبَغِي اَنْ يَّتَحَفَّظَ، كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کی حدود کی حفاظت کرے اور جس چیز کی حفاظت کرنا چاہیے اس کی حفاظت کرے، تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

3432- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو بكر الباهلي من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/2، وأحمد 2/232، والبخاري "38" في الإيمان: باب صوم رمضان احتسابًا من الإيمان، والنسائي 4/157 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، وابن ماجه "1641" في الصيام: باب ما جاء في فضل شهر رمضان، من طرق عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/385، والبيهقي 4/304 من طريقين عن أبي سلمة، به . وانظر "2537" و "3682".

3433- إسناده ضعيف، عبد الله بن قرط لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 7/6، ولم يَروِ عنه غير يحيى بن أيوب، وأورده ابن أبي حاتم 5/140 ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، وقال الحسيني في "رجال المسند": مجهول . وباقي رجاله ثقات . عبد الله: هو ابن المبارك . وهو في "الزهد" له "98" زيادات نعيم بن حماد. ومن طريق ابن المبارك أخرجه أحمد 4/55، وأبو يعلى "1058"، والبيهقي 4/304.

ذِكْرُ فَتْحِ اَبْوَابِ الْجِنَانِ، وَغَلْقِ اَبْوَابِ النِّيرَانِ، وَتَصْفِيدِ الشَّيَاطِينِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جانے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جانے اور شیاطین کو جکڑ دیئے جانے کا تذکرہ

3434 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَنَسُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ هٰذَا وَالِدُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، وَاسْمُ اَبِیْ اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ اَبِیْ عَامِرٍ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ مَالِكُ بْنُ اَبِیْ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ غَيْمَانَ بْنِ خُثَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، مِنْ ذِی اَصْبَحَ مِنْ اَقْيَالِ الْيَمَنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے' تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): انس بن ابوانس نامی راوی امام مالک بن انس کے والد ہیں۔ ابوانس نامی راوی کا نام مالک بن ابوعامر ہے۔ یہ اہل مدینہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں، اور ان کا نسب یہ ہے مالک بن ابوعامر بن عمرو بن حارث بن غیمان بن خثیل بن عمرو بن دواصبحہ ان کا تعلق اہل یمن سے ہے۔

3434- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أنس بن أبي أنس، وهو والد مالك الإمام، روى عنه ابنه والزهري، وذكره المؤلف في "ثقاته" 6/75، وابن أبي حاتم 2/286- 287، وتابعه عليه أخوه نافع. وأخرجه مسلم "1079" "2" في الصيام: باب فضل شهر رمضان، عن حرملة بن يحيى، والبيهقي 4/303 من طريق الربيع بن سليمان، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن نافع بن أبي أنس، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/401 من طريق ابن المبارك، عن يونس، عن ابن شهاب، عن نافع بن أبي أنس، به .وأخرجه البخاري "1899" في الصوم: باب هل يقال: رمضان أو شهر رمضان، و"3277" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، من طريق عقيل، عن ابن شهاب، عن نافع بن أبي أنس، به . وأخرجه أحمد 2/357، والبخاري "1898"، ومسلم "1079"، والنسائي 4/126 و126 -127 في الصيام: باب فضل شهر رمضان، والدارمي 2/62، وابن خزيمة "1882"، والبيهقي 4/202، والبغوي "1703" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن نافع بن أبي أنس، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 3/1-2 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يُصَفِّدُ الشَّيَاطِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَدَتَهُمْ دُونَ غَيْرِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینے میں سرکش شیاطین کو قید کرتا ہے دوسروں کو قید نہیں کرتا

3435 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَمُنَادٍ يُنَادِي: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے، تو شیاطین یعنی سرکش جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے ان میں سے کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔ جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے اے بھلائی کے خواہش مند آگے آؤ اے برائی کے خواہش مند بچنے کی کوشش کرو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے۔"

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِي الطَّاعَاتِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرے میں زیادہ اہتمام کے ساتھ نیکیاں کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

3436 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ،

3435– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بكر بن عياش فمن رجال البخاري ولا يرقى حديثه إلى الصحة. وأخرجه الترمذي "682" في أول كتاب الصوم، وابن ماجه "1642" في الصيام: باب ما جاء في فضل شهر رمضان، وابن خزيمة "1883"، والحاكم 1/421، والبغوي "1705" من طريق أبي كريب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه البيهقي 4/303 304 من طريق أحمد بن عبد الجبار، عن أبي بكر بن عياش به. وله شاهد قوي من حديث رجل من الصحابة عند ابن أبي شيبة 3/1، وأحمد 4/311 و 5/411، والنسائي 4/130ز

3436– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أبو داؤد "1376" في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/41، والبخاري "2024" في فضل ليلة القدر: باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ومسلم "1174" في الاعتكاف: باب الاجتهاد في العشر الأواخر من رمضان، والنسائي 3/217– 218 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في قيام الليل، وفي الاعتكاف كما في "التحفة" /2 وابن ماجه "1768" في الصيام: باب في فضل العشر الأواخر من شهر وابن خزيمة "2214"، والبيهقي 4/313، البغوي "1829" من طرق عن سفيان، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ اَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ، وَاَحْيَا اللَّيْلَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ آجاتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کو بھی بیدار کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاجْتِهَادِ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے رمضان کے آخری عشرے میں اہتمام سے (عبادت کرنے) کے مستحب ہونے کا تذکرہ

3437 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ اَبِى الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيْلَ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (رمضان کا آخری) عشرہ آجاتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور اپنی اہلیہ کو بھی بیدار کرتے تھے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَائِمَ رَمَضَانَ، وَقَائِمَهُ مَعَ اِقَامَتِهِ الصَّلَاةَ، وَالزَّكَاةَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

اللہ تعالیٰ کا رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے والے شخص کا (نام) صدیقین اور شہداء میں نوٹ کرنے کا تذکرہ جب کہ وہ اس کے ہمراہ نماز بھی قائم کرے اور زکوٰۃ بھی ادا کرے

3438 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِىُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا

3437– إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو الضحى: هو مسلم بن صبيح، وهو مكرر ما قبله.

3438– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البزار "25" عن محمد بن رزق الكلوذاني وعمر بن الخطاب السجستاني، كلاهما عن الحكم بن نافع، بهذا الإسناد. وقال: وهذا لا نعلمه مرفوعًا إلا عن عمرو بن مرة بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع 1/46" وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح خلا شيخي البزار، وأرجو إسناده أنه حسن أو صحيح. وزاد السيوطي نسبته في "الجامع الكبير" 2/582 إلى ابن منده وابن جرير وابن عساكر.

الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ الْجُهَنِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَاَدَّيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَقُمْتُهُ، فَمِمَّنْ اَنَا؟، قَالَ: مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں پانچ نمازیں ادا کروں تو میں زکوۃ ادا کروں، میں رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان میں نوافل بھی ادا کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ: صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ حَذَرَ تَقْصِيرٍ لَوْ كَانَ وَقَعَ فِي صَوْمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی یہ کہے: میں نے پورا رمضان روزے رکھے یہ اس کوتاہی سے بچنے کیلئے ہے کہ اگر اس سے روزے کے دوران وہ سرزد ہوئی ہو

3439 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ اَبِي حَبِيبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: اِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ، قَالَ: فَلَا اَدْرِي اَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ، اَمْ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ رَقْدَةٍ اَوْ غَفْلَةٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے میں نے پورا رمضان روزے رکھے اور پورا رمضان نوافل ادا کرتا رہا''

راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عبادت کا اظہار کرنے کو ناپسند کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمانا

3439- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير المهلب بن أبي حبيبة، فقد روى له أبو داوٗد والنسائي وهو ثقة، وللحسن-وهو البصري- عن أبي بكرة عدة أحاديث في "صحيح البخاري" ليس فيها التصريح بالسماع، منها قصة الكسوف، ومنها حديث "زادك الله حرصًا ولا تعد."وأخرجه أحمد 5/39، وأبو داوٗد "2415" في الصوم: باب من يقول: صمت رمضان كله، والنسائي 4/130 في الصيام: باب الرخصة في أن يقال لشهر رمضان: رمضان، من طرق عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/40 و41 و52 من طريقين عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أبي بكرة . وأخرجه أيضًا 5/48 من طريقين عن سعيد، عن قتادة، عن الحسن. وأنكر يحيى بن سعيد هٰذا الطريق، وقال: ليس هو من حديث قتادة عن الحسن، إنما هو عن المهلب. نقله الحافظ في "النكت الظراف" 9/41 عن البزار.

چاہیے کہ رمضان کے دوران آدمی کو سونا بھی چاہیے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْجُودِ وَالْإِفْضَالِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بِالْعَطَايَا فِي رَمَضَانَ، اسْتِنَانًا بِالْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کو سخاوت کرنے اور ان کو عطیات دینے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کی جائے

3440 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمُقْرِءُ، بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بھلائی کے بارے میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان کے مہینے میں آپ ﷺ اور زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے۔ رمضان کی ہر رات میں جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور پورا مہینہ آتے رہتے تھے وہ آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ بھلائی کے بارے میں چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخی ہوتے تھے۔



3440– إسناده ضعيف . محمد بن خالد عبد الله الطحان: ضعفه غير واحد، وذكره المؤلف ضعيف. في "ثقاته"، وقال: يخطء ويخالف، لكن تابعه عليه غير واحد، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، فالحديث صحيح . فقد أخرجه أحمد 2/363. والبخاري "1902" في الصوم: باب أجود ما كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون في رمضان، و "4997" في فضائل القرآن: باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2308" في الفضائل: باب كان النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ من الريح المرسلة، والترمذي في "الشمائل" "346"، وابن خزيمة "1889"، والبيهقي 4/326 و 231، ومسلم "2308" من طريقين عن الزهري، به. وسيكرره المصنف برقم . "6346"

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: پہلی کا چاند دیکھنا

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَدْرِ لِشَهْرِ شَعْبَانَ إِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ رُؤْيَةُ هِلَالِ رَمَضَانَ

شعبان کے مہینے کی تعداد پورے کرنے کے حکم کا تذکرہ جب رمضان کے پہلی کے چاند میں لوگوں پر بادل چھائے ہوئے ہوں

3441 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): إِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَافْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھو جب تم اسے دیکھو تو عید الفطر کرو اگر تم پر بادل چھا جائے تو تم گنتی پوری کرلو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقْدُرُوا لَهُ اَرَادَ بِهِ اَعْدَادَ الثَّلَاثِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس کی گنتی کرلو'' اس سے آپ کی مراد 30 کا عدد ہے

3442 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3441– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. وهو في "صحيحه" "1080" "8" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على الزهري، وابن خزيمة "1905"، والبيهقي 4/204– 205 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، عن ابن وهب، به. وأخرجه الشافعي 1/274، والطيالسي "1810" وابن ماجه "1654" في الصيام: باب في "صوموا لرؤيته وفطروا لرؤيته"، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري "1900" في الصوم: باب هل يقال: رمضان أو شهر رمضان، من طريق عقيل، كلاهما عن ابن شهاب، به. وانظر "3445".

اَبِی، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صُومُوا لِرُؤْيَتِهٖ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهٖ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ، فَاقْدُرُوا ثَلَاثِيْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسے دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر عید الفطر کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں، تو تم تیس کی گنتی پوری کرلو''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْدُرُوا اَرَادَ بِهٖ اَعْدَادَ الثَّلَاثِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم شمار کرلو''

اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد **30** کا عدد ہے

3443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاَفْطِرُوا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم پہلی کا چاند دیکھ لو' تو روزے رکھنا شروع کرو جب اسے دیکھو' تو عید الفطر کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو **30** کی گنتی پوری کرلو''

3442- إسناده صحيح، محمد بن عبد الله المقرء ثقة، روى له النسائی وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين.
وأخرجه النسائی 4/133 فی الصيام: باب إكمال شعبان ثلاثين إذا كان غيم، عن محمد بن عبد الله بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسی "2481"، وعلی بن الجعد "1154"، وأحمد 2/454 و456، والبخاری "1909" فی الصوم "باب قول النبی صلی الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا وذا رأيتموه فافطروا"، ومسلم "1081" و"19 فی الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، والنسائی 4/133، والدارمی 2/3، وابن الجارود "376"، والبيهقی 4/205 و206، والدارقطنی 2/162 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/415 و469، ومسلم "1081" "18" من طريقين عن محمد بن زياد، به. وأخرجه مسلم "1081" "20" عن ابن أبی شيبة، والبيهقی 4/206 من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن محمد بن بشر العبدی، عن عبيد الله بن عمر، عن أبی الزناد، عن الأعرج، عن أبی هريرة. وأخرجه أحمد 2/422 من طريق حجاج، عن عطاء، عن أبی هريرة. وانظر "3443" و"3457"و. "3459"

3443- إسناده صحيح علی شرط مسلم. وأخرجه النسائی 4/134 فی الصيام: باب ذكر الاختلاف علی الزهری فی هذا الحديث، وابن خزيمة "1908" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسی "2306" عن إبراهيم بن سعد، عن الزهری، به. وانظر "3457" و"3459" عند المؤلف.

31
31

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ عَلَيْهِ اِحْصَاءُ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ الصَّوْمُ لِرَمَضَانَ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ شعبان کے 30 دن پورے کرے اور اس کے بعد رمضان کے روزے رکھنا شروع کرے

3444 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا پہلی کا چاند دیکھنے کا جتنا اہتمام کرتے تھے اتنا اہتمام کسی اور چیز کا نہیں کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا پہلی کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرتے تھے' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل چھائے ہوئے ہوتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تیس (30) دن کی گنتی پوری کرتے تھے پھر روزے رکھنا شروع کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَامَ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا بَعْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ رمضان کے روزے رکھنے شروع کر دیئے جائیں البتہ جب اس کا چاند نظر آ جائے (تو اس کے بعد رکھیں جائیں گے)

3445 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

3444- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 6/149، وأبو داؤد "2325" في الصيام: باب إذا أغمي الشهر، الحاكم 1/423، والبيهقي 4/206، والدارقطني 2/156 – 157 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهٰذا الإسناد. وصححه الدراقطني، وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي، وهو على شرط مسلم فقط. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" "377" من طريق أسد بن موسى، عن معاوية بن صالح، به.

3445- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/286 في الصيام: باب: ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان. وأخرجه من طريق مالك: الدارمي 2/3، والبخاري "1906" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاَفْطِرُوا"، ومسلم "1080" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، والبيهقي 4/204، والدارقطني 2/161، البغوي "1713" وأخرجه النسائي 4/134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على عبيد الله بن عمر في هٰذا الحديث، من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. وأخرجه أبو داؤد "2320" في الصوم: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، من طريق أيوب، عن نافع، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَا تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس وقت تک روزے رکھنا شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے اور اس وقت تک عید الفطر نہ کرو جب تک تم اسے دیکھ نہیں لیتے' اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تم گنتی پوری کر لو۔

ذِكْرُ اِجَازَةِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ اِذَا كَانَ عَدْلًا عَلٰى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

ایک گواہ کی گواہی کو ہی برقرار رکھنے کا تذکرہ جبکہ وہ شخص عادل ہو اور یہ گواہی رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں ہو

3446 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: اَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُمْ يَا فُلَانُ، فَنَادِ فِي النَّاسِ فَلْيَصُوْمُوا غَدًا، وَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى مَرَّةً اُخْرٰى، وَقَالَ قُمْ يَا بِلَالُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: گزشتہ رات میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ

3446– رجاله ثقات رجال الصحيح غير سماك، وهو صدوق، إلا أن في روايته عن عكرمة اضطرابًا، وقد اختلفوا عليه في هذا الحديث، فروي مرسلًا، ورجح المرسلَ غير واحد من الأئمة، لكن يشهد له حديث ابن عمر الآتي وهو صحيح فيتقوى به. زائدة: هو ابن قدامة الثقفي، والحسين بن علي: هو الجعفي. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/68، و "مسند أبي يعلى " "2529". وأخرجه أبو داؤد "2340" في الصوم: باب في الشهادة الواحد على رؤية الهلال، والنسائي 4/132 في الصوم: باب قبول شهادة الرجل الواحد على رؤية هلال رمضان، والترمذي "691" في الصوم: باب ما جاء في الصوم بالشهادة، والدارمي 2/5، وابن خزيمة "1924"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "482" و"483"، وابن الجارود "380"، والحاكم 1/424، والبيهقي 4/211، والدارقطني 2/158 من طرق عن الحسين بن علي الجعفي، وبهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1652" في الصيام: باب ما جاء في الشهادة على رؤية الهلال، وابن خزيمة "1923"، والدارقطني 2/58 من طرق عن أبي أسامة، عن زائدة، به. وأخرجه الترمذي "691"، والطحاوي "484"، وابن الجارود "379"، النسائي 4/131–132، والحاكم 1/424، والبيهقي 4/121، الدارقطني 2/158 والبغوي "1723" من طرق عن سماك، به. وقال أبو داؤد: رواه جماعة عن سماك عن عكرمة مرسلًا، وقال الترمذي: حديث ابن عباس فيه اختلاف، وأكثر أصحاب سماك يروونه عنه عن عكرمة مرسلًا. وأخرجه عبد الرزاق "7342"، والنسائي 4/132، والطحاوي "485"، والداقطني 2/159 من طريق سفيان، وابن أبي شيبة 3/67 –68 من طريق إسرائيل، وأبو داؤد "2341" من طريق حماد، ثلاثتهم عن سماك، عن عكرمة مرسلًا، وقال النسائي: إنه أولى بالصواب. وانظر "نصب الراية" 2/443.

اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں تم اٹھو اور لوگوں میں یہ اعلان کرو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں "اے بلال تم اٹھو"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، وَاَنَّ رَفْعَهٗ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ فِيمَا زَعَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

اس روایت کو نقل کرنے میں سماک بن حرب نامی راوی منفرد ہے اور اس شخص کے گمان کے مطابق اس روایت کا مرفوع ہونا محفوظ نہیں ہے

3447 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ، فَرَاَيْتُهٗ، فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ، وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھنے کی کوشش کی میں نے اسے دیکھ لیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ لَا يَنْقُصُ عَنْ تَمَامِ ثَلَاثِيْنَ فِي الْعَدَدِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ رمضان کا مہینہ تعداد میں 30 سے کم نہیں ہوتا

3448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

3447– إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الله بن عبد الرحمٰن السمرقندي: هو الإمام الحافظ أبو محمد الدارمي " 2/4.ومن طريق الدارمي أخرجه أبو داؤد "2342" في الصوم: باب في شهادة الواحد على رؤية الهلال، والبيهقي 4/212، والدارقطني 2/156. وأخرجه الدارقطني 2/156 من طريق إبراهيم بن عتيق العنسي، عن مروان بن محمد، بهٰذا الإسناد . وقول الدارقطني: تفرد به مروان بن محمد، عن ابن وهب وهو ثقة، فيه نظر، والبيهقي 4/212. وصحَّحه الحاكم على شرط مسلمٍ ووافقه الذهبي.

سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لِهٰذَا الْخَبَرِ مَعْنَيَانِ، اَحَدُهُمَا: اَنَّ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي الْحَقِيقَةِ، وَاِنْ نَقَصَا عِنْدَنَا فِي رَاْيِ الْعَيْنِ عِنْدَ الْحَائِلِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لِغَبَرَةٍ اَوْ ضَبَابٍ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: اَنَّ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي الْفَضْلِ، يُرِيدُ اَنَّ عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ فِي الْفَضْلِ كَشَهْرِ رَمَضَانَ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى هٰذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَيَّامِ الْعَمَلُ فِيهَا اَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحج۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے: عید کے دو مہینے درحقیقت کم نہیں ہوتے۔ اگرچہ وہ ہمارے نزدیک آنکھ سے دیکھنے کے حوالے سے کم ہو جاتے ہیں۔ اس وقت جب ہمارے اور چاند کو دیکھنے کے درمیان غبار یا بادل وغیرہ رکاوٹ بن جائیں۔

اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے: عید کے دو مہینے فضیلت کے حوالے سے کم نہیں ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے: ذوالحج کے مہینے کے پہلے عشرے کو فضیلت کے اعتبار سے وہی حیثیت حاصل ہے، جو رمضان کے مہینے کو حاصل ہے اور اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہے جن میں عمل کرنا ذوالحج کے پہلے عشرے (میں عمل کرنے) سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔

3449 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہینہ (کبھی) انتیس (29) دن کا بھی ہوتا ہے۔''

3448- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "صحيحه" "1089" "32" في الصوم، باب: بيان معنى قوله صلى الله عليه وسلم "شهرا عيد لا ينقصان"، عن ابن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1912" في الصوم: باب شهرا عيد لا ينقصان، والبيهقي 4/250 من طريق مسدد، والبغوي "1717" من طريق عبد الله بن جعفر الرقي، كلاهما عن معتمر بن سليمان، به. وانظر "325" عند المؤلف.

3449- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/286 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/272، والبخاري "1907" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا"..، والبيهقي 4/205، وأبو نعيم في "الحلية" 6/347، والبغوي. "1714" وأخرجه مسلم "1080" "9" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، وابن خزيمة "1907"، والبيهقي 4/205

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ تَمَامَ الشَّهْرِ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دُونَ اَنْ يَّكُوْنَ ثَلاثِينَ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (لیکن وہ اس بات کا قائل ہے) کہ تمام مہینے 29 دن کے ہوتے ہیں وہ 30 دن کے نہیں ہوتے

3450 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَمْ مِنَ الشَّهْرِ؟ - يَعْنِیْ رَمَضَانَ -، قُلْنَا: ثِنْتَانِ وَعِشْرُوْنَ، وَبَقِیَ ثَمَانٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَضَتْ ثِنْتَانِ وَعِشْرُوْنَ، وَبَقِیَ سَبْعٌ، فَاطْلُبُوْهَا اللَّيْلَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَشَرَةً عَشَرَةً مَرَّتَيْنِ، وَوَاحِدَةً تِسْعَةً

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: مہینہ (ختم ہونے میں) کتنے دن باقی رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد رمضان کا مہینہ تھا۔ ہم نے عرض کی: بائیس (22) دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائیس (22) دن گزر گئے ہیں اور سات دن باقی رہ گئے ہیں تم اسے آج کی رات میں تلاش کرو، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی دو مرتبہ دس دس کا اشارہ کیا اور ایک مرتبہ نو کا اشارہ کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اَرَادَ بَعْضَ الشَّهْرِ لا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "29 دن" اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ کچھ مہینے ایسے ہوتے ہیں (آپ کی مراد یہ نہیں ہے) کہ سارے مہینے ایسے ہوتے ہیں

3451 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْعِجْلِیُّ، قَالَ:

3450–إسناده صحيح على شرط البخاري. وقد تعدم تخريجه برقم. "2548"

3451– حديث صحيح، الحسين بن على العجلى ذكره المؤلف فى "الثقات" وقال: ربما أخطأ، وقال ابوحاتم: صدوق، وقال الحافظ فى "التقريب": صدوق يخطىء كثيرًا، ومن فوقه ثقات على شرطهما . ابن نمير: هو عبد الله. وأخرجه مسلم "1080" "5" فى الصيام: باب وجوب صيام رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، عن محمد بن عبد الله بن نمير، عن أبيه بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/13، ومسلم "1080"، وابن خزيمة "1913" و"1918" من طرق عن عبيد الله، به. وأخرجه الدارمى 2/4، ومسلم "1080" "6" و"7"، وأبو داوٗد "2320" فى الصوم: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، والبيهقى 4/204 من طرق عن نافع، به. وانظر "3449" و"3453" و."3454"

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حديث): اَلشَّهْرُ ثَلَاثُوْنَ، وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(کبھی) مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور (کبھی) مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم تیس کی گنتی پوری کرلو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الشُّهُوْرِ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''29 دن'' اس سے آپ کی مراد بعض مہینے ہیں سارے مہینے مراد نہیں ہے

3452 - (سند حديث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَالدَّغُوْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حديث): عَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهٗ شَهْرًا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا اَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، ثُمَّ صَفَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا، وَالثَّالِثُ بِتِسْعٍ مِنْهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کیے رکھی۔ انتیسویں دن کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی تو انتیس دن ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ کی تمام انگلیوں کے ذریعے تین مرتبہ اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ میں نو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا (یعنی مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ بَعْضَ الشُّهُوْرِ لَا الْكُلَّ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ مہینہ جو کبھی 29 دن کا ہوتا ہے تو بعض مہینے ایسے ہوتے ہیں سارے مہینے ایسے نہیں ہوتے ہیں

3452- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "1084" "24" في الصيام: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، وأبو يعلى "2249" من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/329 و334، ومسلم "1084" من طرق عن أبي الزبير، به.

3453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاكٍ اَبِيْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مہینہ بعض صورتوں میں 29 دن کا ہوتا ہے

3454 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَالْحَوْضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَخَنَسَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ تیسری مرتبہ میں آپ نے اپنے انگوٹھے کو بند کر لیا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ عَلَى التَّمَامِ ثَلَاثِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مہینہ بعض صورتوں میں مکمل یعنی 30 دن کا ہوتا ہے

3455 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، الشَّهْرُ هٰكَذَا، يُثَبِّتُ الثَّلَاثَةَ الْاُوَلَ بِكُلِّ اَصَابِعِ يَدَيْهِ وَالثَّلَاثَ الْاَوَاخِرَ

3453- إسناده حسن، من أجل سماك أبي زميل رجاله رجال مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 14/1 مطولاً، وفيه "عثمان بن عمر" بدل "عمر بن يونس"، وهو تحريف، فقد رواه المصنف والبيهقي 7/46 من طريق أبي يعلى، فقالا: عمر بن يونس، وكذلك هو في مسلم وغيره. وأخرجه مسلم "1479" في الطلاق: باب الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1921" عن محمد بن بشار، عن عمر بن يونس، به. وانظر الحديث "4266".

3454- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحوضي: هو أبو محمد حفص بن عمر بن الحارث. وأخرجه البخاري "1908" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا"..، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/44 و81، وعلي بن الجعد "722"، والبخاري "5302" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومسلم "1080" "13" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال..، والنسائي 4/140 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على يحيى بن أبي كثير في خبر أبي سلمة، وابن خزيمة "1917"، "وقد تحرف فيه "جبلة" إلى "حياة"" من طرق عن شعبة، به. وانظر ما بعده.

بِكُلِّ اَصَابِعِ يَدَيْهِ اِلَّا الْاٰخِرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہینہ اتنا اور مہینہ اتنا ہوتا ہے''۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں مرتبہ اپنی تمام انگلیوں کو کھلا رکھا اور دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کو کھلا رکھا' لیکن تیسری مرتبہ میں ایک انگلی کو بند کر لیا (یعنی مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے)

ذِكْرُ قَبُولِ شَهَادَةِ جَمَاعَةٍ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لِلْعِيدِ

اس بات کا تذکرہ کہ عید کے چاند کے لیے ایک جماعت کی شہادت قبول کی جائے گی

3456 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ عُمُومَةً لَهُ شَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخْرُجُوا لِعِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے چچاؤں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہلی کا چاند دیکھ لینے کی گواہی دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اگلے دن عید کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رُؤْيَةَ هِلَالِ شَوَّالٍ، اِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ كَانَ عَلَيْهِمْ اِتْمَامُ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شوال کا چاند دیکھنے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جب لوگوں پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو ان پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ رمضان کے 30 دن مکمل کریں

3455- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة "1909"، والبيهقي 4/205 من طريقين عن عاصم بن محمد، بهذا الإسناد. وانظر "3449" و"3451" و"3453".

3456- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه البزار "972"، البيهقي 4/249 من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وقال البزار: أخطأ فيه سعيد بن عامر، وإنما رواه شعبة عن أبي بشر عن أبي عمير بن أنس "وهو أكبر أولاد أنس" أَنَّ عُمُومَةً لَهُ شَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم. وقال البيهقي: تفرد به سعيد بن عامر عن شعبة، وغلط فيه، إنما رواه شعبة عن أبي بشر. وأخرجه علي بن الجعد "1787" وأبو داوُد "1157" في الصلاة: باب إذا لم يخرج الإمام للعيد من يومه يخرج من الغد، والبيهقي 4/50 والدارقطني 2/170 من طريق شعبة وعبد الرزاق "7339"، وابن أبي شيبة 3/67، وابن ماجه "1653" في الصيام: باب ما جاء في الشهادة على رؤية الهلال، من طريق هشيم بن بشير، والبيهقي 4/249 من طريق أبي عوانة، ثلاثتهم عن أبي بشر جعفر بن أبي وحشية، عن أبي عمير عبد الله بن أنس بن مالك، عن عمومة له من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم.

3457 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَوْ اَحَدِهِمَا، شَكَّ اِسْحَاقُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ، وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسے (یعنی پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر عیدالفطر کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے رکھو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ، اَرَادَ بِهِ: اِنْ لَّمْ تَرَوُا الْهِلَالَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم لوگ 30 روزے رکھو'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اگر تم کو چاند نظر نہیں آتا تو (تم 30 روزے رکھو)

3458 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہینے کا آغاز اس وقت تک نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو یا تیس کی تعداد پوری نہ کر لو۔ پھر تم روزے رکھنا شروع کرو، یہاں تک کہ جب تم پہلی کا چاند دیکھ لو یا تعداد پوری کر لو (تو عیدالفطر کرو)

3457- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصيف عبد الرزاق "7305"، ومن طريقه أخرجه الدارقطني 2/160. وأخرجه مسلم "1081" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، والنسائي 4/133-134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث، وابن ماجه "1655" في الصيام: باب ما جاء في "صوموا لرؤيته ..."، والبيهقي 4/206 من طرق عن إبراهيم بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. ونظر "3442" و"3443" و."3459"

3458- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر .وأخرجه النسائي 4/135 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي، وأبو داوُد "2337" في الصوم: باب إذا أغمي الشهر، وابن خزيمة "1911"، والبزار "969"، والبيهقي 4/208 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه عبد الرزاق "7337"، والنسائي 4/135-136، وابن الجارود "396"، الدارقطني 2/161 و162 من طريق سفيان الثوري، والدارقطني 2/161 و 168 من طريق عبيدة بن حميد، كلاهما عن منصور بن المعتمر، عن ربعي بن حراش، عن بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.وأشار إلى هذه الرواية أبو داوُد والترمذي والبيهقي.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يُتِمُّوا صَوْمَ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا عِنْدَ عَدَمِ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ شوال کا چاند نظر نہ آنے کی صورت میں رمضان کے 30 روزے مکمل کریں

3459 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهٖ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهٖ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ اَفْطِرُوا

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اسے (یعنی پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر عید الفطر کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تیس کی تعداد پوری کرلو پھر تم عید الفطر کرو۔



3459- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو بن علقمة .وأخرجه الشافعي 1/274 275، وأحمد 2/438، والترمذي "684" في الصوم: باب ما جاء "لا تقدموا الشهر بصوم"، والدارقطني 2/159– 160 و160 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح. وانظر "3442" و"3443" و"3457".

بَابُ السَّحُوْرِ

باب: سحری کا بیان

3460 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، بِهَرَاةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا، فَحَضَرَهُ الْاِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ؟، قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، فَجَائَتْهُ امْرَاَتُهُ، فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ، فَاَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ، هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ) (البقرة: 187) ، فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہوتا اور افطاری کا وقت قریب آ جاتا اور وہ افطاری کرنے سے پہلے سو جاتا‘ تو وہ اس پوری رات میں کچھ نہیں کھا سکتا تھا اور اس سے اگلے دن شام تک بھی کچھ نہیں کھا سکتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب افطاری کا وقت قریب آیا‘ تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں‘ لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں وہ اس دن کام کرتے رہے تھے ان کی آنکھ لگ گئی جب ان کی بیوی ان کے پاس آئی اور اس نے انہیں اس حالت میں

3460– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي. وهو ابن كرامة، فمن رجال البخاري. إسرائيل هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي، وقد أخرجه الشيخان من رايته عن جده أبي إسحاق، وهو من أتقن أصحابه.وأخرجه الدارمي 2/5، والبخاري "1915" في الصيام: باب قول الله جل وعلا: (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ) ، والترمذي "2968" في التفسير: باب ومن البقرة، ومن طريق عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/295، وابن جرير الطبري في "جامع البيان" "2939"، وأبو داوُد 231"ى"4 في الصيام: باب مبدأ فرض الصيام، والبيهقي 4/201 من طرق عن إسرائيل، به .وأخرجه أحمد 4/295، والنسائي 4/147– 148 في الصوم: باب قول الله تعالى: (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: من الآية187) ، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 2/47 من طريقين عن زهير، عن أبي إسحاق السبيعي، به.

دیکھا' تو بولی آپ کے لئے افسوس ہے۔ اگلے دن دوپہر کے وقت ان پر غشی طاری ہوگئی اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تمہارے لیے روزے (یعنی رمضان) کی راتوں میں اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کو حلال قرار دیا گیا ہے وہ تمہارا لباس ہیں''۔

تو لوگ اس سے بہت خوش ہوئے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم لوگ اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک سفید دھاگہ تمہارے سامنے سیاہ دھاگے سے ممتاز نہیں ہو جاتا جو صبح صادق ہے''۔

3461 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰى امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: اَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟، قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ اَطْلُبُ، فَطَلَبَتْ لَهُ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، وَجَائَتِ امْرَاَتُهُ، فَقَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ، فَاَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ) (البقرة: 187) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا، فَقَالَ: (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی نے روزہ رکھا ہوتا اور افطاری کا وقت آ جاتا اور وہ افطاری کرنے سے پہلے سو جاتا' تو وہ اس رات میں اور اس سے اگلے دن شام تک کچھ نہیں کھا سکتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب افطاری کا وقت قریب آیا' تو وہ اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے اس نے جواب دیا: جی نہیں' لیکن میں لے کر آتی ہوں وہ ان کے لئے کھانا لینے گئی وہ اس دن کام کرتے رہے تھے ان کی آنکھ لگ گئی جب ان کی بیوی آئی' تو اس نے کہا: آپ پر افسوس ہے اگلے دن دوپہر کے وقت ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تمہارے لیے روزے کی راتوں میں بیویوں کے ساتھ صحبت کرنا حلال قرار دیا گیا ہے'' اس پر لوگ بہت زیادہ خوش ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اور تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے تمہارے سامنے نمایاں نہیں ہو جاتا

3461- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن سعيد، فمن رجال مسلم. وهو مكرر ما قبله

جس کا تعلق فجر سے ہے"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ هُوَ الْفَجْرُ الْمُعْتَرِضُ فِي اُفُقِ السَّمَاءِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ سفید دھاگے سے مراد آسمان کے افق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی ہے

3462 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) (البقرة: 187)، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

"تم لوگ اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک سیاہ دھاگے کے مقابلے میں سفید دھاگہ تمہارے سامنے نمایاں نہ ہو جائے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد دن کی سفیدی اور رات کی تاریکی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ تَتَبَايَنُ لُغَاتُهَا فِي اَحْيَائِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض اوقات عرب اپنے محاورے کو مختلف معانی میں استعمال کرتے ہیں

3463 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

3462- إسناده صحيح على شرط الشيخين. حصين: هو ابن عبد الرحمٰن السلمي. وهو في "صحيح ابن خزيمة "1925". وأخرجه الترمذي "2970" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، عن أحمد بن منيع، بهٰذا الإسناد. وقال: هٰذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/377، والبخاري "1916" في الصوم: باب قول الله تعالى: (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: من الآية187)، والطحاوي 2/53، البهقي 4/215، والبغوي في "تفسير" 1/158 من طرق عن هشيم، به. وأخرجه الدارمي 2/5-6، البخاري "4509" في التفسير: باب (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ...)، ومسلم "1090" في الصوم: باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، والطحاوي 2/53 من طرق عن حصين، به. وأخرجه البخاري "4510"، والطبري في "جامع البيان" "2989"، وابن خزيمة "1926"، والطبراني في "الكبير" /17 "178" من طريق جرير، والحميدي "916"، والترمذي "2971"، والطبري "2986" و "2987" و "2988" من طريق مجالد، والطبراني /17 "179" من طريق سماك، ثلاثتهم عن الشعبي، به.

3463- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أبو داوٗد "2349" في الصوم: باب وقت السحور، والطبراني في "الكبير" /17 "176" من طريق مسدد، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(متن حدیث):لَـمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ) (البقرة: 187) مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ، اَخَذْتُ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ، فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَتَبَيَّنْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ، وَقَالَ: اِنَّ وِسَادَكَ اِذًا لَعَرِيضٌ طَوِيلٌ، اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''یہاں تک کہ سیاہ دھاگے کے مقابلے میں سفید دھاگہ تمہارے سامنے نمایاں ہوجائے''۔

'تو میں نے ایک سفید دھاگہ لیا اور ایک سیاہ دھاگہ لیا میں نے انہیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ دیا۔ میں اس بات کا جائزہ لیتا رہا' لیکن وہ میرے سامنے نمایاں نہیں ہوا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ ہنس پڑے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہے اس سے مراد رات ہے۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحُوْرَ بِالْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سحری کو ''مبارک کھانے'' کا نام دینا

3464 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ - يَعْنِي السَّحُوْرَ -

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مبارک ناشتہ ہے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سحری تھی۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحُوْرَ الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سحری کو ''مبارک کھانے'' کا نام دینا

3465 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ

3464– اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ أبو حاتم: شيخ لا بأس به، سمعت يحيى بن معين أثنى عليه خيرًا، وقال النسائي: ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، قلت: وروايته هنا عنه، وعمرو بن الحارث هٰذا: هو ابن الضحاك الزبيدي لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف ولم يَروِ عنه غير عبد الله بن سالم وهو الأشعري– وباقي رجال ثقات. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 18/ "322" عن جعفر بن أحمد الشامي الكوفي، حدثنا جبارة بن مغلس، حدثنا بشر بنُ عمارة، عن الأحوص بن حكيم، عن راشد بن سعد، عن عتبة بن عبد وأبي الدرداء ، قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "تحسروا من اخر الليل"، وكان يقول: "هو الغداء المبارك."وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/151 عن الطبراني وأعله بجبارة بن المغلس . ويشهد له حديث العرباض بن سارية لآتي عند المصنف، حديث المقدام بن معدى كرب عند أحمد 4/132، النسائي 4/146، وسنده صحيح، فيتقوى بهما.

بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِى رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ:

(متن حديث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو اِلَى السَّحُوْرِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلُمُّوا اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ رمضان کے مہینے میں سحری کی طرف بلا رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مبارک ناشتے کی طرف آ جاؤ۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّحُوْرِ لِمَنْ اَرَادَ الصِّيَامَ

جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے اسے سحری کرنے کا حکم ہونا

3466 - (سند حديث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حديث): تَسَحَّرُوْا، فَاِنَّ فِى السَّحُوْرِ بَرَكَةً

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سحری کرو' کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، وَاسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَسَحِّرِيْنَ

اللہ تعالیٰ کا سحری کرنے والوں کی مغفرت کرنا اور فرشتوں کا ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا

3465– صحيح بما قبله، الحارث بن زياد فى عداد المجاهيل، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف ولم يَروِ عنه غير يونس بن سيف، وباقى السند رجاله ثقات. القواريرى: هو عبيد الله بن عمر، وابن مهدى: هو عبد الرحمٰن، وأبو رهم: هو أحزاب بن أسيد، قال الحافظ فى "التقريب": مختلف فى صحبته، الصحيح أنه مخضرم ثقة .وأخرجه أحمد 4/127، النسائى 4/145 فى الصيام: باب دعوة السحور، وابن خزيمة "1938"، والبيهقى 4/236 من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبى شيبة 3/9، وأحمد 4/126، وأبو داوٗد "2344" فى الصيام: باب من سمى السحور الغداء ، والبزار "977"، والطبرانى /18 "628" من طرق عن معاوية بن صالح، به.

3466– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخارى. أبو عوانة: الوضاح اليشكرى.وأخرجه الطيالسى "2006"، وأحمد 3/229 و243، ومسلم "1095" فى الصيام: باب فى فضل السحور، والنسائى 4/141 فى الصيام: باب الحث على السحور، والترمذى "708" فى الصوم: باب فى فضل السحور، وأبو يعلى "2848"، والبيهقى 4/236، والبغوى "2727" و"1728" من طرق عن أبى عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/215 عن محمد بن بكر، عن سعيد، عن قتادة، به.وأخرجه عبد الرزاق "7598"، وابن أبى شيبة 3/8، وأحمد 3/99 و229 و258 و281، والدارمى 2/6، والبخارى "1923" فى الصوم: باب بركة السحور من غير إيجاب، ومسلم "1095"، والترمذى "780"، وابن ماجه "1692" فى الصيام: باب ما جاء فى السحور، وابن خزيمة "1937"، وابن الجارود "383"، والبيهقى 4/236، والبغوى "1728" من طرق عن عبد العزيز ابن صهيب، عن أنس.وأخرجه البزار "976" من طريق محمد بن ثابت، عن أنس.

3467 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِی الصَّغِیْرِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، حَدَّثَنَا اِدْرِیسُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَیَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ الطَّوِیلِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

ذِکْرُ الْاَمْرِ بِاَکْلِ السَّحُوْرِ لِمَنْ یَّسْمَعُ الْاَذَانَ لِلصُّبْحِ بِاللَّیْلِ

سحری کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ اس شخص کے لیے جو رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) صبح کی اذان سن لیتا ہے

3468 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

3467– حديث صحيح. إدريس بن يحيى قال فيه ابن أبي حاتم: صدوق، ونقل عن أبي زرعة قوله فيه: رجل صالح من أفاضل المسلمين، وعبد الله بن عياش خرج له مسلم في الشواهد، وقال الحافظ: صدوق يغلط، وعبد الله بن سليمان روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات."وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/320 من طريقين عن إدريس بن يحيى الخولاني، بهذا الإسناد، وقال: غريب من حديث نافع، لم يروه عنه إلا عبد الله بن سليمان، وهو المعروف بالطويل، وعنه عبد الله بن عياش، وهو ابن عياش القتباني، تفرد به إدريس فيما قاله سليمان. وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/150 ونسبه على الطبراني في "الأوسط"، وقال: تفرد به يحيى بن يزيد الخولاني. قلت: وهذا تحريف صوابه: إدريس بن يحيى الخولاني كما نقله أبو نعيم عنه. وبنى على هذا التحريف خطأ آخر هو قوله: لم أجد من ترجمه. وله شاهد عند أحمد 3/12 و 44 من طريقين عن أبي سعيد الخدري مرفوعًا بلفظ "السحور أكله بركة، فلا تدعوه ولو أن يجرع أحدكم جرعة من ماء ، فإن الله وملائكته يصلون على المتسحرين ."وآخر من حديث السائب بن يزيد عند الطبراني في "الكبير" "6689" ولفظه "هم السحور التمر" وقال: " يرحم الله المتسحرين."وثالث من حديث أبي سويد عند البزار "974"، والطبراني في "الكبير" /22 "845"، والدولابي في "الكنى" 1/36 ولفظه: أن النبي صلى الله عليه وسلم على المتسحرين. فالحديث قوي بها.

3468– إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن عليه، وأبو عثمان: هو عبد الرحمٰن بن مل النهدي. وأخرجه مسلم "1093" في الصوم: باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/335، ومن طريقه البيهقي 1/381 عن إسماعيل بن عليه، به وأخرجه أحمد 1/392، وابن أبي شيبة 3/9، والبخاري "621" في الأذان: باب الأذان قبل الفجر، و "5298" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومسلم "1093"، وأبو داوُد "2347" في الصوم: باب وقت السحور، والنسائي 2/11 في الأذان: باب الأذان في غير وقت الصلاة، وابن خزيمة "402" و"1928"، والطبراني "10558"، وابن الجارود "382"، والبيهقي 4/218 من طرق عن سليمان التيمي، به. وانظر ."3472".

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، اَوْ قَالَ: نِدَاءُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهِ، فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ، اَوْ قَالَ: يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ، وَقَالَ: لَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَضَرَبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا، حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا، وَفَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال کی اذان تم میں سے کسی ایک شخص کو ہرگز نہ روکے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بلال کی اذان آدمی کو اس کی سحری سے نہ روکے' کیونکہ وہ اس لیے اذان دیتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اعلان کرتا ہے' تاکہ نوافل ادا کرنے والا (نوافل کو چھوڑ کر سحری کرنے کے لئے) واپس چلا جائے اور وہ تمہارے سوئے ہوئے شخص کو بیدار کر دے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح صادق اس طرح اور اس طرح نہیں ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا اور اسے بلند کیا بلکہ وہ اس طرح ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو کشادہ کر کے یہ فرمایا۔

3469 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: قَدْ اَصْبَحْتَ، قَدْ اَصْبَحْتَ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُسْنَدًا عَنْ مَالِكٍ اِلَّا الْقَعْنَبِيُّ وَجُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءٍ، وَقَالَ اَصْحَابُ مَالِكٍ كُلُّهُمْ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

3469- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ" برواية القعنبي ص 205. وأخرجه البخاري "617" في الأذان: باب أذان الأعمى إذا كان له من يخبره، والطحاوي 1/137، والبيهقي 1/380 و 426- 427 من طريق القعنبي، والبغوي "433" من طريق أبي مصعب، كلاهما عن مالك، بهذا الإسناد. قال الدارقطني: تفرج القعنبي بروايته إياه في "الموطأ" موصولًا عن مالك، ولم يذكر غيره من رواه "الموطأ" فيه ابن عمر، ووافقه على وصله عن مالك خارج "الموطأ" عبد الرحمٰن بن مهدي، وعبد الرزاق، وروح بن عبادة، وأبو قرة، وكامل بن طلحة وآخرون. قلت: ويستدرك على الدارقطني أن أبا مصعب وأحمد بن أبي بكر أحد رواة "الموطأ" رواه عن مالك موصولًا، وكذلك جويرية بن أسماء فيما ذكره المؤلف. وقد وصله عن الزهري جماعة من حفاظ أصحابه. وأخرجه الشافعي 2/275، والطيالسي "1819"، وابن أبي شيبة 3/9، وأحمد 2/9 و62، والدارمي 1/269 270، والبخاري "2656" في الشهادات: باب شهادة الأعمى، ومسلم "1092" "37" في الصيام: باب بيان أن الدخول في الصيام يحصل بطلوع الفجر، وابن خزيمة "401"، والطحاوي 1/138، والطبراني "13106"/12 من طرق عن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه، رفعه. وأخرجه أحمد 2/57، وابن أبي شيبة 3/9، والدارمي 1/270، والبخاري "622" في الأذان: باب الأذن قبل الفجر، و"1918" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال"، وابن خزيمة "1931" والبيهقي 1/382 و4/218، والطبراني "13379" من طرق عن عبيد الله بن عمرن عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/123 من طريق زيد بن أسلم، عن ابن عمر. وانظر ط"3470 و"3471"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ابن اُم مکتوم ایک نابینا شخص تھے۔ وہ اس وقت کے اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے یہ کہا نہیں جاتا تھا کہ صبح صادق ہوگئی ہے صبح صادق ہوگئی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو امام مالک کے حوالے سے مسند (یعنی متصل) حدیث کے طور پر صرف قعنبی اور جویریہ بن اسماء نے نقل کیا ہے امام مالک کے تمام دیگر شاگردوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ روایت زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (یعنی یہ مرسل روایت ہے متصل نہیں ہے)

3470 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن اُم مکتوم کی اذان نہیں سنتے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3470- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو ثقة. وهو مكرر ما قبله. وأخرجه مسلم "1092" في الصيام: باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، والنسائي 2/10 في الأذان: باب المؤذنان للمسجد الواحد، والترمذي "203" في الصلاة: باب ما جاء في الأذان بالليل، والطحاوي 1/137، والبيهقي 1/380 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. انظر ما قبله.

3471- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/74 في الصلاة: باب قدر السحور من النداء، ومن طريقه أحمد 2/64، والنسائي 2/10 في الأذان: باب المؤذنان للمسجد الواحد، والطحاوي 1/138، وأخرجه أحمد 2/107، والبخاري "7248" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق في الأذان ...، من طريق عبد العزيز بن مسلم، وأخرجه أحمد 2/73 و 79، والطحاوي 1/138 من طريق شعبة. وأخرجه عبد الرزاق "7614" عن الثوري، أربعتهم عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(متن حدیث): إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِي ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن اُمّ مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَالٌ بِلَيْلٍ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتے تھے

3472 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ، وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِكَفِّهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، فِيْهِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ عَلٰى اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لِانْتِبَاهِ النُّوَّامِ، وَرُجُوْعِ الْهُجَّدِ، عَنِ الْقِيَامِ لَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَاِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ لَهُ مُؤَذِّنَانِ، وَاَذَّنَ اَحَدُهُمَا بِلَيْلٍ لِمَا وَصَفْنَا، وَالْاٰخَرُ عِنْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا، فَاَمَّا مَنْ اَذَّنَ بِلَيْلٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، كَانَ عَلَيْهِ الْاِعَادَةُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَاِنَّهُ لَمْ يَصِحَّ اَنَّهُ اَذَّنَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَيْلٍ اِلَّا مُؤَذِّنَانِ، لَا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تاکہ سوئے ہوئے شخص کو متنبہ کرے اور نوافل ادا کرنے والا شخص واپس جائے (اور سحری کرے) صبح صادق یوں نہیں ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا بلکہ صبح صادق یوں ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرنا۔

3472– إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر "3468" وأخرجه النسائي 4/146 في الصيام: باب كيف الفجر، عن عمرو بن علي الفلاس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/386، والبخاري "7247" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد، وأبو داود "2347" في الصوم: باب وقت السحور، وابن ماجه "1696" في الصيام: باب ما جاء في تأخير السحور، من طريق يحيى بن سعيد، به.

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اس لئے اذان دے دیتا ہے تاکہ وہ سوئے ہوئے شخص کو متنبہ کر دے اور نوافل ادا کرنے والا شخص (سحری کرنے کے لئے) واپس چلا جائے۔''

اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق ہونے سے پہلے اذان اس لئے دیتے تھے تاکہ سوئے ہوئے شخص کو بیدار کر دیں اور تہجد ادا کرنے والا شخص (نوافل ختم کر کے سحری کرنے کے لئے) واپس چلا جائے۔ وہ فجر کی نماز کے لئے یہ اذان نہیں دیتے تھے۔ تو جب مسجد میں دو موذن تھے اور ان میں سے ایک شخص صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی اذان دے دیتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو دوسرا شخص صبح صادق ہونے پر فجر کی نماز کے لئے اذان دیتا تھا تو یہ بات جائز ہوگی البتہ جو شخص صبح کی نماز کے لئے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتا ہے تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ صبح کی نماز کے لئے دوبارہ اذان دے کیونکہ یہ بات مستند طور پر ثابت نہیں ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے کبھی دونوں موذنوں نے اذان دی ہو۔

ذِكْرُ حَظْرِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِى أُبِيحَ عِنْدَ الشَّرْطِ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ إِذَا كَانَ مَعَهُ شَرْطٌ ثَانٍ

اس فعل کی ممانعت کا تذکرہ جسے اس شرط کی موجودگی میں مباح قرار دیا گیا تھا جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں جبکہ اس کے ہمراہ دوسری شرط موجود ہو

3473 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ بِلَالٌ، وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ حِينَ يَرَى الْفَجْرَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابن اُمّ مکتوم رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے کچھ پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک بلال اذان نہیں دیتا''۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیا کرتے تھے جب وہ صبح صادق دیکھ لیتے تھے۔

3473– إسناده قوى على شرط البخارى . إبراهيم بن حمزة: هو ابن محمد بن مصعب الزبيرى، وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردى. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" ."406"وأخرجه ابن أبى شيبة 3/9، والدارمى 1/270، والبخارى "623" فى الأذان: باب الأذان قبل الفجر، و "1919" فى الصوم: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "لا يمنعنكم من سحوركم أذان بلال "، ومسلم "1092" فى الصيام: باب بيان أن الدخول فى الصوم يحصل بطلوع الفجر، والنسائى 2/10 فى الأذان: باب هل يؤذنان جميعًا أو فرادى، وابن خزيمة "403" و"1932"، والطحاوى 1/138، والبيهقى 1/382 و4/218 من طرق عن عبيد الله عن القاسم بن محمد، عن عائشة.وأخرجه أحمد 6/185 186 من طريق الأسود بن يزيد، عن عائشة.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمَّتِهِ اُنَيْسَةَ بِنْتِ خُبَيْبٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَذَّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا، وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَاْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا، فَاِنْ كَانَتِ الْوَاحِدَةُ مِنَّا لَيَبْقَى عَلَيْهَا الشَّيْءُ مِنْ سَحُوْرِهَا، فَتَقُوْلُ لِبِلَالٍ: اَمْهِلْ حَتّٰى اَفْرُغَ مِنْ سَحُوْرِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ خَبَرَانِ قَدْ يُوهِمَانِ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُمَا مُتَضَادَّانِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَعَلَ اللَّيْلَ بَيْنَ بِلَالٍ، وَبَيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ نَوْبًا، فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لَيَالِيَ مَعْلُوْمَةً لِيُنَبِّهَ النَّائِمَ وَيَرْجِعَ الْقَائِمُ، لَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيُؤَذِّنُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فِي تِلْكَ اللَّيَالِيَ بَعْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَاِذَا جَاءَتْ نَوْبَةُ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لَيَالِيَ مَعْلُوْمَةً كَمَا وَصَفْنَا قَبْلُ، وَيُؤَذِّنُ بِلَالٌ فِي تِلْكَ اللَّيَالِيَ بَعْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

❀❀ سیّدہ انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن اُمّ مکتوم اذان دے' تو تم لوگ کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے' تو تم کچھ کھاؤ پیو نہیں''۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: بعض اوقات ہم میں سے کسی عورت کی سحری میں سے کچھ باقی ہوتا تھا' تو وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہتی تھی ابھی آپ ٹھہر جائیں میں پہلے سحری کر کے فارغ ہو جاؤں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): یہ دونوں روایات اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہیں جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے متضاد ہیں' حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق سے پہلے اذان دینے کی باری حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ میں باری' باری رکھی تھی تو کچھ متعین راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دے دیتے تھے تاکہ سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے اور نوافل پڑھنے والا شخص (سحری کرنے کے لئے) واپس چلا جائے۔ وہ فجر کی نماز کے لئے اذان نہیں دیتے تھے اور ان راتوں میں حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لئے صبح

3474– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن أنيسة رضى الله عنها، ما روى لها غير النسائى . وأخرجه أحمد 6/433، والنسائى 2/10 11 فى الأذان: باب هل جميعًا أو فرادى، وابن خزيمة "404" وتحرف فيه "هشيم" إلى "هشام"، والطحاوى 1/138، والطبرانى فى "الكبير" /24 "482" من طريق هشيم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى "1661"، وأحمد 6/433، وابن خزيمة "405"، والطحاوى 1/138، والطبرانى "480"/24 و"481"، والبيهقى 1/382 من طريق شعبة، عن خبيب، به.

صادق ہو جانے کے بعد اذان دیا کرتے تھے اور جب حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کی باری آتی تھی تو وہ متعین راتوں میں صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتے تھے جس کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں اور ان راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق ہونے کے بعد صبح کی نماز کے لئے اذان دیا کرتے تھے اس صورت میں ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِمَنْ اَرَادَ الصِّيَامَ اَنْ يَّجْعَلَ سَحُوْرَهُ تَمْرًا

جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سحری میں کھجوریں کھائے

3475 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَدَنِىُّ، عَنِ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی بہترین سحری کھجور ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاقْتِصَارِ عَلٰى شَرْبِ الْمَاءِ لِمَنْ اَرَادَ السَّحُوْرَ

جو شخص سحری کرنے کا ارادہ کرتا ہے اسے پانی پینے پر اکتفاء کرنے کا حکم ہونا

3476 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ الْاَدَمِىُّ،

3475– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. إبراهيم بن أبي الوزير: هو ابن عمر ابن أبي الوزير، أبو إسحاق، وأخطأ الشيخ ناصر في "صحيحته" "562" فظن ابن أبي الوزير الذي جاء في "سنن البيهقي" هو إبراهيم الذي في ابن حبان، مع أن البيهقي كنى ابن أبي الوزير بأبي المطرف، وهي كنية محمد أخي إبراهيم، وجاء التصريح باسمه وكنيته في رواية أبي داوُد، والتي نفى الشيخ وجودها، ووهم الحافظ المنذري والخطيب التبريزي في عزوهما إليه . وأخرجه أبو داوُد "2345" في الصيام: باب من سمى السحور الغداء ، والبيهقي 4/236 237 من طريقين عن محمد بن أبي الوزير، عن محمد بن موسى، بهذا الإسناد . ومحمد بن أبي الوزير ثقة.وفي الباب عن جابر عند البزار "978"، وأبي نعيم في "الحلية" 3/350.

3476– إسناده حسن . إبراهيم بن راشد الأدمي، أورده المؤلف في "الثقات" 8/84 وقال: كان من جلساء يحيى بن معين، وابن أبي حاتم 2/99 وقال: كتبنا عنه ببغداد، وهو صدوق، وعمران القطان: هو عمران بن داور القطان البصري، قال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم.وأورده السيوطي في "الجامع الكبير " 2/471 ولم يعزه إلا لابن جبان . وفي الباب عن انس عند أبي يعلى "3340". وعن أبي سعيد عند أحمد 3/12 و44 ولفظه "السحور أكله بركه، فلا تدعوه ولو أن يجرع أحدكم جرعة من ماء ، فإن الله وملائكته يصلون على المتسحرين."

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِجَرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سحری کرو خواہ پانی کا ایک گھونٹ (پی لو)''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجَلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

3477 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحُوْرِ

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارے روزہ رکھنے اور اہل کتاب کے روزہ کے درمیان فرق سحری کو کھانا ہے''۔



3477- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أبو داوُد "2343" في الصوم: باب في توكيد السحور، ابن خزيمة "1940" من طريقين عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "7602"، وابن أبي شيبة 3/8، وأحمد 4/202، والدارمي 2/6، ومسلم "1096" في الصيام: باب فضل السحور وتأكيد استحبابه، والترمذي "709" في الصيام: باب ما جاء في فضل السحور، والنسائي 4/46 في الصيام: باب فضل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب، وابن خزيمة "1940"، والبغوي "1729" من طرق عن موسى بن علي، به.

بَابَ آدَابِ الصَّوْمِ

باب: روزے کے آداب کا بیان

3478 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ يَزِيْدَ، مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) (البقرة: 184)، كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُفْطِرَ اَفْطَرَ وَافْتَدٰى حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان پر فدیہ دینا لازم ہے' جو مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا''۔

تو ہم میں سے جس شخص نے روزہ نہ رکھنا ہوتا تھا وہ روزہ چھوڑ دیتا تھا اور فدیہ دے دیتا تھا' یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوگئی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَقَلَّ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اجْتِنَابُهٗ فِيْ صَوْمِهِ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر روزے کے دوران کم از کم کھانے اور پینے سے اجتناب کرنا لازم ہے

3479 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

3478- إسناده على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "4506" في التفسير: باب (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: من الآية 185)، ومسلم "1145" في الصوم: باب بيان نسخ قوله تعالى: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) بقوله: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)، وأبو داوٗد "2315" في الصوم: باب نسخ قوله: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ)، والترمذي "798" في الصوم: باب ما جاء (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ)، والنسائي 4/190 في الصوم: باب تأويل قول الله عز وجل: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ)، وفي التفسير كما في "التحفة" 4/43 عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 4/200 من طريق أبي عمرو والمستملي، عن قتيبة، به. وأخرجه الدارمي 2/15 عن عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر، به. وأخرجه ابن جرير في "جامع البيان" "2747"، والطبراني في "الكبير" "6302" والحاكم 1/423، والبيهقي 4/200 من طرق عن عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، به.

إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فَقَطْ، إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَإِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ، اَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ، فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اسْمُ عَمِّهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ الدَّوْسِيُّ، وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزے کا تعلق صرف کھانے پینے سے نہیں ہے بلکہ روزے کا تعلق لغو باتوں اور بدزبانی سے بچنے سے بھی ہے اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے یا تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تو تم یہ کہو میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) (خالد بن عبدالرحمن نامی راوی) کے چچا کا نام عبداللہ بن مغیرہ بن ابوذباب دوسی ہے اور راوی کا نام حارث بن عبدالرحمن بن مغیرہ بن ابوذباب ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصَّوْمَ إِنَّمَا يَتِمُّ بِاجْتِنَابِ الْمَحْظُورَاتِ لَا بِمُجَانَبَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ فَقَطْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روزہ اس وقت مکمل ہوتا ہے

جب آدمی ممنوعہ چیزوں سے اجتناب کرے یہ صرف کھانے پینے یا صحبت کرنے سے اجتناب کرنے (سے مکمل نہیں ہوتا)

3480 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3479– إسناده ضعيف. عم الحارث: سماه المصنف هنا وفي "الثقات" 5/304 عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، ولم يوثقه أحد غيره . وأخرجه ابن خزيمة "1996"، والبيهقي 4/270 من طريقين عن ابن وهب، والحاكم 1/430 من طريق إسْحاق الحنظلي.

3480– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد الطالقاني، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 2/452 453 و 505، والبخاري "1903" في الصوم: باب مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ في الصوم، و "6057" في الأدب: باب قول الله تعالى: (وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ) (الحج: من الآية30) ، وأبو داؤد "2362" في الصوم: باب الغيبة للصائم، والترمذي "707" في الصوم: باب ما جاء في التشديد في الغيبة للصائم، والنسائي في الصيام كما في "التحفة" 10/308، وابن ماجه "1689" في الصيام: باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، وابن خزيمة "1995"، والبيهقي 4/270، والبغوي "1746" من طرق عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة.

(متن حدیث): مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا اور جہالت کا مظاہرہ کرنا نہیں چھوڑتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّخْرِقَ الْمَرْءُ صَوْمَهٗ بِمَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ طَاعَةٌ مِنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ مَعًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس چیز کے ذریعے اپنے روزے کو پھاڑ (خراب کر) دے جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں ہوتی خواہ اس کا تعلق زبان سے ہو یا فعل سے ہو

3481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): يَقُوْلُ: رُبَّ قَائِمٍ حَظُّهٗ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ، وَرُبَّ صَائِمٍ حَظُّهٗ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کے (رات کے وقت) قیام کرنے میں صرف جاگنا نصیب ہوتا ہے (اجر و ثواب نہیں ملتا) اور کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کا روزے میں سے حصہ صرف بھوکے رہنا ہوتا ہے (انہیں اس کا اجر و ثواب نہیں ملتا)"

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلصَّائِمِ اِذَا جُهِلَ عَلَيْهِ اَنْ يَّقُوْلَ: اِنِّيْ صَائِمٌ

روزہ دار شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب اس کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو وہ یہ کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے

3482 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ

3481– إسناده حسن لغيره، أحمد بن أبان ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/32، فقال: أحمد بن أبان القرشي من ولد خالد بن أسيد من أهل البصرة يروي عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه ابن قحطبة وغيره، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه البيهقي 4/270 من طريق يحيى بن يحيى، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/373، وابن خزيمة "1997"، والقضاعي "1426"، والبغوي "1747" من طريق إسماعيل بن جعفر، وأحمد 2/441، وابن ماجه "1690" الصيام: باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، والقضاعي "1425" من طريق أسامة بن زيد، والدارمي 1/301 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، ثلاثتهم عن عمرو بن أبي عمرو، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ امْرُؤٌ صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب تم میں سے کسی شخص نے روزہ رکھا ہو' تو وہ بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے جہالت کا مظاہرہ نہ کرے' اگر کوئی شخص اس کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' تو وہ یہ کہہ دے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ الصَّائِمِ لِمَنْ جَهِلَ عَلَيْهِ: اِنِّىْ صَائِمٌ، اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّقُوْلَ بِقَلْبِهٖ دُوْنَ النُّطْقِ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص روزہ دار شخص کے خلاف

جہالت کا مظاہرہ کرتا ہے اسے روزہ دار کا یہ کہنا کہ میں روزے کی حالت میں ہوں تو یہ حکم اس حوالے سے دیا گیا ہے کہ آدمی دل میں یہ کہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ زبانی طور پر یہ کہے

3483 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ عَجْلَانَ، مَوْلَى الْمُشْمَعِلِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): لَا تَسَابَّ وَاَنْتَ صَائِمٌ، وَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ فَقُلْ: اِنِّىْ صَائِمٌ، وَاِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب تم روزہ رکھے ہوئے ہو' تو کسی کو برا نہ کہو اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے' تو تم یہ کہہ دو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور اگر تم کھڑے ہوئے ہو' تو بیٹھ جاؤ''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے اشارہ کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

3482– صحيح، فضيل بن سليمان مع كونه من رجال الشيخين فى حفظه شىء، وباقى السند رجاله ثقات على شرطهما . أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن حسين، وأبو حازم: هو سليمان الأشجعى الكوفى . وأخرجه ابن خزيمة "1992" من طريقين عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وأخرجه أيضاً "1993" من طريق عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وانظر "3416"

3483– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عجلان مولى المشمعل، فقد روى له النسائى، وقال: لا بأس به. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدى . وهو فى "صحيح ابن خزيمة " ."1994" وأخرجه أحمد 2/428، والنسائى فى الصوم من "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/253 من طريقين عن ابن أبى ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/505 من طريق ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هريرة.

3484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنْ سُبَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ، يَنْهٰى بِذٰلِكَ عَنْ مُّرَاجَعَةِ الصَّائِمِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں برا کہا جائے کہ اس نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو اسے یہ بتا دینا چاہئے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے اس بات سے منع کیا ہے کہ روزہ دار شخص (برا کہنے والے کو) جواب دے۔



3484– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن الوليد بن مسلم لم يصرح بالتحديث وهو مدلس. وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/31 عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد.

بَابُ صَوْمِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کا روزہ رکھنا

3485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ، صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَاَحَدُكُمْ جُنُبٌ، فَلَا يَصُومُ يَوْمَئِذٍ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب نماز کے لئے یعنی صبح کی نماز کے لئے اذان دی جائے اور تم میں سے کوئی ایک شخص جنابت کی حالت میں ہو تو وہ اس دن روزہ نہ رکھے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنی ہے

3486 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ

3485- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 2/314 عن عبد الرزاق، بهٰذا الإسناد. وعلقه البخاری بإثر حديث "1926"، وقال الحافظ فی "الفتح" 4/146: وصله أحمد وابن حبان من طريق معمر عن همام . وأخرجه عبد الرزاق "7399"، وابن ماجه "1702" من طريق عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عن عبد الله بن عمرو بن عبد القاری، عن أبی هريرة.

3486- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى: هو ابن سعيد القطان . وأخرجه مسلم "1109" فی الصيام: باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، والنسائی فی الصيام كما فی "التحفة" 12/341 من طرق عن يحيى القطان، بهٰذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7398"، ومن طريقه مسلم "1109"، والبيهقی 4/214- 125 عن ابن جريج، به. وأخرجه مالك 1/290 فی الصيام: باب ما جاء فی صيام الذی يصبح جنبًا فی رمضان، ومن طريقه الشافعی 1/259 260، والبخاری "1925" فی الصيام: باب الصائم يصبح جنبًا، و "1931" باب اغتسال الصائم، والطحاوی فی "مشكل الآثار " "535"، و "شرح معانی الآثار " 2/102، والبيهقی 4/214 عن سمی، عن أبی بكر بن عبد الرحمٰن، به مطولًا. وانظر "3488" و."3499"

اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا يَصُومُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُو بَكْرٍ وَّاَبُوهُ، حَتّٰى دَخَلَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ، فَكِلَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا، ثُمَّ يَصُومُ، فَانْطَلَقَ اَبُو بَكْرٍ وَّاَبُوهُ حَتّٰى اَتَيَا مَرْوَانَ، فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمَا لَمَّا انْطَلَقْتُمَا اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُمَاهُ، فَانْطَلَقَا اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: هُمَا اَعْلَمُ، اَخْبَرَنَا بِهِ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ

عبدالملک بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو وہ روزہ نہ رکھے (راوی کہتے ہیں:) ابوبکر نامی راوی اور ان کے والد گئے اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا) تو ان دونوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے لیکن آپ پھر بھی روزہ رکھ لیتے تھے۔

پھر ابوبکر نامی راوی اور ان کے والد مروان کے پاس آئے اور اسے یہ حدیث بیان کی تو وہ بولا: میں آپ دونوں کو تاکید کرتا ہوں کہ جب آپ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں تو انہیں بھی یہ بات بیان کریں پھر یہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا: وہ خواتین زیادہ علم رکھتی ہیں مجھے اس بارے میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ: يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُومُ اَرَادَ بِهِ بَعْدَ الِاغْتِسَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ راوی کا یہ کہنا کہ "آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور پھر روزہ رکھ لیتے تھے" اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ غسل کرنے کے بعد ایسا کرتے تھے

3487 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، وَاُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج

3487– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو ثقة . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/81، والترمذي "779" في الصوم: باب ما جاء في الجنب يدركه الفجر وهو يريد الصوم، من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/289 من طريق معمر، والبخاري "1926" في الصيام: باب الصائم يصبح جنباً، من طريق شعيب، كلاهما عن الزهري، به . وانظر "3498" .

مطہرات ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ صبح صادق کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ (صحبت کرنے کی وجہ سے) جنابت کی حالت میں ہوتے تھے پھر آپ غسل کر لیتے تھے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ فِعْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الشَّيْءَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ

اس ممنوعہ چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فعل کا تذکرہ

3488 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، قَالَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ: اُخْبِرْنَا عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُفْتِينَا اَنَّهُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا صِيَامَ لَهُ، فَمَا تَقُولِينَ لَهُ فِي ذٰلِكَ؟، فَقَالَتْ: لَقَدْ كَانَ بِلَالٌ يَاْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُؤْذِنُهُ لِلصَّلَاةِ وَاِنَّهُ لَجُنُبٌ، فَيَقُومُ وَيَغْتَسِلُ، وَاِنِّي لَاَرَى جَرْيَ الْمَاءِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِمًا

❀❀ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ آپ اس بارے میں کیا کہتی ہیں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آپ کو نماز کے لئے بلانے آتے تھے اور نبی اکرم ﷺ اس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے۔ پھر آپ اٹھ کر غسل کرتے تھے اور میں آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان پانی کو بہتا ہوا دیکھ رہی ہوتی تھی، لیکن پھر بھی آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ قَدْ اُبِيحَ اسْتِعْمَالُهُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ سَوَاءً كَانَ السَّبَبُ اِيقَاعًا اَوِ احْتِلَامًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس فعل پر عمل کرنے کو رمضان میں اور رمضان کے علاوہ میں مباح قرار دیا گیا ہے خواہ اس کا سبب صحبت کرنا ہو یا احتلام ہو

3489 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ عَائِشَةَ، وَاُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا:

3488- إسناده صحيح على شرطهما . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وعامر: هو الشعبي . وأخرجه النسائي في الصوم كما في "التحفة" 12/341 من طريق يحيى بن سعيد، عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي كما في "التحفة" 2/342، والطحاوي 2/104 من طرق عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي بكر بن عبد الرحمٰن، بِهٖ .

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ يَصُوْمُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں' ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (بعض اوقات) صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے جو احتلام کے علاوہ ہوتی تھی' لیکن پھر بھی آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ یہ ممنوعہ فعل کرنا مباح ہے

3490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبِيْتُ جُنُبًا، فَيَاْتِيْهِ بِلَالٌ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَيَقُوْمُ فَيَغْتَسِلُ، فَاَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْحَدِرُ مِنْ جِلْدِهِ وَرَاْسِهِ، ثُمَّ اَسْمَعُ قِرَائَتَهُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِمًا قَالَ مُطَرِّفٌ: فَقُلْتُ لَهُ اَفِي رَمَضَانَ؟، قَالَ: سَوَاءٌ عَلَيْهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جنابت کی حالت میں رات بسر کرتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لئے بلانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر غسل کر لیتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد اور سر پر پانی کے پھسلنے کا منظر دیکھ رہی ہوتی تھی اور پھر میں فجر کی نماز میں آپ کی تلاوت بھی سن لیتی تھی اور آپ روزے کی حالت میں ہوتے تھے۔

مطرف نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا یہ رمضان میں ہوتا تھا انہوں نے جواب دیا: اس کا حکم برابر ہے (خواہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ ہو حکم یہی ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3489- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/289- 290 في الصيام، باب: ما جاء في صيام الذي يصبح جنباً في رمضان . ومن طريق مالك أخرجه مسلم "1109" "78" في الصيام: باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، وأبو داوُد "2388" في الصوم: باب فيمن أصبح جنباً في شهر رمضان، والنسائي في الصيام من "الكبرى" كما في "التحفة" 12/341، والطحاوي 2/105، والطبراني في الكبير" /23 "588"، والبيهقي 4/214 .

3490- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم السامي فقد روى له النسائي، وهو ثقة . مطرف: هو ابن طريف، وعامر: هو ابن شراحيل الشعبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/80، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة12/314" وابن ماجه "1703" في الصيام: باب ما جاء في الرجل يصبح جنباً وهو يريد الصيام، من طريقين عن مطرق، بهذا الإسناد .

3491 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبِيتُ جُنُبًا، فَيَاْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَيَقُومُ فَيَغْتَسِلُ، فَرَاَيْتُ تَحَدُّرَ الْمَاءِ مِنْ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَظَلُّ يَوْمَهُ صَائِمًا قَالَ مُطَرِّفٌ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟، قَالَ: شَهْرُ رَمَضَانَ وَغَيْرُهُ سَوَاءٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جنابت کی حالت میں رات بسر کرتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو فجر کی نماز کے لئے بلانے آتے' تو آپ اٹھ کر غسل کرتے تھے میں آپ کے بالوں سے پانی کے پھسلنے کا منظر دیکھ رہی ہوتی تھی' لیکن آپ اس دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

مطرف نامی راوی کہتے ہیں: میں نے امام شعبی سے دریافت کیا: کیا رمضان کے مہینے میں ایسا ہوتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اس بارے میں رمضان کا مہینہ اور دوسرے مہینے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اِبَاحَةَ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ لَمْ يَكُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْصُوصًا بِهِ دُونَ اُمَّتِهِ، وَاِنَّمَا هِيَ اِبَاحَةٌ لَهُ وَلَهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ممنوعہ فعل مباح ہے

اور یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کہ یہ آپ کی امت کے لیے نہ ہو بلکہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے امتیوں کے لیے (بھی) مباح ہے

3492 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِي يُونُسَ، مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يُدْرِكُنِي الصُّبْحُ وَاَنَا جُنُبٌ، اَفَاَصُومُ يَوْمِي ذٰلِكَ؟، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رُبَّمَا اَدْرَكَنِيَ الصُّبْحُ وَاَنَا جُنُبٌ،

3491- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد الأشج، وأسباط: هو ابن محمد بن عبد الرحمٰن القرشي . وهو مكرر ما قبله .

3492- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن وهب بن أبي كريمة، فقد روى له النسائي وقال عنه: لا بأس به . وقال مرة: صالح، وقال غيره: صدوق، ووثقه المؤلف . وأخرجه مالك 1/289 في الصيام: باب ما جاء في صيام الذي يصبح جنباً في رمضان، ومن طريقه أحمد 6/67 و156 و245، الشافعي 1/258، وأبو داوٗد "2389" في الصيام: باب فيمن أصبح جنباً في شهر رمضان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/106، و"مشكل الآثار" "540"، والبيهقي 4/213 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بن حزم الأنصاري، بهذا الإسناد . وانظر "3495" و "3501" .

فَاَقُومُ وَاَغْتَسِلُ، وَاُصَلِّي الصُّبْحَ، وَاَصُومُ يَوْمِي ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا، اِنَّكَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرْجُو اَنْ اَكُونَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرْجُو دَلِيلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ رَجَاءِ الْاِنْسَانِ فِي الشَّيْءِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيهِ بِالْقَوْلِ، وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْاِيمَانِ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ فِي اَوَّلِ الْكِتَابِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض اوقات میں صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں تو کیا میں اس دن روزہ رکھ لوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بعض اوقات میں بھی صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں لیکن میں اٹھ کر غسل کر لیتا ہوں اور صبح کی نماز ادا کرتا ہوں اور اس دن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اس شخص نے عرض کی آپ ہماری مانند نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس چیز کے بارے میں جانتا ہوں جس کے ذریعے پرہیزگاری اختیار کی جاسکتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "مجھے یہ اُمید ہے" اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آدمی کسی ایسی چیز کے بارے میں لفظی طور پر امید کا اظہار کر سکتا ہے جس کے جس کے بارے میں اسے شک نہ ہو۔ اس میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ قسم میں اس طریقے سے استثنیٰ کرنا مباح ہے جس کا ہم نے کتاب کے آغاز میں ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَوْمِ الْمَرْءِ اِذَا اَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ

آدمی کا روزہ رکھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ جنابت کی حالت میں صبح کرے

3493 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا عَنْ طَرُوقَةٍ، ثُمَّ يَصُومُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ اَبُو طُوَالَةَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، ثِقَةٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرنے کی وجہ سے جنابت کی حالت میں صبح صادق

3493- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه النسائي في الصوم من "السنن الكبرى " /1 ورقة 368، وكما في "التحفة" 2/353 عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، ولفظه "كان يصبح جنباً من غير طروقة ثم يصوم" والصواب رواية المؤلف .

کرتے تھے پھر آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی معمر بن حزم ابوطوالہ ہے، جو اہل مدینہ سے تعلق رکھتا ہے اور ثقہ ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَصْبَحَ أَنْ يَّصُوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

جنبی شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ صبح کرے تو اس دن روزہ رکھ سکتا ہے

3494 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ طَرُوْقَةٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرنے کی وجہ سے صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے پھر بھی آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ صَوْمِ الْمَرْءِ إِذَا أَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

آدمی کے روزہ رکھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب وہ ایسی حالت میں صبح کرے کہ وہ جنبی ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے

3495 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاجَكٍ الْعَابِدُ، بِهَرَاةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، أَنَّ أَبَا يُوْنُسَ، مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ، وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُوْمُ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُوْمُ، فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے سے یہ بات سن رہی تھیں اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض اوقات مجھے (فجر کی)

3494– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

3495– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "3492" .وأخرجه مسلم "1110" في الصيام: باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، والنسائي في الصوم والتفسير كما في "التحفة" 12/381، وابن خزيمة "2014"، والبيهقي 4/214 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد . وانظر "3501" .

نماز کا وقت ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ میں جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں' تو کیا میں اس دن روزہ رکھ لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات نماز مجھے بھی ایسی حالت میں پاتی ہے کہ میں جنبی ہوتا ہوں' تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ہماری مانند نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس چیز کے بارے میں جانتا ہوں جو پرہیزگاری ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ اَنْ يَّكُوْنَ اغْتِسَالُهُ مِنْ جَنَابَتِهِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَمِنْ نِيَّتِهِ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَئِذٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے کہ اس کا غسل جنابت کرنا صبح صادق کے بعد ہو جبکہ اس نے اس دن روزہ رکھنے کی نیت کی ہو

3496 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ، وَاُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' یہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات صبح صادق کے وقت اپنی بیوی (کے ساتھ صحبت کرنے کی وجہ سے) جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' لیکن پھر بھی آپ غسل کر کے روزہ رکھ لیتے تھے۔

3497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ (بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ صبح صادق کے وقت احتلام

3496– إسناد صحيح، وهو مكرر "3487" .

3497– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/80، والنسائي في الصيام كما في "التحفة" 13/22، وابن خزيمة "2013"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "536"، والطبراني 23/ "596" من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .

کے بغیر جنابت کی حالت میں ہوتے تھے لیکن پھر بھی آپ اس دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے

3498 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے۔ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کی وجہ سے جنابت کی حالت میں ہوتے تھے اور پھر آپ روزہ رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور اپنے والد کے حوالے سے ان دونوں خواتین سے سنی ہے

3499 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3498- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطحاوي 2/105 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7397"، والدارمي 2/13، والطحاوي 2/104- 105 من طريق ابن جريج، عن ابن شهاب، به . وأخرجه الطحاوي 2/103 من طريق شعبة، عن الحكم، عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، به . وانظر "3487" .

3499- صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7396" . وانظر "3486" عند المؤلف .

(متن حدیث): مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا فَلَا صَوْمَ لَهُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِي، فَدَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلْنَاهُمَا، فَاَخْبَرَتَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ، فَدَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِهِمَا وَبِقَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمَا اِلَّا ذَهَبْتُمَا اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ فَاَخْبَرْتُمَاهُ، فَلَقِيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّ الْاَمِيْرَ عَزَمَ عَلَيْنَا فِيْ اَمْرٍ نَذْكُرُهُ لَكَ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟، فَحَدَّثَهُ اَبِي، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَهُوَ اَعْلَمُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَجَعَلَ الْحَدِيْثَ اِلٰى غَيْرِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح صادق کے وقت جنبی ہو اس کا رزوہ نہیں ہوتا۔

(راوی کہتے ہیں) میں اور میرے والد روانہ ہوئے ہم سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں۔ ہم نے ان دونوں سے اس بارے میں دریافت کیا: تو ان دونوں نے یہی بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے لیکن وہ احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتا تھا پھر آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں) پھر ہم لوگ مروان بن حکم کے پاس گئے اور اسے ان دونوں خواتین کے بیان کے بارے میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں بتایا' تو مروان نے کہا: میں آپ دونوں کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں اور انہیں اس بارے میں بتائیں راوی کہتے ہیں: پھر ہماری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ وہ اس وقت مسجد کے دروازے کے پاس موجود تھے۔ ہم نے ان سے کہا: گورنر صاحب نے ہمیں تاکید کی ہے کہ ہم آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کریں۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے' تو میرے والد نے انہیں پورا واقعہ بیان کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور وہ بولے: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے' تو مجھے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ بہرحال وہ زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حدیث کا مفہوم غلط مراد لیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث منفرد ہیں

3500 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ اَخِي اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا، ثُمَّ يَصُوْمُ، فَرَدَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فُتْيَاهُ

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عامر بن ابوامیہ بیان کرتے ہیں سیّدہ اُمّ سلمہ نے انہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے۔ پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں) تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان صاحب کے بیان کو مسترد کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِبَاحَةَ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ دُوْنَ اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فعل مباح ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں ہے' کہ آپ کی امت کے لیے نہ ہو

3501 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُدْرِكُنِي الصُّبْحُ وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَصُوْمُ يَوْمِي ذٰلِكَ؟، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: رُبَّمَا اَدْرَكَنِي الصُّبْحُ وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَقُوْمُ، وَاَغْتَسِلُ، وَاُصَلِّي الصُّبْحَ، وَاَصُوْمُ يَوْمِي ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا، اِنَّكَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ: اِنِّي اَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِي

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض اوقات صبح کے وقت میں جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں' تو کیا میں اس دن میں روزہ رکھ لوں (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں)' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا بعض اوقات میں بھی صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں پھر میں اٹھ کر غسل کرتا ہوں صبح کی نماز ادا کرتا ہوں اور اس دن روزہ رکھ لیتا ہوں اس شخص نے عرض کی: آپ ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس چیز کے بارے میں علم رکھتا ہوں جو پرہیزگاری ہو۔

3500- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه الطيالسي "1606"، وأحمد 6/306 و310-311، والطحاوي 2/105، والطبراني 23/ "669" و"670" و"672" من طريق شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/304 و311، والطحاوي 2/105، والطبراني 23/ "671" من طرق عن قتادة، به . وأخرج ابن أبي شيبة 3/81 -82،

3501- إسناده صحيح، هو مكرر "3492"، وانظر "3495" .

بَابُ الْإِفْطَارِ وَتَعْجِيلِهِ

باب: افطاری کرنے کا بیان اور جلدی افطاری کرنا

3502 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطار جلدی کرتے رہیں گے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا يُسْتَحَبُّ لِلصُّوَّامِ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے روزہ داروں کے لیے جلدی افطاری کرنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے

3503 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ السِّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3502- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو حازم: هو سلمة بن دينار . وهو في "الموطأ" 1/288 في الصيام: باب ما جاء في تعجيل الفطر . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/277، وأحمد 5/337 و339، والبخاري "1957" في الصوم: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، والترمذي "699" في الصوم: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، والطبراني "5768"، والبيهقي 4/237 والبغوي "1730" . وأخرجه أحمد 5/331، والطبراني "5981" و"5995" من طرق عن أبي حازم، بِهِ .

3503- إسناده حسن . المحاربي: هو عبد الرحمٰن بن محمد بن زياد، ومحمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي . وأخرجه ابن خزيمة "2060" عن محمد بن إسماعيل الأحمسي، بهذا الاسناد . وأخرجه أحمد 2/450، وابن أبي شيبة 3/11، وأبو داوُد "2353" في الصوم: باب ما يستحب من تعجيل الفطر، والحاكم 1/431، والبيهقي 4/237، من طرق عن محمد بن عمرو، بـه، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي . وأخرجه بن ماجه "1698" في الصيام: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، عن ابن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة بلفظ حديث سهل بن سعد المتقدم .

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ افطاری جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے تاخیر سے کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلصُّوَّامِ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

روزہ دار افراد کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے ہی افطاری کرلیں

3504 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ صَلّٰى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَلَوْ عَلٰى شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افطاری سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا خواہ آپ پانی کا ایک گھونٹ لے کر (افطاری کرلیں)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُومُ التَّعْجِيلِ لِلْإِفْطَارِ، وَلَوْ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ جلدی افطاری کرلے خواہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے ہی کرلے

3505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَلَوْ عَلٰى شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افطاری سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا خواہ آپ (افطاری میں) پانی کا ایک گھونٹ لیں۔

3504- إسناده صحيح على شرط الشيخين . زائدة: هو ابن قدامة الثقفي، وهو في "مسند أبي يعلى " "3792" . وأخرجه ابن خزيمة "2063"، والبزار "984"، والحاكم 1/432، والبيهقي 4/239، من طريقين عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أنس . قال البزار: لا نعلمه بهذا اللفظ إلا بهذا الإسناد . وتضعيف الشيخ ناصر لسند ابن خزيمة بالقاسم بن غصن فيه نظر، لأنه قد تابعه عليه عنده شعيب بن إسحاق، فهو عنده من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة . وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/155 وقال: رواه أبو يعلى والبزار والطبراني في "الأوسط"، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح .

3505- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله .

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ بِالنَّاسِ مَا دَامُوا يُعَجِّلُوْنَ الْفِطْرَ

لوگوں کے لیے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ جب تک وہ جلدی افطاری کرتے رہیں گے

3506 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے جب تک افطاری جلدی کرتے رہیں گے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَحَبِّ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ كَانَ اَعْجَلَ اِفْطَارًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پسندیدہ ترین بندے وہ ہیں جو جلدی افطاری کر لیتے ہیں

3507 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَحَبُّ عِبَادِي اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيْلَ، اسْمُهٗ يَحْيٰى، وَقُرَّةُ لَقَبٌ، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں میں میرے سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو جلدی افطاری کر لیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): قرہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیوئیل ہے۔ اس کا نام یحییٰ ہے اور قرہ اس کا لقب ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والا ثقہ راوی ہے۔

3506– إسناده حسن، وقد تقدم برقم "3502" . ابن أبي حازم: هو عبد العزيز . وأخرجه بن ماجه "1697" في الصوم: باب ماجاء في تعجيل الإفطار، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "10998" في الصوم: باب ماجاء في تعجيل الإفطار، وابن خزيمة "2059"، والطبراني "5880"، والبيهقي 4/237 من طرق عن ابن أبي حازم، بِهِ .

3507– فيه علتان: عنعنة الوليد–وهو ابن مسلم–، وضعف قرة بن عبد الرحمٰن، لكن يتقوى بأحاديث الباب . وأخرجه الترمذي "700" في الصوم: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ومن طريقه البغوي "1733" عن إسحاق بن موسى الأنصاري، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن غريب . وأخرجه أحمد 2/329، والترمذي "701"، والبيهقي 4/237، والبغوي "1732" من طرق عن الأوزاعي، بِهِ .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلصَّائِمِ التَّعْجِيلُ لِلْإِفْطَارِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ أَمَرَ بِتَأْخِيرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ روزہ دار شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ جلدی افطاری کر لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے تاخیر سے (افطاری کرنے کا) حکم دیا ہے

3508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ الْغَنِيُّ جَلَّ وَعَلَا: اَحَبُّ عِبَادِي اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غنی (یعنی اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: میرے بندوں میں میرے سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو جلدی افطاری کریں''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُحِبُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْجِيلَ الْإِفْطَارِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی افطاری کرنے کو پسند کرتے تھے

3509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ جلد افطاری کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے تاخیر سے کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ مُرَاعَاةَ الْاَوْقَاتِ لِاَدَاءِ الطَّاعَاتِ بِالْحِيَلِ وَالْاَسْبَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے حیلوں اور اسباب کے ذریعے نیکیوں کی ادائیگی میں وقت کا خیال رکھنے کو باطل قرار دیا ہے

3510 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

3508- هو مكرر ما قبله .

3509- إسناده حسن، وهو مكرر "3503" .

مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَزَالُ اُمَّتِي عَلٰى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ صَائِمًا اَمَرَ رَجُلًا فَاَوْفٰى عَلٰى شَيْءٍ*، فَاِذَا قَالَ: غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت اس وقت تک میری سنت پر گامزن رہے گی جب تک وہ افطاری کے لئے ستاروں (کے نکلنے) کا انتظار نہیں کریں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا' تو آپ کسی شخص کو یہ ہدایت کرتے تھے وہ کسی بلند چیز پر چڑھ کر دیکھتا تھا جب وہ یہ بتا دیتا کہ سورج غروب ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ التَّكَلُّفَ لِاِفْطَارِهِ اِذَا كَانَ صَائِمًا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ افطاری میں اہتمام کرے جبکہ اس نے روزہ رکھا ہوا ہو

3511 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3510– إسناده صحيح، محمد بن أبي صفوان الثقفي: هو محمد بن عثمان بن أبي صفوان، روى له أبو داوُد والنسائي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، سفيان: هو الثوري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2061"، وقال: هكذا حدثنا به ابن أبي صفوان، وأهاب أن يكون الكلام الأخير عن غير سهل بن سعد، لعله من كلام الثوري أو من قول أبي حازم، فأدرج في الحديث. وأخرجه الحاكم 1/434 من طريق عبد الله الأهوازي، عن محمد بن أبي صفوان بهذا الإسناد. وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا السياقة، إنما خرجا بهذا الإسناد للثوري "لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر" فقط، ووافقه الذهبي. قلت: وهذه الرواية التي ذكرها الحاكم أخرجها عبد الرزاق "7592"، وأحمد 5/331 و 334و 336، وابن أبي شيبة 3/13، والدارمي 2/7، ومسلم "1098" في الصوم: باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستجاب تأخيره وتعجيل الفطر، والترمذي "699" في الصوم: باب ما جاء في تعجيل الإفطار، وابن خزيمة "2059"، والطبراني "5962"، وأبو نعيم في "الحلية" 7/136 من طريق سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وانظر "3502" و"3506".

3511– إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه مسلم "1101" "54" في الصوم: باب بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5297" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومن طريقه البغوي "1734" عن علي بن عبد الله، عن جرير بن عبد الحميد، به. وأخرجه أحمد 4/380 و 382، وابن أبي شيبة 3/11–12، والبخاري "1956" في الصيام: باب يفطر بما تيسر من الماء أو غيره، و "1958" باب تعجيل الإفطار، ومسلم "1101" في الصوم: باب بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، وأبو داوُد "2352" في الصوم: وقت فطر الصائم، والبيهقي 4/216 من طرق عن أبي إسحاق الشيباني، به. وقد جاء التصريح باسم الصحابي في رواية أبي داوُد وهو بلال. قوله "فاجدح لنا" الجدح: هو أن يخاض السويق بالماء، ويحرك حتى يستوي، والمجدوح: العود الذي تخاض به الأشربه لترق وتستوي.

جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ وَهُوَ صَائِمٌ اِذْ قَالَ لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ: انْزِلْ فَاجْدَحْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ اَمْسَيْتَ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، - يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ -

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے فرمایا: تم سواری سے نیچے اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی آپ شام ہو لینے دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔ راوی کہتے ہیں: وہ صاحب اترے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ستو گھول دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پی لیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اس طرف سے آ جائے' تو روزہ دار شخص افطاری کر لے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ مشرق کی طرف سے آئے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يَحِلُّ فِيهِ الْإِفْطَارُ لِلصُّوَّامِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں روزہ دار افراد کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے

3512 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفَى، يَقُولُ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

اجْدَحْ: خَوِّضِ السَّوِيقَ، قَالَهُ اَبُو حَاتِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے ایک صاحب سے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی سورج (غروب نہیں ہوا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو۔ وہ صاحب نیچے اترے اور انہوں نے ستو گھول دیئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پی لیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اس طرف سے آ گئی ہے اور دن کو دیکھو کہ وہ اس طرف سے چلا گیا ہے' تو روزہ دار شخص افطاری کر لے''۔

اس روایت کے متن میں شامل ہونے والے لفظ اجدح سے مراد ستوؤں کو بھگونا ہے۔ یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

3512- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينه. وأخرجه الحميدى "714"، عن عبد الرزاق "7594"، وأحمد 4/381، والبخارى "1941" فى الصوم: باب الصوم فى السفر والإفطار، والنسائى فى الصوم كما فى "التحفة" 4/282 من طرق عن سفيان بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَيْنَ الشَّمْسِ إِذَا سَقَطَتْ حَلَّ لِلصَّائِمِ الْإِفْطَارُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جب سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے

3513 - (سندِحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رات آجائے اور دن رخصت ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے' تو روزہ دار شخص افطاری کرے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلصَّائِمِ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ

اس چیز کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے ذریعے افطاری کرنا مستحب ہے

3514 - (سندِحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا يَجِدُ فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ

3513– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عاصم بن عمر: هو أخو عبد الله بن عمر، ولد في أيام النبوة، وكان من أحسن الناس خلقاً، وكان نبلاء الرجال ديناً خيراً صالحا، وكان بليغاً فصيحاً شاعراً، جدُّ الخليفة عمر بن عبد العزيز لأمه، مات سنة 70هـ . وأخرجه مسلم "1100" في الصوم: باب وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، والترمذي كما في "التحفة" 8/34 "ولم يرد في المطبوع منه "، وابن خزيمة "2058" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7595"، والحميدي "20"، وأحمد 1/35 و48 و54، وابن أبي شيبة 3/11، والدارمي 2/7، البخاري "1954" في الصوم: باب متى يحل فطر الصائم، ومسلم "1100"، وأبو داؤد "2351" في الصوم: باب وقت فطر الصائم، والترمذي "698" في الصوم: باب وقت انقضاء الصوم وخروج النهار، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/34، وأبو يعلى ""240"، وابن خزيمة "2058"، وابن الجارود "393"، والبيهقي 4/216 و 237 238، البغوي في "شرح السنة" "1735"، وفي "التفسير" من طرق عن هشام بن عروة، به .

3514– رجاله ثقات رجال الصحيح، لكنه منقطع بين حفصة بنت سيرين وبين سلمان بن عامر، والواسطة هي الرباب كما في الإسناد الآتي .وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 4/25 عن إبراهيم بن يعقوب، عن سعيد بن عامر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/18–19 و 215، النسائي في "الكبرى"، والطبراني في "الكبير" "6197" من طرق عن شعبة، عن عاصم الأحول، عن حفصة، به .

❀❀ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کو کھجور ملے وہ اس کے ذریعے افطاری کرے اور جسے وہ نہ ملے وہ پانی کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُوْنَ اِفْطَارُهُ عَلَى التَّمْرِ أَوْ عَلَى الْمَاءِ عِنْدَ عَدَمِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ کھجور کے ذریعے افطاری کرے اگر کھجور نہ ہو تو پانی کے ذریعے کرے

3515 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَحْسُ حَسْوَةً مِنْ مَاءٍ

❀❀ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص افطاری کرے' تو اسے کھجور سے افطاری کرنی چاہیے' اگر وہ نہیں ملتی' تو پانی کا گھونٹ بھر لینا چاہیے''۔

3515– رجاله ثقات رجال الصحيح غير الرباب وهي أم الرائح بنت صليع فإنه لم يوثقها غير المؤلف، وليس لها إلا هذا الحديث، وماروى عنها غير حفصة بنت سيرين .وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7586"، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/18، والطبراني "6192" .وأخرجه أحمد 4/17و 213، والنسائي في الصوم كما في "التحفة" 4/25، من طرق عن هشام بن حسان، عن حفصة، الرباب، عن سلمان .وأخرجه عبد الرزاق "7587"، وعلي بن الجعد "2244"، والطيالسي "1181"، والحميدي "823"، وأحمد 4/17و 18و 18–19و 214، وابن أبي شيبة 3/107–108، والدارمي 2/7، وأبو داوُد "2355" في الصوم: باب ما يفطر عليه، والترمذي "658" في الزكاة: باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، و "695" في الصوم: باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجه "1699" في الصيام: باب ما جاء على ما يستحب الفطر، وابن خزيمة "2067"، والطبراني "6193" و "6194"و "6195" و"6196"، والحاكم 1/431–432، والبيهقي 4/238 و239، والبغوي "1684" و"1743" من طرق عن عاصم الأحول، عن حفصة، عن الرباب، عن سلمان . قال الترمذي: حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي، وصححه ابن خزيمة، ونقل الحافظ في "التلخيص" 2/198 تصحيحه عن ابن أبي حاتم الرازي .وفي الباب عن أنس بن مالك قال: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر على رطبات قبل أن يصلي، فإن لم يكن رطبات، فتمرات فإن لم يكن تمرات حسا حسوات من ماء " أخرجه أحمد 3/164، أبو داوُد "2356"، والترمذي "696"، والدارقطني 2/185، والحاكم 1/432، والبيهقي 4/239 كلهم من طريق عبد الرزاق عن جعفر بن سليمان، عن ثابت البناني، عن أنس، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وقال الدارقطني: إسناده صحيح، قال الترمذي: حسن غريب .

بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ

باب: روزے کی قضا کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُؤَخِّرَ قَضَاءَ صَوْمِهَا الْفَرْضِ اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَ شَعْبَانُ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے فرض روزے کی قضاء کو اتنا موخر کر دے کہ اگلا شعبان آ جائے

3516 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَقْدِرْ اَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَاْتِيَ شَعْبَانُ، مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ مَا كَانَ يَصُوْمُهُ فِيْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُوْمُهُ اِلَّا قَلِيْلًا، بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک نے روزے چھوڑے ہوتے تھے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کی قضا نہیں کر پاتی تھیں یہاں تک شعبان کا مہینہ آ جاتا تھا اس کی

3516- إسناده حسن، يعقوب بن حميد: صدوق ربما وهم، وقد توبع عليه، وعبد العزيز بن محمد وهو الدراوردي- احتج بـه مسلم، وروى له البخاري مقروناً، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم "1146" "152" في الصوم: باب قضاء رمضان في شعبان، عن محمد بن أبي عمر المكي، عن الدراوردي، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 4/150- 151 في الصوم: باب الاختلاف على محمد بن إبراهيم فيه، وابن الجارود "400" من طريقين عن نافع بن يزيد، عن ابن الهاد، بِهِ .وأخرجه دون قولها: "ما كان صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ . . ." مالك 1/308 في الصيام: باب جامع قضاء الصيام، وعبد الرزاق "7676" و"7677"، وابن أبي شيبة 3/98، والبخاري "1950" في الصوم: باب متى يقضي رمضان، ومسلم "1146"، وأبو داوُد "2399" في الصوم: باب تأخير قضاء رمضان، والنسائي 4/191 في الصيام: باب وضع الصيام عن الحائض، وابن خزيمة "2046" و"2047" و"2048"، والبيهقي 4/252، البغوي "1770" من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن أبي سلمة، بِهِ .وأخرجه كذلك الطيالسي "1509"، وابن شيبة 3/98، وأحمد 6/124 و131و 179، والترمذي "783" في الصوم: باب ما جاء في تأخير قضاء رمضان، وابن خزيمة "2049" و"2050" و "2051" من طرق عن إسماعيل السدي، عن عبد الله البهي، عن عائشة . وانظر "3580" و"3637" و"3648" .

وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کسی اور مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے۔ آپ اس کے صرف چند دنوں میں روزے نہیں رکھتے تھے باقی پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَضَاءِ لِمَنْ نَوٰى صِيَامَ التَّطَوُّعِ، ثُمَّ اَفْطَرَ

جو شخص نفلی روزے کی نیت کرتا ہے اور پھر اس کو توڑ دیتا ہے اسے قضاء کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَمْلَاهُ عَلَيْنَا، حَدَّثَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ، صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ، فَاُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ، فَاَفْطَرْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُوْمَا مَكَانَهُ يَوْمًا اٰخَرَ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور حفصہ نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا۔ ہمیں تحفے کے طور پر کھانا بھیجا گیا' تو ہم نے روزہ ختم کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھ لینا''۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَى الْمُسْتَقِيْءِ عَامِدًا مَعَ نَفْيِ اِيْجَابِهٖ عَلٰى مَنْ ذَرَعَهٗ ذٰلِكَ بِغَيْرِ قَصْدِهٖ

جان بوجھ کر قے کرنے والے شخص پر (روزے کی) قضاء کے لازم ہونے کا تذکرہ اور جس شخص کو جان بوجھ کر کیے بغیر خود بخود قے آجائے اس پر قضاء کے واجب ہونے کی نفی کا تذکرہ

3517– إسناد صحيح على شرط مسلم، حرملة: هو ابن يحيى، من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، ابن وهب: هو عبد الله، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري .وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/427، والطحاوي 2/109 من طريق أحمد بن عيسى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/109 من طريق أحمد بن عبد الرحمن، عن ابن وهب، به .وقال النسائي: هذا خطأ– يعني أن الصواب حديث يحيى بن سعيد، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة .قلت: هذه الرواية أخرجها أحمد 6/263، والترمذي "735" في الصوم: باب ما جاء في إيجاب القضاء عليه، من طريق جعفر بن برقان، والطحاوي 2/108 من طريق عبد الله بن عمر العمري، كلاهما عن الزهري، عن عروة، عن عائشة . وقال الترمذي: ورواه مالك بن أنس ومعمر وعبيد الله بن عمر وزياد بن سعد وغير واحد من الحفاظ عن الزهري عن عائشة مرسلا، ولم يذكروا فيه " عن عروة"، وهذا أصح .قلت: رواية مالك في "الموطأ" 1/306 في الصوم: باب قضاء التطوع، ومن طريقه أخرجه الطحاوي 2/108 .ورواية معمر عند عبد الرزاق "7790" .وفي "مصنف عبد الرزاق " "7791" عن ابن جريج قال: قلت لابن شهاب: أحدثك عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه سلم قال: "من أفطر في تطوع فليقضه"؟ قال: لم أسمع من عروة في ذلك شيئاً، ولكن حدثني في خلافة سليمان إنسان عن بعض من كان يسأل عائشة عن هذا الحديث . . .وأخرجه الترمذي بإثر الحديث "735" والطحاوي 2/ 109 من طريقين عن روح بن عبادة، عن ابن جريد . . .وأخرجه أبو داوُد "2457" في الصوم: باب من رأى عليه القضاء، من طريق زميل مولى عروة، عن عروة، عن عائشة .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/29

3518 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا عَمِّي اَبُو وَهْبِ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ، فَلْيَقْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو خود بخود قے آجائے اور اس نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی' لیکن جو شخص جان بوجھ کر قے کر دے وہ قضا کرے گا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِيجَابِ الْقَضَاءِ عَنِ الْآكِلِ وَالشَّارِبِ فِي صَوْمِهِ غَيْرَ ذَاكِرٍ لِمَا يَاْتِي مِنْهُ

روزے کے دوران بھول کر کھانے پینے والے شخص پر قضاء لازم ہونے کی نفی کا تذکرہ

3519 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ

3518- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال السيخين غير الوليد بن عبد الملك، فقد أورده المؤلف في "الثقات" 9/227، وقال: يروى عن ابن عيينة وعيسى بن يونس وأهل الجزيرة، حدثنا عنه ابن أخيه أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بدر بحران وغيره من شيوخنا، مستقيم الحديث إذا روى عن الثقات . وقال أبو حاتم: صدوق .وأخرجه أحمد 2/498، والدارمي 2/14، والبخارى في "التاريخ الكبير " 1/91-92 وأبو داوُد "2380" في الصوم: باب الصائم يستقيء عامداً، والترمذى "720" في الصوم: باب ما جاء فيمن استقاء عمداً، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/354، وابن ماجه "1676"، في الصيام: باب ما جاء في الصائم يقيء وابن خزيمة "1960" و"1961"، والطحاوى 2/97، والدارقطني 2/184، والحاكم 1/426- 427، البيهقي 4/219، والبغوى "1755" من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي، وهو كما قالا .وقال أبو داوُد بإثر حديث "2380": رواه أيضاً حفص بن غياث عن هشام مثله . وهذه الرواية وصلها ابن ماجه "1676"، وابن خزيمة "1961"، والحاكم 1/426، والبيهقي 4/219

3519- إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وهشام: هو ابن حسان الردوسي، ووهم الحافظ في "الفتح" 4/156 فقال: هو الدستوائي، ورده عليه القسطلاني في "شرحه" 3/272 فقال: هو القردوسي كما صرح به مسلم في "صحيحه" لا الدستواءى، وإن قاله لحافظ ابن حجر، ومحمد هو ابن سيرين .وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/354 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/425 و 491 و 513- 514، والدارمي 2/13، والبخارى "1933" في الصوم: باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسياً، ومسلم "1155" في الصوم: باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر، وأبو داوُد "2398" في الصوم: باب من أكل ناسياً، وابن خزيمة "1989"، والدارقطني 2/178، والبيهقي 4/229، والبغوى "1754" من طرق عن هشام بن حسان، به .وأخرجه عبد الرزاق "7372"، وأحمد 2/180 و 513 و514، والترمذى "721" في الصوم: باب ما جاء في الصائم يأكل أو يشرب ناسياً، والدارقطني 2/178- 179و 180، والبيهقي 4/229 من طرق عن محمد بن سيرين،به .وأخرجه أحمد 2/395، والبخارى "6669" في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسياً في الأيمان، والترمذى "722"، وبن ماجه "1673" في الصيام: باب فيما جاء فيمن أفطر ناسياً، والدارقطني 2/180، والبيهقي 4/229 من طريقين عن عوف الأعرابي، عن خلاس بن عمرو وابن سيرين، عن أبي هريرة .وأخرجه ابن الجاود "389"

يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا وَشَرِبَ نَاسِيًا، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب روزہ دار شخص بھول کر کچھ کھالے یا بھول کر کچھ پی لے' تو اسے اپنا روزہ مکمل کرنا چاہئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے''۔

3520 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب روزہ دار شخص بھول کر کچھ کھالے' تو اسے اپنا روزہ مکمل کرنا چاہئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقَضَاءِ وَالْكَفَّارَةِ عَلَى الْاٰكِلِ الصَّائِمِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا

رمضان کے مہینے میں بھول کر کھانے والے روزہ دار پر قضاء اور کفارے کی نفی کا تذکرہ

3521 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوْقٍ الْبَاهِلِىُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَفْطَرَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ، وَلَا كَفَّارَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے مہینے میں بھول کر کچھ کھالے' تو اس پر قضا لازم نہیں ہوگی اور کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا''۔

3520- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك، وهو مكرر ما قبله .

3521- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وهو ابن عَلقمه الليثيّ، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1990" عن إبراهيم ومحمد ابني محمد بن مرزوق الباهليين، بِهِ . محمد بن محمد بن مرزوق أخرج له مسلم الترمذي وابن ماجه، وقال الحافظ في "التقريب": وأخرجه الدارقطني 2/178 عن محمد بن محمود السراج، عن محمد بن مرزوق البصري، حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 1/430، وعنه البيهقي 4/229 من طريق أبي حاتم محمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بِهِ . وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي! . وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/157- 158 وقال: رواه الطبراني في "الأوسط"، وفيه محمد بن عمرو، وهو حسن الحديث .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا أَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُهُ فِيهِ

روزہ دار شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کر لے اس حوالے سے اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا

3522 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَهِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ صَائِمًا، فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطْعَمَكَ اللَّهُ وَسَقَاكَ، أَتِمَّ صَوْمَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر میں نے بھول کر کھا پی لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور تمہیں پلایا ہے تم اپنے روزے کو مکمل کرو۔



3522- إسناده صحيح، عبد الواحد بن غياث وثقه المؤلف والخطيب، وقال أبو زرعة: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وهشام: هو ابن حسان .وأخرجه أبو داوُد "2398" في الصوم: باب من أكل ناسياً، عن موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة، عن أيوب وحبيب الشهيد وهشام، عن ابن سيرين، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 4/229 من طريق قريش بن أنس، عن حبيب الشهيد، عن ابن سيرين، به . وأخرجه الدارقطني 2/179- 190 من طريق سعيد بن بشير، والترمذي "721"، وأبو يعلى "6038" من طريق حجاج بن أرطاة، كلاهما عن قتادة، عن ابن سيرين، به .

بَابُ الْكَفَّارَةِ

باب: کفارہ کا بیان

3523 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ بْنِ الْمُبَارَكِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ، اَوْ اِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: لَا اَجِدُ، فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِ تَمْرٍ، فَقَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: كُلْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ فِي هٰذَا الْخَبَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ،

3523- إسناده صحيح على شرطهما، حميد بن عبد الرحمٰن: هو ابن عوف . وهو فى "الموطأ" 1/296 فى الصيام: باب كفارة من أفطر فى رمضان .ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/260- 261، ومسلم "1111" "83" فى الصيام: باب تغليظ تحريم الجماع فى نهار رمضان على الصائم، وأبو داوٗد "2392" فى الصوم: باب كفارة من أتى أهله فى رمضان، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 9/328، والدارمى 2/11، والطحاوى 2/60،وأخرجه عبد الرزاق "7457"، وأحمد 2/281، والبخارى "2600" فى الهبة: باب إذا وهب هبة فقبضها الآخر ولم يقل: قبلت، و "6710" فى كفارت الأيمان: باب من أعان المعسر فى الكفارة، ومسلم "1111" "84"، وأبو داوٗد "2391" من طريق معمر، والدارمى 2/11، والبخارى "5368" فى النفقات: باب يقفة المعسر على أهله، و "6087" فى الأدب: باب التبسم والضحك، من طريق إبراهيم بن سعد، وأحمد 2/208، والبيهقى 4/226 من طريق إبراهيم بن عامر، والبخارى "1937" فى الصوم: باب المجامع فى رمضان هل يطعم أهله من الكفارة إذا كانوا محاويج، ومسلم 81""1111"، وبن خزيمة "1945" و "1950" من طريق منصور، والبخارى "6821" فى الحدود: باب من أصاب ذنباً دون الحد فأخبر الإمام، ومسلم "1111" "82" من طريق الليث، والبخارى فى "التاريخ الصغير " 1/290 من طريق يحيى بن سعيد، والبيهقى 4/226 من طريق عبد الجبار بن عمر، وابن خزيمة "1949" من طريق عقيل، والطحاوى 2/60 و61 من طريق عبد الرحمٰن بن خالد بن مسافر وشعيب وسفيان بن عيينة ومنصور ومحمد بن أبى حفصة والنعمان بن راشد والأوزاعى، كلهم عن الزهرى، بهذا الإسناد بلفظ "جاء رجل إلى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: إن الأخر وقع على امرأته فى رمضان، فقال: "أتجد ما تحرر رقبة؟ " قال: لا . قال: "فتستطيع أن تصوم شهرين متتابعين؟ " قال: لا . قال: "أفتجد ما تطعم به ستين مسكيناً؟ " قال: لا . قال: فأتى النبى صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر، قال: "أطعم هذا عنك" . قال: على أحوج منا؟ ما بين لابتيها أهل بيت أحوج منا . قال: "فأطعمه أهلك" .وأخرجه أبو داوٗد "2393"، وابن خزيمة "1954"، والدارقطنى 2/190، والبيهقى 4/226-227 من طريقين عن هشام بن سعد، عن ابن شهاب عن أبى سلمة بن عبد الرحمٰن بن عوف .

اَوْ اِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا، اِلَّا مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَوْلُ الرَّجُلِ: اَفْطَرْتُ، اَىْ: وَاقَعْتُ، ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ الْمُجَامِعَ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الرَّقَبَةِ، وَبِاِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى الصَّوْمِ، لَا اَنَّهُ يُخَيَّرُ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان میں روزہ توڑ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے کہا: میں اس میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کا ٹوکرا لایا گیا آپ نے ارشاد فرمایا: اسے لو اور صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو مجھ سے زیادہ (ان کا) محتاج ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھالو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں زہری کے حوالے سے امام مالک اور ابن جریج کے علاوہ اور کسی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

''یا وہ دو ماہ کے روزے رکھ لے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔''

اس شخص کا یہ کہنا کہ میں نے روزہ توڑ لیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: میں نے (روزے کے دوران) صحبت کر لی ہے۔

3524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا شَاْنُكَ؟، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِي، قَالَ: فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ بِهِ رَقَبَةً؟، قَالَ: لَا، قَالَ: اَتَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: اَتَسْتَطِيعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: اجْلِسْ، فَاُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَهُوَ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ عَلَى سِتِّينَ مِسْكِيْنًا، قَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنَّا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، قَالَ: خُذْهُ وَاَطْعِمْهُ عِيَالَكَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے اس نے جواب دیا: میں نے (روزے کے دوران) اپنی بیوی

3524- إسناده صحيح على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 2/241، وابن أبى شيبة 3/106، والحميدى "1008"، والبخارى "6709" فى كفارت الأيمان: باب قوله تعالى: (قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ) (التحريم: من الآية 2)، و"6711" باب يعطى فى الكفارة عشرة مساكين، ومسلم "1111" فى الصيام: باب تغليظ تحريم الجماع فى نهار رمضان على الصائم، وأبو داؤد "2390" فى الصيام: باب كفارة من أتى أهله فى رمضان، والترمذى "724" فى الصيام: باب ما جاء فى كفارة الفطر فى رمضان، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 9/327، وابن ماجه "1671" فى الصيام: باب ما جاء فى كفارة من أفطر يوماً من رمضان، وابن خزيمة "1944"، والطحاوى 2/61، وابن الجارود "384"، والبغوى "1752" من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .

کے ساتھ صحبت کرلی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لئے غلام ہیں اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ پھر آپ کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں یہ ایک بڑا پیمانہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے لو اور ساٹھ مسکینوں کو صدقہ کر دو۔ اس نے جواب دیا: پورے شہر میں ہمارے گھر سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم اسے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ السَّائِلِ الَّذِى وَصَفْنَاهُ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِى، اَرَادَ بِهٖ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سائل کے جو الفاظ ہم نے ذکر کیے ہیں "میں نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی" اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ میں نے رمضان کے مہینے میں ایسا کیا

3525 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِىْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟، قَالَ: لَا، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: تُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟، قَالَ: لَا اَجِدُ، فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهٖ، قَالَ: فَذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَهُ هُوَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ کو بتایا کہ اس نے روزے کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس غلام ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: اس کی بھی میرے پاس گنجائش نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے کھجوریں عطا کیں اور اسے حکم کیا کہ وہ انہیں صدقہ کردے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنے حاجت مند ہونے کا ذکر کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ خود انہیں حاصل کرے۔

3525- إسناده صحيح، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ: هو ابن أعين بن ليث، أبو عبد الله المصرى الفقيه، وثقه النسائى وابن أبى حاتم ومسلم بن قاسم، وقال ابن خزيمة: ما رأيت فى فقهاء الإسلام أعرف بأقاويل الصحابة والتابعين منه، روى له النسائى، وإسحاق بن بكر بن مضر: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه النسائى فى الصيام من "الكبرى" كما فى "التحفة" 9/328 عن الربيع بن سليمان بن داؤد وأبى الأسود النضر بن عبد الجبار، عن إسحاق بن بكر بن مضر، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُجَامِعَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا اَرَادَ الْإِطْعَامَ لَهُ اَنْ يُعْطِي سِتِّينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ رُبُعَ الصَّاعِ وَهُوَ الْمُدُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رمضان کے مہینے میں صحبت کرنے والا شخص

جب کھانا کھلانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ 60 مسکینوں کو کھانا کھلائے جس میں سے ہر ایک مسکین کو ایک چوتھائی صاع دیا جائے جو ایک مُد ہوتا ہے

3526 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: وَيْحَكَ، وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِي فِي يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: مَا اَجِدُ، قَالَ: فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: مَا اَسْتَطِيعُ، قَالَ: اَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: مَا اَجِدُ، قَالَ: فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ: فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: عَلٰى اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِي، مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ اَحْوَجُ مِنْ اَهْلِي، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، وَقَالَ: خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غلام آزاد کرو۔ اس نے جواب دیا: میرے پاس نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو۔ اس نے جواب دیا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے جواب دیا: میرے پاس گنجائش نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پندرہ صاع کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو۔ اس نے جواب دیا: کیا میں اپنے گھر والوں سے زیادہ غریب لوگوں پر یہ صدقہ کروں؟ پورے شہر میں ہمارے گھر سے زیادہ ضرورت مند کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے لو۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور یہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْمُوَاقِعَ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ بِالْكَفَّارَةِ مَعَ الِاسْتِغْفَارِ

3526– إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمٰن بن إبراهيم: ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه الدارقطني 2/190، والبيهقي 4/227 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6164" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، والطحاوي 2/61 من طريقين عن الأوزاعي، به.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے والے شخص کو استغفار کے ہمراہ کفارہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا تھا

3527 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ فِيْ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: مَا اَجِدُهَا، قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ، قَالَ: فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، قَالَ: لَا اَجِدُ، قَالَ: فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ، فَقَالَ: خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى غَيْرِ اَهْلِيْ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اَفْقَرُ مِنِّيْ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ، ثُمَّ قَالَ: خُذْهُ وَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غلام آزاد کرو اس نے جواب دیا: میرے پاس نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو۔ اس نے جواب دیا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے جواب دیا: میرے پاس گنجائش نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اسے لو اور انہیں صدقہ کر دو اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ کسی اور کو دوں؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ پورے مدینہ منورہ میں مجھ سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں لو اور اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْكَفَّارَةِ عَلَى الْمُوَاقِعِ اَهْلَهٗ مُتَعَمِّدًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے میں جان بوجھ کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے والے شخص پر کفارہ لازم ہونے کا تذکرہ

3528 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ:

3527- إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ما قبله، وانظر "3524" .

3528- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن سعيد: هو الأنصاري، وعبد الرحمٰن ابن القاسم: هو ابن محمد بن أبي بكر الصديق .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/106، والدارمي2م11-12، والبخاري "1935" في الصوم: باب إذا جامع في رمضان، والطحاوي 2/59- 60، والبيهقي 4/223 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري في "التاريخ الصغير" 1/289، ومسلم "1112" في الصيام: باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم، والنسائي في " الكبرى " كما في "التحفة" 11/432، والبيهقي 4/224 من طرق عن يحيى بن سعيد، به .

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ اَنَّهُ احْتَرَقَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرِهٖ، فَذَكَرَ اَنَّهُ وَقَعَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ، فَقَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٰذَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہ ذکر کیا کہ وہ جل گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کے معاملے کے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے یہ بات ذکر کی کہ اس نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیمانہ لایا گیا جسے عرق کہا جاتا تھا۔ اس میں کھجوریں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جلنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ صاحب کھڑے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ هٰذَا بِالْاِطْعَامِ بَعْدَ اَنْ عَجَزَ عَنِ الْعِتْقِ، وَعَنْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کھانا کھلانے کا حکم اس وقت دیا تھا جب اس نے غلام آزاد کرنے اور مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے سے عاجز ہونے کا اظہار کیا تھا

3529 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا لَكَ ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟، قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟، قَالَ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ، اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ،

3529– إسناده صحيح . عمر بن عثمان بن سعيد وأبوه ثقتان روى لهما أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقهما من رجال الشيخين .وأخرجه البخاري "1936" في الصوم: باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق فليكفر، والطحاوي 2/61 من طريق أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد . وانظر "3523" و "3524" و "3526" و "3527" .

فَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا؟، خُذْ هٰذَا التَّمْرَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ الرَّجُلُ: عَلٰى اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ، اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزے کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لئے کوئی غلام ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (میں روزے نہیں رکھ سکتا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابھی ہم وہاں بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ (پھر آپ نے اس سے فرمایا) تم اسے لو اور انہیں صدقہ کر دو۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنے گھر والوں سے زیادہ غریب لوگوں کو صدقہ کروں۔ اللہ کی قسم! پورے شہر میں ہم سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اسے تم اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُوَاقِعَ اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ اِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، فَفَرَّطَ فِيْهِ اِلٰى اَنْ نَزَلَتِ الْمَنِيَّةُ بِهٖ قُضِيَ الصَّوْمُ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے والے شخص پر جب مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا واجب ہو اور وہ اسے موخر کر دے یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے ان روزوں کی قضاء کی جائے گی

3530 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ، وَعَلَيْهَا صِيَامُ

3530– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وسيأتي برقم "3570" .

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى اُخْتِكِ دَيْنٌ، اَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا لازم تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری بہن کے ذمے کچھ قرض ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے)



بَابُ حِجَامَةِ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا پچھنے لگوانا

3531 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِي يُخَالِفُ الْفِعْلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الظَّاهِرِ

اس چیز سے ممانعت کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کے خلاف ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

3532 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

3531– إسناده صحيح على شرطهما . أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه البخاري "1939" في الصوم: باب الحجامة والقيء للصائم، و "5694" في الطب: باب أي ساعة يحتجم، وأبو داوٗد "2372" في الصوم: باب الرخصة في ذلك، والطحاوي 2/101، والبيهقي 4/263 من طريق أبي معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي "775" في الصوم: باب ما جاء في الرخصة في ذلك، عن بشر بن هلال البصري، عن عبد الوارث، به، وعنده: وهو محرم صائم .وأخرجه البخاري "1938"، والطبراني "11860" من طريق معلى بن أسد، عن وهيب، عن أيوب، به . زاد البخاري: واحتجم وهو محرم .وأخرجه الطبراني "11592" و "11596" و "11895" و "12024" من طرق عن عكرمة، به .وأخرجه الشافعي 1/255، وعلي بن الجعد "3104"، وعبد الرزاق "7541"، وابن أبي شيبة 3/51، وأحمد 1/215 و 222و 286، وأبو داوٗد "2373"، والترمذي "777"، وابن ماجه "1682" في الصيام: باب ما جاء في الحجامة للصائم، و "3081" في المناسك: باب الحجامة للمحرم، وأبو يعلى "2471"، والطبراني "12137" و "12139"، والطحاوي 2/101، والدارقطني 2/239، والبيهقي 4/263 و 268، والبغوي "1758" من طرق عن يزيد بن أبي الزناد، عن مقسم، عن ابن عباس، وهو عندهم بلفظ "وهو صائم محرم" .واخرجه الطبراني "12138" من طريق شريك، عن يزيد، عن مقسم، عن ابن عباس، وقال "وهو صائم" .وأخرجه أحمد 1/244، وابن الجارود "388"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/244 من طريق الحكم، والطحاوي 2/101، والطبراني "12087" من طريق حجاج، والطحاوي 2/101 من طريق ابن أبي ليلى، ثلاثتهم عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس .وأخرجه الترمذي "776"، والطحاوي 2/101 من طريقين عن محمد بن عبد اللّٰه الأنصاري، عن حبيب بن الشهيد، عن ميمون بن مهران، عن ابن عباس .وأخرجه عبد الرزاق "7536"، وابن أبي شيبة 3/51، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/110 من طرق عن أيوب، عن عكرمة، مرسلاً .

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا اَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَى الْبَقِيعِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ۔ اک مرتبہ وہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو بقیع کی طرف گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو پچھنے لگوا رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ خَبَرَ اَبِي قِلَابَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مَعْلُولٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور (اس بات کا قائل ہے) کہ ابوقلابہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم ذکر کر چکے ہیں یہ معلول ہے

3533 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، اِذْ حَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ، فَاَبْصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ،

3532– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخارى . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد بن عمرو الجرمي، وأبو أسماء الرحبي: هو عمرو بن مرثد . أخرجه ابن خزيمة "1962"، والطحاوى 2/99 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/280، وابن خزيمة "1963"، والطحاوى 2/98، والحاكم 1/427، والبيهقى 4/265 من عن الأوزاعى، به . صححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى .وأخرجه عبد الرزاق "7522"، والطيالسى "989"، وأحمد 5/277 و282 و283، والدارمى 2/14– 15، وأبو داوٗد "2367" فى الصوم: باب الصائم يحتجم، وابن ماجه "1680" فى الصيام: باب ما جاء فى الحجامة للصائم، والطبرانى "1447"، وابن الجارود "386"، والحاكم 1/427، والبيهقى 4/265 من طرق عن يحيى بن أبى كثر، به .وأخرجه النسائى فى الصوم من "الكبرى" كما فى "التحفة" 2/137 من طريق أيوب، عن أبى قلابة، به .وأخرجه أبو داوٗد "2371"، والبيهقى 4/266 من طريقين عن أبى أسماء الرحبى به .وأخرجه عبد الرزاق "7525"، وابن أبى شيبة 3/50، وأحمد 5/276 و282، وأبو داوٗد "2370"، والنسائى كما فى "التحفة" 2/129 و132 و134 و141 و142، والطحاوى 2/98، والطبرانى "1406" من طرق عن ثوبان .

وَسَمِعَهُ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ، عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، وَهُمَا طَرِيْقَانِ مَحْفُوْظَانِ، وَقَدْ جَمَعَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَيْنَ الْاِسْنَادَيْنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، وَعَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ، عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ

✿✿ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی تو آپ کی نظر ایک شخص پر پڑی جو پچھنے لگوارہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوقلابہ نے یہ روایت ابواسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت ابواشعث کے حوالے سے ابواسماء کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

شیبان بن عبدالرحمٰن نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے منقول اس روایت کی دونوں سندوں کو جمع کر دیا ہے' جو ابوقلابہ کے حوالے سے ابواسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور ابواشعث کے حوالے سے ابواسماء کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ذِكْرُ مُخَالَفَةِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَاصِمًا فِیْ رِوَايَتِهِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا

وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں خالد حذاء کا عاصم سے برخلاف نقل کرنے کا تذکرہ

3534 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا

3533– إسناده صحيح على شرط مسلم . عاصم: هو ابن سليمان الأحول . وأخرجه أحمد 4/124، والدارمي 2/14، لطبراني "7151" و "7152"، والبيهقي 4/265 من طريقين عن عاصم، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7519"، وأحمد 4/123 و 124، والطبراني "7147" و "7149" من طرق عن أبي قلابة، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/24، وابن أبي شيبة 3/49– 50، والطبراني "7150" و "7153" و "7154" من طريقين عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ، عَنْ شداد . بإسقاط أبي الأشعث من السند . وأخرجه أحمد 4/125، وابن أبي شيبة 3/49 عن اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قلابة، عمن حدثه عن شداد . . . وأخرجه أبو داؤد "2368" في الصوم: باب في الصائم يحتجم، والنسائي في الصوم كما في "التحفة" 4/144 من طريقين عن أبي قلابة، عن شداد . وأخرجه الطبراني "7184" و "7188" من طريقين عن شداد .

3534– إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي، وخالد: هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه الشافعي 2/255، وعبد الرزاق "7521"، والطحاوي 2/99"، والطبراني "7124" و "7127" و "7128" و "7129" و "7130"، والبغوي "1759" من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/124، وأبو داؤد "2369" في الصوم: باب في الصائم يحتجم، والبيهقي 4/265 من طريق أيوب، وعبد الرزاق "7520"، والطيالسي "1118"، وأحمد 4/124، والطحاوي 2/99، من طريق عاصم الأحول، كلاهما عن أبي قلابة، بِهِ . وأخرجه الطحاوي 2/99، والطبراني "7131" و "7132" من طرق عن أبي قلابة، بِهِ .

خَالِدٌ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَقِيعِ زَمَانَ الْفَتْحِ، فَنَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

❁❁ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع کی طرف جا رہا تھا۔ یہ فتح کے زمانے کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو پچھنے لگوا رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالزَّجْرِ عَنِ الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس فعل کی ممانعت کی صراحت کرتی ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ خَبَرَانِ قَدْ اَوْهَمَا عَالَمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُمَا مُتَضَادَّانِ، وَلَيْسَا كَذٰلِكَ، لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ، وَلَمْ يُرْوَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَرٍ صَحِيحٍ اَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ دُوْنَ الْاِحْرَامِ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا قَطُّ اِلَّا وَهُوَ مُسَافِرٌ، وَالْمُسَافِرُ قَدْ اُبِيحَ لَهُ الْاِفْطَارُ اِنْ شَاءَ بِالْحِجَامَةِ، وَاِنْ شَاءَ بِالشَّرْبَةِ مِنَ الْمَاءِ، وَاِنْ شَاءَ بِالشَّرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ، اَوْ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَشْيَاءِ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ نَفْسِهِ *

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں روایات نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ دونوں متضاد ہیں' حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے۔ اس وقت آپ روزے کی حالت میں تھے احرام باندھے ہوئے تھے۔

3535- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير العباس بن عبد العظيم، وإبراهيم بن عبد الله بن قارظ، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7523" . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/465، والترمذي "774" في الصوم: باب كراهية الحجامة للصائم، والطبراني "4257"، وابن خزيمة "1964"، والحاكم 1/428، والبيهقي 4/265 . وقال ابن خزيمة: سمعت العباس بن عبد العظيم العنبري يقول: سمعت علي بن عبد الله "وهو المديني" يقول: لا أعلم في "أفطر الحاجم والمحجوم" حديثا أصح من ذا .

اور کسی بھی مستند روایت میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل نہیں کی گئی ہے کہ آپ نے احرام کے علاوہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے ہوں اور نبی اکرم ﷺ احرام اسی وقت باندھے ہوئے تھے جب آپ مسافر تھے مسافر شخص کے لئے روزے کو ختم کرنا مباح ہوتا ہے۔ خواہ وہ پچھنے لگوا کر کرے۔ خواہ وہ پانی کا گھونٹ پی کر کرے۔ اگر وہ چاہے تو وہ دودھ کا گھونٹ پی کر یا کوئی اور چیز (کھا یا پی کر) روزے کو ختم کر سکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا" لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں اطلاع دینا ہے لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے: اس فعل پر عمل کرنے سے منع کیا جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَحْتَجِمُ الْمَرْءُ بِهِ إِذَا كَانَ صَائِمًا

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی روزہ دار ہو تو وہ کس طرح سے پچھنے لگوائے گا

3536 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَهُ مَعَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَضَعَ الْمَحَاجِمَ مَعَ إِفْطَارِ الصَّائِمِ فَحَجَمَهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ: كَمْ خَرَاجُكَ، قَالَ صَاعَيْنِ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ صَاعًا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى يُعْرَفُ بِسَعْدَانِ، مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ، ثِقَةٌ، مَأْمُونٌ، مُسْتَقِيمُ الْأَمْرِ فِي الْحَدِيثِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطیبہ کو حکم دیا کہ وہ سورج غروب ہونے کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں پھر آپ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ افطاری کے وقت پچھنے لگانے کے اوزاروں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کو پچھنے لگا دے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہارا اخراج کتنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: دو صاع نبی اکرم ﷺ نے ان کا ایک صاع معاف کروا دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): سعید بن یحییٰ نامی راوی کو سعدان کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ثقہ اور مامون ہیں اور حدیث میں مستقیم الامر ہیں۔

3536– سعيد بن يحيى روى عنه جمع ووثقه المؤلف، وقال أبو حاتم: محله الصدق، وأخرج له البخاري في "صحيحه" حديثاً واحداً في غزوة الفتح، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق وسط، وبقية رجاله ثقات إلا أن أبا الزبير مدلس وقد عنعن. وأخرجه أحمد 3/353 عن عفان، عن أبي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قيس، عن جابر قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طيبة فحجمه، فسأله عن ضريبته، فقال: ثلاثة آصع. قال: فوضع عنه صاعاً. وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم أن أبا طيبة حجم النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُ بصاع أو صاعين من طعام، وكلم مواليه، فخفف عن غلته أو ضريبته" أخرجه البخاري "2277". ومسلم "1577" من حديث أنس، وهذا ليس فيه توقيت الاحتجام كما في الحديث الباب.

بَابُ قُبْلَةِ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا (بیوی کا) بوسہ لینا

ذِكْرُ جَوَازِ تَقْبِيلِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ اِذَا كَانَ صَائِمًا

آدمی جب روزے کی حالت میں ہو تو اس کے لیے اپنی بیوی کا بوسہ لینے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3537 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنی کسی زوجہ محترمہ کا روزے کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرادیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَقْبِيلِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ یہ بات جائز ہے کہ آدمی روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے

3538 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ

3537– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/292 في الصيام: باب ما جاء في الرخصة في القبلة للصائم .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/256، والبخاري "1928" في الصوم: باب القبلة للصائم، والبيهقي 4/233، والبغوي "1750" .وأخرجه علي بن الجعد "2387"، وعبد الرزاق "7409"، والحميدي "198"، والدارمي 2/12، وابن أبي شيبة 3/59، ومسلم "1106" في الصوم: باب بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته، وأبو يعلى "4428" و"4715" و"4734"، ولطحاوي 2/91، والبيهقي 4/233 من طرق عن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7410"، والطيالسي "1391"، والحميدي "196" و"197"، وابن أبي شيبة 3/59، وأحمد 6/39 و40 و42 و44 و101 و126 و174 و201 و216 و230 و255 و263 و266، ومسلم "1006"، وأبو داؤد "2382" و"2383" و"2384" في الصوم: باب القبلة للصائم، والترمذي "727" في الصوم: باب ما جاء في القبلة للصائم، و"729" باب ما جاء في مباشرة الصائم، وابن خزيمة "2000" و"2001" و"2002" و"2003" و"2004"، والطحاوي 2/91 و92 و93، ابن الجارود "391"، والدارقطني 2/180 و181، البيهقي 4/233، البغوي "1748" و"1749" من طرق عن عائشة .

عُمَرَ بْنِ اَبِی سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ هٰذِهِ، اُمَّ سَلَمَةَ، فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهُ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا روزہ دار شخص (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کرنا تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرلیا کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس کی خشیت رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ الصَّائِمِ اَنْ يُقَبِّلَ امْرَاَتَهُ

روزہ دار شخص کے لیے اپنی بیوی کے بوسہ لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3539 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3540 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ

3538– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم "1180" في الصيام: باب بيان أن القبلة في الصوم ليس محرمة على من لم تحرك شهوته، والبيهقي 4/234 من طريق هارون بن سعيد الأيلي عن ابن وهب، بهذا الإسناد . 3539– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري . شيبان: هو ابن عبد الرحمٰن المتيمي النحوي .وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 12/20 عن محمد بن سهل بن عسكر، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/12، ومسلم "1106" "69" من طريقين عن شيبان، به .وأخرجه النسائي كما في "التحفة" 12/233، والطحاوي 2/91 من طريقين عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن عروة، عن عائشة، ولم يذكر فيه عمر بن عبد العزيز . وانظر كلام المصنف بإثر الحديث "3547"

سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عروہ بن زبیر منفرد ہے

3541 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ وَحْدَهَا دُوْنَ سَائِرِ اَزْوَاجِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مخصوص نہیں تھا کہ دیگر ازواج کے ساتھ نہ ہو

3542 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

❀❀ سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

3540- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/192، والبخاري "1928" في الصوم: باب القبلة للصائم، من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .

3541- إسناده قوي، جعفر بن مسافر التنيسي روى له أبو داوٗد والنسائي بن ماجه، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يحيى بن حسان وهو التنيسي، فمن رجال البخاري . وأخرجه الطحاوي 2/92 من طريق سعيد بن أسد، عن يحيى بن حسان، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مُبَاحٌ لِمَنْ مَلَكَ اِرْبَهُ، وَاَمِنَ مَا يُكْرَهُ مِنْ مُتَعَقَّبِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ فعل اس شخص کے لیے مباح ہے جو اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہو اور اسے اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ وہ اس کے بعد ناپسندیدہ چیز کا مرتکب ہوگا

3543 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَنْدَوِرِيُّ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَتَقُوْلُ: اَيُّكُمْ اَمْلَكُ لِاِرْبِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

وہ فرماتی ہیں: تم میں سے کسے اپنی خواہش پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قابو حاصل ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلرَّجُلِ الصَّائِمِ تَقْبِيْلَ امْرَاَتِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ وَرَائَهُ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ

روزہ دار شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے جبکہ اس کے بعد وہ چیز نہ ہو جو جائز نہیں ہے

3544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ

3542– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير شتير بن شكل، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر . وهو في "مسند أبي يعلى" 2/327 .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/60، ومسلم "1107" في الصيام: باب بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/280، والطبراني في الكبير " "351"/23 و"393" من طرق عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1586"، والحميدي "287"، وأحمد 6/286، والطبراني /23 "349" و"350" من طرق عن منصور، بهزوأخرجه النسائي كما في "التحفة" 11/281، والطبراني /23 "348" من طريقين عن منصور، عن مسلم، عن مسروق، عن شتير، بهٖ .وأخرجه مسلم "1107"، وابن ماجه "1685" في الصوم: باب ما جاء في القبلة للصائم، والطبراني "393"/"23، والبيهقي 4/234 من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن مسلم بن صبيح، عن شتير، بهٖ .

3543– إسناده صحيح على شرط البخاري . النفيلي: هو عبد الله بن محمد بن علي، ثقة حافظ من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه أحمد 6/44، والبيهقي 4/233 من طريق يحيى القطان، ومسلم "1106" "64" في الصيام: باب بيان أن القبلة في الصوم ليست حرمة على من لم تحرك شهوته، وابن ماجه "1684" في الصيام: باب ما جاء في القبلة للصائم، من طريق على بن مسهر، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7431" من طريق عبد الرحمٰن بن القاسم، عن القاسم بن محمد، بهٖ .

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: هَشَشْتُ، فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ صَنَعْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيْمًا، قَالَ: وَمَا هُوَ، قُلْتُ: قَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ، قُلْتُ: اِذًا لَا يَضُرُّ، قَالَ: فَفِيمَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے مزاج میں شوخی آئی تو میں نے روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: آج میں نے ایک بڑا جرم کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا۔ میں نے جواب دیا: میں نے روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تم پانی کی کلی کرلو (تو روزے کو کیا ہوگا) میں نے جواب دیا: اس صورت میں کوئی نقصان نہیں ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس صورت میں کیسے ہوا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مُبَاحٌ لِلْمَرْءِ فِي صَوْمِ الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فرض روزے اور نفل روزے دونوں حالتوں میں آدمی کے لیے یہ فعل کرنا مباح ہے

3545 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ؟، قَالَتْ عَائِشَةُ: فِي كُلِّ ذٰلِكَ، فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ عَائِشَةَ نَفْسِهَا، وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّتِهِ اَنَّ مَعْمَرًا، قَالَ: عَنِ

3544– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن سعيد فمن رجال مسلم . وأخرجه الدارمي 2/13، والحاكم 1/431، والبيهقي 4/218 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 1/21، وابن أبي شيبة 3/60– 61، وأبو داؤد "2385" في الصوم: باب القبلة للصائم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/17، والبيهقي 4/261 من طرق عن الليث، بِهِ .

3545– حديث صحيح . ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق " "7408" . وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 12/368 من طريق يزيد بن زريع، عن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي كذلك من طريق عقيل، عن الزهرى، بِهِ . وأخرجه النسائي كما في "التحفة" 12/351 من طريقين عن ابن وهب، عن ابن أبي ذئب، عن صالح بن أبي حسان وابن شهاب الزهرى، عن أبي سلمة، بِهِ . وأخرجه أحمد 6/241 و252، والنسائي كما في "التحفة" 12/373–374، والطحاوى 2/91 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، بِهِ . وانظر "3537"

الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ؟، فَمَرَّةً اَدَّى الْخَبَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَاُخْرَى اَدَّى الْخَبَرَ عَنْهَا نَفْسِهَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: فرض روزے میں یا نفلی روزے میں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہر ایک میں فرض میں بھی اور نفلی میں بھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت خود سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی سنی ہے۔ اور اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: معمر نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا فرض کے بارے میں یا نفل کے بارے میں؟ تو انہوں نے ایک مرتبہ یہ روایت عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر دی اور دوسری مرتبہ یہ روایت براہ راست سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کر دی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ تَقْبِيلَ الصَّائِمِ امْرَاَتَهُ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ روزہ دار شخص کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز نہیں ہے

3546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْمِسُ مِنْ وَجْهِي مِنْ شَيْءٍ وَّاَنَا صَائِمَةٌ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں نے روزہ رکھا ہوتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے چہرے کے کسی حصے کو چھوتے نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الَّذِي يُضَادُّ خَبَرَ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الظَّاهِرِ

3546– سنده قوی، محمد بن الأشعث وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه بلفظ "لا يمتنع" ابن أبي شيبة 3/60، وأحمد 6/213، ومن طريقه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/296 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/213، والنسائي من طريق يحيى ب زكريا بن أبي زائدة، عن أبيه، عن صالح الأسدي، عن الشعبي، به .

اس روایت کا تذکرہ جو محمد بن اشعث کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کی بظاہر مخالف ہے

3547 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلَكَ النَّاسِ لِاِرْبِهِ، وَكَانَ يُقَبِّلُ نِسَائَهُ اِذَا كَانَ صَائِمًا، اَرَادَ بِهِ التَّعْلِيمَ اَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْفِعْلِ مِمَّنْ يَمْلِكُ اِرْبَهُ وَهُوَ صَائِمٌ جَائِزٌ، وَكَانَ يَتَنَكَّبُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ مِثْلِهِ اِذَا كَانَتْ هِيَ صَائِمَةٌ، عِلْمًا مِنْهُ بِمَا رُكِّبَ فِي النِّسَاءِ مِنَ الضَّعْفِ عِنْدَ الْاَسْبَابِ الَّتِي تَرِدُ عَلَيْهِنَّ، فَكَانَ يُبْقِي عَلَيْهِنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ اِذَا كُنَّ بِتِلْكَ الْحَالَةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے، پھر وہ مسکرادیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔ اس کے باوجود آپ روزے کی حالت میں اپنی ازواج کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اس کے ذریعے اس بات کی تعلیم دینا مراد ہے کہ جو شخص اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہو۔ اس کے لئے روزے کی حالت میں ایسا فعل کرنا جائز ہے'' البتہ جب آپ کی ازواج نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوعیت کے کسی فعل کو کرنے سے اجتناب کیا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ یہ بات جانتے تھے کہ خواتین کے لئے اس نوعیت کی صورت حال میں خود پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کو ترک کر کے ان کی حالت کو باقی رہنے دیتے تھے۔ جب وہ اس حالت میں ہوتی تھیں اس صورت میں ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔



3547- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر "3537" .

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

باب: مسافر شخص کا روزہ رکھنا

3548 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عَامِرٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِنَسَا، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الرَّافِقِيُّ بِالرَّقَّةِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْفِرْيَابِيُّ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى بْنِ اَبِي حَنْظَلَةَ السَّاحِلِيُّ بِصَيْدَا فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى وَهٰذَا حَدِيثُهُ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا جائز نہیں ہے

3549 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ، حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ،

3548– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن المصفى، فقد روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، ووثقه مسلمة بن القاسم، وقال أبو حاتم: صدوق وقال النسائي: صالح، وقال الذهبي في "الكاشف": ثقة . وأخرجه ابن ماجه "1665" في الصيام: باب ما جاء في الإفطار في السفر، والطحاوي 2/62، والطبراني "13387" و"13403" من طريق محمد بن المصفى، بهذا الإسناد .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 2/109: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات .وأخرجه الطبراني "13618" من طريق رواد بن الجراح "وقد اختلط" عن الأوزاعي، عن عطاء، عن ابن عمر .

وَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: أُولَئِكَ الْعُصَاةُ، أُولَئِكَ الْعُصَاةُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُولَئِكَ الْعُصَاةُ، إِنَّمَا أَطْلَقَ عَلَيْهِمْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ بِتَرْكِهِمُ الْأَمْرَ الَّذِي أَمَرَهُمْ بِهِ، وَهُوَ الْإِفْطَارُ، لَا أَنَّهُمْ صَارُوا عُصَاةً بِصَوْمِهِمْ فِي السَّفَرِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے لئے روانہ ہوئے جب آپ کراع الغمیم پہنچے لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا آپ نے اسے بلند کیا' یہاں تک کہ لوگ جب آپ کی طرف دیکھنے لگے' تو آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کی گئی بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں وہ نافرمان لوگ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ لوگ نافرمان ہیں'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یہ حکم دیا تھا تو انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا تھا اور وہ حکم روزے کو ختم کرنے کا تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لوگ سفر کے دوران روزہ رکھنے کی وجہ سے نافرمان ہو گئے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أَمَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِفْطَارِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا تھا

3550 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَهَرٍ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ، وَالنَّاسُ صِيَامٌ، فَقَالَ: اشْرَبُوا، فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اشْرَبُوا، فَإِنِّي رَاكِبٌ وَإِنِّي أَيْسَرُكُمْ، وَأَنْتُمْ مُشَاةٌ،

3549- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم "2707" من طريق أبي يعلى بأطول مما هنا . عبد الوهاب: هو ابن عبد الحميد الثقفي، وجعفر: هو ابن محمد بن علي الصادق الإمام . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2019" .وأخرجه مسلم "1114" في الصيام: باب جواز الفطر والصوم في شهر رمضان، عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 1/270، والحميدي "1289" عن سفيان، والشافعي 1/268، و269-270، ومسلم "1114" "91"، والترمذي "710" في الصوم: باب في كراهية الصوم في السفر، والبيهقي 4/241 و 246 من طريق الدراوردي، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، والطحاوي 2/65 من طريق ابن الهاد، والطيالسي "1667" عن وهيب، أربعتهم عن جعفر بن محمد، به .

3550- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة-وهو المنذر بن مالك بن قطعة- فمن رجال مسلم، وعبد الله وهو ابن المبارك روى عن الجريري قبل الاختلاط .وأخرجه أحمد 3/21 عن يزيد بن هارون، عن الجريري، بهذا الإسناد . وانظر "3556" .

فَجَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، فَحَوَّلَ وَرِكَهُ فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارانی پانی کی نہر کے پاس ہم سے فرمایا: آپ اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے اور لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ پانی پی لو۔ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پانی پی لو' کیونکہ میں' تو سوار ہوں میں تم سے زیادہ آسان حالت میں ہوں تم لوگ پیدل چل رہے ہو لوگ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلو کو حرکت دی۔ آپ نے پانی پیا' تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ الصَّائِمَ فِي السَّفَرِ يَكُوْنُ عَاصِيًا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ سفر کے دوران روزہ رکھنے والا شخص گناہ گار ہوتا ہے

3551 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ، وَاَنَّهُ صَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ، وَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، قَالَ: اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُصَاةَ بِتَرْكِهِمُ الْاَمْرَ الَّذِي اَمَرَهُمْ بِالْاِفْطَارِ فِي السَّفَرِ لِيَقْوَوْا بِهِ، لَا اَنَّهُمْ عُصَاةٌ بِصَوْمِهِمْ فِي السَّفَرِ، اِذِ الصَّوْمُ وَالْاِفْطَارُ فِي السَّفَرِ جَمِيْعًا طَلْقٌ مُبَاحٌ

✿✿ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے۔ کراع الغمیم پہنچنے تک آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا اسے بلند کیا لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے' تو آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کی گئی بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نافرمان کا نام اس لئے دیا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر کے دوران انہیں روزہ ختم کرنے کا حکم دیا تھا۔ تو انہوں نے اس حکم پر عمل نہیں کیا تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لوگ سفر کے

3551- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله "3549" .

دوران روزہ رکھنے کی وجہ سے نافرمان ہو گئے کیونکہ سفر کے دوران روزہ رکھنا یا نہ رکھنا دونوں مطلق طور پر مباح ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَرِهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران روزہ رکھنے کو ناپسندیدہ قرار دیا

3552 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ، وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: رَجُلٌ صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُوْمُوا فِي السَّفَرِ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے گرد لوگ اکٹھے تھے اور اس پر سایہ کیا جا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا: اس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بات نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ اِنَّمَا كُرِهَ مَخَافَةَ اَنْ يَّضْعُفَ الْمَرْءُ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ اسْتِعْمَالُهُ ضِدًّا لِلْبِرِّ

3552- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ومحمد بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد كما سيأتي عند المصنف "3554"، وهو ثقة معروف أخرج له الستة، وبعضهم ينسبه لجده لأمه فيقول: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زرارة كما في رواية المصنف هذه، وسعد بن زرارة، أخوه أسعد بن زرارة صحابيان معروفان أنصاريان من بني النجار . ومحمد بن عمرو بن الحسن: هو ابن علي بن أبي طالب .وأخرجه أحمد 3/299، وابن خزيمة (2017)، والطبري في "جامع البيان" "2892" من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد، وقالوا: مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زرارة .وأخرجه الطيالسي "1721"، وأحمد 3/319 و 399، وابن أبي شيبة 3/14، والدارمي 2/9، والبخاري "1946" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لمن ظُلِّل عليه واشتد الحر "ليس من البر الصوم في السفر"، ومسلم "1115" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في رمضان للمسافر في غير معصية، وأبوداؤد "2407" في الصوم: باب اختيار الفطر، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، والطحاوي 2/62، وابن الجارود "399"، والبيهقي 4/242 و 242-243، والبغوي "1764" من طرق عن شعبة، بِهِ . وأخرجه النسائي 4/176، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن جابر . وأخرجه النسائي 4/176 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن رجل، عن جابر . وأخرجه النسائي 4/176، والطحاوي 2/62-63 من طريقين عن يحيى، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، عن جابر . قال المزي في "الأطراف" 2/270: وهذا وهم من النسائي رحمه الله، حيث ظن أن محمد بن عبد الرحمٰن الذي روى عنه شعبة هو ابن ثوبان، وإنما هو ابن سعد بن زرارة الأنصاري، نسبه غير واحد في هذا الحديث عن شعبة، وأما ثوبان فلم يسمع من شعبة ولا لقيه . ونقل ابن أبي حاتم في "العلل" 1/247 عن أبيه بأن من قال فيه: عن عبد الرحمٰن بن ثوبان فقد وهم، وإنما هو ابن عبد الرحمٰن بن سعد . وانظر "الفتح" 4/185 .

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھنے کو

اس لیے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی کمزور ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ یہ عمل نیکی کے برخلاف ہو

3553 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةِ تَبُوكَ، وَكَانَتْ تُدْعَى غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ، فَبَيْنَمَا نَسِيرُ بَعْدَمَا اَضْحَى النَّهَارُ، فَاِذَا هُوَ بِجَمَاعَةٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَجُلٌ صَامَ فَجَهَدَهُ الصَّوْمُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ اس غزوہ کو غربت کی جنگ کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ ابھی ہم دن چڑھنے کے بعد چل رہے تھے' ایک جگہ کچھ لوگ ملے جو ایک درخت کے سائے کے نیچے جمع تھے۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو اس کا روزہ اس کے لئے دشواری پیدا کر رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3554 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ، وَرَاَى نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ، فَسَاَلَ، فَقَالُوا: رَجُلٌ جَهَدَهُ الصَّوْمُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کے دوران کچھ لوگوں کو ایک شخص کے پاس

3553– رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمارة بن غزية فمن رجال مسلم، وأشار الحافظ ابن حجر في "النكت الظراف" 2/270–271 إلى رواية المصنف هذه، فقال: وقد أخرجه ابن حبان في "صحيحه" من طريق بشر بن المفضل، عن عمارة بن غزية، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن زرارة . انظر ما بعده .

3554– رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه النسائي 4/175 في الصيام: باب العلة التي من أجلها قيل ذلك، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/352 من طريق بكر بن مضر، به .

اکٹھے دیکھا آپ نے اس بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: اس شخص کے لئے رزوہ رکھنا دشواری کا باعث ہو رہا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُفْطِرَ لِعِلَّةٍ تَعْتَرِيهِ

مسافر شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی علت (یعنی بیماری) کے لاحق ہونے کی وجہ سے روزے کو ختم کر دے

3555 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ، قَالَ: فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ، فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں روانہ ہوئے۔ آپ نے کدید پہنچنے تک روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب آپ کے بعد والے عمل کی پیروی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسَافِرِ الْمَاشِي اَوِ الضَّعِيفِ بِالْاِفْطَارِ

پیدل چلنے والے مسافر یا کمزور شخص کو (سفر کے دوران) روزہ ختم کر دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3556 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَهَرٍ مِنْ مَاءٍ وَّهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ، وَالنَّاسُ صِيَامٌ،

3555- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: روى له أبو داوُد والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه البخاري "4275" في المغازي: باب غزوة الفتح في رمضان، ومسلم "1113" في الصوم: باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7762"، والطيالسي "2716"، والحميدي "514"، وابن أبي شيبة 3/15، وأحمد 1/219 و334، والبخاري "2954" في الجهاد: باب الخروج في رمضان، و"4276" في المغازين ومعهلم "1113"، والنسائي 4/189 في الصيام: باب الرخصة للمسافر أن يصوم بعضاً ويفطر بعضاً، وابن خزيمة "2035"، الطحاوي 2/64، والبيهقي 4/240- 241 و 246 من طرق عن الزهري، به .

3556- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "3550" . خالد: هو ابن عبد الله الواسطي الطحان، وهو ممن روى عن الجريري قبل الاختلاط .

وَالْمُشَاةُ كَثِيرٌ، فَقَالَ: اشْرَبُوا، فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اشْرَبُوا، فَاِنِّي آمُرُكُمْ، فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، فَحَوَّلَ وَرِكَهُ فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر پانی کی نہر کے پاس سے ہوا۔ آپ اپنے خچر پر سوار تھے۔ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ پیدل چلنے والے لوگ بہت زیادہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پانی پی لو۔ لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پانی پی لو۔ میں تمہیں حکم دے رہا ہوں۔ لوگ پھر آپ کی طرف دیکھنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلو کو حرکت دی (اور آگے بڑھ کر) پانی پی لیا' تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْءِ فِي السَّفَرِ اِذَا عَلِمَ اَنَّهُ يُضْعِفُهُ حَتّٰى يَصِيرَ كَلًّا عَلٰى اَصْحَابِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی سفر کے دوران روزہ رکھے جبکہ اسے یہ علم ہو کہ وہ کمزور ہو جائے گا یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کے لیے بوجھ بن جائے گا

3557 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَقَالَ لِاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ: كُلَا، فَقَالَا: اِنَّا صَائِمَانِ، فَقَالَ: ارْحَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمَا، اعْمَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمَا، ادْنُوَا فَكُلَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُرِيْدُ بِهِ: كَاَنِّي بِكُمَا وَقَدِ احْتَجْتُمَا اِلَى النَّاسِ مِنَ الضَّعْفِ اِلٰى اَنْ تَقُوْلُوْا: ارْحَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمَا، اعْمَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مرالظہر ان کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دونوں بھی کھاؤ۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ان دونوں ساتھیوں کا سامان لدواؤ' ان دونوں کے کام کاج کرو (پھر ان دونوں سے فرمایا:) تم دونوں آگے ہو اور کھانا کھاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ کمزوری کی

3557- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داؤد الحفري واسمه عمر بن سعد بن عبيد فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 2/336، وابن أبي شيبة 3/15، والنسائي 4/177 في الصوم: باب ذكر اسم الرجل، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 11/75، وابن خزيمة "2031" والحاكم 1/433، والبيهقي 4/246 من طرق عن أبي داؤد الحفري، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه! .وأخرجه النسائي 4/178 من طريق الأوزاعي . وعلي، كلاهما عن يحيى، عن أبي سلمة مرسلاً .قوله: "ارحلوا" أي: ضعوا لهما الرحل على البعير .

وجہ سے تمہیں لوگوں کی ضرورت ہوگی۔ یہاں تک کہ تمہیں یہ کہنا پڑے گا کہ اپنے دو ساتھیوں کے لئے پالان رکھو اور اپنے دونوں ساتھیوں کے لئے کام کرو۔

ذِكْرُ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنِ الصَّائِمِ الْمُسَافِرِ اِذَا وَجَدَ قُوَّةَ الْمُفْطِرِ الْمُسَافِرِ اِذَا ضَعُفَ عَنْهُ

سفر کے دوران روزہ رکھنے والے اس شخص سے حرج کے ساقط ہونے کا تذکرہ

جب وہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے شخص کی سی قوت محسوس کرے (جس دوسرے شخص نے) کمزوری کی وجہ سے (سفر کے دوران روزہ ختم کر دیا تھا)

3558 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَهُوَ حَسَنٌ، وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَهُوَ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں ایک جنگ میں شرکت کے لئے گئے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو روزہ دار شخص کو روزہ نہ رکھنے والے پر اور روزہ نہ رکھنے والے کو روزہ دار شخص پر کوئی اعتراض نہیں تھا وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جس شخص میں قوت ہو اور وہ روزہ رکھ لے' تو یہ بہتر ہے اور جو شخص کمزور ہو اور اگر وہ روزہ نہ رکھے' تو یہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَعْضَ الْمُسَافِرِينَ اِذَا اَفْطَرُوا قَدْ يَكُونُونَ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضِ الصُّوَّامِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

3558– إسناده صحيح على شرط الشيخين . يزيد بن زريع روى عن الجريرى قبل الاختلاط . وأخرجه الترمذى "713" فى الصوم: باب ما جاء فى الرخصة فى السفر، عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد . وقال: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 3/12، ومسلم "1116" "96" فى الصيام: باب جواز الصوم والفطر فى رمضان، والنسائى 4/188 فى الصوم: باب ذكر الاختلاف على أبى نضرة، وابن خزيمة "2030"، والبيهقى 4/245 من طرق عن الجريرى، بِه .وأحمد 3/50، وابن أبى شيبة 3/17، ومسلم "1116" "95" و"1117"، والترمذى "712"، والنسائى 4/188 و189، وابن خزيمة "3029" والبيهقى 4/244 من طرق عن أبى نضرة، بِه .وأخرجه مطولاً مسلم "1120"، وأبو داؤد "2406" فى الصوم: باب الصوم فى السفر، وابن خزيمة "2038"، والبيهقى 4/242 من طريقين عن قزعة، عن أبى سعيد الخدرى . وانظر "3562" .

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بعض مسافر جب روزہ نہیں رکھتے تو وہ بعض حالتوں میں بعض روزہ دار (مسافروں) سے افضل ہوتے ہیں

3559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَوْنِ الرَّيَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، وَنَزَلْنَا مَنْزِلًا يَوْمًا حَارًّا شَدِيدَ الْحَرِّ، فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، وَاَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ كِسَاءٍ يَسْتَظِلُّ بِهِ الصَّائِمُوْنَ، وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ الْاَبْنِيَةَ وَيُصْلِحُونَ الرِّكَائِبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔ ایک شدید گرم دن میں ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچ رہا تھا اور اس دن زیادہ سایہ اس شخص کے پاس تھا جو چادر والا تھا اور اسکے ذریعے روزہ دار لوگوں نے سایہ کیا ہوا تھا اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا وہ اٹھے انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے اور سواریاں وغیرہ بٹھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج وہ لوگ اجر لے گئے ہیں جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ اِذَا كَانَ مُسَافِرًا فِي الصَّوْمِ وَالْاِفْطَارِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ جب وہ سفر کر رہا ہو تو وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے

3560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: اَنْتَ بِالْخِيَارِ، اِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

3559- إسناده صحيح، سلم بن جنادة روى له الترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . أبو معاوية: هو محمد ب خازم الضرير . وأخرجه ابن خزيمة "2033" عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/14، ومسلم "1119" "100" في الصيام: باب أجر المفطر في السفر إذا تولى العمل، والنسائي 4/182 في الصيام: باب فضل الإفطار في السفر على الصيام، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/68 من طريق أبي معاوية، به .وأخرجه البخاري "2890" في الجهاد: باب فضل الخدمة في الغزو، من طريق إسماعيل بن زكريا ومسلم "1119" "101"، وابن خزيمة "2032" من طريق حفص بن غياث، كلاهما عن عاصم، به .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اختیار ہے اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّوْمَ وَالْإِفْطَارَ جَمِيعًا فِي السَّفَرِ طَلْقٌ مُبَاحٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سفر کے دوران روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں مطلق طور پر مباح ہیں

3561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، وَصَامَ صَائِمُنَا، وَاَفْطَرَ مُفْطِرُنَا، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان میں سفر کر رہے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو روزہ دار نے روزہ نہ رکھنے والے پر اور روزہ نہ رکھنے والے نے روزہ دار پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

3560– إسناده صحيح، محمد بن الحسن بن تسنيم روى له أبو داوٗد وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2028" .وأخرجه أحمد 6/46و 193 و 202و 207، وابن أبي شيبة 3/16، والدارمي 2/8–9، والبخاري "1942" و"1943" في الصوم: باب الصوم في السفر والإفطار، ومسلم "1121" في الصيام: باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، وأبو داوٗد "2402" في الصوم: باب الصوم في السفر، والترمذي "711" في الصوم: باب ما جاء في الرخصة في السفر، والنسائي 4/187– 188 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على هشام بن عروة فيه، وابن ماجه "1662" في الصيام: باب ما جاء في الصوم في السفر، وابن خزيمة "2028"، وابن الجارود "397" والطبري "2889" والطحاوي 2/69، والطبراني 2/69، والطبراني "2963" و"2964" و"2965" و"2967" و2968"و "2969" و"2970" و "2971" و"2972" و"2973" و"2974" و"2975" و"2976" و"2977"، والبيهقي 4/243، والبغوي "1760" من طرق عن هشام، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 1/295 في الصيام: باب ما جاء في الصيام في السفر، والطبري "2890" من طريق هشام بن عروة، عن أبيه أن حمزة بن عمرو الأسلمي قال . . . قال ابن عبد البر: هكذا قال يحيى، وقال سائر أصحاب مالك: عن هشام عن أبيه عن عائشة أن حمزة، وكذلك رواه الجماعة عن هشام . . . انظر "تنوير الحوالك" 1/276 .وأخرجه النسائي 4/187، والطبراني "2962" من طريق عبد الرحيم بن سليمان الرازي، والطبراني "2961" من طريق عبد العزيز الدراودي، كلاهما عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، عن حمزة بن عمرو أنه قال . . .وانظر "3567" .

3561– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مالك 1/295 في الصيام: باب ما جاء في الصيام في السفر، عن حميد، بهذا الإسناد .ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1947" في الصوم: باب لم يعب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بعضهم بعضاً في الصوم والإفطار، والطحاوي 2/68، والبيهقي 4/244، والبغوي "1761" .وأخرجه مسلم "1118" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية إذا كان سفره مرحلتين فأكثر، وأبو داوٗد "2405" في الصوم: باب الصوم في السفر، والبيهقي 4/244 من طرق عن حميد، به .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّوْمَ وَالْإِفْطَارَ فِي السَّفَرِ جَمِيْعًا طَلْقٌ مُبَاحٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں مطلق طور پر مباح ہیں

3562 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ حِيْنَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَصَامَ صَائِمُوْنَ، وَاَفْطَرَ مُفْطِرُوْنَ، فَلَمْ يَعِبْ هٰؤُلَاءِ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، وَلَا هٰؤُلَاءِ عَلٰى هٰؤُلَاءِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ (رمضان کی) سترہ تاریخ کو نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے یہ اس موقع کی بات ہے جب مکہ فتح ہوا تھا' تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' تو انہیں ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور انہیں ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔

ذِكْرُ جَوَازِ اِفْطَارِ الْمَرْءِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ

رمضان کے مہینے میں سفر کے دوران آدمی کے لیے روزہ نہ رکھنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3563 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ وَاَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ، وَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْاَحْدَثِ، فَالْاَحْدَثِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں روانہ ہوئے۔ آپ نے کدید پہنچنے تک روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا اور آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی روزہ ختم کر دیا' تو لوگ نبی اکرم ﷺ کے بعد میں پیش آنے والے معاملے کو اختیار کیا کرتے تھے۔

3562- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو خليفة: هو الفضل بن الحباب، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة .وأخرجه مسلم "1116" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، والطحاوي 2/68 من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "2157"، وابن أبي شيبة 3/17، وأحمد 3/45 و74، ومسلم "1116" "93" و"94"، والطحاوي 2/68 من طرق عن قتادة . به . وانظر "3558" .

3563- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/294 في الصيام: باب ما جاء في الصيام في السفر .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/271، والدارمي 2/9، والبخاري "1944" في الصوم: باب إذا صام أياماً من رمضان ثم سافر، والطحاوي 2/64، والبيهقي 4/240، والبغوي 4/240 . وانظر "3555" و"3564" و"3566" .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُفْطِرَ فِي سَفَرِهِ صِيَامَ الْفَرِيضَةِ عَلَيْهِ

مسافر کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سفر کے دوران فرض روزے کو نہ رکھے

3564 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ، قَالَ: وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْاَحْدَثَ، فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں روانہ ہوئے کدید پہنچنے تک آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے بعد میں پیش آنے والے معاملے کی پیروی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَفْطَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ السَّفَرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران روزہ ختم کر دیا تھا

3565 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِي رَمَضَانَ، فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَجَعَلَتْ نَاقَتُهُ تَهِيمُ بِهِ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ فَاَفْطَرَ، ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ شَرِبَ شَرِبُوْا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کے لئے روزہ رکھنا دشواری کا باعث ہو گیا۔ اس کی اونٹنی اسے لے کر ایک درخت کے سائے میں چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا' تو آپ نے اسے روزہ ختم کرنے کا حکم دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا آپ نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا جب لوگوں نے آپ کو دیکھ لیا کہ آپ نے پانی پی لیا ہے' تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا' (اور روزہ ختم کر دیا)

3564- إسناد صحيح، وهو مكرر الحديث "3555" .

3565- حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم . وهو في "مسند أبي يعلى" "1780" .وأخرجه الطحاوي 2/65 من طريق روح، والحاكم 1/433 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ ووافقه الذهبي . وانظر "3549" و "3551" و "3552" و "3553" و "3554" .

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ اَبُوْ زَيْدٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ، فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی منگوایا۔ آپ نے اپنے دست مبارک کو بلند کیا' تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا اور مکہ تشریف لانے تک (آپ نے روزہ نہیں رکھا) یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر کے دوران) روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا' تو جو شخص چاہے وہ (سفر کے دوران) روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالْاِفْطَارِ فِي السَّفَرِ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا اَمْرُ حَتْمٍ مُتَعَرٍ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کا حکم ہونا ایک مباح حکم ہے یہ لازمی حکم نہیں ہے

3567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو

3566– إسناد صحيح، عبد الواحد بن غياث روى له أبو داوُد، وقد وثقه المؤلف والخطيب، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 1/291، والبخاري "1948" في الصوم: باب من أفطر في السفر ليراه الناس، وأبو داوُد "2404" في الصوم: باب الصوم في السفر، من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/259 و 325، والبخاري "4279" في المغازي: باب غزوة الفتح في رمضان، ومسلم "1113" "88" في الصيام: باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، والنسائي 4/184 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور، والطبراني "10945"، وابن خزيمة "2036"، والطحاوي 2/67، والبيهقي 4/243 من طرق عن منصور، بِهِ .وأخرجه مسلم "1113" "89" من طريق عبد الكريم، عن طاووس، بِهِ .وأخرجه ابن ماجه "1661" في الصيام: باب ما جاء في الصوم في السفر، من طريق مجاهد، عن ابن عباس مختصرا . وانظر "3555" و "3563" و "3564" .

الْاَسْلَمِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَجِدُ لِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ، فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَاَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو، وَلَفْظَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے اندر سفر کے دوران روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں' تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا (اگر میں روزہ رکھ لوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رخصت ہے' جو اسے اختیار کر لیتا ہے' تو یہ اچھا ہے اور جو شخص روزہ رکھنے کو پسند کرتا ہے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): عروہ بن زبیر نے یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے اور ابومراوح نے یہ روایت حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنی ہے' تو ان دونوں کے الفاظ مختلف ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِفْطَارَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا روزے رکھنے پر فضیلت رکھتا ہے

3568 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3567– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الأسود: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، وأبو مرواح: هو الغفاري .وأخرجه مسلم "1121" "107" في الصيام: باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، والنسائي 4/186–187 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه، وابن خزيمة "2026"، والطبراني "2980"، والبيهقي 4/243، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري في "جامع البيان" "2891"، والطحاوي 2/71 من طريق حيوة، عن أبي الأسود، به .وأخرجه النسائي 4/186 من طريق سليمان بن يسار، عن أبي مرواح، به .وأخرجه الطيالسي "1175"، وأحمد 3/494، والنسائي 4/185 و 186، والطحاوي 2/69، والطبراني "2982" و "2983" و "2984" و"2985 و "2986" من طريق سليمان بن يسار، والنسائي 4/185–186، والطبراني "2988" من طريق أبي سلمة، والنسائي 4/186، من طريق حنظلة بن علي، والنسائي 4/187، والطبراني "2966" و "2978" و "2979" و "2980" من طريق عروة، والطبراني "2995"، وأبو داوُد "2403" في الصوم في السفر، والحاكم 1/433 من طريق محمد بن حمزة بن عمرو، خمستهم عن حمزة بن عمرو الأسلمي .

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ، كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصت پر عمل کیا جائے جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی لازم کردہ چیز پر عمل کیا جائے"۔



3568– إسناده قوی، وتقدم برقم "2742" .3569– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "1147" في الصيام: باب قضاء الصيام عن الميت، وأبو دود "2400" في الصوم: باب فيمن مات وعليه صيام، و "3311" في الأيمان والنذور: باب ما جاء فيمن مات وعليه صيام صام عنه وليه، والبيهقي 4/255 و6/279، والدارقطني 2/195 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "1952"، والدارقطني 2/195، والبغوي "1773" من طريق مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، بِهِ . وأخرجه أحمد 6/69، والبيهقي 4/255، والدارقطني 2/194– 195 من طريقين عن عبيد الله بن أبي جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/69 من طريق يزيد، عن عروة، بِهِ .

بَابُ الصِّيَامِ عَنِ الْغَيْرِ

باب: دوسرے شخص کی طرف سے روزہ رکھنا

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّوْمَ لَا يَجُوزُ مِنْ اَحَدٍ عَنْ اَحَدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ کسی ایک شخص کا کسی دوسرے شخص کی طرف سے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے

3569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے رکھنا لازم ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ صَوْمِ اَحَدٍ عَنْ اَحَدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے کسی ایک شخص کے کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

3570 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِىُّ، بِالْكَرْخِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اُخْتِىْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بہن کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا لازم تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری بہن کے ذمے قرض ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اُسے ادا کیا جائے)



3570– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدى، والحكم: هو ابن عتيبة .
وأخرجه مسلم "1148" "155" فى الصيام: باب قضاء عن الميت، والترمذى "716" فى الصوم: باب ما جاء فى الصوم عن الميت، وابن ماجه "1758" فى الصيام: باب من مات وعليه صيام من نذر، والبيهقى 4/255، والدارقطنى 2/195، والبغوى "1774" من طريق أبى سعيد الأشج عبد الله بن سعيد الكندى، بهذا الإسناد، وليس فى سند الترمذى والبغوى "الجكم بن عتيبة" .
وأخرجه أحمد 1/258، والبخارى "1953"، ومسلم "1148" "155"، والترمذى "717"، والطبرانى "12330"، والدارقطنى 2/195و196 من طريقين عن زائدة عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فذكره . قال الأعمش: فقال الحكم وسلمة بن كهيل جميعاً ونحن جلوس حين حدث مسلم بهذا الحديث، فقالا: سمعنا مجاهداً يذكر هذا عن ابن عباس .
وأخرجه أحمد 1/224و 227 و362، ومسلم "1158" "154"، وأبو داوُد "3310" فى الأيمان: باب ما جاء فيمن مات وعليه صيام صام عنه وليه، والطبرانى "12331"، والبيهقى 4/255 و6/279– 280 من طرق عن الأعمش، عن مسلم البطين، عن سعيد بن جبير .وأخرجه الطيالسى "2630"، وأخمد 1/338، والنسائى 7/20 فى الأيمان: باب من نذر أن يصوم ثم مات قبل أن يصوم، والطبرانى "12329"، والبيهقى 4/255 من طريق شعبة، عن الأعمش، عن مسلم البطين، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: ركبت امرأة البحر، فنذرت أن تصوم شهراً، فماتت قبل أن تصوم، فأتت أختها النبى صلى الله عليه وسلم وذكرت ذلك له، فأمرها أن تصوم شهراً عنها .وأخرجه باللفظ السالف أحمد 1/116، وأبو دادو "3308" فى الأيمان: باب فى قضاء النذر عن الميت، والبيهقى 4/256 من طريق أبى بشر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرجه البخارى "1953" تعليقاً عن عبيد الله بن عمرو، عن زيد بن أبى أنيسة، عن الحكم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، ووصله مسلم "1148" ط"156، والبيهقى 4/255– 256 من طرق عن زكريا بن عدى، عن عبيد الله بن عمرو .وعلقه البخارى "1953" من طريق أبى حريز، عن عكرمة، عن ابن عباس، ووصله البيهقى 4/256 من طريق الحسن بن سفيان، حدثنا محمد بن عبد الأعلى، حدثنا المعتمر عن الفضيل، عن أبى حريز .

بَابُ الصَّوْمِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ

باب: وہ روزہ جس سے منع کیا گیا ہے

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ حَمْلِ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الصِّيَامِ مَا عَسٰى يَضْعُفُ عَنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنے ذمے ایسے روزے لازم کر لے جو اسے کمزور کر دیں

3571 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ، قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، نَمْ وَقُمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ، فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِزَوْجَتِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنِّيْ مُخَيِّرُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا، فَاِذَا ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: صُمْ مِنْ كُلِّ جُمْعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ، قُلْتُ: فَمَا صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ؟، قَالَ: نِصْفُ الدَّهْرِ

3571- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمر بن عبد الواحد فقد روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 2/198، البخاري "1975" في الصوم: باب حق الجسم في الصوم، و "5199" في النكاح: باب لزوجك عليك حق، والبيهقي 4/299، طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "1974" في الصوم: باب حق الضيف في الصوم، و "6134" في الأدب: باب حق الضيف، ومسلم "1159" "182" و "183" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر، وابن خزيمة "2110"، والطحاوي 2/85 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه أحمد 2/189 و 200، الطحاوي 2/86 من طريقين عن أبي سلمة، به .وأخرجه الطيالسي "2255"، وعبد الرزاق "7863"، وأحمد 2/199، والبخاري "1153" في التهجد: باب رقم "20"، و "1977" في الصوم: باب حق الأهل في الصوم، و "1979" باب صوم داوُد عليه السلام، و "3419" في الأنبياء : باب قوله تعالى: (وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوراً) (النساء : من الآية 163)، ومسلم "1195"، وابن خزيمة "2109" و "2152"، والبيهقي 3/16 و 4/299 من طرق عن أبي العباس السائب بن فروخ الشاعر، عن عبد الله بن عمرو .وأخرجه أحمد 2/200 من طريق مطرف بن عبد الله، والبخاري "1978" باب صوم يوم وإفطار يوم، و "5052" في فضائل القرآن: باب قول المقرىء للقارىء : حسبك، من طريق مجاهد، والطحاوي 2/86 من طريق طلحة بن هلال أو هلال بن طلحة، ثلاثتهم عن عبد الله بن عمرو، بنحوه . ونظر "3638" و "3640" و "3658" و "3660" .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، لَيْسَ فِیْ خَبَرٍ اِلَّا فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ اِفْطَارِ الْمَرْءِ لِضَيْفٍ يَنْزِلُ بِهٖ، وَزَائِرٍ يَزُوْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھ لیتے ہو اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو (رات کے وقت) تم سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو (دن کے وقت) نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو' کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر بھی حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے میں تمہیں یہ اختیار دے رہا ہوں کہ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے' تو یہ پورا مہینہ روزہ رکھنے کے مترادف ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی) قوت محسوس کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر ہفتے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے شدت کا مطالبہ کیا' تو مجھ پر شدت کی گئی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سے زیادہ کی قوت پاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام رکھا کرتے تھے تم اس سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں نے دریافت کیا: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کا طریقہ کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف زمانہ (یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے۔" یہ الفاظ صرف اسی روایت میں منقول ہیں اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ گھر میں کسی مہمان یا ملاقاتی کے آنے پر آدمی کے لئے (نفلی روزے) کو ختم کرنا مباح ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَصُوْمَ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو

3572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

3572– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7886" . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/316، ومسلم "1026" في الزكاة: باب ما أنفق العبد من مال مولاه، وأبو داوٗد "2458" في الصوم: باب المرأة تصوم بغير إذن زوجها، والبيهقي 4/192 و303، والبغوي "1694" . وأخرجه البخاري "5192" في النكاح: باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعاً، والبيهقي 7/292 من طريقين عن عبد الله، عن معمر، بهٖ . وانظر ما بعد .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عورت کا شوہر گھر میں موجود ہو' تو وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا زُجِرَتِ الْمَرْاَةُ عَنْ اَنْ تَصُوْمَ سِوٰى شَهْرِ رَمَضَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب عورت رمضان کے مہینے کے علاوہ (کوئی نفلی روزہ) رکھتی ہے

3573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ، بِطَرْطُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصُوْمَنَّ امْرَاَةٌ يَوْمًا سِوٰى شَهْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس عورت کا شوہر موجود ہو' تو وہ رمضان کے علاوہ کسی بھی دن کا روزہ اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے''۔



3573– إسناده قوى، موسى بن أبى عثمان روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال سفيان: كان مؤدباً ونعم الشيخ كان، وأبوه روى عنه غير ابنه موسى منصور بن المعتمر، والمغيرة بن مقسم، ووثقه المؤلف، وروى البخارى له ولأبيه تعليقاً، وباقى رجاله ثقات . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان .وعلقه البخارى بإثر الحديث "5195" فى النكاح: باب لا تأذن المرأة فى بيت زوجها لآخر إلا بإذنه، عن أبى الزناد، عن موسى، عن أبيه، عن أبى هريرة، ووصله أحمد 2/245 و444و 476 و500، والحميدى "1016"، والدارمى 2/12، والحاكم 4/173 من طريق سفيان، عن أبى الزناد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .وأخرجه أحمد 2/245 و464، والدارمى 2/12، والترمذى "782" فى الصوم: باب ما جاء فى كراهية صوم المرأة إلا بإذن زوجها، وابن ماجه "1761" فى الصيام: باب فى المرأة تصوم بغير إذن زوجها، من طريق سفيان بن عيينة، والبخارى "5195"، ومن طريقه البغوى "1695" من طريق شعيب، كلاهما عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة . وانظر ما قبله .

فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ الْوِصَالِ

فصل: صوم وصال کا تذکرہ

3574 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُوَاصِلُوْا، قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنِّي لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ، اِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِي

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صوم وصال نہ رکھو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں۔ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔

3575 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

3574– إسناده صحيح على شرطهما . يزيد بن زريع سمع من سعيد بن أبي عروبة قبل اختلاطه .وأخرجه أحمد 3/235، والترمذي "778" في الصوم: باب ما جاء في كراهية الوصال للصائم، عن طريق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/128 و247 و289، وأبو يعلى "2874" و"3099" من طريق عن قتادة، به .وأخرجه أحمد 3/124 و253، وابن أبي شيبة 3/82، والبخاري "7241" في التمني: باب ما يجوز من اللو، ومسلم "1104" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، وأبو يعلى "3282"، وابن خزيمة "2070"، والبيهقي 4/282، والغوي "1739" من طريق عن ثابت، عن أنس بنحوه . وانظر "3579" .

3575– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7753"، وعنه أحمد 2/281 .وأخرجه البخاري "7299" في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، من طريق هشام، عن معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/516، والدارمي 2/8، والبخاري "1965" في الصوم: باب التنكيل لمن أكثر الوصال، و "6851" في الحدود: باب كم التعزير والأدب، ومسلم "1103" "57" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، والبيهقي 4/282 من طرق عن الزهري، به .وأخرجه أحمد 2/261 من طريق أبي سلمة، به .وأخرجه عبد الرزاق "7754"، وأحمد 2/315، والبخاري "1966"، والبيهقي 4/282، والبغوي "1736" من طريق معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/82، وأحمد 2/231 و253 و257 و345 و377 و495– 496، والبخاري "7242" في التمني: باب ما يجوز من اللو، ومسلم "1103" "58"، وابن خزيمة "2071" و"2072"، والبغوي "1738" من طرق عن أبي هريرة . قوله "كالمنكل لهم": يريد أنه عليه السلام قال لهم ذلك عقوبة، كالفاعل بهم ما يكون عبرة لغيرهم .

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُوَاصِلُوْا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُوَاصِلُ، فَقَالَ: اِنِّىْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ، رَاَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ، كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔ لوگ صومِ وصال رکھنے سے باز نہیں آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن اور دو راتوں تک انہیں صومِ وصال رکھوایا۔ پھر لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر پہلی کا چاند نظر آنے میں تاخیر ہوتی' تو میں مزید تم سے یہ روزے رکھواتا' گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سرزنش کی''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجَلِهَا نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) صومِ وصال سے منع کیا ہے

3576 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْبُجَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِىْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنِّىْ لَسْتُ فِىْ ذٰلِكَ مِثْلَكُمْ، اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ، فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے تم صرف اتنے عمل کا خود کو پابند کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔

3576- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير الحمصي، وهو وأبوه روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه مالك 1/301 في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصيام، ومن طريقة أحمد 2/237، والدارمي 2/7-8، والبغوي "1737" عن أبي الزناد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/244 و257 و418، والحميدي "1009"، ومسلم "1103" "58" في الصيام: باب النهي عن الوصال في الصوم، وابن خزيمة "2068" من طرق عن أبي الزناد، به . وانظر ما قبله .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوِصَالَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ يُبَاحُ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالُهُ مِنَ السَّحَرِ اِلَى السَّحَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ وصال جس سے منع کیا گیا ہے آدمی کا اس پر عمل کرنا اس صورت میں مباح ہے جب وہ ایک سحری سے دوسری سحری تک ہو

3577 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، وَعُمَرُ بْنُ مَالِكٍ، وَذَكَرَ، عُمَرُ اٰخَرَ مَعَهُمَا، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ، فَقِيلَ لَهُ: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُمْ كَهَيْئَتِي، اِنِّي اَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي، فَاَيُّكُمْ وَاصَلَ فَمِنْ سَحَرٍ اِلَى سَحَرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں آپ نے صومِ وصال رکھنے سے منع کیا، تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میری مانند نہیں ہو میں رات بسر کرتا ہوں تو مجھے کھلانے والا کھلا دیتا ہے اور پلانے والا پلا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے صومِ وصال رکھنا ہو تو وہ ایک صبح سے اگلی صبح تک رکھ لے۔ (یعنی ایک سحری سے اگلی سحری تک صومِ وصال رکھے یعنی افطاری کے وقت باقاعدہ کچھ کھائے پیئے نہیں)۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی روزہ رکھتے ہوئے صومِ وصال رکھے

3578 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

3577– إسناده صحيح على شرط البخاري . أبو الربيع: هو سليمان بن داوٗد بن حماد، وحيوة: هو ابن شريح، وابن الهاد: هو يزيد بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الليثي، وعبد الله بن خباب: هو الأنصاري النجاري، وعمر بن مالك المقرون بحيوة في هذا السند: روى له مسلم حديثاً واحد مقروناً بغيره، وذكره المؤلف في "ثقاته"، وقال أبو حاتم: لا بأس به، وقال ابن يونس: كان فقيهاً ووثقه أحمد بن صالح .وأخرجه ابن خزيمة "2073" من طريق ابن وهب، عن عمر بن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/8 و87، والدارمي 2/8، والبخاري "1963" في الصوم: باب الوصال، و"1967" باب الوصال إلى السحر، وأبو داوٗد "2361" في الصوم: باب الوصال، والبيهقي 2/282 من طرق عن ابن الهاد، به .وأخرجه عبد الرزاق "7755"، وأحمد 3/30 و57و 59 و95، وأبو يعلى "1133" و"1407" من طريق بشر بن حرب أبي عمرو الندبي، عن أبي سعيد الخدري .

3578– إسناده قوي، مؤمل– وإن كان سيء الحفظ– قد توبع .عبد لله بن الوليد: هو ابن ميمون الأموي، وسفيان: هو الثوري، وقزعة: هو أبو الغادية البصري .وأخرجه أحمد 2/62 عن عبد الله بن الوليد، عن سفيان، بهذا الإسناد .

الْخُدْرِيّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا وِصَالَ فِي الصِّيَامِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"روزے میں ملایا نہیں جاسکتا (یعنی صوم وصال نہیں رکھا جاسکتا)"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی صوم وصال رکھے

3579 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُوَاصِلُوْا، قَالُوْا: اِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ، اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ وَضْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِهٖ هِيَ كُلُّهَا اَبَاطِيْلُ، وَاِنَّمَا مَعْنَاهَا الْحُجَزُ لَا الْحَجَرُ، وَالْحُجَزُ طَرَفُ الْاِزَارِ، اِذِ اللهُ جَلَّ وَعَلَا كَانَ يُطْعِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْقِيْهِ اِذَا وَاصَلَ فَكَيْفَ يَتْرُكُهٗ جَائِعًا مَعَ عَدَمِ الْوِصَالِ حَتّٰى يَحْتَاجَ اِلٰى شَدِّ حَجَرٍ عَلٰى بَطْنِهٖ، وَمَا يُغْنِي الْحَجَرُ عَنِ الْجُوْعِ؟ *

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کی: آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تمام روایات جن میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا تھا یہ تمام روایات جھوٹی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں تہبند باندھا تھا۔ اس سے مراد پتھر باندھنا نہیں اور لفظ حجز سے مراد تہبند کا سرا ہے اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو کھلا بھی دیتا تھا اور پلا بھی دیتا تھا۔ اس وقت جب آپ صوم وصال رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقت کیسے بھوکا چھوڑ سکتا ہے جب آپ نے صوم وصال بھی نہیں رکھا تھا اور آپ کو پیٹ پر پتھر باندھنے کی ضرورت پیش آئی تھی حالانکہ پتھر بھوک کو کیا ختم کر سکتا ہے۔

3579– إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البخاري "1961" في الصوم، باب: الوصال، عن مسدد بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى "2972" عن أبي خيثمة، عن يحيى القطان، بِه .وأخرجه أحمد 3/173و202 و276، والدارمي 2/8، وأبو يعلى "3052" و "3215"، وابن خزيمة "2069" من طرق عن شعبة .

فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ الدَّهْرِ

فصل: ہمیشہ روزہ رکھنے کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ صَوْمِ الدَّهْرِ، وَإِنْ كَانَ قَوِيًّا عَلَيْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ہمیشہ روزہ رکھنے کو ترک کرے اگرچہ وہ اس کی قوت رکھتا ہو

3580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا أَفْطَرَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ، وَمَا كَانَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَصُومُ فِي شَعْبَانَ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں پورا مہینہ روزے نہیں رکھے اور نہ ہی کبھی کسی مہینے میں پورا مہینہ روزے چھوڑے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے زیادہ روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے۔

3581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

3580– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير عبد الله بن معاوية فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة . وحماد سلمة سمع من الجريري قبل الاختلاط، وعبد الله بن شقيق: هو العقيلي .وأخرجه أحمد 6/218، ومسلم "1156" "172" في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان واستحباب أن لا يخلي شهراً عن صوم، والنسائي 4/152 في الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، من طريق إسماعيل بن عليه، ويزيد بن زريع وهما ممن سمع من سعيد قبل الاختلاط عن سعيد بن إياس الجريري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/157 و171و 227و 228 و246، ومسلم "1156" "173" و"174"، والترمذي "768" في الصوم: باب ما جاء في سرد الصوم، والنسائي 4/152، 199 باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر، من طرق عن عبد الله بن شقيق، به .وأخرجه الطيالسي "1497"، وأحمد 6/54 و94 و109، والنسائي 4/151 من طريق سعيد بن هشام، عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/199، وابن خزيمة "2077"، والبيهقي 4/292 من طريق عبد الله بن قيس، عن عائشة . وانظر "3637" و"3648" .

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہمیشہ (یعنی روزانہ) نفلی روزہ رکھے، تو اس نے (درحقیقت) نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ بَعْضُ الدَّهْرِ لَا الْكُلُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت سے مراد کچھ زمانہ ہے تمام زمانہ مراد نہیں ہے

3582 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ: اِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ اِلَّا لَيْلًا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ كَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي فِي خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، اَرَادَ بِهِ الْاَبَدَ وَفِيهِ الْاَيَّامُ الَّتِي نُهِيَ عَنْهَا عَنْ صِيَامِهَا، مِثْلُ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالْعِيدَيْنِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی فلاں شخص دن کے وقت کبھی افطاری نہیں کرتا صرف رات کے وقت کرتا ہے (یعنی روزانہ نفلی روزہ رکھ لیتا ہے)، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس نے نہ، تو روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا''۔

3581– إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، من رجال البخاري الوليد: هو ابن مسلم القرشي الدمشقي .وأخرجه أحمد 2/198، والنسائي 4/206 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على عطاء في الخبر فيه، من طريقين عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7863"، وابن أبي شيبة 3/78، وأحمد 2/164 و188– 189و 190 و199و212، البخاري "1977" في الصوم: باب حق الأهل في الصوم، ومسلم "1159" "186" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقاً . .، والنسائي 4/206، وابن ماجه "1706" في الصيام: باب ما جاء في صيام الدهر، من طريقين عن أبي العباس الشاعر– وهو السائب بن فروخ عن عبد الله بن عمرو بن العاص .وله شاهد من حديث ابن عمر عند النسائي 4/205 و206، أخرجه من طرق عن عطاء بن أبي رباح، عنه .

3582– إسناده صحيح على شرط مسلم، خالد: هو ابن عبد الله الواسطي، والجريري: هو سعيد بن إياس، وأبو العلاء : هو يزيد بن عبد الله بن الشخير، ومطرف: هو أخو يزيد .وأخرجه أحمد 4/426 و431"، والنسائي 4/206 في الصيام: باب النهي عن صيام الدهر، وابن خزيمة "2151"، والحاكم 1/435 من طريق إسماعيل بن علية، عن سعيد بن إياس الجريري، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي . قلت: وإسماعيل بن علية سمع من سعيد قبل الاختلاط .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ وہ الفاظ جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہیں ''جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا تو اس نے درحقیقت نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا'' اس سے مراد ہمیشہ ایسا کرنا ہے اور اس میں وہ دن بھی آجاتے ہیں جن میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے جیسے ایا تشریق اور عیدین کے دن۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ سَرْدِ الْمُسْلِمِ صَوْمَ الدَّهْرِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو آدمی کے مسلسل روزہ رکھنے کی نفی کے بارے میں ہے

3583 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، يُرِيْدُ بِهِ: مَنْ صَامَ الْاَبَدَ وَفِيْهِ الْاَيَّامُ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا مِثْلُ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ مِنَ الْعِيْدَيْنِ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، يُرِيْدُ بِهِ: فَلَا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَيُؤْجَرَ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُفَارَقَتِهِ الْاِثْمَ الَّذِي ارْتَكَبَهُ بِصَوْمِ الْاَيَّامِ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا، وَلِهٰذَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا وَعَقَدَ عَلَيْهِ تِسْعِينَ، يُرِيْدُ بِهِ: ضُيِّقَ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ بِصَوْمِهِ الْاَيَّامَ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا فِيْ دَهْرِهِ

❀❀ مطرف بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہمیشہ (یعنی روزانہ) نفلی روزہ رکھے اس نے درحقیقت نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے درحقیقت نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا'' اس سے مراد یہ ہے: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اور اس میں وہ دن بھی آجائیں جس میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسے ایام تشریق اور عیدین کے دن (روایت کے یہ الفاظ) اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی چھوڑا'' اس سے مراد یہ ہے: اس نے نہ تو ہمیشہ روزہ رکھا کہ اس کو اس بات پر اجر دیا جائے کیونکہ وہ اس گناہ سے نہیں بچ سکا جس کا ارتکاب اس نے ممنوعہ دنوں میں روزہ رکھنے سے کیا ہے۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ

3583- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو بكر عبد الله بن أبي شيبة 3/78 عن عبيد بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "1147"، وأحمد 4/24 و25 و26، والنسائي 207 في الصيام: باب النهي عن صيام الدهر، وابن ماجه "1705" في الصيام: باب ما جاء في صيام الدهر، وابن خزيمة "2150"، والحاكم 1/435 من طريق شعبة، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/25، والدارمي 2/18، والنسائي 4/206– 207 من طرق عن قتادة، بِهِ .

''جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اس پر جہنم اس طرح تنگ ہو جاتی ہے'' نبی اکرم ﷺ نے نوے کا عدد بنا کر یہ بات بتائی۔اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: جہنم اس کے ان دنوں میں روزہ رکھنے کی وجہ سے تنگ ہوتی ہے جن دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے''۔

3584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا وَعَقَدَ تِسْعِينَ، اَخْبَرَنَاهُ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ مَرَّةً اُخْرٰى، قَالَ: وَضَمَّ عَلٰى تِسْعِينَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْقَصْدُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ صَوْمُ الدَّهْرِ الَّذِي فِيْهِ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَالْعِيدَيْنِ، وَاَوْقَعَ التَّغْلِيظَ عَلٰى مَنْ صَامَ الدَّهْرَ مِنْ اَجْلِ صَوْمِهِ الْاَيَّامَ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا، لَا اَنَّهُ اِذَا صَامَ الدَّهْرَ وَقَوِيَ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ الْاَيَّامِ الَّتِي نُهِيَ عَنْ صِيَامِهَا يُعَذَّبُ فِي الْقِيَامَةِ، وَاَبُوْ تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ اسْمُهُ: طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ بَصْرِيٌّ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِينَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہمیشہ (یعنی روزانہ نفلی روزہ) رکھے اس پر جہنم کو اس طرح تنگ کر دیا جائے گا''۔ نبی اکرم ﷺ نے نوے کا ہندسہ بنا کر یہ بات بتائی۔

فضل نامی راوی نے دوسری مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے'' نبی اکرم ﷺ نے نوے پر مٹھی کو بند کر لیا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں ہمیشہ روزہ رکھنے سے مراد یہ ہے: ایام تشریق اور عیدین کے دن بھی روزہ رکھ لیا جائے اور اس شخص کی شدید مذمت کی گئی ہے' جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور ان دنوں میں بھی روزہ رکھ لیتا ہے جن دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔اس سے یہ مراد نہیں ہے' جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔اور وہ اس کی قوت بھی رکھتا ہے لیکن وہ ان دنوں میں روزہ نہیں رکھتا جن دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے' تو اسے بھی قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

ابوتمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد سے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔اس کا انتقال 95 ہجری میں ہوا۔

3584- حديث صحيح الضحاك بن يسار مختلف فيه، ضعفه غير واحد، وقال أبو حاتم: لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات" وقد تابعه قتادة كما سيأتي، وباقي رجاله ثقات رجال البخاري .وأخرجه الطيالسي "514" وقد تحرف فيه "أبو تميمة" إلى: أبي غنيمة"، وأحمد 4/414، وابن أبي شيبة 3/78، والبزار "1041"، والبيهقي 4/300 من طريق الضحاك بن يسار، بهذا الإسناد .لفظ أحمد "وقبض كفه"، ولفظ ابن أبي شيبة "هكذا وطبق بكفه " .وأخرجه أحمد 4/414، والبزاز "1040"، وابن خزيمة "2154"و "2155" من طريق قتادة، عن أبي تميمة، به .وأخرجه الطيالسي "513"، وابن أبي شيبة 3/78، والبيهقي 4/300 من طريق شعبة، عن قتادة، عن أبي تميمة، عن أبي موسى، موقوفا .وأخرجه عبد الرزاق "7866" عن الثوري، عن أبي تميمة، عن أبي موسى، موقوفا ولفظه "هكذا وعقد عشرا" .وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/193

فَصْلٌ فِي صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

فصل: شک والے دن میں روزہ رکھنے کا بیان

3585 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، وَقَالَ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ ان کی خدمت میں بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے فرمایا: آگے ہو جاؤ‘ تو ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے۔ انہوں نے بتایا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے‘ تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اس دن میں روزہ رکھے جس کے بارے میں یہ شک ہو (کہ وہ رمضان کا دن ہے یا نہیں)‘ تو اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الصِّفَةِ الَّتِي اُبِيحَ بِهَا اسْتِعْمَالُ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ

اس وقت کا تذکرہ جس کے ہمراہ اس ممنوعہ فعل پر عمل کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے

3585- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن قيس رجال مسلم، وله طريق آخر يشد منه . أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي .وأخرجه الدارمي 2/2، والترمذي "686" في الصوم: باب ما جاء في كراهية صوم يوم الشك، والنسائي 4/153 في الصيام: باب صيام يوم الشك، والطحاوي 2/111، وابن خزيمة "1914"، والدارقطني 2/157 من طريق عبد الله بن سعيد الكندي، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث عمار حديث حسن صحيح، وقال الدارقطني: هذا إسناد حسن صحيح، ورواته كلهم ثقات .وأخرجه الحاكم 1/423-424، والبيهقي 4/208 من طريق ابن أبي شيبة، عن أبي خالد الأحمر، به . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي! وانظر "3595"و"3596" .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/72 عن عبد العزيز بن عبد الصمد العمي، عن منصور، عن ربعي "وقع في المطبوع من ابن أبي شيبة: عن ربعي عن منصور، وهو خطأ استدرك من "الفتح" "4/120: أن عمار بن ياسر وناساً معه أتوهم بمسلوخة مشوية في اليوم الذي يشك فيه أنه من رمضان، أو ليس من رمضان، فاجتمعوا واعتزلهم رجل، فقال له عمار: تعال فكل، قال: فإني صائم: فقال له عمار: إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر فتعال فكل . وهذا سند صحيح على شرطهما، وحسنه الحافظ في "الفتح" . وأخرجه عبد الرزاق "7318" عن الثوري، عن منصور، عن ربعي بن حراش، عن رجل قال: كنا عند عمار بن ياسر . فذكره فزاد بين ربعي وبين عمار رجلاً .وأخرجه عبد الرزاق "7318" عن الثوري، عن سماك، عن عكرمة قال: رأيته أمر رجلاً بعد الظهر فأفطر، وقال: من صام هذا اليوم فقد عصى رسول الله صلى الله عليه وسلم .

3586 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقَدَّمُوْا صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ، اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے ایک دن یا دو دن روزے نہ رکھو ماسوائے اس شخص کے جو (کسی اور معمول کے مطابق) روزے رکھتا ہو تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ اس ممنوعہ فعل کے برخلاف ہے

3587 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3586– إسناده صحيح على شرط البخاري . الوليد: هو ابن مسلم الدمشقي، وهو وإن عنعن متابع . وأخرجه النسائي 4/149 في الصيام: باب التقدم قبل شهر رمضان، عن إسحاق بن إبراهيم، وابن ماجه "1650" في الصيام: باب ما جاء في النهي أن يتقدم رمضان بصوم إلا من صام صوماً فوافقه، عن هشام بن عمار، كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، وقد تابع الوليد بن مسلم عند ابن ماجه عبد الحميد بن حبيب .وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/275، والنسائي 4/149 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على يحيى بن أبي كثير، و 4/154 باب التسهيل في صيام يوم الشك، والبغوي "1718" من طرق عن الأوزاعي، به . وأخرجه عبد الرزاق "7315" والطيالسي "2316"، وابن أبي شيبة 3/23، وأحمد 2/234 و347 و408 و477و513 و510، والدارمي 2/4، والبخاري "1914" في الصوم: باب لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين، ومسلم "1082" في الصيام: باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين، وأبو داوٗد "2335" في الصوم: باب فيمن يصل شعبان برمضان، والترمذي "685" في الصوم: باب ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم، والنسائي 4/154، والطحاوي 2/84، وابن الجارود "378"، والبيهقي 4/207 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه الشافعي 1/275، وأحمد 2/438،و 497، والترمذي "684"، والطحاوي 2/84، والبيهقي 4/207 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به .

3587– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج، فقد روى له النسائي وهو ثقة . ثابت: هو ابن أسلم البناني، ومطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير .وأخرجه أحمد 4/428 و432 و439 و446، والدارمي 2/18، والبخاري "1983" في الصوم: باب الصوم من آخر الشهر، ومسلم "1161" "200" و"201 في الصيام: باب صوم سرر شعبان، وأبو داوٗد "2328" في الصوم: باب في التقدم، والبيهقي 4/210 من طرق عن مطرف، بهذا الإسناد .قال الخطابي في "معالم السنن" 2/96 تعليقاً على هذا الحديث وحديث ابن عباس عند أبي داوٗد وهو بمعنى حديث أبي هريرة السابق: هذان الحديثان متعارضان فيگ الظاهر، ووجه الجمع بينهما أن يكون الأول إنما هو شيء كان الرجل قد أوجبه على نفسه بنذره، فأمره بالوفاء به، أو كان ذلك عادة قد اعتادها في صيام أواخر الشهور، فتركه لاستقبال الشهر، فاستحب له صلى الله عليه وسلم أن يقضيه .وأما المنهي عنه في حديث ابن عباس "وكذلك في حديث أبي هريرة " فهو أن يبتدىء المرء متبرعاً به من غير إيجاب نذر ولا عادة قد كان تعودها فيما مضى، والله أعلم . وسرر الشهر: آخره، وفيه لغتان، يقال: سرر الشهر، وسراره .

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَوْ لِرَجُلٍ: اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا شاید کسی اور شخص سے فرمایا: کیا تم نے اس مہینے کے آخر میں سے کچھ روزے رکھے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم (کسی مہینے میں کوئی نفلی روزہ) نہ رکھو تو ایک یا دو دن روزہ رکھ لیا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ؟، اَرَادَ بِهٖ سِرَارَ شَعْبَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم نے اس مہینے کے آخر کے روزے رکھے ہیں" تو اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد شعبان کے آخر کے روزے ہیں

3588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَوْ لِرَجُلٍ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ: فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ لَفْظَةُ اسْتِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الْاِعْلَامُ بِنَفْيِ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ الْمُسْتَخْبَرِ عَنْهُ كَالْمُنْكِرِ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ وَهٰذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ اَتَسْتُرِيْنَ الْجِدَارَ اَرَادَ بِهِ الْاِنْكَارَ عَلَيْهَا بِلَفْظِ الْاِسْتِخْبَارِ وَاَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ يَوْمَيْنِ مِنْ شَوَّالٍ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهَا السِّرَارُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّهْرَ اِذَا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ يَسْتَتِرُ الْقَمَرُ يَوْمًا وَاحِدًا وَاِذَا كَانَ الشَّهْرُ ثَلَاثِيْنَ يَسْتَتِرُ الْقَمَرُ يَوْمَيْنِ وَالْوَقْتُ الَّذِيْ خَاطَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ عَدَدُ شَعْبَانَ كَانَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ اَجْلِهٖ اَمَرَ بِصَوْمِ يَوْمَيْنِ مِنْ شَوَّالٍ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی اور شخص سے یہ فرمایا: کیا تم نے شعبان کے آخر میں کوئی روزہ رکھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم روزہ نہ رکھو تو دو دن

3588– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 4/443 و444، ومسلم "1161" "199" في الصيام: باب صوم سرر شعبان، وأبو داوُد "2328" في الصوم: باب في التقدم، والطحاوي 2/83– 84، والبيهقي 4/210 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله .

روزے رکھ لیا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کیا تم نے اس مہینے کے اختتامی دنوں کے روزے رکھیں ہیں۔ اس میں لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے: اس فعل پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی جائے جس کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے یعنی اگر کسی نے اس فعل کا ارتکاب کیا ہو تو اس کا انکار کرنے کے مترادف ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی طرح ہوگا جو آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: ''کیا تم دیوار کو رکاوٹ بنا رہی ہو'' تو یہاں دریافت کرنے کے الفاظ کے ذریعے ان کا انکار کرنا مراد تھا۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو شوال کے دو روزے رکھنے کا حکم دیا تو اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ سرار ہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: مہینہ جب **29** دن کا ہو تو چاند دو دن تک پوشیدہ رہتا ہے۔ وہ وقت جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس موقع پر شعبان **30** دن کا ہو۔

اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے دو دن کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

3589 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ نُدْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ، فَاَفْطِرُوا حَتّٰى يَجِيءَ رَمَضَانُ

✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب شعبان کا نصف ہو جائے' تو روزے رکھنا ترک کر دو' یہاں تک کہ رمضان آ جائے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْاَخِيرِ مِنْ شَعْبَانَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے شعبان کے آخری نصف حصے میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

3589- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/442، وعبد الرزاق "7325"، وابن أبي شيبة 3/21، والدارمي 2/17، وأبو داود "2337" في الصوم: باب في كراهية ذلك، والترمذي "738" في الصوم: باب ما جاء في كراهية الصوم في النصف الثاني من شعبان لحال رمضان، وابن ماجه "1651" في الصيام: باب ما جاء في النهي أن يتقدم رمضان بصوم إلا من صام صوماً فوافقه، والبيهقي 4/209 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد .

3590 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ، قُلْتُ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَتَدْنُوَنَّ، قُلْتُ: فَحَدِّثْنِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ غَبَرَةُ سَحَابٍ، اَوْ قَتَرَةٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ

❁❁ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں عکرمہ کے پاس ایک ایسے دن میں آیا جس کے بارے میں یہ شک تھا کہ کیا یہ رمضان کا دن ہے وہ اس دن کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آگے آؤ اور کھانا کھاؤ میں نے کہا: میں نے' تو روزہ رکھا ہوا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ضرور آگے آؤ گے۔ میں نے کہا: پھر آپ (اس بارے میں) مجھے کوئی حدیث بیان کریں' تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(رمضان کے) مہینے سے پہلے اس کا استقبال نہ کرو (یعنی اس کے شروع ہونے سے پہلے ہی روزے رکھنا شروع نہ کردو) اس کو (یعنی پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر عید الفطر کرو اگر تمہارے درمیان اور اس (چاند) کے درمیان بادل کی رکاوٹ آ جائے' یا (چاند کو دیکھنے میں) دشواری ہو تو تم تیس کی تعداد کو پورا کر لو''۔

3590– إسناده حسن، سماك قد توبع، وباقي رجاله على شرط البخاري . يحيى بن كثير: هو العنبري، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1912" .وأخرجه الحاكم 1/424–425 من طريق عبد الملك بن محمد الرقاشيء عن يحيى بن كثير، بهذا الإسناد . وصححه ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 1/226، والدارمي 2/2، والنسائي 4/136 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه، والبيهقي 4/207، والبغوي "1716" من طريق حاتم بن أبي صغيرة، والنسائي 4/153–4/ 154 باب صيام يوم الشك، من طريق أبي يونس، والطبراني "11754"، والبيهقي 4/207 من طريق زائدة، والطيالسي "2671"، والبيهقي 4/207 من طريق أبي عوانة، والطبراني "11755" و "11757" من طريق الوليد بن أبي ثور والحسن بن صالح، ستتهم عن سماك بن حرب، بِهِ .وأخرجه الطبراني "11706" من طريق أشعث بن سوار، عن عكرمة، بِهِ .وأخرجه مالك 1/287 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان، عن ثور بن زيد الديلي، عن أبي عباس . وهو منقطع .وأخرجه الشافعي 1/274، وعبد الرزاق "7302"، والدارمي 2/3، والنسائي 4/135، وابن الجارود "375"، والبيهقي 4/207 من طريق عمرو بن دينار، عن محمد حنين "وتحرف في المطبوع من "مسند الشافعي " إلى: خبير، و"سنن الدارمي" إلى: جبير" عن ابن عباس .وأخرجه النسائي 4/135 من طريق عمرو بن دينار، عن ابن عباس .وأخرجه ابن أبي شيبة 3م22، ومسلم "1088" "30" في الصيام: باب بيان أنه لا اعتبار بكبر الهلال وصغره، وابن خزيمة "1915"، والدارقطني 2/162 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة قال: سمعت أبا البختري قال: أهللنا رمضان ونحن بذات عرق، فأرسلنا رجلاً إلى ابن عباس رضي الله عنه يسأله، فقال ابن عباس: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله قد أمده لرؤيته، فإن أغمي عليكم فأكملوا العدة" .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِنْشَاءِ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ الْاَوَّلِ مِنْ شَعْبَانَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی شعبان کا ابتدائی نصف حصہ گزرنے کے بعد روزے رکھے

3591 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى يَجِيْءَ شَهْرُ رَمَضَانَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نصف شعبان گزر جانے کے بعد روزہ نہیں رکھا جائے گا' یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ آ جائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ الْمَرْءُ صِيَامَ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ مُبْتَدَاَيْنِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رمضان کے روزوں سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا شروع کر دے

3592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقَدَّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو' ماسوائے اس شخص کے جو (کسی اور معمول کے مطابق) روزہ رکھتا ہو' تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّصُوْمَ الْمَرْءُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَشُكُّ فِيْهِ اَمِنْ شَعْبَانَ، اَمْ مِنْ رَمَضَانَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اس دن میں روزہ رکھے جس کے بارے میں

3591- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو، وزهير بن محمد: هو التيمي . وانظر "3589" .

3592- إسناده حسن، رجاله رجال البخاري غير الحميد وهو ابن حبيب بن أبي العشرين الدمشقي- وهو صدوق . وأخرجه ابن ماجه "1650" في الصيام: باب ما جاء في النهي أن يتقدم رمضان بصوم إلا من صام صوماً فوافقه، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد . وانظر "3586" .

یہ شک ہو کہ کیا یہ شعبان کا دن ہے یا رمضان کا دن ہے

3593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اگر تم اس وقت تک روزے رکھنا شروع نہ کرو جب تک (پہلی کے چاند کو) نہیں دیکھ لیتے اور اس وقت تک عید الفطر نہ کرو جب تک اسے دیکھ نہیں لیتے اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم گنتی پوری کرلو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ شک والے دن میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

3594 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ

3593– إسناده صحيح على شرط البخاري، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري . إسماعيل: هو ابن عُلية، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه أحمد 2/5، ومسلم "1080" "6" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، والدارقطني 2/161، والبيهقي 4/202 من طريق إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7307" من طريق معمر، وأبو داوُد "2320"، والبيهقي 4/204 من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن أيوب، بِهِ .وأخرجه مالك 1/286 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان، عن نافع، بِهِ .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والدارمي 2/3، والبخاري "1906" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا"، ومسلم "1080" "3"، والنسائي 4/134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث، والبيهقي 4/204، والدارقطني 2/161، والبغوي "1713" .وأخرجه أحمد 2/13، وعبد الرزاق "7306"، ومسلم "1080"، والنسائي 4/134 باب ذكر الاختلاف على عبيد الله بن عمر في هذا الحديث، والبيهقي 4/205 من طريق نافع، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/145، والشافعي 1/274، والبخاري "1900" باب هل يقال: رمضان أو شهر رمضان، ومسلم "1080" "8" والنسائي 4/134، وابن ماجه "1654" في الصيام: باب ما جاء في صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته، من طريق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر . وأخرجه البيهقي 4/305 من طريق عاصم بن محمد، عن أبيه، عن ابن عمر .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"رمضان سے پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو اس کو (یعنی پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر عید الفطر کرو اور اگر اس سے پہلے بادل رکاوٹ بن جائیں تو تم تیس کی تعداد کو پورا کرلو"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشُكُّ فِيهِ اَمِنْ شَعْبَانَ هُوَ اُمْ مِنْ رَمَضَانَ، كَانَ آثِمًا عَاصِيًا، إِذَا كَانَ عَالِمًا بِنَهْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص اس دن میں روزہ رکھتا ہے جس کے بارے میں

یہ شک ہو کہ کیا یہ شعبان کا حصہ ہے یا رمضان کا' تو ایسا شخص گناہگار اور نافرمان ہوتا ہے جبکہ اسے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کا علم بھی ہو

3595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ السِّنْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، وَقَالَ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے وہاں ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی انہوں نے فرمایا: تم لوگ کھانا کھاؤ' تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا اس نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایسے دن میں روزہ رکھے جس کے بارے میں اسے شک ہو' تو اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ اَمِنْ شَعْبَانَ هُوَ اُمْ مِنْ رَمَضَانَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ اس دن روزہ رکھا جائے' جس کے بارے میں

یہ شک ہو کہ کیا یہ شعبان کا حصہ ہے یا رمضان کا حصہ ہے

3596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ:

3594- إسناده حسن، سماك قد توبع، وباقي رجاله على شرط الشيخين . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم .وأخرجه الترمذي "688" في الصوم: باب ما جاء أن الصوم لرؤية الهلال والإفطار له، والنسائي 4/136 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه، عن قتيبة، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/20، والطبراني "11756" من طريق أبي الأحوص، به . وانظر "3590" .

3595- صحيح، وهو مكرر "3585" .

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ، فَأُتِيَ بِشَاةٍ، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ

صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے دن میں موجود تھے جس کے بارے میں یہ شک تھا کہ کیا یہ رمضان ہے یا نہیں۔ ایک بکری لائی گئی' تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص آج کے دن میں روزہ رکھے گا اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَوْمِ الْمَرْءِ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ اَمِنْ رَمَضَانَ هُوَ اَمْ مِنْ شَعْبَانَ، اِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ الرُّؤْيَةُ

آدمی کے لیے اس دن روزہ رکھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کے بارے میں

یہ شک ہو کہ کیا یہ رمضان کا حصہ ہے یا شعبان کا حصہ ہے یہ اس وقت ہے جب بادل چھائے ہوئے ہوں (پہلی کا چاند نہ دیکھا جا سکے)

3597 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، اِلَّا اَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اس وقت تک روزہ رکھنا شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک عیدالفطر نہ کرو جب تک اسے دیکھ نہ لو' البتہ اگر تم پر بادل چھایا ہوا ہو' تو حکم مختلف ہے' اگر تم پر بادل چھایا ہوا ہو' تو تم گنتی پوری کر لو''۔

3596- رجاله ثقات رجال الصحيح، وهو في "مسند أبي يعلى "1644" .وأخرجه أبو داوُد "2334" في الصوم: باب كراهية صوم يوم الشك، وابن ماجه "1645" في الصيام: باب ما جاء في صيام يوم الشك، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وانظر "3585" و"3595" .

3597- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "صحيحه" "1080" "9" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، عن يحيى بن أيوب المقابري، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1080" "9"، والبيهقي 4/205 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به .وأخرجه مالك 1/286 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان، ومن طريقه الشافعي 1/272، والبخاري "1907" في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا"، والبيهقي 4/205، والبغوي "1714" عن عبد الله بن دينار، به .

فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْعِیْدِ

فصل: عید کے دن روزہ رکھنا

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمَيْنِ اللَّذَيْنِ يُعَيَّدُ فِيهِمَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ان دودنوں میں روزہ رکھا جائے جن میں عید منائی جاتی ہے

3598 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے عیدالفطر کا دن اور عیدالاضحیٰ کا دن۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْعِيْدِ لِلْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مسلمانوں کی عید کے دن روزہ رکھا جائے

3599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالْقَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ

3598- إسناده صحيح على شرط الشيخين . الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو فى "الموطأ" 1/300 فى الصيام: باب يوم الفطر والأضحى والدهر .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/511 و529، ومسلم "1138" فى الصيام: باب النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، والبيهقى 4/297، والبغوى "1794" .وأخرجه البخارى "1993"

3599- حديث صحيح، رجال ثقات إلا أن المغيرة وهو ابن مقسم الضبى- مع اتفاق الأئمة على توثيقه، ضعف الإمام أحمد روايته عن إبراهيم النخعى خاصة، قال كان يدلسها وإنما سمعها من حماد . قزعة: هو ابن يحيى .وأخرجه أبو يعلى "1166" عن أبى خيثمة، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/7 و34و51-52، والحميدى "750"، وابن أبى شيبة 3/104، والدارمى 2/20، والبخارى "1197" فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب مسجد بيت المقدس، و "1864" فى جزاء الصيد: باب حج النساء، و "1995" فى الصوم: باب صوم يوم النحر، ومسلم 2/799 "140" فى الصيام: باب النهى عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، وابن ماجه "1721" فى الصيام: باب فى النهى عن صيام يوم الفطر والأضحى، وأبو يعلى "1160" من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن قزعة، به .وأخرجه الطيالسى "2238"، وأحمد 3/45 و45- 46 من طريق قتادة، عن قزعة، به . وأخرجه الطيالسى "2242"، وأحمد 3/96، والبخارى "1991" فى الصوم: باب صوم يوم الفطر، ومسلم "141"/2، وأبو داؤد "2417"

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَوْمَ فِیْ يَوْمِ عِيدٍ *

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عید کے دن روزہ نہیں رکھا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَوْمَ فِیْ يَوْمِ عِيدٍ اَرَادَ بِهِ الْفِطْرَ وَالْاَضْحٰی

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''عید کے دن روزہ نہیں رکھا جائے گا'' اس سے آپ کی مراد عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن ہے

3600 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ، قَالَ:

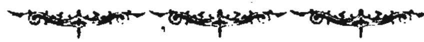
(متن حدیث): شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا، يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْاٰخَرُ يَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ، قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَجَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِیْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيدَانِ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ، فَقَدْ اَذِنْتُ لَهُ، قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ، فَجَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَطَبَ النَّاسَ

ابوعبید جو ابن اظہر کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں عید کے موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوا وہ تشریف لائے انہوں نے نماز ادا کی۔ انہوں نے نماز مکمل کی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ ایک اس دن جب تم اپنے روزوں کے بعد عید الفطر کرتے ہو اور دوسرا وہ دن جس دن میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

3600- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو عبيد مولى ابن أزهر: هو سعد بن عبيد الزهري . وهو في "الموطا" 1/178- 179 في العيدين: باب الأمر بالصلاة قبل الخطبة في العيدين، ومن طريقه اخرجه البخاري "1990" في الصوم: باب صوم يوم الفطر، ومسلم "1137" في الصيام: باب النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، والبغوي "1795" . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/103- 104، والبخاري "5571" في الأضاحي: باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود مها، وابو داوُد "2416" في الصوم: باب في صوم العيدين، والترمذي "771" في الصوم: باب ما جاء في كراهية الصوم يوم الفطر والنحر، وابن ماجه "1722" في الصيام: باب في النهي عن صيام يوم الفطر والأضحى، وابن الجارود "402"، والبيهقي 4/297 من طرق عن الزهري،

ابوعبید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی عید کی نماز میں شرکت کی' وہ تشریف لائے۔ انہوں نے نماز ادا کی جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج کے دن تم لوگوں کی دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں (یعنی آج عید کے دن جمعہ بھی ہے)' تو نواحی علاقوں کے رہنے والے لوگوں میں سے جو شخص جمعہ کا انتظار کرنا چاہے وہ اس کا انتظار کرے اور جو شخص واپس جانا چاہے وہ واپس چلا جائے۔ میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

ابوعبید نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز عید میں شرکت کی اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں محصور کر دیا گیا تھا وہ تشریف لائے انہوں نے نماز ادا کی۔ جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو لوگوں کو خطبہ دیا۔



فَصْلٌ فِیْ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

فصل: ایام تشریق میں روزہ رکھنا

3601 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّامُ مِنًى اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّامُ مِنًى اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ، لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ ضِدِّهِ، وَهُوَ صَوْمُ اَيَّامِ مِنًى، فَقَيَّدَ بِالزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ بِلَفْظِ الْاَمْرِ بِالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فِيْهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں''۔

3601- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو- وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- روى له البخارى مقروناً ومسلم فى المتابعات، وهو صدوق، وباقى رجاله على شرط الشيخين . وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة" 4/21، وعنه أخرجه ابن ماجه "1719" فى الصيام: باب ما جاء فى النهى عن صيام أيام التشريق . وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" 2/26: هذا إسناد صحيح! رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 2/513 و535، والطبرى فى "جامع البيان" "3912"، والطحاوى 2/244 من طريق روح بن عبادة، عن صالح بن أبى الأخضر، عن ابن شهاب، عن ابن المسيب، عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه سلم أمر عبد الله بن حذافة أن يطوف فى أيام منى "ألا لا تصوموا هذه الأيام، فإنها أيام أكل وشرب وذكر الله"، وصالح بن أبى الأخضر مع ضعفه يعتبر به . وأخرجه الدارقطنى 4/283 من طريق عبد الله بن بديل، عن الزهرى، به بلفظ: بعث رسول الله صلى الله عليه سلم بديل بن ورقاء الخزاعى على جمل أورق يصيح فى فجاج منى . . . وذكر منها "وأيام منى أيام أكل وشرب وبعال " . وفى الباب عن نبيشة الهذلى عند مسلم "1141"، وأحمد 5/75 و76، وأبى داوٗد "2813"، والنسائى 7/170، والطحاوى 2/245، والبيهقى 4/297 . وعن كعب بن مالك عند مسلم "1142" . وعن عبد اللّٰه بن حذافة عند أحمد 3/450- 451، وابن أبى شيبة 4/21، والطحاوى 2/244 . وعن بشر بن سحيم عند الطيالسى "1299"، وابن أبى شيبة 4/20- 21، والدارمى 2/23-24، والنسائى 8/104، وابن ماجه "1720"، والطحاوى 2/245، والبطرى "3914"، والبيهى 4/298 . وعن على بن أبى طالب عند الشافعىّ 1/265، وأحمد 1/92 و104، وابن أبى شيبة 4/19، والبطرى "3916"، والطحاوى 2/243- 244، وابن خزية "2147"، والحاكم 1/434- 435، والبيهقى 4/298 . وعن عمرو بن العاص عند مالك 1/376و 377، وأحمد 4/197، والدارمى 2/24، وأبى داوٗد "2418"، والحطاوى 2/244، والحاكم 1/435، والبيهقى 4/297- 298 . وعن سعد بن أبى وقاص عند الطحاوى 2/244 . وعن عائشة عند الطحاوى 2/244 . وعن أم الفضل عند الطحاوى 2/245 . وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عند أحمد 2/39 .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں'' اس میں لفظی طور پر اس فعل پر عمل کرنے کی اطلاع دی گئی ہے لیکن اس سے مراد اس کے متضاد سے منع کرنا ہے اور وہ متضاد منیٰ کے مخصوص دنوں میں روزہ رکھنا ہے تو یہاں آپ نے ان ایام میں روزہ رکھنے کی ممانعت کو ان دنوں میں کھانے اور پینے کے حکم کے الفاظ کے ہمراہ مقیر (یعنی بیان) کیا ہے۔

3602 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ طَعْمٍ وَّذِكْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّامُ طَعْمٍ، لَفْظَةُ اِخْبَارٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، فَزَجَرَ عَنْ صِيَامِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ بِلَفْظِ اِبَاحَةِ الْاَكْلِ فِيْهَا، فَقَالَ: اَيَّامُ طَعْمٍ وَّقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرٍ قَصَدَ بِهِ النَّدْبَ وَالْاِرْشَادَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایام تشریق کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کھانے کے دن ہیں'' یہ لفظی طور پر اطلاع ہے۔ اس سے مراد ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں کھانے کے مباح ہونے کے الفاظ کے ذریعے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ''کھانے کے دن ہیں'' اور جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''ذکر کرنے کے دن ہیں''۔ اس کے ذریعے آپ نے استحباب اور رہنمائی مراد لی ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے

3603 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى

3602- إسناده حسن، عمر بن أبي سلمة قال ابن عدى: حسن الحديث لا بأس به، وقد تابعه عليه محمد بن عمرو فى الرواية المتقدمة، وباقى رجاله ثقات على شرطهما .وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان " "3911" عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/229، والطبرى، والطحاوى 2/245 من طريق هشيم، به .وأخرجه أحمد 2/378 .

3603- حديث صحيح .سعد بن يزيد الفراء ذكره المؤلف فى "الثقات" 8/283، وقد توبع عليه، وباقى رجاله على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 4/152، وابن أبى شيبة 3/104 و4/21 "وفى هذا الموضع "عن أمه عن عتبة بن عامر " وهو تحريف"، والدارمى 2/23، وأبو داؤد "2419" فى الصوم: باب صيام أيام التشريق، والترمذى "773" فى الصوم: باب ما جاء فى كراهية الصوم فى أيام التشريق، والنسائى 5/252 فى مناسك الحج: باب النهى عن صوم يوم عرفة، والطبرانى "803"/17، وبن خزيمة "2100"، والطحاوى 2/71، والحاكم 1/434، والبيهقى 4/298، والغوى "1796" من طرق عن موسى بن على، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبى، وهو كما قالوا .

بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث) يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَاَيَّامُ التَّشْرِيقِ هُنَّ عِيدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ، هُنَّ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عرفہ کا دن اور قربانی کا دن اور ایام تشریق یہ ہماری اہل اسلام کی عید ہے یہ کھانے پینے کے دن ہیں''۔



فَصْلٌ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

فصل: عرفہ کے دن روزہ رکھنا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مُجَانَبَةُ الصَّوْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِذَا كَانَ بِعَرَفَاتٍ لِيَكُوْنَ اَقْوٰى عَلَى الدُّعَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے اس دن جب وہ عرفات میں ہوتا کہ وہ دعا مانگنے کے لیے زیادہ قوی ہو

3604 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نُجَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ، وَلَا آمُرُ بِهِ، وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ

❀❀ عبداللہ بن ابونجیح اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے۔ آپ نے اس دن روزہ نہیں رکھا میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا' تو میں بھی یہ روزہ نہیں

3604- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة .وأخرجه الدارمي 2/23، والترمذي "751" في الصوم: باب كراهية صوم يوم عرفة بعرفة، والغوى "1792" من طرق عن ابن عليه، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن .وأخرجه الترمذي "751"، ومن طريقه البغوي "1792" من طريق سفيان بن عيينة، عن ابن أبي نجيح، به . وأخرجه عبد الرزاق "7829"، والحميدي "681"، والطحاوي 2/72 من طريقين عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رجل، عن ابن عمر .وأخرج الطحاوي 2/72 من طريق سفيان، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمْ يصم رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أبوبكر ولا عمر ولا عثمان ولا على رضى الله عنهم يوم عرفة .وأخرج الحميدي "682" عن سفيان، عن عمرو، عن أبي الثورين الجمحي قال: سألت ابن عمر عن صيام يوم عرفه فنهاني .

رکھوں گا اور نہ ہی اسے رکھنے کا حکم دوں گا' البتہ میں اس سے منع بھی نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُفْطِرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ حَتّٰى يَكُوْنَ اَقْوٰى عَلَى الدُّعَاءِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عرفہ کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھے تا کہ وہ اس دن میں دعا مانگنے کے لیے زیادہ قوی ہو

3605 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرُمَّانٍ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَكَلَ قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ اُمُّ الْفَضْلِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُتِيَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انار پیش کیا گیا' تو آپ نے اسے کھالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا تھا' تو آپ نے اسے پی لیا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْوَاقِفِ بِعَرَفَةَ الْإِفْطَارُ لِيَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى دُعَائِهٖ وَابْتِهَالِهٖ

اس بات کا تذکرہ عرفہ میں وقوف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے تا کہ وہ دعا مانگنے اور گریہ وزاری کرنے کے لیے زیادہ قوت حاصل کر لے

3606 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ:

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ

3605– إسناده صحيح، عبد الواحد بن غياث روى له أبو داؤد، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/338 و 340، وابن خزيمة "2102"، والبيهقي 4/284 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، لفظ البيهقي: أن ابن عباس أفطر بعرفة، أتي برمان فأكله وقال: حدثتني أم الفضل . . .وأخرجه عبد الرزاق "7814"، وأحمد 1/360، والترمذي "750" في الصوم: باب كراهية صوم يوم عرفة بعرفة، من طريقين عن ايوب، به .وأخرجه أحمد 1/217 و 278 و259، والبيهقي 4/283–284 مِنْ طريق سعيد بن جُبير، عَنِ ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/344 من طريق صالح مولى التوأمة، عن ابن عباس أنهم تماروا في صوم النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة، فأرسلت أم الفضل إلى النبي صلى الله عليه وسلم بلبن فشرب .

صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَارْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَ

❀❀ سیّدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے ان کی موجودگی میں عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف کیا کچھ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ کچھ کا کہنا تھا نبی اکرم ﷺ نے روزہ نہیں رکھا ہوا' تو سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اس وقت اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُمَيْرٌ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عمیر نامی راوی منفرد ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام ہے

3607 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): اِنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِيْ شَاْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ مَيْمُوْنَةُ بِحِلَابٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، وَكَذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ قَرَابَتِهٖ، فَيُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّ الْفَضْلِ، وَمَيْمُوْنَةُ كَانَتَا بِعَرَفَاتٍ فِيْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ، حَيْثُ حُمِلَ الْقَدَحُ مِنَ اللَّبَنِ مِنْ عِنْدِهِمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُسِبَ الْقَدَحُ وَبَعْثَتُهٗ اِلٰى اُمِّ الْفَضْلِ فِيْ خَبَرٍ، وَاِلٰى مَيْمُوْنَةَ فِي اٰخَرَ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں کو عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے معاملے میں

3606– إسناده صحيح على شرطهما . أبو النضر: هو سالم، وعمير: هو ابن عبد الله الهلالي . وهو في "الموطأ" 1/375 في الحج: باب صيام يوم عرفة . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/340، والبخاري "1988" في الصوم: باب صوم يوم عرفة، ومسلم "1123" "110" في الصيام: باب استحباب الفطر للحاج يوم عرفة، وأبو داوُد "2441" في الصوم: باب في صوم يوم عرفة، والبيهقي 4/283، والبغوي "1791" . وأخرجه عبد الرزاق "7815"، وأحمد 6/339 و 340، ومسلم "1123" "110" "111" من طرق عن أبي النضر، به .

3607– إسناده صحيح على شرط مسلم . عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري المصري . وأخرجه البخاري "1989" في الصوم: باب صوم يوم عرفة، عن يحيى بن سليمان، ومسلم "1124" في الصيام: باب استحباب الفطر للحاج يوم عرفة، والبيهقي 4/283 من طريق هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . والحلاب: هو الإناء الذي يحلب فيه .

شک ہوا' تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (دودھ کا) پیالہ بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت موقف میں وقوف کیے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا' جبکہ لوگ (آپ کو) دیکھ رہے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آپ کے ساتھ تھیں۔ اسی طرح آپ کے رشتہ داروں کی ایک جماعت بھی آپ کے ساتھ تھی تو اس بات کا احتمال موجود ہے کہ سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا عرفات میں ایک ہی مقام پر موجود ہوں اور دودھ کا وہ پیالہ ان دونوں خواتین کے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جایا گیا ہو تو ایک روایت میں اس پیالے اور اس کو بھیجنے کی نسبت سے سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا کی طرف کر دی گئی اور دوسری روایت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف کر دی گئی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ صَوْمِ الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَإِنْ أَمِنَ الضَّعْفَ لِذَلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ذی الحج کے عشرے کے روزوں کو ترک کر دے اگرچہ وہ ان کی وجہ سے کمزوری سے محفوظ ہو

3608 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْمُخَرِّمِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ الْعَشْرَ قَطُّ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔



3608- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/41، ومسلم "1176" "9" في الاعتكاف: باب صوم عشر ذي الحجة، والترمذي "756" في الصوم: باب ما جاء في صيام العشر، والبغوي "1793" من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1176"، وأبو داؤد "2439" في الصوم: باب في فطر العشر، وابن خزيمة "3103" من طرق عن الأعمش، به . وأخرجه ابن ماجه "1729" في الصيام: باب صيام العشر، من طريق منصور، عن إبراهيم، به .

فَصْلٌ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

فصل: جمعہ کے دن روزہ رکھنا

3609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْقَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا اَنَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نَهٰى عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا بلکہ رب کعبہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنْهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس سے منع کیا ہے

3610 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ،

3609– إسناده صحيح، عبد الله بن عمرو ذكره المؤلف في "الثقات" 5/49، وأخرج له مسلم متابعة "455"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن جعدة وهو ثقة .وأخرجه أحمد 2/248، والحميدي "1017"، وابن خزيمة "2157" من طريق سفيان، بهذا الإسناد "وقد سقط من المطبوع من "مسند الحميدي": سفيان" .وأخرجه عبد الرزاق "7807"، وعنه أحمد 2/286 عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، بِهٖ .وأخرجه أحمد 2/286 عن محمد بن بكر، عن ابن جريج، أخبرني عمرو بن دينار، عن يحيى بن جعدة، عن عبد الرحمٰن بن عمرو القارى، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/392 عن يونس بن محمد المؤدب، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/363 من طريق خالد بن الحارث، كلاهما عن المستور بن عبّاد الهنائي، عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومي، عن أبي هريرة . وهذا سند صحيح .وانظر "3610" و "3612" و "3613" و "3614" .

3610– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأوبر: واسمه زياد الحارثي، كذا سماه النسائي والدولابي 1/117 وأبو أحمد الحاكم وغيرهم، ووثقه ابن معين والمصنف .وأخرج عبد الرزاق "7806"، والطيالسي "2595"، وعلي بن الجعد "533"، وابن أبي شيبة 3/45، وأحمد 2/365 و 422 و 458، 526، والطحاوي 2/78 من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 2/303 و532، والطحاوي 2/78، وابن خزيمة "2161"، والحاكم 1/437 من طرق عن معاوية بن صالح، عن أبي بشر، عن عامر بن لدين الأشعري، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/407 عن عفان، عن همام، عن قتادة، عن صاحب له، عن أبي هريرة . وانظر "3609" و "3612" و "3613" و "3614" .

(متن حدیث): عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ يُقَالُ لَهُ اَبُو الْاَوْبَرِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ اَبِي هُرَيْرَةَ اِذْ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّكَ نَهَيْتَ النَّاسَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَالَ: مَا نَهَيْتُ النَّاسَ اَنْ يَصُوْمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَصُوْمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّهُ يَوْمُ عِيْدٍ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْهُ بِاَيَّامٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيَّامٍ يُرِيْدُ بِهٖ بَعْضَ الْاَيَّامِ

❀❀ عبدالملک بن عمیر' جو بنو حارث بن کعب سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جن کا نام ابواوبر تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ نے لوگوں کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے لوگوں کو جمعہ کے دن رزوہ رکھنے سے منع نہیں کیا بلکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تم لوگ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو' کیونکہ یہ عید کا دن ہے' البتہ اگر تم اس کے ساتھ دوسرے دن کو ملا لو (تو حکم مختلف ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''بِاَيَّامٍ'' اس سے مراد کوئی ایک دن ہے۔

3611 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: اَصُمْتِ اَمْسِ؟، قَالَتْ: لَا، قَالَ: اَفَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَاَفْطِرِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں جمعہ کے دن تشریف لائے۔ انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کل تم نے روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کل تمہارا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر روزہ توڑ دو۔

3611- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبده بن سليمان: هو الكلابي، وقد سمع من سعيد بن أبي عروبة قبل اختلاطه، وسعيد: هو ابن أبي عروبة . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/43 .وأخرجه الطحاوي 2/78، وابن خزيمة "2162" من طريق عبدة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة "2162" من طريق ابن أبي عدي، وعبد الأعلى، وخالد بن الحارث، وعبدة بن سليمان، اربعتهم عن سعيد بن أبي عروبة، به .وأخرجه أحمد 6/324 و430 من طريق شعبة وهمام، وابن أبي شيبة 3/44- 45، والبخاري "1986" في الصوم: باب يوم الجمعة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/276، والبيهقي 4/302، والبغوي "1805" من طريق شعبة، وأخرجه أبو داؤد "2422" في الصوم: باب الرخصة في ذلك، من طريق همام، والطحاوي 2/78 من طريق همام وحماد بن سلمة، ثلاثتهم عن قتادة، عن أبي أيوب العتكي المراغي، عن جويرية بنت الحارث .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّخُصَّ الْمَرْءُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْعِبَادَةِ دُونَ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی باقی دنوں اور باقی راتوں کو چھوڑ کر جمعہ کی رات اور اس کے دن کو کسی بھی قسم کی عبادت کے لیے مخصوص کر لے

3612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کی رات کو باقی راتوں کو چھوڑ کر نوافل ادا کرنے کے لئے مخصوص نہ کرو اور جمعہ کے دن کو باقی دنوں کے درمیان روزہ رکھنے کے لئے مخصوص نہ کرو"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَخْصِيصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلِهَا بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن اور اس کی رات کو روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے کے لیے مخصوص کر لیا جائے

3613 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3612- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي، فقد روى له الترمذي النسائي وبن ماجه، وهو ثقة . حسين بن علي: هو الجعفي، وزائدة: وهو ابن قدامة الثقفي، هشام: هو ابن حسان . وهو في "صحيح ابن خزيمة "1176" .وأخرجه الحاكم 1/311 من طريق موسى بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد، وصححه على شرطهما ووافقه الذهبي .وأخرجه مسلم "1144" "148" في الصيام: باب كراهة صيام يوم الجمعة منفرداً، والبيهقي 4/302 من طريق حسين بن علي، به .وأخرجه أحمد 2/394 من طريق عوف، عن محمد بن سيرين، به .وفي الباب عن أبي الدرداء عند أحمد 6/444 . وانظر "3609" و"3610" و"3613" و"3614" .

3613- إسناده صحيح .وهو مكرر ما قبله .

(متن حدیث): لَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ، وَلَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باقی دنوں کے درمیان جمعہ کے دن کو روزے کے لئے مخصوص نہ کرو اور باقی راتوں کے درمیان جمعہ کی رات کو نوافل ادا کرنے کے لئے مخصوص نہ کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَوْمَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُبَاحٌ اِذَا صَامَ الْمَرْءُ مَعَهُ الْخَمِيسَ اَوِ السَّبْتَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مباح ہے جب آدمی اس کے ہمراہ جمعرات یا ہفتہ کے دن روزہ رکھے

3614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَصُومُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے تو وہ اس سے ایک دن پہلے یا اس کے بعد (ایک دن) بھی روزہ رکھے''۔



3614- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد من رجاله، ومن فوقه من رجالهما .وأخرجه أبو داوُد "2420" في الصوم: باب النهي عن أن يخص يوم الجمعة بصوم، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/43، ومسلم "1144" "147" في الصيام: باب كراهة صيام يوم الجمعة منفرداً، والترمذي "743" في الصوم: باب ما جاء في كراهية صوم يوم الجمعة وحده، وابن ماجه "1723" في الصيام: باب في صيام يوم الجمعة، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "1820" وابن خزيمة "2610"، والبيهقي 4/302، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "1804" من طريق أبي معاوية، به .وأخرجه أحمد 2/495، وابن خزيمة "2158" من طريق ابن نمير، والبخاري "1985" في الصوم: باب صوم يوم الجمعة، ومسلم "1144" "147" وابن ماجه "1723"، وابن خزيمة "2159" من طريق حفص بن غياث كلاهما عن الأعمش، به .وأخرجه عبد الرزاق "7805"، الطحاوي 2/78 و79 من طرق عن أبي هريرة .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/44 من طريق مجاهد، عن أبي هريرة موقوفاً .

فَصْلٌ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

فصل: ہفتہ کے دن روزہ رکھنا

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ مُفْرَدًا

اس بات کی ممانعت کہ صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھا جائے

3615 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ نُوْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ الْمَازِنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): تَرَوْنَ يَدِيْ هٰذِهِ؟ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن بسر مازنی جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں تم نے میرے یہ ہاتھ دیکھے ہیں میں نے ان کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی میں نے آپ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم لوگ ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو ماسوائے اس روزے کو جو تم پر فرض ہے اور اگر کسی شخص کو (ہفتے کے دن) چبانے کے لئے درخت کی جڑ ملتی ہے تو وہ اس کے ذریعے ہی افطار کر لے“۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّهُ اِذَا قُرِنَ بِيَوْمٍ اٰخَرَ جَازَ صَوْمُهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ نے) ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے

3615- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير حسان بن نوح فقد روى له النسائي، وهو ثقة . إلا أن الحديث قد أعله غير واحد من الأئمة، فقد قال الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/81: ولقد أنكر الزهري حديث الصماء في كراهة صوم يوم السبت، ولم يعده من حديث أهل العلم بعد معرفته به، حدثنا محمد بن حميد بن هشام الرعيني، حدثنا عبد الله بن صالح، حدثني الليث، قال: سئل الزهري عن صوم يوم السبت، فقال: لا بأس به، فقيل له: فقد روى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كراهته، فقال: ذاك حديث حمصي، فلم يعده الزهري حديثاً يقال به وضعفه .

• اس کے ہمراہ اس بات کا بیان کہ جب اس کے ہمراہ ایک اور دن کا روزہ ملا دیا جائے تو اس دن کا روزہ رکھنا جائز ہوگا

3616 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ زَاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ،

(متنِ حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّنَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوْنِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُسَائِلُهَا عَنْ اَيِّ الْاَيَّامِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ لِصِيَامِهَا؟ فَقَالَتْ: يَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَكَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوا ذٰلِكَ، فَقَامُوا بِاَجْمَعِهِمْ اِلَيْهَا، فَقَالُوْا: اِنَّا بَعَثْنَا اِلَيْكِ هٰذَا فِيْ كَذَا وَكَذَا، وَذَكَرَ اَنَّكِ قُلْتِ كَذَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ يَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: اِنَّهُمَا عِيْدَانِ لِلْمُشْرِكِيْنَ، وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَهُمْ

✿✿ کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا' تاکہ میں ان سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر کون سے دن میں روزہ رکھا کرتے تھے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہفتے کے دن اور اتوار کے دن میں۔ میں ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ سب لوگ اٹھ کر سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں خود حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ ہم نے اس شخص کو آپ کی خدمت میں اس مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا' اس نے' تو یہ بات بتائی ہے کہ آپ نے یہ بات بیان کی ہے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر ہفتے اور اتوار والے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: یہ دونوں مشرکین کی عید کے دن ہیں (وہ اس دن کھاتے پیتے ہیں)' تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان کے برخلاف کروں۔



3616- إسناده قوى عبد الله بن محمد بن عمر وأبوه ذكرهما المؤلف فى "الثقات"، وروى عنهما جمع، ووثقهما الإمام الذهبى فى "الكاشف"، وباقى السند رجاله ثقات رجال "الصحيح ابن خزيمة" "2167". وأخرجه أحمد 6/323- 324، والطبرانى "616"/23و"964"، الحاكم 1/436، وعنه البيهقى 4/303، من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وسيرد برقم "3646".

بَابُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

باب: نفلی روزہ رکھنا

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بَعْضَ النَّهَارِ لَا يَكُوْنُ صَوْمًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ دن کے کچھ حصے کا روزہ نہیں ہوتا

3617 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ؟، قَالُوْا: مِنَّا مَنْ طَعِمَ، وَمِنَّا مَنْ لَّمْ يَطْعَمْ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَمْ يَطْعَمْ مِنْكُمْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ طَعِمَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَآذِنُوْا اَهْلَ الْعَرُوْضِ، فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ

✿✿ حضرت محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عاشورہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگوں نے کچھ کھایا ہے اور کچھ نے کچھ نہیں کھایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے اور جس نے کچھ کھا لیا ہے تو وہ بقیہ دن (کا روزہ) مکمل کرے اور نواحی علاقے کے لوگوں کو یہ اطلاع دے دو کہ وہ بقیہ دن کو مکمل کریں (یعنی کچھ نہ کھائیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَعْضَ النَّهَارِ قَدْ يَكُوْنُ صِيَامًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دن کے کچھ حصے کا روزہ ہو جاتا ہے

3617- إسناده صحيح على شرطهما غير صحابيه فقد روى له النسائي وابن ماجه . محمد بن كثير: هو العبدي، وسفيان: هو الثوري، وحصين بن عبد الرحمٰن: هو السلمي .وأخرجه أحمد 4/388، وابن أبي شيبة 3/54- 55، والنسائي 4/192 في الصيام: باب إذا طهرت الحائض أو قدم المسافر في رمضان: هل يصوم بقية يومه، وابن ماجه "1735" في الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2091" من طرق عن حصين، بهذا الإسناد، زاد ابن أبي شيبة وابن ماجه "يعني أهل العروض من حول المدينة" . قوله "العروض" قال ابن الأثير: أراد من بأكناف مكة والمدينة، يقال لمكة والمدينة واليمن: العروض، ويقال للرساتيق بأرض الحجاز: الأعراض، واحدها: عرض بالكسر .

3618 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَسْمَاءِ بْنِ حَارِثَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اِلٰى قَوْمِهِ، قَالَ: مُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُوْمُوا هٰذَا الْيَوْمَ، قُلْتُ: فَاِنْ وَجَدْتُهُمْ قَدْ طَعِمُوا قَالَ: فَلْيُتِمُّوا اٰخِرَ يَوْمِهِمْ

حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں کو یہ ہدایت کرو کہ وہ آج کے دن روزہ رکھیں میں نے دریافت کیا: اگر میں ان لوگوں کو ایسی حالت میں پاؤں کہ وہ کچھ کھا چکے ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دن کے آخر تک اسے مکمل کریں (یعنی مزید کچھ نہ کھائیں)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصَوْمِ بَعْضِ الْيَوْمِ مِنْ عَاشُوْرَاءَ لِمَنْ غَفَلَ عَنْ اِنْشَاءِ الصَّوْمِ لَهُ

عاشورہ کے دن کا کچھ حصے میں روزہ رکھنے کا حکم ہونا یہ اس شخص کے لیے ہے جو اس دن روزہ رکھنے سے غافل ہو

3619 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ اَكَلَ فَلَا يَاْكُلْ شَيْئًا بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيَصُمْ

3618– إسناده حسن، عبد الرحمٰن بن حرملة: هو ابن عمرو الأسلمي، روى له مسلم متابعة حديثا واحدا وحديثه عند أهل السنن، وهو مختلف فيه، قال ابن معين: صالح، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: يخطىء، وقال ابن عدي: لم أر في حديثه حديثا منكرا، وضعفه يحيى بن سعيد، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق ربما أخطأ، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه الطبراني "869" من طريق أبي مسلم الكشي، حدثنا سهل بن بكار، حدثنا وهيب "وقد تحرف فيه إلي: وهب"، حدثنا عبد الرحمٰن بن حرملة، حدثني يحيى بن هند بن حارثة، عن عمّه أسماء بن حارثة .قال الهيثمي 3/185: رواه الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" ورجاله رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 3/484 عن عفان، عن وهيب، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 4/78 من طريق أبي معشر البراء، عن ابن حرملة، عن يحيى بن هند بن حارثة، عن أبيه، وكان من أصحاب الحديبية، وأخوه الذي بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر قومه بصيام يوم عاشوراء وهو أسماء بن حارثة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه . . . والإسناد لأسماء بن حارثة .وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 4/322، والحاكم 3/528–529 من طريق محمد بن عمر، عن سعيد بن عطاء بن أبي مروان، عن أبيه، عن جده، عن أسماء بن حارثة الأسلمي . "سقط "عن أبيه" من طبقات ابن سعد" .وأخرجه الحاكم 3/529–530 من طريق وهيب، عن عبد الرحمٰن بن حرملة الأسلمي، عن يحيى بن هند بن حارثة، عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم بعثه . . . وصححه ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 3/484، والبخاري في "التاريخ الكبير" 8/238–239، والطبراني "545"/22، والطحاوي 2/73 من طريق ابن إسحاق، عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد، عن حبيب بن هند بن أسماء الأسلمي، عن هند بن أسماء قال: بعثني . . . وأورده الهيثمي 3/185 وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" ورجال أحمد ثقات .

39

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو لوگوں کے درمیان یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا آج عاشورہ کا دن ہے، جس شخص نے کچھ کھا لیا ہو تو وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس شخص نے کچھ نہ کھایا ہو یا کچھ نہ پیا ہو تو وہ روزہ رکھ لے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَوْ بَعْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِمَنْ عَجَزَ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ بِكَمَالِهٖ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ اور اگر آدمی اس دن کا مکمل روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو دن کے کچھ حصے (میں روزے کے مستحب ہونے کا تذکرہ)

3620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ اِلٰى قُرَى الْاَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ: مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ، وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُوْمُهٗ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ وَنَذْهَبُ بِهِمْ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَاِذَا بَكٰى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهَا اِيَّاهُ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ

سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن صبح کے وقت مدینہ منورہ کے اردگرد موجود انصار کی آبادیوں کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو وہ اپنا روزہ مکمل کرے اور جس شخص نے کچھ کھا لیا ہو تو وہ بقیہ دن کا روزہ رکھے (یعنی مزید کچھ کھائے پیے نہیں)

سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ اس دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھوایا کرتے تھے ہم انہیں ساتھ لے کر مسجد آ جاتے تھے اور ان کے لئے آٹے کی گڑیا بنا لیتے تھے جب ان میں سے کوئی ایک بچہ کھانے کے لئے روتا تھا' تو ہم وہ اسے دے دیتے تھے' یہاں تک کہ افطاری کا وقت ہو جاتا تھا (تو ہم روزہ کھولتے تھے)

3619- إسناده صحيح على شرط الشيخين . الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد . وأخرجه أحمد 4/50، والبخاري "2007" باب صيام يوم عاشوراء، و "7265" في أخبار الآحاد: باب ما كان يبعث النبي صلى الله عليه وسلم من الأمراء والرسل واحدا بعد واحد، ومسلم "1135" في الصيام: باب من أكل في عاشوراء فليكف بقية يومه، والنسائي 4/192 في الصيام: باب إذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع، وابن خزيمة "2092"، والبيهقي 4/288، والبغوي "1784" من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به .

3620- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه البخاري "1960" في الصيام: باب صوم الصبيان، ومن طريقه البغوي "1783"، وأخرجه مسلم "1136" "136" في الصيام: باب من أكل في عاشوراء فليكف بقية يومه، والبيهقي 4/288، والطبراني 24/"700" من طرق عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/359 و 359-360، ومسلم "1136" "137"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/73 من طرق عن خالد بن ذكوان، به .

39
39

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَرْضَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ رَمَضَانَ كَانَ صَوْمَ عَاشُوْرَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کا روزہ فرض تھا

3621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةَ، وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عاشورہ کا دن ایک ایسا دن تھا جس میں قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا جب رمضان فرض ہوا، تو وہ فرض قرار پایا اور عاشورہ کے دن کو ترک کر دیا گیا، تو جو شخص چاہتا تھا وہ (عاشورہ کے دن) روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا وہ ترک کر دیتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ فِي صِيَامِهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ صَوْمِهِ رَمَضَانَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں اختیار دے دیا گیا ہے اس کے بعد کہ وہ (آدمی) رمضان میں روزے رکھتا ہے

3621– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوي "1702" من طريق أبي معصب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد .وهو في "الموطأ" 1/299 في الصيام، باب: صيام يوم عاشوراء، وأبو داوُد "2442" في الصوم: باب في صوم يوم عاشوراء، والبيهقي 4/288 .وأخرجه عبد الرزاق "7844" و "7845"، وابن أبي شيبة 3/55، وأحمد 6/162، والبخاري "3831" في مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، و "5404" في التفسير: باب (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) (البقرة: 183)، ومسلم "1125" "113" و"114" في الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، والترمذي "753" في الصوم: باب ما جاء في الرخصة في ترك يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2080"، والدارمي 2/23، وابن حازم الهمذاني في "الاعتبار" ص133 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق "7842" وقد تحرَّف فيه "عروة" إلى "عبدة"، والشافعي 1/262–263، وأحمد 6/244، والبخاري "1592" في الحج: باب قول الله تعالى: (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) (المائدة: 97)، و"1893" في الصوم: باب وجوب صوم رمضان، و "2001" و"4502"، ومسلم "1125" "114"و "115" و"116"، والطحاوي 2/74، والبيهقي 4/288 و 290، والهمذاني في "الاعتبار" ص133 من طرق عن عروة، بِهِ .

3622 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَمَا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ: مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے یہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔

''جو شخص چاہے وہ اس دن روزہ رکھ لے اور جو شخص چاہے وہ روزہ نہ رکھے''۔

3623 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ كَانَتْ تَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عاشورہ کا دن ایک ایسا دن ہے' جس میں زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ روزہ رکھا کرتے تھے' تو تم میں سے جو شخص اس دن روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو شخص اسے ناپسند کرے وہ اسے چھوڑ دے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الِافْتِدَاءَ وَالتَّخْيِيرَ كَانَ فِي صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ لَا فِي رَمَضَانَ

3622- إسناده صحيح، عبد الله بن معاوية-وهو ابن موسى الجمحي-: روى له أبو داوٗد والترمذى وابن ماجة، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 2/57 و143، وابن أبى شيبة 3/55، والبخارى "4501" فى التفسير: باب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) (البقرة: 183)، ومسلم "1126" "117" فى الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، وأبو داوٗد "2443" فى الصوم: باب صوم يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2082"، والبيهقى 2/289 من طرق عن عبيد الله بن عمر العمرى، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمى 2/22، وعبد الرزاق "7848"، والبخارى "1892" فى الصوم: باب وجوب صوم رمضان، ومسلم "1126" "119" و "120"، والطحاوى 2/76، والهمذانى فى "الاعتبار" ص 133، والبيهقى 4/290 من طرق عن نافع، به .وأخرجه البخارى "2000" فى الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، ومسلم "1126" "121" من طريق أبى عاصم، عن عمر بن محمد بن زيد العسقلانى، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه .وانظر الحديث الآتى .

3623- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الشافعى 1/264، ومسلم "1126" "118" فى الصيام: باب صوم يوم عاشوراء وابن ماجه "1737" فى الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، والطحاوى 2/76، والبيهقى 4/290 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وانظر الحديث السابق .

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ فدیہ دینے اور اختیار کا یہ حکم عاشورہ کے روزے کے بارے میں ہے رمضان کے بارے میں نہیں ہے

3624 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا فِىْ رَمَضَانَ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَافْتَدٰى بِاِطْعَامِ مِسْكِيْنٍ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ رمضان میں یوں روزے رکھتے تھے کہ جو شخص چاہتا تھا وہ روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا وہ روزہ چھوڑ دیتا تھا اور غریب کو کھانا کھلانے کا فدیہ دے دیا کرتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم میں سے جس شخص کو رمضان کا مہینہ ملے' تو وہ اس میں روزے رکھے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَجّٰى فِيْهِ كَلِيْمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَهْلَكَ مَنْ ضَادَّهٗ وَعَادَاهُ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) کو نجات عطا کی تھی اور جن لوگوں نے ان کی مخالفت کی تھی اور ان سے دشمنی رکھی تھی انہیں ہلاکت کا شکار کیا تھا

3625 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

3624– إسناده صحيح على شرط مسلم، بكير: هو ابن عبد الله بن الأشج، ويزيد: هو ابن أبى عبيد .وأخرجه مسلم "1145" "150" فى الصيام: باب بيان نسخ قوله تعالى: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ) (البقرة: من الآية 184)، بقوله: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: من الآية 185)،وابن خزيمة "1903 والبيهقى 4/200 من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى "4507" فى التفسير: باب: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: من الآية 185) ومسلم "1145" "149"، والنسائى 4/190 فى الصيام: باب تأويل قول الله عز وجل: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) (البقرة: 184)، وأبو داوُد "2315" فى الصوم: باب نسخ قوله: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ) (البقرة: من الآية 184)، والترمذى "798" فى الصوم: باب ما جاء: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ) (البقرة: من الآية 184)، والبيهقى 4/200 من طريق قتيبة بن سعيد، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، بِه . وأخرجه الدارمى 2/15 من طريق عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، عن يزيد مولى سلمة، بِه .

(متن حدیث): قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ يَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا هٰذَا، قَالُوْا: يَوْمٌ عَظِيْمٌ نَجَّى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَاَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ، فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا لِلّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوْلٰى بِمُوْسٰى، وَاَحَقُّ بِصِيَامِهِ مِنْكُمْ، فَصَامَهُ، وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ) تشریف لائے' تو آپ نے یہودیوں کو پایا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ ایک عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا کی تھی اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو ڈبو دیا تھا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنے کے لئے اس دن روزہ رکھا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے مقابلے میں ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں اور اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ اَنَّ الْاَمْرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

3626 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ، وَاَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ

3625- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وابن سعيد: هو عبد الله .وأخرجه مسلم "1130" "128" في الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/291 و310، والبخاري "2004" في الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، و "3397" في أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسَى) (طه: 9) (وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسَى تَكْلِيماً) (النساء : من الآية 164)، ومسلم "1130" "128"، وابن ماجه "1734" في الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، والبيهقي 4/286 من طرق عن أيوب، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/56، والدارمي 2/22، والبخاري "4680" في التفسير : باب: (وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْ اِسْرائِيلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهُ بَغْياً وَّعَدْواً) (يونس: من الآية 90)، و "4737" باب (وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلَى مُوْسَى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقاً فِي الْبَحْرِ يَبَساً) (طه: من الآية 77)، ومسلم "1130" "127"، والطحاوي 2/75، الطبراني "12442"/12 البيهقي 4/289 من طريق شعبة، وأخرجه البخاري "3943" في مناقب الأنصار: باب إتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة، ومسلم "1130" ,"127" وأبو داوُد "2444" في الصوم: باب في صوم يوم عاشوراء، وابن خزيمة "2084"، والبغوي "1782" من طريق هشيم، كلاهما عن أبي بشر، عن سعيد بن جبير، به .وأخرجه الطبراني "12362"/12 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن سعيد بن جبيربه .

❁❁ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ انہوں نے عاشورہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکھنا تم پر لازم قرار نہیں دیا گیا' لیکن میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو جو شخص (اس دن میں) روزہ رکھنا پسند کرے وہ روزہ رکھ لے''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ إِذِ الْيَهُوْدُ كَانَتْ تَتَّخِذُهُ عِيْدًا فَلَا تَصُوْمُهُ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہودی اس دن کو عید کے طور پر مناتے ہیں اور وہ اس دن روزہ نہیں رکھتے ہیں

3627 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ يَهُوْدُ تَتَّخِذُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ عِيْدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَالِفُوْهُمْ، صُوْمُوا أَنْتُمْ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودی عاشورہ کے دن کو عید قرار دیتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کے برخلاف کرو تم لوگ (عاشورہ کے دن) روزہ رکھو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُنْشِئَ الصَّوْمَ التَّطَوُّعَ بِالنَّهَارِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ الْعَزْمُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْهُ

3626– إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو فى "صحيحه" "1129" فى الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة "2085"، والطبرانى "744"/19 من طريق يونس، بِهِ .وأخرجه مالك 1/299 فى الصيام: باب صيام يوم عاشوراء، ومن طريقه الشافعى 1/265، البخارى "2003" فى الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، ومسلم "1129"، والطحاوى 2/77، والطبرانى "749"/19، والبيهقى 4/290، والبغوى "1785" .

3627– إسناده صحيح على شرط البخارى، محمد بن إشكاب: هو محمد بن الحسين بن إبراهيم العامرى، وأبو عميس: هو عتبة بن عبد الله بن عتبة الهذلى .وأخرجه أحمد 4/409، وابن أبى شيبة 3/55، والبخارى "2005" فى الصوم: باب صيام يوم عاشوراء، و "3942" فى مناقب الأنصار: باب إتيان اليهود النبى صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة، ومسلم "1131" فى الصيام: باب صوم يوم عاشوراء، والبيهقى 4/289 من طريق حماد بن أسامة، عن أبى عميس، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1131" "130" من طريق حماد بن أسامة، عن صدقة بن أبى عمران، عن قيس، بِهِ .

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے کی نیت کر لے اگرچہ اس نے اس سے پہلے رات کے وقت اس کا پختہ ارادہ نہ کیا ہو

• 3628 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ؟، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاِنِّی صَائِمٌ، قَالَتْ: ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اُهْدِیَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَّاْنَاهُ لَكَ، فَقَالَ: اَدْنِيهِ، فَاَصْبَحَ صَائِمًا، ثُمَّ اَفْطَرَ

❀❀ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن میں دوسری مرتبہ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں "حیس" تحفے کے طور پر دیا گیا ہے وہ ہم نے آپ کے لئے سنبھال کر رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پیش کرو، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے روزہ رکھا ہوا تھا پھر آپ نے روزہ ختم کر دیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِنْشَاءِ الْمَرْءِ الصَّوْمَ التَّطَوُّعَ مِنْ غَيْرِ نِيَّةٍ تَتَقَدَّمُهُ مِنَ اللَّيْلِ

یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ رات کے وقت پہلے سے نیت نہ کرنے کے باوجود آدمی نفلی روزہ رکھ لے

3629 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

3628- إسناده صحيح على شرط مسلم، طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي المدني .وأخرجه أبو داوٗد "2455" في الصوم: باب في الرخصة في ذلك، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/207، ومسلم "1154" "170" في الصيام: باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال، والترمذي "733" في الصوم: باب صيام المتطوع بغير تبييت، والنسائي 4/195 في الصيام: باب النية في الصيام ولاختلاف على طلحة بن يحيى في خبر عائشة فيه، وابن خزيمة "2143" من طريق وكيع به .وأخرجه الشافعي "706"/1، وعبد الرزاق "7793"، وأحمد 6/49و207، ومسلم "1154" "169"، وأبو داوٗد "2455"، والترمذي "734"، والنسائي 4/194 و195، والطحاوي 2/109، وأبو يعلى "4563"، وابن خزيمة "2143"، والبيهقي 4/203، والبغوي "1745" من طريق طلحة بن يحيى، به .وأخرجه عبد الرزاق "7792"، والنسائي 4/195-196 من طريق إسرائيل عن سماك "وزاد النسائي: عن رجل " عن عائشة بنت طلحة، به .وأخرجه النسائي 4/193 و194و195، وأبو يعلى "4743" من طريق مجاهد عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/195 من طريق أم كلثوم، عن عائشة . وأخرجه البيهقي 4/203 من طريق عكرمة، عن عائشة، وانظر الحديث رقم "3629"و"3630" .ولحيس: هو مخلوط من دقيق وسمن وتمر .وفي الحديث دليل جواز صوم التطوع بنية من النهار، وأن المتطوع بالصوم جائز له أن يفطر"

الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامَنَا، فَجَائَنَا يَوْمًا، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ؟، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: اِنِّي صَائِمٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کھانے کو پسند کرتے تھے۔ ایک دن آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (کچھ کھانے کے لئے) ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا عَدِمَ غَدَائَهُ اَنْ يُنْشِءَ الصَّوْمَ يَوْمَئِذٍ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ اگر اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں ملتا تو وہ اس دن میں روزہ رکھ لے

3630 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلُ عَلَيْنَا، فَيَقُوْلُ: اَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟، فَنَقُوْلُ: لَا، فَيَقُوْلُ: اِنِّي صَائِمٌ، قَالَتْ: وَدَخَلَ عَلَيْنَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، حَيْسٌ اُهْدِيَ لَنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ اَصْبَحْتُ وَاَنَا صَائِمٌ ثُمَّ دَعَا بِهٖ فَطَعِمَ

❀❀ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے آپ دریافت کرتے کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے؟ اگر ہم جواب دیتے: جی نہیں' تو آپ فرماتے پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! ہمیں ''حیس'' تحفے کے طور پر دیا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح' تو میں نے روزہ رکھنے کی نیت کی تھی۔ پھر آپ نے کھانا منگوایا اور اسے کھالیا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُسْلِمِ ذُنُوْبَ سَنَةٍ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، وَتَفَضُّلِهٖ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ بِمَغْفِرَةِ ذُنُوْبِ سَنَتَيْنِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

3629- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة " .وأخرجه ابن خزيمة "2141" من طريق أبي قلابة عبد الملك بن محمد الرقاشي، عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "3628" و"3630" .

3630- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مسند أبي يعلى" "4596" . وانظر الحديثين لسابقين .

اللہ تعالیٰ کا اس مسلمان کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ

جو عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل وکرم کے تحت اس شخص کے دو سال کے گناہوں کی مغفرت کر دینا جو عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے

3631 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ سَنَةٍ، قَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَصُوْمُ يَوْمَ عَرَفَةَ، قَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ، وَمَا قَبْلَهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سال بھر (روزہ رکھنے کے برابر ہے) اس نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سال کے اور اس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ وَمَا قَبْلَهَا يُرِيْدُ مَا قَبْلَهَا سَنَةً وَاحِدَةً فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "وہ ایک سال اور اس سے پہلے کے

(گناہوں کو) ختم کر دیتا ہے" اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے کے ایک سال (کے گناہوں کو ختم کرتا ہے)

3632 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3631- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن معبد- وهو الزماني- فمن رجال مسلم، سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقتادة: هو ابن دعامة .وأخرجه عبد الرزاق "7826" و"7831" و"7865" من طريق معمر، والبيهقي 4/286 من طريق هشام، كلاهما عن قتادة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/308 و310 و311، والطحاوي 2/77، والبيهقي 4/286، وأبو داوُد "2426" في الصوم: باب في صوم الدهر تطوعاً، من طريق مهدي بن ميمون، وأحمد 5/297، ومسلم "1162" "197" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفه وعاشوراء والاثنين والخميس، والطحاوي 2/72 و77، والبيهقي 4/286، والبغوي "1789" من طريق شعبة، والطحاوي 2/72و 77 من طريق جرير، ثلاثتهم عن غيلان بن جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 5/296، وعلي بن الجعد في "مسنده" "1816" و"1817"، وعبد الرزاق "7827" و"7832"، وابن أبي شيبة 3/58 من طريق عن أبي قتادة .وأخرجه أحمد 5/296 من طريق أبي حرملة، عن أبي قتادة موقوفاً . وانظر الحديث الآتي .

(متن حدیث): صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ امید ہے کہ یہ اس سے پہلے کہ ایک سال کے اور اس کے بعد کے ایک سال کے (اور اس ایک سال کے) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ یہ اس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَصُوْمَ يَوْمًا قَبْلَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ لِيَكُوْنَ آخِذًا بِالْوَثِيقَةِ فِي صَوْمِهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ عاشورہ کے دن سے پہلے ایک دن روزہ رکھے تا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے میں مضبوط ہو جائے

3633 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، وَنِعْمَ الْجَلِيسُ كَانَ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ عَاشُوْرَاءَ؟، فَاسْتَوَى جَالِسًا، ثُمَّ قَالَ: عَنْ أَيِّ بَابِهِ تَسْأَلُ؟، قَالَ: قُلْتُ: عَنْ صِيَامِهِ، أَيَّ يَوْمٍ

3632- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مسلم "1162" "196" فى الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، والترمذى "752" فى الصوم: باب ما جاء فى الحث على صوم يوم عاشوراء، وأبو داوُد "2425" فى الصوم: باب فى صوم الدهر تطوعاً، وابن ماجه "1730" فى الصيام: باب صيام يوم عرفة، و "1738" باب صيام يوم عاشوراء، والطحاوى 2/77، وابن خزيمة "2087"، والبيهقى 4/286، والبغوى "1790" من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وانظر لحديث السابق .

3633- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلى أبو الوليد الطيالسى، والحكم بن الأعرج: هو الحكم بن عبدا لله بن إسحاق بن الأعرج البصرى .وأخرجه أحمد 1/239 و 280 و344، وابن أبى شيبة 3/58، ومسلم "1133" فى الصيام: باب أى يوم يصام فى عاشوراء، وأبو داوُد "2446" فى الصوم: باب ما روى أن عاشوراء اليوم التاسع، والترمذى "754" فى الصوم: باب ما جاء عاشوراء أى يوم هو، وابن خزيمة "2098"، والطحاوى 2/75، والبيهقى 4/287، والبغوى "1786" من طرق عن حاجب بن عمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/246 -247، ومسلم "1133"، وابن خزيمة "2096" من طريق معاوية بن عمرو، وعبد الرزاق "7940"، وأحمد 1/360 من طريق يونس بن عبيد، كلاهما عن الحكم، بِه . قال البيهقى فى "السنن الكبرى" 4/278: وكأنه رضى الله عنه أراد صومه مع العاشر، وأراد بقوله فى الجواب: "نعم" ما روى من عزمه صلى الله عليه وسلم على صومه، والذى يبين هذا . . . فذكر حديث ابن عباس موقوفاً: "صوموا التاسع والعاشر وخالفوا اليهود" - وأخرجه عبد الرزاق "7839" وحديثه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "لئن بقيت لآمرن بصيام يوم قبله أو يوم بعده" .

نَصُوْمُهُ؟، قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ، ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ تَاسِعِهٖ صَائِمًا، قُلْتُ: اَكَذٰلِكَ كَانَ يَصُوْمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ

❁❁ حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت زمزم کے کنویں کے پاس اپنی چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا وہ بڑے بہترین ہم نشین تھے میں نے ان سے عاشورہ کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے دریافت کیا: تم اس کے بارے میں کسی حوالے سے پوچھنا چاہتے ہو میں نے دریافت کیا: اس کے روزے کے بارے میں کہ کون سے دن ہمیں روزہ رکھنا چاہئے' تو انہوں نے فرمایا: جب تم محرم کا چاند دیکھ لو' تو گنتی شروع کر دو پھر تم اس کی نو تاریخ کو روزہ رکھنا میں نے کہا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ صِيَامَ الدَّهْرِ لِمُعْقِبِ رَمَضَانَ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ

رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کو' اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ (سال بھر) روزہ رکھنے کے طور پر نوٹ کرنے کا تذکرہ

3634 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَاَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ، فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے' تو یہ ہمیشہ (یعنی سال بھر) روزہ رکھنے

3634- إسناده صحيح على شرط مسلم . وسعد بن سعيد: هو ابن قيس بن عمرو الأنصاري، وهو وإن كان سيء الحفظ، قد تابعه عند المصنف صفوان بن سليم، وهو ثقة .وأخرجه الدارمي 2/21، وأبو داوْد "2433" في الصوم: باب في صوم ستة أيام من شوال، وابن خزيمة "2114" من طريق عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد . "وقد تحرف في ابن خزيمة "سليم" إلى "سليمان" .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/97، وعبد الرزاق "7918"، وأحمد 5/417 و 419، والطيالسي "594"، ومسلم "1164" في الصيام: باب استحباب صوم ستة أيام من شوال اتباعا لرمضان، والترمذي "759" في الصوم: باب ما جاء في صيام ستة أيام من شوال، وابن ماجه "1716" في الصيام: باب صيام ستة أيام من شوال، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/118، والبيهقي 4/292، والبغوي "1780" من طرق عن سعد بن سعيد، به .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 3/118 و119 من طريق صفوان بن سليم، وزيد بن أسلم، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وعبد ربه بن سعيد الأنصاري، عن عمر بن ثابت، به .وفي الباب عن جابر عند أحمد 3/308 و 324 و 344، والبزار "1602"، والبيهقي 4/292 . وقال الهيثمي في "المجمع" 3/183: وفيه عمرو بن جابر وهو ضعيف .وعن أبي هريرة عند البزار "1060" وقال الهيثمي: رواه البزار وله طرق رجال بعضها رجال الصحيح .وعن ثوبان وهو الآتي .

کے مترادف ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ اس روایت کو ابوایوب کے حوالے سے نقل کرنے میں عمر بن ثابت نامی راوی منفرد ہے

3635 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، فَقَدْ صَامَ السَّنَةَ

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے' تو اس نے سال بھر روزے رکھے''۔

ذِكْرُ الرَّغْبَةِ فِيْ صِيَامِ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ اِذْ هُوَ مِنْ اَفْضَلِ الصِّيَامِ

محرم کے مہینے میں روزہ رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ کیونکہ یہ سب سے افضل (نفلی) روزے ہیں

3636 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3635– إسناده صحيح، أبو أسماء الرحبي: هو عمرو بن مرثد .وأخرجه أحمد 5/280، والدارمي 2/21، والطحاوي في "مشكل الآثار " 3/119–120، وابن ماجه "1715" في الصيام: باب صيام ستة أيام من شوال، والبيهقي 4/293، والنسائي في "الكبرى" "كما في "التحفة" "2/138"، والخطيب في تأريخه 2/362 من طرق عن يحيى بن الحارث الذماري، بهذا الإسناد .

3636– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو وضاح اليشكري، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس .وأخرجه مسلم "1163" "202" في الصيام: باب فضل صوم المحرم، وأبو داوُد "2429" في الصوم: باب في صوم المحرم، والنسائي 3/206–207 في قيام الليل: باب فضل صلاة الليل، والترمذي "438" في الصلاة: باب ماجاء في فضل صلاة الليل، والبيهقي 4/290–291 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد "2429"، وأحمد 2/344، والدارمي 2/22، والبيهقي 4/290–291 من طرق عن أبي عوانة، بِهٖ .وأخرجه أحمد 2/303 و 329 و342 و 535 "وسقط من سند الأخير: محمد بن المنتشر "، ومسلم "1163" "203"، وابن خزيمة "2076"، والطحاوي في "مشكل الآثار " 2/101، والبيهقي 4/291 من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن محمد بن المنتشر، عن حميد بن عبد الرحمٰن، بِهٖ .وأخرجه النسائي 3/207 من طريق شعبة، عن أبي بشر، عن حميد مرسلا .

(متن حدیث): اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"رمضان کے مہینے کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز ہے"۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصُوْمَ مَرَّةً، وَيُفْطِرَ مَرَّةً

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ کبھی (نفلی روزے) رکھے اور کبھی نہ رکھے

3637 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ، ثُمَّ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ، وَمَا رَاَيْتُهُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِیْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ اِلَّا قَلِيْلًا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' تا کہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے معمول کے بارے میں دریافت کروں' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کسی مہینے میں) اتنے نفلی روزے رکھتے تھے کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ روزے ہی رکھتے رہیں گے پھر آپ (کسی مہینے میں) نفلی روزے ترک کر دیتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے کچھ دنوں میں روزہ نہیں رکھتے تھے باقی پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ نِصْفِ الدَّهْرِ لِمَنْ قَوِیَ عَلٰی اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيضِ

جو شخص ایام بیض کے روزوں سے زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اسے نصف عرصہ

3637- إسناده قوی، رجاله ثقات رجال الشیخین غیر ابن کاسب -وهو یعقوب بن حمید بن کاسب- فروی له أصحاب السنن، وهو صدوق، وقد توبع. وأخرجه أحمد 6/39، وابن أبی شیبة 3/103، ومسلم "1156" "176" فی الصیام: باب صیام النبی صلى الله علیه وسلم، والنسائی 4/151 فی الصیام: باب ذکر اختلاف ألفاظ الناقلین لخبر عائشة فیه، وابن ماجه "1710" فی الصیام: باب ماجاء فی صیام النبی صلى الله علیه وسلم، من طریق سفیان بن عیینة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/128 و 143 و 165 و 189 و233 و268، وابن أبی شیبة 3/103، والبخاری "1970" فی الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم "782" ص 811، والنسائی 4/151 و199-200 باب صوم النبی صلى الله علیه وسلم بأبی هو وأمی وذکر اختلاف الناقلین للخبر، وابن خزیمة "2078" و "2079"، والبغوی "1777"، والبیهقی 4/292 من طرق عن أبی سلمة، بِه. وانظر الحدیث رقم "3580" و "3648".

(یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن) روزہ رکھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

3638 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكَرْخِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ وَأَفْطِرْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، صَوْمُ الدَّهْرِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ أَخَذْتُ الرُّخْصَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھ لیتے ہو۔ رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو۔ تم ایسا نہ کرو تمہارے جسم کا تم پر حق ہے۔ تمہاری جان کا تم پر حق ہے۔ تم (نفلی) روزہ رکھا بھی کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو' تو یہ ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) روزہ رکھنے کے مترادف ہو جائے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں قوت کو پاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو۔ تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کاش میں نے رخصت کو اختیار کر لیا ہوتا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ إِذْ هُوَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَوْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ لِمَنْ عَجَزَ عَنْ ذٰلِكَ

ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

کیونکہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور جو شخص ایسا نہیں کر سکتا ہے اس کے لیے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن روزہ نہ رکھنے (کے مستحب ہونے کا تذکرہ)

3639 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ

3638- إسناده صحيح، أحمد بن الوليد الكرخي: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/45 فقال: من أهل سامراء، يروى عن أبي نعيم والعراقيين، حدثنا عنه حاجب بن أركين وغيره . وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . عفان: هو ابن مسلم الباهلي .وأخرجه أحمد 2/194 من طريق عفان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/194، ومسلم "1159" "193" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقا أو لم يفطر العيدين والتشريق، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سليم بن حيان، به . وانظر الحديث رقم "3571" و "3640" و "3658" و "3660" .

بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كَيْفَ تَصُومُ؟، قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عُمَرُ، قَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ، وَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى سَكَنَ مِنْ غَضَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كَيْفَ مَنْ يَّصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟، قَالَ: وَيُطِيقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ؟ ، قَالَ: فَكَيْفَ مَنْ يَّصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ اَخِي دَاوُدَ ، قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟، قَالَ: وَدِدْتُ اَنِّي طُوِّقْتُ ذَاكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ يَكُنْ غَضَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَةِ هٰذَا السَّائِلِ عَنْ كَيْفِيَّةِ الصَّوْمِ، وَاِنَّمَا كَانَ غَضَبُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ السَّائِلَ سَاَلَهُ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ تَصُومُ؟، قَالَ: فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِخْبَارَهُ عَنْ كَيْفِيَّةِ صَوْمِهِ مَخَافَةَ اَنْ لَوْ اَخْبَرَهُ يَعْجِزُ عَنْ اِتْيَانِ مِثْلِهِ، اَوْ خَشِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّائِلِ وَاُمَّتِهِ جَمِيعًا اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ فَيَعْجِزُوا عَنْهُ

✿✿ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کیسے روزہ رکھتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ صورتحال دیکھی، تو انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہیں (یعنی اس پر ایمان رکھتے ہیں) اور ہم اللہ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل یہ بات دہراتے رہے، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ختم ہوا۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایسے شخص کا کیا حکم ہوگا جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا کر سکتا ہے؟ انہوں نے دریافت کیا: ایسے شخص کا کیا حکم ہوگا جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ایسے شخص کا کیا حکم ہوگا جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن روزہ نہیں رکھتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ مجھ میں اس کی طاقت ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سائل کے روزے کی کیفیت کے بارے میں دریافت کرنے کی وجہ سے غضب ناک نہیں ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر غضب ناک ہوئے تھے کہ اس سائل نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ اے اللہ کے نبی آپ کیسے روزے رکھتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو ناپسند کیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کی کیفیت کے

3639– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مسلم "1162" "196" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، وأبو داوٗد "2425" في الصوم: باب صوم الدهر تطوعا، وابن ماجه "1713" في الصيام: باب ما جاء في صيام داوٗد عليه السلام، وابن خزيمة "2111" من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .
وانظر الحديث رقم "3642" .

بارے میں دریافت کرے۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر آپ نے اس کو اس بارے میں بتا دیا تو وہ اس کی مانند روزہ نہیں رکھ سکے گا یا پھر نبی کو اس سائل اور آپ کی اُمت کے بارے میں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ ان لوگوں پر لازم نہ ہو جائے اور وہ اسے ادا نہ پائیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اقْتِصَارِ الْمَرْءِ عَلٰى صِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے پر اکتفاء کرے

3640 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَاَلْقَيْتُ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: اَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثٌ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خَمْسٌ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: سَبْعٌ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: تِسْعٌ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِحْدَى عَشْرَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ، شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ، وَاِفْطَارُ يَوْمٍ

ابوملیح بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے میرے (نفلی) روزہ رکھنے کا ذکر کیا گیا' تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے چمڑے کا بنا ہوا تکیہ پیش کیا جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ زمین پر تشریف فرما ہوئے وہ تکیہ میرے اور آپ کے درمیان تھا آپ نے دریافت کیا: تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گیارہ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مزید کی اجازت دیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے سے زیادہ روزہ نہیں رکھا جا سکتا جو نصف زمانہ ہوگا۔ ایک دن روزہ ہوگا اور ایک دن روزہ نہیں ہوگا۔

3640– إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو ابن عبد الله بن عبد الرحمٰن الطحان الواسطي، وخالد الآخر: هو ابن مهران الحذاء، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وأبو المليح: هو ابن أسامة بن عمير، اسمه عامر، وقيل: زيد، وقيل: زياد . وأخرجه البخاري "6277" في الاستئذان: باب من ألقي له وسادة، ومسلم "1159" "191" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقا، من طريق خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي 2/86 من طريق خالد الحذاء، به . وانظر الحديث "3571" و "3638" و "3658" و "3660" .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَيَّامًا مَعْلُومَةً

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ہر مہینے میں متعین دنوں میں روزہ رکھ لے

3641 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ الرَّیَّانِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے تین چمکدار دنوں میں (یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو) روزہ رکھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ، لِاَنَّ فِيهِ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهِ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ابْتِدَاءُ الْوَحْيِ

پیر کے دن روزہ رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی اس دن میں آپ پر وحی کے نزول کا آغاز ہوا تھا

3642 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِی عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِی قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ: لَا اَفْطَرَ وَلَا صَامَ فَقَامَ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ مِنْ

3641- إسناده حسن. رجاله رجال مسلم غير عاصم-وهو ابن بهدلة- فإن الشيخين رويا له مقرونا، وهو صدوق. أبو داوُد: هو الطيالسي، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي. وهو في "مسند الطيالسي" "360" ومن طريقه أخرجه أبو داوُد "2450" في الصوم: باب في صوم الثلاثة من كل شهر، وابن خزيمة "2129"، والبيهقي 4/294. وأخرجه أحمد 1/406، والترمذي "742" في الصوم: باب ما جاء في صوم يوم الجمعة، والبغوي "1803" من طرق عن شيبان، بِه. وقال الترمذي: حديث حسن غريب. انظر الحديث رقم "3645".

3642- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله بن معبد: هو الزّماني. وأخرجه ابن خزيمة "2117" من طريق عبد الأعلى، عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 4/286 من طريق هشام عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 5/296-297 و310-311، وابن أبي شيبة 3/78، ومسلم "1162" "197" "198" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، وأبو داوُد "2426" في الصوم: باب في صوم الدهر تطوعا، والنسائي 4/207 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على غيلان بن جرير فيه، وابن خزيمة "2117" و"2126"، والبيهقي 4/286 و300، والبغوي "1789" و "1790" من طرق عن غيلان بن جرير، بِه. وانظر الحديث رقم "3639".

كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ أُنْزِلَ عَلَيَّ قَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے (یعنی روزانہ نفلی روزہ رکھنے) کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نہ اس نے روزہ چھوڑا اور نہ اس نے روزہ رکھا" پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) نفلی روزہ رکھنے کے مترادف ہے۔ اس شخص نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو پیر کے دن روزہ رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے' جس میں میری پیدائش ہوئی تھی اور اسی دن میں مجھ پر (قرآن یا وحی) نازل کیا گیا اس شخص نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو ایک روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔

ذِكْرُ تَحَرِّي الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کے ساتھ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

3643 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ الْغَازِ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ، وَكَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

ربیعہ بن غاز بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نفلی) روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا تقریباً پورا مہینہ ہی نفلی روزے رکھتے تھے' یہاں تک کہ آپ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے' البتہ آپ اہتمام کے ساتھ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

3643- إسناده صحيح على شرط البخاري غير ربيعة، وهو ثقة .وأخرجه ابن ماجه "1739" في الصيام: باب صيام يوم الاثنين والخميس، من طريق هشام بن عمار عن يحيى، عن ثور، عن خالد، عن ربيعة بن الغاز، عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/153 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على خالد بن معدان في هذا الحديث، و 4/202-203 باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، والترمذي "745" في الصوم: باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، من طريق عمرو بن علي الفلاس، عن عبد الله بن داوُد، عن ثور بن يزيد، به . وقال الترمذي: حديث حسن غريب من هذا الوجه .وأخرجه أحمد 6/89، والنسائي 4/152-153 و202 من طريق بقية، عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدان، عن جبير بن نفير، عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/80 و 106، والنسائي 4/203 من طريق سفيان، عن ثور، عن خالد بن معدان، عن عائشة .وأخرجه النسائي 4/203 من طريق أحمد بن سليمان، عن أبي داوُد، عن سفيان، عن منصور، عن خالد بن سعد، عن عائشة .

ذِكْرُ فَتْحِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ وَعَرْضِ اَعْمَالِ الْعِبَادِ عَلٰى بَارِئِهِمْ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِمَا

ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جانے اور بندوں کے اعمال ان کے پروردگار کی بارگاہ میں ان دودنوں میں پیش کیے جانے کا تذکرہ

3644 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى التَّمِيْمِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ، عَنْ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، وَتُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر پیر اور جمعرات کے دن (لوگوں کے) اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں"۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى الدَّوَامِ مَقْرُوْنًا بِمِثْلِهِ

جمعہ کے دن باقاعدگی سے روزہ رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ جو اس کے مثل کے ہمراہ ملا ہوا ہے

3645 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخُلْقَانِيُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَقَلَّمَا يُفْطِرُ

3644- حديث صحيح . إبراهيم بن محمد: هو ابن عرعرة بن البرند القرشي السامي ثقة من رجال مسلم والنسائي، وأبو عرعرة: قال الذهبي في "الميزان" 3/63: وثقه ابن حبان وغيره، وضعفه علي بن المديني، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم . وقد توبع، وباقي رجاله على شرط الصحيح .وهو في "المصنف" "7914"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/268 . وأخرجه مالك 2/908، في حسن الخلق: باب ماجاء في المهاجرة، وأحمد 2/329، والدارمي 2/20، ومسلم "2565" في البر والصلة: باب النهي عن الشحناء والتهاجر، والترمذي "747" في الصوم: باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، وابن ماجه "1740" في الصيام: باب صيام يوم الاثنين والخميس، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 2/909، ومن طريقه مسلم "2565" "36"، وابن خزيمة "2120"، وأخرجه عبد الرزاق "7915"، ومسلم "2565" "36" من طريق مسلم بن أبي مريم، عن أبي صالح، به .وأخرجه أحمد 2/483-484 من طريق يونس بن محمد، عن الخزرج بن عثمان السعدي، عن أبي أيوب، عن أبي هريرة .وفي الباب عن أسامة بن زيد عند عبد الرزاق "7917"، وابن أبي شيبة 3/42-43، وأبو داؤد "3436"، والنسائي 4/201 و201-202، وابن خزيمة "2119"، والبيهقي 4/293 .

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے چمکدار دنوں میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا کہ آپ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصُومَ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ اِذْ هُمَا عِيدَانِ لِاَهْلِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ہفتے اور اتوار کے دن روزہ رکھے کیونکہ یہ دو دن اہل کتاب کی عید کے دن ہیں

3646 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: اَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَّنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ اَسَاَلَهَا: اَيُّ الْاَيَّامِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَهَا صَوْمًا؟، فَقَالَتْ: يَوْمُ السَّبْتِ وَيَوْمُ الْاَحَدِ، فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَاَنْكَرُوا ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَظَنُّوا اَنِّي لَمْ اَحْفَظْ فَرَدُّونِي، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرْتُهُمْ فَقَامُوا بِاَجْمَعِهِمْ، فَقَالُوا: اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكِ فِي كَذَا وَكَذَا، فَزَعَمَ اَنَّكِ قُلْتِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَصُومُ مِنَ الْاَيَّامِ، وَيَقُولُ: اِنَّهُمَا عِيدَانِ لِلْمُشْرِكِينَ، فَاُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ

کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا' تاکہ میں ان سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر کون سے دن میں روزہ رکھتے تھے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن میں ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے میری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید میں نے بات کو صحیح طرح سے یاد نہیں رکھا۔ انہوں نے دوبارہ مجھے بھیجا' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسی کی مانند جواب دیا میں نے ان لوگوں کو آ کر بتایا' تو وہ سب لوگ خود اٹھے اور (سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے) انہوں نے بتایا: ہم نے اس مسئلے کے بارے میں (اس شخص کو) آپ کی

3645- إسناده حسن . عاصم -وهو ابن أبي النجود-: صدوق، وباقي رجاله ثقات . أبو حمزة: هو محمد بن ميمون المروزي السكري . وأخرجه النسائي 4/204 في الصيام: باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 4/294 من طريق العباس بن محمد الدوري عن علي بن الحسن بن شقيق، بِهِ . وأخرج القسم الأخير منه: الطيالسي "359"، وابن أبي شيبة 3/46، والبيهقي 4/294 من طريق شيبان عن عاصم، بِهِ . ولفظه: "مارأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مفطراً يوم الجمعة" . وانظر الحديث رقم "3641" .

3646- إسناده حسن وقد تقدم برقم "3616" .

خدمت میں بھیجا تھا اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ نے یہ جواب دیا ہے' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر ہفتے کے دن اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: یہ دونوں مشرکین کے عید کے دن ہیں (وہ ان دنوں میں کھاتے پیتے ہیں) تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان کے برخلاف کروں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِّنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3647 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ؟، قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَاَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ؟

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے کہا: اے اُمّ المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کس طرح کا ہوتا تھا۔ کیا آپ کسی دن کو خاص کر لیتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باقاعدگی سے ہوتا تھا اور تم میں سے کون شخص اس کی استطاعت رکھتا جس کی استطاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالْاِيمَاءِ الَّذِي اَشَرْنَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اشارے کے ذریعے اس بات کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

3648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

3647– إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس .وأخرجه البخاري "6466" في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، وأبو داوُد "1370" في الصلاة: باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/43، ومسلم "783" في الصلاة المسافرين: باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، من طريق جرير، به .وأخرجه أحمد 6/55 و174 و189، والطيالسي "1398"، والبخاري "1987" في الصوم: باب هل يخص شيئاً من الأيام، والبيهقي 4/299 من طرق عن منصور، بِه .

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِي شَعْبَانَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے اور بعض اوقات آپ نفلی روزہ رکھنا چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ کوئی نفلی روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

3649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، اَنَّ مُطَرِّفًا مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ دَعَا بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

مطرف بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا' تاکہ انہیں پلوائیں۔ مطرف نے کہا: میں نے' تو روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: روزہ ڈھال ہے جس طرح کسی شخص کی جنگ میں حصہ لینے کے لئے ڈھال ہوتی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

3648- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو النضر: هو سالم بن أبي أمية .وأخرجه البغوي "1776" من طريق أبي مصعب أحمد ب بن أبي بكر، بهذا الإسناد .وهو في "الموطأ" 1/309 في الصيام: باب جامع الصيام، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/107 و153 و242، والبخاري "1969" في الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم "1156" "175" في الصيام: باب صيام النبي صلى الله عليه بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر، والبيهقي 4/292 و299 . وانظر الحديث رقم "3580" و"3637" .

3649- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن رمح، فمن رجال مسلم . مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير .وأخرجه ابن ماجه "1639" في الصيام: باب ما جاء في فضل الصيام، على طريق محمد بن رمح المصري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/22 و217، والنسائي 4/167 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، و4/219 باب ذكر الاختلاف على أبي عثمان في حديث أبي هريرة في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، وابن خزيمة "2125"، والطبراني "8360"/9 من طرق عن الليث بن سعد، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/4، والنسائي 4/167، والطبراني "8361"/9 و"8363" من طرق عن محمد بن إسحاق، عن سعيد بن أبي هند، به .وأخرجه أحمد 4/217- 218، والطبراني "8364" من طريق حماد بن سلمة، عن سعيد الجريري، عن يزيد بن عبد الله أبي العلاء، عن مطرف، به .

"عمدہ روزے ہر ماہ کے تین دن کے ہیں"۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْعَلَ هٰذِهِ الْاَيَّامَ الثَّلَاثَ اَيَّامَ الْبِيضِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ ان تین دنوں کو ایام بیض کرلے

3650 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا، وَجَاءَ مَعَهَا بِاَدَمِهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْكُلْ، وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّاْكُلُوْا، وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ؟ ، قَالَ: اِنِّىْ اَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ، قَالَ: اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمْ اَيَّامَ الْغُرِّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مُوْسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، وَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی گوشت بھون کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا وہ اس کے ہمراہ اس کا سالن بھی لے کر آیا تھا اس نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو روک لیا آپ نے اسے کھایا نہیں آپ نے اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ کھالیں اس دیہاتی نے بھی اسے نہیں کھایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیوں نہیں کھا رہے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں ہر مہینے کے تین دن روزے رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے روزہ رکھنا ہی ہوتا ہے' تو چمکدار دنوں میں روزے رکھا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): موسیٰ بن طلحہ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت ابن حوتکیہ کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ بِكِتْبَةِ صَائِمِي الْبِيضِ لَهُمْ اَجْرُ صَوْمِ الدَّهْرِ

ایام بیض کا روزہ رکھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ ان کے لیے ہمیشہ روزہ رکھنے (یعنی پورا مہینہ روزہ رکھنے) کے اجر کو نوٹ کیا جاتا ہے

3650– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو عوانة: هو وضاح اليشكري .وأخرجه أحمد 2/336 و346، والنسائي 4/222 في الصيام: باب ذكر ولاختلاف على موسى بن طلحة في الخبر في صيام ثلاثة أيام من الشهر، و 7/196 في الصيد: باب الأرنب، من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .والغر، أي: البيض .وأخرجه النسائي 4/224 من طريق موسى بن طلحة مرسلاً . وانظر الحديث رقم "3655" و"3656" .

3651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ سِيرِيْنَ، سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِيهِ:

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهُمْ بِصِيَامِ الْبِيضِ، وَيَقُولُ: هِيَ صِيَامُ الدَّهْرِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْمِنْهَالُ هُوَ ابْنُ مِلْحَانَ الْقَيْسِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ، وَلَيْسَ فِي الصَّحَابَةِ مِنْهَالٌ غَيْرُهُ

⊛⊛ عبدالملک بن منہال اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ روشن دنوں کے روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے (یعنی پورا مہینہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): منہال نامی راوی ملحان قیسی کے صاحب زادے ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں صحابہ کرام میں ان کے علاوہ اور کسی کا نام منہال نہیں ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ بِكِتْبَةِ صِيَامِ الدَّهْرِ، وَقِيَامِهِ لِمَنْ صَامَ الْاَيَّامَ الثَّلَاثَةَ مِنَ الشَّهْرِ

جو شخص ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ

(اس کے لیے) ہمیشہ روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے (یعنی پورا مہینہ روزے رکھنے اور نوافل ادا کرنے کا اجر نوٹ کیا جاتا ہے)

3652 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ،

3651– حديث صحيح . عبد الملك بن منهال: قال في "التهذيب" 6/414: عبد الملك بن قتادة بن ملحان القيسي، ويقال: قدامة بدل قتادة، ويقال: عبد الملك بن المنهال، ويقال: ابن أبي المنهال . عن أبيه مرفوعاً في صوم الأيام البيض، وعنه أنس بن سيرين، قال ابن المديني: لم يرو عنه غيره، وذكره ابن حبان في "الثقات" . وقال ابن حجر: قال البخاري: عداده في البصريين قال: أخبرنا أبو الوليد الطيالسي: وهم شعبة في قوله: "ابن المنهال" يعني أن الصواب: ابن ملحان، والله أعلم، وأما ابن حبان فقال: هو عبد الملك بن المنهال بن ملحان . وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو داوُد الطيالسي "1225"، وأحمد 5/28، والنسائي 4/224 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على موسى بن طلحة في الخبر في صيام ثلاثة أيام من الشهر، وابن ماجه "1707" في الصيام: باب ما جاء في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، والطبراني "24"/19، والبيهقي 4/294 من طريق شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/27 و28، وأبو داوُد "2449" في الصوم: باب في صوم الثلاث من كل شهر، والنسائي 4/225، وابن ماجه "1707"، والطبراني /19 "23"، والبيهقي 4/294 من طريق همام، عن أنس بن سيرين، بِهِ . وفي الباب عن جرير بن عبد الله عند النسائي 4/221، وعن أبي ذر، وسيأتي برقم "3655"، وعن قرة وهو الآتي .

3652– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه قرة– وهو ابن إياس بن هلال المزني– فقد روى له أصحاب السنن يحيى بن سعيد: هو القطان . وأخرجه البزار "1059" من طريق عمرو بن علي، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/435 و4/19 و5/35، والدارمي 2/19، والطبراني "53"/19، والبزار "1059" من طرق عن شعبة، بِهِ . ولفظه عندهم: "صيام ثلاثة أيام من كل شهر صيام الدهر وإفطاره" . وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/196 وقال: رواه أحمد والبزار، والطبراني في "الكبير"، ورجال أحمد رجال الصحيح . ونظر الحديث الآتي .

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
(متن حدیث): قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَقِيَامُهُ

❁❁ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا پورا مہینہ روزہ رکھنے اور اس کے نوافل ادا کرنے کے مترادف ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3653 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،
(متن حدیث): وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى رَاْسِهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاِفْطَارُهُ
توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَالَ وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: وَاِفْطَارُهُ، وَقَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ: وَقِيَامُهُ، وَهُمَا جَمِيعًا حَافِظَانِ مُتْقِنَانِ

❁❁ معاویہ بن قرہ مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر اپنا دست اقدس پھیرا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مہینے کے تین روزے رکھ لینا پورا مہینہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے مترادف ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں شاید راوی کو غلط فہمی ہوئی ہے)
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وکیع نے شعبہ کے حوالے سے اس روایت میں الفاظ نقل کیے ہیں ''اور اس کا روزہ نہ رکھنا'' جبکہ یحییٰ قطان نے شعبہ کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے: ''اس کا قیام کرنا'' اور یہ دونوں حضرات حافظ اور متقن ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اَنْ يَّصُومَ هٰذِهِ الْاَيَّامَ الثَّلَاثَ مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ شَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے کہ وہ مہینے میں جب چاہے ان تین دنوں کے روزے رکھ لے

3654 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ:
(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟، قَالَتْ: نَعَمْ،

3653- فياض بن زهير: ذكره المؤلف في "الثقات" 9/11 فقال: فياض بن زهير من أهل نسا، يروى عن وكيع بن الجراح، وجعفر بن عون، حدثنا عنه محمد بن أحمد بن أبي عون وغيره من شيوخنا، مات بعد سنة خمسين ومئتين . وباقي رجاله ثقات .

قُلْتُ: مِنْ اَيِّهِ؟ ، قَالَتْ: لَمْ يُبَالِ مِنْ اَيِّهِ صَامَ

❁❁ معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: کون سے؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ آپ کون سے دن میں روزہ رکھ رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيضِ

ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3655 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يَحْيَى هٰذَا يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ سَامٍ، وَيُقَالُ يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ، وَالصَّوَابُ سَامٍ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): یحییٰ نامی راوی کا نام یحییٰ بن سام ہے اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن سالم ہے لیکن درست لفظ سام ہے۔

3654- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يزيد: هو ابن أبي يزيد الضبعي، ويعرف بالرشك، ومعاذة: هي بنت عبد الله العدوية .وأخرجه الطيالسي "1572"، والترمذي "763" في الصوم: باب ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، وابن خزيمة "2130"، وأبو القاسم البغوي في "مسند علي بن الجعد " "1565"، والبغوي "1802" من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1160" في الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر، وأبو داوُد "2453" في الصوم: باب من قال لا يبالي من أي الشهر، والبيهقي 4/295 من طريق عبد الوارث عن يزيد الرشك، بِهِ . وانظر الحديث رقم "3657" .

3655- إسناده حسن . يحيى بن سام: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو داوُد: لا بأس به . فطر: هو ابن خليفة المخزومي .وأخرجه البيهقي 4/294 من طريق فطر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/152، والترمذي "761" في الصوم: باب ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، والنسائي 4/222 و222 -223 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على موسى بن طلحة في الخبر في صيام ثلاثة أيام من الشهر، والبيهقي 4/294، والبغوي "1800" من طريق الأعمش عن يحيى بن سام "وقد تحرف في والترمذي إلى: بسام "، بِهِ . وقال الترمذي والبغوي: حديث حسن .وأخرجه عبد الرزاق "7873" من طريق معمر، عن يزيد أبي زياد، عن موسى بن طلحة، عن أبي ذر . وانظر الحديث الآتي والتعليق رقم "2" من ص 411 .

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3656 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم ہر مہینے میں تین دن ایام بیض کے روزے رکھیں۔ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ فِي صَوْمِ الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الشَّهْرِ، اَيَّ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِهِ صَامَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مہینے کے تین دنوں کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے کہ وہ جن دنوں میں چاہے روزہ رکھ لے

3657 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، قُلْتُ: مِنْ اَيِّهِ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ اَيِّهِ كَانَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے (راوی خاتون کہتی ہیں) میں نے دریافت کیا: کون سے دن میں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ کون سا دن ہے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ اَجْرَ مَا بَقِيَ

اللہ تعالیٰ کا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنے والے شخص کے لیے باقی دنوں

3656- إسناده حسن كسابقه .وأخرجه النسائي 4/222 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على موسى بن طلحة في الخبر في صيام ثلاثة أيام من الشهر، من طريق محمد بن عبد العزيز، بهذا الإسناد . وانظر الحديث السابق والتعليق رقم "2" ص 411 .

3657- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يزيد: هو ابن أبي يزيد الضبعي .وأخرجه ابن ماجه "1709" في الصيام: باب ما جاء في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، من طريق ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/145-146 من طريق غندر، به . وانظر الحديث رقم "3654" .

(میں روزہ رکھنے) کے اجر کونوٹ کرنے کا تذکرہ

3658 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: صُمْ يَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ، قُلْتُ: اِنِّي اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ، قُلْتُ: اِنِّي اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ، قُلْتُ: اِنِّي اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: اِنَّ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صَوْمُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ يَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ يُرِيْدُ اَجْرَ مَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِيْنَ، وَكَذٰلِكَ فِي الثَّلَاثِ اِذْ مُحَالٌ اَنَّ كَدَّهُ كُلَّمَا كَثُرَ كَانَ اَنْقَصَ لِاَجْرِهٖ *

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: تم ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھ لو تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھ لو تم کو باقی کا اجر مل جائے گا۔" اس سے مراد یہ ہے: تیس دنوں میں جو باقی رہ جائے گا اس کا اجر مل جائے گا اور ان کا بھی اس طرح حکم ہوگا کیونکہ یہ بات ممکن نہیں ہے کہ آدمی کی محنت جیسے جیسے زیادہ ہوتی جائے اس کا اجر اتنا ہی کم ہوتا جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ خَبَرَ شُعْبَةَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شعبہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس کی میں نے جو تاویل بیان کی ہے وہ ٹھیک ہے

3659 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

3658- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو عياض: هو عمرو بن الأسود العنسي . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2106"، وأخرجه مختصراً برقم "2121" .وأخرجه مسلم "1159" "192" .

3659- إسناده صحيح على شرط مسلم . ثابت: هو ابن أسلم البناني، وأبو عثمان: هو عبد الرحمٰن بن مل النهدي . وأخرجه النسائي 4/218-219 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على أبي عثمان في حديث أبي هريرة في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، من طريق عبد الأعلى، بهذا الإسناد مختصراً بلفظ: "شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صوم الدهر" .

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِی عُثْمَانَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ فِی سَفَرٍ، فَلَمَّا نَزَلُوا وَوُضِعَتِ السُّفْرَةُ بَعَثُوا اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّی، فَقَالَ: اِنِّی صَائِمٌ، فَلَمَّا كَادُوا اَنْ يَفْرُغُوا جَاءَ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ فَنَظَرَ الْقَوْمُ اِلٰی رَسُوْلِهِمْ، فَقَالَ: مَا تَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ قَدْ وَاللّٰهِ اَخْبَرَنِی اَنَّهُ صَائِمٌ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: صَدَقَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ، وَقَدْ صُمْتُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَاِنِّی الشَّهْرَ كُلَّهُ صَائِمٌ، وَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِی كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) (الأنعام: 160)

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سفر کر رہے تھے جب ان لوگوں نے پڑاؤ کیا اور دسترخوان بچھا دیا گیا' تو لوگوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے کسی کو بھیجا وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اپنے پیغام رساں کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا: آپ لوگ میری طرف کیا دیکھ رہے ہیں اللہ کی قسم! انہوں نے' تو مجھے یہ کہا تھا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص ہر مہینے کے تین روزے رکھ لے' تو یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے برابر ہیں''۔

تو میں ہر مہینے کے تین روزے رکھتا اس طرح میں پورا مہینہ روزہ رکھ لیتا ہوں اور میں نے اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی پائی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جس شخص نے ایک نیکی کی' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنٰی مَا تَاَوَّلْتُ خَبَرَ شُعْبَةَ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ شعبہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اس کی میں نے جو تاویل کی ہے اس کا وہی مفہوم ہے

3660 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِیُّ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِی حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَخْبَرَنِی سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ

3660- إسناده صحيح . عمرو بن عثمان وهو ابن سعيد بن كثير الحمصي وأبوه ثقتان، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري "1976" في الصوم: باب صوم الدهر، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "7862"، ومن طريقه أحمد 2/187– 188، وأخرجه أحمد 2/188، والبخاري "3418" في الأنبياء : باب قوله تعالى: (وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوراً) (الاسراء : من الآية 55) ومسلم "1159" "181" في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقاً، والطحاوي 2/85– 86 من طرق عن الزهري، به . وانظر الحديث رقم "3571" و"3638" و"3640" و"3658" .

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي اَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، صُمْ وَاَفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ میں یہ کہتا ہوں: اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہا روزانہ روزہ رکھا کروں گا اور روزانہ رات کے وقت نفل پڑھتا رہوں گا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ بات کہی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھ سکو گے تم روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے تو یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہوگا۔



بَابُ الِاعْتِكَافِ وَلَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: اعتکاف اور شب قدر کا بیان

3661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ، فَنُقِضَ، ثُمَّ اُبِيْنَتْ لَهُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَاُعِيْدَ فَخَرَجَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّهَا اُبِيْنَتْ لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَاِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُبِيْنَهَا لَكُمْ، فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ، فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ، قُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، فَاَيُّ لَيْلَةٍ التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ، قَالَ: اِذَا كَانَ لَيْلَةُ وَاحِدٍ وَّعِشْرِيْنَ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً، ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا هِيَ السَّابِعَةُ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً وَالَّتِيْ تَلِيْهَا هِيَ الْخَامِسَةُ، قَالَ الْجُرَيْرِيُّ: وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالثَّالِثَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيَالِي الْمَعْلُوْمَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْخَبَرِ اَمْرُ نَفْلٍ، اُمِرَ مِنْ اَجْلِ سَبَبٍ، وَهُوَ مُصَادَفَةُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَمَتٰى صُوْدِفَتْ فِيْ اِحْدَى اللَّيَالِي الْمَذْكُوْرَةِ سَقَطَ عَنْهُ طَلَبُهَا فِيْ سَائِرِ اللَّيَالِي

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا آپ شب قدر تلاش کررہے تھے پھر آپ کے حکم کے تحت آپ کے خیمے کو اتارلیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات واضح ہوئی کہ شب قدر آخری عشرے میں ہوگی' تو آپ کے حکم کے تحت دوبارہ خیمہ لگادیا گیا۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد

3661– إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطي، والجريري: هو سعيد بن إياس، وروى الشيخان له من رواية خالد بن عبد الله، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة . وهو في "مسند أبي يعلى" "1076" .وأخرجه ابن خزيمة "2176" من طريق إسحاق بن شاهين أبي بشر الواسطي، عن خالد، بهذا الإسناد . لم ذكر إسناد الجريري الآخر إلا أنه أسنده إلى أبي هريرة .وأخرجه أحمد 3/10، والطيالسي مختصرا "2166"، ومسلم "1167" "217" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، وأبو داوُد "1373" في الصلاة: باب: فيمن قال: ليلة إحدى وعشرين، وأبو يعلى "1324"، والبيهقي 4/308 من طرق عن الجريري، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق "7683" و "7684" من طريق أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري، بِهِ . وانظر الحديث "3673" و "3674" و "3677" و "3684" و "3685" و "3687" .وحديث معاوية سيأتي عند المؤلف برقم "3680" .

فرمایا: میرے لیے شب قدر کے بارے میں یہ خیمہ لگایا گیا تھا میں اس لیے باہر آیا تھا کہ تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں' لیکن دو آدمی آپس میں بحث کر رہے تھے' تو یہ مجھے بھلا دی گئی' تو اسے نویں' ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے (حضرت) ابوسعید (رضی اللہ عنہ)! آپ گنتی کے بارے میں ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ نویں' ساتویں اور پانچویں رات سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب اکیسویں رات ہوگی' تو پھر ایک رات کو چھوڑ دو۔ پھر اس کے بعد والی رات ہوگی' تو وہ ساتویں ہوگی۔ پھر تم ایک رات کو چھوڑ دو' تو اس بعد والی پانچویں ہوگی۔

جریری نامی راوی کہتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لفظ بھی ارشاد فرمائے تھے:

''تیسری رات میں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت میں مذکور متعین راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم نفل حکم ہے۔ اور یہ حکم سبب کی وجہ سے دیا گیا ہے اور وہ (سبب) شب قدر کا ملنا ہے۔ تو ان مذکورہ راتوں میں سے جب بھی شب قدر آجائے تو باقی راتوں میں اسے تلاش کرنے کا حکم آدمی سے ساقط ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ لُزُومَ الِاعْتِكَافِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رمضان کے مہینے میں لازمی طور پر اعتکاف کرے

3662 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مُقِيمًا يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاِذَا سَافَرَ اعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِينَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقیم ہوتے تھے' تو آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور جب آپ سفر کی حالت میں ہوتے تھے' تو آپ اس سے اگلے سال بیس دن اعتکاف کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

3662– إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي . وهو في "مسند أحمد" 3/104 وقال: لم أسمع هذا الحديث إلا من ابن أبي عدي، عن حميد، عن أنس .وأخرجه الترمذي "803" في الصوم: باب ما جاء في الاعتكاف إذا خرج منه، ومن طريقه البغوي "1834"، وأخرجه البيهقي 4/314، وابن خزيمة "2226" و "2227"، والحاكم 1/439 من طريقين عن ابن أبي عدي، بهذا الإسناد . قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث أنس بن مالك، وصححه الحاكم على شرط الشيخين .

اس روایت کونقل کرنے میں حمید طویل منفرد ہے

3663 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَسَافَرَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا' تو اعتکاف نہیں کیا جب اگلا سال آیا' تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْمَرْءِ الْاِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِعُذْرٍ يَقَعُ

آدمی کے لیے کسی عذر واقع ہو جانے کی وجہ سے رمضان کے مہینے کے اعتکاف کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3664 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مُقِيمًا يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاِذَا سَافَرَ اعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقیم ہوتے تھے' تو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور جب آپ (رمضان کے آخری عشرے میں) سفر کر رہے ہوتے تھے' تو اس سے اگلے سال بیس (20) دن اعتکاف کرتے تھے۔

ذِكْرُ مُدَاوَمَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقاعدگی کے ساتھ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا تذکرہ

3663- إسناده صحيح على شرط مسلم . ثابت: هو ابن أسلم البناني، وأبو رافع: هو نفيع الصائغ .وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد "المسند" 5/141 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "553"، وأحمد 5/141، وأبو داوُد "2463" في الصوم: باب في الاعتكاف، وابن ماجه "1770" في الصيام: باب ما جاء في الاعتكاف، وابن خزيمة "2225"، والحاكم 1/439، والبيهقي 4/314 من طريق حماد بن سلمة، بِهِ . وقد تحرف "أبو رافع" في الطيالسي إلى "أبي نافع" .

3664- إسناده صحيح وهو مكرر "3662" .

3665 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (آپ کی روح مبارکہ کو) قبض کرلیا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ الْمَرْءُ فِي اعْتِكَافِهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی اپنے اعتکاف گاہ میں داخل ہوگا

3666 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، وَيَعْلَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ فِيهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تھے تو آپ فجر کی نماز ادا کرنے

3665- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق " "7682" ومن طريقه أخرجه أحمد 6/281، والترمذي "790" في الصوم: باب ما جاء في الاعتكاف، ولم يذكرا ابن جريج، واخرجه البغوي "1831" من طريق عبد الرزاق، عن مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أبي هريرة .وأخرجه أحمد 6/169، وابن خزيمة "2223" من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، عن الزهري، بهذين الإسنادين .وأخرجه أحمد 6/168، والدارقطني 2/201 من طريق ابن جريج عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير، عن عائشة .وأخرجه الدارقطني 2/201 من طريق ابن جريج، عن الزهري، عن عروة وسعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 6/92، والبخاري "2026" في الاعتكاف: باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها، ومسلم "1172" "5" في الاعتكاف: باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، وأبو داوٗد "2462" في الصوم: باب الاعتكاف، والبيهقي 4/315 و 320، والبغوي "1832" من طرق عن الليث، عن عقيل، وأحمد 6/279 من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، عن عروة، عن عائشة .وأخرجه مسلم "1172" "4"، والبيهقي 4/314 من طريق هشام بن عروة، عن أبية، عن عائشة .وأخرجه مسلم "1172" "3" من طريق عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة .

3666- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، ويعلى: هو ابن عبيد الطنافسي، وعمرة: هي بنت عبد الرحمٰن الأنصارية .وأخرجه أبو داوٗد "2464" في الصوم: باب الاعتكاف، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد مطولاً بذكر الحديث الآتي .وأخرجه مسلم "1172" "6" في الاعتكاف: باب متى يدخل من أراد الاعتكاف في معتكفه، والترمذي "791" في الصوم: باب ما جاء في الاعتكاف، والبيهقي 4/315 من طريقين عن أبي معاوية، به .وأخرجه أحمد 6/226، والنسائي 2/44-45 في المساجد: باب ضرب الخباء في المساجد، وابن ماجه "1771" في الصيام: باب ما جاء فيمن يبتدىء الاعتكاف وقضاء الاعتكاف، وابن حزيمة "2217" من طريق يعلى بن عبيد الطنافسي، به . وسقط "عمرة" من إسناد ابن ماجه . وانظر الحديث الآتي .

کے بعد اعتکاف گاہ میں تشریف لے جاتے تھے۔

ذِكْرُ جَوَازِ اعْتِكَافِ الْمَرْأَةِ مَعَ زَوْجِهَا فِي مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ

باجماعت نماز والی مسجد میں عورت کا اپنے شوہر کے ہمراہ اعتکاف کے جائز ہونے کا تذکرہ

3667 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الِاعْتِكَافَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ، فَاَذِنَ لَهَا، فَضَرَبَتْ خِبَاءَهَا، فَسَاَلَتْهَا حَفْصَةُ اَنْ تَسْتَاْذِنَ لَهَا لِتَعْتَكِفَ مَعَهَا، فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ضَرَبَتْ مَعَهَا، وَكَانَتِ امْرَاَةً غَيُوْرًا، فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِيَتَهُنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا، آلْبِرَّ تُرِدْنَ بِهٰذَا؟، فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ حَتّٰى اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اِنَّهُ اعْتَكَفَ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی کہ وہ بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا خیمہ لگوالیا۔سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی وہ بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کریں جب سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ بات دیکھی' تو انہوں نے بھی اپنا خیمہ ساتھ لگوالیا وہ مزاج کی تیز خاتون تھیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین کے خیمے دیکھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان خواتین نے ان کے ذریعے نیکی کا ارادہ کیا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کو ترک کر دیا' یہاں تک کہ جب رمضان کا مہینہ گزر گیا' تو آپ نے شوال میں بیس (20) دن اعتکاف کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُعْتَكِفِ غَسْلَ رَاْسِهِ، وَالِاسْتِعَانَةَ عَلَيْهِ بِغَيْرِهِ

اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے سر کو دھو سکتا ہے اور اس سلسلے میں کسی دوسرے سے مدد لے سکتا ہے

3668 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

3667- إسناده صحيح على شرط مسلم . عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري المصري، يحيى بن سعيد: هو الأنصاري .وأخرجه مسلم "1172" "6" في الاعتكاف: باب متى يدخل من أراد الاعتكاف في معتكفه، وابن خزيمة "2224" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/84، والبخاري "2033" في الاعتكاف: باب اعتكاف النساء و "2034" باب الأخبية في المسجد، و "2041" باب الاعتكاف في شوال، و "2045" باب من أراد أن يعتكف، ثم بدا له أن يخرج، ومسلم "1172" "6" والبيهقي 4/322، والبغوي "1833" من طريق عن يحيى بن سعيد، به .وأخرجه مالك 1/316 في الاعتكاف: باب قضاء الاعتكاف، من طريق الزهري، عن عمرة، به . وانظر الحديث السابق .

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ وَهُوَ يَعْتَكِفُ، فَأَغْسِلُهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنا سر (مسجد سے باہر) کی طرف نکال دیتے تھے، تو میں اسے دھودیا کرتی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُعْتَكِفِ اَنْ يُرَجِّلَ شَعْرَهُ اِذَا كَانَ لَهُ، وَاَنْ يَّسْتَعِينَ عَلَيْهِ بِغَيْرِهِ

اعتکاف کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے بال سنوار لے جب اس کے بال موجود ہوں اور وہ اس حوالے سے کسی دوسرے سے مدد لے سکتا ہے

3669 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ اِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُعْتَكِفٌ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَتِهِ

3668- إسناده قوى ـ محمد بن الصباح الجرجرائى: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال "الصحيحين" غير عبد الله بن رجاء فمن رجال مسلم ـ عبيد الله بن عمر: هو العمرى، والقاسم بن محمد: هو ابن أبى بكر ـ وانظر الحديث رقم "3669" و "3670" و "3672" .

3669- إسناده صحيح على شرط الشيخين ـ القعنبى: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب ـ وأخرجه أبو داؤد "2468" فى الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، من طريق القعنبى، بهذا الإسناد ـ وأخرجه أحمد 6/81، والبخارى "2029" فى الاعتكاف: باب لا يدخل البيت إلا لحاجة، ومسلم "279" "7" فى الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، وأبو داؤد "2468"، وابن ماجه "1776" فى الصيام: باب فى المعتكف يعود المريض ويشهد الجنائز، وابن خزيمة "2231"، والبيهقى 4/315 و320 من طريق الليث بن سعد، بِهِ ـ وأخرجه ابن خزيمة "2230" و"2231"، والبغوى "1837" من طريق يونس، عن ابن شهاب، بِهِ ـ وأخرجه أحمد 6/231 و234 و247 و264 و272، وابن أبى شيبة 3/88 و94، والبخارى "2046" فى الاعتكاف: باب المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل، والنسائى 1/193 فى الحيض: باب ترجيل الحائض رأس زوجها وهو معتكف فى المسجد، من طرق عن ابن شهاب، بِهِ ـ ولم يذكروا عمرة ـ وأخرجه أحمد 6/50 و100 و204، والبخارى "296" فى الحيض: باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، و "301" باب مباشرة الحائض، و "2028" فى الاعتكاف: باب الحائض ترجل رأس المعتكف، ومسلم "297" "9"، وأبو داؤد "2469"، وابن ماجه "633" فى الطهارة: باب الحائض تتناول الشىء من المسجد، و "1778" فى الصيام: باب ما جاء فى المعتكف يغسل رأسه ويرجله، والنسائى 1/193، وابن خزيمة "2232" من طريق هشام، وأحمد 6/32، والنسائى 1/193 من طريق تميم بن سلمة، والبيهقى 1/308 من طريق أبى الأسود، ومسلم "297" "8" من طريق محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، أربعتهم عن عروة، عن عائشة ـ وأخرجه البخارى "301" فى الحيض: باب مباشرة الحائض، و "2031" فى الاعتكاف: باب غسل المعتكف، ومسلم "297" "10"، والنسائى 1/193، والبيهقى 4/316، والبغوى "317" من طريقين عن منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة ـ وأخرجه أحمد 6/170 عن هشيم، عن المغيرة، عن إبراهيم، عن عائشة ـ وانظر "3668" و "3670" و"3672" .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے۔ آپ اس وقت مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے میں اس میں کنگھی کر دیا کرتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (صرف) قضائے حاجت کے لئے گھر میں تشریف لاتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فِىْ اعْتِكَافِهٖ، لِتُرَجِّلَهٗ وَتَغْسِلَهٗ دُوْنَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک اعتکاف کے دوران

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف بڑھا دیتے تھے تاکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں کنگھی کر دیں اور اسے دھو دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کاموں کے لیے خود مسجد سے باہر نہیں نکلتے تھے

3670 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَتَّكِءَ عَلٰى عَتَبَةِ بَابِيْ، وَاَنَا فِىْ حُجْرَتِيْ، وَسَائِرُهٗ فِى الْمَسْجِدِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے تھے۔ آپ نے اس وقت مسجد میں اعتکاف کیا ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ میرے دروازے کی چوکھٹ کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے میں اس وقت اپنے حجرے میں ہوتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے تھے۔

ذِكْرُ جَوَازِ زِيَارَةِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا الْمُعْتَكِفَ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِى اعْتَكَفَ فِيْهِ

خاتون کے لیے اپنے معتکف شوہر سے ملنے کے لیے رات کے وقت اس جگہ جانے کے جائز ہونے کا تذکرہ جہاں اس کے شوہر نے اعتکاف کیا ہوا ہو

3671 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

3670- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح، غير عمر بن عبد الواحد، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة . وأخرجه أحمد 6/86 من طريق أبي المغيرة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وانظر "3668" و "3669" و "3670" و "3672" .

3671- حديث صحيح . ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "8065" .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/337، والبخاري "3281" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم "2175" "24" في السلام: باب بيان أنه يستحب لمن رؤى خاليا بامرأة وكانت زوجة أو محرما له أن يقول: هذه فلانة، ليدفع ظن السوء به، وأبو داوُد "2470" في الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، و "4994" في الأدب: باب حسن الظن، وابن خزيمة "2233"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "107" .وأخرجه البخاري "2038" .

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا، فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ لَاَنْقَلِبَ، فَقَامَ مَعِي يَقْلِبُنِيْ وَكَانَ مَنْزِلُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَرَآنَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَّعَا رُءُوْسَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا، اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَاِنِّيْ خِفْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا، اَوْ قَالَ: شَرًّا

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا ہوا تھا میں آپ کی زیارت کے لئے رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں آپ کے ساتھ بات چیت کرتی رہی پھر جب میں واپس آنے کے لئے اٹھی' تو آپ میرے ساتھ کھڑے ہوئے' تاکہ مجھے رخصت کریں۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے گھر کے پاس تھا۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے ہمیں دیکھا جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو انہوں نے اپنے سر جھکا لئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری زوجہ ہے) ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبحان اللہ! (ہم آپ کے معاملے میں ایسا سوچ سکتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں خون کی جگہ دوڑتا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں خیال نہ ڈال دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) برا خیال نہ ڈال دے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ يَدْخُلُ الْمُعْتَكِفُ بَيْتَهُ فِيْ اعْتِكَافِهِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی اپنے اعتکاف کے دوران اپنے گھر میں داخل ہوسکتا ہے

3672 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ، فَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ

3672– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الترمذي "804" في الصوم: باب المعتكف يخرج لحاجته أم لا، والبغوي "1836" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . إلا أن البغوي: عن عروة عن عمرة . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . هكذا رواه غير واحد عن مالك عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة، ورواه بعضهم عن مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عمرة عن عائشة، والصحيح: عن عروة وعمرة عن عائشة .وهو في "الموطأ" 1/312 في الاعتكاف: باب ذكر الاعتكاف . ومن طريقه أخرجه أحمد 6/104 و262 و281، ومسلم "297" "6" في الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، وأبو داوُد "2467" في الصوم: باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، والبيهقي 4/315 . وابن خزيمة "2231"، والبيهقي 4/315 وفيهما: عن عروة عن عمرة . وأحمد 6/181 ولم يذكر فيه عمرة . وانظر "3668" و "3669" و"3670" .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے تو آپ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے میں اس میں کنگھی کر دیتی تھی آپ گھر میں صرف قضائے حاجت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَخْرُجُ مِنِ اعْتِكَافِهٖ صَبِيحَةً لَا مَسَاءً

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اعتکاف کرنے والا شخص صبح کے وقت اپنے اعتکاف والی جگہ سے باہر نکلے گا شام کے وقت نہیں نکلے گا

3673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ صَبِيحَتَهَا مِنِ اعْتِكَافِهٖ، قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ، وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيتُهَا، وَقَدْ رَاَيْتُنِي اَسْجُدُ مِنْ صَبِيحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ.

قَالَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: فَاَمْطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: فَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا' یہاں تک کہ جب اکیسویں رات آئی' تو یہ وہ رات ہے' جس کی صبح آپ نے اعتکاف گاہ سے واپس آنا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے کیونکہ میں نے اس رات کو دیکھا تھا' لیکن یہ مجھے بھلا دی گئی میں نے خود کو دیکھا ہے کہ میں اس رات کی صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا' تو تم لوگ اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اس کو ہر طاق رات میں تلاش کرنا۔

3673- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/319 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر . ومن طريقه أخرجه البخاري "2027" في الاعتكاف: باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها، وأبو داوٗد "1382" في الصلاة: باب فيمن قال: ليلة إحدى وعشرين، وابن خزيمة "2243"، والبيهقي 4/309، والبغوي "1825" . وأخرجه البخاري "2018" في فضل ليلة القدر: باب تحرى ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، من طريق ابن أبي حازم والدراوردي، عن يزيد، بِهٖ .وأخرجه أحمد 3/7 و24، والحميدي "756"، والبخاري "2040" في الاعتكاف: باب من خرج من اعتكافه عند الصبح، من طرق عن أبي سلمة، بِهٖ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی رات بارش ہوگئی۔ مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے میں نے خود اپنی ان دونوں آنکھوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز پڑھنے کے بعد ہماری طرف رخ کیا' تو آپ کی مبارک پیشانی اور مبارک ناک پر پانی اور مٹی کا نشان موجود تھا یہ اکیسویں رات کی صبح کی بات ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّطْلُبَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ اعْتِكَافِهِ فِي الْوِتْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اعتکاف کے دوران آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرے

3674 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّذِي فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ، فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنَ يَمْضِي عِشْرُوْنَ لَيْلَةً، وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ لَمْ يَرْجِعْ اِلٰى مَسْكَنِهٖ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، ثُمَّ اِنَّهُ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ حَتّٰى كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي يَرْجِعُ فِيْهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، وَاَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ، وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَلْبَثْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ، وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ: فَنَظَرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِءٌ طِيْنًا وَمَاءً

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب بیس راتیں گزر گئی اور اکیسویں رات آئی' تو آپ اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس تشریف نہیں لے گئے جس نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ واپس چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں مقیم تھے' جس میں آپ اعتکاف کرتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس میں آپ نے واپس جانا تھا' تو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور جو اللہ کو منظور تھا انہیں حکم دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا پھر مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اس آخری عشرے میں بھی اعتکاف کروں اور جس شخص نے میرے ہمراہ اعتکاف کیا ہے وہ اپنی اعتکاف گاہ میں ٹھہرا رہے مجھے یہ رات دکھائی گئی' لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی' لیکن تم اسے آخری عشرے

3674- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن الهاد . وأخرجه مسلم "1167" "213" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، والنسائي 3/79-80 في السهو: باب ترك مسح الجبهة بعد التسليم، والبيهقي 4/319 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .

کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے خود کو (اس رات میں) پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے اکیسویں رات کو دیکھا کہ مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ سے پانی ٹپکنے لگا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ کے چہرہ مبارک پر پانی اور مٹی لگا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَنْ اَرَادَهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

آخری سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جو شخص اسے (تلاش کرنے کا) ارادہ رکھتا ہے

3675 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ عَلَى السَّبْعِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ تمہارے خواب سات راتوں کے بارے میں متفق ہیں تو جس شخص نے اسے تلاش کرنا ہو وہ آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اِنَّمَا هُوَ لِمَنْ عَجَزَ عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آخری سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم

3675– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/321 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر، ومن طريقه أخرجه البخاري "2015" في فضل ليلة القدر: باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ومسلم "1165" "205" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، والبيهقي 4/310 و311، والبغوي "1823" .وأخرجه أحمد 2/17، وعبد الرزاق "7688"، والبخاري "1158" في التهجد: باب فضل من تعار من الليل فصلى، وابن خزيمة "2182"، والبيهقي 4/310–311 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/37، والدارمي 2/28، والبخاري "6991" في التعبير: باب التواطؤ على الرؤيا، ومسلم "1165" "207"، والبيهقي 4/311 من طريق الزهري، وابن خزيمة "2222" من طريق حنظلة بن أبي سفيان، كلاهما عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر .وأخرجه عبد الرزاق "7681"، وأحمد 2/8 و36، ومسلم "1165" "208"، من طرق عن الزهري، عن سالم، وفيه: "فالتمسوها في العشر الغوابر" .وانظر "3676" و "3681" .

اس شخص کے لیے ہے جو آخری پورے عشرے میں اسے تلاش کرنے سے عاجز ہو

3676 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْلَةُ الْقَدْرِ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَاِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَنِ السَّبْعِ الْبَوَاقِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شب قدر کو تم آخری عشرے میں تلاش کرو اور اگر کوئی شخص کمزور ہو یا عاجز آ جائے تو وہ باقی رہ جانے والی سات راتوں کے حوالے سے ہرگز مغلوب نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّوْمِ لَا فِي الْيَقْظَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند کے عالم میں شب قدر کو دیکھا تھا بیداری کے عالم میں نہیں دیکھا تھا

3677 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟، فَقَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا، كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ رَجَعَ فَرَجَعْنَا مَعَهُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ، ثُمَّ اُنْسِيَهَا .

3676- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقبة بن حريث، فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن خزيمة "2183" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1165" "209" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، من طريق محمد بن جعفر، بِهِ .وأخرجه الطيالسي "1912"، وأحمد 2/44 و 75 و 91، والبيهقي 4/311 من طريق شعبة، بِهِ .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/75، ومسلم "1165" "210" و "211" .

3677- إسناده حسن، وهو حديث صحيح . محمد بن عمرو- وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- صدوق روى له البخاري مقرونا ومسلم في المتابعات، وقد توبع عليه، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مسند أبي يعلى" "1280" .وأخرجه مسلم "1167" "214" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، من طريق عبد العزيز الدراوردي، عن يزيد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن خزيمة "2238" من طريق ابن جريج، عن محمد بن عمرو، بِهِ .وأخرجه أيضاً "2238" من طريق سليمان الأحول، عن أبي سلمة، بِهِ .

❀❀ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شب قدر کا تذکرہ کررہے تھے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کے بارے میں کوئی بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی اعتکاف کیا جب بیسویں رات کی صبح آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس جانے کے لئے تیار ہوئے آپ کے ہمراہ ہم لوگ بھی تیار ہوئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے خواب میں شب قدر کو دیکھا تھا' لیکن پھر وہ آپ کو بھلا دی گئی۔

3678 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ اَيْقَظَنِي اَهْلِي فَنَسِيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر میری بیوی نے مجھے بیدار کردیا' تو میں اسے بھول گیا' تو تم باقی رہ جانے والے عشرے میں اسے تلاش کرو"۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ نَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کو بھول گئے تھے

3679 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ

3678- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم . وهو في "صحيحه" "1166" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "1166"، وابن خزيمة "2197"، والبيهقي 4/308 من طرق عن ابن وهب، به . وأخرجه الدارمي 2/28 من طريق الليث، عن يونس، به . وأخرجه أحمد 2/291 عن يزيد، عن المسعودي وأبي النضر، عن عاصم بن كليب، عن أبيه، عن أبي هريرة .

3679- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "2023" في فضل ليلة القدر: باب رفع معرفة ليلة القدر لتلاحي الناس، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "576"، وأحمد 5/313 و 319، وابن أبي شيبة 3/73، والدارمي 2/72-28، والبخاري "49" في الإيمان: باب خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر، و "6049" في الأدب: باب ما ينهى عن السباب واللعن، وابن خزيمة "2198"، والبيهقي 4/311، والبغوي "1821" من طرق عن حميد، به . وأخرجه الطيالسي "576"، وأحمد 5/313 من طريق ثابت، عن أنس، به . وأخرجه أحمد 5/324 من طريق عمر بن عبد الرحمٰن، عن عبادة بن الصامت . وأخرجه مالك 1/320 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر، عن حميد، عن أنس . لم يذكر فيه عبادة، قال الحافظ في "الفتح" 4/268: وقال ابن عبد البر: والصواب إثبات عبادة، وأن الحديث من مسنده .

الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى اَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لئے تشریف لائے دو مسلمانوں کا جھگڑا ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لئے آیا تھا فلاں اور فلاں شخص کے درمیان جھگڑا ہو گیا' تو اس کا علم اٹھالیا گیا ہو۔ ہوسکتا ہے یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو تم اسے نویں' ساتویں' پانچویں رات میں تلاش کرو۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اِحْيَاءِ الْمَرْءِ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ رَجَاءَ مُصَادَفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيهَا

رمضان کے مہینے کی 21 ویں رات کو آدمی کے جاگتے رہنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ یہ امید رکھتے ہوئے کہ شب قدر اس رات میں ہوسکتی ہے

3680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شب قدر ستائیسویں رات ہیں''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَحَرِّي الْمَرْءِ مُصَادَفَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے میں شب قدر کے حصول کی جستجو میں آدمی کے اہتمام کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3681 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ،

3680- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو داوُد "1386" في الصلاة: باب من قال: سبع وعشرون، والطبراني "813"/19، والبيهقي 4/312 من طريق عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني "814"/19 من طريق يزيد بن عبد الله بن الشخير، عن مطرف، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/76 عن عفان، والبيهقي 4/312

3681- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مالك 1/320 في الاعتكاف: باب ما جاء في ليلة القدر، عن عبد الله بن دينار، به .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/113، ومسلم "1165" "206" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، وأبو داوُد "1385" في الصلاة: باب من روى في السبع الأواخر، والبيهقي 4/311 .وأخرجه أحمد 2/27 و 157، والبيهقي 4/311 من طريق شعبة، وأحمد 2/62، وابن أبي شيبة 3/77 من طريق سفيان، وأحمد 2/74 من طريق عبد العزيز بن مسلم، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، به . وانظر "3675" .

قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: تَحَرَّوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا: آپ نے ارشاد فرمایا: اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا السَّالِفَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِقِيَامِهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا اس بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے

3682 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرتا ہے اور روزے رکھتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے، جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

3682– إسناده حسن، والحديث صحيح . غسان بن الربيع الأزدي البصري نزيل الموصل روى عن حماد بن سلمة والليث بن سعد وعبد العزيز بن سلمة بن الماجشون وجماعة، وروى عنه أبو يعلى الموصلي وغيره من أهل بلده، وقدم بغداد وحدث بها، فحدث عنه من أهلها أحمد بن جنبل ويحيى بن معين وعباس الدوري وإبراهيم الحربي وخلق، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/2، وقال الخطيب 12/330: وكان نبيلاً فاضلاً ورعا، واختلف قول الدارقطني فيه، فقال مرة: صالح، وأخرى ضعيف، وأورده ابن أبي حاتم 7/52 ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً . ومحمد بن عمرو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه ابن ماجه "1326" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام شهر رمضان، من طريق محمد بن بشر، والبغوي "1707" من طريق النضر بن شميل، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وانظر "2537" و"3432" .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ كُلَّ سَنَةٍ اِلٰى اَنْ تقُومَ السَّاعَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شب قدر قیامت کے دن تک ہر سال رمضان کے آخری عشرے میں ہوگی

3683 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَرْثَدُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْتُ عِنْدَ اَبِيْ ذَرٍّ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى كَادَتْ رُكْبَتِيْ تَمَسُّ رُكْبَتَيْهِ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: اَنَا كُنْتُ اَسْاَلَ النَّاسِ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تكُوْنُ فِيْ زَمَانِ الْاَنْبِيَاءِ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْوَحْيُ، فَاِذَا قُبِضُوْا رُفِعَتْ؟ فَقَالَ: بَلْ هِيَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخْبِرْنِيْ فِيْ اَيِّ الشَّهْرِ هِيَ؟، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَوْ اَذِنَ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ اِحْدَى السَّبْعَيْنِ، وَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْهَا بَعْدَ مَرَّتِكَ هٰذِهِ، قَالَ: وَاَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ يُحَدِّثُهُمْ، فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَطْلَقَ بِهِ الْحَدِيْثُ، فَقُلْتُ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ فِيْ اَيِّ السَّبْعَيْنِ هِيَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ مِثْلَهُ، وَقَالَ: لَا اُمَّ لَكَ، هِيَ تكُوْنُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

❀❀ مرثد بن ابومرثد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں درمیانی جمرہ کے پاس حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا میں ان کے قریب ہوا' یہاں تک کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کو چھونے لگے۔ میں نے کہا: آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ دریافت کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں کیا یہ صرف انبیاء کے زمانے میں ہوتی ہے۔ جن پر وحی نازل ہوتی ہے اور جب ان کا انتقال ہو جائے' تو اسے اٹھالیا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ قیامت تک ہوتی رہے

3683- إسناده ضعيف، مرثد بن عبد الله الزماني لم يوثقه غير المؤلف 5/440، والعجلي ص 423، ولم يرو عنه سوى ابنه مالك، وقال الإمام الذهبي في "الميزان" 4/87: فيه جهالة، ذكره العقيلي في "الضعفاء" وقال: لا يتابع على حديثه، هكذا وجدت بخطي فلا أدري من أين نقلته، إلا أنه ليس بمعروف، وقال الحافظ في "التقريب": مقبول .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/74 عن وكيع، وابن خزيمة "2169"، والبزار "1035" من طريق أبي عاصم، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وقال الهيثمي في "المجمع" 3/177: رواه والبزار، ومرثد هذا لم يرو عنه غير ابنه مالك، وبقية رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 5/171، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/183، وابن خزيمة "2170"، والبزار "1036"، والحاكم 1/437، والبيهقي 4/307 من طريق عكرمة بن عمار، عن أبي زميل سماك الحنفي، عن مالك بن مرثد، بِهٖ .وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي! .

گی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے بتائیں یہ کون سے مہینے میں ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اجازت دی' تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتادوں گا تم اسے آخری عشرے میں سات راتوں میں سے کسی ایک میں تلاش کرو' اس کے بعد تم مجھ سے اس کے بارے میں دریافت نہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے جب میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ بات چیت میں مشغول ہیں' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں بتائیں کہ ان دو ہفتوں میں سے کس میں ہوتی ہے؟

نبی اکرم ﷺ مجھ پر شدید غضب ناک ہوئے آپ اس طرح مجھ پر کبھی غصے نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے یہ آخری ہفتے میں ہوتی ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں شب قدر موجود ہونے کے اثبات کا تذکرہ

3684 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا قِطْعَةُ حَصِيرٍ، قَالَ: فَاَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ، فَقَالَ: اِنِّي اعْتَكَفْتُ فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ، ثُمَّ اُتِيتُ، فَقِيلَ لِي: اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ، فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ: وَاِنِّي اُرِيتُهَا وَاِنِّي اَسْجُدُ فِي صَبِيحَتِهَا فِي طِينٍ وَّمَاءٍ، فَاَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ اِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَقَدْ قَامَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَاَبْصَرْتُ الطِّينَ ظَاهِرًا، فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجَبِينُهُ، وَاَنْفُهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، فَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ اِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا۔ پھر آپ نے ایک ترکی خیمے میں درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا جس کے دروازے پر چٹائی کا ٹکڑا لٹکا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے چٹائی کو پکڑا اور اسے خیمے کے ایک کنارے کے ساتھ لٹکا دیا۔ پھر آپ نے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے اپنا سر باہر نکالا۔ لوگ آپ سے قریب ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس رات کی

3684- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "1167" "215" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، وابن خزيمة "2171"، والبيهقي 4/314--315 من طريق محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .

تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر میں نے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا پھر میرے پاس فرشتہ آیا اور مجھے بتایا گیا کہ یہ آخری عشرے میں ہوگی' تو تم میں سے جو شخص اعتکاف کرنا چاہے وہ اعتکاف کرلے (راوی کہتے ہیں) لوگوں نے آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس رات کو دیکھا ہے کہ اس کی صبح میں پانی اور مٹی میں سجدہ کررہا ہوں۔ اکیسویں رات کی صبح جب نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے' تو بارش شروع ہوگئی مسجد کی چھت ٹپکنے لگی میں نے مٹی کو گیلا ہوتے ہوئے دیکھا۔ جب نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو کر تشریف لائے' تو آپ کی مبارک پیشانی اور مبارک ناک پر پانی اور مٹی کا نشان موجود تھا یہ آخری عشرے کی اکیسویں رات (کی اگلی صبح) کی بات ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُوْنُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي الْوِتْرِ مِنْهَا لَا فِي الشَّفْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے جفت راتوں میں نہیں ہوتی ہے

3685 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، اخْرُجْ بِنَا اِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ، قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَا بِخَمِيصَةٍ يَلْبَسُهَا ثُمَّ خَرَجَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، قَالَ: نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَشْرٍ مِّنْ رَمَضَانَ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِيْنَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ، فَاِنِّي اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَاِنِّي اُنْسِيتُهَا، وَاِنِّي رَاَيْتُ اَنِّي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي وِتْرٍ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ اِذَا السَّحَابُ اَمْثَالُ الْجِبَالِ، فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، حَتّٰى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي مَاءٍ

3685- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه مسلم "1167" "216" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، والبيهقي 4/320 من طريقين عن الأوزعي، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "2187"، وأحمد 3/60، وابن أبي شيبة 3/76–77، والبخاري "669" في الأذان: باب هل يصلي الإمام بمن حضر . .، و "836" باب من لم يسمح جبهته وأنفه حتى صلي، و "2016" في فضل ليلة القدر: باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ومسلم "1167" "216"، وابن ماجه "1766" في الصيام باب في ليلة القدر، وأبو يعلى "1158" من طريق هشام الدستوائي، وعبد الرزاق "8685" من طريق معمر، وأحمد 3/74، والبخاري "813" في الأذان: باب السجود على الأنف والسجود على الطين، من طريق همام، وأحمد 3/94 من طريق الزهري، أربعتهم عن يحيى بن أبي كثير، به .

وَّطِينٍ، حَتّٰى رَاَيْتُ الطِّينَ فِي اَرْنَبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا: اے ابوسعید! آپ ہمارے ساتھ باغ میں چلیں تا کہ ہم بات چیت کریں۔ انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے چادر منگوائی تا کہ اسے اوڑھ لیں۔ پھر وہ تشریف لائے میں نے کہا: اے ابوسعید! کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کے بارے میں کوئی بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے ایک عشرے کا اعتکاف کیا۔ جب بیسویں رات کی صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جانا چاہتا ہے وہ واپس چلا جائے مجھے شب قدر دکھائی گئی لیکن پھر یہ مجھے بھلا دی گئی۔ میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں تو تم رمضان کے مہینے کی آخری عشرے کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا جب رات ہوئی تو پہاڑوں جیسے بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہوگئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی پھر ہم مسجد کی اس چھت جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک کے کنارے پر مٹی کا نشان دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِنَّمَا هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنَ الْوِتْرِ مِمَّا بَقِيَ مِنَ الْعَشْرِ لَا فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَمْضِي مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رمضان کے مہینے میں آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر ہوتی ہے پہلے گزرے ہوئے مہینے کی طاق راتوں میں نہیں ہوتی

3686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِي بَكْرَةَ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِطَالِبِهَا اِلَّا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، بَعْدَ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ فِي اٰخِرِ لَيْلَةٍ، فَكَانَ لَا يُصَلِّي فِي الْعِشْرِينَ اِلَّا كَصَلَاتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ، فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ

3686- إسناده صحيح . عيينة بن عبد الرحمٰن: هو ابن جوشن الغطفاني الجوشني أبو مالك البصري . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2175" وأخرجه الحاكم 1/438 من طريق مسدد، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد . وصححه ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 5/36 و39 و40، وابن أبي شيبة 3/76، والترمذي "794" في الصوم: باب ما جاء في ليلة القدر، من طرق عن عيينة بن عبد الرحمٰن، به . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .

عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میں اسے صرف آخری عشرے میں تلاش کرتا ہوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تم اسے آخری عشرے میں باقی رہ جانے والی سات راتوں میں تلاش کرو' یا باقی رہ جانے والی پانچ راتوں میں تلاش کرو' یا باقی رہ جانے والی تین راتوں میں تلاش کرو' یا آخری رات میں تلاش کرو''۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں میں معمول کے مطابق سارے سال کی طرح نوافل ادا کرتے تھے' لیکن جب آخری عشرہ آ جاتا تھا' تو اہتمام سے عبادت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ دُونَ أَنْ يَكُونَ كَوْنُهَا فِي السِّنِينَ كُلِّهَا فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شب قدر آخری عشرے میں ہر سال منتقل ہوتی رہتی ہے ایسا نہیں ہے کہ ہر سال وہ کسی ایک ہی رات میں ہوتی ہو

3687 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَلَمَّا انْقَضَى، أَمَرَ بِالْبِنَاءِ، فَنُقِضَ، فَأُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ، فَخَرَجْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ وَمَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي السَّابِعَةِ وَالْتَمِسُوهَا فِي الْخَامِسَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا آپ شب قدر تلاش کرنا چاہتے تھے جب وہ گزر گیا' تو آپ کے حکم کے تحت خیمے کو اتار لیا گیا پھر آپ کے سامنے یہ بات ظاہر ہوئی کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہوگی' تو آپ لوگوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! شب قدر کو میرے سامنے کیا گیا' میں اس کے بارے میں تمہیں بتانے کے لئے آیا' تو دو آدمی آپس میں بحث کر رہے تھے ان کے ساتھ شیطان تھا' تو یہ مجھے بھلا دی گئی' تو تم اسے ساتویں رات میں تلاش کرو یا تم اسے پانچویں رات میں تلاش کرو''۔

3687– إسناده صحيح على شرط مسلم . وقد تقدم "3661" و "3673" و "3674" و "3677" و "3684" و "3685" .

ذِكْرُ وَصْفِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِاعْتِدَالِ هَوَائِهَا وَشِدَّةِ ضَوْئِهَا

شب قدر کی اس صفت کا تذکرہ کہ اس میں ہوا معتدل ہوتی ہے اور چمک تیز ہوتی ہے

3688 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزِّيَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّي كُنْتُ اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ نُسِّيتُهَا، وَهِيَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَهِيَ طَلْقَةٌ بَلْجَةٌ لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ، كَاَنَّ فِيهَا قَمَرًا يَفْضَحُ كَوَاكِبَهَا لَا يَخْرُجُ شَيْطَانُهَا حَتّٰى يَخْرُجَ فَجْرُهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر یہ مجھے بھلادی گئی یہ آخری عشرے میں ہوتی ہے یہ خوشگوار اور معتدل رات ہوتی ہے جو نہ زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے اور اس میں چاند ستاروں کو شرمندہ کر رہا ہوتا ہے اس کا شیطان اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک اس کی صبح صادق نہیں ہو جاتی'' (یعنی جب تک وہ پوری رات گزر نہیں جاتی)۔

ذِكْرُ صِفَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوعِهَا صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر (سے اگلی) صبح جب سورج نکلتا ہے تو اس کی صفت کا تذکرہ

3689 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، وَعَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، لَقَدْ اَرَادَ اَنْ لَا تَتَّكِلُوا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ،

3688– حديث صحيح بشواهده . الفضيل بن سليمان لينه أبو زرعة، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ليس بالقوى، وباقي رجاله ثقات . وهو في "صحيح ابن خزيمة" "2190" .

3689– إسناده صحيح على شرط مسلم . عاصم: هو ابن أبي النجود، روى له البخاري ومسلم مقرونا، وهو هنا مقرون بعبدة بن أبي لبابة . سفيان: هو ابن عيينة، وزر: هو ابن حبيش .وأخرجه ابن خزيمة "2191" عن عبد الجبار بن العلاء، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي "375"، ومسلم 2/828 "220" في الصيام: باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، وابن خزيمة "2191"، والبيهقي 4/312، والبغوي "1828" من طريق سفيان بن عيينة، به ولم يذكر البغوي فيه: عبدة . وأخرجه مسلم "762" "180" في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، و2/828 "221" من طريق شعبة، عن عبدة، عن زر، به .وأخرجه عبد الرزاق "7700"، وأبو داوٗد "1378" في الصلاة: باب في ليلة القدر، والترمذي "793" في الصوم: باب ما جاء في ليلة القدر، وابن خزيمة "2193" من طرق عن عاصم، عن زر، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 3/76 من طريق أبي خالد وعامر الشعبي، عن زر، به . وانظر الحديثين الآتيين .

وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، قَالَ: قُلْنَا: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ بِاَيِّ شَيْءٍ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟، قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِي اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَا شُعَاعَ لَهَا

❁❁ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: جو شخص سارا سال رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو پا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے وہ یہ چاہتے ہیں تم کسی ایک رات پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جاؤ' حالانکہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ یہ رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے اور یہ آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے ابومنذر! آپ اس کو کس بات پر پہنچاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: علامت کی وجہ سے' یا نشانی کی وجہ سے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب اس دن کا سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ عَلَامَةِ الْقَدْرِ بِوَصْفِ ضَوْءِ الشَّمْسِ صَبِيْحَتَهَا بِلَا شُعَاعٍ

شب قدر کی اس علامت کا تذکرہ کہ اس سے اگلی صبح سورج کی روشنی شعاع کے بغیر ہوتی ہے

3690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، اَنَّهُ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: مَنْ قَامَ السَّنَةَ اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ اُبَيٌّ: وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اِنَّهَا لَفِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِيْ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْمَهَا صَبِيْحَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، وَاَمَارَتُهَا اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا، كَاَنَّهَا طَسْتٌ

❁❁ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو پا سکتا ہے۔ حضرت ابی نے کہا: اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے انہوں نے قسم اٹھائی جس میں کوئی استثناء نہیں کیا اور اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں کہ شب قدر ہی وہ رات ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اس میں نوافل ادا کرتے رہے اور یہ ستائیسویں رات کی صبح کی بات ہے اس کی ایک مخصوص نشانی ہے کہ جب اس سے اگلے دن صبح کے وقت سوج نکلتا ہے' تو روشن ہوتا ہے' لیکن اس میں شعاع نہیں ہوتی یوں ہوتا ہے جیسے وہ طشت ہو۔

3690- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخاري .
وأخرجه مسلم "762" "179" في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، عن محمد بن مهران الرازي، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وانظر "3689" و "3693" .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ضَوْءَ الشَّمْسِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، اِنَّمَا يَكُوْنُ بِلَا شُعَاعٍ اِلٰى اَنْ تَرْتَفِعَ لَا النَّهَارَ كُلَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس دن میں سورج کی چمک شعاع کے بغیر ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے ایسا نہیں ہے کہ پورے دن میں سورج کی یہ حالت ہوتی ہے

3691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ الْحَافِظُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ،

(متن حدیث): قَالَ: لَقِيتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِيْ فَاِنَّهُ كَانَ يُعْجِبُنِيْ لُقِيُّكَ وَمَا قَدِمْتُ اِلَّا لِلِقَائِكَ، فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَاِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ السَّنَةَ يُصِبْهَا اَوْ يُدْرِكْهَا، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَلٰكِنَّهُ اَحَبَّ اَنْ يُعَمِّيَ عَلَيْكُمْ، وَاِنَّهَا لَيْلَةُ سَابِعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَفِظْنَاهَا وَعَرَفْنَاهَا، فَكَانَ زِرٌّ يُوَاصِلُ اِلَى السَّحَرِ، فَاِذَا كَانَ قَبْلَهَا بِيَوْمٍ اَوْ بَعْدَهَا صَعِدَ الْمَنَارَةَ، فَنَظَرَ اِلٰى مَطْلِعِ الشَّمْسِ، وَيَقُوْلُ: اِنَّهَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ

✿✿ زر بن حبیش کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے کہا: میرے ساتھ بات چیت کیجئے' کیونکہ آپ سے ملاقات کرنا مجھے پسند ہے میں صرف آپ سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں' کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' تو یہ کہتے ہیں: جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے وہی اسے پا سکتا ہے' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے' لیکن وہ اس بات کو پسند کرتے ہیں: یہ تم سے مخفی رہے یہ ستائیسویں رات ہوتی ہیں' جس کی ایک مخصوص نشانی ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا اور ہم نے اسے محفوظ رکھا اور اسے جان لیا

زر بن حبیش نامی راوی سحری تک صوم وصال رکھتے تھے پھر ستائیسویں رات سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کی بات ہے وہ منارے پر چڑھے۔ انہوں نے سورج کے نکلنے کا جائزہ لیا اور یہ کہا کہ یہ طلوع ہوا ہے' لیکن اس کی شعاع نہیں تھی' جب تک یہ بلند نہیں ہو گیا۔

3691- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود . أبو حفص الأبار: هو عمر بن عبد الرحمٰن بن قيس، ومنصور: هو ابن المعتمر . وانظر الحديثين السابقين .

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب: حج کے بارے میں روایات

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرہ کرنے کی فضیلت

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَاجَّ وَالْعُمَّارَ وَفْدُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حج کرنے والا شخص اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ کے مہمان ہوتے ہیں

3692 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: الْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ، وَالْغَازِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا وفد تین لوگ ہیں حاجی، عمرہ کرنے والا شخص اور غازی (یعنی جہاد میں حصہ لینے والا شخص)''۔

3692– حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير مَخْرَمَةَ بن بكير بن عبد الله بن الأشج، فمن رجال مسلم، وقد وثقه غير واحد من الأئمة، إلا أن روايته عن أبيه وجادة، وليست سماعاً، وعجبٌ من المؤلف أن يحتجّ بحديثه هنا عن أبيه مع أنه قال في ثقاته 7/50: لا يحتج بروايته عن أبيه، لأنه لم يسمع من أبيه ما يروى عنه . وأحمد بن عيسى: هو التستري، وابن وهب: هو عبد الله .وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/327 من طريق الحسن بن سفيان، عن أحمد بن عيسى، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/113 في الحج: باب فضل الحج، وابن خزيمة 2511، والحاكم 1/441، والبيهقي 5/262 من طرق عن ابن وهب، به . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن ماجه 2892، والبيهقي 5/262 من طريق صالح بن عبد اللّه، عن يعقوب بن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن أبي صالح، عن أبي هريرة بلفظ: "الحجاج والعُمّار وفد الله، إن دعوه أجابهم، وإن استغفروه غفر لهم " .وصالح بن عبد الله، قال البخاري: منكر الحديث، وفي التقريب: مجهول .وفي الباب عَنِ ابْنِ عُمَرَ عند ابن ماجه 2893 بلفظ: "الغازي في سبيل الله والحاج والمعتمر وَفْدُ الله، دعاهم فأجابوه، وسألوه فأعطاهم" . وسنده حسن في الشواهد، وسيأتي عند المؤلف برقم: 4594 .وعن جابر عند البزار 1153 بلفظ: "الحجاج والعمار وَفْدُ الله دعاهم فأجابوه، وسألوه فأعطاهم"، قال الهيثمي في المجمع 3/211: ورجاله ثقات .

ذِكْرُ نَفْيِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ الذُّنُوبَ وَالْفَقْرَ عَنِ الْمُسْلِمِ بِهِمَا

حج اور عمرے کے مسلمان شخص کے گناہوں اور غربت ختم کر دینے کا تذکرہ

3693 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج عمرے یکے بعد دیگرے کرو' کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ یوں جیسے بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے کھوٹ کو ختم کر دیتی ہے اور مبرور حج کا ثواب جنت ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِالْحَجِّ الَّذِي لَا رَفَثَ فِيهِ وَلَا فُسُوقَ

اللہ تعالیٰ کا' حج کرنے کی وجہ سے' اپنے بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ ایسا حج جس میں رفث نہ ہو

3694 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَسُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

3693–إسناده حسن من أجل عاصم، وهو ابن أبى النَّجُود، وسليمان بن حيان: هو أبو خالد الأحمر، وعمرو بن قيس: هو الملائى، وشقيق: هو ابن سلمة .وهو فى مسند أحمد 1/387 ومن طريقه أخرجه الطبرانى فى الكبير 10406، وأبو نعيم فى الحلية 4/110 .وأخرجه الترمذى 810 فى الحج: باب ما جاء فى ثواب الحج والعمرة، .والنسائى 5/115–116 فى الحج: باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة، وأبو يعلى 233/2، وابن خزيمة 2512، والطبرى فى جامع البيان 3956، والبغوى 1843 من طرق عن سليمان أبى خالد الأحمر، بِهِ . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن مسعود .وفى الباب عن عمر عند أحمد 1/25، والحميدى 17، وأبى يعلى 198، وابن ماجه 2887، والطبرى 3958، وسنده حسن فى الشواهد .وعن ابن عباس عند النسائى 5/115، والطبرانى 11196 و 11428، وإسناده صحيح .وعن جابر عند البزار 1147، وقال الهيثمى فى المجمع 3/277: ورجاله رجال الصحيح خلا بشر بن المنذر، ففى حديثه وهم قاله العقيلى، ووثقه ابن حبان .وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عند الطبرانى 13651 وفى سنده حجاج بن نصير، مختلف فيه .وعن عامر بن ربيعة عند عبد الرزاق 8796، وأحمد 3/446–447، وفى سنده عاصم بن عبيد الله، وهو ضعيف، فالحديث بهذه الشواهد صحيح .

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حج کرے اور اس میں رفث اور فسق نہ کرے' تو جب وہ واپس آتا ہے' تو وہ یوں ہوتا ہے جیسے اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا (یعنی وہ گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہوتا ہے)''۔

ذِكْرُ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ لِلْمُسْلِمِ مَا بَيْنَ الْعُمْرَةِ إِلَى الْعُمْرَةِ

ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک مسلمان کے گناہ ختم ہو جانے کا تذکرہ

3695 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُمَيًّا يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ، اِلَّا الْجَنَّةُ، وَالْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مبرور حج کا ثواب جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرے کے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

3694- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وكيع: هو ابن الجراح، ومسعر هو ابن . كدام، وسفيان: هو الثورى، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو حازم: اسمه سلمان الأشجعى .وأخرجه مسلم 1350 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، وابن ماجه 2889 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة، عن أبى بكر بن أبى شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/484، والطبرى فى "جامع البيان " 3724 من طريق وكيع، عن سفيان، به .وأخرجه البيهقى 5/261 من طريق أبى نعيم، عن مسعر، عن منصور، به . وأخرجه على بن الجعد فى "مسنده" 926من طريق شعبة، عن منصور، به .وأخرجه الحميدى 1004 عن سفيان، والبخارى 1820 فى المحصر: باب قول الله تعالى: (فَلَا رَفَثَ) (البقرة: 197)، والترمذى 811 فى الحج: باب ما جاء فى ثواب الحج والعمرة، من طريقين عن سفيان، به .وأخرجه عبد الرزاق 8800 عن سفيان به، إلا أنه زاد بين منصور وبين أبى حازم "عن جابر "! وأخرجه الدارمى 2/31، والطيالسى 2519، وأحمد 2/494، والبخارى 1819، ومسلم 1350، والنسائى 5/114، فى الحج: باب فضل الحج، وابن خزيمة 2514، والطبرى 3721 و 3722 من طرق عن منصور، به .وأخرجه الطيالسى 2519، وابن الجعد 926 و 1809 و 1810 والبخارى 1521، فى الحج: باب فضل الحج المبرور، ومسلم 1350، والطبرى 3718 و 3719 و 3720 و 3723 و 3725 و 3726 و 3727 و 3728، والدارقطنى 2/284، والبغوى فى "شرح السنة" 1841، وفى التفسير 1/173، والبيهقى 5/262 من طرق عن أبى حازم، به .

3695- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحوضى وهو حفص بن عمر- فمن رجال البخارى، وسهيل بن أبى صالح: احتج به مسلم، واستشهد به البخارى .وأخرجه الطيالسى 2423، والنسائى 5/112-123 فى الحج: باب فضل الحج المبرور من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1349 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، والنسائى 5/112 من طريقين عن سهيل بن أبى صالح، به .وأخرجه الحميدى 1002، وعبد الرزاق 8798، والدارمى 2/31، وأحمد 2/246، 461، والطيالسى 2425، ومسلم 1349، وابن خزيمة 2513 و 3037 من طرق عن سمى، به . وانظر ما بعده .

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3696 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک عمرے (کے بعد) دوسرا عمرہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ مبرور حج کی جزاء صرف جنت ہے''۔

ذِكْرُ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ، وَكَتْبِ الْحَسَنَاتِ، وَحَطِّ السَّيِّئَاتِ بِخُطَا الطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

طواف کرنے والے کے بیت اللہ کے اردگرد قدم اٹھانے کی وجہ سے درجات بلند ہونے، نیکیاں لکھی جانے اور گناہ مٹائے جانے کا تذکرہ

3697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ

3696- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله، عبيد الله بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمرى .وهو فى "الموطأ" 1/346 فى الحج: باب جامع ما جاء فى العمرة، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/462، والبخارى 1773 في العمرة: باب العمرة، ومسلم 1349 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، والنسائى 5/115 فى الحج: باب فضل العمرة، وابن ماجه 2888 فى الحج: باب فضل الحج والعمرة، والبيهقى 5/261، والبغوى 1843 .وأخرجه عبد الرزاق 8799، ومسلم 1349، وابن خزيمة 2513 و 3072 من طرق عن عبيد الله، عن سمى، به .

3697- إسناده ضعيف لاختلاط عطاء بن السائب، وجرير هو ابن عبد الحميد- ممن روى عنه بعد الاختلاط، قال يحيى بن معين: ما سمع منه جرير ليس من صحيح حديثه، وقال العقيلى فى "الضعفاء 3/400"-401: من سمع منه من الكبار صحيح، مثل سفيان وشعبة، وأما جرير وأشباهه، فلا .وأخرجه الترمذى مطولاً 959 فى الحج: باب ما جاء فى استلام الركنين، والحاكم 1/489، وابن خزيمة 2753 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1900، وأحمد 2/95 من طريق همام، وأحمد مطولاً 2/2 عن هشيم، عن عطاء، به، وكلاهما روى عن عطاء بعد الاختلاط .وأخرجه ابن خزيمة 2753 من طريق ابن فضيل، عن عطاء، به .وذكره الهيثمى فى "المجمع" 3/240-241 وقال: رواه أحمد، وفيه عطاء بن السائب وقد اختلط .وأخرجه النسائى 5/221 فى الحج: باب ذكر الفضل فى الطواف بالبيت، عن قتيبة، عن حماد، عن عطاء بن السائب، عن عبد الله بن عبيد بن عمير أن رجلاً قال: يا أبا عبد الرحمن، ما أراك تستلم إلا هذين الركنين قال: إنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إن مسحهما يحطان الخطيئة "، وسمعته يقول: "من طاف سبعاً فهو كعدل رقبة " .وهذا سند قوى، فإن حماداً وهو ابن زيد- قد سمع من عطاء قبل الاختلاط .وأخرجه ابن ماجه 2956

اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا لَا يَضَعُ قَدَمًا، وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى، اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو معاف کرتا ہے اس کی وجہ سے اس کی نیکی کو نوٹ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کرتا ہے''۔

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا بِاسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ لِلْحَاجِّ، وَالْعُمَّارِ

دو یمانی رکنوں کا استلام کرنے کی وجہ سے حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے شخص کے گناہوں کے ختم ہونے کا تذکرہ

3698 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَطَاءٍ الشَّيْبَانِيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَسْحُ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ يَحُطُّ الْخَطَايَا حَطًّا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ رَمَضَانَ تَقُوْمُ مَقَامَ حَجَّةٍ لِمُعْتَمِرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا' عمرہ کرنے والے شخص کے لیے حج کے قائم مقام ہے

3699 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

3698– إسناده قوي، سفيان الثوري سمع من عطاء بن السائب قبل الاختلاط، وهو في مصنف عبد الرزاق 8877، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/89 .وأخرجه أحمد 2/11 من طريق سفيان و 2/95، والطيالسي 1899 من طريق همام، والترمذي 959 في الحج: باب ما جاء في استلام الركنين، والحاكم 1/489 من طريق جرير، والنسائي 5/221 في الحج: باب ذكر الفضل في الطواف بالبيت من طريق حماد بن زيد، وابن خزيمة 2729 من طريق هشيم، خمستهم عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: حَجَّ أَبُو طَلْحَةَ وَابْنُهُ وَتَرَكَانِي، فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:۔ سیّدہ اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اوران کے صاحب زادے حج پر چلے گئے ہیں اور وہ مجھے چھوڑ گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے اُمِّ سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکرکردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3700 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْتَامٍ، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِالْعُمْرَةِ إِذَا اعْتَمَرَهَا مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

اللہ تعالیٰ کا بندے کے عمرہ کرنے کی وجہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جبکہ بندہ مسجد اقصیٰ سے عمرہ کرے

3699- إسناده حسن لغيره، أبو إسماعيل المؤدب: اسمه إبراهيم بن سليمان بن رزين، صدوق، ويعقوب بن عطاء: هو ابن أبي رباح، ضعيف الحديث. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 11410 عن أحمد بن حنبل، عن سريج بن يونس، بهذا الإسناد، وانظر ما بعده.

3700- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عبد الحميد بن محمد بن المستام، فقد روى له النسائي، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 1/229، والبخاري 1782 في العمرة: باب عمرة في رمضان، ومسلم 1256 في الحج: باب فضل العمرة في رمضان، والنسائي 4/130-131 في الصيام: باب الرخصة في أن يقال لشهر رمضان رمضان، من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/229، والبخاري 1863 في جزاء الصيد: باب حج النساء، ومسلم 1256 222، وابن ماجه 2993 في المناسك: باب العمرة في رمضان، والطبراني في "الكبير" 11299 و 11322 من طرق عن عطاء، به. وأخرجه مطولاً: أبو داود 1990 في الحج: باب العمرة، وابن خزيمة 3077، والطبراني 12911 من طريقين عن عبد الوارث بن سعيد العنبري، عن عامر الأحول، عن بكر بن عبد الله المزني، عن ابن عباس.

3701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ مَوْلٰى آلِ حُنَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ اَهَلَّ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِعُمْرَةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ،

قَالَ: فَرَكِبَتْ اُمُّ حَكِيمٍ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰى اَهَلَّتْ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص مسجد اقصیٰ سے عمرے کا احرام باندھتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس روایت کی راوی خاتون سیّدہ اُمّ حکیم رضی اللہ عنہا بیت المقدس تشریف لے گئی تھیں اور انہوں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَجَّ لِلنِّسَاءِ يَقُوْمُ مَقَامَ الْجِهَادِ لِلرِّجَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ خواتین کے لیے حج کرنا مردوں کے جہاد کرنے کے قائم مقام ہے

3702 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ،

3701– إسناده ضعيف . أم حكيم: –واسمها حكيمة– لم يوثقها غير المؤلف، ولم يرو عنها غير يحيى بن أبي سفيان، وقال في "التقريب": مقبولة، ويحيى بن أبي سفيان: قال أبو حاتم: شيخ من شيوخ المدينة ليس بالمشهور، وذكره المؤلف في "الثقات"، وفي "التقريب": مستور، وقال المنذري في "مختصر سنن أبي داوُد 2/285: اختلف الرواة في متنه وإسناده اختلافاً كثيراً . وقال ابن القيم: قال غير واحد من الحفاظ: إسناده ليس بالقوي . وهو في "مسند أبي يعلى 325/2 .وأخرجه أحمد 6/299، والطبراني في "الكبير" 23/1006 من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد . وتحرّف في المطبوع من مسند أحمد: آل حنين، إلى آل خيبر . وأخرجه ابن ماجه 3001 في المناسك: باب من أهلّ بعمرة من بيت المقدس، وأبو يعلى 319/2 عن ابن أبي شيبة، عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن ابن إسحاق، عن سليمان بن سحيم، عن أم حكيم، عن أم سلمة .وأخرجه أبو داوُد 1741 في الحج: باب المواقيت، وأبو يعلى 321/2، والدارقطني 2/283، والطبراني 23/849، والبيهقي 5/30 من طريق عبد الله بن عبد الرحمٰن بن يُحَنِّس، عن يحيى بن أبي سفيان، عن جدته أم حكيم، عن أم سلمة .وعبد الله بن عبد الرحمٰن بن يُحَنِّس: ذكره المؤلف في "الثقات" وروى له مسلم في صحيحه، حديثاً واحداً في فضل المدينة . وأخرجه البخاري في "تاريخه" عن أبي يعلى محمد بن الصلت، عن ابن أبي فديك، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن يُحَنِّس . . . أورده في ترجمة محمد 1/160–161 وقال: لا يتابع على حديثه .وأخرجه الدارقطني 2/283 .

3702– إسناده صحيح على شرط الشيخين، جرير: هو ابن عبد الحميد .وأخرجه النسائي 5/114–115 في الحج: باب فضل الحج، عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/71–79، والبخاري 1520 في الحج: باب فضل الحج المبرور، و 1861 في جزاء الصيد: باب حج النساء، و 2784 في الجهاد: باب فضل الجهاد والسير، و 1876 باب حج النساء، وابن ماجه 2901 في المناسك: باب الحج جهاد النساء، وابن خزيمة 3074، والبيهقي 4/326، والبغوي 1848 من طرق عن حبيب بن أبي عمرة، به .وأخرجه عبد الرزاق 8811، والبخاري 2875 و 2876

عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِى عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَخْبَرَتْنِى عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلا نَخْرُجُ، وَنُجَاهِدُ مَعَكَ، فَاِنِّى لَا اَرَى عَمَلًا فِى الْقُرْآنِ اَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ، قَالَ: لَا، اِنَّ لَكُنَّ اَحْسَنَ الْجِهَادِ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بھی آپ کے ہمراہ نکلا نہ کریں اور جہاد میں حصہ نہ لیا کریں' کیونکہ میری رائے کے مطابق قرآن میں سب سے افضل عمل جہاد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ سب سے بہترین جہاد بیت اللہ کا حج ہے۔ ایسا حج جو مبرور ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِثْبَاتِ الْحِرْمَانِ لِمَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَزُرِ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ فِى كُلِّ خَمْسَةِ اَعْوَامٍ مَرَّةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ ایسے شخص کے لیے محرومی ثابت ہو جاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گنجائش عطا کی ہو اور وہ ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے نہ جائے

3703 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: اِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ، وَوَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِى الْمَعِيشَةِ يَمْضِى عَلَيْهِ خَمْسَةُ اَعْوَامٍ لَا يَفِدُ اِلَيَّ لَمَحْرُومٌ

حضرت ابوسعید خدری' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں بندے کے جسم کو میں تندرست رکھوں اور میں اسے کشادگی عطا کروں اور پھر اس پر پانچ سال گزر جائیں اور وہ میری طرف نہ آئے' تو وہ محروم ہے"۔



3703- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير خَلَف بن خليفة، فمن رجال مسلم، وقد اختُلِط قبل موته، لكن تابعه سفيان الثورى عند عبد الرزاق 1826 عن العلاء، عن أبيه أو عن رجل عن أبى سعيد، وفيه: "كل أربعة أعوام" . وأخرجه أبو يعلى 63/2، والخطيب فى "تاريخه8/328"، والبيهقى 5/262 من طرق عن خلف بن خليفة، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمى فى "المجمع" 3/206، وقال: رواه أبو يعلى والطبرانى فى "الأوسط"، ورجال الجميع رجال الصحيح .وفى الباب عن أبى هريرة عند البيهقى 5/262، وابن عدى فى "الكامل" 4/1396، والعقيلى فى "الضعفاء 2/206"– 261 من طرق عن الوليد بن مسلم، عن صدقة بن يزيد .

بَابٌ فَرْضُ الْحَجِّ

باب: حج کا فرض ہونا

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا) (آل عمران: 97)

ان روایات کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہیں ''اور لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں جو شخص وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہے''

3704 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، وَيُوسُفُ بْنُ سَعْدٍ، (متن حدیث): اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا، ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ، فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَذَكَرَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدة: 101)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو!

3704- إسناده صحيح . أبو عبيدة بن فضيل بن عياض: وثقه الدارقطني كما في "الميزان"، وذكره المؤلف في "الثقات"، وذكره التقي الفاسي في "العقد الثمين" 8/69، وأرخ وفاته سنة 236هـ . ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير يوسف بن سعد، فقد روى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة .وأخرج أحمد 2/508، ومسلم 1337 في الحج: باب فرض الحج مرة في العمر، والبيهقي 4/326 من طريق يزيد بن هارون، والنسائي 5/110-111 في المناسك: باب وجوب الحج، عن المغيرة بن سلمة، والدارقطني 2/281 عن النضر بن شميل، ثلاثتهم عن الربيع بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري 12804 من طريق عبد الرحيم بن سليمان والدارقطني 2/282 عن محمد بن فضيل، كلاهما عن إبراهيم بن مسلم الهجري وهو ضعيف عن ابى عياض، عن أبى هريرة، وقد تقدم مختصراً برقم 18 .

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض قرار دیا ہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ اس شخص نے تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا' تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا' تو تم اسے ادا نہیں کر پاتے جن معاملات کے بارے میں' میں تمہیں بتاتا نہیں ہوں تم ان معاملات میں مجھے رہنے دیا کرو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے اور ان سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب میں تم لوگوں کو کسی چیز سے منع کروں' تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس پر عمل کرو۔

انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ سورۃ مائدہ میں موجودہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر انہیں تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے' تو تمہیں برا لگے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَرْضَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَجَّ عَلٰى مَنْ وَّجَدِ اِلَيْهِ سَبِيلًا فِي عُمْرِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً لَا فِي كُلِّ عَامٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر اللہ تعالیٰ نے زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض قرار دیا ہے ایسا نہیں ہے کہ ہر سال میں (حج کرنا اس پر فرض ہے)

3705 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَوَفِي كُلِّ عَامٍ؟ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمَا قُمْتُمْ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا اَمَرْتُكُمْ مِنْ شَيْءٍ، فَاْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض قرار دیا ہے۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: کیا ہر سال میں' یہاں تک کہ انہوں نے تین مرتبہ یہ سوال کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا' تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا' تو تم اسے ادا نہیں کر پاتے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن معاملات میں' میں تمہیں ترک کر دیتا ہوں تم

3705- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .

ان میں مجھے رہنے دو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے میں تمہیں' جس چیز کے بارے میں حکم دوں جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجالاؤ جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کر دوں' تو تم اس سے اجتناب کرو۔

3706 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَجَّ بِنِسَائِهِ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ هٰذِهِ الْحِجَّةُ، ثُمَّ عَلَيْكُمْ بِظُهُوْرِ الْحُصُرِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خِطَابُ هٰذَا الْخَبَرِ وَقَعَ عَلٰى بَعْضِ النِّسَاءِ، اَرَادَ بِهِ نِسَاءَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقَصْدُ فِيْهِ بَعْضُ الْاَحْوَالِ، وَهُوَ الْحَالُ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ عَلَيْهِنَّ اِقَامَةُ الْفَرَائِضِ فِيْهِ كَالصَّلَاةِ، وَالْحَجِّ، وَمَا اَشْبَهَهُمَا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ہمراہ حج کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ حج ہے اور پھر تم پر گھر میں رہنا لازم ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس روایت کے الفاظ بعض خواتین کے لئے استعمال ہوئے ہیں اور اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں اور اس میں قصد بعض حالتوں کا کیا گیا ہے۔ اور یہ وہ حالت ہے کہ جب ان خواتین پر اس حالت کے دوران فرائض کو قائم کرنا لازم نہیں تھا جیسے نماز ادا کرنا اور اس جیسے دیگر امور۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤَخِّرَ اَدَاءَ الْحَجِّ اِذَا فُرِضَ عَلَيْهِ عَنْ سَنَتِهِ تِلْكَ اِلٰى سَنَةٍ اُخْرٰى

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ حج کی ادائیگی کو، جب وہ اس پر فرض ہو جائے، اس سال سے دوسرے کسی سال تک موخر کر دے

3707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ *، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ،

3706– إسناده ضعيف . عبد الله بن نافع: هو الصائغ، وفيه عاصم بن عمر وهو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ– ضعيف .وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/214، وقال: رواه الطبراني في الأوسط، وفيه عاصم بن بن عمر العمري، وثقه ابن حبان، وقال: يخطء، وضعفه الجمهور .وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/446، والبزار 1077، والبيهقي 5/228 من طريق ابن أبي ذئب، عن صالح مولى التوأمة، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما حج بنسائه، قال: "إنما هي هذه الحجة، ثم الزمن ظهور الحصر "، وابن أبي ذئب: سمع من صالح مولى التوأمة قبل اختلاطه، فالحديث صحيح .وأخرجه البزار 1078 من طريق إبراهيم بن سعد، عن صالح بن كيسان، عن صالح مولى التوأمة، عن أبي هريرة .

(متن حدیث): عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ قَوْلِهٖ (بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ) (التوبة:1) ، قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ، اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، ثُمَّ اَمَّرَ اَبَا بَكْرٍ عَلٰى تِلْكَ الْحِجَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اظہار لاتعلقی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لائے' تو آپ ''جعرانہ'' سے عمرہ کیا تھا پھر آپ نے اس حج کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔



3707– إسناده صحيح، أحمد بن منصور الرمادی روى له ابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو فی صحيح ابن خزيمة 3078 .وأورده ابن كثير فی تفسيره 345/2–346 عن عبد الرزاق بنفس السند والمتن، وذكره السيوطی فی "الدر المنثور" وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبی حاتم .

بَابٌ، فَضْلُ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ کی فضیلت

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَكَّةَ خَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّهَا اِلَى اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مکہ اللہ کی زمین کا سب سے بہتر حصہ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک (زمین کا) سب سے محبوب حصہ ہے

3708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بْنِ زِيَادَةَ بْنِ الطُّفَيْلِ اللَّخْمِيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيَّ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاقِفًا بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ: وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عدی زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر حزورہ کے مقام پر وقوف کیے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے۔

"(اے مکہ) اللہ کی قسم! بے شک تو اللہ کی سرزمین میں سب سے بہتر (حصہ) ہے اور تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کی زمین میں سے سب سے پسندیدہ (جگہ ہے) اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ گیا ہوتا' تو میں تجھ سے نہ نکلتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَكَّةَ كَانَتْ اَحَبَّ الْاَرْضِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3708– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم، وعُقيل: هو ابن خالد بن عَقيل الأيلي .وأخرجه ابن ماجه 3108 في المناسك: باب فضل مكة، عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 3925 في المناقب: باب في فضل مكة، والنسائي في الحج من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/316، والحاكم 3/7 من طريق عن الليث، به .وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/305، والحاكم 3/431 من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهو أخرجه الحاكم 3/280 عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن ابن أخي ابن شهاب، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عبد الله بن عدي .وذكر هذه الرواية الحافظ المزي في "تحفة الأشراف" 5/316 .

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مکہ روئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہے

3709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَاَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلْدَةٍ وَّاَحَبَّكِ اِلَيَّ، وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِي اَخْرَجُونِي مِنْكِ، مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(اے مکہ) تو کتنا پاکیزہ شہر ہے؟ اور مجھے کتنا محبوب ہے؟ اگر میری قوم نے مجھے تجھ سے نکالا نہ ہوتا' تو میں تیرے علاوہ اور کہیں رہائش نہ اختیار نہ کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرُّكْنَ، وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مَنْ يَّوَاقِيتِ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رکن اور مقام ابراہیم (پر نصب پتھر) جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں

3710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ صُبَيْحٍ الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مَنْ يَّوَاقِيتِ الْجَنَّةِ، وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ طَمَسَ عَلٰى نُورِهِمَا لَاَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ نے اپنی

3709- حديث صحيح . فضيل بن سليمان وإن احتج به مسلم، وروى له البخاري متابعة، ضعفه ابن معين وأبو حاتم والنسائي، لكنه قد توبع، وباقي السند ثقات رجاله رجال الصحيح . أبو الطفيل: هو عامر بن واثلة الصحابي رضي الله عنه . وأخرجه الطبراني في الكبير 10624 و 10633 من طريقين عن أبي كامل الجحدري، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 3926 في المناقب: باب في فضل مكة، عن محمد بن موسى البصري، عن فضيل بن سليمان، به . وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه .وأخرجه الحاكم 1/486 من طريق زهير، عن ابن خثيم، عن سعد بن جبير، عن ابن عباس . وقال: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .

3710- رجاء بن صبيح: لم يوثقه غير المؤلف، وقد ضعفه ابن معين، وقال أبو حاتم: ليس بالقوي، لكن تابعه الزهري، وباقي رجاله ثقات، فالحديث حسن لغيره .وأخرجه أحمد 2/213-214، والترمذي 878 في الحج: باب ما جاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، وابن خزيمة 2732، والحاكم 1/456 من طريقين عن رجاء، بهذا الإسناد . قال ابن خزيمة بإثره: لست أعرف رجاء هذا بعدالة ولا جرح، ولست أحتج بخبر مثله .وأخرجه ابن خزيمة 2731، والحاكم 1/456، ومن طريقه البيهقي 5/75، من طريقين عن أيوب بن سويد، عن يونس، عن الزهري، عن مسافع، به .

پشت خانہ کعبہ کے ساتھ لگائی ہوئی تھی۔

''حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں جنت کے یواقیت میں سے یاقوت ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے نور پر پردہ نہ ڈالا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دیتے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اللِّسَانِ لِلْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِلشَّهَادَةِ لِمُسْتَلِمِهٖ بِالْحَقِّ

حجر اسود کے لیے زبان کے اثبات کا تذکرہ' جو اس شخص کے حق میں گواہی دینے کے لیے ہوگی جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا

3711 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ اَبُوْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِهٰذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) اس حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہونگے اور یہ قیامت کے دن ہر اس شخص کے بارے میں حق کے ہمراہ گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللِّسَانَ لِلْحَجَرِ، اِنَّمَا يَكُوْنُ فِي الْقِيَامَةِ لَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حجر اسود کی زبان قیامت کے دن ہوگی دنیا میں نہیں ہوگی

3712 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3711– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن خثيم، فمن رجال مسلم، وثابت أبو زيد: هو ابن يزيد الأحول، والحسن بن موسى: هو الأشيب، وهو في مسند أبي يعلى 2719 .وأخرجه أحمد 1/266، وابن خزيمة 2736، والحاكم 1/457 عن الحسن بن موسى، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 1/247 و 291 و 307، والدارمي 2/42، والترمذي 961 في الحج: باب ما جاء في الحجر الأسود، وابن ماجه 2944 في المناسك: باب استلام الحجر، وابن خزيمة 2736، وأبو نعيم في "الحلية" 6/243 من طرق عن ابن خثيم، بِهِ . وانظر الحديث الآتي .

3712–حديث صحيح، فضيل بن سليمان وإن كان كثير الخطأ، قد توبع، وباقي السند رجاله ثقات .وأخرجه ابن خزيمة 2735، عن بشر بن معاذ العقدي، عن فضيل بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 961 في الحج: باب ما جاء في الحجر الأسود، عن قتيبة بن سعيد، عن جرير بن عبد الحميد، عن ابن خثيم، بِهِ . وقال: هذا حديث حسن . وانظر ما قبله .

(متن حدیث): لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الرُّكْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حجر اسود کو ضرور ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی' جن کی مدد سے وہ دیکھتا ہوگا اور ایک زبان ہوگی' جس کی مدد سے وہ کلام کرتا ہوگا اور یہ ہر اس شخص کے بارے میں حق کے ہمراہ گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي اَخْرَجَ اللّٰهُ زَمْزَمَ وَاَظْهَرَهَا

اس وقت کا تذکرہ جس میں اللہ تعالیٰ نے زم زم کو نکالا اور اس کو ظاہر کیا

3713 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، (متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ حِينَ رَكَضَ زَمْزَمَ بِعَقِبِهِ جَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ هَاجَرَ، لَوْ تَرَكَتْهَا كَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جبرائیل نے زمزم کے مقام پر اپنی ایڑی ماری' تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ نے مٹی کو اکٹھا کرنا شروع کیا (تاکہ پانی کے گرد آڑ بنالیں) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہاجرہ پر رحم کرے' اگر وہ اسے ایسے ہی رہنے دیتی' تو یہ ایک بہتا ہوا بڑا چشمہ ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي حَرَمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے حرم میں ہتھیار اٹھا کر (داخل ہوا جائے)

3713- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حجاج بن الشاعر، وهو ابن أبي يعقوب يوسف بن حجاج الثقفي البغدادي، فمن رجال مسلم، ووهب بن جرير: هو ابن حازم، وايوب: هو السختياني .وأخرجه أحمد 5/121عن حجاج بن الشاعر، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في المناقب من "الكبرى" كما في التحفة 1/26 من طريقين عن وهب بن جرير، به .وأخرجه ضمن حديث مطول البخاري 2368 في المساقاة: باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائه، و 3364 في أحاديث الأنبياء ن والبيهقي 5/98-99 من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن أيوب وكثير بن كثير، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرجه البخاري 3362 عن أحمد بن سعيد، عن وهب بن جرير، عن أبيه، عن أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . وأخرجه الطبري مطولاً في "جامع البيان" 13/230-231 من طريق حماد بن سلمة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، وهذا سند قوي، فإن حماد بن سلمة سمع من عطاء بن السائب قبل الاختلاط .وأخرجه الطبري 13/229-230 مطولاً من طريقين عن إسماعيل بن عُلية عن أيوب قال: نُبئت عن سعيد بن جبير أنهُ حديث عن ابن عباس .

3714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ*

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِلَاءِ شَوْكِ حَرَمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَالْتِقَاطِ سَاقِطِهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَرْءُ مُنْشِدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ اللہ کے حرم کے کانٹے کو توڑا جائے یا گری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے البتہ اگر آدمی نے اس کا اعلان کرنا ہو (تو اسے اٹھا سکتا ہے)

3715 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَبَسَ الْفِيلَ عَنْ مَكَّةَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِي، وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَاِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ، ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ، لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، اِمَّا اَنْ يَّقْتُلَ، وَاِمَّا اَنْ يَّفْدِيَ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ شَاهٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُبُوْا لِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوْا لِاَبِي شَاهٍ، ثُمَّ قَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ، فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُوْرِنَا، وَفِي بُيُوْتِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ

3714- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 1356 في الحج: باب النهي عن حمل السلاح بمكة بلاحاجة، ومن طريقه أخرجه البغوي 2005 عن سلمة بن شبيب، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 5/155 من طريقين عن إبراهيم الصيدلاني، عن سلمة بن شبيب، به .

3715- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري . والوليد: هو ابن مسلم القرشي .وأخرجه ابن ماجه مختصراً 2624 في الديات: باب من قتل له قتيل فهو بالخيار بين إحدى ثلاث، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے مکہ کو فتح کر دیا' تو ہذیل نے بنولیث سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے عوض میں قتل کر دیا یہ زمانہ جاہلیت کا معاملہ تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ تک نہیں پہنچنے دیا' لیکن اس نے اپنے رسول اور اہل ایمان کو اس پر غلبہ عطا کیا مجھ سے پہلے کسی بھی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہوا تھا اور میرے بعد بھی یہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا میرے لئے بھی دن کے ایک مخصوص حصے میں اسے حلال قرار دیا گیا اور یہ اب اس گھڑی کے بعد قابل احترام ہے یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا۔ یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لئے اٹھایا جا سکتا ہے' جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہوا تھا اسے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا یا' تو وہ (قاتل کو) قتل کر دے یا پھر فدیہ وصول کر لے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یمن سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کا نام ابوشاہ تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ مجھے لکھوا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دے دو پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صرف اذخر (کاٹنے کی اجازت دیں)' کیونکہ ہم اسے قبرستان میں استعمال کرتے ہیں اور گھروں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذخر (کا حکم مختلف ہے یعنی اسے کاٹنے کی اجازت ہے)

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ حَرَمِهٖ حَدَثًا، اَوْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا ذِمَّتَهٗ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو حرم میں کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے یا کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی بے حرمتی کرتا ہے

3716 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ

3716- إسناده حسن، حكيم بن سيف الرقي: قال أبو حاتم: شيخ صدوق لا بأس به، . . . . . يكتب حديثه ولا يحتج به، ليس بالمتين، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال: مات بالرقة، بعد سنة خمس وثلاثين ومائتين، ووثقه الإمام الذهبي، وقال الحافظ في التقريب: صدوق، ثم هو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عبيد الله بن عمرو: هو الرقيّ، وسليمان: هو الأعمش. وأخرجه أحمد 1/81، والبخاري 3172 في الجزية: باب ذمة المسلمين وجوارهم واحدة، و 6755 في الفرائض: باب إثم من تبرأ من مواليه، و 7300 في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين، ومسلم 1370 في الحج: باب فضل المدينة، و 2/1147 في العتق: باب تحريم تولي العتيق غير مواليه، والترمذي 2127 في الولاء والهبة: باب فيمن تولى غير مواليه أو ادعى إلى غير أبيه، وأبو يعلى 263 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 1/151، والنسائي في الحج من "الكبرى" كما في التحفة 7/350 من طريق الحارث بن سويد، وأحمد 1/100، 116 من طريق طارق بن شهاب، وأحمد 1/118 و 152، ومسلم 1978 من طريق أبي الطفيل عامر بن واثلة، والحميدي 40، وأحمد 1/79، والبخاري 111 و 3047 و 6915، والترمذي 1412، وابن ماجه 2658، والدارمي 2/190، والنسائي 8/23، وابن الجارود 794، والبيهقي 8/28 من طريق أبي جحيفة، وأحمد 1/122، وأبو يعلى 338 و 628 من طريق قيس بن عباد، ستتهم عن علي بنحوه. وانظر ما بعده.

الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللهِ، وَصَحِيْفَةً فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ، فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا، فَاِذَا فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ وَالْجِرَاحَاتِ، وَاِذَا فِيْهَا مَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ، وَالْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا، اَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں ہے' جس کو ہم پڑھتے ہوں' صرف اللہ کی کتاب ہے یا ایک صحیفہ ہے' جو میری تلوار کی میان میں ہے۔ پھر انہوں نے اس صحیفے کو ہمارے سامنے پڑھا' اس میں اونٹوں کی دیت کے حوالے سے اور زخموں کی دیت کے حوالے سے کچھ احکام تھے اور اس میں ایک یہ بات موجود تھی جو (آزاد شدہ غلام) اپنے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں' تمام لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی کوئی بھی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔ تمام مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے ان کا عام فرد بھی اسے پورا کرنے کی کوشش کرے گا اور جو کوئی شخص کسی مسلمان کو رسوا کرے گا' تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی ایسے شخص کی قیامت کے دن کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی اور مدینہ منورہ اپنے دونوں کناروں کے درمیان پورے کا پورا قابل احترام ہے جو شخص یہاں بدعت ایجاد کرے یا بدعتی کو پناہ دے' تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو ایسے شخص سے قیامت کے دن کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللهِ وَصَحِيْفَةً فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ، اَرَادَ بِهِ مِمَّا كَتَبْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان

''ہمارے پاس صرف کتاب اللہ ہے جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں اور ایک صحیفہ ہے جو میری تلوار کی میان میں ہے''

اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ یہ وہ چیز ہے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نوٹ کی ہے

3717 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ، ثُمَّ قَالَ:

(متن حدیث): مَا كَتَبْنَا، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْآنَ، وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عِيرٍ اِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فِيهَا، اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف قرآن کو نوٹ کیا گیا تھا یا وہ احکام ہیں جو صحیفے میں ہیں۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ ان کا عام فرد بھی اسے پوری کرنے کی کوشش کرے گا جو شخص کسی مسلمان کو رسوا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی اور جو شخص اپنے آقا کی بجائے خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْقُرَشِيِّ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دُوْنَ ارْتِكَابِهٖ مَا يُوْجِبُ الْاِسْلَامُ قَتْلَهٗ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ حرم کی حدود میں کسی بھی قریشی شخص کو قتل کیا جائے ماسوائے اس کے، کہ اس نے ایسی چیز کا ارتکاب کر دیا ہو اسلام اس کے قتل کا حکم دیتا ہو

3718 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ،

3717- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه البخاري 3179 في الجزية والموادعة: باب إثم من عاهد ثم غدر، وأبو داوٗد 3179 في الحج: باب في تحريم المدينة، والبيهقي 5/196 من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/126 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، والبخاري 1870 في فضائل المدينة: باب حرم المدينة، والنسائي في الحج من "الكبرى" كما في التحفة 7/458 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن سفيان، بِه . 3718- إسناده صحيح على شرط الصحيح، يحي: هو ابن سعيد القطان، عند أحمد . والبخاري في الأدب المفرد، وعند الطبراني والطحاوي: ابن أبي زائدة، وعامر: هو الشعبي .وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 826ن والطبراني في الكبير 20/693، من طريق مسدد عن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/412 و 4/213 عن يحيى بن سعيد، والطحاوي في مشكل الآثار 2/227، والحاكم 4/275 من طريقين عن يحيى بن زكريا، عن زكريا، بِه . وقال الحاكم/ هذا حديث الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وأخرجه عبد الرزاق 9399، وأحمد 3/412 و 4/213، والحميدي 568، وابن أبي شيبة 14/490، ومسلم 1782 في الجهاد: باب لا يقتل قرشي صبراً، والدارمي 2/198، والطبراني 20/692، وابن سعد في الطبقات 5/450 من طرق عن زكريا بن أبي زائدة، بِه .وأخرجه أحمد 3/412 و 4/213، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 2/227 من طريقين عن الشعبي، بِه .

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطِيعًا، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَمْ يُدْرِكِ الْمُسْلِمُونَ اَحَدًا مِّنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ، وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِ، فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا

حضرت مطیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''آج کے بعد قیامت کے دن تک کسی بھی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا''۔

اس دن مسلمانوں کو کفار مکہ سے صرف حضرت مطیع رضی اللہ عنہ ہاتھ لگے تھے ان کا عاص تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مطیع رکھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ الَّتِي كَانَتْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْكِ الدَّمِ فِي حَرَمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا سَاعَةً مَعْلُومَةً

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے متعین وقت کے لیے اللہ کے حرم کی حدود میں خون بہانے کو مباح قرار دیا گیا تھا

3719 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، وَالْحَجَبِيُّ، وَاَبُو الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ مَكَّةَ، وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا وَضَعَهُ، قِيلَ: هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ کے سر پر خود تھا' تو آپ نے اسے اتارا' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی ابن خطل کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کردو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَكَّةَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3719- إسناده صحيح على شرطهما . رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحجبي واسمه عبد الله بن عثمان- فمن رجال البخاري، وأبو الوليد: هو الطيالسي .وأخرجه مالك في الموطأ 1/423 في الحج: باب جامع الحج .وأخرجه البخاري 5808 في اللباس: باب المغفر، عن أبي الوليد الطيالسي، وأبو داوٗد 2685 في الجهاد: باب قتل الأسير ولا يعرض عليه الإسلام، عن القعنبي، كلاهما عن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/492، والدارمي 2/73-74، . والحميدي 1212، أحمد 3/109 و 164 و 186 و 231 و 132 و 233 و 240، والبخاري 1846 في جزاء الصيد: باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام، و 3044 في الجهاد: باب قتل الأسير وقتل الصبر، و 4286 في المغازي: باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، ومسلم 1357 في الحج: باب جواز دخول مكة بغير إحرام، وفي السير من "الكبرى" كما في التحفة 1/389، وابن ماجه 2805 في الجهاد: باب السلاح، وأبو الشيخ في "اخلاق النبي" 143، والبيهقي 7/59 و 8/205، والبغوي 2006 من طرق عن مالك، به .

سَاعَةً وَاحِدَةً فَقَطْ، ثُمَّ حُرِّمَتْ حَرَامَ الْأَبَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مکہ مکرمہ نبی اکرم ﷺ کے لیے صرف ایک مخصوص وقت کے لیے مباح قرار دیا گیا تھا اس کے بعد اس کی حرمت ہمیشہ کے لیے واپس آ گئی تھی

3720 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاؤُهُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اِلَّا الْاِذْخِرَ، فَاِنَّهُ لِبُيُوْتِهِمْ، فَقَالَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ، وَلَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شہر قابل احترام ہے اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن تک کے لئے قابل احترام قرار دیا ہے یہاں کہ شکار کو بھگایا نہیں جائے گا یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا اور یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لئے اٹھایا جا سکتا ہے اور یہاں کے پودوں کو اکھیڑا نہیں جائے گا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اذخر کی اجازت دے دیں وہ گھروں میں استعمال ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذخر کی اجازت ہے اب ہجرت باقی نہیں رہی' البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم سے (جہاد کے لئے) نکلنے کے لئے کہا جائے' تو تم نکل کھڑے ہو۔

3720- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مفضل بن مهلهل فمن رجال مسلم، ومنصور: هو ابن المعتمر .وأخرجه مطولاً ومختصراً مسلم 1353 في الحج: باب تحريم مكة وصيدها وخلاها، و 3/1488 في الإمارة: باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير، والطبراني في الكبير 10943، والبيهقي 6/199 من طريقين عن يحيى بن آدم بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/315-316 عن مفضل بن مهلهل، به .وأخرجه مطولاً ومختصراً عبد الرزاق 9713، وأحمد 1/226 و 255 و 359، والبخاري 1587 في الحج: باب فضل الجهاد والسير، و 1834 في جزاء الصيد: باب لا يحل القتال بمكة، و 2783 في الجهاد والسير: باب فضل الجهاد والسير، و 2825 باب وجوب النفير، و 3189 في الجزية والموادعة: باب إثم الغادر للبرّ والفاجر، ومسلم 1353، وأبو داؤد 1353 في الحج: باب تحريم حرم مكة، و 2480 في الجهاد: باب الهجرة هل انقطعت، والترمذي 1590 في السير: باب ما جاء في الهجرة، والنسائي 5/203-204 في الحج: باب حرمة مكة، و 7/146 في البيعة: باب ذكر الاختلاف في انقطاع الهجرة، وفي السير من الكبرى كما في التحفة 5/26، والطبراني في الكبير 10944، والبيهقي 5/195 و 9/16، وابن الجارود 509، والبغوي 2003 من طرق عن منصور به .وأخرجه الطبراني 10898 من طريق عمرو بن دينار، عن طاووس، به .وأخرجه عبد الرزاق 9711، عن معمر عن ابن طاووس، عن أبيه مرسلاً .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ابْنَ خَطَلٍ قُتِلَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَمَّا اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ابن خطل کو اس دن میں قتل کیا گیا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا

3721 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَلَبِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، وَاَنَّهُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، فَقُتِلَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر مبارک پر خود تھا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ابن خطل کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کردو، تو اسے قتل کردیا گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ، اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3722 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي

3721- إسناده صحيح، رجاله مَنْ فوق عبد السلام بن إسماعيل ثقات من رجال الشيخين، وهو مكرر 3719 .

3722-حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم .وأخرجه أبو داوٗد 4076 في اللباس: باب في العمائم، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأبو الزبير لم يصرح بالتحديث عند الجميع .وأخرجه علي بن الجعد 3439، وابن أبي شيبة 8/422 و 14/493، وأحمد 1/363، وأبو داوٗد 4076، والترمذي 1735 في اللباس: باب ما جاء في العمامة السوداء، وفي "الشمائل" 107، والنسائي في الزينة من الكبرى كما في التحفة 2/294، وابن ماجه 2822 في الجهاد: باب لبس العمائم في الحرب، و 3585 في اللباس: باب العمامة السوداء، والبيهقي 5/177، والبغوي 2007 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ . وأخرجه الدارمي 2/74، ومسلم 1358 في الحج: باب جواز دخول مكة بغير إحرام، والنسائي 5/201 في مناسك الحج: باب دخول مكة بغير إحرام، و 8/211 في الزينة: باب لبس العمائم السود، والبيهقي 5/177 من طرق عن معاوية بن عمار الدهني، عن أبي الزبير، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/387، ومسلم 1358، والنسائي 8/211

الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، وَفِيْ خَبَرِ جَابِرٍ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، وَلَمْ يَدْخُلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً، وَهُوَ يَوْمُ الْفَتْحِ، وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، وَقَدْ تَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ فَوْقَهُ، فَاِذَا جَابِرٌ ذَكَرَ الْعِمَامَةَ الَّتِيْ عَايَنَهَا، وَاِذَا اَنَسٌ ذَكَرَ الْمِغْفَرَ الَّذِيْ رَآهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر مکہ میں صرف ایک مرتبہ داخل ہوئے تھے یہ فتح مکہ کا دن تھا تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر خود بھی رکھا ہوا اور اس پر سیاہ امامہ بھی باندھا ہو تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عمامے کا ذکر کیا جسے انہوں نے دیکھا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خود کا ذکر کیا جو انہوں نے دیکھا تھا تو اس طرح ان دونوں روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہوگا۔



بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ کی فضیلت کا تذکرہ

3723 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ، سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى، يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى لَفْظَةُ تَمْثِيْلٍ، مُرَادُهَا اَنَّ الْاِسْلَامَ يَكُوْنُ ابْتِدَاؤُهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ يَغْلِبُ عَلٰى سَائِرِ الْقُرٰى وَيَعْلُوْ عَلٰى سَائِرِ الْمُلْكِ، فَكَاَنَّهَا قَدْ اَتَتْ عَلَيْهَا، لَا اَنَّ الْمَدِيْنَةَ تَاْكُلُ الْقُرٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے ایک ایسی بستی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے' جو تمام بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی۔ لوگ یہ کہتے ہیں: یہ یثرب ہے حالانکہ یہ مدینہ ہے یہ لوگوں کو یوں باہر نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا ہے' جو دیگر بستیوں کو کھا جائے گی۔''

یہ مثال بیان کرنے کے الفاظ ہیں اور اس سے مراد یہ ہے: اسلام کا آغاز مدینہ منورہ سے ہوگا اور پھر وہ دیگر بستیوں پر غالب آجائے گا اور پورے ملک پر غالب آجائے گا تو یہ اس طرح ہوگا جیسے مدینہ پورے ملک پر غالب آگیا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مدینہ دیگر بستیوں کو کھا جائے گا۔

3723- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 2/887 في الجامع: باب في سكنى المدينة والخروج منها . وأخرجه أحمد 2/237، والبخاري 1871 في فضائل المدينة: باب فضل المدينة وأنها تنفي الناس، ومسلم 1382 في الحج: باب المدينة تنفي شرارها، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 10/76، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 2/332-333، والبغوي 2016 من طريق مالكن بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 17165، والحميدي 1152، وأحمد 2/384، ومسلم 1382، والطحاوي 2/332-333، من طرق عن يحيى بن سعيد، بِهِ .

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ اَنْ يُحَبِّبَ اِلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّهِ مَكَّةَ، اَوْ اَشَدَّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنا کہ وہ مدینہ منورہ کو ان کے نزدیک اسی طرح محبوب کردے جس طرح وہ مکہ سے محبت رکھتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ محبوب کردے

3724 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ، وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهِ — وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ وَيَقُوْلُ:

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً — بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلٌ

وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ — وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلٌ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا وَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْعِلَّةُ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَقْلِ الْحُمّٰى اِلَى الْجُحْفَةِ، اَنَّ الْجُحْفَةَ حِيْنَئِذٍ كَانَتْ دَارَ الْيَهُوْدِ، وَلَمْ يَكُنْ بِهَا مُسْلِمٌ، فَمِنْ اَجْلِهِ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ

3724- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 2/890 في الجامع: باب ما جاء في وباء المدينة . وأخرجه البخاري 3926 في مناقب الأنصار: باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، و 5654 في المرضى: باب عيادة النساء والرجال، و 5677 باب من دعا برفع الوباء والحمى، والنسائي في الطب من الكبرى كما في التحفة 12/195، والبيهقي 3/382، والبغوي 2013 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 6/56، 260، والبخاري 1889 في فضائل المدينة، باب رقم 12، و 6372 في الدعوات: باب الدعاء برفع الوباء والوجع، ومسلم 1376 في الحج: باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، من طرق عن هشام بن عروة، به .وأخرجه أحمد 6/239-240 من طريقين عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي بكر بن إسحاق بن يسار، عن عبد الله بن عروة، عن عرمة، به .وأخرجه أحمد 6/239-240 عن يزيد، عن عبد العزيز بن أبي سلمة، عن عبد الرحمٰن بن الحارث بن عبد الله بن عياش، عن عائشة .وذكر عمر بن شبة في "أخبار المدينة" أن هذا الرجز: "كل امرء مصبح . . . ." لحنظلة بن يسار، قاله يوم ذى قار، وتمثل به الصديق رضى الله عنه .

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہوگیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں ان کے پاس آئی۔ میں نے پوچھا ابا جان آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال آپ کا کیا حال ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہوا تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے۔

''ہر شخص اپنے گھر والوں کے پاس صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے''۔

جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے' ان کی طبیعت کچھ بہتر ہوتی تھی' تو وہ بلند آواز میں یہ پڑھتے تھے۔

''ہائے افسوس کیا میں اس وادی میں کبھی رات بسر کرسکوں گا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل (مکہ کی مخصوص گھاس) ہوگی کیا میں کبھی کسی دن مجنہ کے پانی تک پہنچ پاؤں گا کیا شامہ اور طفیل (نامی پہاڑ) میرے سامنے آئیں گے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو آپ نے دعا کی:

''اے اللہ! تو مدینہ کو بھی ہمارے نزدیک اسی طرح محبوب کردے جس طرح ہمیں مکہ سے محبت ہے بلکہ (مدینہ کو) زیادہ محبوب کردے اور اسے ہمارے لئے صحت افزاء بنادے اور ہمارے لئے اس کے صاع اور اس کے مد میں برکت دیدے اور یہاں کے بخار کو یہاں سے منتقل کردے اسے جحفہ منتقل کردے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے' بخار کے جحفہ کی طرف منتقل ہونے' کی دعا کرنے کی علت یہ ہے: ان دنوں جحفہ یہودیوں کی بستی تھی۔ وہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ''کہ اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ مُسْتَمِعَهُ أَنَّ الْأَلْفَاظَ الظَّوَاهِرَ، لَا تُطْلَقُ بِإِضْمَارِ كَيْفِيَّتِهَا فِي ظَاهِرِ الْخِطَابِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ظاہری الفاظ نے سننے والے کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ

ظاہر خطاب (یعنی متن کے الفاظ) مطلق نہیں ہیں کیونکہ ظاہر خطاب (یعنی متن کے الفاظ) میں اس کی کیفیت پوشیدہ ہے

3725 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ، وَقَالَ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، يُرِيدُ أَهْلَ الْجَبَلِ، كَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ) (البقرة: 93) يُرِيدُ حُبَّ الْعِجْلِ، وَكَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا (وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ) (يوسف: 82) يُرِيدُ بِهِ أَهْلَ الْقَرْيَةِ، وَالْقَصْدُ فِيهِ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَأَطْلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِطَابَ الْمَقْصُودِ بِهِ الْمَدِينَةَ عَلَى الْجَبَلِ الَّذِي هُوَ أُحُدٌ عَلَى سَبِيلِ الْمُقَارَبَةِ بَيْنَهُمَا وَالْمُجَاوَرَةِ

44

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا:

''بے شک احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ایک پہاڑ جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''، اس سے مراد پہاڑ پر رہنے والے لوگ ہیں۔ اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تو ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے کو ڈال دیا گیا'' اس سے مراد بچھڑے کی محبت ہے اور اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے۔

''تم بستی سے دریافت کرو'' اس سے مراد بستی میں رہنے والے لوگ ہیں۔

اور (حدیث میں مذکور الفاظ) سے مراد اہل مدینہ ہیں تو یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے الفاظ کو یوں استعمال کیا ہے کہ وہ پہاڑ جو اُحد ہے اس سے مقصود مدینہ منورہ لیا ہے' تو یہ ان دونوں کے درمیان مقاربت اور مجاورت کے طور پر ہوگا۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کو ''طابہ'' کا نام دینا

3726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ

3725– إسناده صحيح على شرط الشيخين، والقواريري: اسمه عبيد الله بن عمر وأخرجه مسلم 1393 في الحج: باب أحد جبل يحبنا ونحبه، وأبو يعلى 3139 عن عبيد الله بن عمر بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/140، وابن شبة في تاريخ المدينة 1/81، والبخاري 4083 في المغازي: باب أحد جبل يحبنا ونحبه، ومسلم 1393 من طرق عن قرة بن خالد به .وأخرجه مطولاً ومختصراً: مالك 2/889 في الجامع: باب ما جاء في تحريم المدينة، وعبد الرزاق 17170، وأحمد 3/149 و 240 و 242–243، وابن شبة في تاريخ المدينة 1/81، والبخاري 2889 في الجهاد: باب فضل الخدمة في الجهاد، و 2893 باب من غزا بصبي للخدمة، و 3367، و 3367 في الأنبياء : باب رقم 10، و 4084، و 5425 في الأطعمة: باب الحيس، و 6363 في الدعوات: باب التعوذ من غلبة الرجال، و 7333 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والترمذي 3922 في المناقب: باب ما جاء في فضل المدينة، من طرق عن عمرو مولى المطلب، عن أنس .وأخرجه ابن ماجه 3115 في المناسك: باب فضل المدينة، عن هناد بن السري، عن عبدة، عن محمد بن إسحاق، عن عبد الله بن مِكْنَف، عن أنس، وزاد فيه: "وهو على تُرعة من ترع الجنة، وعَير على ترعة من ترع النار" .وفي الباب عن أبي حميد الساعدي عند مسلم 1392، وابن شبة 1/82 .وعن أبي هريرة عند أحمد 2/337، 387، وابن شبة 1/82، وعن عروة مرسلاً عند مالك 2/293، وعبد الرزاق 17169، وابن شبة 1/82 . وانظر "تاريخ المدينة المنورة" لابن شبة 1/79–86 .

3726– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق، وروى له البخاري تعليقاً .وأخرجه الطبراني في الكبير 1892 عن سليمان بن الحسن، عن عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/102 و 108، وعمر بن شبة في تاريخ المدينة المنورة من طريق عن شعبة، به .

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے مدینہ منورہ کو "طابہ" کا نام دیا ہے۔

ذِكْرُ اجْتِمَاعِ الْإِيمَانِ وَانْضِمَامِهِ بِالْمَدِينَةِ

ایمان کا مدینہ منورہ میں اکٹھا ہونا اور اس میں رچ بس جانا

3727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ الْاَصْبَغِ بْنِ عَامِرٍ التَّنُوخِيُّ بِمَنْبِجَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْاِيمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک ایمان مدینہ منورہ کی طرف یوں پلٹ آئے گا، جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف پلٹتا ہے"۔

ذِكْرُ اجْتِمَاعِ الْإِيمَانِ بِمَدِينَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایمان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں اکٹھے ہونے کا تذکرہ

3728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ زِيَادٍ السُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

3727– أحمد بن حرب الطائي: صدوق روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين، إلا أن يحيى بن سليم وهو الطائفي– قال عنه النسائي: وهو منكر الحديث عن عبيد الله بن عمر .وأخرجه البزار 1182 عن الحسن بن يونس، عن يحيى بن سليم، بهذا الإسناد، وقال: تفرد به يحيى بن سليم عن عبيد الله، ورواه غيره عن عبيد الله، عن خبيب، عن حفص، عن أبي هريرة، وهو الصواب .ونقل الحافظ في الفتح: 4/112 قول البزار، وقال: وهو كما قال، وهو ضعيف في عبيد الله بن عمر، يعني يحيى بن سليم، وانظر الحديث الآتي عند المؤلف .وأخرج مسلم 146 في الإيمان: باب بيان ان الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، وأنه يأرز بين المسجدين، من طريق محمد بن رافع والفضل بن سوار، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً كما بدأ، وهو يأرز بين المسجدين كما تأرز الحية في جحرها"، والمسجدان هما: مسجد مكة، ومسجد المدينة . وفي الباب عن سعد بن أبي وقاص عند أحمد 1/184، وعن عبد الرحمٰن بن سنة عنده أيضاً 4/73–74 بمثل حديث ابن عمر عند مسلم .وعن عمرو بن عوف بن زيد بن مِلْحة عند الترمذي 2630 بلفظ: "إن الدين ليأرز إلى الحجاز كما تأرز الحية إلى جحرها"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .

3728– إسناده صحيح . صالح بن زياد السوسي: ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وأخرجه مسلم 147 في الإيمان: باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، وأنه يأرز بين المسجدين، وابن ماجه 3111 في المناسك: باب فضل المدينة، عن ابن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/422 والبخاري 1876 في فضائل المدينة: باب الإيمان يأرز إلى المدينة، من طريقين عن عبيد الله بن عمر، به، وانظر ما بعده .

(متن حدیث): اِنَّ الْاِيمَانَ لَيَأرِزُ اِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيمَانُ لَيَأرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يُرِيدُ بِهٖ اَهْلَ الْاِيمَانِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْمَدِيْنَةَ خَشِنَةٌ قَفِرَةٌ ذَاتُ بَسَابِسَ وَدَكَادِكَ، مَنَعَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْهَا طَيِّبَاتِ اللَّذَّاتِ فِي الْاَعْيُنِ وَالْاَنْفُسِ، وَقَدَّرَ فِيهَا اَقْوَاتَهَا لِمَنْ طَلَبَ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ، فَلَا يَرْكَنُ اِلَيْهَا اِلَّا كُلُّ مُشَمِّرٍ، عَنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ، وَلَا قَطَنَهَا اِلَّا كُلُّ مُنْقَلِعٍ بِكُلِّيَّتِهٖ اِلَى الْاٰخِرَةِ الدَّائِمَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک ایمان مدینہ منورہ کی طرف یوں پلٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف پلٹتا ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ آئے گا" اس سے مراد اہل ایمان ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: مدینہ منورہ ایک خشک علاقہ ہے جہاں خشک زمین اور ریت کے ٹیلے زیادہ ہیں یہاں اللہ تعالیٰ نے وہ چیزیں نہیں رکھی ہیں جو آنکھوں اور جان کو لذیذ اور پاکیزہ محسوس ہوتی ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے گھر کی طلب کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں خوراک رکھی ہے۔ اس لئے مدینہ منورہ کی طرف صرف وہی شخص مائل ہوسکتا ہے' جو اس فنا ہونے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا سے لاتعلق ہو اور اس کی طرف وہی شخص راغب ہوسکتا ہے' جو مکمل طور پر ہمیشہ رہنے والی آخرت کی طرف متوجہ ہو۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِيمَانِ لِمَنْ سَكَنَ مَدِيْنَتَهٗ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے حق میں ایمان کی گواہی دینے کا تذکرہ جو مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرتا ہے

3729 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْاِيمَانَ لَيَأرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، كَمَا تَأرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک ایمان مدینہ منورہ کی طرف یوں پلٹ آئے گا' جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف جاتا ہے"۔

3729- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله، أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 12/181 ومن طريقه أخرجه مسلم 147 في الإيمان: باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً وأنه يأرز بين المسجدين، وابن ماجه 3111 في المناسك: باب فضل المدينة .وأخرجه حمد 2/286 عن أبي أسامة بهذا الإسناد .

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الدَّجَّالِ الْمَدِينَةَ مِنْ بَيْنَ سَائِرِ الْأَرْضِ

دجال کا تمام روئے زمین میں سے صرف مدینہ منورہ میں داخل نہ ہونے کا تذکرہ

3730 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَبْشِرُوا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ -

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگوں کو یہ خوشخبری ہے کہ دجال اس میں داخل نہیں ہوگا'' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مدینہ منورہ تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَهْلَ الْمَدِينَةِ يُعْصَمُونَ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى لَا يَقْدِرَ عَلَيْهِمْ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل مدینہ دجال سے محفوظ رہیں گے یہاں تک کہ وہ ان پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا' ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

3731 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَنْ يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا

3730– حديث صحيح، أحمد بن يحيى بن حميد الطويل: ذكره المؤلف في الثقات 8/10، وقال ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 2/81: يُعدُّ في البصريين، سمعت أبي وأبا زرعة يقولان ذلك، ويقولان: أدركناه ولم نكتب عنه، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم، وسيرد مطولاً بالسند نفسه برقم 6751 ومن طرق أخرى 6794 و 6750 ويخرج هناك إن شاء الله، وانظر ما بعده .
والدجال: فعّال من الدَّجل، وهو التغطية، وسمي الكذاب دجالاً، لأنه يغطي الحق بباطله، ويقال: دجل البعير بالقطران: إذا غطاه، والإناء بالذه: إذا طلاه .

3731– إسناده صحيح على شرط الشيخين، سعد بن إبراهيم: هو ابن عبد الرحمٰن بن عوف، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 12/180 .وأخرجه احمد 5/47، والبخاري "7126" في الفتن باب ذكرُ الدجال، عن محمد بن بشر عن مسعر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 4/542 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عن أبيه عن جده عن أبي بكرة به .وأخرجه البخاري "1879" في فضائل المدينة: باب لا يدخل الدجال المدينة، و "7125" عن عبد العزيز بن عبد الله، عن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف عن ابيه عن جده عن ابي بكرة .وأخرده أحمد 5/43 عن سليمان بن داوُد الهاشمين عن إبراهيم بن سعد عن ابيه عن أبي بكرة .وأخرجه عبد الرزاق "20823" وأحمد 5/41 و 46، والحاكم 4/541 من طرق عن الزهرى، عن طلحة بن عبد الله عن أبي بكرة بنحوه . وقال الحاكم: قد احتج مسلم بطلحة بن عبد الله بن عوف، وقد أعضل معمر وشعيب بن أبي حمزة هذا الإسناد عن الزهرى، فإن طلحة بن عبد الله لم يسمعه من أبي بكرة، إنما سمعه من عياض بن مسافع، عن ابي بكرة .

مَلکَان

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا اس کے سات دروازے ہونگے جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے تعینات ہوں گے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْمَدِينَةِ عَنْ نَفْسِهَا الْخَبَثَ مِنَ الرِّجَالِ كَالْكِيرِ

مدینہ منورہ کا اپنے اندر سے خبیث لوگوں کو اس طرح نکال دینا جس طرح بھٹی (لوہے کے زنگ کو) نکال دیتی ہے

3732 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اسے مدینہ منورہ میں بخار ہو گیا وہ دیہاتی (مدینہ منورہ چھوڑ کر) چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ بھٹی کی مانند ہے' جو خرابی کو ختم کر دیتی ہے اور پاکیزہ چیز کو نکھار دیتی ہے۔

ذِكْرُ اِبْدَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمَدِينَةَ بِمَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا رَغْبَةً عَنْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْهُ

اللہ تعالیٰ کا مدینہ منورہ کو اس سے بہتر شخص عطا کرنے کا تذکرہ جو مدینہ منورہ سے منہ موڑتے ہوئے اسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے

3732- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في الموطأ 2/886 في الجامع: باب ما جاء في سكنى المدنية والخروج منها .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/306، والبخاري 7209 في الأحكام: باب بيعة الأعراب، و 7211 باب من بايع ثم استقال البيعة، و 7322 في الاعتصام باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم 1383 في الحج باب المدينة تنفي شرارها، والترمذي 3920 في المناقب باب في فضل المدينة، والنسائي 7/151 في البيعة باب استقالة البيعة، وفي السير من الكبرى كما في التحفة 2/361، والطحاوي في مشكل الآثار 2/298، والبغوي 2015 .وأخرجه أحمد 3/307و 365 و 392، والحميدي 1241 وابن أبي شيبة 12/180، والبخاري 1883 في فضائل المدينة، باب المدينة تنفي الخبث، و 7216 في الأحكام باب من نكث بيعة، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 2/361 من طرق عن سفيان الثوري عن ابن المنكدر بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/385 من طريق الحارث بن ابي زيد عن جابر بنحوه . وسيرد برقم: 3735 .

3733 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اَحَدٌ - يَعْنِى الْمَدِيْنَةَ - رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْهُ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہاں سے جو بھی شخص اس سے بے رغبت ہوتے ہوئے نکلے گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مدینہ منورہ تھی) تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں مدینہ منورہ کو وہ شخص عطا کردے گا جو اس (مدینہ منورہ) کے لئے اس (نکل جانے والے) شخص سے زیادہ بہتر ہوگا اور مدینہ لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے اگر انہیں اس بات کا علم ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، وَاَنَّ الْخَارِجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَنْهَا مِنْ شِرَارِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہل مدینہ بہترین لوگ ہیں اور اس کو چھوڑ کر وہاں سے نکلنے والا شخص بدترین ہے

3734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ، وَقَرِيْبَهُ: هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنْهَا رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ، اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبَثَ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِىَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

3733- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- صدوق له أوهام، روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيحين، خالد بن عبد الله: هو الواسطي .وأخرجه أحمد 2/439 عن ابن نمير، عن هاشم بن هاشم، عن ابى هاشم مولى السعديين، قال أبو زرعة: لا بأس به عن أبى هريرة بنحوه .وفى الباب عن سعد بن أبى وقاص عند أحمد 1/181و 185، ومسلم 1363 .وعن جابر عند البزار 1186 ورجاله رجال الصحيح كما قال الهيثمى فى المجمع 3/300 .وعن عروة بن الزبير مرسلاً عند عبد الرزاق 17160 وانظر ما بعده .

3734- إسناده قويّ على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردى، والعلاء : هو ابن عبد الرحمٰن .وأخرجه مسلم 1381 فى الحج باب المدينة تنفى شرارها، عن قتيبة بن سعيد، عن الدراوردى بهذا الإسناد .

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک شخص اپنے چچازاد اور اپنے قریبی رشتے داروں کو بلائے گا کہ سہولت کی طرف آؤ سہولت کی طرف آؤ' حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہاں سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے جو بھی شخص نکلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے زیادہ بہتر شخص (مدینہ منورہ کو) عطا کر دے گا خبردار مدینہ بھٹی کی مانند ہے' جو خرابی کو نکال دیتا ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ اپنے برے لوگوں کو یوں نہیں نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل (یا زنگ) کو نکال دیتی ہے''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

3735 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ اس دیہاتی کو مدینہ منورہ میں بخار ہو گیا۔ وہ (مدینہ منورہ چھوڑ) کر چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک مدینہ بھٹی کی مانند ہے' جو خرابی کو ختم کر دیتی ہے اور اچھائی کو نکھار دیتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ عُلَمَاءَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ يَكُونُونَ اَعْلَمَ مِنْ عُلَمَاءِ غَيْرِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہل مدینہ کے علماء دیگر تمام علماء سے زیادہ علم رکھتے ہیں

3736 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى

3735– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 3732. 3736– رجاله ثقات لكن فيه عنعنة ابن جريج وأبي الزبير. وأخرجه الترمذي 2680 في العلم: باب ما جاء في عالم المدينة، عن إسحاق بن موسى بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/299، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 9/445، والحاكم 1/90–91، والبيهقي في السنن الكبرى 1/386، وفي معرفة السنن والآثار /1 ورقة 13، والذهبي في سير أعلام النبلاء 8/50، من طرق عن سفيان به. وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَاَلْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، وَهُوَ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلٌ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ، فَاَخْبَرَنِي، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ الرَّجُلُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، فَلَا يَجِدُ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ اَبُوْ مُوْسَى: بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: نَرَى اَنَّهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، فَقَالَ: اِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ يَخْشَى اللّٰهَ، وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا كَانَ اَخْشَى لِلّٰهِ مِنَ الْعُمَرِيِّ يُرِيدُ بِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جب لوگ علم کے حصول کے لئے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے (یعنی انتہائی زیادہ سفر کریں گے)' لیکن انہیں کوئی ایسا عالم نہیں ملے گا جو اہل مدینہ کے عالم سے بڑا عالم ہو''۔

ابوموسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ ابن جریج یہ فرماتے تھے: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں نے اس بات کا تذکرہ سفیان سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: عالم وہ شخص ہوتا ہے' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جو عمری سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو' اس کی مراد عبداللہ بن عبدالعزیز تھا۔

ذِكْرُ ابْتِلَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ بِمَا يُذَوِّبُهُ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو سخت سزا دینے کا تذکرہ جو اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے

3737 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ، اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

3737- إسناده صحيح لغيره، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، وأبو عبيد الله القراظ اسمه دينار، ثقة .وأخرجه مسلم 1386 في الحج: باب مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ، وابن ماجه 3114 في المناسك باب فضل المدينة، من طريقين عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/279و 309 و 357، والحميدي 1167، ومسلم 1386، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 9/340، وأبو نعيم في الحلية 9/42، من طرق عن أبي عبد الله القراظ، به .وأخرجه أحمد مطولاً 2/230-231 عن عثمان بن عمر، عن أسامة بن زيد، عن أبي عبد الله القراظ، عن سعد بن أبي وقاص وأبي هريرة .وأخرجه أحمد 1/180، والبخاري 1877، ومسلم 1387، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 3/281، وابو يعلى 804، والبيهقي 5/197 والبغوي 2014 من حديث سعيد بن أبي واقص .

''جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے (جہنم کی آگ میں) یوں گھول دے گا' جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُخَوِّفُ مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِمَا شَاءَ مِنْ اَنْوَاعِ بَلِيَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اہل مدینہ کو خوفزدہ کرے گا خواہ وہ جس طریقے سے بھی کرے اللہ تعالیٰ اسے مختلف سزاؤں کے خوف میں مبتلا کرے گا

3738 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَخَافَهُ اللّٰهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے خوف زدہ کرے گا''۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّابِرِيْنَ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَشَفَاعَتِهِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کی سختی پر صبر کرنے والوں کے حق میں قیامت کے دن گواہی دینے اور ان کی شفاعت کرنے کا تذکرہ

3739 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

3738– إسناده حسن، محمد بن جابر بن عبد الله روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 5/354–355 .وأخرجه ابخارى في التاريخ الكبير 1/53 من طريق محمد بن كليب، عن محمود ومحمد ابنى جابر، سمعا جابراً قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أخاف الأنصار أخاف ما بين هذين" وأوما إلى جنبيه .وعلقه البخارى في تاريخه فقال: وقال يحيى بن عبيد الله بن يزيد، سمعت محمد بن جابر مثله، ووصله الطبراني كما في تهذيب الكمال ورقة 1180، قال: حدثنا أحمد بن عبد الرحمٰن بن عقال الحرانين قال: حدثنا أبو جعفر النفيلي، قال حدثنا يحيى بن عبد الله بن يزيد بن أنيس، عن محمد بن جابر بن عبد الله الأنصارى عن أبيه فذكره .وأخرجه أحمد 3/354 و 393 من طريقين عن محمد بن مطرف، عن زيد بن أسلم عن جابر بن عبد الله، وهذا سند صحيح .وأخرجه بن أبى شيبة 12/180–181 من طريق ابن نمير، عن هاشم بن هاشم عن عبد الله بن نسطاس وقد تحرف فيه إلى بسطام عن جابر وإسناده صحيح .وفي الباب عن السائب بن خلاد عند أحمد 4/55 و 56، والطبراني في الكبير 6631 6632 6633 6634 6635 6636 6637 .

(متن حدیث): لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَائِهَا، وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ، اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہاں کی سختیوں اور شدت پر جو بھی شخص صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کا ''شفیع'' ہوں گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ لِلصَّابِرِ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَلَاْوَائِهَا

مدینہ منورہ کی سختی اور مشکل پر صبر کرنے والے کے لیے شفاعت کے اثبات کا تذکرہ

3740 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ کی سختی اور مشکل پر جو شخص صبر کرے گا میں اس کا ''شفیع'' (راوی کو شک ہے یہ الفاظ ہیں) ''گواہ'' ہوں گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ شَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ اَدْرَكَتْهُ الْمَنِيَّةُ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ اُمَّتِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کی شفاعت کرنے کے اثبات کا تذکرہ

3741 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3739– إسناده صحيح على شرط مسلم، موسى بن إسماعيل: هو المنقرى، وإسماعيل بن جعفر: هو ابن أبى كثير الأنصارى الزرقى، والعلاء: هو ابن عبد الرحمٰن الحرقى. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم 1378 فى الحج باب الترغيب فى سكنى المدينة والصبر على لأوائها، والبغوى 2019 من طرق عن إسماعيل بن جعفرن بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 1167 من طريق أبى عبد الله القراظ، عن أبى هريرة. وانظر الحديث الآتى.

3740– إسناده صحيح على شرط الصحيح، وهو مكرر ما قبله وابو ضمرة: هو انس بن عياض بن ضمرة الليثى .... وأخرجه أحمد 2/287–288و 343، ومسلم 1378 فى الحج باب الترغيب فى سكنى المدينة والصبر على لأوائها، والترمذى 3924 فى المناقب باب فى فضل المدينة، من طرق عن هشام بن عروة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/439 عن ابن نمير عن هاشم بن هاشم عن أبى صالح، بِهِ. وفى الباب عَنِ ابْنِ عُمَرَ عند مالك 2/885–886، وأحمد 2/113 و 119 و 133، ومسلم 1377، والترمذى 3918 وعن أبى سعيد عند مسلم 1374.

(متن حدیث): مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّمُوتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلْيَمُتْ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاِنِّي اَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے جس شخص کے لئے یہ ممکن ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے اسے مدینہ میں انتقال کرنا چاہئے کیونکہ جو شخص یہاں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا"۔

ذِكْرُ تَشْفِيعِ الْمَدِيْنَةِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ مَاتَ بِهَا مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیامت کے دن مدینہ منورہ کا اس شخص کی شفاعت کرنے کا تذکرہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مدینہ منورہ میں فوت ہوا ہو

3742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الصُّمَيْتَةِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُهَا، تُحَدِّثُ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّهَا، سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَمُوتَ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ، فَلْيَمُتْ بِهَا، فَاِنَّهُ مَنْ يَّمُتْ بِهَا، تَشْفَعُ لَهُ، وَتَشْهَدُ لَهُ

سیدہ صفیہ بنت عبید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم میں سے جس شخص کے لئے یہ ممکن ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے اسے یہاں انتقال کرنا چاہئے کیونکہ جو شخص یہاں فوت ہوگا یہ اس کی شفاعت کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) "یہ اس کے حق میں گواہی دے گا"۔

3741- إسناده صحيح على شرط الشيخين . معاذ بن هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وأيوب: هو السختياني . وأخرجه احمد 4/74، والترمذي 3917 في المناقب باب فضل المدينة، وابن ماجه 312 في المناسك باب فضل المدينة، والبغوي 2020 من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب . وأخرجه أحمد 2/104 عن عفان، عن الحسن بن أبي جعفر عن أيوب، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/179 عن إسماعيل بن علية، عن نافع مرسلاً . وفي الباب حديث سبيعة بنت الحارث الأسلمية عند الطبراني في الكبير 24/747، وأبي نعيم في أخبار اصبهان 2/103 من طرق . عن إسماعيل بن أبي أويس، حدثني عبد العزيز الدراوردي، عن أسامة بن زيد، عن عبد الله بن عكرمة، عن عبد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب، عنها . وذكره الهيثمي في المجمع 3/306، وقال: رجاله رجال الصحيح خلا عبد الله بن عكرمة، وقد ذكره ابن ابي حاتم، وروى عنه جماعة، ولم يتكلم فيه أحد بسوء . واشار إليه الحافظ المزي في تحفة الأشراف 11/346 في ترجمة الصميتة الليثية، صاحبة الحديث التالي .

3742- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، وغير الصميتة فمن رجال النسائي . وأخرجه النسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 11/345-346، والطبراني في الكبير 24/824 من طرق عن يونس بهذا الإسناد . وأخرجه ابن الأثير في أسد الغابة من طريق الليث، عن عقيل، عن الزهري به .

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضْعِيفَ الْبَرَكَةِ فِي الْمَدِيْنَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کے لیے دوگنی برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ

3743 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اسْمُهُ: بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اسْمُهُ: كَيْسَانُ مَوْلَى بَنِيْ لَيْثٍ: ثِقَتَانِ مَاْمُوْنَانِ رَوَيَا جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اے اللہ! ہمارے مد اور ہمارے صاع میں ہمارے لیے برکت رکھ دے اور اس برکت کے ہمراہ دو مزید برکتیں شامل کر دے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوسعید مولیٰ مہری مصر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا نام بکر بن عمرو ہے جبکہ ابوسعید مقبری اہل مدینہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا نام کیسان ہے یہ بنولیث کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ دونوں راوی ثقہ اور مامون ہیں۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِيْنَةِ بِتَضْعِيفِ الْبَرَكَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کے لیے کئی گنا برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ

3744 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَاعُنَا اَصْغَرُ الصِّيعَانِ، وَمُدُّنَا اَصْغَرُ الْاَمْدَادِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَقَلِيلِنَا وَكَثِيرِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ عرض کی گئی یارسول اللہ! ہمارا (اہل مدینہ کا) صاع سب سے چھوٹا صاع

3743- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سعيد مولى المهرى فمن رجال مسلم، وهو في مسند أبي يعلى 1284 . وأخرجه مسلم 1374 476 في الحج باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/91 عن إسماعيل بن علية، به. وأخرجه 3/35-36 عن أبي عامر عن ابن علية به . وأخرجه 3/47، ومسلم 1374، وابو يعلى 1282 من طرق عن يحيى بن أبي كثير به .

3744- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم 3284 .

ہے اور ہمارا مد سب سے چھوٹا مد ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے صاع اور مد اور ہمارے تھوڑے اور زیادہ میں برکت رکھ دے اور اس برکت کے ہمراہ مزید دو برکتیں رکھ دے"۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْبَرَكَةِ فِيْ مِكْيَالِهِمْ

نبی اکرم ﷺ کا اہل مدینہ کے لیے ان کے ماپنے کے آلے میں برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ

3745 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ، يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اے اللہ! ان لوگوں کے ماپنے کے آلے میں برکت رکھ دے۔ ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت رکھ دے"۔

نبی اکرم ﷺ کی مراد اہل مدینہ تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِمَا، وَصَفْنَا تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جب اہل مدینہ کے لیے وہ دعا کی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا تھا

3746 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ،

3745– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 2/884–885 في الجامع: باب الدعهاء للمدينة وفضلها . وأخرجه البخاري 2130 في البيوع باب بركة صاع النبي صلى الله عليه وسلم ومده، و 6714 في كفارات الأيمان: باب صاع المدينة ومد النبي صلى الله عليه وسلم وبركته، و 7331 في الاعتصام باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم 1368 في الحج: باب فضل المدينة ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 1/89 من طريق مالكن بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/159و 142–143، والبخاري 2889 في الجهاد باب فضائل المدينة والخدمة في الغزو، و 2893باب من غزا بصبي في الخدمة، و 5425 في الأطعمة باب الحيس، ومسلم 1365، والبيهقي في دلائل النبوة 4/228، والبغوي 2677 من طرق عن عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/142، والبخاري 1885 في فضائل المدينة باب رقم 10، ومسلم 1363 من طريق وهب بن جرير، عن يونس ن عن الزهري، عن أنس بلفظ: "اللّٰهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة" .

قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْحَرَّةِ بِالسُّقْيَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيتُونِي بِوَضُوءٍ، فَلَمَّا تَوَضَّاَ، قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ، وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اَدْعُوكَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ''سقیا'' کے مقام پر موجود پتھریلے میدان میں آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لے کر آؤ۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر لیا' تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر آپ نے تکبیر کہی پھر یہ دعا کی۔

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لئے تجھ سے برکت کی دعا کی تھی۔ میں ''محمد'' تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں۔ میں اہل مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ' تو ان کے مد اور ان کے صاع میں اسی طرح برکت کو رکھ دے جس طرح' تو نے اہل مکہ کے لئے برکت رکھی تھی اور اس برکت کے ہمراہ دو مزید برکتیں رکھ دے۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي تَمْرِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل مدینہ کی کھجوروں میں برکت کی دعا کرنے کا تذکرہ

3747 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ:

3746- إسناده صحيح، ورجاله ثقات، والربيع بن سليمان: هو المرادى صاحب الشافعي، وسعيد بن أبي سعيد: هو المقبرى، وعاصم بن عمرو، وقيل: عمر، هو المدني، وثقه المؤلف والنسائي .وأخرجه الترمذى 3914 في المناقب باب ما جاء في فضائل المدينة، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 7/390-391 عن قتيبة بن سعيد عن الليث، بهذا الإسناد .وذكره البخارى في التاريخ الكبير 6/480-481 قال: قال عبد الله بن يوسف، حدثنا الليث، فذكره بإسناده .

3747- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فقد روى له ابخارى مقروناً وتعليقاً، وهو في الموطأ 2/885 في الجامع: باب الدعاء للمدينة وأهلها .وأخرجه مسلم 1373 في الحج باب فضل المدينة ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم لها بالبركة، والترمذى 3454 في الدعوات باب ما يقول إذا رأى الباكورة من الثمر، والنسائي في عمل اليوم والليلة 302، وابن السني في عمل اليوم والليلة 280، والبغوى 2012 من طرق عن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/106-107، ومسلم 1373 474، وابن ماجه 3329 في الأطعمة باب إذا أتي بأول ثمرة، من طرق عن عبد العزيز الدراوردى، عن سهيل بن أبي صالح، به .تنبيه: جاء في المطبوع من سنن الترمذى: حدثنا الأنصاري، حدثنا معن، حدثنا مالك، عن سهيل . . . . انظر تحفة الأحوذى 4/236، وتحفة الأشراف 9/417 .

(متن حدیث): كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الثَّمَرَ جَاؤُوا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا، اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ، ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ، فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب لوگ پہلا پھل دیکھتے تھے تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لیتے اور یہ دعا مانگتے تھے۔

"اے اللہ! ہمارے پھلوں میں ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں جو اس کی مانند ہو جو انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور اس کے ہمراہ اتنی ہی مزید ہو"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نظر آنے والے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور آپ وہ پھل اسے عطا کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ اَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْعُوَ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کو یہ حکم دینے کا تذکرہ کہ وہ اہل بقیع کے لیے دعا کریں

3748 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَبِسَ ثِيَابَهٗ، ثُمَّ خَرَجَ.

قَالَتْ: فَاَمَرْتُ بَرِيْرَةَ جَارِيَتِيْ تَتْبَعُهٗ، فَتَبِعَتْهُ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ، فَوَقَفَ فِيْ اَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقِفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَسَبَقَتْهُ بَرِيْرَةُ، فَاَخْبَرَتْنِيْ، فَلَمْ اَذْكُرْ لَهٗ شَيْئًا حَتّٰى اَصْبَحْتُ، ثُمَّ اِنِّيْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: اِنِّيْ بُعِثْتُ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ

3748- إسناده صحيح، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير أم علقمة، وهي مولاة عائشة، واسمها مرجانة، وثقها المؤلف، وقال العجلي: مدنية تابعية ثقة، وعلق لها البخاري في صحيحه، واضطرب قول الذهبي فيها، فقال في . الميزان 4/613: لا تعرف، وقال في الكاشف: وثقت، وصحح حديثها في تلخيص المستدرك، والحديث في الموطأ 1/242 في الجنائز باب جامع الجنائز . وأخرجه النسائي 4/92 في الجنائز باب الأمر بالاستغفار للمسلين، والحاكم 1/488 من طريقين عن مالك، بهذا الإسناد، ووافقه الذهبي . وأخرجه عبد الرزاق 6712، ومسلم 974 103 والنسائي 7/72-75 في عشرة النساء، والنعوت من الكبرى كما في التحفة 12/299-300، من طرق عن محمد بن قيس بن مخرمة، عن عائشة في حديث طويل، وفيه: "إن جبريل أتاني . . . فقال: إن ربك يأمرك أن تأتي أهل البقيع فتستغفر لهم"، هذا لفظ مسلم . ولفظ عبد الرزاق والنسائي: "فإن جبريل أتاني . . . فأمرني أن آتي أهل البقيع فأستغفر لهم" .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ نے کپڑے پہنے (یعنی چادر اوڑھی) اور باہر تشریف لے گئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی کنیز بریرہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانے کی ہدایت کی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع تشریف لائے وہاں جتنا اللہ کو منظور تھا آپ ٹھہرے رہے۔ پھر آپ واپس تشریف لے گئے تو بریرہ آپ سے پہلے آ گئی۔ اس نے مجھے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ ذکر نہیں کیا' یہاں تک کہ جب صبح ہوئی' تو میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا' تاکہ میں ان کے لئے دعاء رحمت کروں''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْجِنَانِ لِلْمَرْءِ، بِالطَّاعَةِ عِنْدَ مِنْبَرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے قریب اطاعت کرنے پر آدمی کے جنت تک پہنچنے کی امید کا تذکرہ

3749 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَوَائِمُ الْمِنْبَرِ رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّةِ

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میرے اس (منبر) کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ بِالطَّاعَةِ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اِذَا اَتٰى بِهَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اور منبر کے درمیان اطاعت (یعنی نماز) کو بجالائے تو اس کے بارے میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ جنت کے ایک باغ تک پہنچ گیا ہے

3750 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

3749– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير عمار الدهني، وهو ابن معاوية، فمن رجال مسلم، وهو في مسند ابي يعلى 323/1 . وأخرجه أحمد 6/318 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 5242، والحميدي 290، وأحمد 6/289 و 292، والنسائي 2/35–36 في المساجد باب فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه، وفي الحج من الكبرى كما في التحفة 13/41، وابن سعد 1/235، وأبو نعيم في الحلية 7/248، والطبراني في الكبير 23/519، والبيهقي 5/248 من طرق عن سفيان به، وعند بعضهم سفيان بن عيينة، وعند . البعض الآخر سفيان الثوري، وكلاهما ثقتان من رجال الشيخين، حدث عنهما عبد الرحمٰن بن مهدي، وحدثا عن عمار الدهني .وأخرجه أبو نعيم في الحلية 7/248 من طريق الفضل بن موسى، عن ابن عيينة، عن مسعر، عن عمار، به .وأخرجه الطبراني 23/520 من طريق شعبة، عن عمار، به . وفي الباب عن أبي واقد الليثي عند الطبراني 3296، والحاكم 3/532 .

يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِى رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِى عَلٰى حَوْضِى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: خِطَابُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مِمَّا نَقُوْلُ فِىْ كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ فِىْ لُغَتِهَا اسْمَ الشَّىْءِ الْمَقْصُوْدِ عَلٰى سَبَبِهٖ، فَلَمَّا كَانَ الْمُسْلِمُ اِذَا تَقَرَّبَ اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا بِالطَّاعَةِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُجِىَ لَهٗ قَبُوْلُهَا، وَثَوَابُهٗ عَلَيْهَا الْجَنَّةُ، اَطْلَقَ اسْمَ الْمَقْصُوْدِ الَّذِىْ هُوَ الْجَنَّةُ عَلٰى سَبَبِهِ الَّذِىْ هُوَ الْمِنْبَرُ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْبَرِى عَلٰى حَوْضِى، لِرَجَاءِ الْمَرْءِ نَوَالَ الشُّرْبِ مِنَ الْحَوْضِ وَالتَّمَكُّنِ مِنْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بِطَاعَتِهٖ فِى الدُّنْيَا فِىْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ، وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِىْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ، لَمَّا كَانَ عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِىْ وَقْتِ عِيَادَتِهٖ يُرْجٰى لَهٗ بِهَا التَّمَكُّنُ مِنْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ، اَطْلَقَ اسْمَ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدِ عَلٰى سَبَبِهٖ، وَنَحْوُ هٰذَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ، وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ سَنَذْكُرُهَا فِيْمَا بَعْدُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ان دونوں روایات میں جو الفاظ منقول ہیں اس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی مقصود چیز کا اسم اس کے سبب کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ جب کوئی مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر کے اس کا قرب حاصل کرتا ہے اور اس کی قبولیت کی امید ہوتی ہے اور اس کا ثواب جنت ملنے کی اُمید ہوتی ہے' تو یہاں مقصود کے اسم کو جو جنت ہے اس کے سبب کے لئے استعمال کیا گیا ہے

3750- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/438، والبخارى 1888 فى فضائل المدينة باب رقم 12، ومسلم 1391 فى الحج باب ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، من طرق عن يحيى القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 5243 وأحمد 2/376و 401، والبخارى 6588 فى الرقاق باب الحوض، ومسلم 1391 والبيهقى 5/246، وابو نعيم فى أخبار أصفهان 2/276 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهٖ .وأخرجه أحمد 2/236 و 297، والبخارى 7335 في الاغتصام باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، وأبو نعيم فى أخبار أصفهان 2/332 من طرق عن خبيب، بِهٖ .وأخرجه أحمد 2/297 و 412، والترمذى 3916 فى المناقب باب فضل المدينة، وأبو نعيم 1/228 من طرق عن ابى هريرة .وأخرجه مالك 1/197 فى القبلة باب ما جاء فى مسجد النبى صلى الله عليه وسلم عن خبيب، عن حفص بن عاصم، عن ابى هريرة أو عن ابى سعيد، على الشك .ومن هذه الطريق أخرجه أحمد 2/465-466 و 533، والبغوى 452 .ولكن رواه أحمد والبخارى من طريق مالك عن خبيب عن حفص عن ابى هريرة .وحديث ابى سعيد أخرجه أبو نعيم فى أخبار أصفهان 1/92 .وأخرجه الترمذى 3915 من طريق أبى سعيد المعلى عن على وأبى هريرة .وقال: حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث على .

اور وہ منبر ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "جنت کے باغوں میں سے ایک باغ" اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "میرا منبر میرے حوض پر ہے" اس سے مراد یہی ہے کہ آدمی کو یہ اُمید رکھنی چاہئے کہ وہ حوض کوثر سے مشروب حاصل کرے گا اور جنت کے باغات میں پہنچے گا۔ دنیا میں اس جگہ پر اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی وجہ سے (وہاں پہنچے گا)

یہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی مانند ہوگا "بیمار کی عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔"

تو جب بیمار کی عیادت کرنے والا شخص اپنی عیادت کے وقت میں ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے باغ میں پہنچنے کی اُمید کی جاسکتی ہے اور یہی مقصود ہے تو یہاں مقصود کا اسم اس کے سبب کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس کی مثال نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے "جنت تلواروں کے سائے تلے ہے" اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں، جنہیں ہم عنقریب اس کتاب میں آگے چل کر نقل کریں گے۔ اگر اللہ نے چاہا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الِاصْطِيَادِ بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَهَا عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مدینہ منورہ کی حدود میں شکار کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی اسے "حرم" قرار دیا ہے

3751 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں مدینہ منورہ میں کسی ہرن کو چرتا ہوا دیکھوں، تو اسے پکڑنے کی کوشش نہیں کروں گا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "یہ دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ حرم ہے"۔

3751- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 2/889 في الجامع: باب ما جاء في تحريم المدينة .وأخرجه أحمد 2/236، والبخاري 1873 في فضائل المدينة باب لابتي المدينة، ومسلم 1372 في الحج باب فضل المدينة، والترمذي 3921 في المناقب باب ما جاء في فضل المدينة، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 10/41، وابن الجارود 510، والبيهقي 5/196 من طرق عن مالك بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/256 و 487، ومسلم 1372 472، والبيهقي 5/196 من طريقين عن الزهري، به .وفي إحدى روايتي أحمد: "لو رأيت الأروى تجوس ما بين لا بتيها ما هجتها ولا مسستها . . ." .وأخرجه البخاري 1869 في فضائل المدينة باب حرم المدينة، من طريق عسيد المقبرى عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: "حُرِّم ما بين لابتي المدينة على لساني"، وليس فيه كلام أبي هريرة الأول .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُعْضَدَ شَجَرُ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ اللہ کے رسول کے حرم کے درخت کو اکھاڑا جائے

3752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ الرَّبْعِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُ، سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَنَا غَنَمٌ وَغِلْمَانٌ، وَهُمْ يُخَبِّطُوْنَ عَلٰى غَنَمِهِمْ هٰذِهِ الثَّمَرَةَ الْحُبْلَةَ، وَهِيَ ثَمَرَةُ السَّمُرِ؟، فَقَالَ جَابِرٌ: لَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يُخْبَطُ، وَلَا يُعْضَدُ مُحَرَّمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ هُشُّوْا هَشًّا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْهَانَا اَنْ نَقْطَعَ الْمَسَدَ وَمِرْوَدَ الْبَكَرَةِ.

❀❀ حارث بن رافع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا وہ بولے: ہماری بکریاں بھی ہیں اور بال بچے بھی ہیں' تو ان بال بچوں نے اپنی ان بکریوں کو پتے توڑ کر دینے ہوتے ہیں اور جو اس سمر کے درخت کے ہوتے ہیں' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: یہاں کے پتوں کو توڑا نہیں جائے گا اور یہاں کے (درخت کو) کاٹا نہیں جائے گا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرم قرار دیا ہے' البتہ تم لوگ آرام سے جھاڑ سکتے ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِرَادَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْلَاءَ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مدینہ منورہ سے اہل کتاب کو جلاوطن کردیں

3753 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ، وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمٌ

3752– إسناده ضعيف، إسماعيل بن ابی أويس رواية غير الخاری عنه ضعيفة، لكن تابعه عليه محمد بن خالد عن أبی داوٗد . والحارث بن رافع لم يوثقه غير المصنف، وقال ابن القطان: لا يعرف .وأخرجه البيهقی 5/200 من طريق الحسن بن علی بن زياد السری، عن إسماعيل بن أبی أويس، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوٗد 2039 فی المناسك باب فی تحريم المدينة، من طريق محمد بن خالد عن خارجة بن الحارث، ع اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "لا يخبط . . . ." .وفی الباب عن جابر مرفوعاً عند مسلم 1362 بلفظ: "وإن إبراهيم حرم مكة، وإنی حرمت المدينة ما بين لابيتها، لا يقطع عضاها ولا يُصاد صيدها" .

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اگر اللہ نے چاہا اور میں زندہ رہ گیا' تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دونگا' یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے''۔



3753- حديث صحيح، مؤمل بن إسماعيل وإن كان كثير الخطأ- قد توبع، وسفيان: هو الثورى، وأبو الزبير صرح بالتحديث عن عبد الرزاق، ومسلم وغيرهما، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه مسلم 1767 فى الجهاد والسير باب إخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب، والترمذى 1606 فى السير باب ما جاء فى إخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب، والنسائى فى السير من الكبرى كما فى التحفة 8/16، والطحاوى فى مشكل الآثار 4/12، والحاكم 4/274، والبيهقى 9/207 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه .وأخرجه عبدرزاق 9985، وابن أبى شيبة 12/345، وأحمد 1/29 و 3/345، ومسلم 1767، وأبو داوٗد 3030 فى الخراج والأمارة والفىء باب فى إخراج اليهود من جزيرة العرب، والترمذى 1607، والطحاوى 4/12، والبغوى 2756 من طرق عن أبى الزبير، بِهِ .وأخرجه أبو عبيدة فى الأموال 270 و 271 من طريق حماد، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار 4/12، من طريق سفيانن كلاهما عن ابى الزبير عن جابر، ولم يذكر فيه عمر بن الخطاب .

بَابُ مُقَدِّمَاتُ الْحَجِّ

باب: حج کے مقدمات کا بیان

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْحَجِّ لِلرَّجُلِ عَلَى الرِّحَالِ وَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا بِغَيْرِهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ پالان پر (حج کے لیے جائے) اگرچہ وہ اتنا خوشحال ہو کہ کسی دوسری چیز پر جا سکتا ہو

3754 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: حَجَّ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى رَحْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا، وَحَدَّثَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ، وَكَانَتْ زَامِلَتَهٗ

ثمامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پالان پر بیٹھ کر (سفر کر کے) حج کیا وہ کنجوس آدمی نہیں تھے، لیکن انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پالان پر سوار ہو کر حج کے لئے گئے تھے وہ آپ کی سواری تھی۔ (زاملة اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس پر ساز و سامان لادا جاتا ہے)۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحُجَّ مَاشِيًا، وَاِنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى الرُّكُوبِ اقْتِدَاءً بِكَلِيمِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ پیدل حج کے لیے جائے

اگرچہ وہ سواری کرنے پر قدرت رکھتا ہو آدمی اللہ کے کلیم (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) کی اقتداء کرتے ہوئے ایسا کرے گا' اللہ ہمارے نبی پر اور ان پر درود نازل کرے

3754– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 57 في الحج: باب الحج على الرحل، عن محمد بن أبي بكر بهذا الإسناد. وذكر الحافظ المزي في الأطراف 1/160 أن البخاري روى تعليقاً، وكذا أشار إلى ذلك البيهقي في "سننه" فقال: أخرجه البخاري في "الصحيح" فقال: وقال محمد بن أبي بكر . . . وقال الحافظ في "الفتح" 3/381: وكذا وقع في رواية أبي ذر ولغيره: "وقال محمد بن أبي بكر" وقد وصله الإسماعيلي، قال: حدثنا أبو يعلى والحسن بن سفيان وغيرهما قالوا: حدثنا محمد بن أبي بكر، به. وأخرجه البيهقي 4/332

3755 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ مُنْهَبِطًا مِّنْ ثَنِيَّةِ هَرْشَى مَاشِيًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گویا کہ میں اس وقت بھی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو ہرشی کی گھاٹی سے پیدل نیچے کی طرف اتر رہے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ حَجَّ الرَّجُلِ بِامْرَاَتِهِ الَّتِي وَجَبَ عَلَيْهَا فَرِيضَةُ الْحَجِّ، وَلَا مَحْرَمَ لَهَا غَيْرُهُ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرنا

وہ بیوی جس پر حج کی ادائیگی فرض ہو چکی ہو اور اس شوہر کے علاوہ اور کوئی اس کا محرم نہ ہو تو آدمی کے لیے یہ بات نفلی جہاد سے افضل ہے

3756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ مُقَاتِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَعْبَدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزَاةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَاَتِي حَاجَّةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَحُجَّ بِامْرَاَتِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام فلاں فلاں غزوے میں شرکت کے لئے نوٹ کرلیا گیا ہے جبکہ میری بیوی حج کے لئے روانہ ہونا چاہتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کو حج کرواؤ۔

3755- علي زياد اللحجي: ترجم له المصنف في "ثقاته" 8/470 فقال: من أهل اليمن، سمع ابن عيينة، وكان راوياً لأبي قرة، حدثنا عن المفضل ابن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين . واللَّحْجي - بفتح اللام وسكون الحاء _: نسبة إلى لَحْج، وهي قرية من بلاد اليمن نزلها بطن من حمير، وهو لحج بن وائل بن الغوث . . . فنسبت إليهم . وأبو قرة: هو موسى بن طارق اليماني: ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين . ويحى بن سعيد: هو ابن قيس الأنصاري المدني .وفي الباب عن ابن عباس عند مسلم 166 وسيرد عند المصنف برقم 3801 و 6186 ويخرج من هناك .

3756- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم، وقد تقدم برقم 2731 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خُرُوْجَ الْمَرْءِ مَعَ امْرَاَتِهٖ، اِذَا خَرَجَتْ مُؤَدِّيَةً لِفَرْضِهَا فِي الْحَجِّ اَفْضَلُ مِنْ خُرُوْجِهٖ فِيْ جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنی بیوی کے ہمراہ جانا جب عورت فرض حج کی ادائیگی کے لیے نکلتی ہے تو یہ آدمی کے لیے نفلی جہاد کے لیے نکلنے سے افضل ہے

3757 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَانْطَلَقَتِ امْرَاَتِي حَاجَّةً، فَقَالَ: انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کوئی بھی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا ہرگز نہ ہو اس عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم بھی ہونا چاہئے۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام فلاں فلاں جنگ میں حصہ کے لئے نوٹ کرلیا گیا ہے حالانکہ میری بیوی حج کے لئے جانا چاہتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرو"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ زَجْرُ تَحْرِيْمٍ لَا زَجْرُ تَاْدِيْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ حرمت کے طور پر ممانعت سے ادب سکھانے کے لیے نہیں ہے

3758 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاعِقَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی بھی عورت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس کا محرم ساتھ ہو تو اس کا حکم مختلف ہے"۔

3757- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو مكرر ما قبله .

3758- إسناده حسن وقد تقدم برقم 2732 .

بَابُ مَوَاقِيتُ الْحَجِّ

باب: حج کے مواقیت کا بیان

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ اَوِ الْعُمْرَةَ اَنْ يُحْرِمَ مِنَ الْمَوَاقِيتِ

جو شخص حج یا عمرے کا ارادہ کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ مواقیت سے احرام باندھ لے

3759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَاَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَمَّا هَؤُلَاءِ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے اہل مدینہ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ وہ مقامات ہیں جن کے بارے میں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا

3759- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ " 1/330 في الحج: باب مواقيت الحج .وأخرجه الشافعي 1/279، والدارمي 2/30، والبيهقي 5/26 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 1/288، وأحمد 2/9و11و130و140و151، والبخاري 1522 في الحج: باب فرض مواقيت الحج والعمرة و 1527 و 1528 باب مهلّ أهل نجد، ومسلم 1182 في الحج: باب مواقيت الحج، والنسائي 5/125 في الحج: باب ميقات أهل نجد، وابن خزيمة 2589، والطحاوي 2/117و119، والبيهقي 5/26 من طرق عن سالم بن عبد الله، عن أبيه عبد الله بن عمر بنحوه .وانظر الحديث التالي

اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ:وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُهِلُّوْا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَاَهْلَ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ:وَاُخْبِرْتُ اَنَّهُ قَالَ:وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو ذوالحلیفہ سے اہل شام کو جحفہ سے اہل نجد کو قرن سے احرام باندھنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہل یمن اہل یلملم سے احرام باندھیں گے۔

ذِكْرُ الْمَوَاقِيتِ لِلْحَاجِّ، وَمَا يَلْبَسُ مِنَ اللِّبَاسِ، عِنْدَ اِحْرَامِهِ

حاجی کے لیے (مقرر کردہ) مواقیت کا تذکرہ (نیز اس بات کی وضاحت) کہ وہ احرام باندھتے ہوئے کس طرح کا لباس پہنے گا؟

3761 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِنَسَا، وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى التَّمِيمِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ:حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ اَبُو الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْعُمَرِيُّ، اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُهِلَّ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ:وَيَزْعُمُونَ اَنَّهُ قَالَ:وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مَنْ يَلَمْلَمَ اَوْ اَلَمْلَمَ – شَكَّ يَحْيَى –

3760– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحى بن أيوب فمن رجال مسلم، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه مسلم 1182 15 فى الحج: باب فرض مواقيت الحج: عن يحى بن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1182، وابن خزيمة 2593 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به .وأخرجه أحمد 2/50 و135، والبخارى 7344 فى الاعتصام: باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على إتفاق أهل العلم، والطحاوى 2/117 و118 من طرق عن سفيان، وأحمد 2/46 و107 عن شعبة، كلاهما عن عبد الله بن دينار، به .

3761– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرج القسم الأول منه: مالك 1/330331 فى الحج: باب مواقيت الإهلال، والشافعى 1/289، وأحمد 2/3 و47 و48، والدرامى 2/29–30، والبخارى 133 فى العلم: باب ذكر العلم والفتيا فى المسجد، و 1525 فى الحج: باب ميقات أهل المدينة، ومسلم 1182 فى الحج: باب فرض مواقيت الحج، وأبو داوود 1737 فى المناسك: باب فى المواقيت, والترمذى 831 فى الحج: باب ما جاء فى مواقيت الإحرام لأهل الآفاق، والنسائى 5/22 فى الحج: باب ميقات أهل المدينة، 5/22–23 باب ميقات أهل الشام، وفى العلم من "الكبرى" كما فى التحفة" 6/201، وابن ماجة 2914 فى المناسك: باب مواقيت الحج، والطحاوى 2/118 والبيهقى 5/26، والبغوى 1858 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد . وأما القسم الثانى فسيرد عند المؤلف برقم 3784 ويخرج هناك .

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا، فَقَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ، فَلْيُقْطَعِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، اَوْ وَرْسٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:- ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا۔ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں کہ ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے اہل یمن' اہل یلملم سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) ایلملم سے احرام باندھیں گے یہ شک یحییٰ نامی راوی کو ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ہم احرام باندھیں' تو ہم کون سے کپڑے پہنیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیض شلوار' عمامہ' ٹوپی موزے نہ پہنو' البتہ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں' تو وہ ٹخنوں سے نیچے اپنے موزے کاٹ لے اور (احرام والا شخص) ایسا کوئی کپڑا نہیں پہنے گا' جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُهِلُّ الْحَاجُّ مِنْهُ، اِذَا كَانَ طَرِيقُهُ عَلَى الْمَدِينَةِ، اَوْ نَوَاحِيهَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں سے حاجی تلبیہ پڑھنا شروع کرے گا جبکہ اس کا راستہ مدینہ منورہ سے ہو یا اس کے آس پاس کے علاقوں سے ہو

3762 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ: بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

❀❀ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہ بیداء وہ جگہ ہے' جس کے بارے میں تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کرتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے پاس سے تلبیہ پڑھا تھا (ان کی مراد) مسجد ذوالحلیفہ تھی۔

3762- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/332 في الحج: باب العمل في الإهلال . وأخرجه البخاري 1541 في الحج: باب الإهلال عند مسجد ذي الحليفة، ومسلم 1886 في الحج: باب أمر أهل المدينة بالإحرام من عند مسجد ذي الحليفة، وأبو داوود 1771 في المناسك: باب في وقت الإحرام، والنسائي 5/162-163 في الحج: باب العمل في الإهلال، والطحاوي 2/122 والبغوي 1869 من طرق عن مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/10، والحميدي 659 والبخاري 1541، ومسلم 1186 24 والترمذي 818 في الحج: باب ما جاء من أي الموضعين أحرم النبي صلى الله عليه وسلم، وابن خزيمة 2611 من طرق عن سفيان، عن موسى بن عقبة، به .

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُهِلُّ الْمَرْءُ فِيهِ، إِذَا عَزَمَ عَلَى الْحَجِّ، وَهُوَ بِمَكَّةَ

اس وقت کا تذکرہ جہاں سے آدمی تلبیہ پڑھنا شروع کرتا ہے جب وہ حج کا پختہ ارادہ کر لے اور وہ مکہ میں موجود ہو

3763 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَمَّا الْاَرْكَانُ، فَاِنِّي لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ، فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّاُ فِيهَا، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا، وَاَمَّا الصُّفْرَةُ، فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، وَاَمَّا الْاِهْلَالُ، فَاِنِّي لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

✿✿ سعید بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں: عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جو میں نے آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے دریافت کیا: اے ابن جریج! وہ کون سے کام ہیں۔ ابن جریج نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ دو یمانی ارکان کو چھوتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں مقیم ہوں، تو لوگ پہلی کا چاند دیکھنے کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں،

3763– إسناده صحيح على شرط الشيخين۔ وهو في "الموطأ" 1/333 في الحج: باب العمل في الإهلال . وأخرجه مطولاً ومفرقاً البخاري 166 في الوضوء : باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين، و 5851 في اللباس: باب النعال السبتية وغيرها، ومسلم 1187 في الحج: باب الإهلال من حيث تنبعث الراحلة، وأبو داؤد 1772 في المناسك: باب في وقت الإحرام، والترمذي في "الشمائل" "47"، والنسائي 1/80–81 في الطهارة: باب الوضوء في النعل، و 5/163–164 في الحج باب العمل في الإهلال، و 5/232 باب ترك استلام الركنين الإخرين، والطحاوي 2/184، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص36، والبيهقي 5/31و76، والبغوي 1870 من طرق عن مالك .وأخرجه الحميدي 651 وابن أبي شيبة 8/443، وأحمد 2/17–18، والنسائي 1/80–81 و 5/163–164و 232، وابن ماجة 3626 مقطعاً من طرق عن سعيد المقبري، بِهِ . وأخرجه مسلم 1187 26 من طريق ابن قسيط عن عبيد الله بن جريج، بِهِ .وأخرجه الدارمي 1/71، وأحمد 2/29و36و 37، والبخاري 1514 في الحج: باب قول الله تعالى: (يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ . . .) (الحج:27) .و 1552 باب من اَهَلَّ حين استوت به راحلته قائماً، ومسلم 1187 والنسائي 5/162–163و 232، وابن خزيمة 2725، والبيهقي 5/76 مقطعاً من طريقين عَنِ ابْنِ عُمَرَ به .

لیکن آپ تلبیہ کے دن تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک ارکان کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دو یمانی ارکان کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے جہاں تک سبتی جوتے پہننے کا تعلق ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبتی جوتے پہنتے ہوئے دیکھا ہے جن پر بال نہیں ہوتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پہن کر ہی وضو کر لیتے تھے اس لئے میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں جہاں تک زرد رنگ کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رنگ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے جہاں تک تلبیہ پڑھنے کا تعلق ہے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا جب آپ کی سواری چلنے کے لئے تیار ہوگئی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُعْتَمِرِ، اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ

عمرہ کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ذیقعدہ کے مہینہ میں عمرہ کرلے

3764 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلُّهُنَّ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ: عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ قَسَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں وہ سب ذیقعدہ کے مہینے میں تھے۔ایک عمرہ حدیبیہ سے کیا تھا جو ذیقعدہ کے مہینے میں ہوا۔ایک اس سے اگلے سال ذیقعدہ کے مہینے میں کیا تھا۔ایک عمرہ جعرانہ سے کیا تھا جب آپ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت کو تقسیم کیا تھا یہ بھی ذیقعدہ میں ہوا تھا ایک عمرہ آپ نے حج کے ہمراہ کیا تھا۔

3765 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ،

3764- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البيهقي 5/10 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 4148 في المغازي: باب غزوة الحديبية، ومسلم 1253 في الحج: باب بيان عدد عُمَرِ النبي صلى الله عليه وسلم وأزمانها، وأبو داؤد 1994 في المناسك: باب العمرة، والبيهقي 5/10، والبغوي 1846 من طرق عن هدبة بن خالد، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/134و256، والبخاري 1778 و 1779 في العمرة: باب كم اعتمر النبي صلى صلى الله عليه وسلم، ومسلم 1253 .

3765- الحسن بن سهل: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/177، وروى عن أبي خالد الأحمر، والكوفيين، وروى عنه أبو زرعة، والحسن بن أبي سفيان وغيرهم، وهو متابع .وقوله: "الجعفري" كذا وقع الأصل و "التقاسيم" و "الجرح والتعديل" 3/17، ووقع في المطبوع من ثقات المؤلف "الجعفي" .وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن إسحاق، فقد روى له مسلم مقروناً، وهو صدوق، وابن أبي زائدة هو يحيى بن زكريا، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد 1987 في المناسك: باب العمرة، والبيهقي 4/344-345، والطبراني 10907 من طريقين عن يحيى عن زكريا، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/252 والبخاري 1564 في الحج: باب التمتع والقران وغلإفراد بالحج، و 3832 في مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، ومسلم 1240 في الحج: باب جواز العمرة في أشهر الحج، والنسائي 5/180-181 .

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): وَاللّٰهِ مَا اُعْمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذِى الْحِجَّةِ اِلَّا لِيَقْتَطِعَ بِذٰلِكَ اَمْرَ اَهْلِ الشِّرْكِ، فَاِنَّ هٰذَا الْحَىَّ مِنْ قُرَيْشٍ، وَمَنْ دَانَ دِيْنَهُمْ، كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اِذَا عَفَا الْوَبَرُ وَبَرَاَ الدَّبَرُ، وَدَخَلَ صَفَرُ، فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ، وَكَانُوْا يُحَرِّمُوْنَ الْعُمْرَةَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ ذُو الْحِجَّةِ، فَمَا اُعْمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ اِلَّا لِيَنْقُضَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول نے ذوالحج کے مہینے میں عمرہ اس لئے نہیں کیا' تاکہ اس کے ذریعے اہل شرک کی روایت کو ختم کریں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ قریش اور ان کے دین کے پیروکار لوگ کہا کرتے تھے جب اونٹ کے بال بڑھ جائیں اور اس کی پشت پر موجود زخم ٹھیک ہو جائے' (یعنی حاجی کے پالان رکھنے کی وجہ سے جو زخم بنتا ہے) اور صفر کا مہینہ شروع ہو جائے تو عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ کرنا جائز ہو جاتا ہے وہ لوگ ذوالحج کے مہینے میں عمرہ کرنے کو حرام قرار دیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ اسی لئے کروایا تھا' تاکہ ان لوگوں کے اس قول کے برخلاف کریں۔



بَابُ الْاِحْرَامِ

باب: احرام کا بیان

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّطَيُّبِ لِلْاِحْرَامِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احرام کے لیے خوشبو لگانے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کی جائے

3766 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ

✿✿ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے خود نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام پر اور نبی اکرم ﷺ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ کے احرام کھولنے کے وقت نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُحْرِمَ مُبَاحٌ لَهٗ، اَنْ يَّبْقٰى عَلَيْهِ اَثَرُ طِيْبِهٖ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہے کہ اس کے احرام باندھنے کے بعد بھی اس پر خوشبو کا نشان باقی ہو

3767 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ،

3766– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/328 في الحج: باب ماجاء في الطيب في الحج. وأخرجه الشافعي 1/297، والبخاري 1539 في الحج: باب الطيب عند الإحرام، ومسلم 1189 133 في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، وأبو داوُد 1745 في المناسك: باب الطيب عند الإحرام، والطحاوي 2/130 والبيهقي 5/34، والبغوي 1863 من طريق مالك، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/297، والدارمي 2/33، والحميدي 210 و 211 و 212، وأحمد 6/39 و 181 و 214و236، والبخاري 1754 في الحج: باب تطيب المرأة لزوجها، والنسائي 5/137–138، وابن ماجه 2926 في المناسك: باب الطيب عند الإحرام، وابن خزيمة 2580 و 2581، وأبو يعلى 4712، وابن الجارود 414. والطحاوي 2/130، والبيهقي 5/34 من طرق عن عبد الرحمٰن بن القاسم به. وأخرجه الشافعي 1/298، وأحمد 6/107و 186و 237و258.

3767– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم 1377و 1378 وسيأتي برقم 3769.

عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ اس وقت (احرام باندھے) ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ، اَنْ يَّبْقٰى عَلَيْهِ اَثَرُ الطِّيبِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کے احرام کے بعد بھی اس پر خوشبو کا نشان باقی ہو

3768 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى زَحْمَوَيْهِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ، فَرَاَيْتُ الطِّيبَ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ بَعْدَ ثَلَاثٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی، تو میں نے تین دن گزرنے کے بعد آپ کی مانگ میں خوشبو کا نشان دیکھا تھا آپ اس وقت (احرام باندھے) ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ لِمَنْ اَرَادَ الْاِحْرَامَ بِالْمِسْكِ

جو شخص احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کیلئے مشک کو بطور خوشبو لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3769 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

3768– حديث صحيح، وهو مكرر 3766 . زكريا بن يحي زحمويه: ترجم له المؤلف في "الثقات" 8/253وقال حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقنين، وترجم له ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 3/101 وقال: روى عن صالح بن عمر وفرج بن فضالة وزياد البكائي . روى عنه أبو زرعة . وشريك: هو ابن عبد الله النخعي، سيّء الحفظ، لكنه توبع، وأبو إسحاق: هو السبيعي .وأخرجه النسائي 5/140 141في المناسك: باب موضع الطيب، عن علي بن حجر، عن شريك، وبهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/209، والبخاري 2/129–130 من طرق عن إسرائيل بن يونس، عن أبي لإسحاق السبيعي، به . وأخرجه أحمد 6/186 من طريق إبراهيم بن يزيد النخعي، عن الأسود، به .

3769– إسناده صحيح . يزيد بن سنان: هو القزاز البصري، وروى له النسائي . ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو عامر هو عبد الملك بن عمرو القيسي العقدي وهو مكرر 1377 و 1378 و 3767 .

(متن حدیث): كَاَنِّى اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِى مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3770 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّحْرُمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی اور قربانی کے دن آپ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی جس میں مشک ملی ہوئی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّتَطَيَّبَ لِاِحْرَامِهٖ

جو شخص اپنے احرام کے لیے خوشبو لگاتا ہے اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ

3771 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهٖ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوفَ بِالْبَيْتِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھا تھا اس وقت اور جب آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولا تھا اس وقت میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

3770– إسناده حسن . يعقوب بن حميد بن كاسب: صدوق ربما وهم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو مكرر 3766 و 3768 .وأخرجه أحمد 6/186، ومسلم 1191 في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، والترمذي 1917 في الحج: باب ما جاء في الطيب عند الإحلال قبل الزيارة، والنسائي 5/138 في المناسك: باب إباحة الطيب عند الإحرام، وابن خزيمة 2583 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد .

3771– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . أبو الوليد هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه أحمد 6/186 عن شعبة، والطحاوي 2/130 من طريق بشر بن عمر، عن شعبة، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ حِينَ يُحْرِمُ اَرَادَتْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان: ''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تھا'' اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے ایسا ہوا تھا

3772 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّحْرُمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيضَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور آپ کے طواف افاضہ کرنے سے پہلے احرام کھولنے کے وقت میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِشْتِرَاطِ فِي الْاِحْرَامِ لِمَنْ بِهٖ عِلَّةٌ

جسے کوئی بیماری لاحق ہو اس کیلئے احرام باندھتے وقت کوئی شرط عائد کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3773 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ الْقُلُوسِيُّ بِنَصِيبِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَةَ: حُجِّي، وَاشْتَرِطِي اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي

3772- إسناده صحيح . محمد بن يحى الزماني: ذكره المؤلف في "الثقات" ووثقه الدارقطني، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . عبد الوهاب الثقفي: هو ابن عبد المجيد، وأيوب: هو السخياني .وأخرجه الشافعي 1/296- 297، والدارمي 2/32و33، وأحمد 6/130و161و162و200، والبخاري 5928 في اللباس: باب ما يستحب من الطيب، 5930 باب الذّريرة، ومسلم 1189 في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، والنسائي 5/138 في مناسك الحج: باب إباحة الطيب عند الإحرام، والطحاوي 2/130، وأبو يعلى 4391، والبيهقي 5/34 من طرق عن عروة بن الزبير، بهذا الإسناد .

3773- إسناده صحيح . يعقوب بن إسحاق القُلوسي أبو يوسف ذكره المؤلف في "الثقات" 9/286، وقال الخطيب في "التاريخ" 14/285 -286: كان حافظاً ثقة ضابطاً، ولي قضاء نصيبين . ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي همام الصلت بن محمد، فإنه من رجال البخاري .وأخرجه الدارقطني 2/235 من طرق عن أبي يوسف يعقوب بن إسحاق الفلوسي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد أحمد 6/360و419-420و420، وابن ماجه 2937، والطبراني في "الكبير" 24/837 و 840 و 841 و 842، والبيهقي 5/22 عن ضباعة .وأخرجه الطبراني 24/836، والبيهقي 5/222عن جابر . وأخرجه أحمد 6/349، والطبراني 24/773، وابن ماجة 2936 من طريق أبي بكر بن عبد الله بن الزبير، عن جدته أسماء بنت أبي بكر أو سعدى بنت عوف وانظر ما بعده .وضباعة: هي بنت الزبير بن عبد المطلب .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تم حج کرو اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول دوں گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا اَبَاحَ لِضُبَاعَةَ اَنْ تَشْتَرِطَ فِيْ حَجِّهَا، لِاَنَّهَا كَانَتْ شَاكِيَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے لیے یہ چیز مباح قرار دی تھی کہ وہ حج کے موقع پر شرط عائد کرلیں جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بیمار تھیں

3774 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهِيَ شَاكِيَةٌ، فَقَالَ لَهَا: حُجِّي وَاشْتَرِطِي، اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم (حج کا احرام باندھ لو) اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول دونگی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِشْتِرَاطِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَهُوَ شَاكِي

جو شخص بیمار ہو اور وہ حج کا ارادہ کرلے اسے شرط عائد کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3775 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى ضُبَاعَةَ، وَهِيَ شَاكِيَةٌ، فَقَالَتْ: اِنِّي اُرِيدُ الْحَجَّ، وَاَنَا شَاكِيَةٌ؟، فَقَالَ لَهَا: حُجِّي وَاشْتَرِطِي، اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي

3774– حديث صحيح . ابن السرى، وهو محمد بن المتوكل قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/164، ومسلم 1207 15 فى الحج: باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعرض المرض ونحوه، والنسائى 5/68 فى مناسك الحج: باب الاشتراط فى الحج، والدارقطنى 2/234– 235، وابن الجارود فى "المنتقى" 240، والطبرانى فى "الكبير" 24/833، والبيهقى 5/221من . طرق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/202، والبخارى 5089 فى النكاح: باب الأكفاء فى الدين، ومسلم 1207، والنسائى 5/168، والطبرانى 24/834 و 835 والبغوى 2000 من طريقين عن هشام بن عروة، عن أبيه . وأخرجه الشافعى 1/382، والبيهقى 5/221 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه أبيه مرسلاً، وانظر "شرح السنة" 7/287–289 .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھیں۔ انہوں نے عرض کی: میں حج کرنا چاہتی ہوں اور میں بیمار ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حج (کا احرام باندھ لو) اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول دوں گی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ اَنْ يُهِلَّ بِاِهْلَالِ اَخِيهِ، وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اِهْلَالَهُ بِاُذُنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّعْلَمَ اَنَّ ذٰلِكَ بَعْدَهُ

حاجی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے کسی بھائی کی نیت کے مطابق

تلبیہ پڑھ سکتا ہے اگرچہ اس نے اپنے کانوں کے ذریعے (اس دوسرے شخص) کا تلبیہ نہ سنا ہو اس کے بعد کہ اسے یہ بات علم ہو کہ یہ اس کے بعد ہوگا

3776 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ اَهْلَلْتَ؟، قَالَ: اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاِنِّي لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے کیا احرام باندھا ہے (یعنی کیا نیت کی ہے) انہوں نے جواب دیا: میں نے وہی احرام باندھا ہے، جو اللہ کے نبی نے باندھا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور رہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

3775– صحيح . ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح ابن جريج، وأبو الزبير بالسماع فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه النسائي 5/168 في الحج: باب الإشتراط في الحج، عن عمران بن يزيد، عن شعيب بن إسحاق، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طاووس وعكرمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/337 ومسلم 1208 في الحج: باب اشتراط المحرم التحلل بعرض المرض ونحوه، وابن ماجة 2938 في الحج: باب الشرط في الحج، والدارقطني 2/235، والبيهقي 5/221 من طرق عن ابن جريج، به وفيه طاووس وعكرمة . وأخرجه الطبراني 11/12023 من طريق عبد الكريم الجزري عن طاووس وعكرمة به . وأخرجه الدارمي 2/34–35، وأحمد 1/330 و 352، ومسلم 1208 106و107، وأبو داوُد 1776 في المناسك: باب الاشتراط في الحج، والترمذي 1914 في الحج: باب ماجاء في الاشتراط في الحج، وابن الجارود 1415، والطبراني في "الكبير" 11/1909 و 11947، و 24/827 و828 و 829 و 830 و 831 و 832 والبيهقي 5/221و222 من طرق عن ابن عباس، به .

3776– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو "مسند أحمد " 3/185 . وأخرجه مسلم 1250 في الحج: باب إهلال النبي صلى الله عليه وسلم وهديه، عن عبد الله بن هاشم، عن بهز بن أسد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 1558 في الحج: باب من أهلّ في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كإهلال النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم 1250، والترمذي 956 في الحج: بتاب رقم 109، والبيهقي 5/15 من طرق عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن سليم بن حيان به .

ذِكْرُ وَصْفِ اِهْلَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ پڑھنے کی صفت کا تذکرہ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَاجًّا، وَخَرَجْتُ اَنَا مِنَ الْيَمَنِ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ اِهْلَالًا كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ اَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَالْحَجِّ جَمِيْعًا

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حج کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ میں یمن سے روانہ ہوا۔ میں نے (نیت کی) کہ میں اسی احرام کے ہمراہ حاضر ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے حج اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَحْرَمَ فِيْ قَمِيْصِهٖ، اَنْ يَّنْزِعَهٗ نَزْعًا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِشَقِّهٖ

جو شخص قمیض پہن کر احرام باندھتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اسے اتار دے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے پھاڑنے کا حکم دیا ہے

3778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ، فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِعَهَا نَزْعًا، وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ، اَوْ ثَلَاثًا، وَقَالَ: مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِيْ حَجَّتِكَ، فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ

صفوان بن یعلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور جبہ پہنا ہوا تھا اور خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی وہ جبہ کو اتار دے اور

3777–إسناده قوي . محمد بن وهب بن أبي كريمة الحراني: صدوق لا بأس به، روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . محمد بن سلمة: هو الحران، وأبو عبد الرحيم . هو خالد بن أبي يزيد بن موهب، وعبد الملك بن ميسرة هو الهلالي . وانظر ما قبله .

3778–إسناد صحيح . يزيد بن وهب ثقة، ومن فوقه رجال الشيخين .وأخرجه أبو داوُد 1821 في المناسك: باب الرجل يحرم في ثيابه، ومن طريقة البيهقي 5/57 عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

اسے دو یا تین مرتبہ دھوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو (یعنی اسی طرح کا احرام باندھو)

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي سَأَلَ هٰذَا السَّائِلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا سَأَلَ

اس وقت کا تذکرہ جس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص نے اس بارے میں سوالات کیے تھے

3779 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، وَعَلَيْهَا الْخَلُوْقُ، اَوْ قَالَ: اَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِيْ؟، قَالَ: وَاُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَكَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنِّيْ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ: فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ، وَلَهُ غَطِيْطٌ، قَالَ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ اَثَرَ الصُّفْرَةِ - اَوْ قَالَ: الْخَلُوْقِ - وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا اَنْتَ صَانِعٌ فِيْ حَجَّتِكَ

❁❁ حضرت صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت جعرانہ کے مقام پر موجود تھے۔ اس شخص نے جبہ پہنا ہوا تھا اور اس جبے پر خوشبو لگائی ہوئی تھی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اس پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا۔ اس نے دریافت کیا: آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں: میں اپنے عمرے میں کیا کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ آپ کو کپڑے میں چھپا دیا گیا۔ حضرت یعلیٰ یہ بیان کرتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھوں کہ جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا کنارہ ہٹایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو آپ خراٹے لے رہے تھے جب یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: عمرہ کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تم اپنے اوپر سے زرد رنگ کے نشان کو دھو لو۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) خوشبو کو دھو لو اور اپنے جبے کو اتار دو اور اپنے عمرے میں بھی وہی کرو جو تم حج میں کرتے ہو۔ (یعنی اسی طرح کا احرام باندھو)

3779- إسناده صحيح على شرط مسلم: شيبان بن فروخ من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، وهمام: هو ابن منبه ز وهو مكررما قبله .وأخرجه مسلم 1180 في الحج: باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة وما لا يباح، والبيهقي 5/56 عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1789 في العمرة: باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج و 1847 في جزاء الصيد: باب إذا أحرك جاهلاً وعليه قميص، و 4985 في المناسك: باب الرجل يحرم في ثيابه، والطبران في "الكبير"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا أُبِيحَ لِلْمُحْرِمِ مِنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ وَالسَّرَاوِيلِ، عِنْدَ عَدَمِهِ الْإِزَارِ وَالنَّعْلَيْنِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ محرم شخص کے لیے تہبند اور جوتوں کی عدم موجودگی میں موزے اور شلوار پہننے کو مباح قرار دیا گیا ہے

3780 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ:

جَلَسْتُ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ بِمَكَّةَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي لَبِسْتُ خُفَّيْنِ وَأَنَا مُحْرِمٌ، أَوْ قَالَ: لَبِسْتُ سَرَاوِيلَ وَأَنَا مُحْرِمٌ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ: عَلَيْكَ دَمٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ: وَجَدْتُ نَعْلَيْنِ، أَوْ وَجَدْتُ إِزَارًا؟، فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا حَنِيفَةَ إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ، فَقَالَ: سَوَاءٌ وَجَدَ، أَوْ لَمْ يَجِدْ

❀❀ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے احرام کے دوران موزے پہن لیے ہیں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) میں نے شلوار پہن لی جبکہ میں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ یہ شک ابراہیم نامی راوی کو ہے تو امام ابوحنیفہ نے اس کو فرمایا: تم پر دم دینا لازم ہوگا حماد بن زید کہتے ہیں: میں نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس جوتے ہیں۔ کیا تمہارے پاس تہبند ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں میں نے کہا: اے ابوحنیفہ! یہ شخص تو یہ کہتا ہے کہ اس کے پاس تو وہ ہے ہی نہیں، تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: یہ حکم برابر ہے خواہ وہ اس کے پاس ہو یا اس کے پاس نہ ہو۔

3781 - فَقُلْتُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

❀❀ تو میں نے کہا: عمرو بن دینار نے جابر بن زید کے حوالے سے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

شلوار وہ شخص پہن سکتا ہے جسے تہبند میسر نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے جسے جوتے میسر نہ ہوں۔

3782 - وَحَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

3780- إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي ومنفوقه من رجال الشيخين .وأخرجه 1178 4 في الحج: باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة وما لا يباح، وأبو داوٗد 1829في المناسك: باب ما يلبس المحرم، والنسائي 5/132-133 في مناسك الحج: باب الرخصة في لبس السراويل لمن لم يجد الإزار، والطبراني في "الكبير" 12810، والطحاوي 2/133 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .

❀❀ ایوب نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
"شلوار وہ شخص پہن سکتا ہے، جسے تہبند میسر نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے، جسے جوتے میسر نہ ہو"۔

3782/1 – قَالَ: فَقَالَ بِيَدِهِ، وَاَشَارَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، كَاَنَّهُ لَمْ يَعْبَأْ بِالْحَدِيثِ، فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَتَلَقَّانِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا اَرْطَاةَ مَا تَقُولُ فِي مُحْرِمٍ لَبِسَ السَّرَاوِيلَ، اَوْ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

❀❀ راوی کہتے ہیں: تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا' ابراہیم بن حجاج نے اشارہ کر کے بتایا کہ گویا انہوں نے حدیث کی کوئی پرواہ نہیں کی' تو میں ان کے پاس سے اٹھ گیا پھر حجاج بن ارطاۃ کی مجھ سے ملاقات مسجد کے اندر ہوئی' تو میں نے کہا: اے ارطاۃ ایسے محرم کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: جو شلوار پہن لیتا ہے یا موزے پہن لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: عمرو بن دینار نے جابر بن زید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔
"شلوار وہ شخص پہن سکتا ہے، جسے تہبند دستیاب نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے، جسے جوتے دستیاب نہ ہوں"۔

3783 – وَحَدَّثَنِي اَبُو اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النِّعَالَ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بَالُ صَاحِبِكُمْ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا؟ *

❀❀ ابواسحاق نے حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

3782–إسناده كسابقه: وأيوب هو السختياني .وأخرجه البخاري 5794 في اللباس: باب لبس القميص، والبيهقي 5/49من طريقين عن حماد بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/100و101، والحميدي 627، والنسائي 5/124في مناسك الحج: باب النهي عن لبس العمامة في الإحرام، والطحاوي 2/135، والبيهقي 5/49 من طرق عن أيوب به . 2قوله: "لمن لم يجد الإزار والخفان" سقط من الأصل، واستدرك من "التقاسيم" .الحجاج بن أرطأة: صدوق كثير الخطأ والتدليس، وفي "تاريخ الإسلام" للذهبي: هو أحد الأئمة الإعلام على لين في حديثه، وهو من طبقة أبي حنيفة الإمام في العلم، لكن رفع الله قدر أبي حنيفة بالورع والعبادة، ولم ينل حنجاج تلك الرفعة رحمها الله . روى له البخاري في "الأدب المفرد"، ومسلم مقرونا . وأخرجه الشافعي 1/302،، وأحمد 1/251 و 221و228و 237، والبن أبي شيبة 4/100، والدارمي 2/32والبخاري 5795 في اللباس: باب لبس القميص، 5804 باب السراويل، و 5853 باب النعال السبتية وغيرها، ومسلم 1178 في الحج: باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة أو ما لايباح، وابن ماجه 2931 في المناسك: باب السراويل والخفين للمحرم بحج أو عمرة أو ما لايباح، وابن ماجة 2931 في المناسك: باب السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو نعلين، والدارقطني 2/33، وابن الجارود 417، والطحاوي 2/133، والطبراني 12809 و12812 و 12815، والبيهقي 5/50 من طرق عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 4/101 من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس .الحارث وهو ابن عبد الله الأعور ضعيف . وأبو إسحاق: هو السبيعي . وأخرجه ابن أبي شيبة 4/101 عن ابن نمير، عن حجاج، عن أبي إسحاق عن علي . ولم يذكر الحارث .

''شلوار وہ شخص پہن سکتا ہے' جسے تہبند دستیاب نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے' جسے جوتے دستیاب نہ ہوں''۔

حماد بن زید کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ لوگوں کے ساتھی کا کیا معاملہ ہے وہ' تو اس طرح کہتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُحْرِمِ، اِنَّمَا اُبِيحَ لَهُ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عُدْمِ النَّعْلَيْنِ اِذَا قَطَعَهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ احرام والے شخص کے لیے موزے پہننے کو مباح قرار دیا گیا ہے جبکہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں جبکہ وہ ان موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے

3784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا محرم کون سے کپڑے پہن سکتا

3784– إسناده على صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ " 1/324في الحج: باب ما ينهى عنه من لبس ثياب المحرام .وأخرجه الشافعي 3/1زز، وأحمد 2/63، والبخاري 1542 في الحج: باب ما لا يلبس المحرم من الثياب، و 5803 في اللباس: باب البرانس، ومسلم 1177 في الحج باب ماياح للمحرم بحج أوعمرة أو مالا يباح، وأبو داوٗد 1824 في المناسك: باب ما يلبس المحرم، والنسائي 5/131 132 في مناسك الحج: باب النهي عن لبس القميص في الإحرام و 5/133–134 باب النهي عن لبس البرانس في الإحرام، وابن ماجة 2929 في المناسك: باب مايلبس المحْرم من الثياب و 2932 باب السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد إزاراً أونعلين، والطحاوي 2/135، والبيهقي 5/49 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي 627، والطيالسي 1839، وأحمد 2/29و32و77 و119، والدارمي 2/31–32، والبخاري 134 في العلم: باب من أجاب السائل بأكثر مما سأله، و 1838 في جزاء الصيد: باب ماينهى من الطيب للمحرم والمحرمة، و 5805 في اللباس: باب السراويل، والترمذي 833 في الحج: باب ماجاء فيما لايجوز للمحرم من لبسه، والنسائي 5/133 باب النهي عن أن تنتقب المرأة في الإحرام،، و 5/134 باب النهي عن لبس العمامة في الإحرام، و 5/135باب النهي عن لبس الخفين في الإحرام، والدارقطني 2/230، وابن خزيمة 2599، والبيهقي 5/49، من طرق عن نافع ن به وأخرجه الشافعي 1/301، والحميدي 626 ن والطيالسي 1806 والبخاري 366 في الصلاة: باب الصلاة في القميص، و 1842 في جزاء الصيد: باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد نعلين، و 5806 في اللباس: باب العمائم، ومسلم 1177، وأبو داوٗد 1823 والنساشي 5/129في مناسك الحج: باب النهي عن الثياب المصبوغة بالورس والزعفران، وابن خزيمة 2601، وابن الجارود 461، والطحاوي 2/135، والبيهقي 5/49 من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، البيهقي 5/50 من طريق عمرو بن دينار، كلاهما عن ابن عمر، به وانظر 3955 .

ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قمیص عمامہ شلوار ٹوپی اور موزے نہیں پہنے گا' جس شخص کو جوتے نہیں ملتے' تو وہ موزے پہن لے لیکن وہ ٹخنوں کے نیچے سے انہیں کاٹ لے اور تم ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو' جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہو''۔

3785 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جسے تہبند نہیں ملتا وہ شلوار پہن لے اور جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْحَرَجِ عَنْ لَابِسِ الْخُفَّيْنِ وَالسَّرَاوِيْلِ فِيْ اِحْرَامِهِ، عِنْدَ عَدَمِ النَّعْلَيْنِ وَالْاِزَارِ

جوتوں اور تہبند کی عدم موجودگی میں احرام کے دوران موزے اور شلوار پہننے والے سے حرج کی نفی کا تذکرہ

3786 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہیں ملتا وہ شلوار پہن لے''۔

3785- أيوب بن محمد الوزان: ثقة من رجال السنن، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه النسائی 5/133 فی مناسك الحج: باب الرخصة فی لبس السراويل لمن لم يجد الإزار، عن ايوب بن محمد الوزان، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبی شيبة 4/100و 101 عن ابن علية، ومسلم 1178 عن علی بن حجر، عن ابن علية به . وأخرجه الترمذی 834 فی الحج: باب ما جاء فی لبس السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد الإزار والنعلين، والنسائی 5/135فی مناسك الحج: باب فی الرخصة فی لبس الخفين فی الإحرام لمن لمك يجد النعلين ن والطبرانی 12811 من طريق عن يزيد بن زريع، والدارقطنی 2/228من طريق عبد الواث، كلاهما عن أيوب السختيانی، به .

3786- إسناده صحيح علی شرط البخاری . الحوضی: هو حفص بن عمر، روی له البخاری وهو من شيوخه، وباقی رجاله ثقات رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 1/279و285، والبخاری 1841 فی جزاء الصيد: باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين، و 1843 باب إذا لم يجد الإزار فليلبس السراويل، ومسلم 1178 والدارقطنی 2/228، والطبرانی 12814، والطحاوی 2/133، والبيهقی 5/50 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ اُبِيحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُمَا، عِنْدَ عَدَمِ النَّعْلَيْنِ

ان دوموزوں کی صفت کا تذکرہ کہ جوتوں کی عدم موجودگی میں جنہیں پہن لینا محرم شخص کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے

3787 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ:اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے' البتہ وہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3788 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ، النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب محرم شخص کو جوتے نہیں ملتے' تو وہ موزے پہن لے' البتہ وہ انہیں اس طرح کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ لُبْسَ الْمُحْرِمِ الْخُفَّيْنِ، عِنْدَ عُدْمِ النَّعْلِ، اَوِ السَّرَاوِيلِ، عِنْدَ عُدْمِ الْاِزَارِ عَلَيْهِ دَمٌ

3787– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/325في الحج: باب لبس الثياب المصبغة في الإحرام , وفيه زيادة في أوله: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ ورس . وستأتي برقم 3956 وأخرجه الشافعي 1/301، والبخاري 5852 في اللباس: باب النعال السبتية وغيرها، ومسلم 1177 ,3، وابن ماجة 2930 في المناسك: باب ما يلبس المحرم من الثياب، و 2932 باب السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو نعلين، والطحاوي 2/135 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1883، والطحاوي 2/135، من طريق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به .وأخرجه الطيالسي 1883، والطحاوي 2/135، من طريق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به .

3788– إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وسفيان: هو الثوري . وهو مكرر ما قبله .

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

محرم شخص کا موزے پہننا جبکہ اس کے پاس جوتے موجود نہ ہوں اور شلوار پہننا جب اس کے پاس تہبند نہ ہو تو اس صورت میں اس پر دم لازم ہوگا

3789 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جسے تہبند نہیں ملتا وہ شلوار پہن لے جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْوَادِي الْعَقِيقِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ حاجی شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ وادی عقیق میں نماز ادا کرے

3790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ: اَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي، وَقَالَ: عَمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ

3789–إسناده صحيح . محمد بن يحي الزماني . ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 2/65 عن عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، بهذا الإسناد .

3790– إسناده صحيح على شرط البخاري . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو الدمشقي، من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين . والوليد: هو ابن مسلم، وقد صرح هو ويحي بن أبي كثير بالتحديث والوليد هو ويحي بن أبي كثير بالتحديث. فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه ابن ماجة 2976 في المناسك: باب التمتع بالعمرة إلى الحج، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/24، وابن شبة في "تاريخ المدينة" 1/146، والحميدي 19، ومن طريقه البخاري 1534 في الحج: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: العقيق وادٍ مبارك 9، وابن ماجة 2976، والطحاوي 3/146، والبيهقي 5/14، والبغوي 1883 عن الوليد بن مسلم، به .وأخرجه الحميدي 19، والبخاري 1534 و 2337 في الحرث والمزارعة: باب رقم 16، وأبو داوٗد 1800 في المناسك: باب في الإقران، وابن خزيمة 2617، والبغوي 1883، والبيهقي 5/14من طريقين عن الأوزاعي ن به . وأخرجه ابن شبة 1/146، والبخاري 77343 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على إتفاق أهل العلم، والطحاوي 2/146، والبيهقي 5/13 من طرق عن علي بن المبارك، عن يحي بن أبي كثير، بهِ .وأخرج ابن شبة 1/148عن محمد بن يحي، عن عبد العزيز بن عمران عن ثابت الأزهري، عن عمر بن الخطاب مرفوعاً: "والعقيق واد مبارك" .

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عقیق کے مقام پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''میرے پروردگار کی طرف سے پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: آپ اس وادی میں نماز ادا کیجئے اور اس نے یہ بتایا کہ عمرہ حج میں شامل ہو گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، عِنْدَ قُدُومِهٖ مَكَّةَ اِلٰى وَقْتِ اِنْشَائِهِ الْحَجَّ مِنْهَا

جو شخص حج کا تلبیہ پڑھتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ مکہ مکرمہ میں آمد کے وقت اسے عمرے میں تبدیل کر دے اس وقت تک کے لیے جب وہ وہاں سے حج کا احرام باندھے

3791 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ غَيْرُهُ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحِلَّ، قَالَ: اَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً، فَبَلَغَهُ عَنَّا اَنَا نَقُوْلُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسًا اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ، نَرُوْحُ اِلٰى مِنًى، وَمَذَاكِيْرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا، فَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِي الَّذِيْ قُلْتُمْ، وَاِنِّيْ لَاَبَرُّكُمْ وَاَتْقَاكُمْ، وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ، قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ بِمَ

3791–إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو خثيمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية، وعطاء: هو ابن أبي رباح، وقد صرح ابن جريج بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أحمد 3/217 عن إسماعيل ابن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه مطولاً ومفرقاً الشافعي 1/373، والحميدي 1293، والبخاري 1557 في الحج: باب من أهل فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كإهلال النبي صلى الله عليه وسلم، و 2505 في الشركة: باب الإشتراك في الهدى والبدن، و 4352 في المغازي: باب بعث علي بن أبي طالب عليه السلام، وخالد بن الوليد إلى الوليد إلى اليمن، و 7367 في الأعتصام: باب نهي النبي صلى الله عليه وسلم على التحريم إلا ما تعرف إباحته، ومسلم 1216 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، والنسائي 5/205 في المناسك باب الوقت الذي واف فيه النبي صلى الله عليه وسلم مكة والبيهقي 5/41، والبغوي 1872 من طرق عن ابن جريح، بِهٖ .وأخرجه مطولاً ومفرقاً أيضاص الطيالسي 1676، وأحمد 3/305و366، والبخاري 1676، وأحمد 3/366، والبخاري 1651 باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف، 1785 في العمرة: باب عمرة التنعيم و 7230 في التمني: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو استقبلت من أمري ما استدبرت" 9، ومسلم 1216، وأبو داؤد 1788و 1789 في مناسك الحج: باب إفراد الحج، والبيهقي 5/3–4 و 4 و 18، والبغوي 1878 من طرق عن عطاء، بِهٖ .وأخرجه البخاري 1570 في الحج: باب من لبى بالحج وسماه، من طريق مجاهد، عن جابر .وله طرق أخرى ستأتي برقم 3919 و 3941 و 3924 .

اَهْلَلْتَ؟، قَالَ: بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاهْدِ، وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ ، قَالَ: وَقَالَ لَهُ سُرَاقَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا اَمْ لِلْاَبَدِ قَالَ: فَقَالَ: بَلْ لِلْاَبَدِ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے یعنی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اس کے ہمراہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ہم ذوالحج کی چار تاریخ کی صبح مکہ پہنچ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم احرام کھول دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ احرام کھول دو' اسے عمرے میں تبدیل کرلو۔ پھر آپ کو ہمارے بارے میں یہ پتہ چلا کہ ہم یہ کہتے ہیں: اب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں' اور نبی اکرم ﷺ ہمیں احرام کھولنے کا حکم دے رہے ہیں کیا ہم ایسی حالت میں منیٰ کی طرف جائیں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی' تو نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو بات کہی ہے وہ مجھ تک پہنچ گئی ہے۔ میں تم سب سے زیادہ نیکوکار اور پرہیزگار ہوں۔ اگر میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا اور مجھے بعد میں جو خیال آیا ہے' اگر وہ پہلے آجاتا' تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا (اور میں بھی احرام کھول دیتا)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا نیت کی ہے؟ انہوں نے بتایا: وہی نیت کی ہے' جو احرام نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو تم احرام باندھے رہو' جس طرح ہو۔

راوی کہتے ہیں: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (حج کے احرام کو) عمرے میں تبدیل کرنے کا یہ حکم اس سال کے لئے خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3792 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

3792– إسناده صحيح على شرط البخاري . أحمد بن المقدام العجلي: روى عنه البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه ابن خزيمة 2604 مختصراً عن أحمد بن المقدام العجلي، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 5/145–146 في مناسك الحج: باب إفراد الحج، عن يحي بن حبيب، عن حماد بن زيد، بِهِ .وأخرجه مطولاً ومفرقاً ابن أبي شيبة 1/79، والبخاري 317 في الحيض باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض، و 1783 في العمرة: باب العمرة ليلة الحصبة وغيرها، و 1786 باب الإعتمار بعد الحج بغير هدى، ومسلم 1211 117 وابن ماجة 3000 في المناسك: باب العمرة من التنعيم، وابن خزيمة 3028، والبيهقي 4/355 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وانظر 3795 و 3834 و 3835و 3917و 3918 و 3927و 3928 و3929و 3942 .

(متن حدیث): خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، قَالَتْ: فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، قَالَ: فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ ذَكَرَتِ الْمَحِيضَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَبْكِي، فَقُلْتُ: وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَخْرُجِ الْعَامَ، وَذَكَرَتْ مَحِيضَتَهَا، قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْمُسْلِمُونَ فِي حَجِّهِمْ، قَالَتْ: فَأَطَعْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ الصَّدَرِ، أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَخْرَجَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، قَالَتْ: فَأَهْلَلْتُ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ذوالحج کا چاند نظر آنے سے کچھ دن پہلے روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کا احرام باندھنا ہو وہ حج کا احرام باندھ لے جس نے عمرے کا احرام باندھنا ہو وہ عمرے کا احرام باندھ لے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا کچھ نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ جب ہم ''سرف'' کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی۔ میں نے کہا: میری یہ آرزو تھی کہ میں اس سال نہ آئی ہوتی پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حیض کا تذکرہ کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور وہ تمام کام کرو جو مسلمان حج کے موقع پر کرتے ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی جب واپسی کی رات آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے کر تنعیم گئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهٰذَا الْأَمْرِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ سَاقَهُ دُونَ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس شخص کو دیا تھا جس کے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں تھا یہ اس کے لیے نہیں تھا جس کے ہمراہ قربانی کا جانور تھا

3793 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَدْلُ بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا، فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ قَالَ: اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ: فَحَلَلْنَا وَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً، فَلَمَّا كَانَ غَدَاةُ التَّرْوِيَةِ، صَرَخْنَا

بِالْحَجِّ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلٰى مِنًى

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ہم نے بیت اللہ کا طواف کرلیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے عمرے میں تبدیل کرلو' البتہ جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور موجود ہے (وہ ایسا نہ کرے) راوی کہتے ہیں: تو ہم نے احرام کھول دیئے اور اسے عمرے میں تبدیل کردیا جب ترویہ کی صبح آئی' تو ہم نے پھر حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا ہم منیٰ کی طرف روانہ ہوگئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ اَمْرُ نَدَبٍ، وَاِرْشَادٍ دُونَ حَتْمٍ، وَاِيجَابٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جسے ہم نے ذکر کیا ہے یہ استحباب اور اشارہ کے طور پر ہے لازمی اور ایجاب کے طور پر نہیں ہے

3794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بِنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُهِلُّ بِالْحَجِّ، فَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ، فَلَمَّا صَلَّى، قَالَ: مَنْ شَاءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کا احرام باندھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحج کو مکہ (مکرمہ) پہنچے آپ نے وادی بطحا میں صبح کی نماز ادا کی جب آپ نے نماز ادا کرلی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسے عمرہ بنانا چاہے وہ ایسا کرے۔

3793– إسناده صحيح . محمد بن هشام بن أبي خيرة: ثقة، روى له أبو داوٗد والنسائي ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة .وأخرجه أحمد 3/5 عن ابن أبي عدي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/71و75، ومسلم 1247 في الحج: باب التقصير في العمرة، والبيهقي 5/31و40 من طرق عن داوٗد بن أبي هند، بِهِ .وأخرجه مسلم 1247 عن حجاج الشاعر عن معلى بن أسد، عن وهيب بن خَالِدٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وأبي سعيد .

3794–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي داوٗد المباركي، فمن رجال مسلم، وأبو شهاب: هو عبد ربه بن نافع الحناط، وأبو العالية: هو البَرّاء البصري، اسمه زياد، وقيل كلثوم، وقيل: أذينة، وقيل ابن أذينة .وأخرجه مسلم 1240 200 في الحج: باب جواز العمرة في اشهر الحج، عن أبي داوٗد المباركي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/370، وعلي بن الجعد 1217، والبخاري 1085 في تقصير الصلاة: باب كم أقام النبي صلى الله عليه وسلم في حجته، ومسلم 1240 والنسائي 5/201–202 في مناسك الحج: باب الوقت الذي وافى فيه النبي صلى الله عليه وسلم مكة والبيهقي 5/4 من طرق عن شعبة به . وأخرجه مسلم 1240، والنسائي 5/201، والبيهقي 5/4 من طرق عن أيوب، بِهِ .وأخرجه البخاري 2505 في الشركة: باب الاشتراك في الهدى، من طرق ابن جريج، عن عطاء، عن طاوس، عن ابن عباس .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْأَخْبَارَ الثَّلَاثَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ فِي الْإِهْلَالِ بِالْحَجِّ خَالِصًا أُرِيدَ بِهِ أَنَّ بَعْضَ الصَّحَابَةِ فَعَلَ ذَلِكَ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ تین روایات جو ہم ذکر کر چکے ہیں وہ صرف حج کا تلبیہ

پڑھنے کے بارے میں ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا تھا' ایسا نہیں ہے کہ تمام صحابہ نے ایسا کیا تھا

3795 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحُرُمِ الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا بِسَرِفَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، وَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَا ، قَالَتْ: فَالْآخِذُ بِهَا، وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ، وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهُ؟ ، قُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِأَصْحَابِكَ، فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: وَمَا شَأْنُكِ؟ ، قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ، إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ فَعَسَى أَنْ تُدْرِكِيهَا ، قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مِنًى، فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى، فَأَفَضْتُ الْبَيْتَ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ، وَنَزَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا، ثُمَّ ائْتِيَا هَاهُنَا، فَإِنِّي أَنْظُرُكُمَا حَتَّى تَأْتِيَانِي ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ لِذَلِكَ حَتَّى فَرَغْتُ، وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ، ثُمَّ جِئْتُهُ سَحَرًا، فَقَالَ: هَلْ فَرَغْتُمْ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكِبَ، ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

3795- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو بكر الحنفي: هو عبد الكريم بن عبد المجيد بن عبيد الله البصري . وأخرجه البخاري 1560 في الحج باب قول الله تعالى: (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) (البقرة: 197)، وابن خزيمة 3907 عن محمد بن بشار بندار، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1788 في العمرة: باب العمرة على قدر النصب، ومسلم 1211123 في الحج: باب بيان وجوه الحج، والنسائي في المناسك من "الكبرى" كما في "التحفة" 12/253 من طرق عن أفلح الحنفي، به . وانظر 3834 و 3835 .وقوله: "يا هنتاه" قال الحافظ في "الفتح" 3/421: بفتح الهاء والنون، وقد تسكن النون، كناية عن شيء لا يذكره باسمه، ولا تقول في النداء : يا هن، وقد تزاد الهاء في آخره للسكت، فتقول ياهنه، وأن تشبع الحركة في النون فتقول: يا هناه، وتزداد في جميع ذلك للمؤنث مثناة .والمحصب: موضع بمكة على طريق منى .وقولها: "حتى فرغت وفرغت" أي: فرغت من الاعتمار، وفرغت من الطواف .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم حج کے مہینے میں حج کے دنوں میں حج کے احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم نے ''سرف'' کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور موجود نہ ہو اور وہ اسے عمرہ میں تبدیل کرنا چاہتا ہے وہ ایسا کرلے' لیکن جس کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہے وہ ایسا نہیں کرسکتا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا اور کچھ نے اسے ترک کردیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ افراد کا تعلق تھا جو صاحب حیثیت تھے اور ان کے ساتھ قربانی کا جانور موجود تھا وہ عمرہ (میں تبدیل) نہیں کرسکتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اے خاتون تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: میں نے آپ کا وہ فرمان سنا ہے' جو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ہے' لیکن میں اب عمرہ نہیں کرسکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نماز ادا نہیں کرسکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تم آدم کی بیٹیوں میں سے ایک عورت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر بھی وہی چیز مقرر کی ہے' جو ان پر مقرر کی ہے تم حج کرتی رہو۔ تمہیں عمرے کا بھی موقع مل جائے گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ہم لوگ حج کے لئے روانہ ہوئے' ہم منیٰ آ گئے پھر میں پاک ہوگئی۔ پھر میں منیٰ سے روانہ ہوئی۔ میں نے طواف افاضہ کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ آخری روانگی کے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محصب میں پڑاؤ کیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بلوایا آپ نے فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ اور اسے عمرہ کروالاؤ پھر تم دونوں فارغ ہو کے فلاں مقام پر آ جانا میں تم دونوں کے آنے کا انتظار کروں گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں اس کام کے لئے روانہ ہوئی۔ پھر میں اس سے فارغ ہوئی پھر میں طواف سے فارغ ہوئی۔ پھر سحری کے وقت وہاں آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ فارغ ہو گئے ہو میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو روانگی کا حکم دیا۔ لوگوں نے روانگی کی تیاری کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے خانہ کعبہ کے پاس سے گزرے آپ نے اس کا طواف کیا۔ پھر آپ وہاں سے باہر نکلے اور سوار ہو گئے۔ پھر آپ مدینہ منورہ کی طرف رخ کرکے روانہ ہو گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مَنْ اَحَلَّ وَجَعَلَ عُمْرَةً اِهْلَالَهُ الْاَوَّلَ بِاِنْشَائِهِ الْحَجَّ ثَانِيًا مِّنْ مَكَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ حکم دیا تھا

جس نے احرام کھول دیا تھا اور اپنے پہلے تلبیہ کو عمرہ کے تلبیہ میں تبدیل کردیا تھا اسے یہ حکم دیا تھا کہ وہ دوسری مرتبہ مکہ

سے حج کا احرام باندھے

3796 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ

(متن حدیث): اَنَّهُ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَذْكُرُ حَجَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاَمَرَنَا بَعْدَ مَا تَمَتَّعْنَا اَنْ نَحِلَّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا اَرَدْتُّمْ اَنْ تَنْطَلِقُوا اِلٰى مِنًى فَاَهِلُّوْا، قَالَ: فَاَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے حج تمتع کی نیت کی تھی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم احرام کھول دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم منیٰ کی طرف جانے کا ارادہ کرو گے تو پھر احرام باندھ لینا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ہم نے بطحا سے احرام باندھا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحُجَّ بِصَبِيٍّ لَمْ يُدْرِكْ حَجَّةَ التَّطَوُّعِ دُوْنَ الْفَرِيضَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسے بچے کو ساتھ لے کر حج پر جائے جس کا نفلی حج بھی نہیں ہوسکتا فرض حج (تو دور کی بات ہے)

3797 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ، فَقِيلَ لَهَا: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَاَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا، فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا اس خاتون کو بتایا گیا: یہ اللہ کے رسول ہیں تو اس خاتون نے اپنے بچے جو اس کے ہمراہ تھا کا بازو پکڑا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کا حج ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمہیں بھی (اس کا) اجر ملے گا۔

3796- إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد بن بكر: هو البرساني . وأخرجه أحمد 3/387 عن محمد بن بكر: بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/218، ومسلم 1214 في الحج: بيان وجوه الإعلام الإحرام، والبيهقي 5/31 من طرق عن أبي ابن جريج، به .

3797- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن عقبة، فمن رجال مسلم . وهو في "الموطأ" 1/422 في الحج: باب جامع الحج . وأخرجه الشافعي 1/283، والطحاوي 2/256، والبيهقي 5/155، والبغوي 1853 من طريق ابن مالك، بهذا الإسناد، وانظر ما بعده .

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي سُئِلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَمَّا وَصَفْنَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

3798 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي بَطْنِ الرَّوْحَاءِ اِذْ اَقْبَلَ وَفْدٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: مَنْ اَنْتُمْ؟، فَقَالَ: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ، ثُمَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، فَاَخْرَجَتْ صَبِيًّا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ؟، فَقَالَ: وَلَكِ اَجْرٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ''روحا'' کے نشیبی علاقے سے گزر رہے تھے سامنے سے کچھ لوگ آئے ان میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم مسلمان ہیں۔ پھر ایک خاتون نے دریافت کیا: آپ کون ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس خاتون نے اپنے بچے کو نکالا اور دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا اس کا حج ہو گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جی ہاں) اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِهْلَالِ الَّذِي يُهِلُّ الْمَرْءُ بِهِ اِذَا عَزَمَ عَلَى الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ

تلبیہ کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی اس وقت تلبیہ پڑھے گا جب وہ حج یا عمرے کا پختہ ارادہ کرلے

3799 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ،

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

3798–إسناده صحيح، رجاله ثقات غير سعيد الطالقاني، وهو ثقة روى له أصحاب السنن. وأخرجه الشافعي 1/282، والحميدي 504 والطيالسي 3707 وأحمد 1/219و343و344، ومسلم 1336 في الحج: باب صحة حج الصبي وأجر من حج به، وأبو داؤد 1736 في المناسك: باب في الصبي يحج، وابن الجارود 411، وابن خزيمة 3049 والطحاوي 2/256 والطبراني في "الكبير" 12176، والبيهقي 5/155 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/244و288 والطحاوي 2/256، والطبراني 12177، والبيهقي 5/155–156 من طرق عن إبراهيم بن عقبة، به. وأخرجه الطبراني 12182 و12183 والبيهقي 5/156من طريقين عن كريب، به. وأخرجه الطبراني 11016 من طريق عبد الكريم بن أبي المخارق، عن طاووس، عن ابن عباس.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے:

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بیشک حمد اور نعمت تیرے لئے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''میں حاضر ہوں سعادت تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ میں حاضر ہوں رغبت تیری طرف کی جا سکتی ہے اور امر بھی تیری طرف جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيدَ فِي تَلْبِيَتِهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جو تلبیہ ذکر کیا ہے وہ اس میں (کچھ) الفاظ کا اضافہ کرلے

3800 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

3799-إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/331-332 في الحج: باب العمل في الإهلال . وأخرجه الشافعي 1/303، والبخاري 1549 في الحج: باب التلبية، ومسلم 1184 في الحج باب التلبية وصفتها ووقتها، وأبو داو 1812 في المناسك: باب كيف التلبية، والطحاوي 2/124و125، والبيهقي 5/44 . والبغوي 1865 من طريق مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/28و41و48و77، والدارمي 2/34، والترمذي 825 في الحج: باب ما جاء في التلبية، والنسائي 5/160 في مناسك الحج: باب كيف التلبية، وابن ماجة 2918 في المناسك: باب في التلبية، والدارقطني 2/225، وابن خزيمة 2261 و 2262، والطحاوي 2/124 من طرق عن نافع، بِهِ . وأخرجه أحمد 2/3و34و43و79و120، والبخاري 5915 في اللباس: باب التلبية، ومسلم 1184 والنسائي 5/159، والطحاوي 2/124، والبيهقي 5/44 من طرق عن ابن عمر، بِهِ .

3800-إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد العزيز بن أبي سلمة هو عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سلمة الماجشون، وعبد الله بن الفضل: هو ابن العباس بن ربيعة الهاشمي . واخرجه أحمد 1/476 عن وكيع، وابن خزيمة 2623 عن عبد الله بن سعيد الأشج، عن وكيع بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/341، والنسائي 5/161 في المناسك: باب كيفية التلبية وابن خزيمة 2624، والطحاوي 2/125، والبيهقي 5/45 من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به، وصححه الحاكم 1/449-450 ووافقه الذهبي . وعلقه الشافعي 1/304 5فقال: وذكر عبد العزيز بن عبد الله الماجشون، عن عبد الله، عن عبد الله الفضل، فذكره . إسناده صحيح . علي بن سعيد المسروقي: هو علي بن سعيد بن معدان بن مسروق الكندي أبو الحسن الكوفي، روى له الترمذي والنسائي، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/475 وثقه النسائي ومحمد بن عبد الله الحضرمي، وقال حاتم صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير داوُد بن أبي هند، فمن رجال مسلم . وابن أبي زائدة: هو يحي بن زكريا، وأبو العالية: هو رُفيع بن مهران . وأخرجه أبن خزيمة 2632 عن علي بن سعد المسروقي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/216، ومسلم 166 في الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم إلى السموات وفرض الصلوات، وابن ماجة 2891 في المناسك: باب الحج على الرحل، وابن خزيمة 2633 من طريقين عن داوُد بن أبي هند، بِهِ .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی تَلْبِيَتِهِ: لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ میں یہ الفاظ پڑھتے تھے۔

''میں حاضر ہوں اے حقیقی معبود میں حاضر ہوں''۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمُلَبِّی عِنْدَ التَّلْبِيَةِ اِدْخَالُ الْاَصْبَعَيْنِ فِی الْاُذُنَيْنِ

تلبیہ پڑھنے والے کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ تلبیہ پڑھتے وقت اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں داخل کرلے

3801 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيدٍ الْمَسْرُوقِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی زَائِدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدَ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا اَتَيْنَا عَلٰى وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ: اَیُّ وَادٍ هٰذَا؟ ، قَالُوا: وَادِی الْاَزْرَقِ، قَالَ: كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى مُوسٰى، يَنْعَتُ مِنْ طُولِهِ وَشَعَرِهٖ وَلَوْنِهٖ، وَاضِعًا اُصْبُعَيْهِ فِی اُذُنَيْهِ، لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِی ، ثُمَّ نَفَذْنَا الْوَادِیَ حَتّٰى اَتَيْنَا - قَالَ دَاوُدُ: اَظُنُّهُ ثَنِيَّةَ هَرْشٰى، قَالَ: اَیُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ؟ فَقُلْنَا: ثَنِيَّةُ هَرْشٰى، قَالَ: كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى يُونُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، خِطَامُ النَّاقَةِ خُلْبَةٌ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهٗ مِنْ صُوفٍ، يُهِلُّ نَهَارًا بِهٰذِهِ الثَّنِيَّةِ مُلَبِّيًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم وادی ازرق میں آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قد ان کے بالوں اور رنگت کا تذکرہ کیا (اور یہ فرمایا) انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں دی ہوئی ہے اور تلبیہ کے الفاظ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم اس وادی سے آگے بڑھ گئے اور ہم آئے داؤد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم ''ہرشیٰ'' نامی گھاٹی پر آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ ہم نے جواب دیا: یہ ہرشیٰ گھاٹی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' جس کی لگام کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اس گھاٹی سے گزرتے ہوئے بلند آواز میں تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھے

3802 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ،

(متنِ حدیث): عَنْ اَبِيهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَانِى جِبْرِيلُ، فَاَمَرَنِى اَنْ آمُرَ اَصْحَابِى اَنْ يَرْفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ

❁❁ خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے۔

"جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے یہ کہا کہ میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں"۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ نے) یہ حکم دیا تھا

3803 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ،

3802–إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين غير خلارد بن السائب، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة، وعبد الله بن أبي بكر: هو محمد بن عمر بن حزم، وعبد اللملك بن أبي بكر: هو ابن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام المخزومي، والسائب: هو ابن خلاد بن سويد الأنصاري رضي الله عنه . وأخرجه الدارمي 2/34 عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 5170 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن وكيع، عن سفيان، به . وأخرجه أحمد 4/55 و56، والحميدي 853، والترمذي 829 في الحج: باب ما جاء في رفع الصوت بالتلبية، والنسائي 5/162 في مناسك الحج: باب بالتلبية، والدارقطني 2/238، وابن خزيمة 2625 و2627 وابن الجارود 433، والطبراني 6627 و6628، والبيهقي 5/42 من طرق عن سفيان به، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح . وأخرجه الطبراني 6629 من طريق ابن جريج، ومالك في "الموطأ" 1/334 في الحج: باب رفع الصوت بالإهلال، ومن طريقه الشافعي 1/306، التلبية، والطبراني 6626، والبيهقي 42_5/41 و42، والبغوي 1867 كلاهما عن عبد الله بن أبي بكر، به . وانظر ما بعده .

3803–رجاله ثقات رجال الشيخين غير المطلب بن عبد الله وخلاد بن السائب، والأول صدوق، والثاني ثقة . وقد أعله الترمذي بإثر الحديث المتقدم فقال والصحيح هو عن خلاد بن السائب عن أبيه . وأخرجه أحمد 5/192، وابن ماجة 2923 في المناسك: باب رفع الصوت بالتلبية، وابن خزيمة 2628، والحاكم 1/45، والطبراني 5170 من طرق عن وكيع بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني 5168 و5169 من طريقين عن سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى لَبِيدٍ، عن عبد الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ خلاد بن السائب، عن أبيه، عن زيد بن خالد الجهني .

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ لَبِيدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانِىْ جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ، فَاِنَّهُ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ مِنْ اَبِيْهِ، وَمِنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، وَلَفْظَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، وَهُمَا طَرِيْقَانِ مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: اے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے اصحاب کو یہ حکم دیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں' کیونکہ یہ حج کا مخصوص طریقہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) خلاد بن سائب نے یہ روایت اپنے والد سے بھی سنی ہے اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ اس کے الفاظ ایک دوسرے سے مختلف ہیں تاہم اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِىْ يَقْطَعُ الْحَاجُّ تَلْبِيَتَهُ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں حج کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا ختم کردے گا

3804 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

3804– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غيرَ مُسَدَّدٍ، فمن رجال البخاري، يحي: هو ابن سعيد الأنصاري، وعطاء: هو ابن رباح، وقد صرح به ابن جريج بالتحديث، فانتفت تدليسه. وأخرجه الطبراني في 0 الكبير 9 11292 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 1281 267 في الحج: باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر، من طريق عيسى بن يونس، عن ابن جريج، به. وأخرجه الطبراني 11289، و 11324 من طريقين عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 1/214، والنسائي 5/268 في مناسك الحج: باب التلبية في السير، وابن ماجة 3039 في المناسك: باب متى يقطع الحاج التلبية، والطبراني 10967 و 10990 و 11235و 11585 من طرق عن ابن عباس. ورواه بعضهم فجعله في مسند الفضل بن عباس، فقد أخرجه الشافعي 1/358، وأحمد 1/210و213، والترمذي 1918 في الحج باب ماجاء متى تقطع التلبية في الحج، عن يحيى بن سعيد عن ابن جريج بعطاء، عن عبد الله بن عباس، عن أخيه الفضل بن عباس. وأخرجه البخاري 1685 في الحجد: باب التلبية والتكبير غداة النحر حين يرمي الجمرة، والبيهقي 5/137، والبغوي 1950 من طرق عن ابن جريج به. وأخرجه أحمد 1/210و211و213 من طريقين عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 1/213، والبخاري 1544 في الحج: باب الركوب والارتداف في الحج، 1670 باب النزول بين عرفة وجمع، و 1687 باب التلبية والتكبير غداة النحر حين يرمي الجمرة، ومسلم 1281، والنسائي 5/275في الحج: باب التكبير مع كل حصاة، 276باب قطع الحرم التلبية إذا رمى جمرة العقبة، وفي "الكبرى" كما في "اللتحفة" 8/266، وابن ماجة 3040، وابن خزيمة 2885 و 2887 من طرق عن عبد الله بن عباس، عن عن الفضل بن عباس. وأخرجه علي بن الجعد 3179 عن يزيد بن إبراهيم، عن عطاء بن ابي رباح، عن الفضل بن عنس، وهذا السند فيه انقطاع، فإن عطاء لم يدرك الفضل بن عباس.

قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ مِّنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًّی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف جاتے ہوئے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا تھا۔

3804/A - قَالَ عَطَاءٌ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے تھے۔



بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں داخل ہونا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلدَّاخِلِ الْحَرَمَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ لِعِلَّةٍ تُحْدُثُ

حرم میں داخل ہونے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی علت کے پیش آنے کی وجہ سے احرام کے بغیر (اس میں داخل ہوسکتا ہے)

3805 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَأَبُو عَرُوبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر "خود" تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہوئے تھے

3806 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر "خود" تھا۔

3805- صحيح . وقد تقدم برقم 3719 و 3721 . محمد بن حرب: هو الخولاني المعروف بالأبرش .

3806- إسناده صحيح . حامد بن يحي البلخي: ثقة حافظ، روى له أبو داوٗد، ومن فوقه ثقاتة من رجال الشيخين . وهو مكرر ما قبله .

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ دُخُولُ الْمَرْءِ مِنْهُ مَكَّةَ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں سے مکہ میں داخل ہونا آدمی کے لیے مستحب ہے

3807 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ اَعْلٰى مَكَّةَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے بالائی علاقے کداء کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اَنْ يَّبْدَاَ بِهٖ عِنْدَ دُخُولِهٖ مَكَّةَ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی کے لیے کیا مستحب ہے کہ وہ مکہ میں داخل ہونے کے بعد وہ اس سے آغاز کرے

3808 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ، فَاِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَهَلَّ اَمْ لَا؟، فَقَالَ عُرْوَةُ: قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: عروہ بن زبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو حج کا احرام باندھتا ہے اور وہ بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے وہ تلبیہ پڑھتا رہے گا یا نہیں؟ تو عروہ نے بتایا

3807– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير حرملة . عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري .وأخرجه البخاري 1579 في الحج: باب من أين يخرج من مكة، عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/40 والبخاري 1577و1578 و1580 و1581، 4290 و4291في المغازي: باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من أعلى مكة، ومسلم 1258 في الحج: باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا، وأبو داؤد 1868 في المناسك: باب دخول مكة، والبيهقي 5/71، والبغوي 1896 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وكداء : بفتح الكاف والمد، قال أبو عبيد: لا يصرف، وفي حديث ابن عمر: "دخل مكة من كداء من الثنية العليا التي بالبطحاء " قال الحافظ في "الفتح" 3/511: وهذه الثنية هي التي ينزل منها إلى المَعْلَى مقبرة أهل مكة، والتي يُقال لها: الحجون . . . وكل عقبة في جبل أو طريق عالٍ فيه تسمى ثنية .

3808–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، محمد بن عبد الرحمٰن: هو الأسود يتيم عروة .وأخرجه البخاري 1614 في الحج: باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة، وطاف بالبيت وسعى، وابن خزيمة 2699، والبيهقي 5/77، والبغوي 1898 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .

کہ نبی اکرم ﷺ نے حج کیا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے وضو کیا تھا اور بیت اللہ کا طواف کیا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ لِلْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ إِذَا أَرَادَهُ

حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کے لیے بیت اللہ کے طواف کے طریقے کا تذکرہ جب وہ اس کا ارادہ کرے

3809 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: سُنَّةٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے' تو آپ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ اس دروازے سے' جس سے باہر آیا جاتا ہے' صفا کی طرف تشریف لے گئے آپ نے صفا اور مروہ کا چکر لگایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سنت ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ لِلْمُحْرِمِ

محرم شخص کے لیے بیت عتیق کے طواف کے طریقے کا تذکرہ

3810 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3809- إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد: هو ابن جعفر الملقب بغُنْدَر . وأخرجه النسائي 5/237 في مناسك الحج: باب ذكر خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى الصفا من الباب الذي يخرج منه، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/85 عن محمد بن جعفر، والطبراني 13634 عن عبدان بن أحمد، عن عمرو بن العباس الرازي، عن محمد بن جعفر به . وأخرجه علي بن الجعد في "مسنده 9 1255 و 12666، والبخاري 1627 في الحج: باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام، والطبراني 13634 والبيهقي 5/91 من طريق آدم وأبي النضر، عن شعبة به وأخرجه أحمد 2/15، والبخاري 395 في الصلاة: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) و 1623 في الحج: باب ما يلزم من أحرم من أحرم بالحج ثم قدم مكة من الطواف والسعي، والنسائي 5/225 في مناسك الحج: باب طواف من أهل بعمرة، و 5/235 باب أين يصلي ركعتي الطواف، وفي الحج من "الكبرى" كما في "التحفة" 6/18، وابن الطبراني 13630 و 13631 و 13633 و 13635 و 13636، والبيهقي 5/97 من طرق عن عمرو بن دينار، به . وزاد فيه: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21) .

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ رَمَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے (والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے (طواف کرتے ہوئے) رمل کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَمَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا تھا

3811 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ، وَاَنَّهُ سُنَّةٌ، فَقَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ، ثُمَّ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ عَلَى قُعَيْقِعَانَ، وَقَدْ تَحَدَّثُوا اَنَّ بِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُزَالًا وَجَهْدًا، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْمُلُوا لِيُرِيَهُمْ اَنَّ بِهِمْ قُوَّةً

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا: اے ابن عباس آپ کی قوم کے افراد یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا تھا اور یہ سنت ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

3810- إسناده صحيح على شرط مسلم . إسحاق بن إبراهيم: هو راهويه، وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي . وسيرد مطولاً من حديث جابر برقم 3943 و 3944 فانظر تخريجه هناك .

3811- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير فطر وهو ابن خليفة وثقة غير واحد وروى له البخاري حديثا واحدا مقرونا بغيره . واحتج به أصحاب السنن . حبان: هو ابن موسى المرزوي، وعبد الله: هو ابن المبارك، وأبو الطفيل: هو عامر بن واثلة، وهو آخر الصحابة موتاً رضي الله عنه . وأخرجه الحميدي 511، وأحمد 1/229، والطحاوي 2/180، والطبراني في "الكبير" 16025 و 10626 من طرق عن فطر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي 511، وأحمد 1/297-298و298، ومسلم 1464 238 في الحج: باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، وأبو داؤد 1885 في الحج: باب في الرمل، وابن ماجة 2953 في المناسك: باب الرمل حول البيت، والطحاوي 2/179و181، والطبراني 10627 و 10629 من طرق عن أبي الطفيل، به . وأخرجه أحمد 1/294-295و373، والبخاري 1602 في الحج: باب كيف كان بدء الرمل، 4256 في المغازي باب عمرة القضاء، ومسلم 1266، وأبو داؤد 1886، وابن خزيمة 2720، والبيهقي 5/82، والطحاوي 2/179 من طرق عن حماد بن يزيد، عن أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . وأخرجه أحمد 1/221، ومسلم 1266، 241، والنسائي 5/242في مناسك الحج: باب السعي بين الصفا والمروة،، وأبو يعلى 2339، والبيهقي 5/82 من طرق عن سفيان، عن عمرو، عن عطاء، عن ابن عباس . وأخرجه أحمد 1/255 من طريق عكرمة، والترمذي 863 في الحج: باب السعي بين الصفا والمروة، من طريق عمرو بن دينار، عن ابن عباس بنحوه . وانظر ما بعده 3814 و 3841 و3845 .

انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے کچھ غلط بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے رمل کیا تھا' لیکن یہ سنت نہیں ہے پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ) تشریف لائے' تو مشرکین قعیقان (کے مقام پر) بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے بارے میں فراق اڑانے کے طور پر بات چیت کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ حکم دیا کہ وہ رمل کریں' تا کہ ان لوگوں کو اپنی قوت دکھا دیں۔

3812 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ، فَقُلْتُ: الْاَطْرَافُ الثَّلَاثَةُ الَّتِي تُسْنَدُ بِالْكَعْبَةِ؟، قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ، بَلَغَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَقُولُ: تُبَايِعُونَ ضُعَفَاءَ، قَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَكَلْنَا مِنْ ظَهْرِنَا، فَاَكَلْنَا مِنْ شُحُومِهَا، وَحَسَوْنَا مِنَ الْمَرَقِ، فَاَصْبَحْنَا غَدًا حَتّٰى نَدْخُلَ عَلَى الْقَوْمِ، وَبِنَا جَمَامٌ، قَالَ: لَا وَلٰكِنِ ائْتُونِي بِفَضْلِ اَزْوَادِكُمْ، فَبَسَطُوا اَنْطَاعَهُمْ ثُمَّ جَمَعُوا عَلَيْهَا مِنْ اَطْعِمَاتِهِمْ كُلِّهَا، فَدَعَا لَهُمْ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، فَاَكَلُوا حَتّٰى تَضَلَّعُوا شِبَعًا، فَاَكْفَتُوا فِي جُرُبِهِمْ فُضُولَ مَا فَضَلَ مِنْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قُرَيْشٍ، وَاجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ نَحْوَ الْحِجْرِ، اضْطَبَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: لَا يَرَى الْقَوْمُ فِيكُمْ غَمِيزَةً، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ، وَتَغَيَّبَتْ قُرَيْشٌ، مَشٰى هُوَ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ، فَطَافَ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، فَلِذٰلِكَ تَقُولُ قُرَيْشٌ وَهُمْ يَمُرُّونَ بِهِمْ يَرْمُلُونَ: لَكَاَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَتْ سُنَّةً

ابن خثیم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوطفیل سے دریافت کیا: میں نے کہا: وہ تین اطراف جن میں خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائی جاتی ہے' تو ابوطفیل نے بتایا: میں نے اس بارے میں حضرت ابن عباس سے دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: قریش کے ساتھ صلح کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ نے مرالظہر ان کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو یہ بات پتہ چلی کہ قریش یہ کہتے ہیں: تم لوگوں نے کمزور لوگوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر ہم اپنی قربانی کے جانوروں کا گوشت کھائیں اور ان کی چربی کو کھائیں اور اس کا شوربہ پی لیں (تو ہمارے جسموں میں طاقت آ جائے گی)' تو ہم کل صبح مکہ میں داخل ہوں گے اور اس وقت ہم طاقت ور نظر آئیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اپنے زادِ سفر میں سے بچ جانیوالی چیزیں لے کر آؤ پھر لوگوں نے اپنے دسترخوان بچھائے اور اس پر اپنے کھانے کی تمام چیزیں جمع کر دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان چیزوں کے بارے میں برکت کی دعا کی' تو انہوں نے اسے کھایا' تو ان کے پیٹ بھر گئے۔ انہوں نے

3812- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح . ويحى بن سُليم وان قال فيه أبو حاتم: لم يكن بالحافظ تابعه عليه إسماعيل بن زكريا عند أحمد 1/305 .واخرجه مختصراً أبو داوُد 1889 في المناسك: باب في الرمل، وابن خزيمة 2707، والبيهقى 5/79 من طريق يحى بن سُليم، بهٰذا الإسناد وانظر 3814 و 3811 .

باقی بچ جانے والی چیزیں اپنے تھیلوں میں ڈال لی' جب نبی اکرم ﷺ قریش کے سامنے آئے تو قریش حجر اسود کے سامنے اکٹھے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اضطباع (کے طور پر کپڑے کو لپیٹا)' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ان لوگوں کو تمہارے اندر کمزوری نہیں نظر آنی چاہئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے رُکن یمانی کا استلام کیا۔ اس وقت قریش دوسری طرف ہو گئے (یعنی نظر نہیں آتے تھے) نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب عام رفتار سے چلتے تھے' یہاں تک کہ حجر اسود کا استلام کر لیتے (تو پھر دوڑنا شروع کر دیتے تھے)' تو نبی اکرم ﷺ نے تین طواف اس طرح کیے یہ حضرات دوڑتے ہوئے قریش کے پاس سے گزرتے' تو قریش یہ کہتے تھے: یہ ہرنوں کی طرح دوڑ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' تو یہ سنت ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور (وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کے برخلاف ہے

3813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا، وَمَشَى اَرْبَعًا، كَذٰلِكَ قَالَهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ اَصْحَابِهِ عَنْهُ، عَنْ جَابِرٍ، وَاخْتَصَرَ مَالِكٌ الْخَبَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ رَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشَى اَرْبَعًا، فَكَانَ الرَّمَلُ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ، وَهِيَ اَنْ يَرَاهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ جُلَدَاءَ، لَا ضَعْفَ بِهِمْ، فَارْتَفَعَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ، وَبَقِيَ الرَّمَلُ فَرْضًا عَلٰى اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''نبی اکرم ﷺ نے حجر سے لے کر حجر تک رمل کیا تھا''۔

3813– إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في "الموطأ" 1/364في الحج: باب الرمل في الطواف . وأخرجه الدارمي 2/42، ومسلم 2/42، ومسلم 1263 في الحج: باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، والترمذي 857 في الحج: باب ما جاء في الرمل من الحجر إلى الحجر، والنسائي 5/230 في مناسك الحج: باب الرمل من الحجر إلى الحجر، وابن ماجة 2951 في المناسك: باب الرمل حول البيت، من طرق عن مالك، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث جابر حديث حسن صحيح . وسيأتي بطوله برقم 3943 و 3944 .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ بیت اللہ کا رمل کیا چار مرتبہ عام رفتار سے چلے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں یہ بات اسی طرح نقل کی ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جیسا کہ ان کے شاگردوں نے اسے نقل کیا ہے۔ جب کہ امام مالک نے اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات نقل نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین چکروں میں بھاگ کر چلے تھے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے تھے تو یہ رمل کسی متعین علت کی وجہ سے تھا اور وہ علت یہ تھی کہ مشرکین ان لوگوں کو دیکھ لیں کہ وہ تندرست لوگ ہیں ان میں کمزوری نہیں ہے جب یہ علت ختم ہوگئی تو علت کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے قیامت کے دن تک فرض کے طور پر باقی رہ گیا۔

3814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ حِينَ اَرَادُوا دُخُولَ مَكَّةَ فِي عُمْرَتِهِ بَعْدَ الْحُدَيْبِيَةِ: اِنَّ قَوْمَكُمْ غَدًا سَيَرَوْنَكُمْ، فَلَيَرَوْنَكُمْ جُلَدَاءَ، فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ، ثُمَّ رَمَلُوا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ مَشَوْا اِلَى الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ، ثُمَّ رَمَلُوا حَتّٰى بَلَغُوا الرُّكْنَ، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَشَى الْاَرْبَعَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے بعد عمرہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مکہ میں داخل ہونے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: لوگ کل تمہیں دیکھیں' تو تمہیں مضبوط دیکھیں جب یہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے' تو انہوں نے حجر اسود کا استلام کیا پھر انہوں نے رمل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے' یہاں تک کہ یہ لوگ رکن یمانی تک پہنچے تو عام رفتار سے چلتے ہوئے حجر اسود تک آئے پھر بھاگنے لگے جب رکن یمانی تک پہنچے (تو پھر عام رفتار سے چلنے لگے) ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا (جبکہ باقی کے) چار طوافوں میں عام رفتار سے چلتے رہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حطیم' بیت اللہ کا حصہ ہے

3815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ، اقْتَصَرُوا

3814- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وهو مكرر 3811 و 3812 .وأخرجه أحمد 1/314عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/314 و 305و 306، وأبو داوٗد 1890 في المناسك: باب في الرمل، وابو يعلى 2574، والبيهقي 5/79 من طرق عن ابن خثيم، بِهِ . وانظر 3845 .

عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفْظَةً، ظَاهِرُهَا التَّوَقُّفُ عَنْ صِحَّتِهَا مُرَادُهَا ابْتِدَاءَ اِخْبَارٍ عَنْ شَيْءٍ يَاْتِي بِتَيَقُّنِ شَيْءٍ مَاضٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس بات کا جائزہ نہیں لیا کہ تمہاری قوم نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی' تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا تھا۔ سیّدہ عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر لوٹا کیوں نہیں دیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری قوم زمانہ کفر کے اتنا قریب نہ ہوتی (تو میں ایسا کر دیتا)

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ نے یہ فرمایا: اگر سیّدہ عائشہ ﷺ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے' تو میرا خیال ہے اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے حطیم کی طرف والے دو رکنوں کے استلام کو ترک کر دیا تھا' کیونکہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر مکمل تعمیر نہیں ہوا تھا۔

(امام ابن حبان ﷫ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ کا یہ قول "اگر سیّدہ عائشہ ﷺ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے" ان الفاظ سے بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ اس روایت کے بارے میں توقف کرنا چاہتے ہیں' حالانکہ اس سے مراد ہے کہ وہ ایک چیز کے بارے میں اطلاع کا آغاز کر رہے ہیں جو اس سے پہلے یقینی طور پر آ چکی ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اقْتَصَرَ الْقَوْمُ فِي بِنَاءِ الْكَعْبَةِ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے لوگوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا

3815- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ 1/363-364 في الحج: باب ما جاء في بناء الكعبة . وعبد الله بن محمد: هو أخو القاسم بن محمد، من ثقات التابعين، قُتل يوم الحرة سنة 63هـ . وأخرجه أحمد 6/176-177و247، والبخاري 1583 في الحج: باب فضل مكة، و 3368 في الأنبياء : باب رقم 10، و 4484 في التفسير باب قوله تعالى: (وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ) (البقرة: 127)، ومسلم 1333 399 في الحج: باب نقض الكعبة وبنائها، والنسائي 5/214-215 في مناسك الحج: باب بناء الكعبة، وأبو يعلى 4363 والطحاوي 2/185 من طرق عن مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/113 عن إبراهيم بن أبي العباس، عن أبي أويس وهو عبد الله بن عبد الله بن أويس الأصبحي عن الزهري، به . وأخرجه مسلم 1333 400 من طريق عن نافع، عن عبد الله بن محمد به . وأخرجه أحمد 6/253و262، ومسلم 1333 403 و 404، وابن خزيمة 2741 و 3023، والطحاوي 2/185 من طرق عن الحارث ابن عبد الله بن أبي ربيعة، عن عائشة . وانظر ما بعده .

3816 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ رُومَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى اُدْخِلَ فِيهِ مَا اَخْرَجُوا مِنْهُ فِي الْحِجْرِ، فَاِنَّهُمْ عَجَزُوا عَنْ نَفَقَتِهِ، وَاَلْصَقْتُهُ بِالْاَرْضِ، وَوَضَعْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيمَ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا، قَالَ: فَكَانَ هٰذَا الَّذِي دَعَا ابْنَ الزُّبَيْرِ اِلٰى هَدْمِهِ وَبِنَائِهِ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی' تو میں بیت اللہ کو منہدم کروا کے اس میں وہ حصہ داخل کر دیتا جو انہوں نے اس میں سے نکال دیا تھا جو حطیم ہے ان لوگوں کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا' تو انہوں نے اسے زمین کے ساتھ ملا دیا اور میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق تعمیر کرتا میں اس کے دو دروازے بناتا۔ ایک دروازہ مشرق کی سمت ہوتا اور ایک مغرب کی سمت ہوتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے منہدم کروا کے اس کی تعمیر نو کروائی تھی۔

3817 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ سَاَلَ الْاَسْوَدَ، وَكَانَ يَاْتِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَكَانَتْ تُفْضِي اِلَيْهِ،

3816-إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن يحى الذهلي، فمن رجال البخاري. وهب بن جرير: هو ابن حازم: وهو مكرر ما قبله. وأخرجه ابن خزيمة 3020، والإسماعيلي كما في "الفتح" 3/445 من طريقين عن وهب عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/479-480 من طريق الحارث بن أبي أسامة، عن يزيد بن هارون، عن جرير، به وقال: وهذا إسناد صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأشار إلى هذه الرواية البيهقي في "سننه" 5/90 بقوله: ورواه الخحارث ببن أبي أسامة، عن يزيد بن هارون، عن جرير، عن يزيد بن رومان، عن عبد الله بن الزبير. وأخرجه أحمد 6/239، والبخاري 1586 في الحج: \باب فضل مكة وبنيانها، والنسائي 5/216 في مناسك الحج: باب بناء الكعبة، وابن خزيمة 3021 والبيهقي 5/89 من طرق عن يزيد بن هارون، عن جرير بن حازم، عن يزيد بم رومان، عن عروة بن الزبير، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/57، والدارمي 2/53-54، ومسلم 1333 398 والنسائي 5/215، وابن خزيمة 3022 عن معمر، عن ابن خيثم، عن أبي الطفيل، كلاهما عن عروة ابن الزبير عن عائشة. وقال ابن خزيمة في "صحيحه" 4/336-337 فرواية يزيد بن هارون دالة على أن يزيد بن رومان قد سمع الخبر منهما جميعاً.

3817-إسناده صحيح على شرط الشيخين: أبو إسحاق: هو السبيعي، وقد سمع منه شعبة قبل الإختلاط، والأسود: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه الطيالسي 1382 وأحمد 6/176، والترمذي 875 في الحج باب ما جاء في كسر الكعبة، والنسائي 5/215 في مناسك الحج: باب بناء الكعبة، وفي العلم من "الكبرى" كما في "التحفة" 11/383 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/102، وعلي بن الجعد 2619، والبخاري 126 في العلم: باب ترك بعض الاختيار مخافة أن يقصر فيهم بعض الناس عنه فيقعوا في أشد منه، من طريقين عن أبي إسحاق، به. وأخرجه الطيالسي 1393، والبخاري 1584 في الحج: باب فضل مكة و7243 في التمني: باب مايجوز في اللو، والدارمي 2/54، ومسلم 1333 405 و406، وابن ماجة 2955 في المناسك باب: طوف بالحجر، وأبو يعلى 4627، والطحاوي 2/148، والبيهقي 5/89 من طريق الأشعث، عن الأسود، به، وانظر ما بعده.

قَالَ الْاَسْوَدُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ، فَهَدَمَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ

اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسود سے سوال کیا وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا جایا کرتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان پر خصوصی شفقت کرتی تھیں۔ اسود نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی' تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کروا دیتا اور اس کے دو دروازے بنواتا''۔

راوی کہتے ہیں: اس لئے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے منہدم کروا کے اس کے دو دروازے بنوائے تھے۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّزِيدَ الْحِجْرِ فِي الْبَيْتِ لَوْ هَدَمَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ اس کو منہدم کروا کر حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیں

3818 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حِينَ اَرَادَ اَنْ يَّهْدِمَ الْكَعْبَةَ وَيَبْنِيَهَا، حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ خَالَتِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، ثُمَّ زِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ اَذْرُعٍ مِّنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْ بِهَا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، وَاَلْزَقْتُهَا بِالْاَرْضِ

سعید بن میناء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہ اس وقت کی بات جب انہوں نے خانہ کعبہ کو منہدم کروا کے اس کی تعمیر نو کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو میری خالہ ہیں میری خالہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اگر تمہاری قوم زمانہ شرک کے اتنا قریب نہ ہوتی' تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کروا کے اس میں حطیم کے چھ بالشت حصے کا اضافہ کرواتا کیونکہ قریش نے اس کی تعمیر کرتے ہوئے اس حصے کو چھوڑ دیا تھا اور میں اس کے دو دروازے بناتا ایک مشرقی دروازہ ایک مغربی دروازہ اور میں اس کے دروازوں کو زمین کے ساتھ رکھتا۔

3818- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/179 و180، ومسلم 1333 401، وأبو يعلى 4628 والطحاوي 2/184، والبيهقي 5/89 من طرق عن سليم بن حيان، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُفْرِدِ اَنْ يَّطُوفَ لِحَجِّهِ طَوَافًا وَاحِدًا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُحْدِثَ عِنْدَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلسَّعْيِ بَيْنَهُمَا

حج افراد کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے حج کے لیے ایک ہی مرتبہ صفا و مروہ کا طواف کر لے اور طواف زیارت کے وقت وہ دوبارہ ان کے درمیان سعی نہ کرے

3819 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِيْلَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمْ يَطُفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلَ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک مرتبہ طواف کیا تھا جو پہلی مرتبہ کیا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ طَوَافِ غَيْرِ الْمُسْلِمِ، اَوِ الْعُرْيَانِ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ غیر مسلم شخص اور برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کریں

3820 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

3819– إسناده صحيح . إسحاق ابن أبي إسرائيل: هو المروزي نزيل بغداد، روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأبو داوٗد، والنسائي، وهو ثقة . ومن فوقه من رجال الصحيح . بن هشام بن يوسف: هو الصغاني أبو عبد الرحمٰن القاضي . وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما . وهو في مسند أبي يعلى" برقم 2012 .وأخرجه أحمد 3/317، ومسلم 1215 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، و 1279 باب بيان أن السعي لا يكرر، وأبو داوٗد 1895 في المناسك: باب طواف القارن، والنسائي 5/244 في مناسك الحج: باب طواف القارن والمتمتع بين الصفا والمروة، وفي العلم من "الكبرى" كما في "التحفة" 2/316، والبيهقي 5/106، والطحاوي 2/204 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجة 2973 في المناسك: باب طواف القارن، من طريق أشعث بن سوار الكندي، عن أبي الزبير، به .وأخرجه ابن ماجة 2972 والطحاوي 2/204، والدارقطني 2/258و 259 من طرق عن عطاء، عن جابر . وانظر 3913 و3914 .

3820– إسناده قوي . المحرر بن أبي هريرة: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في: الثقات"، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد والمغيرة: هو ابن مقسم الضبي .وأخرجه أحمد 2/229، والدارمي 1/332–333و 2/237، والنسائي 5/234 في مناسك الحج: باب قول الله عزوجل: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الأعراف: 31)، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/318، والطبري في "جامع البيان" 16368 و 16370 من طرق عن شعبة، عن المغيرة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري 16370 والحاكم 2/331 من طريقين عن أبي إسحاق الشيباني، عن الشعبي، به . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبي .

جَرِيْرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اُنَادِی بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَكَانَ عَلِيٌّ اِذَا صَحِلَ صَوْتُهُ، اَوِ اشْتَكٰى حَلْقُهُ، اَوْ عَيِیَ مِمَّا يُنَادِی نَادَيْتُ مَكَانَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِی: اَیَّ شَیْءٍ كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ؟، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، فَمَا حَجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّةٌ فَمُدَّتُهُ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ، فَاِذَا قَضٰى اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَا بَلْ شَهْرٌ يَضْحَكُوْنَ بِذٰلِكَ

❀❀ محرر بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشرکین کے بارے میں اعلان کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آواز جب بیٹھ گئی اور ان کے حلق میں درد شروع ہوگیا اور وہ بلند آواز میں اعلان کرنے کے قابل نہ رہے‘ تو ان کی جگہ میں یہ اعلان کرنے لگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کیا اعلان کیا تھا‘ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم لوگ یہ کہہ رہے تھے اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا‘ تو اس سال کے بعد کسی مشرک نے حج نہیں کیا اور کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور جس شخص کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کسی مدت تک کا کوئی معاہدہ ہے‘ تو اس کے ختم ہونے کی مدت چار ماہ ہے جب چار ماہ گزر جائیں گے‘ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مشرکین سے لاتعلق ہوں گے۔

تو مشرکین اس بات کا مذاق اڑاتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے: جی نہیں‘ ایک مہینہ ہی کافی ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے حجر اسود کا بوسہ لینے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

3821 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ،

3821– إسناده صحيح على شرط مسلم . حرملة بن يحى من رجال مسلم . ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم 1270 فى الحج: باب استحباب تقبيل الحجر الأسود فى الطواف، عن حرملة بن يحى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1270، وابن خزيمة 2711، وابن الجارود 452 من طرق عن ابن وهب، به . وأخرجه مسلم 1270 من طريق عمرو، عن الزهرى به . وأخرجه أحمد 1/34، والدارمى 2/52–53، ومسلم 249 1270 من طريقين عن نافع، عن ابن عمر، به . وأخرجه عبد الرزاق 9033و 9034، وأحمد 1/21 و 34–35و 39 و 50–51 و 53–54، والحميدى 9، ومالك 1/367 فى الحج: باب تقبيل الركن الأسود فى الاستلام، والبخارى 1605 فى الحج: باب الرمل فى الحج، و 1610 باب تقبيل الحجر، ومسلم 250 1270، والنسائى 5/227 فى مناسك الحج: باب كيف يقبل، وابن ماجه 2943 فى المناسك: باب استلام الحجر، وأبو يعلى 189و 218، والبيهقى 5/74، والأزرقى فى "تاريخ مكة" 1/329–330 و 330 من طرق عن عمر بن الخطاب . وأخرجه عبد الرزاق 9035 من طريق مكحول، والأزرقى 1/330 من طريق عكرمة وطاووس، ثلاثتهم عن عمر مرسلا .

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

✿✿ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور بولے: اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ جو چیز ہم نے ذکر کی ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے

3822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ جَاءَ لِلْحَجَرِ، فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَمَا تَضُرُّ، وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

✿✿ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اس کو بوسہ دیا اور بولے: میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو تم نہ کوئی نفع دے سکتے ہو اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتے ہو اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ، وَتَرْكَهُ مَعًا

بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ حجر اسود کا استلام کرے یا اسے ترک کر دے

3823 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ،

3822– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو الثوري، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه البخاري 1597 في الحج: باب ما ذكر في الحجر الأسود، وأبو داوُد 1873 في المناسك: باب في تقبيل الحجر، والبيهقي 5/74، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/17 و 26 و 46، ومسلم 1270 251 في الحج: باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، والترمذي 860 في الحج: باب ما جاء في تقبيل الحجر، والنسائي 5/227 في مناسك الحج: باب كيف يقبل، والبيهقي 5/74، والبغوي 1905 من طرق عن الأعمش، به .

قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ صَنَعْتَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ؟، فَقُلْتُ: اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَبْتَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے کیا' کیا؟ میں نے عرض کی: میں نے اس کا استلام کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمُسْتَلِمِ الْحَجَرِ فِي الطَّوَافِ، اَنْ يُقَبِّلَ يَدَهُ بَعْدَ اسْتِلَامِهِ اِيَّاهُ

طواف کے دوران حجر اسود کا استلام کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اس کا استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے

3824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ، وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ

نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا اور بولے: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد میں نے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔

3823- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الجبار بن العلاء :: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه البزار 1113، وأبو نعيم في "الحلية" 7/140 من طريقين عن أبي نعيم عن الثوري، بهذا الإسناد . وأخرجه البزار 1113، والطبراني في "الصغير" 650 من طريقين عن هشام بن عروة، به . وذكره الهيثمي في "المجمع 3/241" وقال: رواه البزار والطبراني في "الصغير" متصلاً ورواه الطبراني في "الكبير" مرسلاً، ورجال المرسل رجال الصحيح .

3824- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي خالد الأحمر، واسمه سليمان بن حيان، روى له البخاري متابعة وقد وثقه غير واحد، وقال ابن معين: صدوق وليس بحجة .وأخرجه مسلم 1268 246 في الحج: باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف، عن ابن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/108، ومسلم 1268 246، وابن خزيمة 2715، وابن الجارود 453، والبيهقي 5/75 من طرق عن أبي خالد الأحمر، به .وأخرج الشافعي 1/343، وعبد الرزاق 8923، والدارقطني 2/290، والبيهقي 5/75، والأزرقي في "أخبار مكة 1/343"—344 من طرق عن ابن جريج، قال: قلت لعطاء : هل ريت أحداً من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استلموا قبلوا أيديهم؟ فقال: نعم، رأيت ابن عمر، وأبا سعيد، وجابر بن عبد الله، وأبا هريرة، إذا استلموا قبلوا أيديهم . قلت: وابن عباس؟ قال: نعم، وحسبت كثيراً .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِشَارَةِ اِلَى الرُّكْنِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ اِذَا عَدِمَ الْقُدْرَةَ عَلَى الْاِسْتِلَامِ

بیت اللہ کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکن کی طرف اشارہ کرے جب اس کے لیے اس کا استلام کرنا ممکن نہ ہو

3825 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَاِذَا اَتَيْنَا اِلَى الرُّكْنِ، اَشَارَ اِلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا جب ہم حجر اسود کے مدمقابل آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْحَاجُّ بَيْنَ الرُّكْنِ، وَالْحَجَرِ فِيْ طَوَافِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی شخص اپنے طواف کے دوران رکن اور حجر اسود کے درمیان کیا پڑھے گا؟

3826 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ،

(متن حدیث):قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ: رَبَّنَا آتِنَا فِي

3825– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن هلال، فمن رجال مسلم، وعبد الوارث: هو ابن سعيد بن ذكوان العنبري، وعبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي .وأخرجه الترمذي865 في الحج: باب ما جاء في الطواف راكباً، عن بشر بن هلال الصواف، بهذا الإسناد, وقال: حديث حسن صحيح .وأخرجه النسائي 5/233 في مناسك الحج: باب استلام الركن بمحجن، وابن خزيمة 2724 عن بشر بن هلال، عن عبد الوارث، به .وأخرجه البخاري 1612 في الحج: باب من أشار إلى الركن إذا أتى عليه، وابن خزيمة 2724، والطبراني في "الكبير" 1195 من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، به .وأخرجه البخاري 1613 في الحج: باب التكبير عند كل ركن، و 1632 باب المريض يطوف راكباً، و 5293 في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، والبيهقي 5/84 و 99، والبغوي 1909 من طريقين عن خالد الحذاء، به .

3826– عبيد: هو مولى السائب بن أبي السائب المخزومي، ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن حجر: ذكره في الصحابة ابن قانع، وابن منده، وأبو نعيم، وسموا أباه رحيباً، ونسبوه جهنياً، وباقي رجاله ثقات، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند عبد الرزاق وابن خزيمة والأزرقي .وأخرجه النسائي في المناسك من "الكبرى" كما في التحفة 4/347، وأحمد 3/411 عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي في "المسند1/347"، وفي "الأم" 2/172–173، وأحمد 3/411، وعبد الرزاق8963، وأبو داؤد 1892 في المناسك: باب الدعاء في الطواف، وابن خزيمة 2721، والحاكم 1/455، والبيهقي 5/84، والبغوي 1915، والأزرقي في "تاريخ مكة 1/340" من طرق عن ابن جريج، به . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، كذا قالا مع أن عبيداً مولى السائب لم يخرج له مسلم .

الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، اَنْ يَّقْتَصِرَ فِي الِاسْتِلَامِ عَلَى الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صرف دو یمانی رکنوں کا استلام کرنے پر اکتفاء کرے

3827 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ اَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ، اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے صرف دو یمانی رکنوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ طَوَافِ الْمَرْءِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

آدمی کے اپنی سواری پر طواف کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3828 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3827– إسناده صحيح . يزيد بن موهب: ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/121 والبخاری 1609 فی الحج: باب من لم يستلم إلا الركنين اليمانيين، ومسلم 1267 فی الحج: باب استحباب استلام الركنين اليمانيين فی الطواف، وأبو داؤد 1874 فی المناسك: باب استلام الأركان، والنسائی 5/232 فی مناسك الحج: باب مسح الركنيين اليمانيين، والطحاوی 2/183، والبيهقی 5/76، والبغوی 1902 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/89، ومسلم 1267 243، والنسائی 5/232باب ترك استلام الركنيين الآخرين، وابن ماجه 2946 فی المناسك: باب استلام الحجر، والطحاوی 2/183، وابن خزيمة 2725 من طرق عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهری، به . وأخرجه عبد الرزاق 8937 عن معمر، عن الزهری، عن ابن عمر . ويغلب علی ظنی أنه سقط من السند "سالم"، فقد رواه الإمام احمد 2/89 من طرق عن عبد الرزاق موصولاً بذكر سالم فيه . وأخرجه أحمد 2/115، ومسلم 1267 244، والنسائی 5/231 باب استلام الركنين فی كل طواف، وابن خزيمة 2723، والطحاوی 2/183 من طريقين عن نافع، عن ابن عمر، بنحوه .

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ، وَمَا وَجَدَ لَهَا مُنَاخًا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أُخْرِجَتْ إِلٰى بَطْنِ الْوَادِىْ، فَأُنِيْخَتْ، ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلٰى رَبِّهٖ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلٰى رَبِّهٖ، ثُمَّ تَلَا: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا) (الحجرات: 13) حَتّٰى قَرَأَ الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: أَقُوْلُ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصواء پر طواف کیا تھا۔ آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا۔ آپ کو اونٹنی کو بٹھانے کے لئے مسجد میں کوئی جگہ نہیں ملی' یہاں تک کہ اسے وادی کے نشیبی حصے کی طرف لے جا کر بٹھایا گیا پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی۔

''امابعد! اے لوگو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی خرابیوں کو ختم کر دیا ہے۔ اے لوگو! لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنے پروردگار کے نزدیک نیک اور معزز ہوں اور وہ جو اپنے پروردگار کے نزدیک گناہگار بدبخت اور بے حیثیت ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں مذکر اور مونث سے پیدا کیا ہے، ہم نے تمہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کیا ہے' تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت حاصل کرو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مکمل تلاوت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

3828- إسناده صحيح. مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ: ثقة روى له النسائي وابن ماجه. ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. عبد الله بن رجاء: هو المكي. وأخرجه ابن خزيمة 2781 مختصراً عن محمد بن عبد الله بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 3270 في التفسير: باب ومن سورة الحجرات، عن علي بن حجر، عن عبد الله بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، بِهٖ. وقال: هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إلا من هذا الوجه، وعبد الله بن جعفر: ضعيف وأخرجه ابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير 3/243"، والبغوي في "تفسيره 4/217-218 من طريقين عن موسى بن عبيدة، عن عبد اللّٰه بن دينار، بِهٖ. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد 3/343" مختصراً وقال: رواه ابو يعلي، وفيه موسى بن عبيدة، وهو ضعيف. وأخرجه أحمد 2/361 و 523-524، وأبو داوُد 5116 في الأدب: باب في التفاخر بالأحساب، من طرق عن هشام بن سعد، عن سعيد بن ابي سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وهذا سند حسن. والعبّية بضم العين وكسرها-: الكبر والفخر. إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه 1272" في الحج: باب جواز الطواف على بعير وغيره واستلام الحجر بمحجن ونحوه للراكب، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1607 في الحج: باب استلام الركن بمحجن، مسلم 1272، وأبو داوُد 1877 في المناسك: باب الطواف الواجب، والنسائي 5/233 في مناسك الحج: باب استلام الركن بمحجن، وابن ماجه 2948 في المناسك: باب من استلم الركنك بمحجنه، وابن الجارود 463، والبيهقي 5/99 من طرق عن ابن وهب، بِهٖ. وأخرجه الشافعي 1/345-346 ومن طريق البغوي 1907 عن سعيد بن سالم القداح، عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، بِهٖ. وأخرجه عبد الرزاق 9835، وأحمد 1/214 و 237 و 248 و 304، وأبو داوُد 1881، والطبراني في "الكبير" 12070 و 12080

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّطُوفَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، اِذَا اَمِنَ تَاَذِّى النَّاسِ بِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ بیت عتیق کے گرد اپنی سواری پر سوار ہو کر طواف کرے جب وہ لوگوں کی طرف سے اذیت حاصل ہونے سے محفوظ ہو

3829 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا تھا آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ الشَّاكِيَةِ، اَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَهِيَ رَاكِبَةٌ

بیمار عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے

3830 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّقَّامِ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي شَاكِيَةٌ فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ، وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ

3830– إسناده صحيح على شرط الشيخين . معن بن عيسى: هو ابن يحيى المدني القزاز الأشجعي أحد رواة "الموطأ" عن مالك، كان من كبار أصحابه ومحققيهم، ملازماً له، وكان يلقب بعكاز مالك، لأن مالكاً بعد ما كبر وأسن كان يستند عليه حين خروجه إلى المسجد كثيراً . توفي سنة 198هـ، وهو في "الموطأ" 1/370–371 في الحج: باب جامع الطواف . وأخرجه عبد الرزاق 9021، وأحمد 6/290 و 319، والبخاري 464 في الصلاة: باب إدخال البعير في المسجد للعلة، و 1619 في الحج: باب طواف النساء مع الرجال، و 1626 باب من صلى ركعتي الطواف خارجاً من المسجد، و 1633 باب المريض يطوف راكباً، و 4853 في التفسير: تفسير سورة الطور، باب رقم 1، ومسلم 1276 في الحج: باب جواز الطواف على بعير ونحوه، وأبو داوُد 1882 في المناسك: باب الطواف الواجب، والنسائي 5/223 في مناسك الحج: باب طواف المريض، و 5/223–224 باب طواف الرجال مع النساء، وابن ماجه 2961 في المناسك: باب المريض يطوف راكباً، وابن خزيمة 2776، والطبراني في "الكبير 23/804"، والبيهقي 5/78 و 101 والبغوي 1911 من طريق مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني 23/805 من طريق مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، بِهِ . وأخرجه الطبراني 23/571 و 981 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، بِهِ .

سیّدہ زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیمار ہونے کی شکایت کی آپ نے فرمایا: تم لوگوں سے پرے ہو کر طواف کرلو۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْدِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ بِخِزَامَةٍ يَجْعَلُهَا فِي اَنْفِهِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَفَعَ اَقْدَارَ الْمُسْلِمِينَ، عَنْ اَنْ يُشَبَّهُوا بِذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کسی مسلمان شخص کی ناک میں دھاگا باندھ کر اس کو ساتھ لے کر چلا

جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی شان بلند کی ہے اس بات سے کہ انہیں جانوروں کی طرح ہانکا جائے

3831 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُودُ اِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ، فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جسے ایک دوسرا شخص ساتھ لے کر چل رہا تھا اور اس نے اس کی ناک میں نکیل ڈالی ہوئی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے کاٹ دیا اور پھر آپ نے اسے یہ ہدایت کی: وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ پکڑ کر ساتھ لے کر چلے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

3831- إسناده صحيح على شرط الشيخين . حجاج: هو ابن محمد المصيصي، وسليمان الأحول: هو ابن أبي مسلم، وقد صرح ابن جريج بالتحديث اعند المصنف في الحديث التالي فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أبو داؤد 3302 في الأيمان والنذور: باب ما جاء في النذر في المعصية، عن يحيى بن معين، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 15861 و 15862، وأحمد 1/364، والبخاري 1620 في الحج: باب الكلام في الطواف، و 1621 باب إذا رأى سيراً أو شيئاً يكره في الطواف قطعه، و 6702 و 6703في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يملك وفي معصية، والنسائي 5/222 في مناسك الحج: باب الكلام في الطواف، و7/18 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يراد به وجه الله، والحاكم 1/460، والبيهقي 5/88 من طرق عن ابن جريج، به . وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه الطبراني في "الكبير 10954"من طريق ليث، عن طاووس، به . وانظر ما بعده الخزامة: هي حلقة من شعر أو وبر تجعل في الحاجز الذي بين منخري البعير، يشد فيها الزمام ليسهل انقياده إذا كان صعباً .

کہ ابن جریج نے یہ روایت سلیمان احول سے نہیں سنی ہے

3832 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَنَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ بِاِنْسَانٍ اٰخَرَ بِسَيْرٍ، اَوْ بِخَيْطٍ، اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قُدْهُ بِيَدِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزر ہوا جس نے رسی سے ہاتھ بندھوا کے دوسرے شخص کے ہاتھ میں (رسی کا دوسرا سرا) دیا ہوا تھا یا اس کے علاوہ شاید کوئی اور چیز تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: تم (اس کا) ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر چلو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ الْعَلِيلِ اَنْ يُطَافَ بِهِ، وَهُوَ رَاكِبٌ

بیمار حاجی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اسے ایسی حالت میں طواف کروایا جائے کہ وہ سوار ہو

3833 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

(متنِ حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي اَشْتَكِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ، وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ، قَالَتْ: فَطُفْتُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَهُوَ يَقْرَاُ بِـ الطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میں بیمار ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں سے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو۔

سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے طواف کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے آپ سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اِذَا حَاضَتْ اَنْ تَعْمَلَ عَمَلَ الْحَجِّ خَلَا الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب اسے حیض آجائے تو وہ حج کے

3832- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد المصيصي، فروى له النسائي، وهو ثقة . وهو مكرر ما قبله .وأخرجه النسائي 5/221-222في مناسك الحج: باب الكلام في الطواف، و7/18 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يراد به وجه الله، عن يوسف بن سعيد، بهذا الإسناد .

3833- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو مكرر ما قبله .

تمام عمل کرے گی صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی

3834 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَنْوِي اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا لَكِ، اَنَفِسْتِ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ، وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی' جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے' تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ تم وہ تمام چیزیں ادا کرو جو حاجی کرتے ہیں' البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

3835 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ مَكَّةَ، وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مکہ آئی مجھے حیض آ چکا تھا۔ میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا اور صفا و مروہ کی سعی نہیں کی میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتے ہیں' البتہ تم پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

3834- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 3792و 3795 .وأخرجه الشافعي 389-390، والحميدي 206، والبخاري 294 في الحيض: باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، و 5548 في الأضاحي: باب الأضحية للمسافر والنساء، و 5559 باب من ذبح أضحية غيره، ومسلم 1211 119، وابن ماجه 2963 في المناسك: باب الحائض تقضي المناسك والطواف، وابن خزيمة 2936، والبيهقي 1/308و5/3 و 86، والبغوي 1913 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1211 120و 121 في الحج: باب وجوه الإحرام، .وابو داؤد 1782 في المناسك: باب إفراد الحج، والبيهقي 5/3 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن القاسم، بِهِ .وأخرجه البخاري 1516 و 1518 في الحج: باب الحج على الرجل، و 1787 .

3835- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو مكرر ما قبله وهو في "الموطأ1/411" في الحج: باب دخول الحائض مكة .وأخرجه الشافعي 1/369، والبخاري 1650في الحج: باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف، والبيهقي 5/86، والبغوي 1914 من طريق مالك، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ الْكَلَامِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، وَإِنْ كَانَ الطَّوَافُ صَلَاةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے کلام کرنا مباح ہے اگرچہ طواف نماز کی مانند ہے

3836 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَحَلَّ فِيهِ الْمَنْطِقَ، فَمَنْ نَطَقَ، فَلَا يَنْطِقُ اِلَّا بِخَيْرٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیت اللہ کا طواف کرنا بھی نماز (ادا کرنے کی مانند ہے)' البتہ اللہ تعالیٰ نے اس دوران بات چیت کرنے کو جائز قرار دیا ہے' تو جو شخص (طواف کے دوران) کوئی بات کرے' تو اسے صرف بھلائی کی بات کرنی چاہئے"۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلطَّائِفِ حَوْلَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ إِذَا عَطِشَ اَنْ يَّشْرَبَ فِي طَوَافِهِ

بیت عتیق کے گرد طواف کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب اسے طواف کے دوران پیاس محسوس ہو تو وہ پانی پی سکتا ہے

3837 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ بِبَلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

3836– حديث صحيح، فضيل بن عياض وإن سمع من عطاء بن السائب بعد الاختلاط– تابعه سفيان الثوري عند الحاكم والبيهقي، وهو ممن حدث عنه قبل الاختلاط .وأخرجه الدارمي 2/44، وابن الجارود 461، وابن عدي في "الكامل 5/2001"، والحاكم 2/267، والبيهقي 5/85 و 87، وابو نعيم في "الحيلة 7/128"من طريق عن الفضيل بن عياض، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/459، والبيهقي 5/87 من طريق سفيان، والترمذي 960 في الحج: باب ما جاء في الكلام في الطواف، وابن خزيمة 2739، والبيهقي 5/87من طريق جرير، والدارمي 2/44، والطبراني في "الكبير" 10955، والبيهقي 5/87 من طريق موسى بن أعين، ثلاثتهم عن عطاء بن السائب، بِهِ .وأخرجه الحاكم 2/266–267 من طريق يزيد بن هارون، عن القاسم بن أبي أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، و 2/267 من طريق الحميدي، عن الفضيل بن عياض، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرج أحمد 3/414 و 4/64 و 5/377، والنسائي 5/222 في الحج: باب إباحة الكلام في الطواف، من طرق عن ابن جريج، عن الحسن بن مسلم، عن طاووس، عن رجل أدرك النبي صلى الله عليه وسلم، قال: "إنما الطواف صلاة، فإذا طفتم فأقلوا الكلام" .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مَاءً فِي الطَّوَافِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے دوران آب زمزم پیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شُرْبُهُ الَّذِي وَصَفْنَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس پینے کا ہم نے ذکر کیا ہے آپ نے اس موقع پر آب زم زم پیا تھا

3838 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَهُ، وَهُوَ قَائِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا، تو آپ نے اسے پی لیا آپ نے کھڑے ہو کر اسے پیا تھا۔



3837- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عباس بن محمد بن حاتم، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة حافظ، أبو غسان: هو مالك بن إسماعيل، وعاصم: هو ابن سليمان الأحول .وأخرجه ابن خزيمة 2750 عن عباس بن محمد، بهذا الإسناد .وقال في عنوانه: باب الرخصة في الشرب في الطواف أن ثبت الخبر، فإنه في القلب من هذا الإسناد، وأنا خائف أن يكون عبد السلام أو من دونه وهم في هذه اللفظة، أعني قوله: "في الطواف" .وأخرجه الحاكم 1/460، وعنه البيهقي 5/86 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن عباس بن محمد، بهذا الإسناد .

3838- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الترمذي في "الشمائل 209" والنسائي 5/237 في مناسك الحج باب الشرب من ماء زمزم قائماً، عن علي بن حجر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/287 عن علي بن سحاق، عن ابن المبارك به . وأخرجه أحمد 1/369-370 و 372، والبخاري 1637 في الحج: باب ما جاء في زمزم، و 5617 في الأشربة باب الشرب قائماً، و 5/147 و 7/482، وابو يعلى 2406، والطحاوي 4/273، والطبراني في "الكبير 12575" و 12576 و 12577 والبغوي 3046 من طرق عن عاصم الأحول، به وانظر الحديث رقم 5295 و 5296

بَابُ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الْحَاجِّ، وَالْمُعْتَمِرِ فَرْضٌ لَا يَسَعُ تَرْكُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا حج کرنے والے شخص اور عمرہ کرنے والے شخص کے لیے فرض ہے اس کو ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے

3839 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متنِ حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158) فَمَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ شَيْئًا، اَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ، كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْاَنْصَارِ، كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ) (البقرة: 158)

3839- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/373 في الحج: باب جامع السعي . وأخرجه البخاري 1790 في العمرة: باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، و 4495 في التفسير: باب قوله: (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ . . .) (البقرة: 158)، وابو داؤد 1901 في المناسك: باب أمر الصفا والمروة، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في التحفة 12/193، وابن أبي داؤد في "المصاحف" ص 111، والبيهقي 5/96، والبغوي في "شرح السنة 1920"، وفي "التفسير 1/133"، والواحدي في "أسباب النزول "ص 27-28 من طريق مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1277 في الحج: باب بيان أن السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، وابن ماجه 2986 في المناسك: باب السعي بين الصفا والمروة، وابن خزيمة 2769، وابن ابي داؤد ص 111، والبيهقي 5/96، والواحدي ص 28 من طرق عن هشام بن عروة، به . وانظر ما بعده .

ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں ان دنوں کم سن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرتا ہے یا عمرہ کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''

میں یہ سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص ان دونوں کا طواف نہیں کرتا' تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے' اگر اس طرح ہوتا جس طرح تم بیان کر رہے ہو' تو آیت یہ ہونی چاہئے تھی۔

''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے' جو ان کا طواف نہ کرے''

(پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی) یہ آیت کچھ انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو مناۃ (نامی بت) کا احرام باندھتے تھے وہ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے۔ جب اسلام آیا' تو لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ ان کا طواف کر لیتا ہے اور جو شخص نفلی طور پر نیکی کرتا ہے' تو بے شک اللہ تعالیٰ شکر قبول کرنے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ السَّعْىَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرِيضَةٌ لَا يَجُوزُ تَرْكُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا فرض ہے جسے ترک کرنا جائز نہیں ہے

3840 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهَا: اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: 158) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَلَّا يَطُوفَ بَيْنَ

3840- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان بن سعيد: ثقة، وروى له النسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه النسائي 5/238 في مناسك الحج باب ذكر الصفا والمروة وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 12/46 عن عمرو بن عثمان بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1643 في الحج باب وجوب الصفا والمروة، عن أبي اليمان بن ابي حمزة، به . وأخرجه أحمد 6/144 و 227، والحميدي 219، ومسلم 1277 في الحج باب بيان ان السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، والترمذي 1965 في التفسير باب ومن سورة البقرة، والنسائي 5/237-238، والطبري في جامع البيان 2350و 2351، وابن خزيمة 2766 و 2767، وابن ابي داؤد في المصاحف ص 111 و 112، والبيهقي 5/96-97و 97، من طرق عن الزهري، به .

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ عَلٰى مَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ، كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّهَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ، عِنْدَ الْمُشَلَّلِ، وَكَانَ مَنْ أَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطَّوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بِهِمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بِالَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ، وَإِنِّي مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ، كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فِي الْقُرْآنِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّوَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ، أَوِ اعْتَمَرَ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَاسْمَعْ، هٰذِهِ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطَّوَّفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرْهُمَا حِينَ ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

❀❀ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں:۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرتا ہے یا عمرہ کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

میں یہ سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص ان دونوں کا طواف نہیں کرتا' تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے' اگر اس طرح ہوتا جس طرح تم بیان کر رہے ہو' تو آیت یوں ہونی چاہئے تھی۔

''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے جو ان کا طواف نہ کرے''

(پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی) یہ آیت کچھ انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو مناۃ (نامی بت) کا احرام باندھتے تھے وہ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے جب اسلام آیا' تو لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ ان کا طواف کر لیتا ہے اور جو شخص نفلی طور پر نیکی کرتا ہے' تو بے شک اللہ تعالیٰ شکر قبول کرنے والا اور علم

رکھنے والا ہے''۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں'' یہ آیت آخر تک ہے۔

میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم! ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جو صفا اور مروہ کا طواف نہیں کرتا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کی ہے اس آیت سے' اگر وہ مراد ہوتی جو تم بیان کر رہے ہو' تو آیت یوں ہونی چاہئے تھی' تو ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف نہیں کرتا در حقیقت یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو اسلام قبول کرنے سے پہلے مناۃ طاغیہ کے نام کا احرام باندھتے تھے یہ لوگ مشلل کے قریب اس کی عبادت کیا کرتے تھے جو شخص اس کے نام کا احرام باندھتا تھا وہ اس بات کو گناہ سمجھتا تھا کہ صفا اور مروہ کا طواف کرے جب لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ صفا اور مروہ کا طواف کرنے کو گناہ سمجھتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان کا طواف کر لیتا ہے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے طواف کو سنت قرار دیا' تو اب کسی شخص کے لئے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کے طواف کو ترک کرے۔

زہری کہتے ہیں: میں اس روایت کو لے کر ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے پاس گیا وہ روایت جو عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجھے بیان کی تھی ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: یہ واقعی علم ہے میں نے یہ بات پہلے نہیں سنی ہوئی تھی میں نے پہلے کچھ اہل علم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا تھا پہلے سب لوگ صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے' ماسوائے ان لوگوں کے جن کا ذکر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا ہے' جو مناۃ کے نام کا قربانی کا جانور لے کر جاتے تھے' جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا اور مروہ کے طواف کا ذکر نہیں کیا (تو اس بارے میں لوگوں کو الجھن ہوئی)' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: تو میں نے یہ سنا کہ یہ آیت دونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی ان لوگوں کے بارے میں جو زمانہ جاہلیت میں صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے' تو انہوں نے اسلام میں ان دونوں کے طواف کو گناہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم دیا ہے اور صفا و مروہ کا اس میں ذکر نہیں کیا یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے صرف بیت اللہ کا طواف کرنے کا ذکر کیا تھا۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ قَدْ تُوهِمُ عَالَمًا مِّنَ النَّاسِ اَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا فرض نہیں ہے

3841 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ، وَاَنَّهُ سُنَّةٌ، فَقَالَ: كَذَبُوْا وَصَدَقُوا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى قُعَيْقِعَانَ، فَتَحَدَّثُوا اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْحَابَهُ هَزْلٰى، فَرَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَرَمَلُوا، وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ

عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا ہے اور یہ چیز سنت ہے‘ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ غلط بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تھے‘ تو مشرکین اس وقت قیقعان میں موجود تھے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے بارے میں مذاق اڑانے کے طور پر بات چیت کر رہے تھے (کہ یہ کمزور لوگ ہیں)‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا اور آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ بھی رمل کریں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) یہ چیز سنت نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِذَا رَقَاهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ حج یا عمرہ کرنے والے افراد جب صفا ومروہ پر چڑھیں گے تو کیا پڑھیں گے

3842 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ

3841- إسناده صحيحن رجاله رجال الصحيح غير فطر بن خليفة، لوى له البخارى مقروناً وأصحاب السنن، وهو صدوق، عبد الله بن داوُد: هو ابن عامر الهمْداني الخريبي، وانظر الحديث رقم 3811 .

3842- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في الموطأ 1/732 في الحج: باب البدء بالصفا في السعي . وأخرجه النسائي مختصراً 5/240 في المناسك باب التكبير على الصفا، والبغوى في شرح السنة 1919، وفي التفسير 1/133 من طريق مالك بهذا الإسناد، وسيأتي مطولاً برقم 3943 و 3944 .

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَدْعُو، وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پر ٹھہرے تو آپ نے تین مرتبہ تکبیر پڑھی اور یہ پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا تین مرتبہ کہا پھر آپ نے دعا مانگی پھر آپ نے مروہ پر بھی اسی کی مانند کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ، اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَعْدَاءِ اللّٰهِ، عِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے کیا چیز مستحب قرار دی گئی ہے کہ وہ صفا و مروہ کے قریب اللہ کے دشمنوں کے خلاف دعا کرے

3843 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى، قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَنَحْنُ نَسْتُرُهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، اَنْ يَّرْمِيَهُ اَحَدٌ اَوْ يُصِيبَهُ بِشَيْءٍ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَدْعُو عَلَى الْاَحْزَابِ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ، مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ، اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ

حضرت ابن ابوعوفی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا صفا اور مروہ کا طواف کیا۔ ہم آپ کو اہل مکہ سے بچا رہے تھے کہ کوئی شخص آپ کو تیر نہ مار دے یا کوئی اور چیز نہ مار دے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (دشمنوں کے) لشکروں کے خلاف یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! انہیں پسپا کر دے انہیں لڑکھڑا دے۔ اے کتاب کو نازل کرنے والے اے جلدی حساب لینے والے (دشمنوں کے لشکروں) کو پسپا کر دے اے اللہ! انہیں پسپا کر دے''۔

3843- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 4/279 ، وابن خزيمة 2990 من طريقين عن يحيى القطان بهذا الإسناد، وقد تحرف في المطبوع من ابن خزيمة "إسماعيل بن أبي خالد" إلى إسماعيل بن علية . وأخرجه أحمد 4/355 عن يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن ابي خالد، بِهِ . وأرخج الشطر الأول منه: أحمد 4/353، والبخاري 1600 في الحج باب من لم يدخل مكة، و 1791 في العمرة، باب متى يحل المعتمر، و 4188 في المغازي باب غزوة الحديبية، و 4255 باب عمرة القضاء، وأبو داؤد 1902 في الحج باب أمر الصفا والمروة، والنسائي في الكبرى، وابن ماجه 2990 في المناسك باب العمرة، والبيهقي 5/102 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بِهِ .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت اسماعیل بن ابوخالد نے ابن ابواوفی سے نہیں سنی ہے

3844 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْاَحْزَابِ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ - يَعْنِي الْاَحْزَابَ

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ احزاب کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! اے کتاب کو نازل کرنے والے جلدی حساب لینے والے! تو ان لوگوں کو پسپا کر دے اور انہیں لڑکھڑا دے (راوی کہتے ہیں) یعنی (دشمن کے) لشکروں کو"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْكَبَ فِی السَّعْیِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی علت کے پیش آنے کی وجہ سے صفا و مروہ کے درمیان سعی سوار ہو کر کرے

3845 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِیُّ، عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشْیَ اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ، اَسُنَّةٌ

3844- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار الرمادی وإن كانت له أوهام- قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الحميدی 719، والبخاری 7489 فی التوحيد باب قول الله تعالی: (أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ) (النساء : 166)، ومسلم 1724 فی الجهاد باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، والنسائی فی السير من الكبری كما فی التحفة 4/278، وفی عمل اليوم والليلة 602 من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/353، وسعيد بن منصور فی سننه 2527، والبخاری 2933 فی الجهاد باب الدعاء علی المشركين بالهزيمة والزلزلة، و 4115 فی المغازی باب غزوة الخندق، و 6392 فی الدعوات: باب الدعاء علی المشركين، ومسلم 1742، والترمذی 1678 فی الجهاد باب ما جاء فی الدعاء عند القتال، وابن ماجه 2796 فی الجهاد باب القتال فی سبيل الله سبحانه وتعالی، والبغوی 1353 من طرق عن إسماعيل بن أبی خالد، به . وأخرجه البخاری 2966 فی الجهاد باب كان النبی صلی الله عليه وسلم إذا لم يقاتل أول النهار أخر القتال حت تزول الشمس، و 3025 باب لا تتمنوا لقاء العدو، ومسلم 1742، وأبو داوٗد 2631، والبيهقی 9/152 من طريقين عن موسی بن عقبة، عن سالم بن النضر، عن عبد الله بن أبی أوفی، وفيه زيادة .

هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، فَقَالَ: صَدَقُوا، وَكَذَبُوا، قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ، قَالَ: وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا، وَيَمْشُوا أَرْبَعًا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا، سُنَّةٌ هُوَ؟، فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ؟، هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَتِ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْرِفُ النَّاسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ، وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ

❀❀ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کی رمل کے بارے میں کیا رائے ہے۔ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین چکروں میں رمل کرنا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلنا سنت ہے؟ آپ کی قوم کے افراد تو یہ کہتے ہیں: یہ سنت ہے انہوں نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے میں نے دریافت کیا: آپ کی اس بات سے کیا مراد ہے کہ انہوں نے کچھ بات ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے یہ بات کہی: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کمزوری کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکیں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ لوگ تین چکروں میں رمل کریں اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: مجھے صفا اور مروہ کا طواف کرنے کے بارے میں بتائیں کہ کیا اسے سوار ہو کر کرنا سنت ہے؟ آپ کی قوم کے لوگ تو یہ کہتے ہیں: یہ سنت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے کچھ بات صحیح بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ انہوں نے کچھ بات صحیح بیان کی ہے اور کچھ بات غلط بیان کی ہے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو گیا تھا۔ جو یہ کہہ رہے تھے: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہاں تک کہ خواتین گھروں سے نکل آئی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے لوگوں کو ہٹا نہیں رہے تھے ان لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے ویسے پیدل چلنا اور دوڑنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

3845– حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح وأخرجه مسلم 1264 في الحج باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، عن أبي كامل الجحدري بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/247 من طريق علي بن عاصم، ومسلم 1264، والبيهقي 5/81–82 من طريق يزيد بن هارون وابن خزيمة 2719 من طريق خالد بن عبد اللّٰه ثلاثتهم عن الجريري، به . وله طريقان آخران تقدما برقم 3811 و 3812 .

بَابٌ، الْخُرُوْجُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى مِنًى

باب: مکہ مکرمہ سے نکل کر منیٰ کی طرف جانا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اَنْ يُصَلِّيَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ بِمِنًى لَا بِمَكَّةَ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی کے لیے یہ چیز مستحب قرار دی گئی ہے کہ وہ ترویہ کے دن ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرے مکہ میں ادا نہ کرے

3846 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، اَخْبِرْنِيْ عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟، قَالَ: بِمِنًى قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟، قَالَ: بِالْاَبْطَحِ

❀❀ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: ابطح میں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْغَادِي مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ اَنْ يُهَلِّلَ وَيُكَبِّرَ

منیٰ سے عرفات کی طرف جانے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھے یا اللہ اکبر پڑھے

3846- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى مسند أحمد 3/100 . وأخرجه الدارمى 2/55، والبخارى 1653 فى الحج باب أين يصلى الظهر ثوم التروية و 1763 باب من صلى العصر يوم النفر بالأبطح، ومسلم 1309 فى الحج باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر، وأبو داوٗد 1912 فى المناسك باب الخروج إلى منى، والترمذى 664 فى الحج باب رقم 116، والنسائى 5/249-250 فى مناسك الحج باب أين يصلى الإمام الظهر يوم التروية، وابن الجارود 494 والبيهقى 5/112، والبغوى 1923 من طرق عن إسحاق الأزرق، به . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، يستغرب من حديث إسحاق بن يوسف الأزرق، عن الثورى . يعنى أن إسحاق تفرد به .

3847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَةَ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِى هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ بِمِنًى، فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ، فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ

محمد بن ابوبکر ثقفی بیان کرتے ہیں:۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا یہ دونوں اس وقت منیٰ سے عرفہ کی طرف جارہے تھے (سوال یہ تھا) آج کے دن آپ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا' کیا تھا۔ انہوں نے بتایا: منیٰ میں تلبیہ پڑھنے والا شخص تلبیہ پڑھ رہا تھا' تو اس پر انکار نہیں کیا گیا اور تکبیر کہنے والا (تکبیر کہہ رہا تھا) تو اس پر بھی انکار نہیں کیا گیا۔



3847- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى الموطأ 1/337 فى الحج باب قطع التلبية . وأخرجه أحمد 3/240، والدارمى 2/56، والبخارى 970 فى صلاة العيدين باب التكبير أيام منى وإذا غدا من عرفة، و 1659 فى الحج باب التلبية والتكبير إذا غدا من منى إلى عرفة، ومسلم 1285 فى الحج باب التلبية والتكبير فى الذهاب من منى إلى عرفات يوم عرفة، والنسائى 5/250 فى الحج باب التكبير فى لمسير إلى عرفة، والبيهقى 3/313 و 5/112، والبغوى 1924 من طريق مالك، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1285 275، والنسائى 5/251 فى الحج باب التلبية فيه، من طريقين عن موسى بن عقبة، وابن ماجه 3008 فى المناسك باب الغدو من منى إلى عرفات، من طريق سفيان بن عيينة، عن محمد بن عقبة، كلاهما عن محمد بن أبى بكر، به .

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ وَالدَّفْعِ مِنْهُمَا

باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنے اور وہاں سے روانہ ہونے کا تذکرہ

3848 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ،

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَفَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ، وَاَمْسَكَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ - اَوْ قَالَ: بِزِمَامِهٖ - فَقَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟، فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهٖ، فَقَالَ: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟، قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟، فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهٖ، فَقَالَ: اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟، فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهٖ، قَالَ: اَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامِ، قُلْنَا: بَلٰى، فَقَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ، فَاِنَّ الشَّاهِدَ يُبَلِّغُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ نے اپنے اونٹ پر وقوف کیا ہوا تھا' جس کی لگام کو کسی صاحب نے تھاما ہوا تھا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

3848- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم . وأخرجه البخارى 67 فى العلم باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "رب مبلغ أوعى من سامع"، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 9/50 من طريقين عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/37 و 45، ومسلم 1679 فى القسامة باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال، والنسائى فى الكبرى والبيهقى 3/298 من طرق عن ابن عون، به . وأخرجه أحمد 5/37 و 39 و 49، والبخارى 105 فى العلم باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، و 1741 فى الحج: باب خطبة أيام منى، و 3197 فى بدء الخلق باب ما جاء فى سبع أرضين، و 4406 فى المغازى باب حجة الوداع، و 4662 فى التفسير باب (إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ) (التوبة: 36)، و 5550 فى الأضاحى باب من قال: الأضحى يوم النحر، و 7078 فى الفتن باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "لا ترجعوا بعدى كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض "، و 7447 فى التوحيد باب قول الله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ) (القيامة: 22)، ومسلم 1679، وأبو داوُد 1948 فى المناسك باب الأشهر الحرم، وابن ماجه 233 فى المقدمة باب من بلغ علماً وابن خزيمة 2952 والبيهقى 5/140 و 165-166، والبغوى 1965 من طرق عن ابن سيرين، به . وأخرجه أحمد 5/39و 49، والبخارى 1741و 7078، ومسلم 1679 31، والنسائى فى الكبرى، وابن ماجه 233، وابن خزيمة 2952، والبيهقى 5/140 من طريقين عن قرة بن خالد، حدثنا محمد بن سيرين قال حدثنا عبد الرحمٰن بن أبى بكرة، عن أبيه ورجل فى نفسى أفضل من عبد الرحمٰن: حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبى بكرة، فذكره .

آج کون سا دن ہے' تو ہم لوگ خاموش رہے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی اور نام تجویز کریں گے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے۔ ہم نے یہ سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ ذوالحج نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے' تو ہم خاموش رہے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس نام کی بجائے دوسرا نام تجویز کریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ قابل احترام شہر نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری جانیں تمہارا اموال تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں قابل احترام ہے۔ خبردار! تم میں سے ہر موجود شخص غیر موجود تک تبلیغ کر دے' کیونکہ (ممکن ہے) موجود شخص اس شخص تک یہ بات پہنچا دے جو اس سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ فِي حَجِّهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ حج کے موقع پر عرفات میں وقوف کرے

3849 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ، فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَاْنُهُ وَاقِفًا هَاهُنَا

❁❁ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم ﷜) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرا اونٹ گم ہو گیا میں اس کی تلاش میں عرفہ آیا' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو عرفہ میں لوگوں کے ہمراہ وقوف کئے ہوئے دیکھا میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو حمس سے تعلق رکھتے ہیں یہ یہاں وقوف کیوں کئے ہوئے ہیں؟

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمَامِ حَجِّ الْوَاقِفِ بِعَرَفَةَ مِنْ حِينَ يُصَلِّي الْاُولٰى وَالْعَصْرَ بِعَرَفَاتٍ اِلٰى طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَتِهِ قَلَّ وُقُوفُهُ بِهَا اَمْ كَثُرَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ ظہر اور عصر کی نماز عرفات میں ادا کرکے

3849- إسناده صحيح على شرط البخاري، زياد بن أيوب الطوسي من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الحميدي 559، والدارمي 2/56، والبخاري 1664 في الحج: باب الوقوف بعرفة، ومسلم 1220 في الحج: باب الوقوف وقوله تعالى: (ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)، والنسائي 5/255 في مناسك الحج: باب رفع اليدين في الدعاء بعرفة، والطبراني في الكبير 1556 والبيهقي 5/113 من طرق عن سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/482 من طريق محمد بن زكريا بن بكير.

اس رات کی صبح صادق تک (کے درمیانی وقت میں) عرفہ میں وقوف کرنے والے شخص کا حج مکمل ہوتا ہے خواہ اس کا وقوف تھوڑا ہو یا زیادہ ہو

3850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ: هَلْ عَلَيَّ مِنْ حَجٍّ؟ قَالَ: مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيضَ، وَقَدْ اَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا، اَوْ نَهَارًا، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضٰى تَفَثَهُ

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مزدلفہ میں موجود تھے میں نے عرض کی: کیا مجھے پر حج کرنا لازم ہے (یعنی میرا حج ہو گیا ہے یا میں دوبارہ کروں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ روانہ ہونے تک اس جگہ پر وقوف کیے رہا اور وہ اس سے پہلے عرفات سے رات کے وقت یا دن کے وقت روانہ ہو چکا ہو تو اس نے اپنے حج کو پورا کر لیا اور اپنی نذر کو مکمل کر لیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمَامِ حَجِّ الْوَاقِفِ بِعَرَفَةَ لَيْلًا، اَوْ نَهَارًا مِّنْ وَّقْتِ جَمْعِهِ بَيْنَ الْاُولٰى، وَالْعَصْرِ اِلٰى وَقْتِ طُلُوعِ الْفَجْرِ الَّذِى يَطْلُعُ عَلَى النَّاسِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ حج کی تکمیل میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی نے عرفہ میں وقوف کیا ہو

خواہ رات کے وقت کیا ہو یا دن کے وقت کیا ہو اور یہ اس وقت سے شروع ہوگا' جب آدمی نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی ہو یہ صبح صادق کے وقت تک ہوگا جو صبح صادق لوگوں کو مزدلفہ میں ملتی ہے

3851 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، وَاِسْمَاعِيلَ، وَزَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا هٰذِهِ، ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا، اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مزدلفہ میں وقوف کیے ہوئے دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے ہمراہ یہ نماز ادا کی پھر وہ ہمارے ساتھ مقیم رہا اور وہ اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت

3850– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه الطبراني في الكبير 17/379 عن أبي خليفة، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/59 عن أبي الوليد الطيالسي، به . وأخرجه أحمد 4/261 و 262 والطيالسي 1282، والنسائي 5/264 في مناسك الحج باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة، والطحاوي 2/208، والحاكم 1/463 من طرق عن شعبة، به .

عرفہ میں وقوف کر چکا ہو تو اس نے اپنے حج کو مکمل کر لیا۔

ذِكْرُ مُبَاهَاةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَلَائِكَتَهُ بِالْحَاجِّ عِنْدَ وُقُوفِهِمْ بِعَرَفَاتٍ

حاجیوں کے عرفات میں وقوف کے وقت اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کا اظہار کرنے کا تذکرہ

3852 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِاَهْلِ عَرَفَاتٍ مَلَائِكَةَ اَهْلِ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوا اِلٰى عِبَادِي هٰؤُلَاءِ جَاءُوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ آسمان کے رہنے والوں یعنی فرشتوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: تم میرے ان بندوں کو دیکھو! جو وہ بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہو کر میرے پاس یعنی میری بارگاہ میں آئے ہیں"۔

ذِكْرُ رَجَاءِ الْعِتْقِ مِنَ النَّارِ لِمَنْ شَهِدَ عَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ

جو شخص عرفہ کے دن عرفات میں موجود ہو اس کے جہنم سے آزاد ہونے کی امید کا تذکرہ

3851- إسناده صحيح، إسماعيل: هو ابن أبي خالد الأحمصي، زكريا: هو ابن أبي زائدة . وأخرجه الطبراني في الكبير 17/382 عن زكريا بن يحيى اساجي، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/263 في مناسك الحج باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة، عن سعيد بن عبد الرحمٰن به . وأخرجه الترمذي 891 في الحج باب ما جاء فيمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج والطحاوي 2/208، والبيهقي 5/173 من طرق عن سفيان عن داؤد وإسماعيل وزكريا، بِهٖ . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح . وأخرجه الحميدي 900 ومن طريقه الطبراني 17/385 عن سفيان عن إسماعيل، بِهٖ . وأخرجه الحميدي 901، وابن الجارود 467، وابن خزيمة 2821، والطبراني 17/378 من طريق سفيان عن زكريا، بِهٖ . وأخرجه أحمد 4/15 عن هشيم، عن إسماعيل وزكريا، بِهٖ . وأخرجه أحمد 4/261، والدارمي 2/59، وأبو داؤد 1950 في المناسك باب من لم يدرك عرفة، والنسائي 5/264، وابن ماجه 3016 في المناسك باب من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع، وابن خزيمة 2820، والدراقطني 2/239، والطحاوي 2/207 و 208، والحاكم 1/463، والطبراني 17/386 و 387 و 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393، والبيهقي 5/173 من طرق عن إسماعيل بن ابي خالد، بِهٖ .

3852- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبي إسحاق السبيعي فمن رجال مسلم، إسحا بن إبراهيم: هو ابن راهويه . وأخرجه أحمد 2/305، وابن خزيمة 2839، وأبو نعيم في الحيلة 3/305-306، والحاكم 1/465، والبيهقي 5/58 من طرق عن يونس بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين ووافقه الذهبي . كذا قال مع أن يونس لم يرو له البخاري . وأورده الهيثمي في المجمع 3/252 ونسبه لأحمد، وقال: ورجاله رجال الصحيح . وفي الباب عن جابر عند المؤلف وهو الحديث الآتي . وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/224، والطبراني في الصغير 575، وأورده الهيثمي في المجمع 3/251، وزاد نسبته إلى الطبراني في الكبير وقال: ورجال أحمد موثقون .

3853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَيَّامٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُنَّ اَفْضَلُ اَمْ عِدَّتُهُنَّ جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: هُنَّ اَفْضَلُ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَا مِنْ يَوْمٍ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ يَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِاَهْلِ الْاَرْضِ اَهْلَ السَّمَاءِ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا اِلَى عِبَادِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِينَ جَاءُوا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَرْجُونَ رَحْمَتِي، وَلَمْ يَرَوْا عَذَابِي، فَلَمْ يُرَ يَوْمٌ اَكْثَرُ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هِشَامٌ هٰذَا هُوَ هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَالدَّسْتَوَاءُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى الْاَهْوَازِ، وَاِنَّمَا سُمِّيَ الدَّسْتُوَائِيَّ لِاَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ الثِّيَابَ الَّتِي تُحْمَلُ مِنْهَا فَنُسِبَ اِلَيْهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ کے نزدیک ذوالحج کے دس دنوں سے زیادہ فضیلت والے دن اور کوئی نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دن اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت والا دن اور کوئی نہیں ہے اس دن میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور آسمان والوں کے سامنے اہل زمین پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو دیکھو یہ بکھرے ہوئے بال لے کر اور غبار آلود ہو کر آئے ہیں یہ دور دراز علاقوں سے آئے ہیں یہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں انہوں نے میرے عذاب کو نہیں دیکھا ہوا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو ایسا کوئی دن نظر نہیں آیا جس دن میں عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہوں"۔

3853- حديث صحيح، إسناده قوى لولا عنعنة أبى الزبير، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن مروان العقيلى، فقد روى له ابن ماجه، وهو مختلف فيه، وقال الحافظ فى التقريب: صدوق له أوهام، فمثله يكون حسن الحديث. وقد تابعه مرزوق الباهلى مولى طلحة بن عبد الرحمٰن وقد وثقه أبو زرعة عند ابن منده، فى التوحيد 147/1، والبغوى فى شرح السنة 1931، وابن خزيمة 2840. وأخرجه أبو يعلى 2090 عن عمرو بن جبلة، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 1128 عن عثمان بن حفص الازدى، عن محمد بن مروان العقيلى، بِهِ. وأخرجه البزار 1128، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار 4/114، من طرق عن أبى الزبير عن جابر. وذكره الهيثمى فى المجمع 3/253 وقال: رواه أبو يعلى، وفيه محمد بن مروان العقيلى، وثقه ابن معين، وابن حبان، وفيه بعض كلام، وبقية رجاله رجال الصحيح، ورواه البزار . . . . وفى الباب عن عائشة عند مسلم 1348، والنسائى 5/251-252، وابن ماجه 3014 بلفظ: "ما من يوم أكثر من أن يعتق الله فيه عبداً من النار من يوم عرفة، وإنه ليدنو ثم يباهى بهم الملائكة فيقول: ما أراد هؤلاء؟".

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہشام نامی یہ راوی ہشام بن ابوعبداللہ دستوائی ہے۔ دستواء، اہواز کی ایک بستی ہے۔ ان کا نام دستوائی اس لئے رکھا گیا کیونکہ یہ دستواء سے لاکر کپڑے فروخت کیا کرتے تھے تو ان کی نسبت اس شہر کی طرف ہوگئی۔

ذِكْرُ وُقُوْفِ الْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ وَّالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ میں حاجی کے وقوف کرنے کا تذکرہ

3854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقُشَيْرِيُّ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَمِئَتَيْنِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ عَرَفَاتٍ مَوْقِفٌ، وَارْفَعُوا عَنْ عُرَنَةَ، وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَارْفَعُوا عَنْ مُحَسِّرٍ، فَكُلُّ فِجَاجِ مِنًى مَنْحَرٌ، وَفِيْ كُلِّ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ

✿✿ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عرفات سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے تم لوگ عرنہ سے بلند ہو جاؤ اور مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے اور تم لوگ محسر سے بلند ہو جاؤ منیٰ کا ہر راستہ قربانی کی جگہ ہیں اور تمام ایام تشریق میں ذبح کیا جا سکتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ خُرُوْجِ الْمَرْءِ اِلٰى عَرَفَاتٍ، وَدَفْعِهِ مِنْهَا اِلٰى مِنًى

آدمی کے عرفات کی طرف جانے اور وہاں سے منیٰ کی طرف جانے کے طریقے کا تذکرہ

3854- عبد الرحمٰن بن أبي حسين: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف 5/109، ولم يَرْوِ عنه غير سليمان بن موسى ثم هو لم يلق جبير بن مطعم، وباقي رجال السند رجال الشيخين، غير سليمان بن موسى، وهو الأموى الدمشقى الأشدق، فقيه أهل الشام فى زمانه، فقد روى لـه أصحاب السنن، وهو صدوق . وأخرجه ابن عدى فى الكامل ص 1118 ومن طريقه البيهقى 9/295-296 عن اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، بهذا الإسناد . وأخرجه البزار 1126 عن يوسف بن موسى، عن عبد الملك بن عبد العزيز، وأخرجه أحمد 4/82، والبيهقى 5/295 من طريقين عن سعيد بن عبد العزيز، عن سليمان بن موسى عن جبير بن مطعم، وه منقطع، فإن سليمان بن موسى لم يدرك جبير بن مطعم . وأخرجه الطبرانى فى الكبير 1583 من طريق سويد بن عبد العزيز، عن سعيد بن عبد العزيز عن سليمان بن موسى عن نافع بن جبير عن أبيه، وقال البزار 2/27: تفرد به سويد، ولا يحتج ما تفرد به . وقال أيضاً فيما نقله الزيلعى فى نصب الراية 2/61: رواه سويد بن عبد العزيز فقال فيه: عن نافع بن جبير، عن ابيه، وهو رجل ليس بالحافظ، ولا يحتج له إذا انفرد بحديث، وحديث ابن أبى حسين هو الصواب مع أن ابن أبى حسين لم يلق جبير بن مطعم . وذكره الهيثمى فى المجمع 3/251 وقال: رواه أحمد والبزار والطبرانى فى الكبير إلا أنه قال: "وكل فجاج مكة منحر"، ورجاله موثقون . وأخرجه البيهقى فى سننه 5/115 عن محمد بن المنكدر مرسلاً بلفظ: "عرفة كلها موقف، وارتفعوا عن بطن عرنة، ولالمزدلفة كلها موقف، وارتفعوا عن محسر" وذكره مالك فى الموطأ 1/388 بلاغاًن قال ابن عبد البر: وصله عبد الرزاق عن معمر عن محمد بن المنكدر عن ابى هريرة .

3855 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَفَ يُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ اللّٰهَ، وَيَدْعُوهُ، فَلَمَّا نَفَرَ دَفَعَ النَّاسُ، فَصَاحَ: عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ، فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ اِهْرَاقَ الْمَاءَ، وَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَكِبَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمُزْدَلِفَةَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ وَقَفَ، فَلَمَّا نَفَرَ دَفَعَ النَّاسُ، فَقَالَ حِينَ دَفَعُوا: عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ، وَهُوَ كَافٌّ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ بَطْنَ مِنًى قَالَ: عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةَ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يُهِلُّ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرنے کے دوران لا الہ الا اللہ پڑھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا ذکر کرتے رہے اور اس سے دعا مانگتے رہے۔ جب آپ روانہ ہوئے‘ تو لوگ روانہ ہو چکے تھے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں انہیں حکم دیا آرام سے چلو جب آپ گھاٹی میں پہنچے‘ تو آپ نے پانی بہایا اور وضو کیا پھر آپ سوار ہوئے جب آپ مزدلفہ تشریف لائے‘ تو آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں جب آپ نے صبح کی نماز ادا کر لی‘ تو آپ ٹھہرے رہے جب آپ روانہ ہوئے‘ تو لوگ بھی روانہ ہوئے جب لوگ روانہ ہوئے‘ تو آپ نے فرمایا: تم لوگ آرام سے چلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی سواری کی لگام کو کھینچے ہوئے تھے‘ یہاں تک کہ جب آپ منیٰ کے نشیبی حصے میں داخل ہوئے‘ تو آپ نے فرمایا: تم پر ایسی کنکریاں چننا لازم ہیں جو چٹکی میں آ جائیں‘ وہ جمرہ کو ماری جائیں گی اور اس مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ پڑھتے رہے‘ یہاں تک کہ آپ نے جمرہ کی رمی کر لی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ الْاِفَاضَةِ لِلْحَاجِّ مِنْ مِنًى دُونَ عَرَفَاتٍ وَّالْكَيْنُونَةِ بِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس چیز کے جائز ہونے کی نفی کے بارے میں ہے کہ حاجی شخص عرفات کی بجائے منیٰ سے واپس آ جائے اور وہیں ٹھہرا رہے

3856 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَتْ قُرَيْشٌ قُطَّانَ الْبَيْتِ، وَكَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ مِنًى، وَكَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ،

3855– إسناده صحيح على شرط مسلم، فقد صرح ابو الزبير بالتحديث عند مسلم وغيره، فانتفت شبهة تدليسه . أبو معبد: هو نافذ مولى ابن عباس . وأخرجه الطبراني في الكبير 18/692 عن عمر بن عبد العزيز بن مقلاص المصري، عن أبيه، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/210 و 213، والنسائي 5/269 في الحج باب من أين يلتقط الحصى، وابن خزيمة 2843 و 2860 و 2873، والطبراني 18/687 و 688 و 690 و 391، والبيهقي 5/127 من طرق عن ابي الزبير، به . وسيأتي برقم 3872 .

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة:199)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش بیت اللہ کے نگران تھے وہ لوگ منیٰ سے روانہ ہو جاتے تھے جبکہ دوسرے لوگ عرفات سے روانہ ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم لوگ بھی وہیں سے واپس جاؤ جہاں سے لوگ واپس جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ وُقُوفِ الْمَرْءِ بِعَرَفَاتٍ، وَدَفْعِهِ عَنْهَا إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ إِذَا كَانَ حَاجًّا

آدمی کا عرفات میں وقوف کرنے اور وہاں سے مزدلفہ کی طرف جانے کا تذکرہ جب آدمی حج کرنے والا ہو

3857 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(متن حدیث): دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ، فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ، فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهُمَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ گھاٹی میں پہنچے تو آپ سواری سے نیچے اترے۔ آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا آپ نے مبالغے کے ساتھ وضو نہیں کیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز آگے جا کے ہوگی پھر آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ پھر آپ سواری سے اترے آپ نے وضو کرتے ہوئے مبالغے کے ساتھ وضو کیا پھر نماز کھڑی ہوئی آپ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر آپ ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی رہائشی جگہ پر بٹھالیا پھر عشاء کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں نمازیں ادا کیں آپ نے ان کے درمیان (کوئی اور نفل نماز) ادا نہیں کی۔

3856- إسناده صحيح على شرط الصحيح، أبو داوٗد: هو سليمان بن دواد الطيالسي، وسفيان: هو الثوري . وأخرجه ابن ماجه 3018 في المناسك باب الدفع من عرفة، والبيهقي 5/113 من طريق محمد بن يحيى الذهلي، عن عبد الرزاق، عن الثوري، بهذا الإسناد . ولفظة: قالت قريش: نحن قواطن البيت لا نجاور الحرم، فقال اللّٰه عز وجل: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199) . وأخرجه البخاري 1665 في الحج باب الوقوف بعرفة، و 4520 في التفسير باب (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)، ومسلم 1219 في الحج باب في الوقوف، وقوله تعالى: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199)، وأبو داوٗد 1910 في المناسك باب الوقوف بعرفة، والترمذي 884 في الحج باب ما جاء الوقوف بعرفات والدعاء بها، والنسائي 5/255 في مناسك الحج باب رفع اليدين في الدعاء بعرفة، والطبري في جامع البيان 3831، والبيهقي 5/113، والبغوي 1925 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ . وعندهم جميعاً: "وكانوا يفيضون من المزدلفة" ورواية المؤلف: "وكانوا يفيضون من منى"، لم أقف عليها عند غيره .

3857- إسناده صحيح على شرط الشيخين وقد تقدم برقم 1595 .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ الْجَمْعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

حاجی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے

3858 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لِلْحَاجِّ اِذَا كَانُوا غَيْرَ اَهْلِ الْحَرَمِ يَجِبُ اَنْ يُصَلُّوا صَلَاةَ الْمُسَافِرِ لَا صَلَاةَ الْمُقِيمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حاجی شخص کے لیے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا حکم

اس وقت ہے جب وہ حرم کی حدود میں رہنے والا نہ ہو اور اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مسافر شخص کی نماز ادا کرے وہ مقیم شخص کی نماز ادا نہیں کرے گا

3859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا ابْنُ عُمَرَ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، وَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ

3858– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى الموطأ 1/401 فى الحج باب صلاة المزدلة . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/420، والبخارى 4414 فى المغازى باب حجة الوداع، والنسائى 1/291 فى المواقيت باب الجمع بين المغرب والعشاء بمزدلفة، والطبرانى فى الكبير 3863، والبيهقى 5/120، والبغوى 1936 . وأخرجه أحمد 5/419، والحميدى 383، والبخارى 1674 فى الحج باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ومسلم 1287 فى الحج باب الإفاضة من عرفة إلى مزدلفة، والنسائى 5/260 فى مناسك الحج باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، وابن ماجه 3020 فى المناسك باب باب الجمع بين الصلاتين بجمع، والطبرانى 3864 3856 3867 3868، والبيهقى 5/260 من طرق عن يحيى بن سعيد، به . وأخرجه الطيالسى 590، وأحمد 5/421، وعلى بن الجعد 490، والدارمى 2/58، والطبرانى 3862 3866 3869 3870 3871 من طرق عن دى بن ثابت، به .

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں مزدلفہ میں مغرب کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں جب انہوں نے سلام پھیرا' تو وہ پھر کھڑے ہوئے اور انہوں نے عشاء کی دو رکعات پڑھائیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر ان لوگوں کو اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

ذِكْرُ وَقْتِ الدَّفْعِ لِلْحَاجِّ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى

مزدلفہ سے منیٰ کی طرف حاجی کے روانہ ہونے کے وقت کا تذکرہ

3860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

(متن حدیث): كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى يَرَوَا الشَّمْسَ عَلٰى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک ثبیر (نامی پہاڑ) پر سورج کو دیکھ نہیں لیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے برخلاف کیا اور آپ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہی روانہ ہو گئے۔

3859- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو داوُد 1932 في المناسك باب الصلاة بجمع، عن مسدد عن يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1870 عن شعبة به . وأخرجه مسلم 1288 290 في الحج باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة، والنسائي 5/260 في مناسك الحج باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، والطحاوي 2/212، والبيهقي 5/121 من طريقين عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، بِهِ . وأخرجه مسلم 1288 288 و 289، والطحاوي 2/112 من طرق عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، والحكم بن عتيبة، عن سعيد بن جبير، بِهِ . وأخرجه الدارمي 2/58، وأحمد 2/18، والبخاري 1092 في تقصير الصلاة باب يصلي المغرب ثلاثاً في السفر، و 1668 في الحج باب النزول بين عرفة وجمع، و 1673 باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ومسلم 1288 287 وأبو داوُد 1962 و 1927 و 1928 و 1929 و 1930، والنسائي 1/291 و 5/260، والترمذي 887، وابن خزيمة 2848 و 2849، والطحاوي 2/212و 213، والبيهقي 1/400-401 من طرق عَنِ ابْنِ عُمَرَ بنحوه .

3860- إسناده صحيح على شرط الشيخين، سفيا: هو الثوري، وابو إسحاق: هو السبيعي، وعمرو بن ميمون: هو الأودي . وأخرجه أبو داوُد 1938 في المناسك باب الصلاة بجمع، عن محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/29 و 39 و 42 و 54، والبخاري 3838 في مناقب الأنصار باب أيام الجاهلية، وابن خزيمة 2859، والطحاوي 2/218 من طرق عن سفيان، بِهِ . وأخرجه الطيالسي ص 12، وأحمد 1/14 و 50، والدارمي 2/59-60، والبخاري 1684 في الحج باب ما جاء أن الإفاضة من جمع قبل طلوع الشمس، والنسائي 5/265 في مناسك الحج باب وقت الإفاضة من جمع، وابن ماجه 3022 في المناسك باب الوقوف بجمع، والطحاوي 2/218، والبيهقي 5/124، والبغوي 1940 من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، بِهِ .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَقْدِيمِ النِّسَاءِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ خواتین کورات کے وقت مزدلفہ سے منیٰ پہلے ہی روانہ کردینا جائز ہے

3861 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، اَنَّ الْقَاسِمَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ، وَكَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاَذِنَ لَهَا، وَوَدِدْتُ اَنِّي اسْتَاْذَنْتُهُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: سیّدہ سودہ ﷞ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ مزدلفہ سے پہلے روانہ ہوجائیں' کیونکہ وہ ایک بھاری بھرکم خاتون تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی (سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں) میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی آپ سے اجازت لے لیتی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَقَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ، وَعِيَالَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد اور اپنے بیوی بچوں کو پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ کردے

3862 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3861– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، وعمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري. وأخرجه أحمد 6/94 و 133، والبخاري 1680 في الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، ومسلم 1290 296 في الحج باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منى في أواخر الليالي قبل الزحمة، والنسائي 5/262 في مناسك الحج باب الرخصة للنساء في الإفاضة من جمع قبل الصبح، وابن ماجه 3027 في المناسك باب من تقدم من جمع إلى منى لرمي الجمار، من طرق عن عبد الرحمٰن بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/58، والبخاري 1681، ومسلم 1290، والبيهقي 5/124، من طرق عن أفلح بن حميد، عن القاسم، به. وسيرد برقم 3864 و 3866. وجمع: مزدلفة، وثَبِطة بفتح الثاء وكسر الباء – أي: بطيئة الحركة، كأنها ثبط بالأرض، أي: تثبت بها.

3862– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عُبيد بن حساب، فمن رجال مسلم، أيوب: هو السختياني. وأخرجه البخاري 1677 في الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، والترمذي 892 في الحج باب ما جاء في تقديم الضعفة من جمع بليل، والبيهقي 5/123 من طريقين عن حماد بن زيدن بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/372، ومسلم 1293 302 في الحج باب استحباب تقديم الضعفة، والنسائي 5/216 في مناسك الحج باب تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة، و 5/266 في الرخصة للضعفة أن يصلوا يوم النحر الصبح بمنى، وابن ماجه 3026 في المناسك باب من تقدم من جمع إلى منى لرمي الجمار، وابن خزيمة 2870، والطبراني 11285 و 11353 و 11354 و 11360 و 11385، والبيهقي 5/123 من طرق عن عطاء بن أبي رباح، عن ابن عباس، به. وأخرجه الطيالسي 2729، وأحمد 1/352، والطبراني 12220 من طريق ابن أبي ذئب، عن شعبة مولى ابن عباس، عن ابن عباس، به. وانظر ما بعده.

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان لوگوں کے ہمراہ بھیج دیا تھا، جنہیں مزدلفہ سے (پہلے ہی) رات کے وقت بھجوا دیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مسئلے کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3863 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے مجھے مزدلفہ سے رات کے وقت بھجوا دیا تھا۔

3864 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ زِيَادٍ السُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ: لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ فَاُصَلِّيَ الصُّبْحَ بِمِنًى، وَاَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ النَّاسُ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَاْذَنَتْهُ قَالَتْ: نَعَمْ اِنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میری یہ خواہش ہے کہ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح اجازت لے لی ہوتی، جس طرح سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے لی تھی اور میں صبح کی نماز منیٰ میں ادا کرتی جمرہ کو کنکریاں لوگوں کے آنے سے پہلے مار لیتی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں وہ ایک بھاری بھرکم خاتون تھیں، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

3863- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه البخاري 1856 في جزاء الصيد باب حج الصبيان، ومسلم 1293 في الحج باب استحباب تقديم دفعة الضعفة، والطبراني 11261 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، وانظر 3865 .

3864- إسناده صحيح، صالح بن زياد السوسي: ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . ابن نمير: هو محمد بن عبد الله بن نمير، وقد تقدم برقم 3861 . وأخرجه مسلم 1290 295 في الحج باب استحباب تقديم دفعة الضعفة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/98-99، والنسائي 5/266 في مناسك الحج باب الرخصة للضعفة أن يصلوا يوم النحر الصبح بمنى، والطحاوي 2/219، والبيهقي 5/124 من طرق عن عبيد الله بن عمر به . وانظر 3866 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِبَاحَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا هِيَ لِلضُّعَفَاءِ مِنَ الرِّجَالِ كَمَا هِيَ لِلضُّعَفَاءِ مِنَ النِّسَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو چیز ہم نے ذکر کی ہے وہ ان لوگوں کے لیے مباح ہے جو مرد کمزور ہوں جس طرح یہ کمزور خواتین کے لیے مباح ہے

3865 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُقَاتِلٍ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْجَوَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): كُنَّا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کے ہمراہ مزدلفہ کی رات (دوسرے لوگوں سے) پہلے ہی روانہ کر دیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلضُّعَفَاءِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالْاَوْلَادِ اَنْ يَدْفَعْنَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

کمزور خواتین اور بچوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی روانہ ہو جائیں

3866 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ، فَاَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ، تَقُولُ: وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بر قم خاتون تھیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ مزدلفہ سے (دوسرے لوگوں سے) رات کے وقت ہی روانہ ہو جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے

3865– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن منصور الجواز، وهو ثقة، روى له النسائي . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه الشافعي في مسنده 1/357، والحميدي 463، والبخاري 1678 في الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، ومسلم 1293 301 في الحج باب استحباب تقديم دفع الضعفة، والنسائي 5/216 في مناسك الحج باب تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة، وأبو داوُد 1939 في المناسك باب التعجيل من جمع، وابن الجارود في المنتقى 472، والطبراني 11260، والبيهقي 5/123، والبغوي 1924 من طرق عن سفيان، بهذا الاسناد . وانظر 3869 .

3866– إسناده صحيح على شرط الشيخين، الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد المجيد، وأيوب: هو السختياني . وقد تقدم برقم 3861 و 3864 .وأخرجه مسلم 1290 294 عن محمد بن بشار، وابن خزيمة 2869 عن محمد بن بشار، كلاهما عن الثقفي، بهذا الإسناد .

دی۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری یہ خواہش تھی کہ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح اجازت مانگ لی ہوتی، جس طرح سے سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَقْدِيمُ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو مزدلفہ سے رات کے وقت ہی آگے بھیج دے

3867 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ أَبِي يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى، وَيَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

❁❁ سالم بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو مزدلفہ سے پہلے ہی منیٰ کی طرف روانہ کر دیتے تھے وہ یہ بات ذکر کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔



3867- إسناده صحيح، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن أبي الحواري- وهو أحمد بن عبد الله بن ميمون التغلبي- فقد روى له أبو داوُد وابن ماجة، وهو ثقة. ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم 1295 في الحج: باب استحباب تقديم دفع الضعفة . . .، والبيهقي 5/123 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري 1676 في الحج باب من قدم ضعفة أهله بليل، والبيهقي 5/123 من طريقين عن الليث عن يونس، بِهِ. وأخرجه ابن خزيمة 2871 وأرخ القسم الثاني منه أحمد 2/33 من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن الزهري، بِهِ. وأخرج القسم الأول منه مالك في الموطأ 1/139 في الحج باب تقديم النساء والصبيان، عن نافع، عن سالم وعبيد الله ابني عبد الله بن عمر عن أبيهما عبد الله.

بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

باب: جمرہ عقبہ کی رمی کرنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رَمْىَ الْجِمَارِ مِنْ آثَارِ اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جمرہ کی رمی کرنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سنت ہے

3868 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى، فَاَقَامَ بِهَا اَيَّامَ التَّشْرِيقِ الثَّلَاثَ، يَرْمِى الْجِمَارَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ كُلَّ جَمْرَةٍ، وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ تَكْبِيرَةً يَقِفُ عِنْدَ الْاُولٰى، وَعِنْدَ الْوُسْطٰى بِبَطْنِ الْوَادِى، فَيُطِيلُ الْمَقَامَ، وَيَنْصَرِفُ اِذَا رَمَى الْكُبْرٰى، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، وَكَانَتِ الْجِمَارُ مِنْ آثَارِ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوئے۔ آپ منیٰ واپس تشریف لے آئے آپ نے ایام تشریق وہاں گزارے وہاں آپ جمرات کو کنکریاں مارتے' یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا آپ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہتے تھے۔ آپ پہلے اور دوسرے جمرہ کے قریب وادی کے نشیبی حصے میں ٹھہرتے تھے اور طویل قیام کرتے تھے اور جب بڑے جمرہ کو کنکریاں مار لیتے' تو آپ واپس جاتے تھے اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے یہ جمرات حضرت ابراہیم علیہ السلام (کے واقعہ) کی نشانیاں ہیں۔

3868- إسناده حسن، محمد بن إسحاق: روى له مسلم في المتابعات، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث، فنتفت شبهة تدليسه . وباقي رجاله رجال الشيخين . وأخرجه دون قوله: "وَكَانَتِ الْجِمَارُ مِنْ آثَارِ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ" أحمد 6/90، وأبو داوُد 1937 في المناسك باب في رمي الجمار، وابن خزيمة 2956 و 2971، وابن الجارود 492، والطحاوي 2/220، والدارقطني 2/274، والحاكم 1/477-478، والبيهقي 5/148، من طريقين عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي، وانظر 3887 .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَمْيِ الْجِمَارِ لِلْحَاجِّ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ حاجی شخص سورج نکلنے سے پہلے جمرہ کو کنکریاں مارے

3869 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ، فَجَعَلَ يَلْطَحُ بِاَفْخَاذِنَا، وَيَقُولُ: اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے چند نوجوان مزدلفہ سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جمرات کے پاس حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمارے زانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! تم اس وقت تک جمرات کو کنکریاں نہ مارنا جب تک سورج نکل نہ آئے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقِفُ مِنْهُ الْحَاجُّ عِنْدَ رَمْيِهِ الْجِمَارَ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں حاجی شخص جمرہ کو کنکریاں مارتے ہوئے کھڑا ہوگا

3870 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

(متنِ حدیث): رَمَى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: هٰذَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

❀❀ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیبی حصے سے کنکریاں ماریں' تو میں نے

3869- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أنه منقطع، لأن الحسن العُرنى لم يلق ابن عباس، بل لم يدركه، وهو يرسل عنه، صرح بذلك أحمد ويحيى بن معين وأبو حاتم . وأخرجه أبو داوُد 1940 فى المناسك باب التعجيل من جمع، ومن البغوى 1943 عن محمد بن كثير العبدى، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوى 2/247 عن ابن مرزوق، عن محمد بن كثير، أخرجه أحمد 1/234 و 311، والنسائى 5/270-272 فى مناسك الحج باب النهى عن رمى جمرة العقبة قبل طلوع س، وابن ماجه 3025 فى المناسك باب من تقدم من جمع إلى منى لرمى الجمار، والطحاوى 2/217، والطبرى 12699 و 12، وأبو عبيد فى غريب الحديث 1/128-129، والبغوى 1942 من طرق عن سفيان الثورى، بِهِ وأخرجه أحمد 1/234، ماجه 3025، وعلى بن الجعد 2175، والطبرانى 12701 و 12702 من طرق عن سلمة بن كهيل، بِهِ . . وأخرجه أحمد 1/ و 277، والترمذى 893 فى الحج باب ما جاء فى تقديم الضعفة من جمع بليل، والطحاوى 2/217، والطبرانى 12073 من عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس أن النبى صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة أهله وقال: "لا ترموا حتى تطلع الشمس," وقال مذى: حسن صحيح . وأخرجه أبو داوُد: 1941 والنسائى: 5/272 من طريق حبيب بن أبى ثابت عن عطاء عن ابن عباس أن صلى الله عليه وسلم قدم أهله وأمرهم أن لا يرموا حتى تطلع الشمس . وحبيب: مدلس وقد عنعن، وبقية رجاله ثقات .

کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ، تو اوپر کی طرف سے انہیں کنکریاں مارتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورہ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحَصَى الَّتِي تُرْمَى بِهَا الْجِمَارُ

کنکری کی اس صفت کا تذکرہ جو جمرہ کو ماری جائے گی

3871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْعَالِيَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَدَاةَ الْعَقَبَةِ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ، وَهِيَ حَصَى الْخَذْفِ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ، قَالَ: نَعَمْ، بِاَمْثَالِ هَؤُلَاءِ، بِاَمْثَالِ هَؤُلَاءِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عقبہ کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وقوف کیے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آگے آؤ اور مجھے کنکریاں چن دو۔ میں نے آپ کو کنکریاں چن کر دیں جو اتنی چھوٹی تھیں جو چٹکی میں آسکے جب میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر رکھا، تو آپ نے فرمایا: جی ہاں! اسی طرح کی ہونی چاہئے اسی طرح کی ہونی چاہئے تم لوگ دین میں غلو کرنے سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

3870– إسناده صحيح على شرط الشيخين، إبراهيم: هو النخعي . وأخرجه البخاري 1747 في الحج باب رمي الجمار من بطن الوادي، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1296 305 في الحج باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي، من طريقين عن أبي معاوية، عن الأعمش، بِهِ . وأخرجه الطيالسي 319، وأحمد 1/415، والبخاري 1784 في الحج باب رمي الجمار بسبع حصيات، و 1750 باب من رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره، ومسلم 1296 307، وأبوداؤد 1974 في المناسك باب في رمي الجمار، والنسائي 5/273 في مناسك الحج باب المكان الذي ترمى منه جمرة العقبة، وابن خزيمة 2880، وابن الجارود 475 من طرق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم النخي، بِهِ . وأخرجه مسلم 1296 309، والنسائي 5/273، من طريق أبي المحياة ع سلمة بن كهيلن والطيالسي 320 والترمذي 901 في الحج باب ما جاء كيف نرمي الجمار، من طريق وكيع، كلاهما عن عبد الرحمٰن بن يزيد، بِهِ . وانظر الحديث رقم 3873 .

3871– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال ثقات رجال الشيخين غير زياد بن الحصين وهو الرياحي– فمن رجال مسلم، عوف: هو ابن أبي جميلة، وابو العالية: هو رفيع بن مهران الرياحي . وأخرجه أحمد 1/215، والنسائي 5/268 في مناسك الحج باب التقاط الحصى، وابن ماجه 3029 في المناسك باب قدر حصى الرمل، وابن الجارود 473 والطبراني في الكبير 12747 والحاكم 1/466 من طرق عن عوف، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم علىي شرط الشيخين، والقه الذهبي . وأخرجه الطبراني 18/742، والبيهقي 5/127 من طريقين عن عبد الرزاق، عن جعفر بن سليمان، عن أخيه الفضل بن عباس . وأخرجه أحمد 1/347 من طريقين عن عوف، حدثني زياد بن لحصين، عن أبي العالية الرياحي، عن ابن عباس . قال يحيى: لا يدري عوف: عبد الله أو الفضل . وانظر ما بعده و 3855 .

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَمْيِ الْجِمَارِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

جمرہ کو چٹکی میں آجانے والی کنکریاں مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

3872 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعَ: عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ، وَهُوَ مِنْ مِنًى، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهَا الْجَمْرَةُ، قَالَ: وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے وہ بیان کرتے ہیں:۔ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت لوگوں سے فرمایا: تم لوگ آرام سے چلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی اونٹنی کو آہستہ رفتار سے چلا رہے تھے۔ وادی محسر روح میں آپ نے اپنی اونٹنی کی رفتار کو کچھ تیز کیا۔ یہ وادی منیٰ کا حصہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر اتنی چھوٹی کنکریاں اختیار کرنا لازم ہے جو چٹکی میں آجاتی ہوں انہیں جمرات کو مارا جائے گا۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

ذِكْرُ عَدَدِ الْحُصَيَّاتِ الَّتِي يَرْمِيهَا الْمَرْءُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

کنکریوں کی اس تعداد کا تذکرہ جنہیں آدمی جمرہ عقبہ کے قریب مارے گا

3873 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا اَلَّفَهُ جِبْرَائِيلُ، السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ، السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ قَالَ الْاَعْمَشُ: فَلَقِيتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَسَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ،

3872– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة، أبو معبد مولى ابن عباس: اسمه نافذ . وهو مكرر 3855 . وأخرجه مسلم 1282 في الحج باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر، والنسائي 5/258 في مناسك الحج باب الأمر بالسكينة في الإفاضة من عرفة، والطبراني في الكبير 18/686، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد

يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: هٰذَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج بن یوسف کو منبر پر یہ بات کہتے ہوئے سنا تم قرآن کو اسی طرح پڑھو جس طرح حضرت جبرائیل نے اسے پڑھا تھا (یعنی یہ کہو) وہ سورۃ جس میں گائے کا ذکر ہے وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر ہے وہ سورۃ جس میں خواتین کا ذکر ہے۔

اعمش کہتے ہیں: پھر میری ملاقات ابراہیم نخعی سے ہوئی میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے حجاج کو برا کہا پھر ابراہیم نخعی نے بتایا: عبدالرحمٰن بن یزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس وقت جب انہوں نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماری تھیں۔ وہ وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے وادی کے نشیبی حصے سے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ تو وادی کے اوپر والے حصے سے انہیں کنکریاں مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّخْطُبَ النَّاسَ عِنْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ اِذَا كَانَ اِمَامًا يَاْمُرُ النَّاسَ وَيَنْهَاهُمْ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ امام ہو

تو جمرہ کو کنکریاں مارنے کے وقت اپنی سواری پر لوگوں سے خطاب کرے اور انہیں (کچھ کاموں کو کرنے کا) حکم دے اور (کچھ کاموں کو کرنے سے) منع کرے

3874 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ اَبِيْ كَاهِلٍ،

3873- حديث صحيح، عبد الغفار بن عبد الله: ذكره المؤلف في الثقات 8/421 فقال: من أهل الموصل، كنيته أبو نصر، يروى عن علي بن مسهر، حدثنا عنه الحسن بن إدريس الأنصاري والمواصلة، مات سنة أربعين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل، وذكره ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 6/54 وقال: روى عن علي بن مسهر، وعبد الله بن عطارد الطائي المغربي، روى عنه إبراهيم بن يوسف الهِسِنْجاني، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في مسند أبي يعلى 5067 وقد تقدم برقم 3870 . وأخرجه مسلم 1296 306 في الحج باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي، والبيهقي 5/129 من طريق منجاب بن الحارث، عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي 111 والبخاري 1750 في الحج باب يكبر مع كل حصاة، والنسائي 5/274 في مناسك الحج باب المكان الذي ترمى منه جمرة العقبة، وابن خزيمة 2879 والبغوي 1949 من طرق عن الأعمش، به . ولم يقصد الرواية عن الحجاج، فإنه لم يكن بأهل لذلك، وإنما أراد أن يحكي القصة، ويوضح خطأ الحجاج فيها بما ثبت عمن يرجع إليه في ذلك بخلاف الحجاج، وكان لا يرى إضافة السورة إلى الاسم، فرد عليه إبراهيم النخعي بما رواه عن ابن مسعود من الجواز .

(متن حدیث): قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا كَاهِلٍ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عِيدٍ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ خَرْمَاءَ وَحَبَشِيٌّ مُمْسِكٌ بِخِطَامِهَا

❀❀ اسمٰعیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ عید کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے جس کے کان (کا کچھ حصہ) کٹا ہوا تھا ایک سیاہ فام شخص نے اس اونٹنی کی لگام کو پکڑا ہوا تھا۔

ذِكْرُ جَوَازِ خِطْبَةِ الْمَرْءِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي الْاَوْقَاتِ

آدمی کا مختلف اوقات میں اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دینے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3875 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَبْصَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي، وَاَنَا مُرْدِفٌ وَرَاءَهُ عَلٰى جَمَلٍ، وَاَنَا صَبِيٌّ صَغِيرٌ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ بِمِنًى

❀❀ حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے میں اس وقت اونٹ پر اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ میں کم سن بچہ تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں اپنی اونٹنی عضباء پر (سوار ہو کر) لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

3874- رجاله رجال الشيخين غير أخي إسماعيل بن أبي خالد الأحمسي، واسمه سعيد، روى له النسائي وابن ماجه، ووثقه العجلي والمؤلف، وأبو كاهل رضي الله عنه: اسمه قيس بن عائذ، وقيل: عبد الله بن مالك الأحمسي، روى له النسائي وابن ماجه أيضاً هذا الحديث فقط. وأخرجه أحمد 4/306، وابن ماجه 1284 في الصلاة: ما جاء في الخطبة في العيدين، والطبراني في الكبير 18/924، والبيهقي 3/298 من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/158 في الصلاة باب الخطبة على البعير، وفي الحج من الكبرى كما في التحفة 9/273، والطبراني 18/925، وابن الأثير في أسد الغابة 6/260 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وعلقه البخاري في تاريخ الكبير 7/142 من طريقين عن إسماعيل، به. وأخرجه ابن ماجه 1285 عن محمد بن عبد الله بن نمير، حدثنا محمد بن عبيد، حدثنا إسماعيل بن أبي خالد، عن أبي كاهل قيس بن عائذ، فذكره.

3875- إسناده حسن، عكرمة بن عمار وإن كان من رجال مسلم- لا يرقى حديثه إلى رتبة الصحيح. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أبو داوُد 1954 في المناسك باب من قال: خطب يوم النحر عن هارون بن عبد الله، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/485 و 5/7، والنسائي في المناسك من الكبرى كما في التحفة 9/69، والبيهقي 5/140، والطبراني في الكبير 22/393 من طرق عن عكرمة، به. وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 8/246 قال: قال لنا عاصم: حدثنا عكرمة بن عمار، فذكره.

بَابُ الْحَلْقِ وَالذَّبْحِ

باب: سر منڈوانا اور ذبح کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ أَنْ يَّذْبَحَ قَبْلَ الرَّمْيِ، أَوْ يَحْلِقَ قَبْلَ الذَّبْحِ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُهُ فِي ذٰلِكَ الْفِعْلِ

حاجی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلے یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالے اس میں کوئی حرج نہیں ہے جو اس فعل کو کرنے سے لازم آئے

3876 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَّذْبَحَ، أَوْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَّرْمِيَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ذبح

3876– إسناده صحيح على شرط الشيخين، هيثم: هو ابن بشير السلمي، وقد صرح بالتحديث عند البخاري وغيره، منصور: هو ابن زاذان الواسطي، وعطاء: هو ابن أبي رباح. وأخرجه أحمد 1/216، والبخاري 1721 في الحج باب الذبح قبل الحلق، والطبراني في الكبير 11350، والطحاوي 2/236، والبيهقي 5/143 من طرق عن هيثم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1722 و 6666 في الأيمان باب إذا حنث ناسياً في الأيمان، والطبراني 11417، والبيهقي 5/143 من طرق عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 1/216و 310–311، والبخاري 84 في العلم باب من أجاب الفتيا بإجابة اليد والرأس، و 1723 في الحج باب الذبح قبل الحلق، و 1735 باب إذا رمى بعدما أمسى، والنساء 5/ 272 في مناسك الحج باب الرمي بعد المساء، وابن ماجه 3050 في المناسك باب من قدم نسكاً قبل نسك، والطبراني 11780 و 11967، والبيهقي 5/142–143، والبغوي 1964 من طريقين عن عكرمة، عن ابن عباس وأخرجه أحمد 1/358، والبخاري 1734، ومسلم 1307 في الحج باب من حلق قبل النحر أو نحر قبل الحلق، والطبراني 10909 من طرق عن وهيب عن ابن طاووس، عن أبيه، عن ابن عباس. وعلقه البخاري بإثر حديث 1822 فقال: وقال عفان: أراه عن وهيب، عن ابن خثيم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس. ووصله أحمد 1/328 عن عفان، حدثنا وهيب، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم فذكره. وعلقه أيضاً عن عبد الرحيم الرازي، عن ابن خثيم، عن عطاء، ووصله الإسماعيلي من طريق احسن بن حماد عنه.

کرنے سے پہلے سرمنڈوالیتا ہے یارمی کرنے سے پہلے جانور ذبح کرلیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کوئی گناہ نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالذَّبْحِ، وَالرَّمْيِ لِمَنْ قَدَّمَ الْحَلْقَ، وَالنَّحْرَ عَلَيْهِمَا مَعَ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنْ فَاعِلِ ذٰلِكَ

جو شخص پہلے سرمنڈوالیتا ہے یا قربانی کرلیتا ہے اسے بعد میں ذبح کرنے اور رمی کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اور اس کے مرتکب شخص سے حرج کے ساقط ہونے کا تذکرہ

3877 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

(متن حدیث): وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ، يَسْاَلُوْنَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ، فَقَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ، فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کے لئے وقوف کئے ہوئے تھے۔ لوگ آپ سے مسائل دریافت کررہے تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پتہ نہیں تھا میں نے جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی سرمنڈوالیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب ذبح کرلو کوئی حرج نہیں ہے ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پتہ نہیں تھا میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی قربانی کرلیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے (راوی کہتے ہیں:) اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی چیز کے پہلے یا بعد میں کیے جانے کے بارے میں پوچھا جاتا' تو آپ یہی فرماتے: تم اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

3877– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/421 في الحج باب جامع الحج ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/378، وأحمد 2/192، والدارمي 2/64–65، والبخاري 83 في العيم باب الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها، و 1736 في الحج باب الفتيا على الدابة عند الجمرة، ومسلم 1306 في الحج باب من حلق قبل النحر أو نحر قبل الحلق، وأبوداؤد 2014 في المناسك باب فيمن قدم شيئاً قبل شيء في حجه، والطحاوي 2/237، والبيهقي 5/140–141، والبغوي 1963 . وأخرجه الطيالسي 2285، وأحمد 2/155و 160 و 202و 210و 217، والدارمي 2/64، والحميدي 580، والبخاري 1737و 1738، ومسلم 1306، والترمذي 916 في الحج باب ما جاء فيمن حلق قبل أن يذبح أو نرح قبل أن يرمي، وابن ماجه 3051 في المناسك باب من قدم نسكاً قبل نسك، وابن الجارود 487و 488، والطحاوي 2/237، والبيهقي 5/140و 141 و 142 من طرق عن الزهري، به

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ الْحَلْقَ قَبْلَ الذَّبْحِ وَالذَّبْحَ قَبْلَ الرَّمْيِ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالے یا رمی کرنے سے پہلے ذبح کرلے

3878 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ، فَقَالَ آخَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ، فَقَالَ آخَرُ: طُفْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمی کرنے سے پہلے ذبح کرلیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے دوسرے صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے' آپ نے فرمایا: تم اب ذبح کرلو کوئی حرج نہیں ہے ایک اور شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف کرلیا ہے' آپ نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ فِي الْحَلْقِ يَجِبُ أَنْ يَبْدَأَ بِالْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ بِالْأَيْسَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سر منڈوانے کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ پہلے دائیں طرف کے حصے سے آغاز کرے اور پھر بائیں طرف کو (منڈوالے)

3879 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

3878– إسناده صحيح على شرط مسلم، حماد بن سلمة وقيس بن سعد وهو المكي– من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أحمد3/185، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 2/241، والطحاوي 2/236، والبيهقي 5/143 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وقال البخاري بإثر حديث ابن عباس 1722 في الحج باب الذبح قبل الحج: وقال حماد عن قيس بن سعد وعباد بن منصور، عن عطاء، عن جابر رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم . وهذه الطريق وصلها البيهقي 5/143، وابن حجر في تعليق التعليق 3/96 من طريقين عن حماد بن سلمة، به . وقال الحافظ في الفتح 3/560: وصلها النسائي والطحاوي والإسماعيلي وابن حبان من طرق عن حماد بن سلمة . وأخرجه أحمد 3/326، وابن ماجه 3052 في المناسك باب من قدم نسكاً دون نسك، والطحاوي 2/237، والبيهقي 5/143 من طرق عن أسامة بن زيد، عن عطاء، بِهِ . وقال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة191/1: إسناده صحيح ورجاله ثقات .

(متن حدیث): لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ، فَقَالَ: اَحْلِقْهُ، فَحَلَقَهُ، فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ، وَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی اور اپنی قربانی کو قربان کر لیا' تو آپ نے اپنے سر کا دایاں حصہ حجام کی طرف بڑھایا اس نے اسے مونڈ دیا پھر آپ نے (اپنے بال) حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو دیئے پھر آپ نے (دوسرا حصہ حجام کی طرف) بڑھایا اور فرمایا: اسے مونڈ دو اس نے اسے منڈ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس حصے کے بال بھی) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیئے اور فرمایا: انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْمُحَلِّقِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا دَعَا لِلْمُقَصِّرِيْنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر منڈوانے والوں کے لیے اس سے زیادہ مرتبہ مغفرت کی دعا کرنے کا تذکرہ جو دعا آپ نے بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے کی تھی

3880 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ، قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ، قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔

''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحمت کر' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال چھوٹے کروانے والوں کے

3879– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 1372، ابن أبي عمر العدني: اسمه محمد بن يحيى صدوق من رجال مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين، سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه مسلم 1305 326 في الحج: باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، والترمذي 912 في الحج: باب ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، عن ابن أبي عمر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/111، والحميدي 1220، وأبوداوُد 1982 في المناسك: باب الحلق والتقصير، والترمذي 912، والنسائي في الحج من الكبرى كما في التحفة 1/371، وابن خزيمة 2928 من طرق عن سفيان، بِهِ . وأخرجه أحمد 3/208، ومسلم 1305، وأبوداوُد 1981، وابن الجارود 484، والبيهقي 5/103، والبغوي1962 من طرق عن هشام بن حسان، بِهِ .

3880– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/395 في الحج: باب الحلاق . وأخرجه أحمد 2/79، والبخاري 1727 في الحج: باب الحلق والتقصير عند الإحلال، ومسلم 1301 317 في الحج: باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير، وأبوداوُد 1979 في المناسك: باب الحلق والتقصير، والبغوي 1963، والبيهقي 5/103 من طريق مالك بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1835، والدارمي 2/64، ومسلم 1301 316و 318، والترمذي 913 في الحج: باب ماجاء في الحلق والتقصير، وابن ماجه 3043 في المناسك: باب الحلق، وابن خزيمة2929، وابن الجارود 485 والبيهقي 5/103 من طرق عن نافع، بِهِ .

لئے (دعائے رحمت کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! سر منڈوانے والو پر رحم کر! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں (پر بھی رحم کر)"۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا أَرَادَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ، أَنْ يَتَطَيَّبَ بِمِنًى قَبْلَ إِفَاضَتِهِ

محرم شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ طواف زیارت کا ارادہ کرے تو روانہ ہونے سے پہلے منیٰ میں خوشبو لگا لے

3881 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے منیٰ میں نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی اس سے پہلے کہ آپ بیت اللہ کی زیارت کرتے (یعنی حج سے فارغ ہونے کے بعد ایسا کرتے)

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِفَاضَةِ مِنْ مِنًى لِطَوَافِ الزِّيَارَةِ

منیٰ سے طواف زیارت کے لیے روانہ ہونے کے طریقے کا تذکرہ

3882 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ بْنِ الْبِرِنْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى، وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قربانی کے دن روانہ ہو جاتے تھے پھر واپس آتے تھے اور ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرتے تھے وہ یہ بات ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا تھا۔

3881- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبيد بن حساب من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 5/136 في مناسك الحج باب إباحة الطيب عند الإحرام، وابن خزيمة 2934 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وانظر الاحاديث: 3766 3770 3771 3772.

3882- إسناده صحيح على شرط مسلم. إبراهيم بن محمد بن عرعرة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 1308 في الحج: باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 6/155، وابن الجارود 486، وابن خزيمة كما في تغليق التعليق 3/101، والحاكم 1/475، والبيهقي 5/144 من طرق عن عبد الرزاق بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَفَعَ هٰذَا الْخَبَرِ وَهْمٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کیا جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنا وہم ہے

3883 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن تشریف لے گئے پھر آپ واپس تشریف لے آئے اور آپ نے ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

3884 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، وَرَقَدَ رَقْدَةً بِمِنًى، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهٖ

3883- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وهو في المسند 2/34 . ومن طريقه أخرجه ابوداؤد 1998 في المناسك: باب الإفاضة في الحج .

3884- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير شعيب بن الليث، وهو ثقة، روى له أبوداؤد والنسائي . خالد بن يزيد: هو الجمحي المصري . وأخرجه البخاري 1756 في الحج باب طواف الوداع، تعليقاً عن الليث، ووصله الدارمي 2/55، والبزار في مسنده كما في الفتح 3/58، وتغليق التعليق 3/111، وسمويه في فوائده كما في هدى الساري ص 38، والتغليق، والطبراني في الأوسط كما في هدى الساري، والفتح والتغليق، ومن طريقه الحافظ في التغليق 3/110-111 من طريق عبد الله بن صالح كاتب الليث، عن الليث، به .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى، وَفِي خَبَرِ اَنَسٍ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، وَرَقَدَ رَقْدَةً بِمِنًى، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ، فَجَعَلَ اَنَسٌ طَوَافَهُ لِلزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ، وَاَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ الزِّيَارَةَ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَتِلْكَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ، وَطَوَافٌ وَاحِدٌ لِلزِّيَارَةِ وَالَّذِي يَجْمَعُ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ بِهِ، اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَنَحَرَ، ثُمَّ تَطَيَّبَ لِلزِّيَارَةِ، ثُمَّ اَفَاضَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى مِنًى، فَصَلَّى الظُّهْرَ بِهَا وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِهَا، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ ثَانِيًا، فَطَافَ بِهَا طَوَافًا آخَرَ بِاللَّيْلِ دُونَ اَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں پھر آپ منیٰ میں تھوڑی دیر کے لئے سو گئے۔ پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف آئے اور اس کا طواف کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن روانہ ہوئے تھے پھر آپ واپس تشریف لے آئے تھے اور آپ نے منیٰ میں ظہر کی نماز ادا کی تھی جب کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی تھیں پھر آپ منیٰ میں تھوڑی دیر کے لئے سو گئے تھے پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ گئے پھر آپ نے اس کا طواف کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت رات کے وقت کیا تھا جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت ظہر سے پہلے کیا تھا تو یہ ایک ہی حج کی بات ہے اور ایک ہی مرتبہ طواف زیارت کیا تھا تو جن حضرات نے ان دونوں روایات کو جمع کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبیٰ کی رمی کی، قربانی کی پھر آپ نے طواف زیارت کیا اور خوشبو لگائی پھر آپ روانہ ہوئے آپ نے بیت اللہ کا طواف زیارت کیا پھر آپ منیٰ تشریف لے آئے وہاں آپ نے ظہر کی نماز ادا کی۔ عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں پھر وہاں کچھ دیر کے لئے سو گئے۔ پھر آپ سوار ہو کر دوبارہ بیت اللہ کی طرف گئے اور وہاں آپ نے رات کے وقت دوسری مرتبہ طواف کیا تو اس طرح ان دونوں روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِمَنْ اَفَاضَ، مِنْ مِنًى اَلَّا يُصَلِّيَ الظُّهْرَ اِلَّا بِهَا

جو شخص منیٰ سے روانہ ہوتا ہے اس کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ ظہر کی نماز وہیں ادا کرے

3885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3885- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 3883 .

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن تشریف لے گئے پھر آپ واپس تشریف لائے اور آپ نے منیٰ میں ظہر کی نماز ادا کی۔



بَابُ، رَمْیُ الْجِمَارِ اَیَّامَ التَّشْرِیقِ

باب: ایام تشریق میں جمرہ کی رمی کرنا

ذِكْرُ وَصْفِ رَمْيِ الْجِمَارِ اَيَّامَ مِنًى

ایام منیٰ میں رمی کرنے کے طریقے کا تذکرہ

3886 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، ثُمَّ رَمَى سَائِرَهُنَّ عِنْدَ الزَّوَالِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو کنکریاں ماریں آپ نے باقی دنوں میں زوال کے وقت کنکریاں ماری تھیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ رَمْيِ الْمَرْءِ الْجِمَارَ، وَوُقُوفِهِ حِينَئِذٍ اِلٰى اَنْ يَّرْمِيَهَا

آدمی کے جمرہ کے رمی کرنے کے طریقے کا تذکرہ اور جب وہ رمی کررہا ہو اس وقت ٹھہرنے کا تذکرہ

3887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْاُولٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ

3886- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فقد روى له البخاري مقروناً، وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث عند مسلم وغيره، فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه أحمد 3/312-313، والنسائي 5/270 في مناسك الحج باب وقت رمي جمرة العقبة يوم النحر، وابن خزيمة 2968، والدارقطني 2/275 من طرق عن ابن إدريس، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/119، والدارمي 5/85، وأبو داوُد 1971 في المناسك باب رمي الجمار، والترمذي 894 في الحج باب ما جاء في رمي يوم النحر ضحى، وقال: هذا حديث حسن صحيح وابن حزيمة 2876 2968، وابن الجارود 474، والطحاوي 2/220، والدارقطني 2/275، والبيهقي 5/131و 148-149، والبغوي 1967، وأبو نعيم في المستخرج، ومن طريقه ابن حجر في تغليق التعليق 3/107 من طرق عن ابن جريج، به وذكره البخاري في الحج باب رمي الجمار، في ترجمة الباب

يَتَقَدَّمُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَا الْقِبْلَةَ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، وَيَقُولُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ پہلے جمرہ کو سات کنکریاں مارتے تھے ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاتے وہ طویل قیام کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔ دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے تھے پھر ذات عقبہ والے جمرہ کو وادی کے نشیبی حصے سے کنکریاں مارتے تھے وہ اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے پھر واپس آجاتے تھے اور یہ کہتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرِّعَاءِ بِمَكَّةَ، أَنْ يَّجْمَعُوا رَمْيَ الْجِمَارِ فَيَرْمُوهُ الْيَوْمَيْنِ فِي يَوْمٍ

مکہ میں موجود چرواہوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمرہ کی رمی کو جمع کر لیں اور دو دن کی رمی ایک ہی دن میں کر لیں

3888 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ،

3887– حديث صحيح، إسناده قوي، طلحة بن يحيى وهو ابن النعمان بن أبي عياش الزرقي– وثقه يحيى بن معين، وعثمان بن أبي شيبة وأبو داؤد، وقال أحمد: مقارب الحديث، وقال أبو حاتم: ليس بالقوى، وقد روى له البخارى مقروناً، واحتج به مسلم، وأبو داؤد، والنسائي، وابن ماجه، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه البخارى 1751 في الحج باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقل القبلة، ومن طريقه البغوى 1968 عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه 3032 في المناسك باب إذا رمى جمرة العقبة لم يقف عندها، عن عثمان بن أبي شيبة، به مختصراً. وأخرجه الدارمي 2/63، والبخارى 1753 باب الدعاء عند الجمرتين، وابن خزيمة 2972، والنسائي 5/276–277 في مناسك الحج باب الدعاء بعد رمى الجمار، والدارقطني 2/275، والحاكم 1/478، والبيهقي 5/148 من طرق عن عثمان بن عمر، عن يونس، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخارى 1752 عن سليمان هو ابن بلال– عن يونس، به.

3888– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير أبي البدّاح، وهو ابن عاصم بن عدى، ونسب هنا إلى جده، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة. عبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم. وأخرجه أحمد 5/450، والحميدى 854، والترمذى 954 في الحج باب الرخصة في رمي الجمار، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حزم، عن ابيه أن أبا البداح بن عاصم بن عدى، أخبره عن أبيه، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/450، والدارمي 2/61–62، والبخارى في التاريخ الكبير 6/477 تعليقاً، وأبو داؤد 1975 في الحج باب رمي الجمار، والترمذى 955، والنسائي 5/273، وفي الكبرى كما في التحفة 4/226 وابن ماجه 3037 في الحج باب تأخير رمي الجمار من عذر، وأبو يعلى في المسند 315/1، وابن خزيمة 2975و2979، وابن الجارود في المنتقى 478 والحاكم 1/478، والبيهقي 5/150، والبغوى 1970 وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه ابن خزيمة 2976 و2978 من طريقين عن عبد الله بن أبي بكر، به. وأخرجه ابن ماجه 3036، وابن خزيمة 2977 من طريقين عن ابن عيينة، عن عبد الله بن أبي بكر، عن عبد الملك بن أبي بكر، عن أبي البداح، به. وأخرجه ابو داؤد 1976 ومن طريقه البيهقي 5/151 عن مسدد، حدثنا سفيان، عن عبد الله ومحمد ابني أبي بكر، عن أبيهما، عن أبي البداح، به. وأخرجه أحمد 5/450، والطحاوى 2/222، والبيهقي 5/150–151 من طرق عن ابن جريج، عن محمد بن ابي بكر، عن أبيه، عن أبي البداح، به.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ، اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا، وَيَدَعُوا يَوْمًا

ابوالبداح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اونٹوں کے) چرواہوں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن نہ ماریں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْعَبَّاسِ، وَاَهْلِهِ اَنْ يُبَيِّتُوا بِمَكَّةَ لَيَالِي مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِمْ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کریں کیونکہ انہوں نے (حاجیوں کو آب زم زم پلانا ہوتا ہے)

3889 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ فَاَذِنَ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کریں اس کی وجہ یہ تھی۔ انہوں نے (حاجیوں کو) پانی پلانا ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرِ لِلْعَبَّاسِ، اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ رُخْصَةٍ، وَنَدْبٍ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ حَتْمًا وَاِيجَابًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے یہ حکم رخصت اور استحباب کے طور پر ہے لازمی اور ایجاب کے طور پر نہیں ہے

3890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْعَبَّاسِ اَنْ يَّبِيتَ بِمَكَّةَ اَيَّامَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ

3889- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري 1745 في الحج باب هل يبيت أصحاب السقاية أو غيرهم بمكة ليالي منى، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/22 عن عبد الله بن نمير، ومسلم 1315 346 في الحج باب وجوب المبيت بمنى أيام التشريق والترخص في تركه لأهل السقاية، وأبو داوُد 1959 في المناسك باب يبيت بمكة ليالي منى، وابن ماجه 3065 في المناسك باب البيتوتة بمكة ليالي منى، وابو نعيم في المستخرج كما في تغليق التعليق 3/106، والبيهقي 5/153 من طرق عن عبد الله بن نمير، بِه . وانظر ما بعده .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ منیٰ کے دنوں کی راتیں مکہ میں بسر کرے' کیونکہ انہوں نے حاجیوں کو (آب زمزم) پلانا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرِنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس چیز کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3891 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ مُوْسَى بْنُ طَارِقٍ السَّكْسَكِيُّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَاَذِنَ لَهُ مِنْ اَجْلِ السِّقَايَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کرے' کیونکہ انہوں نے (حاجیوں کو آب زمزم) پلانا ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پلانے کی خدمت کی وجہ سے انہیں اس بات کی اجازت دے دی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَّصْفِ اَيَّامِ مِنًى، وَاِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَمَّنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو منیٰ کے ایام کے بارے میں ہے اور اس شخص سے حرج ساقط ہونے کے بارے میں ہے جو دو دن گزرنے کے بعد وہاں سے پہلے ہی چلا جاتا ہے

3892 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ،

3890– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه مسلم 1315، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 6/163 عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي 5/153 من طريق أحمد بن سهل، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/75، والبخاري 1743، من طريقين عن عيسى بن يونس، بِهِ . وأخرجه الشافعي 1/361، وأحمد 2/19 و 29، والدارمي 2/75، والبخاري 1634 في الحج باب سقاية الحاج، و 1744، ومسلم 1315، وأبو داوٗد 1959، وابن خزيمة 2957، وابن الجارود 490، والبيهقي 5/153، والبغوي 1969 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهِ . وانظر ما بعده .

3891– حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله، علي بن زياد اللحجي: ذكره المؤلف في الثقات 8/470، وقال: من أهل اليمامة، سمع ابن عيينة، وكان راوياً لأبي قرة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات سنة ثمان واربعين ومئتين . وأبو قرة موسى بن طارق: روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين .

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ اَدْرَكَ، اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَاَخَّرَ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: لَيْسَ عِنْدَكُمْ بِالْكُوفَةِ حَدِيثٌ اَشْرَفُ وَلَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حج عرفات (میں وقوف کا نام) ہے جو شخص مزدلفہ کی رات صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ جاتا ہے وہ منیٰ کے ایام جو تین دن ہیں۔ انہیں پالیتا ہے جو شخص دو دنوں کے بعد پہلے چلا جائے تو اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو ٹھہرا رہے اور تین دن کے بعد جائے اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے کہا: آپ لوگوں کے پاس کوفہ میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہوگی جو اس حدیث سے زیادہ معزز اور عمدہ ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْحَاجِّ بِمِنًى اَيَّامَ مَقَامِهِ بِهَا

حاجی کے منیٰ میں قیام کے دوران نماز ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

3893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ، ثُمَّ صَلَّى عُثْمَانُ بَعْدُ اَرْبَعًا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي مَعَ الْاِمَامِ بِصَلَاتِهِ، فَاِذَا صَلَّى وَحْدَهُ صَلَّى اَرْبَعًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

3892- إسناده صحيح على شرط السيخين غير صحابية، فقد أخرج حديثه هذا أصحاب السنن وأخرجه البيهقي 5/116: أخبرنا أبو الحسن محمد بن الحسين بن داوٗد العلوى، حدثنا أبو حامد أحمد بن الحسن، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، بهذا الإسناد وأخرجه البغوى 2001 من طريق محمد بن سهل بن عبد الله القهستانى، حدثنا عبد الرحمٰن بن بشر، به . وأخرجه الحميدى 899عن سفيان، والترمذى 890 فى الحج باب ما جاء فيمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج، عن ابن أبى عمر، عن سفيان، به . وأخرجه أحمد 4/309-310، والبخارى تعليقاً فى التاريخ الكبير 5/243، وأبو داوٗد 1949 فى المناسك باب من لم يدرك عرفة، والترمذى 889، والنسائى 5/164-165 فى مناسك الحج باب فى من لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بالمزدلفة، وابن ماجه 3015 فى الحج باب من أتى عرفة قبل الفجر من جمع، وابن خزيمة 2822، والطحاوى 2/209-210، والدارقطنى 2/240، والحاكم 1/464، والبيهقى 5/152و 173، من طرق عن سفيان الثورى، عن بكير، به . وأخرجه الطيالسى 1309و 1310، وأحمد 4/309و 310، والدارمى 2/59، والطحاوى 2/210، والدارقطنى 2822، والحاكم 2/278، والبيهقى 5/73 من طرق عن شعبة عن بكير بن عطاء، به . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى .

3893- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 2758 .

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان بھی (دو رکعات ہی ادا کرتے تھے) پھر اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہاں چار رکعات ادا کرنا شروع کر دیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی اقتداء میں اس کی نماز کے مطابق نماز ادا کرتے تھے جب تنہا نماز ادا کرتے تھے' تو چار رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ التِّجَارَةِ لِلْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حاجی اور عمرہ کرنے والے شخص کے لیے تجارت کرنا مباح ہے

3894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): عُكَاظُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقٌ كَانَتْ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ كَاَنَّهُمْ تَاَثَّمُوا، اَنْ يَتَّجِرُوا فِي الْحَجِّ، فَسَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ) (البقرة: 198) فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:۔ عکاظ' ذوالجاز یہ زمانہ جاہلیت کے بازار تھے (جو حج کے موقع پر لگا کرتے تھے) جب اللہ تعالیٰ نے اسلام (کو غلبہ عطا کر دیا)' تو لوگوں نے حج کے موقع پر تجارت کرنے کو گناہ سمجھا لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے' اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو''۔

(اس سے مراد یہ ہے) کہ حج کے موقع پر ایسا کرتے ہو۔

3894- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير الحسن بن الصباح، فمن رجال البخاري سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه البخاري 2050 في البيوع باب ما جاء في قوله عز وجل: (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ) (الجمعة: 10)، و 2098 باب الأسواق التي كانت في الجاهلية فتبايع الناس بها في الإسلام، و 4519 في التفسير باب (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198)، والطبراني 11213، والبيهقي 4/333، والبغوي في التفسير 1/173-174 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 1770 في الحج باب التجارة أيام المواسم والبيع في الأسواق، والطبري في جامع البيان 13769، والواحدي في أسباب النزول ص 38 من طرق عن ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به . وأخرجه أبو داود 1734 في الحج باب الكرى، والبيهقي 4/333-334 من طريق ابن أبي ذئب، عن عطاء بن أبي رباح، عن عبيد بن عمير، عن ابن عباس، به .

بَابٌ، الْإِفَاضَةُ مِنْ مِنًى لِطَوَافِ الصَّدْرِ

باب: منیٰ سے طواف صدر کے لیے روانہ ہونا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ نُزُولُ الْمُحَصَّبِ لَيْلَةَ النَّفْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ روانگی کی رات وادی محصب میں پڑاؤ کرے

3895 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَمَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْمُحَصَّبَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وادی محصب میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اِذَا اَرَادَ الْقُفُولَ اَنْ يَّتَحَصَّبَ لَيْلَتَئِذٍ لِيَكُوْنَ اَسْهَلَ لِظَعْنِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ حاجی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ واپسی کا ارادہ کرے تو وہ اس رات کو وادی محصب میں پڑاؤ کرے تاکہ اس کے لیے نکلنا آسان ہو

3896 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ اَسْمَاءَ، وَعَائِشَةَ كَانَتَا لَا تُحَصِّبَانِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ

3895– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الترمذي 921 في الحج باب ما جاء في نزول الأبطح، وابن ماجه 3069 في المناسك باب نزول المحصب، وابن خزيمة 2990 من طرق عن عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، به . والمحصَّب: اسم مفعول من الحصباء أو الحصب، وهو الرمي بالحصى، وهو موضع فيما بين مكة ومنى، وهو إلى منى أقرب . وقد نقل ابن المنذر الاختلاف في استحبابه مع الاتفاق على أنه ليس من المناسك، وانظر الفتح 3/592 .

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وادی محصب میں پڑاؤ نہیں کیا کرتی تھیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں اس لئے پڑاؤ کیا تھا کیونکہ یہ روانگی کے لئے زیادہ آسان تھا۔



3896– إسناده صحيح على شرط الشيخين، سفيان: هو الثوری ۔ وأخرجه البخاری 1765 فی الحج باب المحصب، والبيهقی 5/161 من طريق أبی نعيم عن سفيان، بهذا الإسناد ۔ وأخرجه أحمد 6/41 و 190 و 207 و 230، ومسلم 1311 فی الحج باب النزول بالمحصب يوم النفر والصلاة به وابو داوٗد 2008 فی المناسك باب التحصيب، والترمذی 923 فی الحج باب من نزل بالأبطح، وابن ماجه 3067 فی المناسك باب نزول المحصب، والبيهقی 5/161 من طرق عن هشام بن عروة، بِهٖ ۔ وأخرجه أحمد 6/225 من طريق معمر، عن الزهری، عن عروة، بِهٖ ۔ وليس عندهم ذكر الأسماء ۔ وأخرج أحمد 6/245 من طريق ابن أبی مليكة عن عائشة قالت: ثم ارتحل حتى نزل الحصبة، قالت: والله ما نزلها إلا من أجلی ۔

فَصْلٌ

فصل

3897 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُوْنَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ کسی بھی سمت سے روانہ ہو جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص اس وقت تک واپس روانہ نہ ہو جب تک وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِبَعْضِ النِّسَاءِ فِي اسْتِعْمَالِ هٰذَا الشَّيْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ

بعض خواتین کے لیے اس بات کی رخصت کا تذکرہ کہ وہ اس ممنوعہ چیز پر عمل کر سکتی ہیں

3898 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): رَخَّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ، قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

3897– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخارى . سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه الشافعى 1/362، والحميدى 502، وأحمد 1/222، والدارمى 2/72، ومسلم 1327 فى الحج باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، وأبو داؤد 2002 فى المناسك باب الوداع، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 5/8، وابن خزيمة 2999و 3000، والطحاوى 2/233، وابن الجارود 495، والطبرانى 1986، والبيهقى 5/161 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وانظر الحديث التالى .

3898– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامى: ثقة روى له النسائى ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الدارمى 2/72، والبخارى 329 فى الحيض باب المرأة تحيض بعد الإفاضة، و 1760 فى الحج باب إذا حاضت المرأة بعدما أفاضت، من طريقين عن وهيب بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعى 1/364، والحميدى 502، والبخارى 1755 فى الحج باب طوا الوداع، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 5/12، والطحاوى 2/233، والبيهقى 5/161 من طريق سفيان عن ابن طاووس، به . وأخرجه الشافعى 1/364، والحميدى 502 من طريق سفيان عن سليمان الأحول، عن طاووس، به .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) حیض والی خواتین کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ جب اسے حیض آیا ہو تو وہ (بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے) روانہ ہو سکتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک اللہ کے رسول نے ان خواتین کو اس بات کی رخصت دی ہے۔

3899 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسَرِّحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّى الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسَرِّحٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، اِلَّا الْحُيَّضَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص حج کرے اسے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے' البتہ حیض والی خواتین کا حکم مختلف ہے۔ اللہ کے رسول نے انہیں رخصت دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ اِنَّمَا رَخَّصَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ عَهْدُهَا بِالْبَيْتِ اِذَا كَانَتْ طَافَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی عورت کے لیے اس بات کی رخصت ہے کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس روانہ ہو سکتی ہے جبکہ وہ اس سے پہلے طواف کر چکی ہو

3900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

3899- إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين غير الوليد بن عبد الملك بن مسرح، فقد ذكره المؤلف فى الثقات 9/227، وقال عنه: مستقيم الحديث، وقال أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه 9/10: صدوق . عيسى بن يونس: هو ابن أبى إسحاق السبيعى . وأخرجه ابن خزيمة 3001، والترمذى 944 فى الحج باب ما جاء فى المرأة تحيض بعد الإفاضة، والطحاوى 2/235، والطبرانى فى الكبير 13393، والحاكم 1/469-470 من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حسن صحيح وصححه الحاكم على شرط الشيخين . وأخرجه ابن ماجه 3071 فى المناسك باب طواف الوداع، من طريق طاوس عَنِ ابْنِ عُمَرَ بنحوه .

3900- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/192-193 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/99 عن محمد بن عبيد، عن عبيد الله بن عمر، به . وأخرجه أحمد 6/207، ومسلم 1211 384 فى الحج: باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، والطحاوى 2/234 من طرق عن أفلح عن القاسم به . وأخرجه مالك 1/412 فى الحج: باب إفاضة الحج، ومن طريقه البخارى 328 فى الحيض: باب المرأة تحيض بعد الإفاضة، ومسلم 1211 385 والنسائى 1/194 فى الحيض: باب المرأة تحيض بعد الإفاضة، والطحاوى 2/234، والبيهقى 5/165 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرِ بْنِ حزم، عن عمرة، عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/122، و175، و223، و224، و253، والدارمى 2/568، ومسلم 1211 387 وابن ماجه 3073 فى الحج: باب الحائض تنفر قبل أن تودع، والطحاوى 2/233-234، والبيهقى 5/162-163، والبغوى 1975 من طرق عن إبراهيم النخعى، عن الأسود، عن عائشة . وأنظر الحديث رقم 3902 و 3903 و 3904 و 3905 .

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَى صَفِيَّةَ اِلَّا حَابِسَتَنَا، قَالَ: مَا شَانُهَا؟ ، قُلْتُ: حَاضَتْ، قَالَ: اَمَا كَانَتْ طَافَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ ، قُلْتُ: بَلٰى وَلٰكِنَّهَا حَاضَتْ، قَالَ: فَلَا حَبْسَ عَلَيْهَا فَلْتَنْفِرْ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا خیال ہے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی: انہیں حیض آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ پہلے طواف نہیں کر چکی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں لیکن انہیں حیض آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس کا رکنا ضروری نہیں ہے وہ روانہ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ النُّفَسَاءِ حُكْمُ الْحَائِضِ فِيْ هٰذَا الْفِعْلِ، اِذِ اسْمُ النِّفَاسِ يَقَعُ عَلَى الْحَيْضِ، وَالْعِلَّةُ فِيهِمَا وَاحِدَةٌ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، اس فعل میں نفاس والی عورت کا حکم بھی

حیض والی عورت کی مانند ہے۔ کیونکہ لفظ "نفاس" حیض کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، اور دونوں میں علت ایک ہی ہے۔

3901 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا اَنَا مُضْجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ، اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ، فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَفِسْتِ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ

❀❀ سیّدہ زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لحاف میں لیٹی ہوئی تھی اسی دوران مجھے حیض آ گیا میں اٹھ کر آ گئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے رکھے (اور واپس آئی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آ گیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں آپ کے ساتھ لحاف میں لیٹ گئی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ الْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا كَانَتْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ رُؤْيَتِهَا الدَّمَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، حیض والی عورت اگر خون دیکھنے سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہو

3901- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 1363 .

تو اس کے لیے (واپس) روانہ ہونا مباح ہے۔

3902 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَحَابِسَتُنَا هِيَ؟، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ، قَالَ: فَلَا اِذًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ آپ کو بتایا گیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اِذَا حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ اَنْ تَنْفِرَ

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ، جب اسے طواف افاضہ کے بعد حیض آئے، تو (حکم یہ ہے کہ وہ) روانہ ہو جائے

3903 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، وَعُرْوَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَمَا طَافَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

3902- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ" 1/412 في الحج: باب إفاضة الحج ومن طريقه أخرجه البخاري 1757 في الحج: باب إذا حاضت بعد ما أفاضت والطحاوي 2/234، والبيهقي 5/162 والبغوي 1974 . وأخرجه الشافعي 1/367، وأحمد 6/39، ومسلم 1211 في الحج: باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، والترمذي 943في الحج: باب ما جاء في المرأة تحيض بعد الإفاضة، من طرق عبد الرحمٰن بن القاسم، به . وأنظر ما بعده .

3903- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن موهب وهو ثقة روى له أبو داؤد والنسائي . وأخرجه أحمد 6/82، ومسلم 1211 في الحج: باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 4401في المغازي: باب حجة الوداع، ومسلم 1211 383 من طريقين عن الزهري، به . وأخرجه الشافعي 1/367 وأحمد 6/38 وابن ماجة 3072 في المناسك: باب الحائض تنفر قبل أن تودع، وابن خزيمة 3002 وابن الجارد 496 والبيهقي /5 162 من طرق عن سفيان بن عيينة، وأحمد 6/164 من طريق معمر، والبيهقي /5 162من طريق شعيب، والطحاوي 2/234، والبيهقي 5/162 من طريق يونس، أربعتهم عن الزهري، عن عروة عن عائشة وأخرجه أحمد 6/202 و 207 و 213، ومالك في "الموطأ" 1/413 في الحج: باب إفاضة الحج، ومن طريقه أخرجه: الشافعي 1/366، وأبو داؤد 2003 في المناسك: باب الحائض تخرج بعد الإفاضة، والطحاوي 2/234، والبيهقي /5 162، من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة . وأخرجه أحمد 6/85، والبخاري 1733 في الحج: باب الزيارة يوم النحر، ومسلم 1211 386 من طريقين عن أبي سلمة، عن عائشة .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْتَنْفِرْ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو طواف کرنے کے بعد حیض آ گیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ان کے حیض کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ طواف افاضہ کر چکی ہے اس کے بعد انہیں حیض آیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روانہ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَائِضَ اِنَّمَا رُخِّصَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اٰخِرَ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ، اِذَا كَانَتْ طَافَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، حیض والی عورت کے لیے یہ رخصت ہے کہ وہ روانہ ہو جائے، اگرچہ اس نے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کیا ہو۔ اور وہ اس سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہو

3904 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَى صَفِيَّةَ اِلَّا حَابِسَتَنَا، قَالَ: وَمَا شَاْنُهَا؟، قَالَتْ: حَاضَتْ، قَالَ: اَمَا كَانَتْ اَفَاضَتْ؟، قُلْتُ: بَلٰى وَلٰكِنَّهَا حَاضَتْ، قَالَ: فَلَا حَبْسَ عَلَيْهَا فَلْتَنْفِرْ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا خیال ہے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: انہیں حیض آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ طواف افاضہ کر چکی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' لیکن انہیں حیض آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس کا رکنا ضروری نہیں ہے وہ روانہ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَاَبِي سَلَمَةَ،

3904– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 3900 .

3905– إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو مكرر 3903 .

(متن حدیث):اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيّ بَعْدَمَا اَفَاضَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ:فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اَحَابِسَتُنَا هِيَ؟ ، فَقُلْتُ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ، وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَلْتَنْفِرْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کوطواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آ گیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ان کے حیض کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں طواف افاضہ کرنے کے بعد انہیں حیض آیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روانہ ہوسکتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، باہر سے (حج کے لیے) آنے والا شخص افاضہ کے بعد کتنا عرصہ (مکہ میں) قیام کرسکتا ہے؟

3906 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ:حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث):سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ:مَا سَمِعْتَ فِيْ سُكْنٰى مَكَّةَ فَقَالَ:حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:لِلْمُهَاجِرِ ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدَرِ

عبدالرحمٰن بن حمید بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا: مکہ میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں آپ نے کیا سنا ہے' تو انہوں نے بتایا: علاء بن حضرمی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باہر سے آنا والا شخص طواف صدر کرنے کے بعد تین دن تک (مکہ میں ٹھہر سکتا ہے)''۔

3906- إسناده صحيح على شرط الشيخين .يحيى بن سعيد: هو القطان، وسفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه الشافعي 1/368 وأحمد 4/339 والحميدى 844 ومسلم 1352 442 فى الحج: باب جواز الإقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج والعمرة ثلاثة أيام بلا زيارة، والترمذى 949 فى الحج: باب ما جاء أن يمكث المهاجر بمكة بعد الصدر ثلاثا والنسائى 3/122 فى تقصير الصلاة: باب المقام الذى يقصر بمثله الصلاة، والطبرانى فى الكبير 18/171 والبيهقى 3/147 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/52 والبخارى 3933 فى مناقب الأنصار: باب إقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه، وأبو داوُد 2022 فى المناسك: باب الإقامة بمكة، والنسائى 3/121-122 وفى الحج من "الكبرى" كما فى التحفة 8/248 وابن ماجة 1073 فى إقامة الصلاة: باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة، والطبرانى 18/169 و170 و172 و173، والبيهقى 3/147 من طرق عن عبد الرحمٰن بن حميد به .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُهَاجِرِ ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدَرِ اَرَادَ بِهِ الْمُكْثَ بِمَكَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا باہر سے آنے والے شخص کے لیے یہ فرمان کہ

وہ طواف صدر کے بعد تین (دن) رہ سکتا ہے اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ (تین دن تک) مکہ مکرمہ میں ٹھہر سکتا ہے

3907 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ ثَلَاثًا بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

❁❁ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باہر سے آنے والا شخص اپنے حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد تین دن تک (مکہ میں) ٹھہر سکتا ہے''۔

ذِكْرُ الثَّنِيَّةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اَنْ يَّكُوْنَ خُرُوْجُهُ مِنْ مَكَّةَ مِنْهَا

اس گھاٹی کا تذکرہ، حاجی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہاں سے مکہ سے باہر جائے

3908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنْ ثَنِيَّةِ السُّفْلٰى

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذی طویٰ میں رات بسر کی پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی اس کے بعد مکہ میں داخل ہوئے۔

3907– إسناده صحيح على شرط البخاري وهو مكرر ما قبله .

3908– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مفرقا أحمد 2/16 و22، والدارمي 2/70، والبخاري 1576في الحج: باب من أين يخرج من مكة، و 1574 باب دخول مكة نهارا أو ليلا، ومسلم 1257 في الحج: باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا والخروج منها من الثنية السفلى، والنسائي 5/200 في مناسك الحج: باب من أين يدخل مكة، وابن خزيمة 961 والبيهقي 5/71–72 من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه مفرقا أيضا أحمد 2/14، والدارمي 2/71، ومسلم 1257 223 وابن ماجه 2940 في المناسك: باب دخول مكة، والبيهقي 5/71 من طرق عن عبيد الله به . وأخرجه مالك 1/324 في الحج: باب غسل المحرم، وأحمد 2/47–48، والبخاري 1575في الحج: باب من أين يدخل مكة، ومسلم 1259 227 وأبو داوُد 1865 و 1866 في المناسك: باب دخول مكة، والبيهقي5/72، من طرق عن نافع، به .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بطحا میں موجود بالائی گھاٹی کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے اور (واپس جاتے ہوئے) آپ زیریں گھاٹی کی طرف سے تشریف لے گئے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّكُوْنَ رُجُوعُ الْمَرْءِ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى بَلَدِهِ عَلَيْهِ

اس جگہ کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ مکہ سے اپنے شہر کی طرف واپس جاتے ہوئے اس جگہ سے ہو کر جائے

3909 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْفَرْوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ، وَاِذَا رَجَعَ رَجَعَ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے باہر تشریف لے گئے تھے' تو آپ شجرہ کے راستے سے تشریف لے گئے تھے اور جب آپ واپس تشریف لائے تھے' تو آپ معرس کے راستے سے تشریف لائے تھے۔



3909– إسناده حسن . هارون بن موسى الفروى لا بأس به، وعبد الله بن الحارث الجمحي: هو عبد الله بن الحارث بن محمد بن حاطب الحاطبي الجمحي، صدوق، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين .

بَابُ الْقِرَانُ

حج قران کا بیان

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدِ احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا فِي اسْتِحْبَابِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے ہمارے بعض ائمہ نے حج کے لیے، عمرے کے ہمراہ فائدہ حاصل کرنے، (یعنی حج تمتع کے) مستحب ہونے پر استدلال کیا ہے

3910 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ، فَقَالَ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ صبی بن معبد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حج اور عمرے کا احرام ایک ساتھ باندھ لیا۔ انہوں نے (بعد میں) اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری رہنمائی تمہارے نبی کی سنت کی طرف کی گئی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اِهْلَالِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ بِمَا اَهَلَّ بِهِ

احرام (یا تلبیہ) کی اس صفت کا تذکرہ، جس کے مطابق صبی بن معبد نے احرام باندھا (یا تلبیہ پڑھا) تھا

3911 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ،

3910- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الصبي بن معبد، فقد روى له أصحاب السنن إلا الترمذي، وهو ثقة . وانظر ما بعده .

3911- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله . وأخرجه أحمد 1/25، وابن ماجه 2970 في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة، والبيهقي 5/ 16من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/ 14 و 34 و 37 و 53، وأبو داوُد 1799 في المناسك: باب الإقران، والنسائي 5/146-147، و 147- 148، وابن ماجه 2970 وابن خزيمة 3069 والبيهقي 4/352 و354 من طرق عن شقيق بن سلمة، بِه .

(متن حدیث): قَالَ: كَثِيرًا مَا كُنْتُ آتِي الصُّبَيَّ بْنَ مَعْبَدٍ اَنَا وَمَسْرُوقٌ نَسْاَلُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: كُنْتُ امْرَاً نَصْرَانِيًّا، فَاَسْلَمْتُ، فَاَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ، وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا بِالْقَادِسِيَّةِ، فَقَالَا: لَهٰذَا اَضَلُّ مِنْ بَعِيرِ اَهْلِهِ، فَكَاَنَّمَا حُمِلَ عَلَيَّ بِكَلِمَتِهِمَا جَبَلٌ حَتّٰى قَدِمْتُ مَكَّةَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ بِمِنًى، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمَا، فَلَامَهُمَا، وَاَقْبَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ

❀❀ ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اکثر صبی بن معبد کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ میں اور مسروق ان سے ان کے واقعہ کے بارے میں دریافت کرتے تھے انہوں نے بتایا: میں ایک عیسائی شخص تھا۔ میں نے اسلام قبول کیا میں نے حج اور عمرے کا احرام باندھ لیا۔ سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے مجھے (حج اور عمرے کا ایک ساتھ) تلبیہ پڑھتے ہوئے سا' میں (قادسیہ) میں ان دونوں کا تلبیہ پڑھ رہا تھا' تو ان دونوں نے کہا: یہ شخص اپنے گھر کے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہے' تو ان دونوں کی اس بات سے گویا میرے اوپر پہاڑ جتنا وزن آ گیا' یہاں تک کہ جب میں مکہ آیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت منیٰ میں موجود تھے میں نے اس بات کا تذکرہ ان کے سامنے کیا' تو انہوں نے ان دونوں کو ملامت کی اور میری طرف رخ کیا اور بولے: تمہاری تمہارے نبی کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے یہ بات انہوں نے دومرتبہ ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّجْعَلَ اِهْلَالَهُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مَعًا

جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جاتا ہے، اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھے

3912 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا ، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ اَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ اَحَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ

3912– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم 3792 و3795 و3834 و3835 . وأخرجه من طريق مالك: البخاري 1556 في الحج: باب كيف تهل الحائض والنفساء، و 1638 باب طواف القارن، و 4395في المغازي: باب حجة الوداع، ومسلم 1211في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، وأبوداؤد 1781 في المناسك: باب إفراد الحج، وابن خزيمة 2607 وابن الجارود 422، والبيهقي4/346 و353 . وأخرجه الحميدي 203، والبخاري316 في الحيض: باب امتشاط المرأة عند غسلها من الحيض، و 319 باب كيف تهل الحائض بالحج والعمرة، ومسلم 1211، وابن خزيمة 2605 والبيهقي 1/182، وابن الجارود 421 من طرق عن الزهري، به . وأخرجه البخاري 1562 في الحج: باب التمتع والقران والإفراد بالحج، والطحاوي 2/104، والبيهقي5/109 من طرق عن مالك، عن أبي الأسود يتيم عروة، عن عروة، به– وانظر 3927 .

بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، وَاَمَّا الَّذِينَ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ، وَجَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا، قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ، وَاَنَا حَائِضٌ، لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو وہ حج اور عمرے کا تلبیہ پڑھے اور وہ اس وقت احرام نہیں کھولے گا' جب تک وہ ان دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا (یا جو عمرے کا تلبیہ پڑھ رہے تھے) انہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کو کھول دیا جب وہ لوگ منیٰ سے واپس آئے' تو انہوں نے اپنے حج کے لئے دوسری مرتبہ طواف کیا' البتہ جن لوگوں نے حج کا تلبیہ پڑھا تھا انہوں نے حج اور عمرے کو جمع کر دیا تھا' تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مکہ آئی' تو مجھے حیض آ چکا تھا میں بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکی اور صفا و مروہ کی سعی بھی نہیں کر سکی میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بالوں کو کھول دو کنگھی کر لو اور حج کا تلبیہ پڑھو اور عمرے کو چھوڑ دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا جب میں نے حج مکمل کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ہمراہ تنعیم بھیجا' تو وہاں سے میں نے (عمرے کا تلبیہ پڑھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے اس عمرے کی جگہ ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَمَتِّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ يُجْزِئُهُ اَنْ يَّطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا، وَيَسْعَى سَعْيًا وَاحِدًا لِعُمْرَتِهٖ وَحَجِّهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، عمرہ کے ساتھ حج کرنے والے شخص کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنے عمرہ اور حج کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کرے، اور ایک ہی سعی کرے

3913 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ

3913– إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن أبي عمر العدني: اسمه محمد بن يحيى بن أبي عمر، وهو من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة، وأيوب بن موسى: هو ابن عمر بن سعيد بن العاص . وأخرجه النسائي 5/226 في مناسك الحج: باب طواف القارن، عن علي بن ميمون الرقي، عن سفيان، عن أيوب بن موسى، وإسماعيل بن أمية، وعبيد الله بن عمر بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/225–226، وابن خزيمة 2743، والطحاوي 2/297 من طرق عن سفيان، عن أيوب بن موسى، عن نافع، به . وأخرجه البخاري 1640 في الحج: باب طواف القارن، و 1693 باب من اشترى الهدى من الطريق، من طريقين عن أبي أيوب السختياني به . وأخرجه مسلم 1230 181 .

الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَطَافَ لَهُمَا سَبْعًا، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے کو جمع کیا۔ انہوں نے ان دونوں کے لئے سات مرتبہ طواف کیا اور سات مرتبہ سعی کی اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ طَوَافِ الْقَارِنِ إِذَا قَرَنَ بَيْنَ حَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ

حج قران کرنے والے کے طواف کی صفت کا تذکرہ، جب اس نے حج اور عمرہ کو ملا لیا ہو

3914 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کا طواف صرف ایک مرتبہ کیا تھا جو آپ کے حج اور عمرے (دونوں) کے لئے تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: حج قران کرنے والا دو مرتبہ طواف کرے گا

3915 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، وَالْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

3914- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 3819، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير في تلك الرواية بالتحديث .

3915- إسناده ضعيف فإن حديث الدراوردي- وهو عبد العزيز بن محمد- عن عبد الله بن عمر منكر كما قال النسائي . وأخرجه البيهقي 5/107 من طرق عن أحمد بن أبي بكر الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/67، والدارمي 2/43، والترمذي 948 في الحج: باب ما جاء أن القارن يطوف طوافا واحدا، وابن ماجه 2975 في المناسك: باب طواف القارن، والدار القطني 2/97 والطحاوي 2/197 من طرق عن الدراوردي به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب، تفرد به الدراوردي، وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر ولم يرفعوه، وهو أصح .

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْ حَجَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص حج اور عمرے کو جمع کر لے وہ ان دونوں کے لئے ایک مرتبہ طواف کرے گا اور وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا' جب تک اس سے فارغ نہیں ہو جاتا"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے:

حج قران کرنے والا دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرے گا

3916 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ، وَلَا يَحِلَّ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ، ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص حج اور عمرے کو اکٹھا کر لے تو ایک ہی طواف ان دونوں کے لئے کافی ہوگا اور ایسا شخص اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا' جب تک قربانی کا دن نہیں آ جاتا پھر وہ ان دونوں کا احرام ایک' ہی دفعہ کھولے گا"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ، وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے:

حج قران کرنے والا دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرے گا

3917 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا

3916- إسناده ضعيف وهو مكرر ما قبله

3917- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو مكرر 3912 .

جَمِيْعًا ، قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَاْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ، اَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ ، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوْا، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى بِحَجِّهِمْ، وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَجَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا تلبیہ پڑھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو وہ عمرے کے ساتھ حج کا بھی تلبیہ پڑھے پھر وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا' جب تک وہ ان دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں مکہ آئی' تو مجھے حیض آ گیا میں نے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا اور صفا و مروہ کی سعی بھی نہیں کی۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کرو اور عمرے کو چھوڑ دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا جب ہم نے حج مکمل کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ہمراہ تنعیم بھیجا وہاں سے میں نے عمرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہو گیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جن لوگوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا۔ پھر انہوں نے منیٰ سے واپس آنے کے بعد حج کے لئے دوسری مرتبہ طواف کیا جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے حج کا تلبیہ پڑھا تھا انہوں نے حج اور عمرے کو جمع کر لیا تھا' تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي اَمَرَهُمُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا وَصَفْنَا فِيهِ بَعْدَ تَقَدُّمَتِهِمُ الْاِهْلَالَ بِعُمْرَةٍ

اس مقام کا تذکرہ، جہاں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کو اس بات کا حکم دیا، جس کا ذکر ہم نے کیا ہے، حالانکہ پہلے وہ حضرات عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہے تھے

3918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحُرُمِ

3918- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 3795 . أبو بكر الحنفي: هو عبد الكبير بن عبد المجيد البصري .

الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفٍ، قَالَتْ: فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، وَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَا ، قَالَتْ: فَالْاٰخِذُ بِهَا، وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ، قَالَتْ: فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ، فَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهُ؟ ، قُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ، فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: وَمَا شَاْنُكِ؟ ، قَالَتْ: لَا اُصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ، اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ، فَعَسَى اَنْ تُدْرِكِيهَا ، قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِيْ حَجِّهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى، فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى فَاَفَضْتُ الْبَيْتَ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبُ، وَنَزَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا، ثُمَّ ائْتِيَا هُنَا، فَاِنِّي اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ لِذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغْتُ، وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ، ثُمَّ جِئْتُهُ سَحَرًا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ فَرَغْتُمْ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَذِنَ بِالرَّحِيلِ فِيْ اَصْحَابِهٖ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَطَافَ بِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ، فَرَكِبَ، ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں حج کے قابل احترام (مخصوص موسم میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم نے سرف کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس قربانی کا جانور موجود نہ ہو اور وہ اسے عمرے میں تبدیل کرنا چاہتا ہو وہ ایسا کر لے اور جس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے اسے موقوف کر دیا اور کچھ لوگوں نے اسے ترک کر دیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ افراد کا تعلق تھا جو صاحب حیثیت تھے اور ان کے ساتھ قربانی کا جانور موجود تھا وہ عمرہ (کر کے احرام نہیں کھول) سکتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو' تو میں نے عرض کی: میں نے آپ کا وہ فرمان سنا ہے' جو آپ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا ہے' لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیوں تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: میں نماز ادا نہیں کر سکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔ تم آدم کی بیٹیوں سے تعلق رکھنے والی ایک عورت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر بھی وہی چیز مقرر کی ہے' جو ان پر مقرر کی ہے۔ تم اپنے حج کو جاری رکھو۔ عنقریب تم اسے (یعنی عمرے کو) پالوگی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ حج کے لئے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم منیٰ آ گئے اور میں پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی میں نے بیت اللہ کا طواف افاضہ کیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آخری روانگی میں نکلی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی

محصب میں پڑاؤ کیا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: تم اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ اسے عمرے کا احرام بندھوالاؤ۔ تم دونوں فارغ ہو کر یہاں آ جانا میں تم دونوں کا انتظار کروں گا' جب تک تم آ نہیں جاتے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس موقع پر میں نکلی' یہاں تک کہ میں (عمرہ کر کے فارغ ہوگئی) اور میں طواف کر کے فارغ ہوئی پھر میں سحری کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ فارغ ہو گئے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو روانگی کا حکم دیا۔ ہم نے روانگی کی تیاری کر لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بیت اللہ کے پاس سے' صبح کی نماز سے پہلے ہوا آپ نے اس کا طواف کیا پھر (مکہ مکرمہ سے) تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَهُمْ مَا وَصَفْنَا قَبْلَ دُخُولِهِمْ مَكَّةَ مَرَّةً اُخْرٰى مِثْلَ مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ بِسَرِفٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کے مکہ میں داخل ہونے

سے پہلے دوسری مرتبہ اس بات کا حکم دیا، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اور یہ حکم اس حکم کی مانند تھا جو آپ نے ان حضرات (صحابہ کرام) کو "سرف" کے مقام پر دیا تھا

3919 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُوْ خَيْثَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ، وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالذَّرَارِيُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ ، فَقُلْنَا: اَيُّ الْحِلِّ؟ فَقَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِكُوا فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ ، قَالَ: فَجَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ لِلْاَبَدِ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا، كَاَنَّمَا خُلِقْنَا الْاٰنَ، اَرَاَيْتَ الْعَمَلَ الَّذِي نَعْمَلُ بِهٖ، اَفِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ، وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ، اَمْ مِمَّا نَسْتَقْبِلُ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ، وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ ، قُلْتُ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ

3919– حديث صحيح رجاله ثقات الملائي: هو أبو نعيم الفضل بن دكين، وإسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه . وقد تقدم برقم 3791 ورواه مسلم مختصرا، وصرح عنده ابن الزبير بالتحديث . وأخرجه أحمد 3/292–293 عن يحيى بن آدم، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم1318 351 في الحج: باب الإشتراك في الهدى، من طريقين، عن أبي خيثمة، به مختصرا . وأخرجه أحمد3/388 مطولا. ومسلم 1318 مختصرا من طرق عن أبي الزبير به . وأنظر 3921 و3924 .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ اِفْرَادِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ، وَقِرَانِهٖ وَتَمَتُّعِهٖ بِهِمَا مِمَّا تَنَازَعَ فِيْهَا الْاَئِمَّةُ مِنْ لَدُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا، وَيُشَنِّعُ بِهِ الْمُعَطِّلَةُ، وَاَهْلُ الْبِدَعِ عَلٰى اَئِمَّتِنَا، وَقَالُوْا: رَوَيْتُمْ ثَلَاثَةَ اَحَادِيْثَ مُتَضَادَّةً فِيْ فِعْلٍ وَّاحِدٍ، وَرَجُلٍ وَّاحِدٍ، وَحَالَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّزَعَمْتُمْ اَنَّهَا ثَلَاثَتُهَا صِحَاحٌ مِّنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَالْعَقْلُ يَدْفَعُ مَا قُلْتُمْ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانَ مُفْرِدًا قَارِنًا مُتَمَتِّعًا، فَلَمَّا صَحَّ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيْ حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ قَارِنًا مُتَمَتِّعًا مُفْرِدًا صَحَّ اَنَّ الْاَخْبَارَ يَجِبُ اَنْ يُقْبَلَ مِنْهَا مَا يُوَافِقُ الْعَقْلَ، وَمَهْمَا جَازَ لَكُمْ اَنْ تَرُدُّوْا خَبَرًا يَصِحُّ، ثُمَّ لَا تَسْتَعْمِلُوْهُ، اَوْ تُؤْثِرُوْا غَيْرَهُ عَلَيْهِ كَمَا فَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الثَّلَاثَةِ، يَجُوْزُ لِخَصْمِكُمْ اَنْ يَّاْخُذَ مَا تَرَكْتُمْ وَيَتْرُكَ مَا اَخَذْتُمْ، وَلَوْ تَمَلَّقَ قَائِلٌ هٰذَا فِي الْخَلْوَةِ اِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا وَسَاَلَهُ التَّوْفِيْقَ لِاِصَابَةِ الْحَقِّ وَالْهِدَايَةِ لِطَلَبِ الرُّشْدِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَخْبَارِ، وَنَفْيِ التَّضَادِ عَنِ الْاٰثَارِ لَعَلِمَ بِتَوْفِيْقِ الْوَاحِدِ الْجَبَّارِ، اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضَادَ بَيْنَهَا وَلَا تَهَاتُرَ، وَلَا يُكَذِّبُ بَعْضُهَا بَعْضًا اِذَا صَحَّتْ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، لَعَرَفَهَا الْمَخْصُوْصُوْنَ فِي الْعِلْمِ، الذَّابُّوْنَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَذِبَ، وَعَنْ سُنَّتِهِ الْقَدَحَ، الْمُؤْثِرُوْنَ مَا صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْلِ مَنْ بَعْدَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْفَصْلُ بَيْنَ الْجَمْعِ فِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ حَيْثُ اَحْرَمَ، كَذٰلِكَ قَالَهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ وَحْدَهَا حَتّٰى بَلَغَ سَرِفَ، اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ خَبَرِ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ اَفْرَدَ حِيْنَئِذٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَقَامَ عَلٰى عُمْرَتِهٖ، وَلَمْ يَحِلَّ، فَاَهَلَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا مَعًا حِيْنَئِذٍ اِلٰى اَنْ دَخَلَ مَكَّةَ، وَكَذٰلِكَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ سَاقُوْا مَعَهُمُ الْهَدْيَ، وَكُلُّ خَبَرٍ رُوِيَ فِيْ قِرَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ حَيْثُ رَاَوْهُ يُهِلُّ بِهِمَا بَعْدَ اِدْخَالِهِ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ اِلٰى اَنْ دَخَلَ مَكَّةَ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ وَسَعٰى، اَمَرَ ثَانِيًا مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، وَكَانَ قَدْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ اَنْ يَّتَمَتَّعَ وَيَحِلَّ، وَكَانَ يَتَلَهَّفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنَ الْاِهْلَالِ، حَيْثُ كَانَ سَاقَ الْهَدْيَ حَتّٰى، اِنَّ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ مِمَّنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ لَمْ يَكُوْنُوْا يُحِلُّوْنَ حَيْثُ رَاَوَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا وَصَفْنَاهُ مِنْ دُخُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَاَحْرَمَ الْمُتَمَتِّعُوْنَ خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مِنًى، وَهُوَ يُهِلُّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، اِذِ الْعُمْرَةُ الَّتِيْ قَدْ اَهَلَّ بِهَا فِيْ اَوَّلِ الْاَمْرِ قَدِ انْقَضَتْ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ مَكَّةَ بِطَوَافِهٖ بِالْبَيْتِ وَسَعْيِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَحَكَى ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ اَرَادَ مِنْ خُرُوْجِهٖ اِلٰى مِنًى مِنْ مَكَّةَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ تَضَادٌ اَوْ تَهَاتُرٌ، وَفَّقَنَا اللّٰهُ لِمَا يُقَرِّبُنَا اِلَيْهِ، وَيُزْلِفُنَا لَدَيْهِ مِنَ الْخُضُوْعِ عِنْدَ وُرُوْدِ السُّنَنِ اِذَا صَحَّتْ، وَالْاِنْقِيَادِ لِقَبُوْلِهَا وَاتِّهَامِ

الْاَنْفُسِ وَالزَّاقِ الْعَيْبِ بِهَا اِذَا لَمْ نُوَفَّقْ لِاِدْرَاكِ حَقِيقَةِ الصَّوَابِ دُونَ الْقَدْحِ فِي السُّنَنِ وَالتَّعَرُّجِ عَلَى الْاٰرَاءِ الْمَنْكُوسَةِ وَالْمَقَايَسَاتِ الْمَعْكُوسَةِ، اِنَّهُ خَيْرُ مَسْئُولٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمارے ساتھ خواتین اور بچے بھی تھے جب ہم مکہ آئے' تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ ہم نے کہا: کس حد تک حلال ہونا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل طور پر۔

جب تلبیہ کا دن آیا' تو ہم نے حج کا احرام باندھ لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم لوگ ایک اونٹ اور ایک گائے میں حصے دار بن جاؤ۔ سات آدمیوں کی طرف سے ایک قربانی ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے اس عمرے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ اس سال کے لئے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے سامنے دینی احکام کو یوں بیان کیجئے جس طرح ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں۔ عمل کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو آدمی کرتا ہے کیا اس بارے میں قلم خشک ہو چکا ہے اور تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے یا یہ از سر نو کچھ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ اس بارے میں قلم خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے؟ میں نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عمل کرو' کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے (جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں۔ ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج افراد کرنے، یا حج تمتع یا حج قران کرنے کا تذکرہ ہے۔ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے لے کر ہمارے آج کے دن تک ائمہ کے درمیان اختلاف رہا ہے۔ معطلہ فرقے کے افراد اور دیگر اہل بدعت اس حوالے سے ہمارے ائمہ پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں:

آپ لوگوں نے ایک ہی فعل، ایک ہی فرد اور ایک ہی حالت کے بارے میں تین متضاد روایات نقل کی ہیں اور آپ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ نقل کے اعتبار سے یہ تینوں روایات صحیح ہیں حالانکہ عقل آپ کے موقف کو تسلیم نہیں کرتی کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد بھی کیا ہو، حج قران بھی کیا ہو اور حج تمتع بھی کیا ہو۔ تو جب یہ بات درست (طور پر ثابت) ہوگئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی حالت میں حج قران، تمتع اور افراد کرنے والے نہیں تھے تو یہ بات بھی ثابت ہو جائے گی کہ ان روایات کو قبول کرنا ضروری ہے جو عقل کے موافق ہوں۔

بعض اوقات آپ کے لئے یہ بات جائز ہوتی ہے کہ آپ کسی صحیح حدیث کو اختیار نہ کریں، آپ اس پر عمل نہ کریں، یا کسی دوسری روایت کو اس پر ترجیح دیں، جس طرح آپ نے ان تین روایات کے بارے میں کیا ہے، تو پھر آپ کے مخالف فریق کے لئے بھی یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اس روایت کو اختیار کر لے جسے آپ نے ترک کر دیا اور اس روایت کو ترک کر دے جسے آپ نے اختیار کیا ہو۔

(ابن حبان کہتے ہیں) اس بات کا قائل شخص اگر خلوت میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتا اور اس سے یہ دعا مانگتا کہ (اللہ تعالیٰ اسے) حق اور ہدایت تک پہنچا دے، تاکہ وہ شخص ''ایک'' اور ''غالب'' (معبود) کی عطا کردہ توفیق کے ذریعے روایات کے درمیان تطبیق دینے، اور آثار میں تضاد کی نفی کرنے کے لئے رہنمائی کا طلب گار ہوتا۔ (تو اسے پتہ چل جاتا) نبی اکرم ﷺ سے منقول روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا ہے۔ اور نہ ہی ان میں سے کوئی روایت کسی دوسری روایت کی تکذیب کرتی ہے جبکہ وہ نقل کے اعتبار سے مستند طور پر ثابت ہو۔ جس سے علم حدیث کے ماہرین آگاہ ہوں اور نبی اکرم ﷺ کی طرف (منسوب کی جانے والی) جھوٹی باتوں اور آپ ﷺ کی سنت (پر کئے جانے والے اعتراضات کو) پرے کرنے والے (حضرات محدثین) جو نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر منقول حدیث کو آپ کے بعد آنے والے آپ کی امت کے کسی بھی دوسرے شخص کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

ان روایات کے درمیان تطبیق دینے کی صورت یوں ہوگی۔ جب نبی اکرم ﷺ نے احرام باندھا تو آپ نے عمرہ کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

امام مالک نے زہری، عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے تو آپ صرف عمرہ کا تلبیہ پڑھتے رہے، یہاں تک کہ جب آپ ''سرف'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے اصحاب کو وہ حکم دیا، جس کا ذکر ہم نے افلح بن حمید کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے۔

تو اس وقت صحابہ کرام میں سے بعض حضرات نے حج افراد کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا، بعض حضرات اپنے عمرہ کے تلبیہ پر برقرار رہے، (انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی)

اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے (حج اور عمرہ) دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھا۔ یہاں تک کہ آپ مکہ میں داخل ہو گئے۔ آپ کے وہ اصحاب جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر آئے تھے ان کی بھی یہی حالت تھی۔

نبی اکرم ﷺ کے حج قران کے بارے میں جو بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔ یہ اس وقت کے بارے میں ہیں جب صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کو عمرہ کے ساتھ حج کو شامل کر کے ان دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔

جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے (بیت اللہ کا) طواف کر لیا (صفا و مروہ کی) سعی کر لی، تو جو لوگ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے تھے اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتے رہے تھے۔ آپ نے انہیں دوسری مرتبہ یہ حکم دیا کہ وہ تمتع کر کے احرام کھول دیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ قربانی کا جانور ساتھ لانے کی وجہ سے آپ کا تلبیہ رہ گیا، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے۔ انہوں نے احرام ختم نہیں کیا کیونکہ انہوں نے یہ دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام ختم نہیں کیا۔ یہاں تک کہ یہ صورتحال ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ غصے کے عالم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

تشریف لائے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔

جب ترویہ کا دن آیا تو تمتع کرنے والوں نے (نئے سرے سے حج کا) احرام باندھا' نبی اکرم ﷺ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ اس وقت صرف حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، آپ آغاز میں جو عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، وہ تو آپ ﷺ کے مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنے، صفا و مروہ کی سعی کرنے سے ادا ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے صرف حج (کا تلبیہ پڑھا) اس سے ان کی مراد وہ وقت ہوگا جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

اس طرح ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے جو اس کی بارگاہ کا قرب دلاتی ہے اور اس کے قریب کرتی ہے۔ (یعنی) جب احادیث مستند طور پر ثابت ہو جائیں، تو ان کے سامنے جھک جائیں، اور انہیں قبول کرنے کے لئے سر تسلیم خم کر دیں اور جب ہمیں صحیح حقیقت کے ادراک کی توفیق نصیب نہ ہو تو ہم احادیث پر اعتراض کرنے، غلط آراء اور غلط قیاس کی پیروی کرنے کی بجائے اپنے آپ پر الزام عائد کریں اور اپنے آپ کے ساتھ عیب کو لاحق کریں۔ (یعنی اسے اپنی ذاتی خامی سمجھیں) بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسئول ہے۔



بَابٌ، التَّمَتُّعُ

باب: حج تمتع کا بیان

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالتَّمَتُّعِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَاسْتِحْبَابِهِ، وَإِيثَارِهِ عَلَى الْقِرَانِ وَالْإِفْرَادِ مَعًا

جو شخص حج کا ارادہ کرے، اسے حج تمتع کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ، اس (حج تمتع کا) مستحب ہونا، اسے حج قران اور حج افراد دونوں پر ترجیح حاصل ہونے (کا بیان)

3920 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَذَكَرَ أَبُو يَعْلَى آخَرَ مَعَهُ، قَالَا: سَمِعْنَا يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ حَجَّ مَعَ مَوَالِيهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي لَمْ أَحُجَّ قَطُّ فَبِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ بِالْعُمْرَةِ، أَمْ بِالْحَجِّ، قَالَتِ: ابْدَأْ بِأَيِّهِمَا شِئْتَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ صَفِيَّةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ لِي مِثْلَ مَا قَالَتْ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِ صَفِيَّةَ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا آلَ مُحَمَّدٍ مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فِي حَجَّةٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَبُو عِمْرَانَ هَذَا اسْمُهُ أَسْلَمُ أَبُو عِمْرَانَ مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ مِصْرَ

❁❁ ابوعمران بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے غلاموں کے ہمراہ حج کیا وہ بیان کرتے ہیں: میں اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے اُمّ المومنین! میں نے کبھی حج نہیں کیا تھا' تو کیا میں عمرے سے آغاز کروں یا پہلے حج کرلوں؟ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو پہلے کرلو۔ وہ بیان کرتے ہیں: پھر میں اُمّ المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا

3920- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير أبي عمران، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وثقه المؤلف، والنسائي، والعجلي، وقال ابن يونس: كان وجيها بمصر . والحديث عند أبي يعلى في مسنده 325/1 . والآخر الذي ذكره أبو يعلى هو ابن لهيعة . وأخرجه أحمد 6/317 عن عبد الله بن يزيد المقرى بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في " الكبير " 23/791 عن هارون بن مملوك المصري، عن المقرى، عن حيوة بن شريح، به . وأخرجه الطبراني 23/790 من طريق بن المبارك عن حيوة به . وأخرجه أحمد 6/297-298، والطبراني 23/792، والبيهقي 4/355 من طرق عن الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، به . وذكره الهيثمي في " المجمع " 3/235 وقال: رواه أحمد وأبويعلى والطبراني في الكبير ورجال أحمد ثقات . وأنظر 3922 .

جو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا۔

وہ کہتے ہیں: پھر میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انہیں سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے بارے میں بتایا تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اے محمد کے گھر والو! تم میں سے جو شخص حج کرے وہ حج میں عمرے کا بھی ذکر کرے (یعنی تلبیہ پڑھتے ہوئے ایسا کرے)۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعمران نامی راوی کا نام اسلم ابوعمران ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ اسْتِحْبَابَ التَّمَتُّعِ لِمَنْ قَصَدَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ، وَإِيثَارَهُ عَلَى الْقِرَانِ وَالْإِفْرَادِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: جو شخص بیت عتیق کا قصد کرتا ہے اس کے لیے حج تمتع کرنا مستحب ہے، اور اسے حج قران اور حج افراد پر ترجیح حاصل ہے

3921 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَهْلَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا، لَا نَخْلِطُ بِغَيْرِهِ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى النِّسَاءِ، فَقُلْنَا بَيْنَنَا: لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ، فَنَخْرُجُ إِلَيْهَا، وَمَذَاكِيرُنَا تَقْطُرُ مَنِيًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَبَرُّكُمْ وَأَصْدَقُكُمْ، وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَأَحْلَلْتُ، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمُتْعَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لِلْأَبَدِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف حج کا تلبیہ پڑھا اس میں کوئی دوسری چیز شامل نہیں کی ذوالحج کی چار تاریخ کو ہم لوگ مکہ آ گئے۔ جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا اور صفا و مروہ کی سعی کر لی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرے میں تبدیل کر لیں اور ہم اپنی خواتین کے لئے حلال ہو جائیں ہم نے آپس میں یہ کہا: ہمارے اور عرفہ میں صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں ہم جب عرفہ کی طرف جائیں گے، تو ہماری شرمگاہوں سے منی کے قطرے

3921- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري . وتقدم برقم 3791 من طريق ابن جريج، عن عطاء . وأخرجه ابن ماجة 2980 في المناسك: باب فسخ الحج، عن عبد الرحمٰن بن ابراهيم الدمشقي، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد 1787 في المناسك: باب إفراد الحج، عن الوليد بن مزيد، عن الأوزاعي، به . وانظر 3924 .

ٹھیک رہے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سب سے زیادہ نیکوکار اور تم سب سے زیادہ سچا ہوں۔ اگر قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ سہولت اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اسْتِحْبَابِ اِهْلَالِ الْمَرْءِ بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، وَالْاِيْثَارِ عَلَى الْقِرَانِ وَالْاِفْرَادِ مَعًا

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ حج تمتع کا تلبیہ پڑھے اور اسے حج قران اور حج افراد دونوں پر ترجیح دے

3922 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ حَجَّ مَعَ مَوَالِيهِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ لَمْ اَحُجَّ قَطُّ، فَبِاَيِّهِمَا اَبْدَاُ، بِالْحَجِّ اَمْ بِالْعُمْرَةِ فَقَالَتْ: اِنْ شِئْتَ فَاعْتَمِرْ قَبْلَ اَنْ تَحُجَّ، وَاِنْ شِئْتَ بَعْدَ اَنْ تَحُجَّ، فَذَهَبْتُ اِلٰى صَفِيَّةَ، فَقَالَتْ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَرَجَعْتُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِ صَفِيَّةَ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَا آلَ مُحَمَّدٍ مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فِيْ حَجٍّ

❁❁ ابو عمران بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے غلاموں کے ہمراہ حج کیا وہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے اُمّ المومنین! میں نے پہلے حج نہیں کیا' تو اب میں پہلے حج کروں یا عمرہ کروں؟ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو حج کرنے سے پہلے عمرہ کرلو اور اگر چاہو' تو حج کرنے کے بعد عمرہ کر لینا پھر میں سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے بھی مجھ سے یہی بات ارشاد فرمائی میں واپس سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہیں سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے بارے میں بتایا' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اے محمد کے گھر والو! تم میں سے جو شخص حج کرے وہ حج میں عمرے کا بھی تلبیہ پڑھے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، اِذَا قَصَدَ الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ حج (سے پہلے) عمرہ کے ذریعے تمتع کرے جب وہ بیت عتیق کا قصد کرتا ہے

3922– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير أبي عمران، وهو ثقة . وقد تقدم برقم 3920 .

3923 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ:

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ فِي حَجَّةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ يَقُوْلُ: لَا يُفْتِي بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِي، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَعَلْنَاهُ مَعَهُ

❀❀ محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:۔ انہوں نے ضحاک بن قیس کو سنا یہ اس موقع کی بات ہے جب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) حج کے لئے آئے تھے ضحاک یہ کہہ رہے تھے حج کے ہمراہ عمرہ کو شامل کرنے کی سہولت کا فتویٰ وہ شخص دیگا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہوگا اس پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میرے بھتیجے تم نے بہت غلط بات کہی ہے اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی ایسا کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ بِكُلِّ الْاِحْلَالِ لَا بِالْبَعْضِ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جن حضرات (صحابہ کرام) کے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں تھا،

انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل طور پر احرام ختم کرنے کا حکم دیا تھا، اس کے بعض (احکام ختم کرنے کا) حکم نہیں دیا تھا

3924 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ سَاقَ هَدْيًا فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً، فَقُلْنَا: حِلٌّ مِّنْ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ، فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا، وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيْبِ، فَقَالَ اُنَاسٌ: مَا هٰذَا الْاَمْرُ، نَاْتِي عَرَفَةَ، وَاُيُوْرُنَا تَقْطُرُ مَنِيًّا؟، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِيْنَا كَالْمُغْضَبِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اَتْقَاكُمْ، وَلَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، فَاسْمَحُوا

3923– رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن عبد الله بن نوفل، وهو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لم يوثقه غير المؤلف 5/355 ولا يعرف إلا برواية الزهري عنه . وأخرجه الدارمي 2/35–36 من طريق ابن إسحاق عن الزهري، بهذا الإسناد، وسيأتي برقم 3939 . وأخرجه مسلم 1225 في الحج: باب جواز التمتع، من طرق عن سليمان التيمي، عن غنيم بن قيس قال: سألت سعد بن وقاص رضي الله عنه عن المتعة، فقال فعلناها وهذا يومئذ كافر بالعرش يعني بيوت مكة يقصد معاوية بن أبي سفيان .

3924– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وقد تقدم برقم 3919 من طريق زهير بن حرب، عن أبي الزبير . محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن يزيد الحراني، وهما ثقتان من رجال مسلم .

بِمَا تُؤْمَرُونَ بِهِ ، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عُمْرَتُنَا هٰذِهِ الَّتِي اَمَرْتَنَا بِهَا اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لِلْاَبَدِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے اور مکہ آ گئے ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا اور مروہ کی سعی کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول دے اور اسے عمرے میں تبدیل کر دے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کس حد تک احرام ختم کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل طور پر (راوی کہتے ہیں) ہم نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت بھی کی' سلے ہوئے کپڑے بھی پہن لئے' خوشبو بھی لگا لی کچھ لوگوں نے یہ بات کہی۔ اب تو یہ ہوگا' جب ہم عرفہ کی طرف جائیں گے' تو ہماری شرمگاہوں سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپ ہمارے درمیان یوں کھڑے ہوئے جیسے غصے کے عالم میں ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے یہ بات کہی ہے۔ اگر میں نے قربانی کا جانور ساتھ نہ لیا ہوتا (تو میں بھی احرام کھول دیتا) تمہیں' جس چیز کا حکم دیا جائے اس کی پیروی کیا کرو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمرے کے بارے میں حکم اس سال کے لئے خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَمَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِحْلَالِ وَلَمْ يَحِلَّ هُوَ بِنَفْسِهِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (یعنی صحابہ کرام کو) احرام ختم کرنے کا حکم دیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احرام ختم نہیں کیا تھا

3925 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُ النَّاسِ، حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ

3925– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/394 في الحج: باب ما جاء في النحر في الحج . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/375، والبخاري 1566 في الحج: باب التمتع والقران والإفراد بالحج، و 1725 باب من لبد رأسه عند الإحرام وحلق، و 5916 في اللباس: باب التلبيد، ومسلم 1229 في الحج: باب بيان أن القارن لا يتحلل إلا في وقت تحلل الحاج المفرد، وأبو داوُد 1806 في المناسك: باب القران، والبيهقي 5/12، والبغوي 1885 . وأخرجه أحمد 6/283 و285، والبخاري 1697 في الحج: باب فتل القلائد للبدن والبقر، و 4398 في المغازي: باب حجة الوداع، والنسائي 5/136 في مناسك الحج: باب التلبيد عند الإحرام، وابن ماجة 3046 في المناسك: باب من لبد رأسه، والطبراني في "الكبير" 23/ 311 و312 و313 و314 و315 و316، والبيهقي 5/12–13 و13 و134 من طرق عن نافع، به .

عُمْرَتِكَ؟، فَقَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول دیا ہے اور آپ نے عمرے کے بعد احرام نہیں کھولا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہوا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ رکھا ہوا ہے اس لئے جب تک میں قربانی نہیں کرتا اس وقت تک احرام نہیں کھولوں گا۔

ذِكْرُ أَمْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ الَّذِينَ أَحَلُّوا بِالْعُمْرَةِ، وَلَمْ يَسُوقُوا هَدْيًا أَنْ يَحِلُّوا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ان اصحاب کو احرام ختم کرنے کا حکم دینا، جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ان کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا

3926 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلَّ، وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدَى، فَلَا يَحِلَّ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم میں سے کوئی صرف حج کا تلبیہ پڑھ رہا تھا اور کوئی صرف عمرے کا تلبیہ پڑھ رہا تھا اور اس نے قربانی کا جانور بھی ساتھ رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عمرے کا تلبیہ پڑھ رہا ہے اور اس نے قربانی کا جانور ساتھ نہیں رکھا وہ احرام کھول دے اور جو شخص عمرے کا تلبیہ پڑھ رہا تھا۔ اور اس نے قربانی کا جانور ساتھ رکھا ہوا ہے تو وہ احرام نہ کھولے جو شخص حج کا تلبیہ پڑھ رہا تھا وہ اپنے حج کو مکمل کرے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھی جو عمرے کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِدْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ مَنْ أَهَلَّ بِهَا، وَمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ قَبْلَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو عمرہ کے ہمراہ حج کو شامل کرنے کا حکم دیا

3926- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله هو ابن المبارك، ويونس بن يزيد هو الإيلي، وقد تقدم الحديث برقم 3912 و 3917 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

تھا، جس نے اس کا تلبیہ پڑھا تھا اور وہ اس سے پہلے قربانی کا جانور بھی ساتھ لایا تھا

3927 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَدْ سَاقَ هَدْيًا فَلْيُهِلَّ بِحَجٍّ مَعَ عُمْرَتِهِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا، قَالَتْ: فَحِضْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ فِي حَجَّتِي قَالَ: امْتَشِطِي، وَدَعِي الْعُمْرَةَ وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَحَجَجْتُ، فَبَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، فَاَعْمَرَنِي مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي تَرَكْتُهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ میں نے عمرے کا تلبیہ پڑھا میں قربانی کا جانور ساتھ نہیں لے جاسکی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوا سے عمرے کے ہمراہ حج کا تلبیہ بھی پڑھنا چاہئے پھر وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا۔ جب تک وہ ان دونوں سے فارغ نہیں ہوجاتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عرفہ کی رات مجھے حیض آ گیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں اپنے حج کے بارے میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بالوں میں کنگھی کرلو اور عمرے کو چھوڑ دو اور حج کا تلبیہ پڑھو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حج کرلیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے ہمراہ بھیجا۔ انہوں نے میرے اس عمرے کی جگہ مجھے عمرہ کروایا جو رہ گیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِحْلَالَ، اِنَّمَا اُبِيحَ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ مَعَهُ فِي الْاِبْتِدَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، احرام ختم کرنا اس شخص کے لیے مباح قرار دیا گیا تھا جو آغاز سے ہی اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں لایا تھا

3928 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

3927- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 3792 و 3795 و3835 و 3912 و 3917 من طرق عن عائشة . وأخرجه مسلم 1211 113 في الحج: باب بيان وجوه الحج، والبيهقي 4/353 من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك1/335 في الحج: باب إفراد الحج، وأحمد 6/245، والحميدي204 205، والبخاري1561 في الحج: باب التمتع والقران والإفراد بالحج، و 1762 باب إذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت، و 1772 باب الإدلاج من المحصب، و 1787 في العمرة: باب أجر العمرة على قدر النصب، و 2984 في الجهاد: باب إرداف المرأة خلف أخيها، و 4408 في المغازي: باب حجة الوداع ومسلم 1211، وأبو داود 1783في المناسك: باب إفراد الحج، والنسائي 5/146 في مناسك الحج: باب إفراد الحج، والبيهقي5/6 من طرق عن عائشة، به . وانظر ما بعده .

جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَخِي عَمْرَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ طَافَ بِالْبَيْتِ اَنْ يَّحِلَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ سَاقَ هَدْيًا، قَالَتْ: وَاُتِيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ذیقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن رہ گئے تھے۔ تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص بیت اللہ کا طواف کر چکا ہو وہ احرام کھول دے' البتہ وہ شخص نہیں کھولے گا' جس کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا' تو میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: اللہ کے رسول نے اپنی ازواج کی طرف سے (گائے) ذبح کی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمُتَمَتِّعُ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ

اس بات کا تذکرہ، حج تمتع کرنے والا شخص مکہ میں داخل ہونے پر کیا طرز عمل اختیار کرے گا؟

3929 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا، سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، لَا نَرَى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ، اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، اَنْ يَّحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيٰى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ذیقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے' تو ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود نہیں ہے جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لے اور صفا اور مروہ کی سعی کر لے' تو احرام کھول دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

3928- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن حازم، ويحيى بن سعيد: هو الأنصاري . وانظر ما بعده .

3929- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وهو في "الموطأ" 1/393 في الحج باب ما جاء في النحر في الحج .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/369، والبخاري 1709 في الحج باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير أمرهن، و 2952 في الجهاد: باب الخروج آخر الشهر، والنسائي في "الكبرى" كما في التحفة 12/423 . وأخرجه الشافعي 1/368، والبخاري 1720 في الحج: باب ما يأكل من البدن وما يتصدق، ومسلم 1211 125 في الحج: باب بيان وجوه الحج، والنسائي 5/178 في مناسك الحج: باب إباحة فسخ الحج، وفي "الكبرى" كما في التحفة 2/423وابن ماجه 2981 في المناسك: باب فسخ الحج، والبيهقي 5/5 من طرق عن يحيى بن سعيد، به .

ہیں: قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا' تو میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے (گائے) قربان کی ہے۔

یحییٰ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت قاسم بن محمد کے سامنے ذکر کی' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے حدیث کو صحیح طور پر بیان کیا ہے۔



بَابٌ، مَا جَاءَ فِيْ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتِمَارِهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کے حج اور آپ کے عمرہ کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3930 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"میں عمرہ اور حج کرنے کے لئے حاضر ہوں"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَارِنًا فِيْ حَجَّتِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: مصطفیٰ کریم ﷺ نے حج قران کیا تھا

3931 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ، اَنَّ الْحَسَنَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَقَرَنَ الْقَوْمُ مَعَهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو جمع کر دیا تھا اور آپ کے ہمراہ کچھ

3930– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد 3/282، ومسلم 1251 في الحج: باب إهلال النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داوُد 1795 في المناسك: باب الإقران، والنسائي 5/150 في مناسك الحج: باب القران، وابن ماجه 2968 في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة، والبيهقي 5/9، من طرق عن يحيى بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/111، و 182، و 187، 266و 282، ومسلم 1251، وأبو داوُد 1795، والنسائي 5/150، والترمذي 821 في الحج: باب ما جاء في الجمع بين الحج والعمرة، وابن ماجه 2996، والحاكم 1/472، والبيهقي 5/9و 40، وابن الجارود 430، والبغوي 1881، و 1882، من طرق عن حميد، عن أنس، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطيالسي 2121، وأحمد 3/183 و 280، ومسلم 1251 وأبو داوُد 1795والنسائي 5/150، والبيهقي 5/29، من طرق عن أنس . وانظر ما بعده .

3931– رجاله ثقات رجال الصحيح غير الأشعث، وهو ابن عبد الملك الحمراني، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، والحسن: هو البصري . وأخرجه النسائي 5/226 في الحج: باب البيداء، و 5/162 باب العمل في الإهلال، عن إسحاق بن إبراهيم، عن نضر بن شميل، عن الأشعث، بهذا الإسناد .

لوگوں نے بھی ان دونوں کو جمع کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے جو چیز ذکر کی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر کی تھی

3932 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّا عِنْدَ ثَفِنَاتِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ قَالَ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَعًا - وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے پاس موجود تھا جو مسجد کے پاس موجود تھی' جب وہ کھڑی ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے کہا: میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لئے حاضر ہوں (راوی کہتے ہیں یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے، جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

3933 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ،

3932- إسناده صحيح على شرط الصحيح وأخرجه ابن ماجه 2917 في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم الدمشقي بهذا الإسناد . وقال البوصيري في "مفتاح الزجاجة" ورقة 186: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 3/225 من طريق محمد بن مصعب، عن الأوزاعي، به . والثفنات: جمع ثفنة، والثفنة من البعير والناقة: الركبة، وقيل: هو ما يقع على الأرض من أعضائه إذا استناخ، وغلظ كالركبتين وغيرهما، وقيل: هو كل ما ولي الأرض من كل ذي أربع إذا برك أو ربض .

3933- إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين، غير إبراهيم بن المنذر الحزامي، فمن رجال البخاري . أبو ضميرة: هو أنس بن عياض . وأخرجه أحمد 3/99-100، ومسلم 1232 185في الحج: باب الإفراد والقران بالحج والعمرة، والنسائي 5/150في الحج: باب القران، والبيهقي 5/9 من طرق عن هشيم، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أنس وأخرجه ابن الجارود 431، والبيهقي 5/40 من طريق يزيد بن هارون، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أنس .

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ قَالَ حُمَيْدٌ: حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، اَنَّهُ ذَكَرَ حَدِيْثَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، لِابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: وَهَلَ اَنَسٌ اُفْرِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ، قَالَ: فَذَكَرْتُ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: مَا يَحْسَبُ ابْنُ عُمَرَ اِلَّا اَنَّا صِبْيَانٌ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ کرنے کے لئے حاضر ہوں۔

حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں: بکر بن عبداللہ مزنی نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنائی' تو انہوں نے فرمایا: کیا میں بھول گیا ہوں؟ (میں تو یہ سمجھتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کیا تھا راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بتایا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بچے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

✿✿ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے:

3935 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ،

3934- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/335 في الحج: باب إفراد الحج . وأخرجه الشافعي 1/376، والدارمي 2/35، وابو داؤد 1777، في الحج، وابن ماجه 2964 في المناسك: باب الإفراد بالحج، والبيهقي 5/3، والبغوي 1873 من طريق مالك، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

3935- إسناده حسن . اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ: صدوق يهم، روى له أصحاب السنن، وما فوقه من رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله، وانظر الحديث التالي .

قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

❀❀ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے مؤقف کو غلط ثابت کرتی ہے: جو اس بات کا قائل ہے، ان الفاظ کو نقل کرنے میں قاسم بن محمد منفرد ہیں

3936 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

❀❀ عروہ بن زبیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ اَوْهَمَ عَالَمًا مِّنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ، جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان دو روایات کی متضاد ہے، جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ،

3936- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/335، في الحج: باب إفراد الحج . ومن طريق مالك أخرجه ابن ماجه 2965 في المناسك: باب الإفراد بالحج، والبيهقي 5/2 . وأخرجه الشافعي 1/376، والدارقطني 2/238 من طريقين عن عروة عن عائشة .

3937- إسناده صحيح، رجاله ثقات . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو ابن عمرو العثماني، الملقب بدحيم . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 18/255 من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، وعن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده . وقوله: رأى رجل رأيه عنى به عمر، انظر "الفتح" 3/433 .

(متن حدیث): اَنَّ مُطَرِّفًا عَادَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا، فَاِنْ بَرِئْتُ مِنْ وَّجَعِي، فَلَا تُحَدِّثْ بِهٖ، وَلَوْ مَضَيْتُ لِشَأْنِي، فَحَدِّثْ بِهٖ، اِنْ بَدَا لَكَ: اِنَّا اسْتَمْتَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاٰى رَجُلٌ رَاْيَهٗ

خالد بن دریک بیان کرتے ہیں۔ مطرف حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں کہ اگر میں اس بیماری سے صحت یاب ہوگیا تو تم نے وہ حدیث کسی کو بیان نہیں کرنی اور اگر میرا انتقال ہوگیا' تو تمہیں مناسب لگے' تو وہ حدیث بیان کر دینا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا تھا پھر آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا' یہاں تک کہ جب آپ کا وصال ہوگیا' تو ایک صاحب نے اپنی رائے کے مطابق (اس سے منع کیا)

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِسْتِمْتَاعِ الَّذِي ذَكَرَهٗ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ

تمتع کرنے کے طریقہ کا تذکرہ، جس کو خالد بن دریک نے اس روایت میں ذکر کیا ہے

3938 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهٖ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ، وَلَمْ يُحَرِّمْهُ، وَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ، فَلَمَّا اكْتَوَيْتُ ذَهَبَ، اَوْ رُفِعَ عَنِّي، فَلَمَّا تَرَكْتُهٗ رَجَعَ اِلَيَّ

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں فائدہ دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ایک ساتھ ادا کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا تھا اور اس بارے میں آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی آپ نے اسے حرام قرار دیا

3938– حديث صحيح، موسى بن محمد بن حيان وإن كان ضعيفاً– قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . يحيى بن كثير: هو ابن درهم العنبري، مولاهم البصري . وأخرجه الطيالسي 827 وأحمد 4/427 ومسلم 1226 167 في الحج: باب جواز التمتع، والنسائي 5/149، في مناسك الحج: باب القران، والطبراني في "الكبير" 18/348، والبيهقي 5/14 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . والقسم الأخير من الحديث لم يرد عن النسائي والطبراني . وأخرجه أحمد 4/228، والدارمي 2/35، والبخاري مختصراً 1571 في الحج: باب التمتع عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم 1226، والنسائي 5/149، و 155، وابن ماجه 1977، في المناسك: باب التمتع بالعمرة إلى الحج، والطبراني /18 231 و 232، و 133، و 134و 135 و 136 و 143 و 249 و252، وأبو نعيم في "الحلية" 2/355، والبيهقي 5/20 من طرق عن مطرف، به . وورد عند أحمد والدارمي القسم الأخير من الحديث . وأخرجه احمد 4/226، والبخاري 4518 في التفسير: باب فمن تمتع بالعمرة إلى الحج –مختصراً– ومسلم 1226 172 و 173، والطبراني 18/283 من طرق عن عمران القصير، عن عمران بن الحصين .

(مطرف بیان کرتے ہیں:) وہ (یعنی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ) مجھے سلام کیا کرتے تھے جب میں نے داغ لگوائے' تو آپ تشریف لے گئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) میرے پاس سے اٹھ گئے جب میں نے داغ لگوانے ترک کر دیئے' تو وہ میرے پاس پھر آنا جانا شروع ہو گئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ، جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر عمل کیا تھا، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

3939 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ

✿✿ محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو اس سال سنا' جس سال حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حج کیا تھا۔ یہ دونوں حضرات عمرے کو حج کے ساتھ شامل کر کے حج تمتع کرنے کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ضحاک نے کہا: یہ کام وہ شخص کر سکتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہو' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تم نے بہت غلط بات کہی ہے ضحاک نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس سے منع کیا کرتے تھے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے اور آپ کے ہمراہ ہم نے بھی ایسا کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَنْهٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

3939- رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبد الله بن الحارث، فقد روى له الترمذى والنسائى، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقد تقد الحديث برقم 3923، وهو فى "الموطأ" 1/344، فى الحج: باب ما جاء فى التمتع . وأخرجه الشافعى 1/372-373، وأحمد 1/174، والترمذى 823 فى الحج: باب ما جاء فى الجمع بين الحج والعمرة، والنسائى 5/152 فى مناسك الحج: باب التمتع، والبخارى فى التاريخ الكبير 1/125 تعليقاً، وأبو يعلى 805 والبيهقى 5/17 من طريق مالك بهذا الإسناد .

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج (سے پہلے) عمرہ کرکے، تمتع کرنے سے منع کرتے تھے

3940 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ، يُحَدِّثُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْمُرُنَا بِالْمُتْعَةِ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرٍ، فَقَالَ: عَلٰى يَدِي دَارَ الْحَدِيثُ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ كَانَ يَحِلُّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ لَمَّا شَاءَ، وَاِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ، فَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ، وَاَبِتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ، فَلَا اُوتٰى بِرَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ

❁❁ ابونضرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں حج تمتع کی ہدایت کرتے تھے جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اس سے منع کیا کرتے تھے میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اب میرے ذریعے بات کی تحقیق مکمل ہوگی۔ ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو انہوں نے یہ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے جو چاہا اور جتنا چاہا حلال قرار دیا اور قرآن کے اپنے مخصوص احکامات ہیں تم لوگ حج اور عمرے کو مکمل کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور تم لوگ نکاح متعہ کرنے سے باز رہو میرے پاس جو بھی ایسا شخص لایا جائے جس نے کسی عورت کے ساتھ کسی متعین مدت کے لئے نکاح کیا ہو' تو میں اسے پتھروں کے ذریعے سنگسار کردوں گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مُتَمَتِّعًا فِي حَجَّتِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں تمتع نہیں کیا تھا

3941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

3940- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطعة .وأخرجه الطيالسي 1792، ومسلم 1217 في الحج: باب في المتعة بالحج والعمرة، والبيهقي 5/21 و 7/206 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1405 17 في النكاح: باب نكاح المتعة، من طريق عبد الواحد بن زياد عن عاصم، عن أبي نضرة، به مختصراً .

3941- إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، ووهب بن جرير: هو ابن أبي حازم، وعلي بن الحسين: هو ابن علي بن أبي طالب الملقب بزين العابدين .وأخرجه مسلم 1211 130 و 131 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، والطيالسي 1540 وابن خزيمة 2606 والبيهقي 5/19، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث التالي .

(متن حدیث): قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ، اَوْ خَمْسٍ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ فِيْ حَجَّتِهِ، وَهُوَ غَضْبَانُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَغْضَبَكَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا شَعَرْتِ اَنِّي اَمَرْتُهُمْ بِاَمْرٍ، وَهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ فِيهِ، وَلَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَا اشْتَرَيْتُهُ حَتّٰى اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ حَتّٰى اَحِلَّ اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مُتَمَتِّعًا فِيْ حَجَّتِهِ، اِذْ لَوْ كَانَ مُتَمَتِّعًا لَاَحَلَّ كَمَا حَلُّوْا، وَلَمْ يَتَلَهَّفْ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَيْثُ سَاقَ الْهَدْيَ وَاَمَّا الْاَخْبَارُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلَ التَّمَتُّعِ فَاِنَّهَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الْعَرَبَ تَنْسُبُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ، كَمَا تَنْسِبُهُ اِلَى الْفَاعِلِ، فَلَمَّا اَذِنَ لَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّمَتُّعِ، وَقَالَ: مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلْيَحِلَّ، كَانَ فِيهِ اِبَاحَةُ التَّمَتُّعِ لِمَنْ شَاءَ، فَنُسِبَ هٰذَا الْفِعْلُ اِلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبِيْلِ الْاَمْرِ بِهِ، لَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ مُتَمَتِّعًا، وَلِذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلصُّبَيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ، حَيْثُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَقَالَ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ذوالحج کی چار تاریخ یا پانچ تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے یہ آپ کے حج کے موقع کی بات ہے۔ آپ غصے کے عالم میں تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جوشخص آپ کو غصہ دلائے۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں پتہ نہیں چلا۔ میں نے ان لوگوں کو ایک بات کا حکم دیا اور وہ لوگ اس بارے میں تردّد کا شکار ہو رہے ہیں مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا' اگر پہلے آ جاتا' تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا' میں اسے خریدتا بھی نہیں' یہاں تک کہ میں بھی اب اسی طرح احرام کھول دیتا جس طرح ان لوگوں نے کھولنا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان'' مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا اگر پہلے آ جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لے آتا اور احرام کھول دیتا۔''

یہ اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس حج میں حج تمتع نہیں کیا تھا کیونکہ اگر آپ نے حج تمتع کیا ہوتا تو آپ بھی اسی طرح احرام کھول دیتے جس طرح دیگر لوگوں نے کھول دیا تھا اور آپ اس چیز کے رہ جانے کا اظہار نہ کرتے جو آپ کے قربانی کا جانور ساتھ لے جانے کی وجہ سے رہ گئی تھی۔ جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے تمتع کے بارے میں ذکر کر چکے ہیں تو ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں عرب بعض اوقات کسی فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کر دیتے ہیں۔ جس طرح وہ فعل کی نسبت کرنے والے کی طرف کرتے ہیں تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حج تمتع کرنے کی اجازت دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمرے کا تلبیہ پڑھا ہے اور وہ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا وہ احرام کھول دے تو

اس میں اس شخص کے لئے حج تمتع کو مباح قرار دیا گیا' جو ایسا کرنا چاہتا ہے' تو اس فعل کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف اس اعتبار سے کی کیونکہ آپ نے اس کا حکم دیا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود حج تمتع کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبی بن معبد سے یہ کہا تھا جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بتایا تھا کہ اس نے حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: تمہاری رہنمائی تمہارے نبی کی سنت کی طرف کی گئی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مُتَمَتِّعًا فِيْ حَجَّتِهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو اس بات کی صراحت کرتی ہے:

مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنے حج میں تمتع نہیں کیا تھا

3942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، فَاِنِّي لَوْلَا اَنِّي اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَاَهَلَّ بِهٖ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ بِحَجَّةٍ، وَبَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، قَالَتْ: وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَاَنَا حَائِضٌ، لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِيْ عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، اَرْسَلَ مَعَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، فَاَرْدَفَهَا، فَخَرَجَتْ اِلَى التَّنْعِيْمِ، فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا، فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا، وَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ صَوْمٌ، وَلَا هَدْيٌ، وَلَا صَدَقَةٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ذوالحج کا چاند نظر آنے والا تھا۔ جب ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ (حج کرنے کے لئے) روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص عمرے کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ اس کا پڑھ لے۔ اگر میں نے قربانی کا جانور ساتھ نہ رکھا ہوتا' تو میں بھی عمرے کا تلبیہ پڑھ لیتا' تو نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے حج کا تلبیہ پڑھا اور بعض نے عمرے کا تلبیہ پڑھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھا تھا۔ عرفہ کے دن مجھے حیض آ گیا میں اپنے عمرے کا احرام نہیں کھول سکی۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عمرے کو چھوڑ دو اور اپنے بالوں کو کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کر دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان

3942– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 1211 116 في الحج: باب بيان وجوه الإحرام، عن أبي كريب، عن ابن نمير، عن هشام، بهذا الإسناد . وقد تقدم تخريجه برقم: 3792، من طرق عن هشام بهذا الإسناد . وانظر 3795 و 3835 , و3912 , و 3917و 3918 و 3919 و 3926 و 3927 و3928 .

کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کے ہمراہ بھیجا اور انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا اور انہیں ساتھ لے کر تنعیم چلے گئے۔ وہاں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عمرے کی جگہ عمرے کا احرام باندھا۔ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا اور مروہ کی سعی کی یوں اللہ تعالیٰ نے ان کے حج اور عمرے کو مکمل کر دیا اور اس بارے میں (روزہ رکھنے یا قربانی دینے یا صدقہ دینے کی صورت میں فدیہ ادا نہیں کرنا پڑا)

ذِكْرُ وَصْفِ حَجَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے حج کے طریقہ کا تذکرہ

3943 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا بِالْمَدِيْنَةِ، لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْخُرُوْجِ، فَلَمَّا جَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْتَسِلِي، وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَّاَهِلِّي، قَالَ: فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا اطْمَاَنَّ صَدْرُ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْدَاءِ، اَهَلَّ وَاَهْلَلْنَا، لَا نَعْرِفُ اِلَّا الْحَجَّ، وَلَهُ خَرَجْنَا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهُ، وَاِنَّمَا يَفْعَلُ مَا اُمِرَ بِهِ قَالَ جَابِرٌ: فَنَظَرْتُ بَيْنَ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِيْنِي، وَعَنْ شِمَالِي مَدَّ بَصَرِي، وَالنَّاسُ مُشَاةٌ وَرُكْبَانٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، بَدَاَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ سَعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشٰى اَرْبَعًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ انْطَلَقَ اِلَى الْمَقَامِ، فَقَالَ: قَالَ اللّٰهُ: (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)، فَصَلّٰى خَلْفَ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الصَّفَا، فَقَالَ: نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة: 158)، فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ، فَكَبَّرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلَاثًا، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا، فَمَشٰى حَتّٰى اِذَا تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيْلِ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مِنْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ، مَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ، فَرَقِيَ عَلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عَلَى الصَّفَا، فَطَافَ سَبْعًا، وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى اِحْرَامِهِ، فَاِنِّي لَوْلَا اَنَّ مَعِي هَدْيًا لَتَحَلَّلْتُ، وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِاَيِّ شَيْءٍ

3943– إسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر 3791 و 3842 وانظر ما بعده.

اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ، قَالَ: فَاِنَّ مَعِيَ هَدْيًا، فَلَا تَحِلَّ، قَالَ عَلِيٌّ: فَدَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ وَقَدِ اكْتَحَلَتْ، وَلَبِسَتْ ثِيَابَ صِبْغٍ، فَقُلْتُ: مَنْ اَمَرَكِ بِهٰذَا؟، فَقَالَتْ لِي: اَمَرَنِي اَبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ مُسْتَثْبِتًا فِي الَّذِي، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتْ، اَنَا اَمَرْتُهَا، قَالَ: وَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ بِيَدِهٖ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ، وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ، ثُمَّ اَخَذَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ قِطْعَةً فَطُبِخَ جَمِيْعًا، فَاَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ، وَشَرِبَا مِنَ الْمَرَقِ، فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، قَالَ: لَا بَلْ لِلْاَبَدِ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْعِلَّةُ فِي نَحْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ دُوْنَ مَا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ اَنَّ لَهٗ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَتْ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ سَنَةً، وَنَحَرَ لِكُلِّ سَنَةٍ مِّنْ سِنِيْهِ بَدَنَةً بِيَدِهٖ، وَاَمَرَ عَلِيًّا بِالْبَاقِي، فَنَحَرَهَا

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران حج نہیں کیا پھر آپ نے روانگی کا لوگوں میں اعلان کروادیا۔ جب آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے' تو آپ نے نماز ادا کی وہاں سیّدہ اسماء بنت عمیس نے حضرت محمد بن ابوبکر کو جنم دیا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غسل کر کے کپڑا باندھ لو اور احرام باندھ لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایسا ہی کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میدان میں کھڑی ہوئی' تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ کے ہمراہ ہم نے بھی تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ ہمارے ذہن میں صرف حج کا خیال تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے۔ قرآن آپ پر نازل ہو رہا تھا۔ آپ اس کی تفسیر کو جانتے تھے اور آپ وہی کرتے تھے جس کا آپ کو حکم دیا گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے سامنے اپنے پیچھے اپنے دائیں طرف اپنے بائیں طرف جہاں تک نگاہ جاتی تھی لوگوں کا ہجوم دیکھا جو پیدل بھی تھے اور سوار بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

جب ہم مکہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں دوڑ کر طواف کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔ جب آپ طواف کر کے فارغ ہوئے' تو آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''

نبی اکرم ﷺ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ حجر اسود کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کا استلام کیا۔ پھر آپ صفا کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اس سے آغاز کریں گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہے''۔

نبی اکرم ﷺ صفا پر چڑھے جب آپ کے سامنے خانہ کعبہ آیا' تو آپ نے تین مرتبہ تکبیر کہی اور یہ کلمات پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے تمام بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ پڑھے پھر آپ نے دعا مانگی پھر آپ صفا سے نیچے اترے اور عام رفتار سے چلتے رہے' یہاں تک کہ جب آپ کے قدم وادی کے نشیبی حصے میں پہنچے' تو آپ دوڑنے لگے' یہاں تک کہ جب آپ کے قدم نشیبی حصے سے اوپر کی طرف چڑھنے لگے' تو آپ عام رفتار سے چلتے ہوئے مروہ کی طرف تشریف لے آئے آپ مروہ پر چڑھے جب خانہ کعبہ آپ کے سامنے آیا' تو آپ نے وہی کلمات پڑھے جو آپ نے صفا پر پڑھے تھے آپ نے اس کا سات مرتبہ چکر لگایا اور یہ بات ارشاد فرمائی:

جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے اور جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ اپنے احرام میں باقی رہے' اگر میں نے اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ رکھا ہوتا' تو میں بھی احرام کھول دیتا مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا' اگر پہلے آجاتا' تو میں عمرے کا تلبیہ پڑھتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے علی! تم نے کس چیز کا تلبیہ پڑھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے یہ کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا تلبیہ پڑھتا ہوں جس کا تیرے رسول نے تلبیہ پڑھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ' تو قربانی کا جانور ہے تم احرام نہ کھولو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' تو انہوں نے سرمہ لگایا ہوا تھا اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: تمہیں اس بات کا کس نے حکم دیا ہے؟ انہوں نے مجھے جواب دیا: میرے والد نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ بات ارشاد فرمائی: پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گیا' تاکہ فاطمہ کی شکایت لگاؤں اور انہوں نے جو بات بیان کی ہے اس معاملے کی تحقیق کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ بات بیان کی ہے میں نے ہی اسے اس بات کی ہدایت کی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک سو اونٹوں کی قربانی دی جس میں سے **63** اونٹوں کو آپ نے اپنے دست مبارک سے نحر کیا اور باقی بچ جانے والوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیا پھر ان میں سے ہر ایک جانور کا کچھ گوشت لے کر ان سب کو ملا کر پکایا گیا' تو ان دونوں حضرات نے اس کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یہ حکم اس سال کے لئے خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ عمرہ حج میں شامل ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے 63 اونٹ اپنے ہاتھوں سے قربان کرنے میں علت یہ ہے: اس وقت آپ کی عمر مبارک بھی 63 سال تھی تو آپ نے اپنی عمر شریف کے ہر سال کے عوض میں اپنے دست مبارک کے ذریعے ایک اونٹ قربان کیا اور باقی جانوروں کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ان کو قربان کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ حَجَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى اَمَرَنَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهٖ، وَاتِّبَاعِ مَا جَاءَ بِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے طریقہ کا تذکرہ، (وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی (پیروی کرنے) اور جن کی لائی ہوئی تعلیمات کی پیروی کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے

3944 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَسَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ، فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَاْسِىْ، فَنَزَعَ زِرِّىَ الْاَعْلٰى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّىَ الْاَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، وَاَنَا غُلَامٌ يَوْمَئِذٍ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا ابْنَ اَخِىْ سَلْ عَمَّا شِئْتَ، فَسَاَلْتُهُ وَهُوَ اَعْمٰى، وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِىْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفٍ بِهَا، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، وَرِدَاؤُهُ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَصَلّٰى بِنَا، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِىْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بِيَدِهٖ وَعَقَدَ تِسْعًا، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ فِى الْعَاشِرِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ، فَقَالَ: اغْتَسِلِىْ، وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ، وَاَحْرِمِىْ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ

3944- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في مصنف ابن أبي شيبة ص 377-381، ورواه مسلم في صحيحه 1218 في الحج: باب حجة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ ابن أبي شيبة، وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وانظر ما قبله .

الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ، نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِى بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَّمَاشِى، وَعَنْ يَّمِينِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَّسَارِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهٗ، وَمَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَىْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ، فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ، وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِى يُهِلُّوْنَ بِهٖ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْئًا، وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهٗ .

قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِى اِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة:125) ، فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَكَانَ اَبِى يَقُوْلُ:- وَلَا اَعْلَمُهٗ ذَكَرَهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة:158) اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ ، فَبَدَاَ بِالصَّفَا، فَرَقِىَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَوَحَّدَ اللّٰهَ، وَكَبَّرَهٗ، وَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، نَجَزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ، قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ اِلٰى بَطْنِ الْوَادِى، سَعٰى، حَتّٰى اِذَا صَعِدَ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ: لَوْ اَنِّى اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِى مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْىَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْىٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً ، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟، قَالَ: فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِى الْاُخْرٰى، وَقَالَ: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ، لَا بَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ، لَا بَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ ، وَقَدِمَ عَلِىٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ قَدْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابَ صِبْغٍ، وَاكْتَحَلَتْ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَبِى اَمَرَنِى بِهٰذَا، قَالَ: فَكَانَ عَلِىٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ، فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ لِلَّذِى صَنَعَتْ وَاَخْبَرْتُهٗ اَنِّى اَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتْ، مَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّى اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ، قَالَ: فَاِنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ، فَلَا تَحِلَّ ، قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْىِ الَّذِى قَدِمَ بِهٖ عَلِىٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِى اَتٰى بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً، قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ، وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْىٌ.

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى، فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعَرٍ

فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ، قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا، حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ، فَرُحِلَتْ لَهُ، فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ، يَخْطُبُ النَّاسَ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ، فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ، فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ: كِتَابَ اللّٰهِ.

وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ، قَالُوْا: نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ اَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَاطِنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا، وَغَابَ الْقُرْصُ، اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ، حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: اَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِّنَ الْحِبَالِ اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا حَتّٰى تَصْعَدَ، حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، حَتّٰى تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، دَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَسِيْمًا، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعُنٌ يَجْرِيْنَ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا، فَحَرَّكَ قَلِيْلًا، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى، حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَا الْخَذْفِ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ، ثُمَّ

انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ مِنْهَا، وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهٖ، وَاَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ، فَطُبِخَتْ، فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا، وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، فَاَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْتَقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمٍ، فَقَالَ: انْزِعُوْا يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ، فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا، فَشَرِبَ مِنْهُ لَفْظُ الْخَبَرِ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ لَوِ اسْتَقْصَيْنَاهُ لَدَخَلَ فِيْهِ ثُلُثُ السُّنَنِ، وَفِيْمَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ فُرِضَتْ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اُمَّتِهٖ جَمِيْعًا مِّنَ الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ وَالِاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالصَّلَاةِ وَالْحَجِّ وَمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ مَا فِيْهَا غُنْيَةٌ عَنِ الْاِمْعَانِ وَالْاِكْثَارِ فِيْهَا لِمَنْ وَّفَّقَهُ اللّٰهُ لِلصَّوَابِ، وَهُدَاهُ لِسُلُوْكِ الرَّشَادِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے تمام لوگوں سے تعارف دریافت کیا: یہاں تک کہ جب میری باری آئی' تو میں نے بتایا: میں محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہوں۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر کی طرف بڑھایا اور میرا اوپر والا بٹن کھولا پھر اس کے نیچے والا بٹن کھولا۔ پھر انہوں نے اپنی ہتھیلی میرے سینے پر رکھی۔ میں ان دنوں نوجوان آدمی تھا۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تمہیں خوش آمدید تم جو چاہو دریافت کرو' تو میں نے ان سے سوال کیا وہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے نماز کا وقت آیا' تو وہ اپنی چادر کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اسے لحاف کے طور پر لپیٹ لیا جب بھی وہ اسے اپنے کندھے پر رکھنے کی کوشش کرتے' تو اس کا ایک کنارہ واپس آ جاتا' کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی' حالانکہ ان کی بڑی چادر ان کے پہلو میں کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی' تو میں نے ان سے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتائیں' تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے نو کا عدد بنایا اور بولے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک ٹھہرے رہے۔ آپ نے اس دوران حج نہیں کیا۔ پھر آپ نے دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کروادیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں' تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ آ گئے وہ سب اس بات کے خواہش مند تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور آپ کے عمل کی مانند عمل کریں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے' تو وہاں سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غسل کر کے کپڑا باندھ لو اور احرام باندھ لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز ادا کی پھر آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے' یہاں تک کہ جب میدان میں آپ کی اونٹنی سیدھی کھڑی ہوئی اور میں نے حدنگاہ تک دیکھا' تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیدل اور سوار لوگ نظر آئے۔ آپ کے دائیں طرف بھی اسی طرح تھے بائیں طرف بھی اسی طرح تھے۔ آپ کے پیچھے بھی اسی طرح تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے آپ پر قربان نازل ہوتا تھا۔ آپ اس کی

تفسیر کو جانتے تھے آپ نے جو بھی عمل کیا ہم نے بھی ویسا ہی عمل کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرنے کا تلبیہ پڑھتے ہوئے یہ پڑھا۔

''اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

لوگ بھی یہی تلبیہ پڑھتے رہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس پر کچھ نہیں کہا نبی اکرم ﷺ نے اسی تلبیے کو جاری رکھا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی۔ عمرے کا ہمارے ذہن میں نہیں تھا' یہاں تک کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بیت اللہ آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا اور آپ نے طواف کے تین چکروں میں دوڑ کے طواف کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چل کر کیا پھر آپ مقام ابراہیم کی طرف بڑھ گئے آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم لوگ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بنالو''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔

(امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد یہ فرمایا کرتے تھے' میرا خیال ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی ذکر کی تھی: نبی اکرم ﷺ نے ان دو رکعات میں سورہ اخلاص اور سورہ الکفرون کی تلاوت کی تھی۔

پھر نبی اکرم ﷺ حجر اسود کی طرف واپس آئے آپ نے اس کا استلام کیا اور پھر آپ اس دروازے سے نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے۔ جب آپ صفا کے قریب پہنچے' تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

(پھر آپ نے فرمایا) میں اس سے آغاز کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے صفا سے آغاز کیا۔ آپ اس پر چڑھے جب آپ نے بیت اللہ کو دیکھا' تو آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی کبریائی کا اعتراف کیا اور یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس نے وعدے کو پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی او (کافروں کے لشکروں) کو اسی نے پسپا کیا''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے اور ان کے درمیان دعا بھی مانگی۔ پھر آپ اس سے اتر کر مروہ کی طرف گئے' یہاں تک کہ جب آپ کے پاؤں وادی کے نشیبی حصے میں پہنچے' تو آپ دوڑنے لگے اور جب آپ اوپر کی طرف چڑھنے لگے' تو آپ عام رفتار سے چلنے لگے' یہاں تک کہ آپ مروہ پر تشریف لائے۔ آپ نے مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح آپ نے صفا پر کیا تھا' یہاں تک کہ جب آپ نے مروہ کا آخری طواف کرلیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا' اگر وہ پہلے آجاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور اسے عمرے میں تبدیل کرلیتا' تو تم لوگوں میں سے جس کے ساتھ قربانی کا جانور موجود نہ ہو وہ

احرام کھول دے اور اسے عمرے میں تبدیل کر لے۔ حضرت سراقہ بن جعشم کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حکم اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کیں اور ارشاد فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہو گیا' یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) بلکہ ہمیشہ' ہمیشہ کے لئے' بلکہ ہمیشہ' ہمیشہ کے لئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانور لے کر آئے۔ انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حالت میں پایا کہ وہ احرام کھول چکی تھیں اور رنگے ہوئے کپڑے پہن چکی تھیں اور انہوں نے سرمہ لگایا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر اعتراض کیا' تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ بات بیان کرتے تھے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور فاطمہ کی شکایت کرنا چاہی ان کے اس عمل کی وجہ سے جو انہوں نے کیا تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا۔ میں نے ان پر اعتراض کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے تم نے جب حج کی نیت کی تھی' تو کیا کہا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے عرض کی: اے اللہ! میں اس کے لئے حاضر ہوں جس کی تیرے رسول نے نیت کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ' تو قربانی کا جانور ہے' تو تم اب احرام نہ کھولنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: قربانی کے جو جانور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور جو نبی اکرم ﷺ لے کر آئے تھے وہ مل کر ایک سو بنتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تمام لوگوں نے احرام کھول دیا اور بال چھوٹے کروا لئے۔ صرف نبی اکرم ﷺ نے ایسا نہیں کیا اور جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور تھے انہوں نے ایسا نہیں کیا جب ترویہ کا دن آیا' تو یہ لوگ منیٰ کی طرف حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے آپ نے ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور صبح کی نمازیں ادا کیں پھر آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا' تو آپ کے حکم کے تحت آپ کے لئے بالوں سے بنا ہوا ایک خیمہ وادی نمرہ میں لگا دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ مشعر حرام کے قریب وقوف کریں گے جس طرح قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے' لیکن نبی اکرم ﷺ اس سے آگے گزر گئے اور آپ عرفہ تشریف لے آئے وہاں آپ نے پڑاؤ کیا' یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا' تو اللہ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصوی پر پالان رکھ دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ وادی کے نشیبی حصے میں لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے تشریف لائے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک تمہاری جانیں تمہارے مال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح تمہارا یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں قابل احترام ہے۔ خبردار زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میرے ان پاؤں کے نیچے رکھی ہوئی ہے اور زمانہ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں اپنے خون کے بدلوں میں سے سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کے صاحب زادے کے خون کو معاف کرتا ہوں جو بنولیث میں دودھ پی رہے تھے اور ہذیل قبیلے کے لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تھا اور زمانہ جاہلیت کا سود کالعدم قرار دیا جاتا ہے سب سے پہلے میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وصول کرنے والے سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں وہ

سارے کا سارا معاف کر دیا جاتا ہے۔

تم خواتین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کے ہمراہ انہیں حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ہمراہ ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بچھونے پر ایسے کسی شخص کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو تم ان کی پٹائی کرو جس میں زیادتی نہ ہو اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں خوراک اور لباس مناسب طور پر فراہم کرو۔

میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو' تو تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے اور اگر تم لوگوں سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے' تو تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے تبلیغ کر دی ہے اعلان کر دیا ہے اور خیر خواہی کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کر کے پھر لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

پھر اذان دی گئی پھر اقامت کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر اقامت کہی گئی پھر عصر کی نماز ادا کی آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے' یہاں تک کہ آپ وقوف کی جگہ تشریف لائے۔ آپ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کے پیٹ کو ان پتھروں کی طرف رکھا اور جبلِ مشاۃ کو اپنے سامنے کی طرف کر کے قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔ آپ وہیں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور زردی رخصت ہو گئی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کی لگام کو یوں کھینچا ہوا تھا کہ اس کا سر پالان کے سرے سے لگ رہا تھا' آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے لوگوں سے یہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! آرام سے چلو آرام سے چلو جب بھی کوئی پہاڑ راستے میں آتا (یعنی چڑھائی آتی)' تو نبی اکرم ﷺ اس کی لگام کو تھوڑا سا ڈھیلا کر دیتے تھے' تا کہ وہ اس کے اوپر چڑھ جائے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ہمراہ ادا کی۔ آپ نے ان کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی پھر نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی' تو آپ نے فجر کی نماز ادا کی۔ آپ نے صبح صادق ہونے کے بعد ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ یہ نماز ادا کی تھی۔ پھر آپ قصویٰ پر سوار ہوئے اور مشعر حرام تک آئے آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اس کی کبریائی بیان کی اس کی معبودیت کا اعتراف کیا اس کی وحدانیت کا اعتراف کیا۔ آپ مسلسل وہاں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ اچھی طرح روشنی ہو گئی' تو آپ سورج کے نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے۔ آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا وہ ایک ایسے صاحب تھے' جن کے بال بڑے خوبصورت تھے اور خود بھی گورے چٹے اور خوبصورت تھے جب نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے' تو وہاں سے کچھ خواتین گزریں۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر رکھا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری طرف موڑ دیا' یہاں تک کہ جب آپ وادی محسر میں تشریف لائے' تو آپ نے (اس اونٹنی کو تھوڑا) سا حرکت دی (یعنی اس کی رفتار کو کچھ تیز کیا) پھر آپ اس درمیانی راستے پر آ گئے جو

جمرہ کبریٰ کی طرف جاتا ہے یہاں تک کہ آپ جمرہ آ گئے۔آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں۔آپ نے ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی۔وہ کنکری اتنی تھی کہ چٹکی میں آ جائے۔آپ نے وادی کے نشیبی حصے سے کنکریاں ماری تھیں پھر آپ قربان گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔وہاں آپ نے 63 اونٹ اپنے دستِ مبارک کے ذریعے نحر کیے۔باقی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں نحر کیا۔آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی میں حصہ دار بنایا تھا۔پھر آپ کی حکم کے تحت ہر قربانی کا کچھ حصہ لے کر ایک ہنڈیا میں پکایا گیا ان دونوں صاحبان نے اس کا گوشت کھایا اس کے شوربے کو پیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف چلے گئے آپ نے مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ بنوعبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جن سے لوگ پینے کے لئے آبِ زمزم لے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنوعبدالطلب تم لوگ پانی نکالو اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پانی پلانے پر غالب آ جائیں گے (یعنی لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو جائے گا) تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا لوگوں نے آپ کی خدمت میں پانی کا ڈول پیش کیا آپ نے اسے پی لیا۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے حوالے سے حسن بن سفیان کے نقل کردہ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر ہم اس قسم کو تفصیل سے بیان کریں تو اس میں تین سنتیں داخل ہو جائیں گی اور جن اشیاء کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر اور سب پر فرض ہیں ان میں وضو کرنا، تیمم کرنا، غسل جنابت کرنا اور نماز ادا کرنا اور حج کرنا اور اس جیسے دیگر امور شامل ہیں جسے اللہ تعالیٰ درست چیز کی توفیق عطا کر دے اور ہدایت کے راستے کی طرف جس کی رہنمائی کر دے اسے ان چیزوں میں زیادہ غور وفکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے (بلکہ یہ چیزیں لوگوں کو ویسے ہی معلوم ہوتی ہیں)

ذِكْرُ وَصْفِ اعْتِمَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی صفت (یعنی ان کے موقع ومحل کے بیان) کا تذکرہ

3945 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَاِذَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحٰى، قَالَ: فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ، ثُمَّ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ

3945- إسناده صحيح على شرط الشيخين، جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر . وأخرجه البخاري 4253 و 4254 في المغازي: باب عمرة القضاء، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 1775 و 1776 في العمرة: باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم 1255 220 في الحج: باب بيان عدد عمر النبي صلى الله عليه وسلم وزمانهن، وابن خزيمة 3070، البيهقي 5/10-11، من طرق عن جرير، به . وليس عند ابن خزيمة رد عائشة على ابن عمر رضي الله عنهما .وأخرجه أحمد 2/73، والبخاري 1777، ومسلم 1255 والنسائي في الكبرى كما في التحفة 6/8من طريقين عن عطاء، عن عروة، به .

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ، أَوْ نَرُدَّ عَلَيْهِ، وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟، قَالَتْ: مَا يَقُولُ؟، قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً، إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، أَبْيَنُ الْبَيَانِ أَنَّ الْخَيِّرَ الْمُتْقِنَ الْفَاضِلَ قَدْ يَنْسٰى بَعْضَ مَا يَسْمَعُ مِنَ السُّنَنِ أَوْ يَشْهَدُهَا، لِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اعْتَمَرَ إِلَّا أَرْبَعَ عُمَرٍ، الْأُولٰى عُمْرَةُ الْقَضَاءِ سَنَةَ الْقَابِلِ مِنْ عَامِ الْحُدَيْبِيَةِ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ الْعُمْرَةُ الثَّانِيَةُ حَيْثُ فَتَحَ مَكَّةَ، وَكَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ، وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، فَلَمَّا رَجَعَ وَبَلَغَ الْجِعْرَانَةَ، قَسَّمَ الْغَنَائِمَ بِهَا وَاعْتَمَرَ مِنْهَا إِلٰى مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِي شَوَّالٍ، وَاعْتَمَرَ الْعُمْرَةَ الرَّابِعَةَ فِي حَجَّتِهِ وَذٰلِكَ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ عَشْرَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس تشریف فرما تھے لوگ مسجد میں چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ان سے ان لوگوں کی اس نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ بدعت ہے پھر انہوں نے یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا تھا جن میں ایک عمرہ رجب کے مہینے میں کیا تھا ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ ہم ان کی بات کو غلط قرار دیں' یا ان کو جواب دیں ہم نے حجرے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی' تو ان سے کہا: اے اُمّ المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں؟ انہوں نے دریافت کیا: کیا فرما رہے ہیں۔ عروہ نے بتایا: یہ کہہ رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے' جن میں سے ایک عمرہ رجب کے مہینے میں تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن پر رحم کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عمرہ کیا تھا یہ بھی اس میں شامل تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی بھی عمرہ نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے۔ ان میں سے ایک عمرہ رجب کے مہینے میں تھا۔ اس قول کا واضح بیان موجود ہے کہ بہتر متقن اور فاضل شخص بھی بعض اوقات کسی ایسی چیز کو بھول سکتا ہے' جو حدیث اس نے سنی ہو یا جس میں وہ موجود رہا ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چار ہی عمرے کئے تھے، پہلا عمرہ قضا کا تھا جو حدیبیہ کے سال کے اگلے سال تھا اور یہ رمضان کے مہینے میں ہوا تھا اور دوسرا عمرہ اس وقت ہوا تھا جب مکہ فتح کیا تھا اور مکہ بھی رمضان میں فتح ہوا تھا پھر آپ وہاں سے ہوازن تشریف لے گئے تھے پھر غزوہ حنین ہوا جب وہاں سے واپس تشریف لائے اور جعرانہ کے مقام پر پہنچے وہاں آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور وہاں سے عمرہ کرنے کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ شوال کے مہینے کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھا عمرہ حج کے موقع پر کیا تھا جو سن دس ہجری کے ذوالحج کے مہینے میں کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلَاثَ عُمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم ﷺ نے صرف تین عمرے کیے تھے

3946 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ، عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ، وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ، وَعُمْرَتَهُ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چار عمرے کیے تھے ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر' ایک اس سے اگلے سال قضاء کے طور پر' ایک عمرہ جعرانہ سے کیا تھا اور ایک عمرہ آپ نے اپنے حج کے ہمراہ کیا تھا۔



3946- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، غير إبراهيم بن محمد الشافعي، وهو ثقة، وثقه المصنف والنسائي والدارقطني، وقد روى له النسائي وابن ماجه .وأخرجه ابن ماجه 3003 في المناسك: باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم، عن إبراهيم بن محمد الشافعي، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/51، وابو دواد 1993 في المناسك: باب العمرة، والترمذي 816 في الحج: باب كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني في الكبير 11629، والبيهقي 5/12، من طريق داوُد بن عبد الرحمٰن العطار، بِهِ .وأخرجه الترمذي من طريق سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عن عكرمة مرسلاً، وقال الترمذي: حديث ابن عباس حديث حسن غريب .

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔
بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔
اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل
کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat